ارارات

از قلم کرن آفتاب

مکمل ناول

اسلامُ علیکم!

بازار آف ناولز پر آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہمارے پلیٹ فارم کا مقصد قارئین تک اردو ادب کا بہترین مواد پہنچانا ہے۔ بہترین ناولز کی پی۔ڈی۔ایف کے لیے ہماری ویب سائٹ ضرور وزٹ کریں۔

اگر آپ لکھاری ہیں اور بہترین مواد لکھتے ہیں، جو بے حیائی سے پاک اور عمدہ کونٹینٹ پر مبنی ہوتا ہے، لیکن آپ کے کام کو پذیرائی نہیں ملتی تو اپنا لکھا ہمیں ضرور بھیجیں۔ بازار آف ناولز کو آپ جیسے لکھاریوں کی اشد ضرورت ہے۔ آپ ہم تک دیے گئے پلیٹ فارمز کے ذریعے پہنچ سکتے ہیں۔

ارارات

تحریر کرن آفتاب

بجلی کی گرج و چمک میں اضافہ ہوا تھا پانی کی ننھی ننھی بوندیں طوفانی بارش کی صورت اختیار کر کے گلاس وال پر بوچھاڑ کرتی سکوت میں ساز بکھیر گئیں

باہر طوفان برپا تھا مگر اندر ایک گہری خاموشی تھی اور بعض اوقات اندر کی خاموشی بیرونی شور و غل سے غافل کر دیتی ہے۔ وہ بھی بارش کی بوندوں کو گلاس پر گرتے بے حد انہماک سے دیکھ رہی تھی مگر نا تو اُسکی سماعتوں سے اُن مچلتی بوندوں کا ساز ٹکرایا تھا اور نا ہی بجلی کی گرج۔

شیشیے پر ہاتھ پھیرتے اُسنے گردن موڑی اور سٹڈی ٹیبل پر موجود قیمتی لیمپ کو روشن کیا، میز کی دوسرے جانب بنے بُک شلیف پر اُنکی تمام کتابیں اُسی ترتیب سے موجود تھی جیسے وہ رکھا کرتے تھے۔

انتہائی محبت سے کرسی پر ہاتھ پھیرتی وہ پل بھر کو ساکن ہوئی اور کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں کئی ثانیئے کرسی پر ہاتھ پھیرتی رہی یوں جیسے اُسکے سامنے خالی جھولتی کرسی نہیں وہ خود براجمان ہوں اور وہ محبت سے اُنکے سر پر ہاتھ پھیر رہی ہو۔

بجلی کی زوردار گرج پر یکدم اُسنے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا پھر سر اُٹھا کر خالی کمرے کی ایک ایک شے کو ازبر کیا اور کرسی کھینچتی براجمان ہوئی

اب اُسکا ہاتھ میز پر موجود کتاب پر تھا۔

وہ کبھی کوئی کتاب میز پر نہیں رکھتے تھے سوائے اُس کتاب کے جو اُنکے زیرِ مطالعہ ہو۔

اُسنے کتاب کا رُخ اپنی جانب کیا اور لفظوں کو پوروں سے چھونے لگی

مجھے یہ کہنا پڑے گا آپ دنیا کے بور ترین انسان ہیں۔ سیاست, کتابیں, اخبارات۔۔۔"

آپ کی صبح کا آغاز ایک جھوٹ کے پلندے سے ہوتا ہے جس میں ایک جیسی خبروں کو مصالحہ لگا کر بار بار پیش کیا جاتا ہے تا کہ پیسہ بنایا جائے اور آپ بڑے ذوق و شوق سے ایک ایک خبر پڑھتے ہیں سارا دن آپ سیاسی جماعتوں اور سیاستدانوں کے جھوٹے دعوے اور عوام کی شکایتیں سنتے ہیں پھر دن کے اختتام پر کوئی کتاب پڑھتے ہیں چائے کا کپ اٹھاتے ہیں اور سونے چلے جاتے ہیں۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے اخبار تہہ کر کے میز پر رکھا۔

ایک بات بتائیں! کیا رات کو آپ کے خواب بھی سیاسی پارٹی اور عوام کے مسائل ہی آتے ہیں یا کچھ اور؟" اُسنے ابرو اُچکا کر سوال داغا"

صحیح کہہ رہی ہو مجھے سیاست اور عوام کے سوا کچھ دیکھائی نہیں دیتا میں جو کچھ جاگتی آنکھوں سے دیکھتا ہوں وہی خواب میں بھی دیکھائی دیتا ہے"

اُف! دل نہیں بھرتا آپ کا؟

نہیں۔۔۔"بلکہ میں تو چاہتا ہوں تم بھی سیاست میں آؤ اور۔۔۔"

"پلیز! مجھے سیاست سخت ناپسند ہے آپ جانتے ہیں بلکہ میں تو کہو نگی آپ بھی یہ سیاست چھوڑ دیں۔"

"تم سیاست کر نہیں سکتی اور میں سیاست چھوڑ نہیں سکتا, اور نا ہی تم سے سیاست کے خلاف کچھ سنو گا"

ہمم! لیکن میٹھا کم کھائیں۔"اس پر کوئی کمپرومائز نہیں ہو گا"اُنکے ہاتھ سے میٹھی چائے کا کپ واپس"
"لیتی وہ بنا شکر کے دوسری چائے بنانے لگی

تمہیں باتوں میں اُلجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہر بار میری چوری پکڑ لیتی ہو, تمہاری نگاہ سے کچھ نہیں بچ"
"سکتا

اُسنے مسکراتے ہوئے دوسرا کپ آگے بڑھایا۔

اممم ہمم! پھیکی چائے۔۔"ایک گھونٹ بھر کے انہوں کپ واپس رکھا"

پھیکی چائے پی کے زندگی بھی پھیکی پھیکی سی لگتی ہے۔ نہیں۔۔۔؟"بات کے اختتام پر انہوں نے"
استہفامیہ ابرو اُچکائے۔

بدلے میں اُسنے نفی میں سر ہلا کر انکی نفی کی تھی۔

پلکوں پر نمی اُتری تھی اُسنے کتاب بند کر کے آنکھیں موندیں اور سر کرسی کی پشت پر گرا دیا۔

☆☆☆☆

ایک ہاتھ سے ہینڈ کیری گھسیٹتی اور دوسرے ہاتھ سے سن گلاسز کو پیشانی سے اوپر گہرے سیاہ بالوں پر ٹکائے اُسنے ایئرپورٹ کے باہر ارد گرد نگاہ دوڑائی اور پھر کلائی پر بندھی گھڑی کی جانب دیکھا۔

دو سال چار ماہ بعد وہ پاکستان کی سرزمین پہ قدم رہی تھی۔

سیاہ بالوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے پیچھے کرتی اُس نے تاحدِ نگاہ پھیلی گاڑیوں کو دیکھا۔

ڈرائیور کو بھی نہیں بھیجا" وہ حیرت اور بے یقینی کے ملے جلے تاثرات لیئے بڑبڑائی۔ "

اُسی کیفیت میں گھری کیب لینے کی غرض سے اُسنے سڑک کی جانب قدم بڑھائے تبھی ایک شناسا سا لمس اُسے اپنی آنکھوں پر محسوس ہوا۔اُسنے ہینڈ کیری کو چھوڑ کر دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں پر موجود اُس لمس کو پہچاننے کی سعی کی" صبیح۔۔" بے ساختہ لبوں سے ادا ہوا اور اُسنے دونوں ہاتھ تھام کر اُسے اپنے سامنے کیا۔

صبیح اپنی باہیں اُسکے گرد حائل کرتی لپٹ گئی۔" آپ ہمیشہ پہچان لیتی ہیں" صبیح نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا۔

یہ کونسا مشکل ہے۔" اُسکے لبوں پر تبسم بکھرا۔"

آگے کی لائنز از بر ہیں مجھے "نرس کے بعد تم سب سے پہلے میری گود میں آئی تھی حریم آپیا سے پہلے تمہیں میں نے دیکھا تھا گھُٹی بھی میں نے لگائی تھی، تمہیں شہد اچھا لگا تھا اور تم اور شہد کھانا چاہتی تھی۔۔نا دینے پر کتنی ہی دیر مجھے دیکھتی رہی تھی بنا پلکیں جھپکائے اور پھر تم بے ساختہ ہی مسکرائی تھی اور تمہیں دیکھ کر میں۔

میں نے گیارہ سال کی عمر میں ایک چھوٹی سی بچی کو سمبھالنا سیکھ لیا تھا، جب میں خود بھی بچی تھی لیکن صرف اوروں کے لیۓ۔۔ تمہارے لیۓ نہیں"۔ صبیح نے دونوں ہاتھ دائیں بائیں کمر پر دھرے حر کے انداز میں کہا اور اُسکی جانب دیکھ کر ابرو اُچکائے تو دونوں کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

پہلے سے زیادہ بولنے لگی ہو تم "اُسنے مسکراتے ہوئے کہا پھر ڈرائیور کو سامان گاڑی میں رکھنے کا " اشارہ کیا۔

ڈرائیور کے سامان رکھنے تک وہ دونوں بھی گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں اور گاڑی کا رخ "محتشم وِلا" کی جانب تھا.

ایک سال میں کچھ زیادہ ہی حسین ہو گئی ہیں آپ " جلیسی ہو رہی ہے مجھے آپ سے۔"

اُسکے چہرے کی جانب دیکھتے صبیح نے ہنسی دباتے ٹھنڈی آہ خارج کی۔

اور ایک سال میں تم پہلے سے بھی زیادہ باتونی ہو گئی ہو" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ "

بات کرنے کے لیئے کسی سامع ہونا بھی ضروری ہوتا ہے حر اور پچھلے ایک سال سے میں " اکیلی ہی تھی۔" آپ کو کونسا میرا خیال آیا۔" اُسنے منہ بسورا۔

اکیلی کہاں تھی ڈیڈ تھے تمہارے ساتھ امی تھی، صائم اور گل فشاں بھی۔۔

افف گل فشاں! وہ تو تم سے بھی زیادہ باتونی ہے۔ حر نے جھرجھری سی لی۔

ہونہہ! نانا جان کو تو آپ رہنے ہی دیں۔۔ اُنہیں ہم دونوں سے زیادہ اپنی سیاست سے محبت ہے۔ اور جہاں تک بات گل فشاں کی ہے جب سے اُسکی نسبت گل خان سے طے ہوئی ہے تب سے اُسکے رنگ ہی بدل گیئے ہیں۔ ہر وقت کا گل نامہ سن سن کے تنگ آگئی ہوں میں۔ اُسکے بیچارگی سے کہنے پر حر کی ہنسی چھوٹی۔

. آپ بھی ہنس لیں مجھ پر" صبیح نے ناک چڑھائی"

گاڑی پورچ میں جا کر رکی تو وہ دونوں آگے پیچھے چلتی کشادہ باغیچہ عبور کرتی اندر داخل ہوئیں۔

حر آپ فریش ہو جائیں میں گل فشاں سے کہہ کر کھانا لگواتی ہوں" اُسنے بیگ صوفے پر رکھتے ہوئے " کہا۔

"ابھی صرف جوس پیئونگی ڈنر رات کو ڈیڈ کے ساتھ ہی کریں گے"

جیسے آپ کی مرضی" ویسے کونسا جوس بنواؤں؟"

" محض دو سال ہی نیویارک میں رہ کر آئی ہوں دس سال نہیں جو پسند بدل جائے۔"

"پسند وقت کی محتاج کب ہوتی ہے حر، پسند تو لمحوں میں بدل جاتی ہے۔"

"کچھ چیزیں لازم و ملزوم ہوتی ہیں جتنا بھی وقت گزر جائے کبھی نہیں بدلتی۔"

پاکستان سے جاتے ہوئے انٹیریئر ڈیزائنگ کا شوق لے کر گئی تھیں، مگر لگتا ہے نیویارک سے واپسی پر فلاسفی کی ڈگری لے کر آئی ہیں"۔

اور مجھے لگتا ہے تم نے بھی باتوں کے علاوہ بہت کچھ سیکھا ہے، کافی سمجھداری کی باتیں کر رہی ہو" حر" مسکراتے ہوئے بولی۔

اکیلی تھی اس لیئے خود کو بہت وقت دیا ہے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے اور اپنی کمپنی سے خاصی لطف" اندوز بھی ہوئی ہوں۔" اُسنے فرضی کالر جھاڑے۔

ابھی کچھ دیر پہلے کوئی مجھ سے شکوہ کناں تھا کہ "وہ تنہا بہت بور ہوا اور کسی کو اُسکا خیال ہی نہیں تھا"" حر نے صبیح کی نقل اتاری۔

افف۔۔ایک تو میں آپ کی اس حاضر دماغی سے تنگ ہوں" صبیح نے منہ بنایا۔"

خیر انار کا جوس بنواتی ہوں آپ کے لیئے۔

گل فشاں سے کہنا لان میں لے آئے میں فریش ہو کے وہیں آتی ہوں۔ حر نے گہرے سیاہ سلکی بالوں کو جوڑے میں مقید کرتے ہوئے کہا جو کندھوں سے زرا نیچے تک آتے تھے

صبیح نے سر ہلایا۔

☆☆☆☆

پلے ہال میں باسکٹ بال کی زمین سے ٹکرانے کی آواز واضح تھی۔ "گول۔۔" خاموشی میں مدھم سرگوشی ہوئی اُسنے کیپ اتار کر دور اُچھالی اور مخالف کی نگاہوں کے سامنے وکٹری کا نشان بنایا۔ پھر جھک کر فریش جوس کی بوتل کو منہ سے لگایا۔

مخالف نے عرق آلود پیشانی کو کلائی پر باندھے گیئے رومال سے صاف کیا اور چیلینجنگ انداز میں مستفسر ہوا "اگلی بار یہ نشان میری طرف سے"۔

پلے ایریا سے باہر نکلتے اُسکے لبوں پر مسکراہٹ تھی "تم ہر بار یہی کہتے ہو پھر بھی وکٹری مجھے ہی ملتی ہے"

"کیونکہ آپ ہر باہر چٹینگ کرتے ہیں۔"

کیسی بے ایمانی؟ وہ جوس کی بوتل منہ سے ہٹاتے ہوئے بولا۔

آپ اشارہ کہیں اور دیتے ہیں اور بال مخالف سمت اُچھالتے ہیں۔۔" پلے مین" خاصے چالاک ہیں آپ کون کہہ سکتا ہے کہ ایک ینگ پولیٹیشن جو کہ مستقبل قریب میں ملک کا وزیرِ اعظم بھی ہو سکتا ہے جس کے ہر نیوز چینل پر آج کل چرچے ہیں وہ ایک معصوم اور شریف لڑکے کو اپنی چالاقیوں سے زیر کر رہا ہے۔

وہ قریب آکر بولا

معصوم اور شریف۔۔؟" اُسنے لفظوں کو دوہرایا۔"

کیوں کیا نہیں ہوں۔؟

نہیں! مجھے تمہاری معصومیت پر سو فیصد شک ہے۔" اُسنے نفی میں سر ہلایا"

وہ کیا ہے نا کہ آپ خود بے حد چالاک ہیں اس لیئے"

"لیکن مجھے یقین ہے ایک دن آپ کا سامنا کسی ایسے سے ہو گا جو آپ سے زیادہ چالاک ہو گا

اِسے چالاکی نہیں ذہانت کہتے ہیں۔" کھیل کے دوران صرف اور صرف "گیم" ہی نہیں بلکہ مخالف" "کے دماغ سے بھی کھیلنا آنا چاہیئے۔

"مائنڈ ریڈنگ۔۔رائٹ؟"

"یس۔۔"

جیسے ؟"اُسنے استہفامیہ ابرو اُٹھائے۔ "

تمہاری نگاہ صرف بال پر ہوتی ہے جبکہ تمہاری نگاہ بال کے ساتھ ساتھ مجھ پر بھی ہونی"
"چاہیئے۔جیسے میری ہوتی ہے تم پر اور ٹارگٹ پہ بھی۔۔ سمپل

جاذب داؤد کے لب اوو کے انداز میں کُھلے اور ہاتھ بے ساختہ بالوں کی طرف گیا"اٹزناٹ سمپل۔۔اٹز سٹرینج چاچو"میں نے بہت کچھ پلین کیا تھا آپ کو ہرانے کے لیئے جبکہ آپ نے۔۔۔ ٹارگٹ سے زیادہ مجھے فوکس کیا۔۔میں نے پلین پر فوکس کیا آپ پر نہیں۔اُسنے بھویں اُچکا کر خفگی سے کہا۔

کھیل میں پلینز بناؤ کیونکہ پلینز کے بغیر گیم جیتی نہیں جاتی مگر مخالف کو اپنے پلینز کی بھِنک بھی نہ "
پڑنے دو"۔اُسے یوں ظاہر کرو کہ تمہیں بائیں سمت مڑنا ہے،اپنی نگاہیں اور جھکاؤ بائیں طرف رکھو بار بار اُسی سمت دیکھو اتنے یقین کے ساتھ کے وہ تمہارے یقین پر یقین کرنے لگے اور پھر اچانک ہی بازی
"پلٹ دو۔۔بائیں کو دائیں کر دو۔ سمپل

آپ تو واقعی سیاست دان ہیں۔ چلیں اب آپ سے سیاست بھی سیکھونگا۔وہ سانس لینے کو گھنٹوں کے "
بل جھکا۔

"پہلے ڈھنگ سے باسکٹ بال کھیلنا تو سیکھ لو"

سب سیکھ لونگا فکر کیوں کرتے ہیں۔" وہ اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے مسکرایا۔"

تم پریکٹس کرو مجھے تایا جان کے ساتھ پریس کانفرس کے لیئے نکلنا ہے۔ اُسنے بال دوسری " طرف اُچھالی جسے جاذب نے اُچھل کر سرعت سے تھاما۔

میری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔" جاذب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

بدلے میں کیپ سیدھی کرتے اُسنے بھی مسکراہٹ اُچھالی

☆☆☆☆

سوچوں کا ایک لامتناہی سفر تھا جو تمام نہیں ہو رہا تھا۔ وہ لاؤنج سے گزر کر محتشم کمال کے کمرے میں آئی تھی۔

کمرے میں اُنکے کولون کی بھنی بھنی خشبو پھیلی تھی۔ اُنکا سیاہ کوٹ سامنے بیڈ پر تھا جسے شاید وہ پہننے والے تھے۔

اُسنے قدم بڑھانے کی سعی کی تھی لیکن ہر قدم بھاری اور تکلیف دہ تھا۔

وہ نیچے کارپٹ پر بیٹھ کر کوٹ پر ہاتھ پھیرنے لگی تھی۔

اُسکی ہر صبح کا آغاز اُنکے کمرے سے ہوتا اور دن کا اختتام بھی۔۔۔

وہ صبح شام اُنکے کمرے میں یوں آتی جیسے وہ اُسی کے منتظر ہوں اُسے دیکھنا اور سنناناچاہتے ہوں۔

کمرے میں چاروں طرف اُنکی خشبو تھی۔

وہ کوٹ اُٹھا کر الماری کی طرف بڑھی کوٹ دائیں جانب ہینگ کرتے اُسکی نگاہ ٹریک سوٹ پر پڑی۔

اُسنے ٹریک سوٹ باہر نکالا جس پر کہیں کہیں شکن تھے۔

"کتنے عرصے بعد تم میرے ساتھ جاگنگ پر آئی ہو, تمہارے بغیر تو جاگنگ کرنے کی عادت ہی نہیں رہی تھی"

"میرے بغیر آپ کی اکثر عادتیں خراب ہو جاتی ہیں۔اب آ گئی ہوں سب پہلے جیسا ہو جائے گا اور آپ روز میرے ساتھ جاگنگ کرنے آئیں گے"

"حر!.. کچھ دیر خاموشی سے دوڑتے رہنے کے بعد انہوں آہستگی سے مخاطب کیا"

"جی.. جھک کر ٹخنوں کو ہاتھ لگاتی وہ سر ہلا گئی تو محتشم کمال کو بھی رکنا پڑا"

وہ دونوں ہاتھ کمر پر دائیں بائیں دھرے لمبے لمبے سانس لینے لگے تو حر نے آنکھوں کے اشارے سے اُنہیں ٹخنوں پر جھک کر ورزش کرنے کا اشارہ کیا۔

کچھ کہہ رہے تھے آپ۔" اُسنے یاد کروایا۔"

"کہہ دوں۔۔؟"

"کہہ دیں"

"سچ بتاؤ گی؟"

"پہلے کبھی جھوٹ بولا ہے"

"تم دو سال نیویارک رہی۔۔ کیا وجہ محض اینٹیریئر ڈیزائنگ تھی یا کچھ اور۔۔۔؟"

"آپ کیا سننا چاہتے ہیں"

"وہی جو تم بتانا نہیں چاہتی"

آپ جیسا سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے" آنکھیں الفاظ کا ساتھ دینے سے انکاری تھی"

میں جو سوچ رہا ہوں بلکل ویسا ہی ہے بس تم بتانا نہیں چاہتی" وہ قریبی رکھے بینچ پر براجمان ہوئے"

ٹخنوں پر جھکتے بے ساختہ ہی اُسکی نگاہ کلائی میں پہنے گیئے نفیس گولڈ کے بریسلٹ پر ٹھہر سی گئی جو دھوپ کی تمازت سے چمکتا اُسکی توجہ اپنی جانب مبذول کروا گیا تھا۔

گولڈ کے قیمتی بریسلٹ کے وسط میں کُندہ اِسم کا پہلا حرف اُسکے کے لیئے حرفِ آخر ہوا تھا۔

وہ نگاہیں پھیرتی سیدھی ہوئی اور متحشم کمال کے ساتھ بینچ پر براجمان ہوئی۔

"آپ جانتے ہیں مجھے صبر کرنا آتا ہے"

ہاں جانتا ہوں تمہیں بہادری کے سارے ریکاڈ اپنے سر کرنے کا شوق ہے۔ لیکن پھر بھی اگر دو سال" کم ہیں تو دو سال اور لے لو مگر اس وعدے کے ساتھ کے پھر کبھی ماضی کی تصویروں میں نہیں جھانکوں گی۔۔۔ میں اور تمہاری ماں۔۔۔ جو کچھ بھی ہوا تم۔۔۔" وہ بولتے ہوئے رک گئے

اُسکا چہرہ سرخ ہوا تھا دھوپ کی شدت سے یا تکلیف برپا کرتی کیفیات سے اندازہ لگانا مشکل تھا۔

. لمحوں میں چہرے کے تاثرات تبدیل کرتی وہ مسکراتے ہوئے محتشم کمال کی جانب دیکھنے لگی

ڈیڈ!! یہ سب بلکل ٹھیک نہیں ہوا۔ آپ نے ٹھیک نہیں کیا" اُسکی خشک آنکھیں اداس تھی بے حد" اداس۔

اچانک یہ سب کیسے ہو گیا۔" اُسنے سانس اندر کھینچا تھا۔ اچانک اُسکے ہاتھوں نے کچھ محسوس کیا۔"

وہ ایکدم سیدھی ہوئی ٹراوزر کی جیب میں اُسے سرخ رنگ کا کارڈ دیکھائی دیا۔ اُسنے ہاتھ بڑھایا

وہاں ایک چھوٹا سا سرخ انویلپ تھا جو ادھ کُھلا تھا یعنی انویلپ کے اندر موجود نوٹ پڑھا جا چکا تھا۔

اُسنے فوراًہی انویلپ سے نوٹ نکال کر پڑھنا شروع کیا۔

"سرخ کاغذ پر سیاہ رنگ کی لکھائی تھی, دو جملوں میں بات مکمل کر دی گئ تھی"

اُسنے مٹھیاں بھینچی تو کارڈ مڑ تڑ گیا۔ خود کے حواسوں پر قابو رکھتے اُسنے کوٹ کو الماری میں ہینگ کیا اور کمرے کا دروازہ بند کرتی باہر آئی۔

محتشم کمال کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے وہ نہیں جانتی تھی کہ چند سیکنڈز کے بعد جب وہ کمرے سے باہر آئے گی تو بہت سے سوال اُسکے ہمراہ ہونگے جن کے جواب اُسے تلاش کرنے ہیں۔

وہ بہت کچھ سوچنے اور کرنے پر مجبور ہو گئ تھی۔

اپنے کمرے میں واپس آ کر اُسنے وہ نوٹ ایک بار پھر پڑھا تھا اور موبائل اُٹھا کر شناسا نمبر ڈائل کیا۔

"شامی صاحب آپ کو نام واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے ڈیڈ کی جگہ الیکشن میں لڑونگی۔ آپ پریس کانفرنس ارینج کریں۔"

"لیکن بیٹا اتنی جلدی اور اچانک فیصلہ۔۔۔"

"کل تک تو آپ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا

"بعض فیصلے وقت کی ضرورت ہوتے ہیں شامی صاحب۔"

"مگر آپ سیاست کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔"

"نہیں جانتی تو جان جاؤنگی۔"

اپوزیشن آپ کو ٹکنے نہیں دے گی۔" انہوں سمجھانے کی سعی کی۔"

"یہ تو وقت ہی بتائے گا کون رہتا ہے اور کون نہیں

آپ جذباتی ہو کے فیصلہ کر رہی ہیں ایک بار پھر سوچ لیں"۔"

میں کوئی بھی فیصلہ جذبات میں آ کے نہیں کرتی شامی صاحب۔۔۔ حرمحتشم کا جذبات سے کوئی تعلق" "نہیں۔ آپ سے جو کہا ہے وہ کریں

وہ لوگ صرف دیکھنے میں ہی انسان ہیں اندر سے درندے ہیں۔ آپ اُنکی سیاست کو سمجھ نہیں سکیں" گی۔ آپ سیاست کے داؤ پیچ سے ناواقف ہیں، آپ کو منظر سے غائب کرنا اُن لوگوں کے بائیں ہاتھ کا "کھیل ہے۔

کھیل تو اب شروع ہو گا شامی صاحب، کھیل شروع ہونے سے پہلے ہی ہار جیت کا فیصلہ نا کریں۔ وہ جو" "کرنا چاہتے ہیں کرنے دیں, انہیں اپنی جیت کے زعم میں سرشار رہنے دیں

"سیاست میں گندگی کے سوا کچھ نہیں"

"بعض اوقات گندگی کو صاف کرنے کے لیئے گندگی میں اترنا پڑتا ہے شامی صاحب"

فون کی دوسری طرف شامی صاحب نے سرد آہ خارج کی تھی

"ٹھیک ہے۔میں پریس کانفرنس ارینج کر کے آپ مطلع کرتا ہوں۔"

.مجھے انتظار رہے گا" کہہ کر اُسنے فون بند کر دیا تھا"

☆☆☆☆

ناشتے کی میز پر مکمل خاموشی تھی۔ محتشم وِلا پر اتنی سوگواریت پہلے کبھی نہیں چھائی تھی۔

وہاں چار نفوس موجود تھے اور چاروں ہی خاموش تھے۔

وہ چاروں سات دن بعد ایک ساتھ ٹیبل پر موجود تھے، پھر بھی اُنکے مابین خاموشی حائل تھی۔

حرنے پہلے حفصہ کی جانب دیکھا پھر صبیح کی طرف اور ٹوسٹ کا آخری بائیٹ لے کر اُسنے ٹشو سے ہاتھ صاف کیئے۔

ڈیڈ کی جگہ الیکشن میں لڑونگی، کل پریس کانفرس ہے جس میں اپوزیشن اور میڈیا کو یہ بات پتہ چل جائے گی"۔

خاموشی ٹوٹی تھی۔

حفصہ نے حیرت سے اُسے دیکھا، صبیح کے حلق میں نوالہ اٹکا تھا۔

حر آپ جانتی بھی ہیں کیا کہہ رہی ہیں"۔"

کیوں ایسا کیا کہہ دیا میں نے۔"اُسنے بھنویں اکٹھی کیں۔"

تم نے اتنا بڑا فیصلہ آخر کس سے پوچھ کے کیا ہے۔"حفصہ کے لہجے میں تلخی تھی۔"

ڈیڈ یہی چاہتے تھے آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں۔"اور اُن کے بعد کسی نہ کسی کو تو پارٹی سمبھالنی "
"ہے ناں

شامی صاحب ہیں ناں سمبھالنے کے لی ئے۔۔ تم ان معملات سے دور رہو۔ ہمیں نہیں کرنی کوئی سیاست۔

پارٹی شامی صاحب نے نہیں بنائی تھی ڈیڈ نے بنائی تھی امی،!وہ اس ملک کے لی ئے یہاں کے "
لوگوں کے لی ئے کچھ کرنا چاہتے تھے۔

اُنہوں نے اپنا آرام سکون اپنی فیملی ہر شے کو اس ملک پر فوقیت دی۔

اور اُس سب کے باوجود بھی اُنہیں کیا ملا؟۔"حفصہ کے لہجے میں واضح افسردگی تھی۔"

تم کوئی پارٹی جوائن نہیں کر رہی، نہیں کرنی ہمیں کوئی سیاست اور نہ ہی کسی کا بھلا کرنا ہے، اس سیاست نے ہم سے ہمارا سب کچھ چھین لیا۔" وہ کہہ کر وہاں سے اُٹھ گئی تھیں۔

صبیح نے حر کو خفگی سے دیکھا۔

صائم ترچھی نگاہوں سے اُن دونوں کو دیکھتا رہا پھر ماتھے پر آئے بل درست کیے اور کرسی گھسیٹتا کھڑا ہوا

"گل فشاں! گل خان سے کہو گاڑی نکالے میں سکول سے لیٹ ہو رہا ہوں۔"

حر اور صبیح نے بیک وقت اُسے جاتے دیکھا۔

اِسے کیا ہوا؟" حر متعجب سے انداز میں گویا ہوئی۔"

صبیح نے کندھے اُچکائے۔

خیر تم بھی کالج جانا شروع کرو کافی دن ہو گئے بہت وقت ضائع کر لیا تم نے۔ وہ جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے اخبار کھول کر پڑھنے لگی۔

صبیح چند پل اُسکے چہرے کے سامنے موجود اخبار کو دیکھتی رہی پھر بولی

"آپ ٹھیک نہیں کر رہی حر۔"

میں بلکل ٹھیک کر رہی ہوں صبیح۔ وہ چہرے کے سامنے سے اخبار ہٹائے بنا ہی بولی۔

"آپ بھول رہی ہے آپ کو سیاست سے نفرت تھی۔"

"اب مجھے سیاست سے زیادہ کسی اور سے نفرت ہے۔"

"ہم دشمنیاں افورڈ نہیں کر سکتے حر۔ آپ سیاست اور حریفوں کو ہلکا لے رہی ہیں۔"

ہلکا تو وہ مجھے لے رہے ہیں"۔ وہ اخبار فولڈ کر کے ایک طرف رکھتی مستفسر ہوئی۔"

تو آپ نہیں مانیں گی؟

میں فیصلہ کر چکی ہوں صبیح! پیچھے ہٹنا مشکل ہے"۔"

مجھ میں اب کسی اور کو کھونے کا حوصلہ نہیں ہے حر۔۔"اُسکی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔"

"کھونے کے لیئے اب ہمارے پاس کچھ رہا بھی نہیں ہے۔"

میں یہ الیکشن ضرور لڑوں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ لہجہ اٹل تھا۔

. صبیح گہری سانس لیتی خالی کرسی کو تکتی رہی جہاں کچھ دیر پہلے وہ بیٹھی تھی

☆☆☆☆

واٹ دہ ہیل!... محتشم کمال کی جگہ اُسکی چھوٹی بیٹی حر محتشم الیکشن لڑ رہی ہے۔

"برہان داؤد کے پیشانی پر بل آئے تھے۔"

سیاست ایک نشہ ہے اور نشہ کسی بھی چیز کا ہو برا ہوتا ہے"

مجھے اندازہ تھا وہ لوگ پیچھے نہیں ہٹیں گے پارٹی کے کسی معتبر فرد کو وزیرِ اعظم کے لیئے نامزد کریں گے لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ کل کی لڑکی ہی ہمارے مقابل آجائے گی۔" بہرام داؤد نے سگار پیتے تیوری چڑھائی۔

پھر کیا سوچا ہے آپ نے؟ برہان داؤد نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے استہفائیہ ابرو اُچکائے۔

ہم کانفرس میں جائیں گے۔" بہرام داؤد نے پر سوچ انداز میں کہا۔"

پر وہ ہماری سیاسی حریف ہے, محتشم کمال کی بیٹی ہے۔اُسکی نفی کرنے کے بجائے آپ کہہ رہے " "ہیں ہم کانفرس میں جائیں۔

عقل کا استعمال کرو برہان۔۔وہ ہماری حریف اور دشمن ہے یہ دنیا پر ظاہر کرنا ضروری نہیں۔وہ کل" کی آئی لڑکی اتنی سیدھی نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہے ہو۔میں مانتا ہوں وہ سیاست کے بارے میں کچھ نہیں جانتی لیکن سیاست میں قدم رکھنے سے پہلے ہی وہ میڈیا کے ذریعے ہمدردیاں سمیٹ چکی ہے، اور

اب تمام سیاسی جماعتوں کو کانفرنس میں مدعو کر کے اُسنے کھیل میں دوسرا پتا پھینکا ہے۔ ہم اُسکی پیش کش کو ٹھکرا کر پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کی توجہ اپنی جانب مبذول نہیں کرواسکتے۔"

میں اور حزام وہاں جائیں گے۔" وہ غیر مرئی نقطے کو تکتے ہوئے بولے۔ "

"مگر حزام کیوں؟ آپ تو جانتے نا کہ۔۔"

ہاں میں سب جانتا ہوں وہ بھی جو تم ابھی نہیں جانتے۔ بہرام داؤد نے کوٹ کے کالر کو جھاڑا برہان

داؤد نے انہیں نا سمجھی سے دیکھا

☆☆☆☆

اب کیسی ہیں آپ؟ کھانا کھایا یا نہیں؟ بستر پر لیٹا وجود ساکن تھا

اچھا نظریں اُٹھا کر ایک بار میری طرف دیکھیں۔۔۔"

"اور بتائیں کیسا لگ رہا ہوں

ساکت وجود نے نگاہوں کو ذرا سی جنبش دی مگر لب خاموش رہے۔

اچھا لگ رہا ہوں ناں" اُسنے ابرو اُچکا کر کوٹ کالر درست کیا۔"

ابھی جارہاہوں ایک بہت ضروری کام ہے واپس آ کے آپ سے بہت سی باتیں کرنی ہیں اور کچھ دیکھانا بھی ہے یقیناً آپ کو پسند آئے گا۔

اُسنے جھک کر اُنکی پیشانی پر بوسہ دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆

"آج کی کانفرس میں آپ کے ساتھ میں کیوں نہیں جارہا کیا آپ وضاحت کرنا پسند کریں گے؟"

کیونکہ حزام میرے ساتھ ہے اُسکا جانا ضروری ہے تمہارا نہیں۔" قیمتی پرفیوم خود پر سپرے کرتے" انہوں نے گردن گھما کر کہا۔

"آپ کرنا کیا چاہ رہے ہیں بابا جان؟ کل تک تو چیئرمین کے لیئے میرا نام دینا چاہتے تھے"

اس لیئے کیونکہ کل تک میرے پاس کوئی دوسرا آپشن موجود نہیں تھا مگر آج ہے" بہرام داؤد اُسکی" آنکھوں میں دیکھتے مستفسر ہوئے۔

"یعنی آپ کو لگتا ہے حزام مجھ سے بہتر ہے؟"

مجھے یقین ہے" انہوں نے لفظوں پر زور دیا۔"

آپ ہمیشہ کی طرح اُسے مجھ پر فوقیت دے رہے ہیں" برہان داؤد کا لہجہ شکوہ کناں تھا۔"

ہاں دے رہا ہوں کیونکہ وہ اِسکا اہل ہے۔ اور تم۔۔ ملک کیا سمبھالو گے تم سے تو اپنی بیوی تک نہیں" "سمبھالی گئی

بابا جان...! آپ میری نجی زندگی اور سیاست کو الگ الگ رکھیں تو بہتر ہو گا" برہان داؤد نے دبا دبا" احتجاج کیا۔

کیا کہنا اور کیا کرنا ہے مجھے مت سکھاؤ برہان! وہ درشت لہجے میں کہتے آگے بڑھے پھر رک کر برہان" داؤد کی جانب دیکھا

کانفرس میں آنے کی حماقت مت کرنا فیصلہ ہو گیا ہے اور تم جانتے ہو میرا کہا پتھر پہ لکیر ہے" حزام اِز" دی بیسٹ اوپشن" انہوں نے تنبیہ کرتے جتایا تھا

برہان داؤد نے سختی سے لب بھینچے

☆☆☆

سیاہ رنگ کی لیموزین میں براجمان دو نفوس کی شخصیت اور شوق ایک جیسے تھے مہنگی برانڈڈ واچ، بیش قیمتی لباس، اصولوں کی پابندی اور ضد سب ایک سا تھا سوائے ایک شے کے

حزام داؤد کو نگاہوں سے باتیں کرنے کا شوق تھا جبکہ بہرام داؤد نگاہوں کی زبان سمجھنے سے قاصر تھے۔

شیشے سے پار دیکھتے اُسنے کلائی میں چمکتی گھڑی کے ڈائل پر ہاتھ پھیرا نگاہیں بہرام داؤد کی جانب کیں تو اُنکے لبوں پر معنی خیز تبسم بکھرا

چار دن میں لڑکی کہاں سے پیدا ہو گئ؟ جس کا کل تک کوئی نام وہ نشان نہیں تھا" وہ استہفائیہ نگاہوں" سے بہرام داؤد کی جانب دیکھتا مخاطب تھا۔

محتشم کمال کی چھوٹی بیٹی ہے۔ کہہ کر ہنکارا بھرا پھر توقف کے بعد گویا ہوئے"

میڈیا اور خبروں سے خار کھاتی ہے, سیاست اُسکی ناپسندیدہ چیزوں کی فہرست میں پہلے نمبر پر" ہے۔ اُسکا ایک مخصوص حلقہِ احباب ہے جن سے وہ ملنا اور بات کرنا پسند کرتی ہے انجان لوگوں سے دور رہتی ہے۔

اُسکی محبوب ترین ہستی میں سرِ فہرست "چیری" ہے۔ اور اُسکا سٹار "لیو" ہے، متحشم کمال کے انتقال ".سے تین ماہ قبل نیویارک سے واپس آئی ہے۔ اس سے زیادہ اُسکے بارے میں کوئی نہیں جانتا

اور یہ چیری کون ہے؟" سیٹ کی پسشت سے ٹیک لگاتے اُسنے پوچھا تھا"

شاید کوئی قریبی دوست، کلاس فیلو یا کوئی عزیز" بہرام داؤد نے کندھے اُچکائے۔"

تمام سیاسی حریفوں کو مدعو کر کے پریس کانفرنس کے احتمام کے پیچھے اُسکے کیا مقاصد ہو سکتے ہیں۔" آپ کو کیا لگتا ہے؟" نگاہیں پُر سوچ تھیں

"مجھے لگتا ہے وہ محتشم کمال کی جگہ الیکشن لڑنا چاہتی ہے"

بہرام داؤد کی بات پر مخالف کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھری

تین ماہ قبل پاکستان آئی لڑکی جسے سیاست میں کوئی دلچسپی نہیں وہ ہمارے مقابل آئے گی!"

"انٹرسٹنگ۔

تمہیں یہ سب مذاق لگ رہا ہے؟ انہوں نے گردن ذرا سی ٹیڑھی کی "جانتے ہو نا ہمارے لیئے سیاست کس قدر اہم ہے اور تمہارا اگلا وزیر اعظم منتخب ہونا بھی۔۔" بہرام داؤد نے یاد کروایا۔

حزام داؤد کے لب ہی نہیں نگاہیں بھی مسکرائیں تھی دایاں بازو گھٹنوں پر ٹکاتے وہ ذرا سا آگے ہوا مسکراہٹ یکدم غائب ہوئی تھی چہرے پر سنجیدگی چھائی اور نگاہوں میں خاموشی چند لمحے اُنکی نگاہوں میں دیکھتے رہنے کے بعد وہ سر جھٹک کر سیدھا ہوا۔

کیا۔۔۔؟" بہرام داؤد نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا۔"

بھورے بالوں پر ہاتھ پھیرتا وہ ایک بار پھر مسکرایا تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہا "کیا آپ سمجھے "نہیں؟

بہرام داؤد نے سانس کھینچ کر گردن موڑلی۔

☆☆☆☆

ہال کے باہر مختلف نیوز چینلز نے اُسے گھیرا تھا۔ شامی صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے فاصلہ برقرار رکھنے کی تنبیہ کی۔

حر محتشم آپ نے یہ کانفرس کیوں بلائی ہے؟ کیا آپ کو بھی یہی لگتا ہے کہ محتشم کمال کی موت ایک" حادثہ نہیں بلکہ سازش تھی؟ ایک نیوز رپوٹر نے سوال کیا

جواب میں اُسنے سن گلاسسز اُتار کر پیشانی سے ذرا اُپر ٹکائے۔

"صحافی آپ ہیں خبریں دینا آپ کا کام ہے میرا نہیں"

اُسکے جواب پر وہ شرمندہ سا ہوا تھا

میم عوام کا کہنا ہے کہ آپ کو اپنے والد سے زیادہ سیاست, شہرت اور کرسی سے محبت ہے اس لیئے" اُنکی وفات کے محض ایک ہفتہ بعد آپ نے کانفرس منعقد کروائی" دوسرے صحافی نے چوٹ کی۔

اِسکا جواب عوام جاننا چاہتی ہے یا آپ؟" اُسنے چوٹ پہ چوٹ کی۔"

اِس سے قبل صحافیوں کا ہجوم اُس سے مزید سوال کرتا شامی صاحب نے مہذب سے انداز میں "نو مور کوئیسچن" کہہ کر جان چھڑوانے کی کوشش کی

عقب میں سیاہ لیموزین کے رکتے ہی سارا ہجوم دوسری طرف بھاگا تھا۔

مسٹر حزام داؤد! حرمحتشم کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟ کیا وہ اس بار آپ کے مخالف الیکشن لڑیں گی؟

حرمحتشم کے آگے بڑھتے قدم "حزام داؤد" کے نام پر ساکت ہوئے تھے۔ صحافیوں کے سوال پسِ منظر کا حصہ ہوئے تھے۔

حزام داؤد "ایک ہی نام اُسکی سماعتوں سے بار بار ٹکرا رہا تھا یوں جیسے وہ کسی ویرانے میں تنہا کھڑی اُس" نام کو سُن رہی ہو اور نام کی پکار پلٹ پلٹ کر اُسکے سماعتوں سے ٹکرا رہی ہو۔

کئی لمحے گزر جانے کے بعد بھی وہ اپنی جگہ پر منجمد رہی تھی

اندر چلیں "اُسے ساکت دیکھ کر احتشام ملک نے (عرف شامی صاحب) پکارا تھا۔"

اُسکا جی چاہا وہ پلٹ کر ایک بار "حزام داؤد" کو دیکھ لے مگر وہ پلٹی نہیں تھی

بے اختیار اُسکی نگاہ کلائی میں چمکتے بریسلٹ پر گئی تھی پھر یکدم گردن سیدھی ہوئی

ناک کی سیدھ میں دیکھتی نفیس سفید ہیل سے مدھم سے سُر بکھیرتی اندر کی جانب چل دی۔

وہ حرمحتشم تھی جذبات پر حاوی ہونے والی, پَل بھر میں تاثرات کو بدل لینے والی, لوگوں کی آنکھیں اور اُن میں پوشیدہ راز پڑھ لینے والی.

☆☆☆☆

آمنے سامنے رکھی سفید چادروں سے پوشیدہ میزوں کے پیچھے وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے تھے

ایک دوسرے کے حریف تھے"

ایک دوسرے سے انجان تھے

"ایک دوسرے سے سخت نفرت کرنے والے وہ دو انسان

مگر اس کے باوجود اُن دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھنے کی سعی نہیں کی تھی۔

کچھ کھیل انسان کھیلتے ہیں اور کچھ کھیل قسمت انسانوں کے ساتھ۔۔۔

بعض لمحے زندگی بدل دیتے ہیں اور زندگی انسان۔۔۔

حرمتحشم کو وہاں نہیں ہونا تھا مگر وہ "وہاں" تھی زندگی اُسے وہاں لے آئی تھی کھینچ کر۔۔۔

پریس کانفرنس شروع ہوئی تھی

بہرام داؤد نے سگار سُلگایا تھا

احتشام ملک نے کوٹ کالر درست کیا

حزام داؤد نے پُر سکون انداز میں کہنی کو میز پر ٹکا کر ٹھوڑی کو آہستگی سے انگلیوں کی پوروں سے چھوا تھا

حر محتشم نے دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کیئے تھے۔

کانفرنس کا آغا"حر محتشم صاحبہ "سے ہو گا جن کے کہنے پر ہم آج یہاں موجود ہیں۔"میڈم!احتشام" صاحب کے مطابق آپ سیاست میں داخل ہونے کے لیئے ذہنی طور پر تیار ہیں اور اس مقصد کے لیئے آپ لائحہ عمل بھی ترتیب دے چکی ہیں۔کیا اِنکا یہ بیان درست ہے"کانفرس کا آغاز صحافی کے پہلے سوال سے ہوا تھا۔

کیمروں کا رُخ متانت سے براجمان حر محتشم کی جانب ہوا تھا۔

"بلکل صحیح سنا آپ نے۔"

مگر سننے میں آیا ہے کہ آپ کو سیاست سے لگاؤ نہیں، آپ کے اور محتشم کمال کے مابین سیاست کو" لے کر اکثر گرما گرمی ہوتی تھی اور آپ اُنکو ہمیشہ سیاست چھوڑنے کا کہتی تھی،وہ بھی آپ سے خائف "رہتے تھے۔اس لیئے آپ گھر چھوڑ کر نیویارک چلی گئیں۔کیا یہ بھی سچ ہے؟

صحیح سنا۔۔۔لیکن لگتا ہے پورا ہوم ورک نہیں کیا آپ نے۔۔۔میں گھر چھوڑ کر نیویارک نہیں گئی تھی" "اور نا ہی ڈیڈ مجھ سے خفا تھے

جواب کے ساتھ ساتھ ایک مشورہ بھی دینا چاہو نگی آپ کو۔۔۔

صحافی نے اُسکے چہرے کی جانب دیکھا تھا

"اپنا ہوم ورک پورا کیا کریں کیونکہ جو سٹوڈنٹ ہوم ورک پر توجہ نہیں دیتا وہ مار کھاتا ہے۔

صحافی کی پیشانی عرق آلود ہوئی تھی

وہ بھی کیمرے کے سامنے۔۔۔"احتشام ملک نے ہنسی دباتے سرگوشی کی۔"

ملک صاحب کنٹرول پلیز۔۔۔"اُسنے مسکراتے ہوئے کہا۔"

جی میڈم!احتشام ملک فوراً سنجیدہ ہوئے۔

اگر آپ الیکشن جیت جاتی ہیں تو کیا آپ اتنی بڑی ذمہ داری نبھا سکیں گی۔کیا آپ خود کو اس عہدے" "کا اہل سمجھتی ہیں؟

اس عہدے کا اہل تو یہاں موجود کوئی دوسرا بھی نہیں۔۔لیکن میں اس عہدے کے لیئے اہل بننے اور" "اپنی تمام تر ذمہ داریاں نبھانے کی کوشش کرونگی

حزام داؤد نے سختی سے جبڑوں پر زور دیا۔مخالف نے بڑی آسانی سے اُسے نااہل قرار دیا تھا۔

کیا آپ کو نہیں لگتا ابھی آپ کو اپنی سیاست پر ہوم ورک کی ضرورت ہے۔ملک مسائل سے گھِرا ہے" اور اُن مسائل کے حل کے لیئے باقی سیاسی جماعتوں کے رکن زیادہ تجربہ کار ہیں؟ جیسا کہ ابھی آپ "نے کہا کہ "کسی بھی کام پر ہوم ورک ضروری ہے ورنہ مار پڑتی ہے

بلکل مار ہی تو کھا رہی ہے لیکن "ہماری عوام۔۔۔"اُسنے لفظوں پر زور دیا۔۔۔غلط لیڈرز کا انتخاب جو" کرتی ہے اس لیئے مار تو پڑنی ہے۔

اور بات جہاں تک تجربے کی ہے تو۔۔۔

کیا نام ہے آپ کا۔۔۔؟

اُسنے یکدم پوچھا پھر بغور اُسکے گلے میں لٹکتے نیم کارڈ کو دیکھا

مہر علی۔۔!لبوں نے ادا کیا

ہاں تو مہر علی آپ فلحال تجربے کی بات نا ہی کریں کیونکہ اُنہی تجربہ کار ذہین سیاسی لیڈرز نے ملک کے مسائل میں اضافہ کیا ہے "کیا آپ کو ایسا نہیں لگتا؟ اُسنے صحافی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

حزام داؤد نے ہاتھ کا مُکا بنا کر دھیرے سے میز پر مار کر غصہ ضبط کرنے کی کوشش کی۔

بہرام داؤد نے پہلو بدلا۔

اور جن کو آپ تجربہ کار کہہ رہے ہیں وہ خود سیاست کو کتنا جانتے ہیں یہ میں بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔

محض چھ سال سیاست میں رہ کر اپنے بڑوں کی سیاست کو ازبر کر کے کوئی تجربہ کار نہیں بن جاتا۔ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ پچھلے پندرہ سالوں سے ملکی سیاست کو اپنی جاگیر سمجھا ہوا ہے ان تجربہ کار سیاستدانوں نے اگر واقعی سیاست کو سمجھا ہوتا تو آج ملک بہتر حالات میں ہوتا، صرف مجھے ہی نہیں یہاں ہر شخص کو سیاست سیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے"

اور یہاں حزام داؤد کا ضبط جواب دے گیا

تو اب چھپکلی سے خوف زدہ ہونے والے ہمیں سیاست کرنا سیکھائیں گے" وہ استہزائیہ مسکرایا حر" محتشم کو مکمل طور پر نظر انداز کرتا صحافی اور کمیروں کی جانب دیکھتے ہوئے مستفسر تھا۔

"چھپکلی سے ڈرنے والے ہی اب آپ کو سیاست کرنا سیکھائیں گے مسٹر حزام۔۔ "

اور جہاں تک بات خوف کی ہے تو اس وقت آپ مجھے خاصے خوف زدہ دکھائی دے رہے ہیں۔۔ کچھ ہوا ہے کیا؟

مائنڈ یور لینگویج۔۔" اور ہاں۔۔ مجھے کچھ نہیں ہوا مگر آپ اپنا خیال رکھیئے۔ وہ لفظوں پر زور دیتا خود کو" پُرسکون رکھتے ہوئے بولا۔

تمام تر گفتگو میں پہلی بار دونوں کی نگاہیں ملی تھی۔

"آپ اگر اپنی حدود فراموش نا کریں تو میں بھی اپنی حد میں رہنے کو تیار ہوں"

کیمروں نے چاروں طرف سے انہیں گھیرا تھا۔ مختلف نیوز چینلز کے رپورٹرز کو بریکنگ نیوز ملی تھی۔ وہاں موجود ہر شخص چند لمحے پہلے شروع ہونے والی پریس کانفرس کے مقاصد بھول چکا تھا۔

اُسنے ضبط سے دانت بھینچے "جنہیں اپنے ہی گھر کی خبر نہیں, جنہیں سیاست سے نفرت ہے، جو اپنی سیاسی جماعت میں شامل افراد کے نام تک سے ناواقف ہوں۔۔ وہ ملک سمبھالیں گے سٹرینج" اُسکی آنکھوں میں واضح ناپسندیدگی تھی اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ۔

آپ کو سیاست سے زیادہ میری ذاتی زندگی میں اس قدر دلچسپی کیوں ہے؟"

لگتا ہے مسٹر حزام داؤد نے مجھ پر اور میری پارٹی پر پوری ریسرچ کی ہے۔ کیا آپ کو نہیں لگتا؟ اُسنے کیمرہ مین کی جانب دیکھ کر استہفامیہ ابرو اُچکائے تو وہ پل بھر کو گڑبڑایا۔

حزام داؤد نے ایک کٹیلی نگاہ کیمرہ مین پر ڈالی۔

میں آپ کے عورت ہونے کا لحاظ کر رہا ہوں مگر آپ حد سے تجاوز کر رہی ہیں۔" وہ کرسی کی پشت چھوڑتا ذرا سا آگے ہوا اور دائیں ہاتھ سے سامنے موجود میز پر دباؤ ڈالا جیسے غصے پر قابو پانے کی سعی کی

ہو۔بائیں جانب موجود کرسی پر بیٹھے بہرام داؤد نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کے دھیمار ہنے کا اشارہ دیا۔

اپنی حدود کو بھلانے والے دوسروں کی حدود کا تعین کرتے اچھے نہیں لگتے"، آپ میری فکر چھوڑ کر" اپنی فکر کرنا شروع کریں گے تو خود کی خامیاں بہتر طور پر دکھائی دیں گی۔

وہ اُسی کے انداز میں گویا ہوئی اور پھر چہرے کا رخ بہرام داؤد کی طرف کیا

"آپ ہی انہیں کچھ سمجھائیں، چچا ہونے کے ناطے اتنا تو حق بنتا ہے آپ کا"

ایسا لا اُبالی پن ملک سمبھالنے والوں کو قطعاً زیب نہیں دیتا۔۔ کہیں ایسا نہ ہو غصے میں اپنے ساتھ ساتھ ملک کو بھی لیں ڈوبیں۔

ہونہہ! آپ جانتی ہی کیا ہے اس ملک اور سیاست کے بارے میں جو مجھے سیاست کے اسباق پڑھانے" چلی ہیں" آواز دھیمی مگر لہجہ سخت تھا کنپٹی کی رنگیں تنی تھیں۔

"کوئی اِنہیں ٹھنڈا پانی دیں اور اے سی کی کولنگ بڑھائیں تاکہ یہ کچھ پُر سکون ہوں۔"

آپ۔۔۔"اُسنے انگلی اُٹھائی۔۔"

آپ اتنا ہائیپر کیوں ہو رہے ہیں؟ اُسنے بات کاٹی

یہ صرف ایک پریس کانفرس ہے کوئی میدانِ جنگ نہیں۔

اور ابھی تو میں نے صرف الیکشن لڑنے کی بات کی ہے جیت ابھی باقی ہے۔

وہ پرُسکون سے انداز میں کہتی اُسکا رہا سا سکون بھی غارت کر گئی۔

احتشام ملک نے اُسکے قریب آکر سرگوشی کی "میڈم ہاتھ ہلکا رکھیں پلیز۔۔ آپ پہلی بار میڈیا کے سامنے ہیں، عوام پہلی بار آپ کو دیکھ رہی ہے جبکہ حزام داؤد صرف سیاست دان نہیں موسٹ فیورٹ پرسن بھی ہے,وہ ہمہ وقت خبروں کی زینت بنا رہتا ہے اُسکا سٹائل اُسکی ڈریسنگ لوگ کاپی کرتے ہیں، اُسکی اور کیمرے کی آپس میں بہت بنتی ہے۔وہ پہلا سیاستدان ہے جس کی مسکراہٹ پر لوگ مرتے ہیں، عوام اُسکے کے لیئے جان دینے کو تیار ہے۔

عوام یا لڑکیاں۔۔۔؟" حر نے اُسی کے انداز میں سرگوشی کی۔"

"احتشام ملک نے گردن سیدھی کر کے پیشانی سہلائی "ایک ہی بات ہے۔۔

"ایک ہی بات نہیں ہے شامی صاحب۔۔"

احتشام صاحب کی سرگوشیوں کا جواب اُنہی کے انداز میں دیتی وہ سامنے موجود کرسیوں پر براجمان "صحافیوں سے مستفسر ہوئی "مزید کوئی سوال؟

.حزام داؤد کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا تھا

یہ لڑکی سمجھ کیا رہی ہے خود کو" وہ دبے دبے غصے سے پھنکارا۔"

بیٹھے رہو اور قابو رکھو خود پر" وہ کوٹ درست کرتا نشست چھوڑنے لگا تو بہرام داؤد نے اُسکے" کندھے پر دباؤ ڈال کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

میڈیا کے سامنے کوئی سین کری ایٹ مت کرو، تمہیں محتاط رہنا ہے ایسا کچھ نہیں کرنا جس سے تمہارا" "امیج اور ہماری پارٹی کی ساکھ خراب ہو, ہم الیکشن کے اتنے قریب اسطرح کی حماقت افورڈ نہیں کر سکتے

اور یہ لڑکی۔۔۔"اُسنے سر کو ذرا سا خم دے کر کہا۔"

اس کے بارے میں پھر بات کریں گے" وہ مسکراتے ہوئے کیمرہ کو پوز دیتے ہوئے بولے۔"

☆☆☆☆

گھر کے پورچ میں گاڑی روکتے ہی اُسے غیر معمولی خاموشی کا احساس ہوا۔

یہ خاموشی محتشم کمال کی موت سے ہی اُنکے گھر پر چھائی تھی۔ گاڑی سے اتر کر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی لان کے قریب آئی گہری سانس بھر کے اُسنے تمام دن کی تھکن کو ہوا کے سپرد کیا۔

"آگئی آپ۔۔۔؟"

نا آئی ہوتی تو کیا تمہیں دیکھائی دیتی" وہ بنا مڑے ہی بولی۔"

"آپ کی کانفرس کا لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھا میں نے۔۔۔ مقابل کو اچھی خاصی مشکل میں ڈال آئی ہیں۔۔ اب ڈر ہے کہیں وہ آپ کو اُس سے بھی بڑی مشکل میں نا پھنسا دے"

"کس کی بات کر رہی ہو؟"

"آپ کے حریف کی"

"وہاں مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنما موجود تھے تم کونسے حریف کا ذکر کر رہی ہو۔۔؟"

"حزام داؤد اور بہرام داؤد کی بات کر رہی ہوں۔ حر میں کہتی ہوں ایک بار پھر سوچ لیں، شروع کیا تو سفر بہت طویل ہو جائے گا کہیں ایسا ہو طوالتِ سفر میں آپ خود کو کہیں کھو دیں"

"صبیح زندگی میں بعض فیصلے نفع و نقصان سے مُبرا ہو کر لیئے جاتے ہیں۔ میں نے یہ فیصلہ چند لمحوں میں کیا ہے یا یوں سمجھ لو کہ سب کچھ خود ہی ہو گیا۔ آگے کیا ہو گا میں نہیں جانتی اور نا ہی اس وقت سوچنا چاہتی ہوں۔

میں اس وقت اپنے ذہن کو ہر طرح کے خدشات اور خوف سے دور رکھ کر صرف اور صرف الیکشن پر فوکس کرنا چاہتی ہوں اور مجھے یہ الیکشن ہر حال میں جیتنا ہے"

اور اس جیت کے بدلے اُنہوں نے آپ کو نقصان پہنچایا تو۔۔۔ اُسنے خدشہ ظاہر کیا۔"

"آپ کی زندگی جیت سے زیادہ اہم ہے ہمارے لیئے

کیا تمہیں لگتا ہے اسطرح کی کوئی بھی بات مجھے خوف میں مبتلا کر سکتی ہے؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

صبیح نے سر گرایا

. نہیں۔۔۔" مگر مجھے کر رہی ہے۔ میں آپ کے لیئے بہت فکر مند ہوں اور خوف زدہ بھی"

آپ جانتی ہیں نا ہمارا آدھا خاندان اس سیاست کی نظر ہوا ہے اور نانا جان بھی۔۔۔

وہ کہتے کہتے رکی تھی نگاہ اُٹھا حر کو دیکھا برقی قمقموں کی روشنی اُسکی سیاہ چمکدار آنکھوں کو مزید روشنی بخش رہی تھی۔ وہ بنا کوئی تاثر دیئے صبیح کی جانب دیکھنے لگی

ہاں تمہارے نانا اور میرے ڈیڈ۔۔۔" میں جانتی ہوں۔"

پھر بھی۔۔" صبیح کی آنکھوں میں پانی جھلملایا تھا"

ہاں پھر بھی۔۔۔" وہ بے حد سادہ سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔"

تو کیا آپ کو ہمیں کھونے سے بھی ڈر نہیں لگتا۔۔؟" صبیح نے استہفامیہ ابرو اُچکائے۔"

تمہیں لگتا ہے میں تمہیں کچھ ہونے دونگی" وہ بھی اُسی کے انداز میں سوال در سوال کرنے لگی۔"

آپ سمجھ نہیں رہی حر! اور نا ہی سمجھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔" وہ بے بسی سے بولی۔"

"تم وہ سب مجھے سمجھانے کی کوشش کیوں کر رہی ہو جو میں سمجھنا نہیں چاہتی۔"

"حر آپ۔۔"

بحث مت کرو صبیح میں تمہیں۔۔۔

اس سے پہلے وہ جملہ مکمل کرتی احتشام ملک نے مداخلت کی۔

"کیا دو منٹ کے لیئے میڈم سے بات کر سکتا ہوں؟"

انہوں نے صبیح کو ہمراہ دیکھ کر اجازت طلب کی۔

آپ نے جو بھی بات کرنی ہے میرے سامنے کر لیں شامی انکل" وہ اپنے غصے پر قابو پاتی ہموار لہجے میں بولی۔

بیٹا جی کچھ پرسنل بات ہے" انہوں نے ہچکچاتے ہوئے کہا پھر مدد طلب نگاہوں سے حر کی جانب دیکھا۔

" صبیح مجھے شامی صاحب سے ضروری بات کرنی ہے تم جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں"

حر کے کہنے پر صبیح نے احتشام ملک کو گھورا اور منہ بناتی واک وائٹ کر گئ۔

"جی کہیئے شامی صاحب! کیا اپ ڈیٹ ہے؟"

"بہرام داؤد آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" ابھی لائن پر ہیں کہیں تو بات کروادوں؟"

کس سلسلے میں۔۔؟" وہ حیران ہوئے بنا بولی۔"

"انہوں نے کہا کہ صرف آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں، میرے بہت اصرار پر بھی وجہ نہیں بتائی"

ہمم! اشارہ دیتے ہی اُسنے ہاتھ آگے بڑھایا تو احتشام ملک نے معدب سے انداز میں فون اُسکے سپرد کیا۔

کہیئے بہرام داؤد صاحب!" فون کان سے لگاتی چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی ہوئی بولی۔"

کافی دیر سے لائن پر تھا بڑی مشکل سے آپ کی آواز سنائی دی ہے۔" لہجہ طنزیہ تھا۔"

چچ! خوامخواہ ہی اتنا انتظار کیا، فون کا مقصد محض میری آواز سنانا تھا تو نیوز چینل لگا کر میری آج کی سپیچ" سن لیتے۔۔" وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔

"سنی ہے بہت اچھی تقریر کرتی ہیں آپ۔ بلکل محتشم کمال کی طرح۔۔"

"جی ہاں! ٹھیک کہا آپ نے یہ ہنر وراثت میں ملا ہے مجھے"

اچھا ہے بہت اچھا ہے۔۔۔ امید ہے سیاست میں آپ اپنے والد پر جائیں گی۔ بلکل انہیں کی طرح" "پارٹی کو سمبھالیں گی

معاف کیجیئے گا لیکن یہاں آپ غلط ہیں۔۔ڈیڈ نے سیاست دل سے کی تھی جبکہ میں ہر معاملے میں دل" کی نہیں سنتی۔سیاست دل کا نہیں دماغ کا کھیل ہے، دماغ کے کھیل اگر دل سے کھیلے جائیں تو ہار جانے کا خدشہ رہتا ہے" چلتے چلتے وہ پول کے نزدیک آئی تھی۔

واہ!ناپسندیگی کے باوجود بھی آپ سیاست کا کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہیں، لگتا ہے سیاست کو" "سمجھنے لگی ہیں۔

"سیاست تو نہیں البتہ آپ جیسے سیاست دانوں کو سمجھنے لگی ہوں"

سیاست کا سبق پڑھانے والے بہرام داؤد پل بھر کے لیئے خاموش ہوئے تھے۔حرمحتشم نے انہیں خاموش رہنے پر مجبور کیا تھا۔

سیاست اپنی جگہ مگر ہمیں اور ہماری پارٹی کو آپ کے سامنے آنے پر بہت خوشی ہوئی ہے، ملک کو" "آپ جیسے ہی ٹیلنٹڈ، سٹیٹفارورڈ اور فریش بلڈ کی ضرورت ہے

"آپ کی خوشی دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی"

تو پھر خوشی میں ایک ڈنر ہمارے ساتھ ہماری پارٹی کی طرف سے۔۔"بہرام داؤد نے مسکراتے" ہوئے کہا۔

"میں رات کا کھانا اپنی فیملی کے ساتھ کھانا پسند کرتی ہوں۔۔"

اُسکے جواب پر بہرام داؤد نے لبوں پر زبان پھیری

تو پھر لنچ پر ملتے ہیں؟" کیا خیال ہے آپ کا۔"

"دوپہر کا کھانا میں کھاتی نہیں! بہرام داؤد صاحب۔۔"

"آپ چاہیں تو مجھے انکل کہہ سکتی ہے۔ آئی ڈونٹ مائنڈ"

آپ کی فیور کا شکریہ مسٹر داؤد! لیکن میں سیاست کو رشتے داری میں بدلنے کی قائل نہیں, نجی زندگی"
"اور سیاست کو الگ ہی رہنے دیا جائے تو بہتر ہو گا

بہرام داؤد کو حلق میں کچھ پھنستا ہوا محسوس ہوا۔

"کچھ اور کہنا ہے؟"

لنچ پر نہیں آسکتی تو بریک فاسٹ پر ملتے ہیں، یوں بھی صبح کی تازہ ہوا صحت کے لیئے اچھی ہوتی"
ہے۔ کیا خیال ہے آپ کا اس بارے میں؟

کسی اوپن ایئر ایریا میں اچھا سا بریک فاسٹ کرتے ہوئے کچھ معملات پر بات ہو جائے" چہرے کے
تاثرات آواز کی مٹھاس سے یکسر مختلف تھے۔

"ٹھیک ہے کل ملاقات ہوتی ہے خشگوار ماحول میں۔۔۔ مگر ایک شرط ہے

کیسی شرط؟" انہوں نے بھنویں اکھٹے کرتے ہوا کہا تھا پیشانی کے بل غیر واضح سے تھے۔"

"بریک فاسٹ میری مرضی ہو گا"

بہرام داؤد کے رکی سانس بحال ہوئی "شیور۔۔" گرمجوشی سے کہا گیا۔

اب رکھتی ہوں مسٹر داؤد! اُسنے کھٹاک سے فون بند کیا تھا

.بہرام داؤد نے سر گھما کر گردن کا بل نکالا

☆☆☆☆

"..ہیلو! اُبان عبداللہ سپیکنگ...نام تو سنا ہی ہو گا" دی فینس ڈیٹیکٹیو

جانتا ہوں کہ تم ابان عبداللہ اور چالاک ڈیٹیکٹیو ہو" فون کے دوسری طرف سے اُسکی پُر کیف آواز" گھونجی تھی۔

ابان نے گول سیاہ کیپ چہرے سے ہٹائی آنکھوں کو چُندھا کیا اور ٹیک چھوڑ تا سیدھا ہوا۔

"یہ تم ہو۔۔۔کیا یہ تم ہی ہو یا میرا وہم ہے"

" وہموں کی دنیا سے نکل آؤ کیونکہ اس وقت تم حقیقت میں ہو"

"ناچیز ڈیٹیکٹیو کو کیسے یاد کیا؟ یقیناً تمہیں میری یاد ستا رہی ہو گی"

ابھی اتنے برے دن نہیں کہ تمہیں یاد کروں",اُسنے دوٹوک جواب دیا"

مگر مستقبل قریب میں آپ کو ابان عبداللہ کی ضرورت پڑنے والی ہے"وہ ہیٹ واپس چہرے پر رکھتا صوفے پر سابقہ انداز میں دراز ہوا

کسی کے بارے میں معلومات چاہیئے... بلکل درست معلومات۔۔۔سن رہے ہو۔۔؟"

ابان کی خاموشی پر مخالف نے تصدیق چاہی۔

کس کی معلومات چاہیئے؟

"حرمختشم کے متعلق ہے,تصویر بھجوا دیتا ہوں۔۔دو دن کا وقت ہے تمہارے پاس"

تصویر کی ضرورت نہیں ابھی کچھ دیر پہلے ہی اُسے ٹی وی پر دیکھا ہے۔"

سیاست اپنی جگہ لیکن بندی خوبصورت ہے"تم کیا کہتے ہو؟"

"تمہارا مسخرا پن ختم ہو جائے تو کام پر لگو۔۔ورنہ اس کام سے بھی جاؤ گے"

"اِسے سنیس آف ہیومر کہتے ہیں سنیس لیس آدمی"

"شٹ اپ اوبی۔۔۔جو کام دیا ہے اُسے دو دن میں مکمل کرو"

اوکے باس۔۔"ڈیٹیلز بھجوادو کام ہو جائے گا کیونکہ تمہارا حکم اوبی کی سر آنکھوں پر"وہ ہیٹ کو ذرا سے ترچھا کر کے بولا.

☆☆☆☆

نائٹ بلب کی روشنی میں نیند بوجھل آنکھوں کو بامشکل وا کرتے اُسنے سائیڈ میز سے مسلسل وائبریٹ کرتے فون کو اُٹھایا اور سکرین پر جگمگاتے نامعلوم نمبر کو پہچاننے کی سعی کی۔

ہیلو کون؟"فون کان سے لگا کر وہ بالکونی طرف آئی"

تمہاری موت"بھاری آواز اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ حیران ہونے کے بجائے دھیما سا مسکرائی"

"مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا"وہ بالکونی کا دروازہ کھول کر ٹھنڈی ہوا میں سانس لیتے ہوئے بولی

"سیاست کرنے کا بہت شوق ہے نا تمہیں۔۔۔"

بے حد۔۔۔"اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ برجستگی سے گویا ہوئی"

ابھی بھی وقت ہے پیچھے ہٹ جاؤ الیکشن سے پہلے سوچ لو۔۔۔ورنہ۔۔۔"

ورنہ کیا کرو گے تم؟مارو گے مجھے؟لو مارو۔۔۔۔"

اس وقت میں اپنے گھر کی بالکونی میں کھڑی ہوں اور جس پوزیشن پر کھڑی ہوں اُس حساب سے اگر تم گیٹ سے کئ فٹ دور ہونے کے باوجود بھی نشانہ لگاتے ہو تو گولی سیدھا میرے دل پر لگے گی۔۔۔اگر تمہارا نشانہ اچھا ہے تو۔۔۔

میں تمہیں کھلی آفر دے رہی ہوں آؤ اور مار دو مجھے۔کہتے ہی وہ ریلنگ پر جھکی تھی نگاہ لان کے پھولوں پر جمی تھی

اُسکے جواب پر مخالف کے الفاظ کہیں گم ہوئے تھے

تم مجھے چیلنج دے کر اپنے ساتھ زیادتی کر رہی ہو حرمحتشم "اُسنے دانت پیسے"

اپنے ساتھ یا تمہارے ساتھ؟"وہ مسکرائی پھر گویا ہوئی "میری بات سنو اور زرا غور سے سننا"

کیونکہ مجھے جملے دوہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔

میں تمہاری ان دھمکیوں سے نہیں ڈرتی، تمہیں جو کرنا ہے کرو، مگر ایک بات یاد رکھنا اور اپنے اُس ماسٹر پلینر سے بھی کہہ دینا کہ وہ ہارنے کے لیئے تیار رہے اور ساتھ ہی جیل کی ہوا کھانے کے لیئے بھی"۔

تم۔۔۔"فون کے دوسری طرف وہ غرایا تھا۔"

تم بھی ناں اپنے اُس اناڑی اُستاد پر گئے ہو۔۔وہ بھی پوری بات سنے بغیر چِلانا شروع کر دیتا ہے اور تم" .بھی وہی کر رہے ہو۔" لیکن بتا دینا اُسے کہ حرمختشم کسی سے نہیں ڈرتی

اُسنے بات مکمل کر کے فون بند کیا اور گھوم کر پشت ریلنگ سے ٹکائی۔

.کئی ثانیئے بیت جانے کے بعد اُسنے احتشام ملک کا نمبر ملایا تھا

☆☆☆☆

وسیع و عریض رقبے پر پھیلا داؤد مینشن اپنی روشنیاں دور تک بکھیر رہا تھا۔

داؤد مینشن! جہاں نوکروں کی تعداد زیادہ تھی, جہاں بسنے والے اجنبیوں کی طرح زندگی گزارتے تھے، کئی دن گزر جانے کے باوجود بھی ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پاتے تھے۔

داؤد مینشن کے چند افراد صرف ایک ہی جگہ ساتھ دیکھائی دیتے تھے "مینٹک روم" جہاں ذاتی معملات پر نہیں بلکہ سیاست پر بات کی جاتی تھی صرف اور صرف سیاست پر

داؤد مینشن میں رہنے والوں کے لیئے سیاست ہر شے سے پہلے تھی باقی سب اُسکے بعد آتا تھا۔

آپ جانتے ہیں وہ کتنا جذباتی ہے لیکن اس کے باوجود آپ اُس پر اتنی بڑی ذمہ داری ڈال رہے" ہیں۔" میٹنگ روم کے وسط میں کھڑے دونوں ہاتھ پشت پر باندھے برہان داؤد نے کرسی پر آہستگی "سے جھولتے بہرام داؤد کو اُنکی غلطی کا احساس ایک بار پھر کروایا تھا

"جذباتیات میں تم اُس سے کئی گناہ آگے ہو"

ہمم! برہان داؤد نے طنزیہ انداز میں گردن ہلائی "اس لیئے اُس نے پریس کانفرنس میں ایسی حماقت کا مظاہرہ کیا۔ پہلے ہی عوام کی ساری ہمدردیاں اُس حرمتحشم کے ساتھ تھی اور رہی سہی کثر آپ کے چہیتے نے پوری کر دی مگر آپ اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کرنے کے بجائے اُسی کی طرفداری کر رہے ہیں"

"ہاں کر رہا ہوں طرفداری کیونکہ میں حزام کے خلاف ایک لفظ نہیں سن سکتا"

"بابا جان! برہان داؤد نے گردن گھما کر اُنکی جانب دیکھا جو پُر سکون سے انداز میں سگار پی رہے تھے"

"کبھی کبھی مجھے لگتا ہے حزام آپ کا بیٹا ہے میں نہیں۔۔"

"بیٹے تو تم ہی ہو مگر پھر بھی حزام کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔ تم بھی نہیں"

اُنکا سکون قابلِ دید تھا برہان داؤد کو اُنکا اطمینان خاص پسند نہیں آیا تھا۔

آپ ان حالات میں اس قدر پُر سکون کیسے ہیں؟ حزام نے سب کے سامنے اُس لڑکی کے ساتھ بحث کی، سارے زمانے کی ہمدردیاں اُس کے ساتھ ہیں، یوتھ اُسکے ساتھ ہے، ہر نیوز چینل پر حزام اور حرمتحشم کی بحث گردش کر رہی ہے اور آپ یہاں اطمینان سے بیٹھے ہیں۔

کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم الیکشن ہار جائیں۔۔۔؟

تو کیا کروں؟" بہرام داؤد کی پوزیشن نہیں بدلی تھی بس انہوں نے ایک ذرا سی نگاہ برہان داؤد پر ڈال" کر کندھے اُچکائے تھے۔

برہان داؤد کی حیرت میں اضافہ ہوا تھا" آپ نے میری جگہ حزام کو دی میں چپ رہا یہ سوچ کر کہ کرسی اُس کے پاس ہو یا میرے رہے گی تو داؤد خاندان کے پاس ہی نا۔۔۔ لیکن اگر یہ کرسی کسی "دوسرے کے پاس گئی تو اچھا نہیں ہو گا بابا جان۔

سیاست میں پہلا قدم کونسا اُٹھانا ہے، کب اور کیسے اُٹھانا ہے یہ مجھے تم سے سیکھنے کی ضرورت نہیں" "ہے

دروازہ کھلنے کی آواز پر برہان نے چہرہ اُٹھا کر اور بہرام داؤد نے گردن ترچھی کر کے اندر داخل ہونے والے کو دیکھا تھا۔

اُسکی چال میں کچھ تھا کچھ ایسا جو ناقابلِ بیان تھا اُسکی آنکھیں ہمہ وقت کچھ بولتی تھیں اور بولتی ہی رہتی تھیں۔

داؤد خاندان کا ہر فرد حسین تھا مگر جو وجاہت حزام داؤد کی شخصیت سے منسلک تھی وہ کسی میں نا تھی۔

برہان داؤد پل بھر کے لیئے یہ سوچنے پر مجبور ہوئے تھے کہ "لوگ اُسے خوبصورت سیاست دان کیوں کہتے ہیں" اور اگر کہتے ہیں تو ٹھیک ہی کہتے ہیں۔

آپ نے اچانک بلایا تایا جان! کچھ ہوا ہے؟" وہ سامنے رکھے گیئے آرام دہ صوفہ پر براجمان ہوتا" مستفسر ہوا۔

سگار سے اُٹھتا دھواں بہرام داؤد اور حزام داؤد کے عکس کو دھندلا رہا تھا۔

کچھ نہ ہوا اس لیئے بلایا ہے" نگاہوں کا زوایہ نہیں بدلا تھا۔"

برہان داؤد نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا پھر حزام داؤد کے قریب نشت سمبھالی۔

تو آپ چاہتے ہیں میں اُس لڑکی سے معافی مانگوں۔۔۔؟رائٹ" حزام نے صوفے سے پشت ٹکاتے" دونوں بازو وا کیئے تھے۔

برہان داؤد نے گردن گھما کر حیرت سے اُسے دیکھا پھر بہرام داؤد کی جانب دیکھتے بولے" کیا آپ یہی "چاہتے ہیں؟

بہرام داؤد نے مسکراتی نگاہوں سے حزام داؤد کی جانب دیکھا

میں یونہی تو اِسے کھلاڑی نہیں کہتا۔۔جو تم نہیں سمجھ سکے وہ حزام ایک لمحے میں سمجھ گیا۔"

ہاں! میں چاہتا ہوں۔اور اس مقصد کے لیئے میں نے کل صبح اُسے بریک فاسٹ پر بلایا ہے۔تم دونوں" "کا وہاں ہونا بے حد ضروری ہے

تایا جان! کیا آپ کو لگتا ہے میں اُس کے سامنے بیٹھ کر اُس سے معافی مانگوں گا۔۔۔؟" اُسنے سر کو خم دے کر دایاں ابرو اُچکایا۔

"تمہیں یہ کرنا ہو گا۔۔ ضروری ہے"

"میں یہ نہیں کرونگا۔۔۔ آپ جانتے ہیں مجھے۔"

حزام بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ وہ لڑکی ساری ہمدردی سمیٹ چکی ہے اُس پر تمہارے رویئے نے اس ساری صورتحال میں ہمارے لیئے مائنیس پوائنٹ کا کام کیا ہے۔ پہلے جو ووٹرز ہمارے تھے اب اُس "لڑکی کی طرف ہو گئے ہیں۔۔ تم سمجھ رہے ہو نا۔

معافی نہیں مانگوں گا تایا جان۔۔۔ کہہ دیا سو کہہ دیا۔۔" بات مکمل کر کے اُسنے نشست چھوڑی تھی۔"

ٹھیک ہے! معافی مت مانگو لیکن صبح تمہارا وہاں موجود رہنا ضروری ہے۔ اتنا تو کر سکتے ہو نا۔۔۔ میری" "خاطر؟

حزام کے بڑھتے قدم رکے تھے۔

"میں اُس لڑکی کے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھ کر تعلقات بحال نہیں کر سکتا۔"

حزام اگر بابا جان کہہ رہے ہیں تو تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔ بلکہ یہ سارا مسئلہ کھڑا ہی تم نے کیا ہے۔

برہان پلیز!.. یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے تم دور رہو" حزام نے تنبیہ کی۔"

معافی مت مانگو حزام لیکن تمہارا وہاں ہونا ہی کافی ہے باقی میں سمبھال لونگا۔" بہرام داؤد نے" مداخلت کی۔

"حزام نے پیشانی پر انگشتِ شہادت سے ہلکی سے لکیر کھینچ کر گہرا سانس خارج کیا" ٹھیک ہے۔۔۔

وہ پلٹے بنا ہی بولا تھا۔ بہرام داؤد کے لبوں پر مسکان پھیلی۔

.برہان داؤد نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی تھی

☆☆☆☆

یونیورسٹی کے بیرونی گیٹ کے سامنے سٹوڈنٹس کی کمپین جاری تھی۔ تمام سٹوڈنٹس ہاتھوں میں مختلف تحریری کارڈز تھامے ایک مخصوص سیاسی جماعت کے لیئے نعرے بازی کر رہے تھے جن میں سرِ فہرست جاذب داؤد تھا ایک ہاتھ سے کندھے پر ڈالی گئی جیکٹ تھامے اور دوسرا ہاتھ ہوا میں بلند کرتا اپنے باپ دادا کے تمام سیاسی اجنڈوں پر روشنی ڈال رہا تھا۔

یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا کی جانب جاتی ہوئی گاڑی "گل خان گاڑی روکو" کی صدا پر ایک جھٹکے سے رکی تھی

صبیح اکبر نے گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے دور کھڑے لڑکے کو بھنویں سکیڑ کے دیکھا تھا۔

ام چلیں بی بی؟ گل خان نے بیک ویو مرر سے دیکھتے سوال کیا

"چپ چاپ کھڑے رہو خان"

پر ام تو بیٹھا ہوا ہے "اُسنے تصیح کرنا ضروری سمجھا۔"

صبیح نے تیکھی نگاہ سرخ و سفید رنگت کے حامل گل خان پر ڈالی پھر گردن گھما کر جاذب کو دیکھا اور گاڑی سے نیچے اتری۔

آپ کدھر کو جا رہی ہیں؟" گل خان نے ٹوپی اتار کر متفکر لہجے میں پوچھا"

وہ نظر انداز کرتی چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی ہجوم کے قریب آئی اور سب سے آگے کھڑے جاذب داؤد کو گھُورنے لگی جو اُسکی گھوریوں سے بے نیاز حزام داؤد کے نعرے لگوا رہا تھا۔

وہ ہجوم عبور کرتی تیزی سے اُسکے قریب آئی اور اُسکے ہاتھ میں موجود بورڈ کھینچ کر دور اُچھالا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟" وہ ورطہ حیرت میں مبتلا سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھے گیا"

مجھے نہیں پتہ تم داؤد خاندان کے کتنے بڑے فین ہو اور نا ہی جاننا چاہتی ہوں لیکن ووٹرز کو اپنی طرف" "کرنے کے لیئے تمہیں حرمحتشم کا نام غلط انداز سے لینے کی اجازت کس نے دی ہے؟

او میڈم! آپ ہوتی کون ہیں مجھے روکنے والی۔۔ جانتی ہیں کس سے بات کر رہی ہیں اور کس کے سامنے کھڑی ہیں" وہ آستین کے بازو چڑھاتا تیش میں آیا۔"

مجھے نہیں بلکہ تمہیں جاننے کی ضرورت ہے کہ کس کے سامنے کھڑے ہو اور کس کے بارے میں بات کر رہے ہو۔ بند کرو یہ نعرے بازی"

اور نا کروں تو کیا کر لیں گی آپ۔۔؟"

یونیورسٹی سے باہر نکلوا دونگی تمہیں" صبیح کے غصے میں اضافہ ہوا تھا۔"

"تم!.. مجھے" اُسنے اپنے سینے پر ہاتھ دھرا" یونی سے نکلواؤ گی؟"

ہاں.." وہ سینے پر ہاتھ باندھتی بولی۔"

او مس چلی ملی کوئی خواب دیکھ رہی ہو تو حقیقت میں واپس آؤ۔۔ تم مجھے یہاں سے نکلوانے کی بات کر رہی ہو۔ مجھے۔۔۔؟ وہ سینے پر ہاتھ دھر تا طنزیہ انداز میں بولا یوں جیسے مخالف پر ترس آیا ہو۔" میری ایک کمپلین پر پرنسپل تمہیں یہاں سے خود نکالے گا وہ بھی دھکے مار کے۔"

وہ جو ابھی تک" چلی ملی" کے صدمے سے ہی باہر نہیں نکلی تھی اُسکے اگلے جملے پر مزید برہم ہوئی۔"

باقی تمام سٹوڈنٹس اُنکے ارد گرد جمع ہوئے تھے۔

صبیح یہ سب کیا ہو رہا ہے چھوڑو اِسے اور چلو یہاں" منتشا نے آگے بڑھ کر اُسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"ایسے کیسے چھوڑ دوں یہ چھوٹا چیمپینزی سمجھتا کیا ہے خود کو"

"وہ خود کو جو بھی سمجھ رہا ہے بلکل ٹھیک سمجھ رہا ہے تم چلو یہاں سے"

یعنی جاذب داؤد خود کو چھوٹا چیمپینزی سمجھتا ہے" سٹوڈنٹس میں سے کسی کی کھکھلاتی آواز جاذب" داؤد کے غصے کو مزید ہوا دے گئی تھی۔

وہ جیکٹ زمین پر پٹختا آگے بڑھا تھا۔

پیچھے موجود چند سٹوڈنٹس نے جاذب داؤد اور صبیح اکبر کو فون کے کیمروں میں قید کیا تھا۔

☆☆☆☆

تمہیں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے شامی صاحب سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ اگر تم ہر بات میں اپنی" "مرضی کرتی رہی تو بہت بڑا نقصان ہو جائے گا

ڈیڈ کے چلے جانے سے بھی زیادہ بڑا نقصان" وہ پوچھ رہی تھی یا بتا رہی تھی حفصہ سمجھ نہیں پائی" تھیں۔

"تم اکیلی نہیں جاؤ گی گاڈز کی تین گاڑیاں تمہارے ساتھ جائیں گی"

اگر میری موت کا وقت آج ہی طے ہے تو تین گاڑیاں ہوں یا تین سو کوئی بھی مجھے بچا نہیں سکے گا"
پھپھو امی!۔۔ اپنے بالوں کو ایک فائنل ٹچ دیتی وہ موڑی تھی

حفصہ داؤد نے اُسے شاکی نگاہوں سے دیکھا تھا۔ مگر وہ چاہ کر بھی اُس سے خفا نہیں ہو سکی تھیں۔ "

جانتی ہوں میں تمہاری پھپھو ہوں ماں نہیں لیکن تم نے ہمیشہ مجھے ماں سے بڑھ کر جانا ہے, میرا تم پر"
"اتنا حق تو بنتا کہ تم میری چھوٹی سی بات مان جاؤ

"آپ جانتی ہیں مجھے امور شنل ٹاک (جذباتی گفتگو) پسند نہیں پھر جذباتی لفظوں کا سہارا کیوں"

ہاں جانتی ہوں میرے یہ جذباتی جملے تم پر کارگر ثابت نہیں ہونگے" وہ چند ثانیئے خاموشی سے حر کو"
دیکھتی رہیں جو شوز کلیلکشن سے میچنگ جوتے تلاش کر رہی تھی۔

تم بعض معملات میں اتنی انتہا پسند کیوں ہو حر۔۔" اتنی! کہ میں سوچنے پر مجبور ہو جاتی ہوں کہیں"
"تمہاری یہ انتہا پسندی تمہیں بلکل تنہا ہی نہ کر دے۔

زندگی کے بعض معملات میں انتہا پسند ہونا اچھا ہوتا ہے ورنہ زندگی سمندر میں ڈولتی اُس کشتی کی مانند
ہو جاتی ہے جو ڈوبتی ہے اور نہ تیرنے کی استطاعت رکھتی ہے۔

اور ساکن چیزیں مجھے اُلجھن میں مبتلا کرتی ہیں۔۔۔یا ڈوب جاؤ یا پار کر لو۔۔۔بیچ بھنور ڈولتی کشتی میں زندگی اور موت کی کشمکش میں خود کو اذیت میں مبتلا رکھنا کہاں کی عقل مندی ہے۔

کیسی لگ رہی ہوں" وہ مسکراتے ہوئے پلٹی تھی۔"

"ہمیشہ کی طرح پرفیکٹ۔۔۔"

پرفیکٹ۔۔!وہ معدوم سا مسکراتی زیرِلب بڑبڑائی اور کلائی میں پہنی بریسلٹ پر ہاتھ پھیرا

"چلتی ہوں دیر ہو رہی ہے"

شامی صاحب تو تمہارے ساتھ جا رہے ہیں نا۔۔"؟"

"وہ پہلے میری شکایات کی مکمل فہرست آپ کے گوشگزار کر دیں پھر کرتی ہوں بات اُن سے

یعنی وہ بھی تمہارے ساتھ نہیں ہیں۔"حفصہ متفکر ہوئیں۔"

نہیں.."وہ نفی میں سر ہلاتی باہر نکلی تھی ماربل کے فرش پر ہیلز کی مخصوص آواز دور تک سنائی دے رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

کہاں ہے آپ کی مہمانِ خصوصی؟" حزام نے کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھتے ایک سرسری نگاہ پول کے ٹھنڈے ٹھہرے پانی پر ڈالتے ہوئے استفسار کیا۔

گیارہ بج رہے ہیں" بہرام داؤد کو خاموش پا کر وہ ایک بار پھر سے بولا تھا۔"

آپ کے بارہ بجنے سے پہلے پہنچ جاؤنگی بتایا تو تھا" اُسکی کرسی کی پشت پر ذرا فاصلے پر کھڑی وہ مسکراتے" ہوئے کہہ رہی تھی۔

سفید رنگ کے آرام دہ کُرتے کیپری کے ہمراہ سرخ سینڈلز اور گلے میں سرخ ڈوپٹہ لیئے اُسکے لبوں پر بولتی مسکراہٹ تھی۔ سیاہ سلکی تراشیدہ بال سلیقے سے شانے پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی بریک فاسٹ ٹیبل کے قریب آئی تھی اُسکی کلائی میں موجود گولڈ کی نازک بریسلٹ سورج کی شعاؤں کے باعث حزام کی آنکھوں میں چھبن کا باعث بنی تھی۔ بِنا تاخیر کے اُسنے ذرا سی ترچھی گردن کو سیدھا کیا تھا۔

پاس ہی کھڑے باوردی ملازم نے کرسی کھینچ کر آگے کی تھی۔

گڈ مارننگ ایوری ون" وہ سابقہ مسکراہٹ کے سنگ بولتی کرسی پر براجمان ہوئی تھی۔"

آپ اکیلی آئی ہیں؟" برہان داؤد نے ہنکارا بھرتے پوچھا۔"

کسی اور نے بھی آنا تھا؟"..وہ استفہامیہ ابرو اُچکائے مستفسر ہوئی تو بہرام داؤد نے آنکھوں کے اشارے سے برہان داؤد کو خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔"

حزام آرام دہ کرسی پر بھی قدرے بے آرام ہوا تھا

"یہ لڑکی ہر بات کا ٹیڑھا جواب ہی دیتی ہے"

آپ کا گھر بہت اچھا ہے خاص طور پر یہ جگہ۔۔اُسنے ارد گرد نگاہ دوڑائی جہاں چارواں اطراف میں" پانی تھا اور پول سائیڈ کے ہمراہ ہی رنگدار پھولوں کی باترتیب باڑ، پانی کے اوپر پول سائیڈ پر کشادہ گزر گاہ تھی جہاں سے وہ کچھ دیر پہلے گزر کے آئی تھی

پانی کے وسط میں سفید ماربل کا شفاف فرش خاصا کشادہ تھا جس کے وسط میں وسیع گول میز کے اطراف میں کرسیاں تھیں۔

آئی لائک اِٹ "ماحول کی خوبصورتی کو آنکھوں میں سموتی وہ آہستگی سے بولی تھی۔"

شکریہ۔۔"بریک فاسٹ شروع کریں؟"بہرام داؤد نے بھی بدلے میں مسکراہٹ اُچھالی تھی۔"

"شیور۔۔۔"

ملازم نے آگے بڑھ کے بریک فاسٹ سرو کرنا چاہا تو اُسنے ہاتھ بڑھا کر روک دیا"میں اپنی پلیٹ خود بناتی "ہوں آپ باقی سب کو سرو کر دیں

ملازم نے سر جھکا کر ترچھی نگاہوں سے بہرام داؤد کو دیکھا تھا جنہوں نے سر اثبات میں ہلا کر اُسے آگے بڑھنے کے لیئے کہا۔

ناشتہ سرو ہونے کے بعد سب فارمل سے انداز میں بریک فاسٹ کرنے لگے، ماحول میں سنجیدگی سی چھائی تھی۔

حزام داؤد کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ وہ ہنوز کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بے حد سنجیدہ تھا۔

برہان داؤد نے بہرام داؤد کو خفگی سے دیکھا تھا یوں جیسے کہہ رہا ہو "کیا آپ نے حرمحتشم کو ایک فارمل بریک فاسٹ کے لیئے یہاں بلایا تھا"

مسٹر حزام آپ کچھ نہیں لیں گے"؟ خاموشی کو بلآخر حرمحتشم نے توڑا تھا۔"

"حزام کی تنی گردن مزید تنی تھی۔" آپ لے رہی ہیں سب تو کافی ہے

"آپ کا کُک بہت اچھا ہے لگتا ہے آپ کے گھر میں ہر چیز پرفیکٹ ہے سوائے ایک کے۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے غیر محسوس سے انداز میں نگاہوں کا رخ بہرام داؤد کی جانب کر گئی تھی۔

وہ کیا۔۔؟" بہرام داؤد نے استہفامیہ بھنویں اُچکائیں۔"

یہاں رہنے والے مہمانوں کو اچھے طریقے سے خوشآمدید نہیں کہتے اور نا ہی اُنہیں مارننگ سمائل دینا"
"آتی ہے

نگاہوں کا زوایہ یکدم حزام کی جانب ہوا تھا۔

حزام نے نگاہ اُٹھا کر حرمحتشم کی جانب دیکھا تھا جس کے لبوں پر اب بھی مسکراہٹ تھی۔۔۔ محض مسکراہٹ۔۔۔ مگر حزام کو وہ "طنزیہ مسکراہٹ" لگی تھی۔۔ناپسندیدہ۔۔۔ مخالف کو طیش دلانے والی۔

اور زیادہ عمر کے لوگوں کو تو مارننگ سمائل کے علاوہ بھی سمائل دیتے رہنا چاہیئے۔۔ عمر میں کچھ اضافہ "
ہو جاتا ہے، چہرے پر جھریاں کم پڑتی ہیں۔۔اور پیشانی پر شکنیں بھی۔۔۔

"کیوں۔۔؟ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا مسٹر برہان۔۔

برہان داؤد کا سر اثبات میں ہلا تھا، بہرام داؤد کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ دوڑ گئی اور حزام داؤد کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔

اُنہی کے گھر اُسکے ہی سامنے ناشتے کی میز پر بیٹھی لڑکی بڑے آرام سے اُسے بوڑھا کہہ رہی تھی۔

بے زار بوڑھا

بد دل بوڑھا۔۔ جسے مسکرانا بھی نہیں آتا۔

وہ نشت چھوڑنے لگا تھا بہرام داؤد نے اپنی ہنسی روکتے اُسکا ہاتھ تھاما۔۔۔ہاتھ پر دباؤ بڑھا کر ہتھیلی کی پشت کو تھپکا۔

فارمل بریک فاسٹ کچھ اَن فارمل ہوا تھا

"پریس کانفرنس میں جو بھی ہوا وہ کسی کے لیئے بھی اچھا نہیں تھا، نہ آپ کے لیئے اور نہ ہمارے لیئے"

فلحال تو بہت کچھ ایسا ہو رہا ہے جو نا قابلِ برداشت ہے مگر برداشت کرنا پڑ رہا ہے "بالوں کو پیچھے کرتی" وہ آہستگی سے بولی تھی۔

"یہی تو۔۔۔یہی تو سمجھانے کے لیئے آپ کو یہاں بلایا ہے"

کس لیئے۔۔؟"ٹشو کے کونے سے رسمی انداز میں ہونٹ صاف کرتی مدھم لہجے میں مستفسر ہوئی۔"

کہنے کا مطلب ہے کہ اگر درمیانی راہ نکال لیں تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے "انہوں نے بات" کا باقاعدہ آغاز کیا۔

"آپ کے یا میرے۔۔۔؟"

"دونوں کے۔۔۔"

آپ میرے مسائل کی فکر نا کریں البتہ۔۔ آپ اپنے مسائل شئیر کرنا چاہتے ہیں تو میں ہمہ تن گوش"
"ہوں

دیکھیئے حر! مجھے نہیں لگتا کہ اس وقت آپ سیاست میں اتنے بڑے عہدے کو سمبھال سکتی"
ہیں۔ سیاست اُتنی آسان نہیں جتنی دور سے دیکھائی دیتی ہے یہ ایک مشکل کھیل ہے اور کھلاڑی
"عورت ہو تو سیاست مزید مشکل ہو جاتی ہے۔

آپ کہنا کیا چاہ رہے سیدھے الفاظ میں بات کریں بہتر ہے۔ ورنہ ٹیڑھے جملے آپ کا وقت برباد کریں"
"گے اور میرا بھی

صاف اور سیدھی بات یہ ہے حر کہ ہم درمیانی راستہ نکالتے ہیں۔ اس بار آپ ہمیں جتنے دیں اگلی بار"
ہم آپ کو جتوا دیں گے۔۔۔ جب تک آپ سیاست کو باخوبی سمجھ بھی لیں گی۔

"کہنے کا مقصد ہے آپ ہمارے لیئے ماحول ساز گار بنائیں اور ہم آپ کے لیئے۔

برہان داؤد یکدم پر سکون ہوئے اور حر متحشم کا چہرہ دیکھا۔

جبکہ بہرام داؤد کے عجیب سے مطالبے پر حزام داؤد نے حیرت و بے یقینی سے اُنہیں دیکھا تھا۔

اور باقی سیاسی جماعتوں کا کیا۔۔۔"

"وہ آپ کو یہ الیکشن جتنے دیں گے؟

"اُنکی فکر آپ نا کریں وہ دوڑ میں ابھی بہت پیچھے ہیں"

"ہمم! اُسنے مسکراتے ہوئے کرسی سے پشت ٹکائی۔ "بہت دلچسپ انسان ہیں آپ مسٹر بہرام داؤد"

مجھے ایسے کھیل کھیلنے میں بہت مزہ آتا ہے جہاں دشمن شارپ اینڈ سمارٹ ہو۔۔۔جتنے کا لطف بھی تبھی آتا ہے۔

مگر ایک مسئلہ ہے۔۔۔مجھے نہیں آپ کو ہو سکتا ہے۔ اُسنے رک کر لفظوں پر زور دیا۔

میں فیئر پلے کی عادی ہوں۔ ہار بھی جاؤں تو کوئی مسئلہ نہیں مگر میں لڑ کر ہارنا چاہتی ہوں۔"

"اس لیئے آپ کی "درمیانی راہ" کی یہ اسپیشل آفر میں ریجیکٹ کرتی ہوں

بات ختم کرنے کے بعد اُسنے ایک بار پھر حزام کی جانب دیکھتے ہوئے "اور کچھ۔۔۔؟" کہا تھا

حزام داؤد کو اپنا فشارِ خون تیز ہوتا محسوس ہوا تھا۔ سبکی پر غصہ غالب آیا تھا۔

بہرام داؤد کے چہرے پر ایک تاریک سایہ لہرایا تھا یوں جیسے حرمحتشم نے جیتنے کی بات نہ کی ہو بلکہ جیت گئ ہو.

"برہان نے اپنے دانتوں پر داباؤ ڈالا اور طنزیہ انداز میں بہرام داؤد کو دیکھا "لو گیا کھیل ہاتھ سے

حزام کرسی دھکیلتا کھڑا ہوا

آپ لڑکے ہارنے کی قائل ہیں تو میں لڑکے جتنے کا قائل ہوں۔۔۔"

"اب دیکھنا یہ ہے کہ آنے والے سال میں کون حکومت کرتا ہے

وہ کرسی چھوڑتی ایک جھٹکے سے اُٹھی تھی دونوں ہاتھ مضبوطی سے میز پر ٹکائے "مجھے خوشی ہوئی یہ جان کر میرا دشمن بزدل نہیں ہے" اُسکی کلائی میں موجود بریسلٹ ایک بار پھر حزام کی آنکھوں میں تکلیف کا باعث بنی تھی۔

وہ غیر محسوس انداز میں زرا سا پیچھے ہوا تھا۔

اس سے پہلے بہرام داؤد کچھ بولتے حزام کے فون پر بجنے والی رِنگ ٹون نے اُنہیں خاموش رہنے پر مجبور کیا تھا۔

اُسکی پشت پر کھڑا پی اے فون ہاتھ میں لیئے دو قدم قریب آیا۔

حزام داؤد نے ہاتھ بڑھا کر فون تھاما اور پُر تپش نگاہوں سے حرمتشم کو تکتا دوسرے ہاتھ سے کوٹ کو پیچھے کر کے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتا فون کان سے لگا کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا پول سائیڈ عبور کرتا اُن سے دور ہوتا چلا گیا۔

حرمتشم نے ایک ترچھی نگاہ برہان اور بہرام داؤد پر ڈالی تھی۔

بہرام داؤد کرسی چھوڑتے سامنے کھڑی لڑکی کے چہرے پر کچھ دیکھنا چاہتے تھے مگر دیکھ نہیں پائے تھے۔

اُسکے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ غصے میں ہے یا خوف میں

غصہ۔۔ڈر۔۔کچھ چھن جانے کا خوف۔۔۔وہاں تنہا موجود ہونے کا خوف۔۔کوئی بھی عکس اُسکے چہرے پر عیاں نہیں تھا۔

دنیا میں بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو تاثرات کے ردوبدل میں ماہر ہوتے ہیں اور حرمختشم کا شمار اُنہی لوگوں میں ہوتا تھا۔

"میں جانتی تھی مسٹر بہرام داؤد۔۔۔جانتی تھی۔"

قدرے توقف کے بعد اُسکی آواز گھونجی تھی

اس بریک فاسٹ کی کوئی نا کوئی قیمت ضرور ہو گی۔مگر میں پھر بھی یہاں آئی۔"

جانتے ہیں کیوں۔۔۔؟وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

بہرام داؤد کو اپنے حلق میں کچھ پھنستا ہوا محسوس ہوا۔

معاملہ اتنا سیدھا نہیں تھا اور نا ہی حر محتشم جتنا بہرام داؤد سمجھ رہے تھے۔ وہ اُسے ننھی بچی کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے اور غلط کر رہے تھے۔

"کیونکہ میں آپ کی سوچ کی آخری حد جاننا چاہتی تھی۔"

اور میں یہ بھی جانتی ہوں کے انٹرنس گیٹ (داخلی دروازے) پر آپ کے پسندیدہ ملازم نے بے حد اچھے سے خوشآمدید کہنے کی آڑ میں میرے ہینڈ بیگ کے ساتھ انتہائی بے ضرر سی چِپ لگا دی تا کہ بریک فاسٹ کے دوران ہونے والی گفتگو کو ریکارڈ کیا جا سکے یا پھر آپ یہ چاہتے تھے کہ میں جہاں بھی جاؤں کیمرہ میرے ساتھ رہے۔

برہان داؤد کی نگاہیں پھیلی تھی۔

حر نے میز سے بیگ اُٹھا کر اُسکے نچلے حصے پر چسپاں انتہائی باریک سی چِپ نکال کر دور اُچھالی۔

اُسکے ساتھ منسلک کیمرہ اس قدر چھوٹا تھا کہ حر کو اُسے تھامنے میں دقت ہوئی تھی۔

یہی ہے نا۔۔۔ "اُسنے مِنی کیمرہ ہتھیلی پر رکھ کر اپنی ہتھیلی اُنکے سامنے کی تھی۔"

بڑی سستی حرکت تھی" مگر میں نے بریک فاسٹ کے ساتھ ساتھ اس ساری سچوئیشن کو بہت" انجوئے کیا۔ امید ہے میرے جانے کے بعد آپ بھی بہت لطف اندوز ہونگے" اُسنے کیمرہ دور اُچھالتے ہوئے کہا۔

برہان داؤد کی پیشانی عرق آلود ہوئی۔

ویسے کتنا مزہ آئے اگر اس ملاقات کی ویڈیو نیوز چیلنز پر وائرل ہو جائے۔۔"آپ کی "درمیانی راہ"" نیوز چینلز کے لیئے بہت فائدہ مند ثابت ہو گی۔

تمام گفتگو میں پہلی بار بہرام داؤد کے قدم لڑکھڑائے تھے۔ مگر انہوں نے فوراً خود کو سمبھالا تھا۔

آپ تو اور مشہور ہو جائیں گے۔۔۔"امم۔۔۔ویسے اخبارات اور چینلز کی ہیڈ لائنز کیا ہو نگی "وہ" سوچنے کی اداکاری کرتی انگشتِ شہادت کنپٹی پر رکھتے ہوئے مستفسر ہوئی۔

تم ایسا کچھ نہیں کر رہی۔۔۔"برہان داؤد برہم ہوئے"

میں ایسا کر سکتی ہوں۔۔۔"وہ لفظوں پر زور دیتی ہوئی بولی۔"

یہ سب سیکیورٹی منیجر نے اپنی تسلی کے لیئے کیا ہو گا,میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"بہرام" داؤد نے بات سمبھالنے کی کوشش کی۔

واقعی؟"جتنی معصومیت بہرام داؤد نے دیکھائی تھی حرنے اُس سے دوگنی معصومیت کا مظاہرہ کیا" تھا۔

آپ کو کیا میں ہم اتنے احمق دکھائی دیتے ہیں جو خود آپ کو یہاں بلا کر کچھ ایسا ویسا کریں اور شک" کے دائرے میں آئیں"برہان داؤد نے قدرے نرم لہجے میں کہا تھا۔

"مان لیا۔۔اب اجازت؟"

"بلکل آپ جاسکتی ہیں لیکن اُس سے پہلے سکیورٹی منیجر کو آپ سے معافی مانگنی ہو گی"

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے مسٹر برہان"

ضرورت ہے۔رئیس کو بلواؤ۔۔"بہرام داؤد نے گارڈ کو اشارہ کیا تھا۔"

کچھ دیر بعد سکیورٹی منیجر رئیس احمد وہاں موجود تھا۔

سیاہ رنگ کا برانڈڈ یونیفارم اور سیاہ چمکتے ہوئے جوتے,کلائی پر دو سیاہ بینڈ,گہری سرمئی آنکھیں۔۔

رئیس احمد بلکل ویسا تھا جیسا داؤد خاندان کے سکیورٹی گارڈ منیجر کو ہونا چاہیئے تھا۔

مجھے معاف کیجیئے گا۔میں سکیورٹی,گاڑیوں اور راستوں کے معاملے میں خود پر بھی بھروسہ نہیں کرتا"
.اس لیئے اچانک بنا کسی کو انفارم کیئے پلینز میں ردوبدل کر دیتا ہوں

میں اپنی جان کے متعلق اِتنا مخلص اور سفاک نہیں جتنا اپنے مالکوں کی زندگی کو لے کر ہوں۔

"میں امید کرتا ہوں آپ میری مخلصی پر مجھے معاف کر دیں گی

برہان داؤد کی تنی گردن مزید تنی تھی۔بہرام داؤد کے چہرے پر نادیدہ مسکراہٹ پھیلی۔

"کہنا پڑے گا۔۔۔ داؤد خاندان سے تعلق رکھنے والا ہر فرد دلچسپ ہے اور پُر اسرار بھی۔۔۔"

رئیس احمد! اُسنے یکدم گردن گھما کر رئیس کو مخاطب کیا تھا۔

"بہرام داؤد کی جانب دیکھائی جانے والی مخلصی کے لیئے آپ کو معاف کیا۔ مگر۔۔۔ میں بار بار کسی کو معاف نہیں کرتی۔۔ یاد رکھیئے گا"

رئیس احمد نے سر کو خم دیا۔

"میں یاد رکھونگا۔۔ بات بھی اور ملاقات بھی"

☆☆☆☆

راکنگ چیئر کو دھیرے دھیرے جھلاتی ہاتھوں کی انگیوں میں پین کو گھماتی وہ کافی دیر سے خاموش تھی۔

حرمختشم کی خاموشی احتشام ملک کو اُلجھن میں مبتلا کر رہی تھی۔

"آپ بہت سے معملات میں محتشم کمال سے بہت زیادہ مختلف ہیں۔ وہ کبھی مجھ سے باتیں نہیں چھپاتے تھے مگر آپ چھپاتی ہیں" اپنے دل کی بات کہتے شامی ملک نے خاموشی کو توڑا تھا۔

جھولتی کرسی رکی تھی اور انگلیوں کی حرکت بھی ساکت ہوئی تھی۔

"سیاست میں بہت سے زار ہوتے ہیں شامی صاحب جو خود سے بھی چھپائے جاتے ہیں"

احشتام ملک کو اُسکا جواب بھایا نہیں تھا وہ اُنکے سامنے بڑے آرام سے اعتراف کر رہی تھی کہ وہ اُن سے زار پوشیدہ رکھتی ہے۔

داؤد مینشن جانے سے پہلے کسی کو تو مطلع کرنا چاہیئے تھا۔ مشورہ نا لیتی مگر ہم میں سے کسی کو اعتماد میں تو لے لیتیں"

اعتماد! بولتے ہوئے وہ مبہم سا مسکرائی

"لوگ جس چیز سے آپ کو توڑتے ہیں وہ اعتماد ہے، اس ایک اعتماد کے ریزہ ریزہ ہونے کی چبھن اتنی گہری ہوتی ہے کہ صدیوں گزر جانے پر بھی مندمل نہیں ہوتی یا یوں سمجھ لیں کہ ایک ایک لمحہ صدیوں پر محیط محسوس ہونے لگتا ہے"

آپ کو برا لگے گا مگر بات محض آپ کی نہیں ہے، یہی سچ ہے "میں اعتبار نہ کرنے کے مرض میں مبتلا ہوں۔۔۔

"میں اپنے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتی۔۔۔

بری عادت ہے" وہ مدھم آواز میں بولے تھے لیکن آواز اتنی بھی مدھم نہیں تھی کہ حرمحتشم کی سماعتوں سے نہ ٹکرائے

"بعض بری عادتیں انسان کو تکلیف سے محفوظ رکھتی ہے اور مجھے اپنی عادتوں سے محبت ہے"

اب کے احتشام ملک نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔

اس لڑکی کے پاس ہر بات کا جواب ہے" وہ سوچ کر رہ گیئے۔"

اپنی باقی اچھی عادتیں آپ کو پھر کبھی بتاؤنگی لیکن اس وقت ایک بہت ضروری بات کرنی ہے آپ" "سے

جی کہیئے۔۔۔" وہ پوری طرح متوجہ ہوئے تھے۔"

"میں حفصہ پھپھو صائم اور صبیح کے لیئے اضافی سکیورٹی چاہتی ہوں"

مگر گھر کے باہر اور باقی سب کے ساتھ پہلے ہی ایک ایک گارڈ موجود ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اضافی" سیکیورٹی کی ضرورت آپ کو ہے" وہ ٹھہر ٹھہر کر بولے تھے مبادا حر محتشم کو گراں ہی نہ گزرے۔

آپ کیا چاہتے ہیں یہ اہم نہیں، ضروری یہ کہ میں کیا چاہتی ہوں۔ کل ہی اضافی سکیورٹی کا بندوبست" "ہو جانا چاہیئے

"جیسے آپ مناسب سمجھیں"

دروازے کی دستک پر احتشام ملک نے گردن گھما کر دیکھا تھا۔

حفصہ صاحبہ کہہ رہی ہیں اگر آپ کی مصروفیت ختم ہو گئی ہو تو اُن سے بات کر لیں ضروری کام ہے""
ملازمہ نے حفصہ کا پیغام پہنچایا تھا۔

"میں چلتا ہوں۔ کل سکیورٹی کا انتظام ہو جائے گا"

"حر نے سر ہلایا۔ پھر ملازمہ کی جانب دیکھتی گویا ہوئی "میں خود جا کے مل لیتی ہوں اُن سے تم جاؤ

☆☆☆☆

آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ "فون کان سے لگائے وہ کمرے میں مسلسل دائیں بائیں چکر لگا رہی تھی۔

حفصہ سر ہاتھوں میں گرائے حر سے زیادہ پریشان دیکھائی دیتی تھیں۔

"فون بھی نہیں لگ رہا صبیح کا" اُسنے رک کر کہا پھر مزید بولی "وہ کالج اکیلی گئی تھی؟"

"گل خان ساتھ تھا"

گل خان۔۔ "اُس نے جتانے والے انداز میں حفصہ کو دیکھتے ہوئے کہا"

"صرف گل خان کا ساتھ ہونا کافی نہیں ہے گارڈ کہاں ہے"

"وہ ایک دن کے لیئے اپنے ابائی شہر گیا ہے سب نارمل تھا تو صبیح نے کہا کہ ضرورت نہیں جانے دوں"

آپ دونوں بھی نا۔۔وہ کار کیز اُٹھاتی مڑی تھی۔"

تم کہاں جارہی ہو؟"حفصہ متفکر ہوئیں۔"

.صبیح کو لینے۔۔"وہ عجلت سے کہتی باہر نکلی تھی"

☆☆☆☆

سیاہ لیموزین میں بیٹھا وہ سفر کے تمام ہونے کا منتظر تھا۔

ڈیٹیکٹیو کالنگ "سکرین پر جگمگایا تھا۔"

حزام نے بنا تاخیر کے فون کان سے لگایا

کہو اُبان عبداللہ؟

ایسے ہی کہہ دوں۔۔؟اُسنے اپنے مخصوص شرارتی انداز میں جواب دیا۔

"منہ کھولنے کا کتنا لو کے جلدی بولو۔۔۔"

تم منہ کھولنے کا کتنا دو گے؟"اب وہ حزام داؤد کو تپا رہا تھا۔"

"دانت نکالنا بند کرو ڈیٹیکٹیو۔۔۔"

اُبان کی مسکراہٹ یکدم سمیٹی تھی۔

"آج رات مل لو مجھ سے انفورمیشن مل جائے گی. بہت ضروری معلومات ہیں حرمختشم کے خاص بندے کے بارے میں۔۔۔فون پر نہیں بتا سکتا" وہ چڑ کر بولا۔

حزام نے لبوں پر انگلی پھیری تھی

"ویسے کہنا پڑے گا بہت ہی کوئی اہم بندے کی معلومات مانگی ہے تم نے" اب کے اُبان عبداللہ نے انتہائی سنجیدگی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"ٹھیک ہے، مل لیتے ہیں۔پی اے تمہیں ریستوران کی لوکیشن بھیج دے گا۔"

.حزام نے گہرا پُرسکون سانس لے کر فون ایک طرف رکھا تھا

☆☆☆☆☆

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی وہ آگے موجود ٹریفک کے ہجوم کو دیکھ کر گہری سانس بھرتی شارٹ کٹ کے لیئے اپنے اطراف میں نگاہ دوڑانے لگی

مگر وہ ٹریفک میں بری طرح پھنس چکی تھی۔

سوچوں کا رُخ صبیح سے ہو تارات کے پہر آنے والی نامعلوم فون کال کی جانب گیا تھا, جس کے بارے میں اُسنے اب تک کسی سے کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔

خود کو پُر سکون رکھتے اُسنے گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے ہارن پر ہاتھ رکھ کر ٹریفک پولیس کو اشارہ کیا تھا۔

باوردی ٹریفک آفیسر نے آنکھیں چندھی کر کے گاڑی میں موجود لڑکی کو پہچاننے کی سعی کی تھی۔

پھر یکدم بیلٹ اور سر کی ٹوپی درست کرتا تیزی سے اُسکے قریب آیا۔

میڈم آپ۔۔۔ آپ یہاں؟" بوکھلائے سے انداز میں گردن کو ذرا سا گاڑی کے شیشے کے قریب" کرتا مستفسر ہوا۔

پھر نگاہ گاڑی کے اندر دوڑائی, وہ تنہا تھی۔

آپ یہاں آرام سے کھڑے ٹریفک کے سیلاب کا نظارہ کر رہے ہیں۔ حکومت آپ کو سڑک کے" "کنارے کھڑے ہو کر جمائی لینے کی تنخواہ دیتی ہے؟

میڈم آپ کو تکلیف ہوئی اس کے لیئے معزرت مگر۔۔۔"

"آپ کی معزرت نہیں چاہیئے مجھے روڈ کلیئر کروائیں ابھی۔۔۔"

ایک بار پھر سے معزرت میڈم! مگر جب تک حزام داؤد کی گاڑی یہاں سے گزر نہیں جاتی ٹریفک"
"ایسے ہی بلاک رہے گا۔

حزام داؤد۔۔" بھنویں سکیڑ دوہرایا گیا۔"

"جی میڈم اُنکی گاڑیاں آگے ہیں۔"

عوام آپ کے حزام داؤد کی سرونٹ نہیں ہے جو یہاں دو دو گھنٹے رک کر اُنکی سواری کے منزلِ"
مقصود تک پہنچ جانے کا انتظار کرے۔

روڈ کلیئر کروائیں ابھی۔۔۔" پولیس آفیسر کی جانب دیکھتی غصہ ضبط کرتی بولی۔

میڈم میں ایک حکومتی تنخواہ دار ملازم ہوں اُن سے جا کر یہ سب کیسے کہہ سکتا ہوں, سیکیورٹی ایشوز"
ہیں میں ان معملات میں مداخلت نہیں کر سکتا۔" میں ایک بار پھر آپ سے معافی چاہتا ہوں." اُسکے
لہجے میں ندامت سے زیادہ خوف تھا جو حُر سے مخفی نہیں رہ سکا۔

کچھ کہے بغیر وہ گاڑی سے نیچے اُتری پیشانی سے اوپر بالوں پر ٹکائے سن گلاسسز کو آنکھوں پر کیا" کہاں
"ہے حزام داؤد کی گاڑی۔۔؟

وہ۔۔ میڈم سامنے اُس روڈ پر" ٹریفک آفیسر نے کشادہ سڑک کی جانب اشارہ کیا۔"

سیاہ لیموزین چار گاڑیوں کے درمیان مکمل پروٹوکول سے سست روی سے آگے بڑھ رہی تھی۔

میڈم آپ کہاں۔۔۔"ٹریفک آفیسر کہتے کہتے رکا تھا وہ تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔"

حرمحتشم بھی یہاں ہیں حزام داؤد کے سکیورٹی سربراہ سے کہو گاڑیاں رکوائے"ٹریفک آفیسر نے حد" بندی کے دوسری جانب موجود آہلکار کو وائرلیس پر اطلاع پہچائی تھی۔

یہ تو حرمحتشم ہیں"بس میں جھولتے مسافروں نے سرگوشی کی تھی۔"

ٹریفک میں پھنسے بہت سے لوگوں نے اُسے پہچان لیا تھا۔

اُس کا وہاں موجود ہونا اچھنے کی بات نہیں تھی بلکہ حرمحتشم کا وہاں تنہا ہونا بنا کسی سکیورٹی کے ہر ایک کو حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔

بہت سے لوگوں کے فون کیمرہ آن ہوئے تھے۔

ٹریفک عبور کر کے حد بندی کو توڑتی وہ آگے بڑھی تھی۔

گاڑی کیوں روکی ہے ڈرائیور۔"وہ جس قدر جلدی میں تھا اُتنی ہی تاخیر کا شکار تھا۔"

سر گاڑی میں نے رکوائی ہے, پچھلی گاڑی میں موجود گارڈ نے رکنے کا کہا ہے خطرہ ہے"پی اے نے" ڈرائیور کی مشکل آسان کی۔

خطرہ!"وہ زیرِلب بڑبڑایا"

خطرہ۔۔۔سیاہ آنکھوں میں ناگواری بیدار ہوئی تھی,سائیڈ ویو مرر میں تیزی سے اُنکی گاڑی کی جانب آتی حرمحتشم کا عکس بے حد واضح تھا۔

لیموزین کو کور کرتی پچھلی دو گاڑیوں کے دروازے بیک وقت ایک جھٹکے سے کھلے تھے۔

گارڈ گنز تانے حرمحتشم کے سامنے آئے تھے۔

آگے موجود دو گاڑیوں میں سوار سکیورٹی آفیسرز بھی الرٹ ہوئے تھے۔

حزام داؤد نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔

"گاڈز کو کہو آنے دیں اُسے,دیکھ لیتے ہیں اب کونسا ڈرامہ کری ایٹ کرتی ہے"

لیکن سر۔۔۔"پی اے نے گردن موڑ کر کچھ کہنے کی سعی کی"

"میں نے کہا آنے دو۔۔۔تو آنے دو"

جی سر۔۔"کہتے ہی اُس نے وائرلیس نکالا۔"

گاڈز جس تیزی سے اُس کے سامنے آئے تھے اُسی تیزی سے پیچھے ہٹے تھے۔

وہ اُسی رفتار سے آگے بڑھتی لیموزین کے قریب آئی۔

جی میڈم؟" پی اے گاڑی سے اترتا مستفسر ہوا۔"

"حزام داؤد کہاں ہیں؟"

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟"

"جو پوچھ رہی ہوں اُس کا جواب دو۔۔"

میڈم آپ۔۔۔

"یہاں ہوں۔۔۔"

پی نے مڑ کے اُسے دیکھا تھا وہ گاڑی سے نیچے اُتر رہا تھا۔

ٹریفک پولیس کے اہلکاروں نے کمر سیدھی کی تھی۔

اُنکے پیچھے پھنسی ٹریفک میں موجود افراد اُچھل اُچھل کر اُنہیں دیکھنے کی سعی کر رہے تھے۔

کالج بوائز بس کی چھت پر سوار ہو کر حزام داؤد اور اُسکی سیاہ لیموزین کو دیکھنے کے جتن کر رہے تھے۔

"سر آپ باہر کیوں آئے۔ آپ اندر ہی بیٹھیں میں بات کر لیتا ہوں"

آپ کی پرابلم کیا ہے؟ گاڑی کیوں رکوائی ہے" متانت سے چلتا پی اے کو نظر انداز کرتے وہ حر محتشم" سے محض چند قدم کے فاصلے تھا۔

ٹریفک کیوں رکوائی ہے" اُسنے سوال کے بدلے سوال کیا۔"

وہ مبہم سا مسکرایا" یہ ایک سیاست دان کی گاڑی ہے, عوام اپنی ریاست چلانے والوں کے لئے کچھ دیر "انتظار کرلے گی تو کوئی قیامت نہیں آجائے گی حر محتشم صاحبہ

آپ ملک چلا کر عوام پر کوئی احسان نہیں کرتے حزام داؤد صاحب" ایک ریاست کا فرض ہے اپنے" عوام کو ضروری سفری سہولیات مہیا کرے تاکہ عوام قوانین پر عمل میں مشکل محسوس نہ کرے, لیکن یہاں تو ریاست کے سربراہ ہی عوام کے حقوق سَلب کر رہے ہیں. وہ اُسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھتی مستفسر ہوئی۔

عوام آپ کی غلام نہیں ہے۔۔۔ عوام نے آپ کا انتخاب کیا ہے۔۔۔ عوام آپ کے ماتحت نہیں۔۔۔ "کرسی پر بیٹھ کر خود کو زمینی خدا تصور کرنا چھوڑ دیں۔

آپ بھول رہی ہیں کہ آپ کس سے بات کر رہی ہیں۔" وہ پُرسکون رہنا چاہتا تھا مگر مخالف نے ایسا" ہونے نہیں دیا تھا۔

میں بہت اچھے سے جانتی ہوں کہ میں عوام کے ٹیکسوں پر عیش کرنے والے ایک کرپٹ سیاست "
"دان سے بات کر رہی ہوں, جو اپنے مفاد کے لیئے عوام کو پریشانی سے دوچار کر رہا ہے

شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔۔! آپ ہیں کون مجھے کیریکٹر سرٹیفکیٹ دینے والی۔۔ میری کرادر "
کشی کا حق دیا کس نے آپ کو۔ چار دن نہیں ہوئے سیاست میں آئے اور بنی پھرتی ہیں عوام کی ہمدرد "
غصے کے باعث سفید رنگت میں سرخی گُلی تھی۔

اچھا! اُسنے ابرو اُچکائے۔ "جب آپ خود غرضی دیکھائیں گے تو مجھے ہمدرد بننا پڑے گا۔ ذرا نگاہ پیچھے
کھڑے ہجوم پر ڈالیں۔ وہاں اس وقت دو ایمبولینس ہیں۔۔۔

وہ وہاں دیکھیں اُس طرف. اُسنے ہاتھ سے دوسری سمت اشارہ کیا۔

اُس سکول بس میں چھوٹے بچے ہیں۔ پیچھے کو دیکھنے کی تکلیف کریں تو۔۔۔ اگر آپ کو دقت نہ ہو تو۔۔
وہ گردن گھما کر ایک بار اُسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھتی بولی "وہاں اَن گنت رکشوں میں سواریاں موجود
ہیں, نجی گاڑیوں میں بھی کچھ لوگ سوار ہیں۔ ہو سکتا ہے اُس ٹریفک میں پھنسے لوگوں کا اپنی منزل تک
پہنچنا زیادہ ضروری ہو۔۔۔ شاید زندگی اور موت کی جنگ لڑتے کسی بے بس مریض کا."
", نہیں۔۔۔؟

حزام نے ایک نگاہ ٹریفک کے ہجوم پر ڈالی اور دوسری نگاہ غیر ارادی طور پر کلائی میں موجود بریسلٹ
میں پیوسٹ ایچ کے حرف پر گئی تھی۔

ہمم؟" حر نے سوالیہ ابرو اُچکائے "اگر آپ مجھے اپنی کسی وضاحت سے قائل کر لیتے ہیں تو ٹھیک ہے, میں بھی باقیوں کی طرح خاموشی سے انتظار کر لونگی"

حزام نے نگاہوں کا زاویہ بدلا

سیاست دان کی زندگی کسی عام انسان کی زندگی سے زیادہ قیمتی ہے, کسی عام آدمی کے مرنے سے اتنا نقصان نہیں ہو گا جتنا ایک سیاست دان کے دنیا سے چلے جانے پر ہو گا۔" وہ اتنا خود غرض ہر گز نہیں تھا جتنی سفاکی وہ سامنے کھڑی لڑکی کو ہرانے کے لیئے دیکھا رہا تھا۔

اور زندہ رہنے والے اِس سیاست دان کی چھوٹی سوچ کے دنیا سے رخصت ہو جانے پر عوام کو خسارہ بلکل نہیں ہو گا" اُسنے دوبدو جواب دیا۔

چھوٹی سوچ"۔۔۔ آنکھیں چندھی کیئے وہ حیرت سے مستفسر تھا۔"

حزام داؤد ضبط کے جتنے بھی جتن کر لیتا اُس لڑکی سے ہر ملاقات پر ضبط اور خود پر قابو کھو بیٹھتا تھا۔

وہ سیاسات کی ڈگڑی رکھنے والا ایک سمجھدار سیاست دان تھا جسے باخوبی علم تھا کہ کب, کہاں اور کیسے بات کرنی ہے۔

حزام داؤد کا غصہ اور ضبط اُسکے تابع تھے۔ جذبات میں بھی اپنے دماغ کو کنڑول میں رکھنے والا حزام داؤد حُر محتشم کے سامنے آوٹ آف کنڑول ہو رہا تھا۔

مجھے چھوٹی سوچ کا مالک کہنے والی حر محتشم جسے اپنے باپ تک کی پرواہ نہیں تھی جو سیاست کی نفرت میں اپنے باپ کو چھوڑ کر نیویارک چلی گئ۔ جسکی ماں نے پیدا ہونے پر اُسکی شکل تک دیکھنا گوارا نہ کی ۔۔۔ کیونکہ وہ اپنے شوہر کی پہلی اولا۔۔۔ بلکہ۔۔۔

وہ لمحے بھر کے لیئے رکا

حُر کی آنکھوں میں تحیر اُبھرا

حزام داؤد کے لبوں پر مخالف کو راکھ کر دینے والی استہزائیہ مسکراہٹ تھی۔

بلکہ کہنے والے تو کہتے ہیں کہ کیا پتہ چھوڑ کے جانے والی "فریال اقبال" محتشم کمال کی بیوی بھی تھی یا" صرف حُر محتشم کی ماں۔۔۔

شٹ یور ماؤتھ مسٹر حزام۔۔۔ "غصے کے باعث اُسکا تنفس تیز ہوا تھا,ضبط کی شدت کے باعث" آنکھیں سرخ

میری نجی زندگی کے بارے میں ایک اور لفظ کہا تو واقعی بھول جاؤنگی کہ میرے سامنے ملک کا لیڈر" کھڑا ہے۔اپنی زبان کو قابو میں رکھیں ورنہ میں اپنا ہاتھ قابو میں نہیں رکھ سکوں گی۔۔۔

پھر کرتے رہیئے گا میڈیا کے سامنے خود کو جسٹی فائی کہ عوام کے سامنے حُر محتشم نے تھپڑ کیوں مارا آپ .کو۔اُسنے تنبیہ کی

حزام کو وہ الفاظ تھپڑ کی مانند ہی لگے تھے۔

میں ایک بار نہیں بار بار کہو نگی کہ آپ چھوٹی سوچ کے مالک ایک انتہائی چھوٹے انسان ہیں جس کی" نگاہ میں انسانی جان ایک بے وقعت شے ہے۔۔۔۔اگر واقعی ایمبولینس میں موجود اُس شخص کو کچھ ہوا "اُسکے ذمہ دار آپ ہونگے۔

حزام نے نگاہ اُسکے چہرے پر کی تھی اُسکا چہرہ بے تاثر تھا۔

سر میں۔۔۔پی اے نے کچھ بولنے کی کوشش کی تھی مگر الفاظ حزام کا اُٹھا ہاتھ دیکھ کر ساکت ہوئے تھے,اُسنے خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔

حر نے بھی ایک نگاہ اُس پر ڈالی اور حزام داؤد اُسکی نگاہوں میں اپنے لیئے نفرت صاف دکھائی دی تھی۔

وہ مزید کچھ کہے بنا پلٹی تھی۔

حزام لیموزین میں سوار ہوا گہرا سانس لینے کے بعد پی کو دیکھا" آج کے بعد میرے لیئے ٹریفک بند "کروانے کی ضرورت نہیں, گاڑی نکلواؤ یہاں سے اور ٹریفک کی آمدورفت بحال کرواؤ

.جی سر۔۔"اُسکا انداز ایسا تھا وہ مزید کچھ بول نہیں تھا حکم کی تکمیل میں ہی عافیت تھی"

☆☆☆☆

وہ دونوں پرنسپل روم میں آمنے سامنے بیٹھے ایک دوسرے کو تیکھی نگاہ سے دیکھ رہے تھے, صاف ظاہر تھا کہ پرنسپل کی آدھے گھنٹے کی تقریر نے اُن پر کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ پرنسپل نے اُن دونوں کے سیاسی فیملی بیک گراؤنڈ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پُر سکون رہ کر اُنہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر دونوں سمجھنے کے لیئے تیار نہیں تھے۔

"سر اس سب میں ساری غلطی اس لڑکی کی ہے اس نے ہمارے بینرز زمین پر پھینکے سب کے سامنے بدتمیزی کی" جاذب داؤد نے اپنا دفاع کیا۔

"سر یہ لڑکا بلکل جھوٹ بول رہا ہے۔ اس نے ہی کالج کو جنگ کا میدان بنایا ہوا تھا۔ اگر وہ سارے لوگو اِنکی پارٹی تک ہی محدود رہتے تو مجھے مسئلہ نہیں تھا لیکن اپنی فضول سی کمپین میں انہوں نے حُر محتشم اور کمال فیملی کا نام کیوں گھسیٹا۔۔۔ اگر کوئی بھی شخص میرے یا میری فیملی کے بارے غلط انداز میں بات کرے گا تو بلکل برداشت نہیں کرونگی۔"

"اب دونوں خاموش ہو جائیں پلیز۔۔۔" پرنسپل صاحب اب زچ ہو چکے تھے۔ "میں نے حر محتشم اور حزام داؤد کو یہاں بلوایا ہے اُن کے آنے تک آپ دونوں خاموش رہیں گے۔۔ بلکل چپ۔"

جاذب نے اُسے گھوری سے نوازا تھا صبیح نے اُسے نظر انداز کرتے چہرہ دوسری جانب کیا تھا۔

پانچ منٹ بعد گلاس دوڑ کھُلا تھا حزام داؤد اپنی تمام تر وجاہت لیئے پرنسپل آفس میں داخل ہوا تھا۔

جاذب اُسے اندر داخل ہوتا دیکھ کر پُر سکون ہوا تھا۔

اُسکے اندر داخل ہوتے ہی پرنسپل اپنی نشست چھوڑتا کھڑا ہوا "ویلکم سر اینڈ سوری ٹو ڈسٹرب یو۔

حزام داؤد نے سر ہلا کر پرنسپل کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما تھا۔

پلیز سر ہیو اے سیٹ" کہتے ہی اُسنے پیچھے کھڑے ورکر کو اشارہ کیا تو اُسنے کرسی آگے کھینچی۔"

جی کہیئے پرنسپل صاحب ایسا کونسا طوفان برپا ہوا تھا جو میرا یہاں آنا اشد ضروری تھا۔ کرسی پر بیٹھے ہی وہ متسفسر ہوا۔

حُر کی باتیں اُسکے ذہن میں ابھی تک گردش کر رہی تھی وہ چاہ کر بھی خود کو پُر سکون نہیں کر پا رہا تھا۔

میں بہت شرمندہ ہوں کہ آپ کو تکلیف دی مگر یہی ضروری تھا۔ پرنسپل نے عینک درست کرتے" وضاحت دی پھر مزید بولے

"یہ صبیح اکبر ہیں, محتشم کمال کی نواسی اور حر محتشم کی بھانجی۔ یہ بھی ہمارے ہی کیمپس میں پڑھتی ہیں"

حزام نے ایک سرسری نگاہ اپنے بائیں جانب کرسی پر بیٹھی لڑکی پر ڈالی تھی جبکہ صبیح اکبر نے نگاہ اُٹھا کر حزام داؤد کی جانب دیکھنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ وہ بغیر کسی تاثر کے اُسی پوزیشن میں بیٹھی رہی جیسے حزام کے آنے سے پہلی تھی۔

تو۔۔۔؟"حزام کو پرنسپل کی تعارفی جملے پسند نہیں آئے تھے۔"

جی سر۔۔۔"پرنسپل نے نا سمجھی سے حزام داؤڈ کو تھا۔"

آپ نے حر محتشم کی فیملی سے میرا تعارف کروانے کے لیئے یہاں بلایا ہے مجھے یا پھر یہ بتانے کے لیئے"
کہ "یہ" بھی آپ کے کیمپس میں پڑھتی ہیں۔اُسنے بنا دیکھے صبیح کی جانب اشارہ کیا تھا۔

انہوں نے یہاں آپ کے بھتیجے کی غنڈہ گری کے عظیم کارنامے آپ کے سامنے پیش کرنے کے"
"لیئے آپ کو یہاں بلایا ہے"ہیں ناں پرنسپل صاحب؟

حزام داؤد کے سوال کا جواب اندر داخل ہوتی حر محتشم نے دیا تھا۔

پرنسپل اُسکے احترام میں کھڑے ہوئے تھے۔

بیٹھیں پلیز۔۔۔"حر کو اپنے لیئے اُنکا یوں کھڑے ہونا پسند نہیں آیا تھا۔"

حزام داؤد کے لیئے حر محتشم کی آمد غیر متوقع تھی کچھ دیر پہلے ہونے والی بحث کے بعد وہ حر محتشم کو
دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔مگر ہر بار وہ نہیں ہوتا جو آپ چاہتے ہیں۔

حزام داؤد کے لیئے یہ ایک بدترین دن ثابت ہوا تھا۔

پرنسپل کے بیٹھتے ہی وہ بھی معدوم سا مسکراتی حزام سے کچھ فاصلے پر موجود کرسی پر براجمان ہوئی۔

آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ یہ محترمہ بھی یہاں آئیں گی" وہ چاہتے ہوئے بھی خود کو روک"
نہیں سکا تھا۔

پلیز مسٹر حزام۔۔۔" کچھ دیر کے لیئے اپنی ایگو اور سیاست دونوں کو ایک طرف رکھ کر صرف اپنے"
" بھتیجے کے چاچو بن کر سن لے گے تو آپ کی شان میں کمی نہیں آجائے گی۔

آپ مجھے مت سکھائیں کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔" اُسنے یکدم اپنا رُخ حُر کی جانب کیا تھا۔"

" آپ کو بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے اس لیئے سکھا رہی ہوں۔۔۔"

پرنسپل نے بے بسی سے دونوں کو دیکھا تھا۔ وہ مسئلہ سلجھانے آئے تھے یا بڑھانے۔

سر آپ دونوں کو یہاں میں نے بلایا ہے" پرنسپل نے مداخلت کی۔"

دراصل جاذب داؤد باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ مل کر اپنی پارٹی کی کمپین کر رہے تھے جبھی صبیح اکبر نے"
"اُنہیں وہاں دیکھا اور بات بڑھتی چلی گئی۔

ہمم! تو اب آپ کیا چاہتے ہیں؟" دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کرتا وہ قدرے پُرسکون
انداز میں گویا ہوا۔

ہم ایک تعلیمی ادارے کو سیاسی جنگ کا میدان نہیں بنانا چاہتے۔ اسطرح تو کالج دو جماعتوں میں تقسیم"
ہو کر رہ جائے گا۔

ہم کالج کے ماحول کو پُر امن رکھنا چاہتے ہیں میڈم. پرنسپل نے اب کے حر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اگر کالج میں آئے روز مارا ماری اور دھنگے فساد ہوتے رہے تو نا صرف کالج کی ساکھ خراب ہو گی بلکہ جانی نقصان بھی ہو گا,اور میڈیا اس میں جلتی پر تیل کا کام کرنے سے باز نہیں آنے والا۔

آج بھی کیمپس کے باہر میڈیا جمع تھا۔ کسی سٹوڈنٹ نے صبیح اکبر اور جاذب داؤد کے جھگڑے کی ویڈیو میڈیا تک پینچا دی اس لیئے وہ سب یہاں آ پہنچے,ورنہ آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا." پرنسپل نے مشکل سے ہی مگر ہمت کر کے اُن دونوں کے سامنے اپنی پریشانی ظاہر کی تھی۔

حر نے نگاہوں میں خفگی لیئے صبیح کی جانب دیکھا۔

میری کوئی غلطی نہیں تھی" جاذب کی جانب دیکھتے اُسنے بلند آواز میں کہا تھا۔"

دیکھا چاچو اِسے۔۔۔یہ لڑکی اب بھی اپنی غلطی نہیں مان رہی جبکہ جھگڑا اِس نے شروع کیا تھا۔ میں تو" جانتا تک نہیں تھی کہ حر محتشم کی کوئی بھانجی میرے ہی کیمپس میں پڑھتی ہے۔" بدلتے میں وہ بھی آنکھیں دکھاتے ہوئے مستفسر ہوا۔

پرنسپل نے اپنا سر تھاما تھا" اُن دونوں کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو پرنسپل اُنہیں کالج سے نکال چکا ہوتا" مگر اُسکے سامنے دو سیاسی خاندانوں سے تعلق رکھنے ضدی سٹوڈنٹس بیٹھے تھے اور دونوں میں سے کوئی بھی اپنی غلطی ماننے کو تیار نہیں تھا۔

جب سامنے پیسہ اور پاور دونوں ہوں تو مخالف حق پر ہوتے ہوئے خاموش اور بے بس ہو جاتا ہے جیسے اس وقت شہر کے سب مہنگے اور اعلی پائے کے کالج کا سربراہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

تم اب ایک لفظ اور نہیں کہو گے جاذب" حزام داؤد نے انگلی اُٹھا کر اُسے تنبیہ کی تو وہ جو مزید کچھ کہنے لگا یکدم خاموش ہوا۔

آپ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کالج کی فضا کو ایسی سیاسی سرگرمیوں سے پاک ہونا چاہیئے۔ جاذب کی" طرف سے دوبارہ ایسی حرکت نہیں ہو گی" حزام نے پرنسپل کو یقین دلایا تھا۔

"ٹھیک ہے اگر یہ اپنی حد میں رہے گا تو میں بھی خاموش رہوں گی۔"

صبیح کے کہنے پر حزام نے نگاہ اُٹھا کر اُس چھوٹی لڑکی کو دیکھا تھا,اُس وقت صبیح اکبر اُسے حُرمحتشم کا عکس دکھائی دی تھی۔

بلکل اپنی خالہ پر گئی ہے" وہ سوچ کر رہ گیا۔"

صبیح اب بس کرو۔۔" حر نے تمام قصے میں پہلی بار اُسے ٹوکا تھا۔"

لیکن حُریہ آپ کو۔۔۔"میں نے کہابس۔۔۔" آواز دھیمی تھی مگر لہجہ سخت تھا۔"

صبیح نے رخ دوسری جانب کیا تھا۔ یہ پہلی بار تھا جب حُر نے اُس سے اس انداز میں بات کی تھی۔

صبیح نے خشمگین نگاہوں سے جاذب داؤد کو دیکھا تھا جس کی وجہ سے حُر پہلی بار اُس سے خفا دکھائی دے رہی تھی۔

.جاذب کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی

سوری سر نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہو گا" جاذب نے چہرے پر معصومیت سجاتے ہوئے کہا۔"

پرنسپل کا سر اثبات میں ہلا تھا۔

صبیح کی طرف سے آپ کو یا کیمپس کو کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔" حر صبیح کی جانب دیکھتی مستفسر" ہوئی جواب نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

"معاملہ حل ہوتے ہی حزام داؤد نے کرسی چھوڑی تھی" مجھے نکلنا ہے

پرنسپل بھی کرسی چھوڑتے کھڑے ہوئے۔ ہم آپ کے لیئے پریشانی کا باعث بنے اسکے لئے ایک مرتبہ پھر سے معزرت چاہتا ہوں اور ساتھ ہی آپ کا مشکور بھی ہوں کہ آپ نے اپنی مصروفیت سے میرے کہنے پر وقت نکالا۔

ٹھیک ہے" اُسنے دھیرے سے ہاتھ اُٹھا کر مدھم لہجے میں کہا اور باہر نکل گیا۔"

جاذب اُسکے پیچھے آیا تھا مگر وہ دو گاڈز اور پی اے کے ہمراہ تیزی سے چلتا جا رہا تھا۔

چاچو! اُسنے تقریباً دوڑتے ہوئے حزام تک پہنچنے کی کوشش کی۔

چاچو!.. گارڈ کو ایک طرف کرتا وہ بلکل اُسکی پشت کے نزدیک تھا۔

"حزام بنا پلٹے رکا تھا" مجھے وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے

"لیکن میں دینا چاہتا ہوں"

سیاہ ٹی شرٹ کے اوپر ہلکے نیلے رنگ کی جینز کی جیکٹ اور ڈراک بلیو جینز پہنے لاابالی سا جاذب حزام داؤد کے روبرو آیا۔

"برہان یہ کام خود کرلے گا اور اس بار تمہارے باپ سے تمہیں بچانے میں نہیں آؤنگا"

برہان کے نام پر جاذب کا حلق خشک ہوا تھا

میری کوئی غلطی نہیں ہے چاچو! سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ لڑائی اُسنے شروع کی میری جیکٹ بھی زمین پر پھینکی اور وہ سارے بینرز بھی۔۔۔

"میں اس وقت تمہاری وضاحتیں نہیں سن سکتا اور بھی کام ہیں"

تو واپس آ کے سن لینا۔۔"وہ بے چارگی سے بولا۔"

ٹھیک ہے ابھی گھر جاؤ رات کو ملتے ہیں" کہتے ہی وہ گاڑی کی طرف بڑھنے لگا اور جاذب داؤد نے اُسے" دور جاتے دیکھا تھا۔

☆☆☆☆

ناظرین ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے جو مناظر دیکھے وہ صبیح اکبر اور جاذب داؤد کے جھگڑے کے مناظر تھے۔

جی ہاں صبیح اکبر اور کوئی نہیں بلکہ مشہور سیاست دان محتشم کمال کی نواسی ہیں اور جاذب داؤد برہان داؤد کے اکلوتے صاحبزادے۔

دونوں ایک ہی ادارے سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

کالج کے مین کیمپس میں اُن دونوں کے درمیاں سیاسی بحث و مباحثہ ہوا اور بات بڑھتے بڑھتے ہاتھا پائی تک جا پہنچی۔۔۔

صبیح نے غصے سے ایل ڈی کی آواز بند کی۔

" ہاتھا پائی۔۔۔کتنا جھوٹ بولتے ہیں یہ میڈیا والے"

☆☆☆☆☆

لگتا ہے اب اہلِ سیاست کا کام ریاست کے معاملات چلانا نہیں رہا اور نہ ہی اس طرف کوئی توجہ ہے اب سیاست کرسی اور اقتدار کے لیئے ایک دوڑ ہے اہلِ سیاست کا کام دشنام طرازی, ایک دوسرے کی عزت کو پامال کرنا, مخالف جماعتوں کے کارکنان کی ذاتیات پر بات کرنا, جھوٹے وعدے کر کے ووٹ بٹورنا اور منصنب کے ناجائز استعمال تک محدد ہے۔

پارلیمنٹ آئے روز مچھلی بازار بنی ہوتی ہے دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اہلِ سیاست دانشور نہیں بلکہ جہلا کا ایک ٹولا ہے جو باہم لڑائی جھگڑے میں مصروف پارلیمنٹ اور قانون کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔

مگر ناظرین یہ جھگڑے محض پارلیمنٹ تک محدود نہیں رہے سڑکوں پر آ گیئے ہیں۔

جی ہاں! آپ سب جانتے ہیں کہ دو بڑی سیاسی جماعتیوں کے چیئرپرسن حر محتشم اور حزام داؤد ایک دوسرے سے کم نہیں۔ جو جھگڑا پارلیمنٹ تک محدود تھا وہ اب روڈ تک آ گیا ہے۔

آپ فوٹیج کے یہ مناظر دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ یہ کوئی اور نہیں بلکہ حر محتشم اور حزام داؤد ہیں۔ ذرائع کے مطابق اُن دونوں کے مابین ٹریفک کے معاملات کو لے کر خاصی بحث ہوئی۔

حزام داؤد نے بحث کے دوران محتشم کمال کی سکینڈوائف فریال اقبال کا نام بھی لیا جس پر حُر محتشم برہم ہوئیں۔

حرمحتشم نے حزام داؤد کو ٹریفک کے قوانین ازبر کروائیں, جن کو عوام پر لاگو کرتے وہ خود کے لیئے "بھلا بیٹھے تھے۔

نیم اندھیرے کمرے میں نیورا اینکر کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ سر دونوں ہاتھوں پر گرائے پاپ کارن سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

تبھی کسی کے ایل ای ڈی بند کرنے پر کمرے میں یکدم مکمل اندھیرا چھایا۔ پاپ کارن چباتا منہ رکا تھا۔

پورا دن ایک ہی شکل دیکھ کر تنگ آگیا ہوں" وہ صوفے پر اُبان عبداللہ کے قریب بیٹھتا مستفسر ہوا۔"

اور میں تمہارے انتظار میں اپنے گھر کا آدھا راشن کھا گیا ہوں" اُبان نے منہ بناتے ٹی وی پھر سے آن" کیا تو کمرے میں وہی مدھم روشنی پھیل گئی۔

اُسنے گردن گھما کر حزام داؤد کو دیکھا جو سر صوفے کی پشت سے ٹِکائے آنکھیں موند چکا تھا۔

یہ سب کیا چل رہا ہے؟" اُبان نے ایک بار پاپ کارن کھانے شروع کیئے تھے۔"

آواز بند کرو یار نفرت ہو رہی ہے مجھے اس لڑکی سے۔۔۔" وہ بے زار ہوا تھا۔" پورا دن اِسکی شکل" دیکھی ہے اب ٹی وی پہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ دردِ سر بن گئی ہے یہ لڑکی۔" خیر تم نے کہا تھا ضروری معلومات دینی ہیں۔

خاص معلومات کہو۔۔۔" اُسنے رازدارنہ انداز میں سرگوشی کی۔"

بتاؤ۔۔"وہ سیدھا ہو تا مکمل طور اُسکی جانب متوجہ ہوا۔"

"اتنی اہم معلومات کے بدلے مجھے کیا ملے گا؟"

"حزام نے اُسے خوانخوار نگاہوں سے دیکھا تھا"رشوت خور۔۔

کیا کہا۔۔۔؟

"بلیک میلر اور رشوت خور کہا ہے تمہیں, جو دوست کو بھی نہیں چھوڑتا۔"

دوستی اپنی جگہ اور کام اپنی جگہ۔۔ ہمم"اُبان نے ابرو اُچکاتے کہا۔"

ٹھیک ہے جو کہو گے مل جائے گا مگر پہلے بتاؤ تو سہی کہ کیا معلوم ہوا اور وہ چیری ہے کون جو حرمحتشم" کے بے حد قریب ہے"کوئی ایجنٹ ہے, قریبی دوست یا اُنکے گھر کا کوئی ایسا فرد جسے باقی کوئی نہیں جانتا؟

بتادوں۔۔"وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا لاپرواہی سے بولا۔"

تم بتا رہے ہو یا۔۔۔"حزام نے اُسے گھورا تھا۔"

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم اُسکے بارے میں جاننا کیوں چاہتے ہو؟"

"دشمن کا ویک پوائنٹ ہاتھ میں ہو تو اُسے زیر کرنا آسان ہو جاتا ہے"

ہمم!اُبان نے اُسے خفگی سے دیکھا"چالباز سیاست دان۔۔۔مجھے ایسے محسوس ہو رہا ہو جیسے میرے"
"سامنے اس وقت برہان داؤد ہو حزام نہیں

"مجھے گلٹی فیل کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وقت برباد مت کرو اور جلدی بولو۔

"تو تم گلٹی ہو؟

"ہر گز نہیں۔۔۔حر محتشم کے لیئے گِلٹی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

"ٹھیک ہے مگر چیری کے بارے میں جان کر تمہیں زیادہ خوشی نہیں ہو گی"

اُبان۔۔۔"وہ غصے سے بولا"

بتا رہا ہوں۔۔۔ریلیکس"تو جو چیری ہے وہ ایک پیاری معصوم سی پالتو بلی ہے"کہتے ہی اُسکا قہقہہ بلند"
ہوا تھا جسے وہ کافی دیر سے روکنے کی سعی کر رہا تھا۔

.حزام داؤد نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا

"اگر یہ مذاق تھا تو سوچ لو یہ تمہارا آخری مذاق ہو گا بے کارڈیٹیکٹیو"

مذاق نہیں کر رہا یار۔۔۔وہ واقعی حُر محتشم کی پالتو بلی ہے سفید فر اور نیلی آنکھوں والی خوبصورت بلی۔
یقین نہیں آرہا تو خود دیکھ لو۔

کہتے ہی اُسنے لیپ ٹاپ کی سکرین کا رُخ حزام کی جانب کیا پھر کچھ تصاویر نکالیں

سکرین پر حر محتشم کے ساتھ اُسکی "چیری" تھی

ایک کے بعد ایک کئی تصاویر اُسکی نگاہوں کے سامنے سے گزر رہی تھیں

"تو یہی ہے اہم کردار جس کی بنا پر تم حر محتشم کی سیاست ختم کرنا چاہ رہے تھے۔ "چیری۔۔"

کہتے ہی وہ ایک بار پھر سے ہنسنے لگا تھا۔

حزام داؤد کو اُسکی ہنسی زہر لگی تھی

مائی لو۔۔ "چہہ۔۔ کوئی بلی کے ساتھ بھی ایسی تصویر لے سکتا ہے۔"

حزام جسے جانوروں خصوصاً بلیوں سے الرجی تھی حر کی بلی کے ساتھ محبت بھری تصاویر دیکھ کر وہ عجیب سی وحشت میں مبتلا تھا۔

حزام داؤد جو بچپن سے ہی "آئیلورو فوبیا" (بلیوں کو دیکھ کر خوف میں مبتلا ہونا, بلیوں کا فوبیا) میں مبتلا" تھا اپنے سامنے بلی کی تصویر دیکھ کر اینزائٹی میں مبتلا ہوا تھا, یکدم سر میں درد کی لہر اُٹھی تھی۔ وہ سر تھامے واش کی جانب بھاگا تھا۔

حزام کی حالت اُبان کے لیئے ناقابلِ فہم تھی۔ اچانک ایسا کیا ہوا جو حزام داؤد کی حالت غیر ہوئی تھی۔

قے کرنے کے بعد اُسنے پانی کے چھینٹے منہ پر مارے اور ذرا سمبھلنے پر باہر آیا۔

"کیا ہوا تھا تمہیں؟ طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تمہاری"

اب ٹھیک ہوں۔۔" وہ مدھم لہجے میں کہتا صوفے پر ڈھے گیا۔ "بند کرواِسے "لیپ ٹاپ سکرین" سے نظریں ہٹاتا وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا تھا۔

اس میں ایسا کیا ہے جو۔۔۔"

"اس حرمحتشم ہے اور اُس کی وہ۔۔۔ وہ بلی۔۔۔"

تو؟

اُبان نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا تھا

مجھے آئیلورو فوبیا ہے۔ میں بلیوں کو دیکھ نہیں سکتا نا ہی اُنکی آواز سن سکتا اور بلیوں کے بارے سوچنے کا" "تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اُبان نے پھرتی سے لیپ ٹاپ بند کیا اور سر تا پیر اُسے گھورا۔ "تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تمہیں اس "قسم کا کوئی فوبیا ہے۔۔

پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا شاید اس لیئے۔۔۔اور یہ حر محتشم اس کے شوق بھی نرالے ہیں۔۔۔کوئی بلیوں"
"سے محبت کیسے کر سکتا ہے

فوبیا تمہیں ہے اُسے نہیں" اُبان نے ہنستے ہوئے کہا۔'

" کسی کام کے آدمی نہیں ہو تم۔۔ایک چھوٹا سا کام دیا تھا وہ بھی نہیں ہوا تم سے۔۔۔"

ہیں۔۔۔کیا کہا! تم نے مجھے چیری کے بارے معلومات اکھٹی کرنے کو کہا اور میں نے محض دو دن میں" پروف کے ساتھ چیری سے متعلق ساری انفورمیشن دی تمہیں۔۔۔اب چیری انسان کے بجائے ایک چھوٹی سی بلی نکلی تو اس میں میرا کیا قصور" اُبان کو تو جیسے صدمہ ہوا تھا۔

.بھاڑ میں جاؤ تم تمہاری یہ انفارمیشن" وہ اُس پر دو حرف بھیجتا اپنا کوٹ اُٹھاتا باہر کی جانب بڑھنے لگا تھا"

☆☆☆☆

حر! وہ بے حد آہستگی سے کمرے میں داخل ہوتی اُسکے نزدیک کھڑی مدھم لہجے میں بولی تھی۔

ہمم! لیپ ٹاپ سکرین سے نگاہ اُٹھائے بنا ہی اُسنے خفگی سے "ہمم" کہا تھا۔

ناراض ہیں؟ وہ اب اُسکے قریب بیٹھی ہوئی بولی۔

"ہاں بہت"

مگر کیوں؟ غلط حرکت اُس نے کی۔ اُس نے سب کے سامنے آپ کو برا بھلا کہا. اُسنے کہا حر محتشم اپنے" باپ کی موت کیش کروا رہی ہے، ہمدردیاں بٹور رہی ہے سب کی۔

مجھ سے برداشت نہیں ہوا بس۔ اُسے خاموش دیکھ صبیح نے توقف سے کہا۔

لوگ بہت کچھ کہہ رہے ہیں صبیح تم کس کس کا منہ توڑو گی اور کب تک۔۔۔"

لوگ ہمارے بارے میں کیا کہتے ہیں اگر ہم یہی سوچتے رہے تو کچھ کر نہیں سکیں گے اور میں اس ملک" کے لیئے بہت کچھ کرنا چاہتی ہوں

"آپ کی اِسی خاموشی پر لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ حر محتشم یہ سب اقتدار کے لیئے کر رہی ہے۔"

"مگر میں جانتی ہوں کہ میں سب اقتدار کے لیئے نہیں کر رہی تم جانتی ہو حفصہ امی جانتی ہیں کافی ہے"

کافی نہیں ہے۔ ہماری ریپوٹیشن خراب ہو رہی ہے۔ آئے روز میڈیا والے بکواس کر رہے ہیں" "ہمارے خلاف۔۔۔ اپوزیشن ہمیں حلق کا کانٹا سمجھ رہی ہے اور آپ ریلیکس ہیں

میڈیا اور اپوزیشن کی باتوں کو سر پر سوار کر لو نگی تو اپنے کام پر فوکس نہیں کر سکوں گی۔ میرے" نزدیک اُنکی باتیں اہمیت نہیں رکھتی، اس لیئے خاموش ہوں" اُسنے اب تک نگاہ اُٹھا کر صبیح کو نہیں دیکھا تھا وہ کام میں مصروف ہونے کے باوجود اُسکے ہر سوال کا جواب دے رہی تھی۔

کیا ایسا نہیں ہو سکتا حر کہ آپ اس سب سے پیچھے ہٹ جائیں۔ اس سیاست سے خود کو دور کر لیں۔ ہم "
"عام لوگوں کی طرح پُر سکون زندگی گزاریں جس میں مزید کسی کو کھو دینے کا خوف شامل نہ ہو۔

پیچھے ہٹ جاؤں؟" اب کے اُسنے نگاہ اُٹھا کر صبیح کو دیکھا تھا۔ "عام انسانوں کی طرح لائف انجوائے "
کروں یہ سوچ کر کہ میرے پاس تو سب کچھ ہے یہ عوام جائیں بھاڑ میں۔۔۔ کوئی کرپٹ سیاست دان
اگر ملک کو کھوکھلا کر رہا ہے تو کر دے۔

آزادی حاصل کرنے کے اتنے سال بعد بھی اگر ہم پستی اور ملکی بحران کا شکار ہے تو میں کیا کروں۔ میں
ڈر جاؤں اور پیچھے ہٹ جاؤں۔ اپنی آنکھوں کے سامنے سب ڈوبتا دیکھوں اور پھر اپنی فیملی کے ساتھ
ڈنر کرتے ہوئے کسی بے کار سے اینکر پرسن کا ٹاک شو دیکھ کر یہ تبصرہ کروں کہ "پاکستان میں کچھ نہیں
رکھا، یہاں کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ اس ملک میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں" میں ٹی وی روم میں ٹی
وی کے سامنے صوفے پر بیٹھ کر کافی سے لطف اندوز ہو کے ملکی سیاست اور عوام کی بدحالی پر افسوس
نہیں کر سکتی۔ سسٹم کو ٹھیک کرنے کے لیئے سسٹم کا حصہ بننا پڑتا ہے صبیح! اور جب میرے پاس یہ
"سب کرنے کا موقع ہے تو کیوں ہٹوں پیچھے۔

"پریٹیکل ہو کے سوچیں حر! محض ایک انسان اس تباہ حال سسٹم کو ٹھیک نہیں کر سکتا۔"

"کوشش تو کی جا سکتی ہے ناں"

"نانا ٹھیک کہتے تھے حر ضدی ہے۔۔۔ ضد میں نفع و نقصان بھلا بیٹھتی ہے"

کچھ دیر اُنکے مابین گہری خاموش حائل رہی تھی صبیح شاکی نگاہوں سے حر کو دیکھتی رہی، پھر بولی

"تو پھر آپ نہیں مانیں گی؟"

نہیں" حر نے فوراً سے نفی میں سر ہلایا تھا۔"

کل الیکشن کی کیمپین کے لیئے کراچی جائیں گی؟" وہ خفا خفا سے لہجے میں پوچھ رہی تھی

". بلکل جاؤنگی پارٹی کے سب لوگ تیار ہیں"

اور اگر کل وہاں کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟" اُسکی آنکھوں میں خوف واضح تھا جو حر سے مخفی نہ رہ سکا۔ "

تم نے ڈرنا کہاں سے سیکھ لیا صبیح۔ میں نے تو تمہیں کبھی خوف زدہ ہونا نہیں سکھایا" وہ ہر چیز ایک" طرف کرتی مکمل طور پر صبیح کی جانب متوجہ ہوتی بولی تھی۔

ہاں! آپ نے مجھے ڈرنا نہیں سکھایا لیکن پھر بھی آج میں خوف زدہ ہوں۔۔۔ بہت زیادہ خوف زدہ" ہوں حر۔۔۔

کیونکہ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ نانا کی ڈیتھ نیچرل نہیں تھی، اُنکی موت کو پوری طرح سے طبعی موت میں بدلنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اُس رات وہ بلکل ٹھیک تھے، آپ کے واپس آجانے پر بہت خوش تھے، اُنکی تمام تر گفتگو کا محور آپ کی ذات تھی۔ میں نے اور نانا نے اُس رات کافی دیر تک باتیں کیں تھی۔

"پھر اگلے دن اچانک ایسا کیا ہوا جو وہ خود اپنے پیروں پر گھر واپس نہیں آئے۔

حر نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا اور پھر فوراً ہی اپنے تاثرات تبدیل کیئے تھے۔

میڈیا نے یونہی بات اُچھالنے کی کوشش کی تھی تاکہ ہم اصل مقصد سے ہٹ جائیں"۔اُسنے بات" بنانے کی سعی کی۔

ہونہہ!میڈیا نے معاملہ اُچھالنے کی نہیں بلکہ نانا کے قتل کو دبانے کی کوشش کی ہے۔انفیکٹ میڈیا" کی زبان بند کی گئی ہے۔

تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو صبیح"اُسنے ٹالا تھا۔"

"نہیں!بلکہ آپ مجھے ٹالنے کی کوشش کر رہی ہیں۔"

ایسا کچھ نہیں ہے۔"حر نے لفظوں پر زور دیا۔"

ایسا ہی ہے۔۔۔اور اگر ایسا نہیں ہے تو وہ نیوز رپوٹر اچانک کہاں غائب ہو گئ جس نے خفیہ ذرائع سے موصول ہونے والی اس خبر کو سب سے پہلے نشر کیا تھا۔جس نیوز اینکر کی پورا میڈیا تائید کر رہا تھا پھر اچانک ایسا کیا ہو گیا جو سب اُس خبر کو جعلی نیوز کہہ کر تردید کرنے لگے۔

شہر کا سب سے بڑا ڈاکٹر جس نے نانا کی رپوٹ کی تصدیق کی تھی یہ کہہ کر کہ "محتشم کمال کو شدید دل کا دورا پڑا اور حرکتِ قلب کے بند ہو جانے کے باعث وہ ایکسپائر ہوئے۔۔۔" جبکہ ہم سب جانتے ہیں کہ نانا کو کبھی دل کی کوئی بیماری نہیں رہی وہ ہر ماہ اپنا مکمل میڈیکل چیک اپ کرواتے تھے۔

اور آپ جانتی ہیں کہ اب وہ ڈاکٹر کہاں ہے۔۔؟

راتوں رات یو کے شفٹ ہو گیا اور وہاں کے میڈیکل سنٹر میں بطور سرجن کام کر رہا ہے۔ اور اُس نیوز اینکر کا کچھ پتہ نہیں" حر نے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"صبیح پل بھر کے لیئے سکتے میں آئی تھی۔ اُسنے حیرت سے حر کو دیکھا تھا۔ "یعنی آپ سب جانتی ہیں؟

ہاں سب جانتی ہوں لیکن اس وقت میرا خاموش رہنا بے حد ضروری ہے۔ اور تم بھی خاموش رہو گی" "صبیح۔ کسی سے کچھ نہیں کہو گی حفصہ امی سے بھی نہیں۔

لیکن کیوں؟" نانا کا قتل ہوا ہے بے حد سفاکی سے۔۔۔ اور آپ کہہ رہی چپ ہو جاؤ۔ ہم میڈیا کو" "پروف دے کر کیس اوپن کروا سکتے ہیں۔

"ابھی اس سب کے لیئے مناسب وقت نہیں ہے. اس لیئے کہہ رہی ہوں فِلوقت خاموش رہو"

کیا مطلب؟" اُسنے نا سمجھی سے حر کی جانب دیکھا۔ "آپ نانا کے کیس پر کرسی اور سیاست کو فوقیت" دے رہی ہیں۔ اُسنے بے یقینی سے کہا۔

یہی سمجھ لو۔۔۔" حر نے دوٹوک انداز میں کہا"

حر۔۔۔" صبیح کو رنج ہوا تھا۔"

"جاؤ یہاں سے مجھے بہت سے کام کرنے ہیں"

آپ کو کیا ہو گیا ہے؟" اُسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ حر سیاست کے لیئے محتشم کمال کے قتل کو سب سے" چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیا میں آپ کی خاموشی کو آپ کی مفاد پرستی سمجھوں۔"

"تم نے جو سمجھنا ہے سمجھو صبیح لیکن اس وقت یہاں سے چلی جاؤ۔"

اُسکے بے تاثر سے رویئے پر صبیح مزید رنجیدہ ہوئی تھی" آپ کو سیاست کرنی ہے تو شوق سے کریں "لیکن میں آپ جتنی خود غرض نہیں ہوں جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی خاموش رہوں۔

وہ غصے سے باہر جانے لگی تو حر نے آگے بڑھ کر اُسکا ہاتھ تھاما تھا" تم کوئی بھی احمقانہ حرکت نہیں کرو گی اور نہ ہی مجھ سے پوچھے بغیر کوئی قدم اُٹھاؤ گی۔ بلکہ تم ہر معاملے سے دور رہو، بھول جاؤ کہ تم کچھ جانتی "ہو۔

صبیح نے بے مروتی سے اُسکا ہاتھ پیچھے کیا تھا" آپ کو جو کرنا ہے کریں لیکن اس سب میں یہ نہ بھولیں کہ مرنے والا آپ کا باپ تھا" وہ کہہ کر کمرے سے جا چکی تھی اور حرکئی ثانیئے اُسی جگہ پر ساکت کھڑی رہی تھی.

☆☆☆☆

وہ اکثر اُنکے کمرے میں جانے سے کتراتا تھا۔ کتنا عرصہ بیت گیا تھا وہ یونہی بے حس و حرکت خاموشی سے لیٹی تھیں۔ لب سیئے۔

اور بعض خاموشیاں بے حد تکلیف کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ حزام کو بھی اُنکی خاموشی اذیت میں مبتلا کر دیتی تھی۔

وہ اُن سے بے شمار باتیں کرنا چاہتا تھا آخر کون تھا اُسکا بھری دنیا میں اُن کے سوا جو اُسکی سنتا۔

اُن کو خاموش دیکھ کر اُسکے دل کی حالت عجیب ہوئی تھی جیسے ہمیشہ ہو جایا کرتی تھی، اُسنے اُنکے ہاتھ اپنی آنکھوں سے مس کیئے پھر نرس کو پکارا

"نرس"

جی سر؟" کل اِنکا ویکلی چیک اپ تھا ڈاکٹر آئے تھے؟"

جی سر ڈاکٹر آئے اور کچھ نئے ٹیسٹ بھی کیئے ہیں میڈم کے، جاذب صاحب بھی موجود تھے انہوں"
"نے بھی ڈاکٹر سے بات کی تھی۔

"کیا کہا ڈاکٹر نے؟ کوئی امپرومنٹ؟"

نہیں سر سیم کنڈیشن ہے۔ شاید اس لیئے ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹ کیئے۔

ٹھیک ہے! انکا خیال رکھو اور ایک سیکنڈ کے لیئے بھی انہیں اکیلا نہیں چھوڑنا تم نے۔ تمہاری طرف"
"سے کسی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں ہو گی

جی سر!" اُسنے نگاہیں جھکا کر جواب دیا۔"

☆☆☆

آپ میرا ضبط آزمارہے ہیں۔ الیکشن سر پہ ہیں وہ لڑکی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔ حزام آئے روز کوئی نا"
کوئی احمقانہ حرکت دیتا ہے، جس کی وجہ سے ہم مزید مشکل میں آجاتے ہیں اور اس کے باوجود آپ
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔" برہان داؤد کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ جلا کر راکھ کر دیتے۔

تحمل سے کام لو۔" سگار پیتے بہرام داؤد کا لہجہ پُر اطمینان تھا۔"

تحمل! برہان داؤد نے غصے اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لیئے لفظ کو دوہرایا تھا۔ "واہ بابا جان واہ! سب کچھ داؤ پر لگا ہے اور آپ کہتے ہیں صبر کرو۔۔۔ اُس نے گہرا سانس لیا اور بولا "اگر آپ کچھ نہیں کر سکتے تو مجھے کرنے دیں"

اور کیا کرو گے تم؟" وہ ٹیک چھوڑتے سیدھے ہوئے۔"

حرمختشم کی جان لے لونگا" کنپٹی کی رگیں اُبھری تھیں۔"

برہان داؤد نے جلتا سگار فرش پر اُچھالا "دماغ خراب ہو گیا تمہارا برہان۔۔۔ پاگل ہو گیئے ہو "تم، تمہارے غصے نے سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحتیں سلب کر لی ہیں

تو کیا کروں؟ گھر میں بیٹھ کر آپ کی خاموش سیاست کا تماشہ دیکھوں، بتائیں؟ انہوں گردن اُنچی کر کے سوال کیا۔

بعض دفعہ طوفان کو خاموشی سے خوشآمدید کہنا پڑتا ہے برہان۔۔۔ "ورنہ طوفان سے لڑنے کی" کوشش میں ہم خود کو تباہ کر بیٹھیں گے۔ حرمختشم کی جان لینا تو دور کی بات ہم اس وقت اُسے ذرا سی "بھی تکلیف نہیں دے سکتے، اور اگر ایسا کچھ ہوا تو پہلی انگلی ہم پر ہی اُٹھے گی۔

"یعنی آپ کچھ نہیں کریں گے؟"

"کریں گے مگر پوری پلاننگ کے ساتھ"

تمہیں ہر بات کی اتنی جلدی کیوں ہے برہان؟ اور کس پلاننگ کی بات ہو رہی ہے یہاں؟" وہ کمرے داخل ہوا تو بہرام داؤد کو خاموش ہونا پڑا۔

برہان داؤد نے ناپسندیدہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔

.

آگے کی پلاننگ کی بات کر رہے تھے۔ بیچ سڑک تمہاری اور حر کی جو بحث ہوئی برہان اُسکی وجہ سے"
"بہت پریشان ہے اور رہی سہی کسر جاذب نے پوری کر دی

وہ مبہم سا مسکراتا صوفے پر براجمان ہوا سامنے موجود میز کے شفاف شیشے میں دوسری جانب بیٹھے برہان داؤد کا عکس واضح تھا۔

دراز قد، سرمئی بال، سنجیدہ چہرہ لیئے برہان داؤد وجاہت میں کسی طور حزام داؤد سے کم نہیں تھا۔ عمر میں وہ حزام داؤد سے دس سال بڑا تھا مگر حزام داؤد کے لیئے اُس کے دل میں پلتی نفرت کی عمر کا شمار کرنا بے حد مشکل تھا۔

بظاہر وہ ایک دوسرے سے چند قدم کے فاصلے تھے مگر حقیقت اُس کے برعکس تھی۔

"سب ہو جائے گا برہان! اتنا سٹریس لینے کی ضرورت نہیں"

تم ہوتے کون ہو مجھے سمجھانے والے۔ سیاست کو داؤ پر لگا کر مجھے یہ سمجھانے کی کوشش مت کرو کہ "
"سب ٹھیک کیسے ہوتا ہے

تم اتنے ہائپر کیوں ہو رہے ہو۔ ایک کمپین ہی تو ہے کر لینے دو اُسے۔ ایک دو جلسے کرنے سے وہ کونسا"
"پاکستان کی وزیر اعظم بن جائے گی

برہان نے جبڑے سختی سے بھینچے تھے "ہاں ہاں ٹھیک ہے! لیکن میرے بیٹے سے دور رہا کرو۔ اُسکے
"ارد گرد تمہاری موجودگی برداشت نہیں ہوتی مجھ سے

جتنی نفرت تم مجھ سے کرتے ہو تمہارا بیٹا اُس سے کہیں زیادہ محبت کرتا ہے مجھ سے۔ تم اُسے سے کہہ "
"دو کہ مجھ سے محبت کرنا ترک کر دے

وہ پُر سکون انداز میں بولا تھا اور برہان داؤد کو اُسکا اطمینان مزید جُھلسا گیا۔

میری ہر چیز تمہاری ملکیت نہیں ہے حزام یہ بات یاد رکھنا" برہان داؤد نے انگلی اُٹھا کر تنبیہ کی۔"

تم سے منسلک ہر شے خود ہی میری جانب کھنچی چلی آتی ہے، میں کیا کر سکتا ہوں" حزام نے کندھے "
اُچکائے تھے۔

تم دونوں بات کو کہاں سے کہاں لے گیئے ہو۔۔ بس کرو اب۔ یوں آپس میں لڑتے رہو گے تو"
سیاست کو ہمیشہ کے لیئے خیر آباد کہنا پڑے گا۔

اور حزام تم !اس بار برہان غلط نہیں ہے، کیا ضرورت تھی سڑک پر اتنے عوام کے سامنے حر سے بحث کرنے کی۔ اور تو اور تم نے رئیس کو کہہ کر اپنی سکیورٹی بھی کم کروادی۔ اتنی محدود سکیورٹی کے ساتھ "پبلک پلیس پر جانا تمہارے لیئے ٹھیک نہیں

میں اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں تایا جان، اس کے لیئے اتنی نفری کی ضرورت نہیں ہے اور جتنے گاڈ" "مجھے چاہیئے وہ میرے ساتھ ہیں

تم اس معاملے میں مجھ سے بحث مت کرو۔ تمہاری سکیورٹی کسی بھی قیمت پر کم نہیں ہو سکتی اور تم" جہاں بھی جاؤ گے جانے سے پہلے رئیس کو مطلع کرو گے۔ تمہیں کس وقت کس راستے سے گزرنا ہے یہ .میں خود ڈسائیڈ کرونگا

سن رہے ہو۔۔؟" بہرام داؤد اُسکی آنکھیں میں دیکھتے استہفامیہ ابرو اُچکاتے مستفسر ہوئے۔

"فائن !جیسا آپ چاہیں"

برہان نے شاکی نگاہوں سے سامنے براجمان بہرام داؤد کو دیکھا پھر پُر سوچ انداز میں حزام کی جانب دیکھتا اپنی نشت چھوڑ تا باہر کی جانب قدم بڑھانے لگا. اُسکا یکدم وہاں سے چلے جانا غیر معمولی بات تھی جسے حزام نے شدت سے محسوس کیا تھا۔

برہان داؤد کے ذہن میں کیا چل رہا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

داؤد خاندان میں رہنے والے اپنی سوچوں اور پلانز سے ایک دوسرے کو کم ہی آگاہ کرتے تھے۔

برہان داؤد کے اُٹھتے قدم کس طوفان کا پیشِ خیمہ تھے یہ آنے والا وقت سب کو بہت اچھے سے باور کروانے والا تھا۔

ہمم!اب بولو کوئی بات کرنے آئے تھے؟برہان کے جاتے ہی بہرام داؤد نے حزام سے پوچھا تھا۔

"جی!ماں کے بارے میں بات کرنی ہے"

چھوٹی کے بارے میں۔۔؟وہ حیرت سے مستفسر تھے۔

ہمم!حزام کا سر اثبات میں ہلا"ماں ریکور نہیں کر پا رہیں اور میں چاہتا ہوں وہ اب ٹھیک ہو جائیں، کتنے سال گزر گئے انہیں اس طرح دیکھتے ہوئے"

چاہتے تو ہم سب ہی ہیں کہ وہ ٹھیک ہو جائے مگر۔۔۔ہم کیا کر سکتے ہیں بعض معاملات میں انسان بے بس ہو جاتا ہے"وہ آہ بھرتے توقف کے بعد گویا ہوئے۔

"میں انہیں کلندن شفٹ کرنا چاہتا ہوں۔وہ وہاں رہیں گی تو اُنکا پراپر علاج ہو گا"

حزام کی بات سن کر پل بھر کے لیئے بہرام داؤد کے تاثرات بدلے تھے۔لمحوں میں انہوں نے اپنے بدلتے تاثرات کو قابو میں کیا تھا۔

لندن لے جا کر کیا کرو گے ؟وہاں بھی تو وہ اکیلی ہی ہو گی۔اب تم یہاں سب چھوڑ کر اُسکے علاج کے " لیئے وہاں تو جانے سے رہے۔

اور میں کہتا ہوں ضرورت ہی کیا ہے باہر جا کر علاج کروانے کی۔یہاں ہر سہولت موجود تو ہے، تم نے اُسکے پورے کمرے کو ہسپتال میں تبدیل کر دیا ہے فُل ٹائم دو دو نرسز ہیں اُسکے ساتھ، ہر ہفتے چیک اپ ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر ہم سب یہاں ہیں اُس کے پاس اُسے دیکھنے کے لیئے سمبھالنے " کے لیئے، وہاں تو وہ بلکل ہی تنہا ہو جائے گی۔

حزام نے گہرا سانس لیا

زیادہ مت سوچو" انہوں نے حزام کا کندھا تھپتھپایا" وہ ٹھیک ہو جائے گی تم فکر مت کرو۔اس وقت " ہر چیز ہر سوچ کو اپنے دماغ سے نکال دو اور الیکشن پر فوکس کرو۔کرسی ہمارے لیئے بہت اہمیت کی حامل ہے حزام !ہم پانچ سال اپوزیشن میں بیٹھ کر دور سے سیاست کا کھیل نہیں دیکھ سکتے۔

میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں لیکن کیا اس سب کے لیئے حرمختشم کی فیور لینا ضروری تھا؟" بلآخر حزام " داؤد نے وہ بات کہی تھی جو اُسے اُلجھائے ہوئے تھی۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ بہرام داؤد پر بھروسہ نہیں کرتا تھا، وہ خود سے زیادہ اُن پر اعتبار کرتا تھا۔حزام داؤد کے دل میں بہرام داؤد کے لیئے احترام کا جو درجہ تھا اس سے بہرام داؤد خود بھی کسی حد تک واقف تھے۔

وہ اُنکی ہر بات کو اپنے فیصلے سے اوپر رکھتا تھا۔ اگر بہرام داؤد اُسے کہتے کہ حزام میری خاطر اپنی جان دو دے تو وہ بِلا تعطل اپنی جان اُنکی ہتھیلی پر رکھ دیتا مگر حرمختشم کے سامنے جو عجلت انہوں نے دکھائی تھی وہ حزام کو مسلسل پریشانی وپشیمانی میں مبتلا کر رہی تھی۔

وہ اپنی سیاسی حریف سے بڑے آرام سے کرسی بھیک میں مانگ رہے تھے۔

میں نے اُس سے کوئی فیور نہیں مانگی اور نا ہی وہ لڑکی اُن لوگوں میں سے ہے جو کرسی پلیٹ میں رکھ کر" "دان کر دے

جب آپ جانتے تھے وہ انکار کرے گی تو پھر آپ نے اتنی بڑی بات کیوں کہی اُس سے؟" کیا آپ کو" ڈر ہے ہم ہار جائیں گے۔

ایسا کچھ نہیں ہے حزام! میں صرف اُس لڑکی کا کلیبر چیک کر رہا تھا۔ وہ ٹف ٹائم دینے والی ہے" .تمہیں۔ سیاست کو لے کر اُسکا نظریہ اور فہم مختشم کمال کی سیاست سے کہیں مختلف ہے

حزام مبہم سا مسکرایا" اُس لڑکی کو لے کر پریشان ہونا چھوڑ دیں، وہ کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔ میں اُسے کچھ" کرنے نہیں دونگا

پھر بھی بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ میں چاہتا ہوں تم اُس سے دور رہو، میڈیا میں یا کسی صحافی" سے اُسکے متعلق کوئی بات مت کرو، اُسکے بارے میں کیئے جانے والے سوالات سے جس حد تک ممکن ہو خاموش رہو۔

پہلے کانفرنس میں تمہارا جھگڑا ہوا اور پھر ٹریفک کو لے کر تم نے اپنا ٹیمپر لوز کیا اور یہی سب وہ چاہتی ہے۔ وہ خود کو عوام کے سامنے بہتر بنا کر پیش کر رہی ہے۔ تمہیں اس ساری سچوئیشن کو تحمل مزاجی سے ہینڈل کرنا ہو گا ورنہ سب مشکل ہو جائے گا۔ہ

مجھے نہیں پتہ کیوں۔۔۔ لیکن جب جب وہ لڑکی میرے سامنے آتی ہیں میں خود پر کنٹرول کھونے لگتا" ہوں۔ اُس لڑکی کی موجودگی میں کوئی بھی نارمل شخص ابنارمل ہو سکتا ہے۔ دیکھا نہیں تھا کانفرنس میں .وہ کیسے سب کے سامنے آپ کو اور مجھے نااہل قرار دینے پر تُلی تھی۔ اور پھر کل والا تماشا

لیکن آپ بے فکر رہیں وہ جو بھی کر لے مجھے ہرا نہیں سکتی۔ عوام اُسے نہیں جانتے وہ محتشم کمال کو جانتے تھے جو اب نہیں رہے۔۔ اُسے ہمدردی کا ووٹ مل سکتا ہے لیکن بھاری اکثریت لے کر ہمارے" مقابلے تک نہیں آسکتی۔

بہرام داؤد نے گردن ہلائی" پرسوں تمہارا جلسہ ہے اسلا آباد میں اُسکے بعد کراچی، تم اپنی تیاری مکمل" رکھو

.ٹھیک ہے۔ سب ہو جائے گا" حزام نے اُنکے ہاتھ پر دباؤ ڈال کر تسلی دی تھی"

☆☆☆☆

واہ! گل خان آج تو تم بہت دل لگا کر باغیچے کی صفائی کر رہا ہے۔

گل فشان کی آواز پر گل خان کے ہاتھ رکے تھے۔

تم پھر ادھر آ گیا۔ پتہ نہیں وہ کونسا منحسوس گھڑی تھا جب تم اس گھر میں آیا تھا، تمہارے آنے سے "
"پہلے ہمارا زندگی بہت پُر سکون تھا

تھوڑا سا شرم کر لو گل خان اب تو ہم تمہارا منگیتر ہے" گل فشاں نے جھومتے ہوئے کہا تھا"

"آں تو اِسی بات کا رونا ہے"

"رونا کیسا؟ خوش بختی ہے تمہارا

بد بختی ہے ہمارا" گل خان نے جل کر کہا تھا۔"

"تم ہمارا خالہ کا بچہ ہے یا دشمن ملک کا اولاد جو ہر وقت ہم سے لڑتا ہی رہتا ہے"

"اے گل تم جاؤ یہاں سے تنگ نہیں کرو ہم کو بہت کام ہے۔"

نہیں! ہم ایسے نہیں جائے گا" وہ اُسکے سامنے آ کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھتی بولی۔"

تو کیسے جائے گا؟" گل خان ہاتھ جھاڑتا سیدھا ہوا۔"

پہلے ہماری طرف دیکھو اور تعریف کرو۔ آج ہم نے نیا جوڑا پہنا ہے "اُسنے سبز گھیرے دار فراق کی جانب اشارہ کیا۔

" پر شکل تو وہی پرانا ہے ناں۔۔۔"

"کتنا خراب آدمی ہے تم کوئی اپنی منگیتر سے ایسے بات کرتا ہے"

ہاں ہم بہت خراب آدمی ہے اس لیئے جان بخشی کرو ہماری اور جاؤ یہاں سے "گل خان نے ہاتھ جوڑے تو وہ منہ بناتی آدھ کٹی گھاس پر بیٹھ گئ۔

"ارے تم یہاں کیوں بیٹھ رہا ہے اُٹھو"

نہیں!"اُسنے رُخ دوسری جانب کیا تھا"

"کوئی دیکھ لے گا تو کتنا شرمندگی ہو گا ہم کو۔ چلی جاؤناں"

گل فشاں نے سنی اَن سنی کی

"تم ایسے ہی ادھر بیٹھا رہے گا تو ہم کام کیسے کرے گا"

"ہاں تو پہلے معافی مانگو ہم سے پھر تعریف کرو ہمارا پھر ہم چلا جائے گا"

"نہیں ہم تمہارا تعریف نہیں کر سکتا تم ابھی جاؤ یہاں سے"

"کیوں نہیں کر سکتا؟"

"بس نہیں کر سکتا ناں۔۔۔"

آئے ہائے گل خاناں تم تو شرما رہی ہے" وہ دائیں بائیں کمر پر دونوں ہاتھ رکھتی کھڑی ہوئی تھی"

گل خان نے اُسکی جانب پشت کی تھی

"دیکھو اگر اب تم نے ہمیں چھیڑا تو حربی بی سے تمہارا شکایت لگائے گی"

"ہاں تو لگا دو۔۔ ہم کسی سے ڈرتا تھوڑی ہے"

"بڑا بے حیا ہے تم تو۔۔"

گل فشاں ایک بار پھر اُسکے سامنے آئی تھی

استغفر اللہ! ہم خود ہی چلا جاتا ہے۔ اور آنے دو بی بی کو واپس۔ اس بار اُن سے شکایت لگائے گا" تمہاری" وہ غصے سے کہتا اندر کی جانب بڑھنے لگا تو پیچھے گل فشاں نے ہنسی روکی تھی

☆☆☆☆

جلسہ گاہ میں کیا صورتحال ہے شامی صاحب؟" کوئی آیا بھی یا نہیں؟ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی وہ" احتشام ملک سے مخاطب تھی۔

کون نہیں آیا یہ پوچھیں میڈم صاحبہ۔ ایاز بتا رہا تھا ایسا لگتا ہے جیسے پورا کراچی وہاں آن پہنچا ہو۔"

بس اب آپ نے وہاں بہت اچھے سے تقریر کرنی ہے، آپ کی تقریر جتنی جذباتی ہو گی عوام اُتنے ہی آپ کی طرفدار ہو گی۔ میں نے دو دن لگا کر بہت عمدہ تقریر لکھی ہے آپ کے لیئے۔ اب عوام کو یہ یقین کروانا آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہماری پارٹی کسی بھی دوسری سیاسی جماعت سے زیادہ مخلص ہے ملک کے ساتھ"

کیا خوب کہا آپ نے! جذباتی بلیک میلنگ، رٹے رٹائے اُدھار کے جملے اور یہ ہماری معصوم عوام" جھانسے میں۔ کیا کریں جذباتی قوم ہے ناں۔۔۔ اور سیاست دان عوام کے سچے جذبات سے کھلینے والے"

احتشام ملک نے گردن موڑ کر اُسکی جانب دیکھا تھا۔

سیاست ایسے ہی ہوتی ہیں میڈم! ہم سب کے بارے میں نہیں سوچ سکتے" احتشام ملک کا جوش" قدرے ماند پڑا تھا۔

تو پھر سیاست کی کرسی پر بیٹھ کر اقتدار سمبھالتے ہم نے جب ملک کے بارے میں نہیں سوچنا تو کس" بارے میں سوچنا ہے زرا روشنی ڈالیں"

بات کڑوی لگے گی آپ کو مگر سچ یہی ہے کہ سیاست میں ضرورت سے زیادہ ایمانداری لے ڈوبتی ہے۔ یہاں سچ کم اور جھوٹ زیادہ چلتا ہے اگر آپ جذبات سے کھیلنے اور جھوٹ بولنے میں ماہر نہیں ہیں تو آپ ایک بے کار سیاست ہیں۔ یہاں جو جتنا کرپٹ، ظالم، جابر، اور مکر و فریب جانتا ہے وہ اُتنا ہی محترم اور منجھا ہوا سیاست دان ہے۔ سیاست میں سچ ڈبو دیتا ہے

تو ڈوب جاتے ہیں شامی صاحب" وہ پُر سکون انداز میں کہتی احتشام ملک کو مزید حیرت میں مبتلا کر گئ تھی۔

سیاست کے سمندر میں ڈوب جانا موت ہے اگر ڈوب گئیں تو دور دور تک تنکے کا سہارا بھی میسر نہیں ہو گا، سب ساحل پر کھڑے خوشی سے آپ کے ڈوبنے کا نظارہ کریں گے۔" احتشام ملک نے اُسے سمجھانے کی سعی کی۔

"آپ بھی۔۔۔؟" اُسنے استہفامیہ ابرو اُچکا کر پوچھا تو وہ گڑبڑائے "میں بھی کیا۔۔۔؟"

"آپ بھی تماشائی ہونگے؟"

احتشام ملک پھیکا سا مسکرائے۔

ہم سپیچ کی بات کر رہے تھے۔" انہوں نے اُسکی توجہ دوسری جانب مبذول کروانا چاہی تھی۔"

لائیں دکھائیں کیا لکھا ہے آپ نے سپیچ میں" حر نے اُنکی بات کا پسِ منظر سمجھتے ہاتھ آگے بڑھایا تو" احتشام ملک نے کوٹ کی جیب سے لفافہ نکال کر اُسکی ہتھیلی پر رکھا۔

سفید کاغذ پر لکھے سیاہ حروف کو سرسری سا پڑھنے کے بعد اُسنے گردن گھما کر احتشام ملک کو دیکھا۔

کافی اچھا جھوٹ لکھتے ہیں آپ مگر اس میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو میرے پلان میں فلوقت شامل" نہیں یا پھر اقتدار میں آنے سے پہلے ان سب باتوں پر بات کر کے ہوئی فائر کرنا میں مناسب نہیں سمجھتی شامی صاحب۔۔۔

اور باقی کی تقریر میں مجھے وہی سیاسی آب وہوا دکھائی دے رہی جس میں یہ قوم اتنے سال سے سانس لیتی آتی آرہی ہے، وہی قوم کو مختلف نعروں میں اُلجھا کر بے وقوف بنانے کی کوشش۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اپنی سیاسی مہم میں دیگر سیاسی جماعتوں اور مخالفین کے غباروں سے ہوا نکالنے کے بجائے اپنی پارٹی کی سابقہ کرکارد گی، اپنی سیاسی طرز فکر اور اپنے منشور کے بل پر عوام سے رابطہ کروں۔ محض مخالفین کے کردار پر تبصرہ کرنے یا کیچڑ اُچھالنے کی روش سے ملک میں نفرتیں تو پھیلائی جاسکتی ہیں "لیکن عوام کی سیاسی تربیت اور عوام کی بھلائی کا فریضہ سرانجام نہیں دیا جاسکتا

احتشام ملک نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا۔

مجھے عوام کے ساتھ عوام کے مسائل کو ڈسکس کرنا ہے دیگر سیاسی جماعتوں کو نہیں، عوام کو ایسے" بہت سے اہم مسائل درپیش ہیں شامی صاحب جن پر دیگر سیاسی جماعتیں بات کرنے سے گریزاں

ہیں۔ بے روزگاری اس وقت ملک کے ہر گھر کا مسئلہ ہے لیکن سیاسی دوڑ میں شامل کوئی بھی سیاسی جماعت بے روزگاری کے خاتمے پر بات نہیں کرتی اور اگر کرتی ہے تو تمام باتیں محض کاغذ پر ہی محدود رہ جاتی ہیں عملی طور پر کچھ نہیں ہو رہا۔

اُسنے نگاہ اُٹھا کر سڑک کے کنارے لگے پیچھے چھوٹ جانے والے درختوں کی قطار کو دیکھا۔ پھر توقف سے گویا ہوئی

عوام اپنے حقیقی مسائل کا حل چاہتے ہیں شامی صاحب! عوام بے بس ہیں وہ آنے والے الیکشن سے امیدیں وابستہ کیئے بیٹھے ہیں کہ آنے والے سیاست دان ملک کو آسانی دے سکیں گے یا نہیں۔

اب تک ہر سیاسی جماعت اپنی سیاسی مہم میں عوام کے مسائل کو اُجاگر کرنے اور اس بارے میں واضح اور جامع پلان پیش کرنے سے غافل ہی رہیں ہیں۔ اب آپ ہی مجھے بتائیں کہ جب سیاسی مہم میں عوام سے روگردانی کا سلسلہ یونہی چلتا رہے گا تو پھر اقتدار میں آکر کون عوام کے سیاسی مسائل کے حل کی جانب مخلصانہ ہاتھ بڑھائے گا۔

"آپ چاہتے ہیں کہ عوام تڑپتے رہیں اور میں اُن سے جھوٹے وعدے کروں۔

آپ عوام کے ساتھ مخلص ہیں میں اس کی دل سے قدر کرتا ہوں لیکن آپ جانتی تو ہیں کہ اس وقت اپوزیشن جماعتیں بھی جلسے جلوس کر رہی ہیں۔ ایسی صورتحال میں آپ کے لفظوں کا پاورفل ہونا انتہائی ضروری ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو سیاسی فضا ہمارے لیئے منفی ثابت ہو گی۔

اور پھر انہوں نے نگاہ اُٹھا کر حر کو دیکھا "بولنا ہی تو ہے بولنے میں کیا حرج ہے۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ جو کہا ہے اُس پر جس حد تک ممکن کو عمل کریں"

میں آپ کی فکر سمجھ رہی ہوں، لیکن جھوٹے الفاظ پڑھوں گی تو دل اور زبان میں فاصلہ آجائے گا" شامی صاحب۔ اور میں یہ نہیں چاہتی۔

سچا حلف لے کر جھوٹی تقریر کرونگی تو صرف الفاظ گھونجے گے تاثیر کہیں کھو جائے گی۔

اُسنے ایک بار پھر کھڑکی کے پار دیکھا تھا

دل اور زبان کا ایک ساتھ رہنا ضروری ہے ورنہ انسان شرف کے درجے سے گر جاتا ہے اور جب انسان پست ہونے لگے تو رتبہ بلند نہیں رہتا خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو"

☆☆☆☆

وہ تین راتوں سے سوئی نہیں تھی، تین مختلف شہروں میں ہونے والے جلسوں میں موجود عوام کی شمولیت نے نا صرف حر متحشم کو ایک نئے عزم سے متعارف کروایا تھا بلکہ اُسکی اپنی سیاسی ذمہ داری کے احساس کو مزید اُجاگر کیا تھا۔ وہ مزید سنجیدگی سے ملکی اور عوامی مسائل کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔

شدید تھکاوٹ کے باوجود بھی اُسنے اپنے ذہن میں گردش کرنے والے ملکی معاشی، ترقیاتی منصوبے اور اُن سے حاصل ہونے والے ترقیاتی فنڈز اور خارجہ پالیسی سے متعلق اہم پوائنٹ کا خاکہ قلم بند کر کے لیپ ٹاپ میں محفوظ کیا تھا۔

حرمتحشم کے دل و دماغ میں اُس وقت صرف سیاست، ملک اور عوام گردش کر رہے تھے، اُسکی اپنی ذات اور زندگی کہیں پیچھے پسِ منظر میں رہ گئی تھی۔

وہ سیاست نہیں کرنا چاہتی تھی پھر بھی سیاست کر رہی تھی۔

بعض اوقات تقدیر تدبیر کرواتی ہے اور اکثر اوقات تقدیر ہر تدبیر پر غلب آجاتی ہے۔ پھر وقت و حالات کی ردوبدل انسان سے وہ سب کرواتی ہے جو وہ کبھی نہیں کرنا چاہتا۔

زندگی بدل جانے میں صدیاں نہیں لگتیں فقط ایک لمحہ پوری حیات بدل دیتا ہے اور پھر وہی لمحہ صدیوں پر محیط ہو جاتا ہے۔

وقت کی سوئیوں نے تین کا ہندسہ عبور کیا تھا۔ وہ کبھی گہری نیند سوتی تھی یا پھر نیند میں ہونے کے باوجود بھی کبھی اُسکی گہرائی میں نہیں گئی تھی۔

اندھیرے اور مکمل خاموشی میں گھڑی کی ہلکی سی ٹِک ٹِک میں کسی اور آواز کا اضافہ ہوا تھا۔

اُسنے آنکھیں وا کر کے گردن دائیں طرف گھمائی،

فون کی وائبریشن نے گھڑی کی ٹِک ٹِک کو مدھم کیا تھا۔

اُسکے ذاتی نمبر پر جو ہمہ وقت اُسکے پاس رہتا تھا کسی نامعلوم نمبر سے پیغام موصول ہوا تھا۔ فون کی روشنی کمرے میں چھائی تاریکی کے لیئے مداخلت کا باعث بنی تھی

حر نے ہاتھ بڑھا کر فون تھاما

سکرین پر جگمگاتے پیغام کو پڑھتے اُسکی آدھ کھلی آنکھیں پوری کی پوری کُھل گئی۔

"رات کے اُس پہر حزام داؤد کی جانب سے موصول ہونے والا پُراسرار سا پیغام اور آخر میں لکھا حزام داؤد کا نام ہی اُسے حیرت میں مبتلا کرنے کو کافی تھا۔

وہ کہنی کے بل اُٹھتی سیدھی ہوئی۔

نوٹیفیکس بار میں اُسکا صوتی پیغام (وائس میسج) تھا

"کل شام پانچ بجے آپ سے ملنا چاہتا ہوں" مختصر سے صوتی پیغام نے اُسے شش و پنج میں مبتلا کیا تھا۔ بِلاشبہ ہو وہ حزام داؤد کی ہی آواز تھی۔ وہ آواز جسے وہ سننا پسند نہیں کرتی تھی۔

"یہ مجھ سے ملنا کیوں چاہتا ہے۔ وہ بھی الیکشن سے محض چند روز قبل. ایسی کونسے اہم ملکی مزاکرات کرنے ہیں حزام داؤد نے اپنی سیاسی حریف کے ساتھ جو آدھی رات کو مسیج چھوڑا ہے میرے لیئے۔

وہ فون ایک طرف رکھتی بیڈ سے نیچے اُتر کر کمرے میں ٹہلنے لگی تھی۔

حزام داؤد سے خیر کی امید رکھنا تو سراسر بے وقوفی ہے۔ پر۔۔۔ وہ مجھ سے ملنا کیوں چاہتا ہے اور ملاقات بھی ایسی خفیہ کہ۔۔۔

وہ گہری سوچ میں مبتلا تھی۔ حزام کے پیغام نے اُسے پریشانی سے زیادہ تجسس میں مبتلا کیا تھا۔

کیا شامی صاحب سے بات کروں؟ اُسنے خود سے سوال کیا تھا۔

نہیں۔۔! اتنی جلدی ردِ عمل دینا مناسب نہیں مگر حزام داؤد جیسا خود پسند اور خود پرست انسان اتنی جھڑپ کے بعد مجھے خود سے مخاطب کرنے سے تو رہا۔ پر! وائس نوڈ تو اُسی کا تھا۔

کیا کروں۔۔۔ کیا کروں؟ ہتھیلی کا مکہ بنا کر اُسنے اپنی پریشانی پر دھیرے دھیرے مارتے اپنے سوالوں کے جواب تلاش کرنے کی کوشش کی۔

"کل شام پانچ بجے ڈیزاسٹر ریستوران"

افففف! ایسے خوفناک نام کے حامل ریستوران میں ملنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہیں مسٹر ڈیزاسٹر میرے لیئے کوئی مشکل تو نہیں کھڑی کرنے والا۔۔۔ یا پھر پہلے کی طرح یہ مجھے خریدنا چاہتا ہے۔

"کچھ تو ہے مگر کیا؟ اُلجھن سے تنگ آ کر اُسنے گہری سانس خارج کی۔۔۔ "فائن! لیٹ سی دا ڈیزاسٹر

☆☆☆

یہ پیرس میں اُسکی دوسری صبح تھی۔وہ وہاں چھٹیاں گزارنے کی غرض سے آئی تھی یا محتشم کمال سے خفا ہو کر اُسنے حفصہ پر کوئی بھی بات واضح نہیں کی تھی۔

اپنی دوستوں کے ہمراہ رات گیئے تک جاگتی رہی تھی سو پیرس میں صبح کا منظر نہ دیکھنے پر کچھ دکھی ہوئی۔

جمائی روکتے اُسنے اطراف میں دیکھا تھا"چیری۔۔"اُسنے آواز دی پر وہ اُسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔اُسنے کمفرٹر ہٹا کر سلیپرز پہنے مگر فون کی گھنٹی پر اُسکے پاؤں ساکت ہوئے۔"پھپھو کالنگ۔۔۔" سکرین کی جانب دیکھتے اُسنے سرد آہ خارج کی۔

وہ محتشم کمال سے جتنی بھی خفا ہوتی مگر حفصہ سے ناراض نہیں ہو سکتی تھی سو فون کان سے لگا گئ۔

"شکر ہے تم نے فون تو آن کیا کل سے کوشش کر رہی ہوں تم سے بات کرنے کی مگر تمہارا فون بند تھا۔

محتشم بھی پریشان ہے تم اچانک ہی چلی گئی،باپ سے اس قدر ناراض ہو کہ صبیح اور صائم کا بھی خیال نہیں آیا۔"حفصہ کا لہجہ شکوہ کناں تھا۔

میں کسی سے خفا نہیں ہوں حفصہ پھپھو! اور جہاں تک بات صبیح اور صائم کی ہیں تو میں جانتی ہوں"
آپ اُنکا خیال مجھ سے بہتر رکھیں گی. میرا بھی تو رکھا تھا" نا جانے کیوں وہ رنجیدہ ہوئی تھی۔

کچھ ہوا ہے؟" حفصہ پوچھے بنا رہ نہیں سکی تھیں۔"

نہیں۔۔" اُسنے بے خبر سوتی عرشیہ اور انوشے کو دیکھا اور کمرے سے ملحقہ چھوٹے سے ٹیرس کی"
جانب آئی جہاں سے پیرس مزید خوبصورت دکھائی دیتا تھا۔

"تمہارے محتشم سے جو بھی اختلافات ہیں ہم مل کر حل کر لیتے ہیں"

"کچھ اختلافات کبھی حل نہیں ہوتے آپ جانے دیں"

"وہ ایک دم سے سب کچھ نہیں چھوڑ سکتا حر۔۔"

ہم اس بارے میں بات کیوں کر رہے ہیں" وہ چڑ گئی تھی۔ جن باتوں سے بچنے کے لیئے وہ پیرس آئی"
تھی حفصہ وہی دوہرا رہی تھی۔

"کیونکہ جب تک بات نہیں ہو گی مسئلہ حل نہیں ہو گا"

وہ استہزائیہ مسکرائی "مسئلہ بات کرنے سے بھی حل نہیں ہو گا۔ ڈیڈ کو سیاست کے آگے کچھ دکھائی
نہیں دیتا اپنی بیٹی بھی نہیں۔ ڈیڈ نے حریم کو کھویا تھا اب وہ حُر کو کھو رہے ہیں اور اُنہیں اس بات کا
"احساس تک نہیں

اُسکی زندگی اتنی ہی تھی" حریم کے ذکر پر حفصہ دکھی ہوئیں تھی۔"

چند لمحے دونوں جانب خاموشی چھائی رہی۔ پھر حفصہ کی بے حد مدھم آواز گونجی" صبیح تمہیں بہت یاد کر رہی ہے اور میں بھی" انہوں نے بلواسطہ طور پر اُسے واپس آنے کا کہا تھا۔

میں کچھ دن مزید یہاں رہنا چاہتی ہوں" اُسکا لہجہ بے زار سا تھا جسے حفصہ نے بھی محسوس کیا تھا۔ "

"تم ڈسٹرب لگ رہی ہو مجھے۔ کیا کوئی اور وجہ بھی ہے؟"

نہیں" آنکھوں کے کنارے کچھ نم سے ہوئے تھے۔"

وہ حفصہ کو ٹال رہی تھی مگر ٹال نہیں سکی تھی۔

"کچھ تو ہوا ہے۔ کیونکہ تمہارا لہجہ اور آواز تمہاری زبان کا ساتھ نہیں دے رہے"

آج میں نے فریال اقبال کو دیکھا تھا۔ بہت خوش نظر آرہی تھی اپنی فیملی کے ساتھ۔ لگتا ہے چھٹیاں گزارنے آئے ہیں یہاں". "

"تم اس لیئے افسردہ ہو"

نہیں! یونہی بتا رہی ہوں آپ کو" اُسنے کندھے جھٹک کر فون دوسرے ہاتھ میں منتقل کیا۔"

تمہیں برا لگ رہا ہے ناں۔۔۔؟" حفصہ نے جاننے کی کوشش کی۔"

وہ معدوم سا مسکرائی پھر گہری سانس اندر کھینچتی گویا ہوئی "صرف صبر آنے کی دیر ہوتی ہے پھپھو، ایک بار جو صبر آجائے تو پھر رویئے اور انسان تکلیف نہیں دیتے۔ صبر بڑے سے بڑے زخم پر مرہم کا کام کرتا ہے جب مرہم مل جائے تو درد کی شدت میں کمی آجاتی ہے، تکلیف کی نوعیت بدل جاتی ہے۔

اگر وہ اپنی زندگی میں خوش ہیں تو میں بھی اپنی زندگی میں اُن کے بغیر بہت خوش ہوں۔

واقعی؟" حفصہ نے یوں پوچھا جیسے یقین نہ آیا ہو۔"

"ہمم! اُسکا سر اثبات میں ہلا نگاہ آسمان پر جا کر ٹھہر گئ "ایک بات اُن تک پہنچا دیں

کونسی بات؟" حفصہ کے لہجے میں حیرت تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا جب حرنے خود سے فریال کے لیئے " کوئی پیغام پہنچانے کے لیئے کہا تھا۔ وہ زندگی میں پہلی بار فریال کے متعلق اتنی طویل گفتگو کر رہی تھی ورنہ حفصہ کی لاکھ کوشش کے باوجود بھی فریال کے بارے کوئی بات نہیں کرتی تھی۔

حفصہ اکثر فریال کی فون کالز اور اُسکی حر کے لیئے محبت، اُس سے ملنے کے لیئے فریال کی بے چینی کا ذکر کرتی رہتی جسے وہ "ہوں" "ہاں" سے ٹال دیتی تھی اور حفصہ بے بسی سے آہ بھر کے رہ جاتیں مگر اب جب پہلی بار وہ فریال کی بات کر رہی تھی تو حفصہ اُسے سننا چاہتی تھی۔

"اگر اس سال انہوں نے میری سالگرہ پر تحفہ بھجوایا تو اچھا نہیں ہو گا"

"حفصہ کچھ ثانیئے خاموش رہی پھر بولی "وہ تحفے بھجواتی ہے تو تم کونسا اُسکے تحائف کو سینے سے لگاتی ہو۔

"کیوں لگاؤ؟ انہوں نے لگایا تھا مجھے سینے سے"

"اب بس کر دو حر! وہ ماں ہے تمہاری"

"ماں ہیں تو چھوڑ کے کیوں گئیں۔"

جب وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے تھے تو بے روح کے مجسمے ہو کر کیسے ایک ساتھ زندگی گزارتے" حفصہ نے اُسے حقائق بتانے کی کوشش کی۔

"تو نہ رہتے چھوڑ دیتے۔۔۔ لیکن اُن دونوں نے ایک دوسرے کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ مجھے بھی چھوڑ دیا۔

ڈیڈ نے خود کو سیاست میں مصروف کر لیا اور اُنکی سابقہ اہلیہ نے ایک بہت بڑے بزنس مین سے شادی کر لی۔ اور اب وہ دونوں ہی بے روح مجسمے نہیں رہے۔۔۔ پھر مجھ سے موم ہونے کی امید کیوں کرتے ہیں۔

ہر بار کیوں سفارش لے کر آجاتی ہیں وہ آپ کے پاس کہ میں اُن سے بات کروں، ایک بار مل لوں۔

"تمہاری محبت کھینچ لاتی ہے اُسے۔"

"مجھ سے جذباتی باتیں نہ کیا کریں پھپھو! ٹکے کے بھاؤ بکتے ہیں یہ جذبات"

وہ بعض معاملات میں بہت ضدی تھی یہ تو حفصہ جانتی تھی لیکن بعض اوقات وہ کوری ہو جایا کرتی تھی، ایسی کوری کہ حفصہ بھی اُسے سمجھ نہیں پاتی تھی۔

"چیری آ گئی ہے فون بند کرتی ہوں پھر بات کرونگی آپ سے، ابھی چیری کو کچھ کھلانا ہے اور پھر کسی ویٹنری ڈاکٹر کو بھی ڈھونڈنا ہے"

"چیری کو کیا ہوا ہے؟"

"پتہ نہیں دو دن سے کچھ کھا نہیں رہی تو سوچا ڈاکٹر کو دکھا دوں" اپنے پاؤں سے چیری کو پچھکارتی وہ فکر مندی سے کہہ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اپنا خیال رکھنا" حفصہ کی جانب سے رابطہ منقطع ہونے پر وہ چیری کو اُٹھاتی واپس اندر آئی تھی.

☆☆☆☆

حزام داؤد سے ملنے کا فیصلہ کرنے کے بعد وہ مطمئن ہوتی پھر سے سو چکی تھی۔

صبح سات بجے احتشام ملک کا فون آنے پر اُسکی آنکھ کھلی تھی۔ اُسنے لیٹے لیٹے ہی فون کان سے لگایا تھا۔

"جی ملک صاحب"

صبح صبح آپ کو تنگ کیا اُس کے لیئے معزرت" انہوں نے رسمی سے انداز میں معزرت کی تھی۔"

"اب تنگ کر ہی دیا ہے تو تنگ کرنے کی وجہ بھی بتا دیں"

کل رات میں نے نئ سکیورٹی تعینات کی تھی صبیح اور باقی سب کے لیئے لیکن صبیح نے اُن سب کو" واپس بھجوا دیا۔ میرے منع کرنے پر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں صرف آپ کی سکیورٹی کی فکر کروں "اپنے معاملات وہ دیکھ لیں گی

"اور آپ نے ہمیشہ کی طرح "جی ٹھیک" ہے کہا ہو گا"

"تو کیا کہتا میڈم۔۔"

آپ بھی تعبید اری کی انتہا کر دیتے ہیں ملک صاحب۔۔"

خیر گارڈ بھیج دیں صبیح سے میں خود بات کر لو نگی اور آج رات کے ڈنر میں آپ سب کو جوائن نہیں کر سکوں گی۔

لیکن آج تو آپ نے پارٹی کے دیگر ممبران سے بات کرنی تھی، اپنا منشور اُنکے سامنے پیش کرنا تھا" ناں" احتشام ملک نے یاد کروایا یوں جیسے وہ بھول گئی ہو۔

"میری جگہ آپ اُن سے بات کر لیجئے، یا پھر فلحال ملتوی کر دیں یہ میٹنگ"

لیکن آج تو آپ کا کوئی دوسرا پلان نہیں تھا سوائے آج کی میٹنگ کے پھر۔۔۔

"نہیں تھا مگر اب بن گیا ہے۔ اگر آپ اکیلے ہینڈل نہیں کر سکتے تو بتا دیں"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں آپ بے فکر رہیں میں سمبھال لونگا"

حر نے سر ہلا کر فون بند کیا۔

وہ جانتی تھی کہ اگر احتشام ملک کو یہ پتہ چل گیا کہ وہ آج شام حزام داؤد سے ملنے والی ہے وہ بھی اُسکی پیش کش پر تو وہ فوراً ہی اُسے روک دیں گے۔ مگر وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی، وہ حزام داؤد کی منصوبہ بندی جاننا چاہتی تھی کہ آخر وہ اُس سے ملنا کیوں چاہتا ہے۔

حالانکہ وہ جانتی تھی کہ حزام داؤد کے بلانے پر بنا کسی سے کچھ کہے خفیہ طور پر ملنے پر اُسکی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے لیکن وہ متوقع تمام چیزوں کے لیئے خود کو تیار کر چکی تھی سو خاموش رہی.

☆☆☆☆

"کیا ہوا تمہارا منہ کیوں اُترا ہوا ہے۔" وہ پول کے پانی میں پاؤں ڈالے پُر سوچ نگاہوں سے پول کے پانی پر پڑتی روشنی کو دیکھ رہی تھی۔

اُسکی خاموشی پر صائم نے اُسکے شولڈر کٹ بال جنہیں وہ ہمہ وقت کھُلا رکھتی تھی کی لٹ کھینچی تو اُسنے کھا جانے والی نظروں سے صائم کو دیکھا۔

کیا ہے؟" اُسنے گردن گھما کر کہا"

وہی تو پوچھ رہا ہوں کیا ہے" وہ بھی اُسکے قریب بیٹھتا ہوا بولا۔"

نانا یاد آرہے ہیں" دونوں ہاتھ ٹھوڑی پر ٹکاتی وہ خاصی مغموم دکھائی دیتی تھی۔"

"حر سے جھگڑا ہوا ہے تمہارا؟"

امم! خالہ بولا کرو" صبیح نے ہمیشہ کہا جانے والا جملہ دوہرایا۔"

"تم بھی تو حر کہتی ہو"

"میری بات اور ہے میں تم سے بڑی ہوں"

ہاں! صرف تین سال" کہتے ہوئے اُسنے تین انگلیاں اُٹھائی۔

"تو۔۔؟ بڑا بڑا ہی ہوتا ہے چاہے تین دن ہی کیوں نا ہو"

"اور بچے بڑوں سے ہی سیکھتے ہیں. اب بتاؤ حر سے جھگڑا کیوں ہوا؟"

"تمہیں کس نے کہا کہ میرا اور حر کا جھگڑا ہوا ہے"

"کیونکہ صبیح اکبر کو نانا جان تب یاد آتے ہیں جو وہ حر سے خفا ہوتی ہے"

یہ تمہارا مشاہدہ اتنا سٹرونگ کب سے ہوا؟" وہ حیرت سے بولی۔ "

"صائم نے فرضی کالر جھاڑے "سیاسی خاندان سے تعلق ہے انٹیلیجنس وراثت ملی ہے"

او! اتنے تم افلاطون کے خاندان سے تعلق رکھنے والے۔ میتھ کا ٹیسٹ تو پاس ہوا نہیں تم سے۔

اُسنے صائم کو پچھلے ماہ ہونے والا ایڈمیشن ٹیسٹ یاد کروایا جو وہ تیاری کے باوجود بھی پاس نہیں کر سکا تھا۔

"مانا کہ ریاضی کمزور ہے میری لیکن ابزرویشن بہت اچھی ہے، مگر کیا کریں کبھی غرور نہیں کیا"

اُسکے شاہانہ انداز پر صبیح چاہ کر بھی اپنی ہنسی روک نہیں پائی۔ "تمہارے پاس کچھ ایسا ہے بھی نہیں جس پر تم غرور کرو"

"ہاں تم کہاں مانو گی جلتی جو ہو میری شخصیت سے"

ایسی شخصیت پہ کہیں جھلس ہی نا جاؤں" اُسنے پول کا پانی ہتھیلی میں بھر کر صائم کی جانب اُچھالتے ہوئے کہا۔

"صبیح بی بی صائم بابا جلدی سے اندر آئیں۔۔۔غضب ہو گیا ہے غضب۔"

یقیناً اِسکا طوطا اسکی طوطی کو دھوکہ دے کر اُڑ گیا ہو گا۔صائم نے ہنستے ہوئے پیشن گوئی کی۔

" امارے طوطے کو کچھ نہیں ہوا"

پھر کیا ہوا ہے؟ صبیح زمین پر دباؤ ڈالتی کھڑی ہوئی۔

"نکاح ہو گیا ہے۔۔۔نکاح"

نکاح..؟صائم نے صبیح کو دیکھ کر دوہرایا

کس کا گل خان کا؟"وہ محظوظ ہوتی مستفسر ہوئی۔"

گل خان امارے سوا کسی اور سے نکاح کرے گی تو ٹانگیں نہیں توڑ دے گا ام اُسکی۔۔۔ہم تو حرباجی کی بات کر رہا ہے۔اُنکا نکاح ہو گیا ہے"

صائم ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا

صبیح نے حیرت سے اُسے دیکھا

کوئی خواب تو نہیں دیکھ لیا گل فشاں۔۔۔"صائم نے بات کی سنگینی کو کم کرنے کی لاشعوری کوشش کی جبکہ صبیح اب تک ساکت تھی۔

جاگتے میں خواب نہیں دیکھتا ام۔۔۔"

ابھی خبر نامے میں دیکھا ام نے۔۔۔وہ خبروں والا بتا رہی تھی کہ حر باجی کا نکاح ہوا ہے وہ اُس چھپکلی "والے کے ساتھ۔اور اُن دونوں کا تصویر بھی آرہا ہے بار بار۔۔

. صبیح اور صائم نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر دونوں اندر کی طرف بھاگے

☆☆☆☆

رائل بلو کُرتا کیپری، ہم رنگ ڈوپٹہ جس پر پر کہیں کہیں سفید چھوٹا پھول نما پرنٹ تھا اور سفید نفیس ہیلز پاؤں میں پہنے وہ ڈیزاسٹر ہوٹل کے سامنے کھڑی تھی۔

ہوٹل کی عمارت خاصی بلند اور شاندار تھی، مغربی طرز کا انٹیریئر اور گلاس مرر کے اندر جلتی بجھتی روشنیاں عمارت کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھیں۔

حر نے نگاہ اُٹھا کر اپنے اطراف میں دیکھا وہ اُس وقت وہاں کسی بھی طرح کی میڈیا گیدر نگ اور فارمل ٹاک نہیں چاہتی تھی سو بِنا رکے داخلی دروازہ عبور کر گئی۔عمارت کی کشادگی کے سبب اُسے دو حصوں میں منقسم کیا گیا تھا۔

ایک طرف ریستوران جبکہ دوسری جانب ہوٹل کا سٹے ایریا تھا۔

عمارت سے اندر آؤ تو سیاہ و سفید ماربل کا فرش اور فرشی رنگ سے مطابقت رکھتے صوفے جو کہ گولائی کی شکل میں تھے، سِٹنگ ایریا کے بلکل سامنے زرا فاصلے پر ریسپشن تھا شیشے کے بنے کاؤنٹر کے دوسری جانب سیاہ کوٹ میں ملبوس لڑکی اور دوسری طرف اُسی ڈریس کوڈ میں موجود ایک لڑکا کھڑا تھا۔

اُسنے ایک ہی نگاہ میں وہاں موجود ہر شے کا سرسری جائزہ لیا اور آگے بڑھی اب اُسکا رخ ریستوران کی جانب تھا۔

ایکسکیوزمی میم! کیا آپ حزام داؤد کی گیسٹ ہیں؟" اُسکے عقب سے انجانی صدا نے اُسے رکنے پر مجبور کیا۔

وہ ہینڈ بیگ ایک کلائی سے دوسری میں منتقل کرتی پلٹی۔

سامنے استادہ شخص ہوٹل کا کوئی ورکر معلوم ہوتا تھا جس کا اندازہ حرکو اُسکے ڈریس کوڈ سے ہوا تھا۔

آپ سے کس نے کہا؟" وہ محتاط ہوئی تھی۔"

حزام سر نے۔۔" وہ پُر اعتماد لہجے میں بولا۔"

جی۔۔" انہی سے ملنے آئی ہوں۔"

اوکے میم۔" اُسنے کہہ کر دور کھڑے کسی شخص کو اشارہ کیا اور خود مسکرا کر آگے بڑھ گیا۔"

حر نے دوسری سمت دیکھا تو ہاتھ میں ٹرے تھامے ایک ویٹر اُسی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

آپ اُس طرف آئیں" ویٹر نے پرائیویٹ ایریا کی طرف اشارہ کیا تھا۔"

حر نے چونک کر اُسے دیکھا تھا

پلیز میم! آپ کی ٹیبل وہاں ہے۔" ویٹر نے التجائیہ انداز میں کہا۔"

"ٹھیک ہے چلو۔"

ویٹر کے پیچھے چلتی گلاس ڈور عبور کرتے اُسے پہلی دفعہ شدت سے احساس ہوا کہ اُسے حزام داؤد کے ایک پیغام پر وہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔

ریستوران کا نجی ہال مکمل طور پر خالی تھا، مدھم دھنوں کے سنگ چاروں طرف جلتی موم بتیاں اور چھت پر نصب فینسی فانوس چاروں طرف راحت بخش روشنی بکھیرتے وہاں کے ماحول کو پُرکشش بنا رہے تھے۔

ویٹر نے بے شمار گول میزوں کے وسط میں موجود ایک میز کی طرف اشارہ کیا۔

میڈم آپ کی جگہ یہاں ہے" میز پر موجود تازہ للی کے پھولوں نے اُسے پل بھر کے لیئے ورطہ حرت" میں مبتلا کیا تھا۔

وہ بنا کوئی تاثر دیئے کرسی پر براجمان ہوئی لاشعوری طور پر بالوں کے کرلز کو ہاتھوں سے درست کرتی "گردن اونچی کر کے ویٹر کی جانب دیکھا" مسٹر حزام داؤد کہاں ہیں؟

ویٹر بنا کچھ کہے اُسکی جانب مسکراہٹ اُچھالتا آگے بڑھ گیا۔

حر نے تیوری چڑھائے اُسکی پشت کو گھورا تھا۔

یہ مسٹر حزام کونسی ہوررموودی کی ریہرسل کر رہے ہیں، بات کرنی ہے تو سامنے آئیں اتنا فارمل" کیوں ہو رہے ہیں یوں جیسے میں اُنکی اصلیت سے ناواقف ہوں "کلائی میں موجود بریسلٹ پر ایچ کے حروف پر انگلی پھیرتی وہ پُرسوچ نگاہوں سے للیز کو تک رہی تھی جب اچانک اُسکی نگاہ للی کے بنچ میں اٹکے ایک گلابی نوٹ پر ٹھہر گئی۔

روم نمبر 420۔۔"رومز کی طرف آؤں" اُسنے اچھنبے سے نوٹ میں لکھا جانے والا پیغام پڑھا۔"

مسٹر حزام داؤد مجھ سے ملنا چاہتے تھے یہ بات اتنی معمولی نہیں اور اب وہ مجھ سے ریستوران میں ملنے" "کے بجائے رومز کی طرف آنے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔اٹز سٹرینج۔

.اب کے اُسے معاملے کی سنگینی کا شدت سے احساس ہوا تھا

حزام داؤد کا پیغام میں اُسے ملنے کے لیئے بلانا بے حد غیر معمولی تھا اتنا تو جانتی تھی اور یہ بھی کہ حزام داؤد سے ملاقات اُسے کسی بہت بڑی پریشانی میں مبتلا کر سکتی ہے اس سب کے باوجود تا حال وہ حزام داؤد کی پہیلیاں سمجھنے سے قاصر تھی۔

جانا چاہیئے یا نہیں" سانس اندر کھینچ کر اُسنے خود سے سوال کیا تھا۔"

اِس سے پہلے کہ وہ اپنی نشت چھوڑتی وہی ویٹر اُس کی میز کے قریب آتا دکھائی دیا

حر نے نگاہوں کا زاویہ تبدیل کیا۔ ویٹر نے ٹشو میں لپٹا ایک کاغذ جوس کے گلاس کے ساتھ اُسکے سامنے رکھا۔

سفید ٹشو کے کونے پر سرخ روشنائی سے "پلیز اوپن اِٹ" لکھا تھا۔

حُر نے تاخیر کے بِنا ہی ٹشو سے کاغذ نکالا۔

آپ اتنا وقت کیوں لگا رہی ہیں! میں جانتا ہوں۔ آپ سوچ رہی ہو نگی کہ میں نے آپ کو رومز کی" طرف کیوں بلایا ہے جبکہ ہم پبلک یا فیملی ایریا میں بھی مل سکتے تھے۔

وجہ صرف اتنی ہے کہ میں نہیں چاہتا پبلک ایریا میں کوئی ہمیں ایک ساتھ دیکھے، یا ہوٹل کا سٹاف کسی قسم کی کوئی رائے قائم کرے، اور سب سے بڑھ کر میں میڈیا کی انوالومنٹ قطعً نہیں چاہتا۔

یقیناً آپ کے لیئے ایک سیاسی حریف پر اعتبار کرنا مشکل امر ہے مگر سیاست میں بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ یہاں بہت سی انہونیاں ہوتی ہیں۔

"میں امید کرتا ہوں آپ میری بات کو سمجھیں گی

حزام داؤد مجھ سے آخر ایسا کہنا چاہتے ہیں جو اس قدر راز داری برتی جارہی ہے۔۔۔پولیٹکل ٹاک تو" "پارٹی کے باقی ارکان کے سامنے بھی کی جاسکتی تھی پھر۔۔۔

"کہیں وہ آخری کیمپین سے پہلے کسی درمیانی راہ کی تلاش میں تو نہیں

تحریر پڑھنے کے بعد اُسکے ذہن میں آنے والا پہلا خیال یہی تھا۔

بات تو سمجھ رہی ہوں حزام داؤد مگر مجھے تم پر ایک فیصد بھی اعتبار نہیں "لیکن جب یہاں تک آ ہی گئ" ہوں تو دیکھ لیتے ہیں سفید پھولوں کی آڑ میں تم کونسی دشمنی نبھانے چلے ہو۔۔۔

اُسنے نشت چھوڑی تھی اور جاتے جاتے پلٹ کر للیز کو دیکھا "آئی ڈونٹ بلیو اِن حزام داؤد بٹ آئی رئیلی "لائک للیز

☆☆☆☆☆

جی ہاں ناظرین جتنے حیران آپ ہیں اُتنے ہی پریشان ہم بھی ہیں۔ دو سیاسی حریف ایک ساتھ۔۔۔

تاریخ میں ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ دو سیاستدانوں نے ایک دوسرے سے نکاح کیا ہو۔"

جی ہاں آپ بلکل صحیح سن رہے ہیں میں کسی اور کی نہیں بلکہ حزام داؤد اور حر محتشم کی بات کر رہا ہوں۔

کل تک جو دشمن تھے آج ہمسفر ہو گئے۔وہ کہتے ناں کہ

دشمنی جم کر و لیکن یہ گنجائش رہے"

"جب کبھی ہم دوست ہو جائیں تو شرمندہ نہ ہوں

یہ نکاح کوئی معمولی بات نہیں اور حیران کن بات یہ ہے کہ کل تک جو ایک دوسرے کو دیکھنا پسند نہیں کرتے انہوں نے ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے کا عہد کیسے کر لیا۔کیا حر محتشم اور حزام داؤد اب تک میڈیا اور عوام کو بے وقوف بناتے رہے۔۔۔؟

کیا اُن دونوں نے اس نکاح کو میڈیا اور عوام کے علاوہ اپنے خاندان سے بھی خفیہ رکھا؟

یا یہ کوئی نئی سیاسی چال ہے؟

ایسے بہت سے سوال ہیں جو عوام کو پریشان کر رہے ہونگے۔

اینکر مسلسل بول رہا تھا جبکہ ساتھ ہی سکرین پر چلتی حزام اور حر کی تصاویر دو مختلف زاویوں سے پیش کی جا رہی تھی۔

ایک طرف وہ دونوں ایک دوسرے کو خوانخار نگاہوں سے تک رہے تھے دونوں کی تصاویر کے مابین دراڑ تھی تو دوسری طرف وہ مسکراتی نگاہوں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔

دو سیاسی حریفوں کے نکاح نے نا صرف ہمارے ملک بلکہ دیگر ممالک کو بھی حیران کر دیا ہے۔ حر" محتشم اور حزام داؤد کے نکاح کی خبروں نے ملک بھر میں تہلکہ مچا دیا ہے۔

اب سوال یہ بھی اُٹھتا ہے ناظرین کہ اگر یہ دونوں پہلے ہی ایسا چاہتے تھے تو دشمنی کا دکھاوا کیوں کیا گیا۔

اِن تمام سوالات کے جواب تو دینا ہونگے۔

"حر محتشم اور حزام داؤد کے نکاح سے متعلق مزید اپ ڈیٹ کے لیئے ہمارے ساتھ جُڑے رہیئے۔

نیوز اینکر نے پیشاوانہ انداز میں سنسنی پھیلائی تھی۔

ان کا نکاح کب ہوا کہاں اور کیسے ؟" صائم نے ساکت بیٹھی صبیح کو ٹہوکا دیا۔"

صبیح۔۔۔" صائم نے جھنجھوڑا تھا"

ہاں..! سکتہ ٹوٹا تھا۔" یہ حر کے نکاح کی بات کر رہے ہیں ناں۔۔؟" اُسنے انگلی اُٹھا کر سکرین کی طرف .اشارہ کر کے تصدیق چاہی جیسے وہ کوئی برا خواب دیکھ رہی ہو

صحیح سن رہی ہو حر کا نکاح وہ بھی حزام داؤد کے ساتھ۔"اُسنے حزام کے نام پر زور دیا۔"

حر یہ نکاح کیسے کر سکتی ہیں۔۔ نہیں مطلب۔۔۔کیسے۔۔؟جو کچھ وہ سن اور دیکھ رہی تھی اُسکی سمجھ " سے بالاتر تھا۔

حر کا نکاح اچھنبے کی بات نہیں پریشانی یہ ہے کہ اُنکا نکاح حزام داؤد سے ہوا ہے"صائم نے نفی میں " گردن ہلاتے افسوس سے کہا۔

گل فشاں کچھ کھانے کے لیئے لاؤمیرا تو شوگر لیول ڈاؤن ہو رہا ہے" صبیح نے پیشانی پر اُبھرتے پانی کو" ٹشو سے صاف کرتے ہوئے کہا

گل فشاں نے صدمے سے گردن ہلائی۔

تم حفصہ نانی کو بلا کے لاؤ صائم وہ شامی صاحب سے بات کریں گی۔ آخر پتہ تو چلے کہ حر نے یہ سب کیا" کیوں"صائم سے کہتی وہ ایک بار پھر سکرین کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

☆☆☆☆

داؤد مینشن کے افراد کی حالت متحشم وِلا میں رہنے والوں سے مختلف نا تھی۔

دیکھ لیں اپنے چہیتے بھتیجے کے کارنامے۔۔سیاست کا ستیاناس کر کے مخالفین سے محبتیں نبھا رہا ہے۔"

اب کیوں چپ ہیں آپ کچھ بولتے کیوں نہیں۔ آپ تو کہتے تھے حزام مجھ سے مشورہ کیئے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔ وہ ہر چیز کی نفی کر سکتا ہے مگر میری نہیں۔۔۔

پھر اب۔۔۔؟ یہ نکاح یہ خبریں۔۔ کیا ہے یہ سب؟ یا نکاح بھی اُسنے آپ سے پوچھ کر کیا ہے۔" برہان داؤد کا بس چلتا تو ہر شے کو تہس نہس کر دیتا۔

"آخر ایسا کیا کر دیا ہے چاچو نے جو آپ اتنے ہائیپر ہو رہے ہیں۔ ایک نکاح ہی کیا ہے۔"

تمہیں درمیان میں بولنے کی اجازت کس نے دی۔۔ ہمارے معاملات سے دور رہو۔" جاذب کی" مداخلت نے برہان کے زخموں پر نمک کا کام کیا تھا۔

میں آپ کے نہیں حزام چاچو کے معاملے میں مداخلت کر رہا ہوں۔ ویسے بھی ابھی اب تک جو دکھایا جا رہا ہے وہ سب میڈیا کے توسط سے ہم تک پہنچ رہا ہے حزام چاچو نے اب تک براہِ راست کوئی بیان "نہیں دیا۔

میڈیا نے بھی انہی کے لفظوں کو کوڈ کیا ہے تم نے دیکھا نہیں وہ دونوں کیسے ایک دوسرے کو دیکھ کر" مسکرا رہے تھے۔" برہان داؤد نے برہمی سے کہا۔

جبکہ بہرام داؤد اب تک خاموشی اختیار کیئے ہوئے تھے۔

آپ تمام نتائج خود سے اخذ کیوں کر رہے ہیں، ایک بار چاچو کو واپس تو آجانے دیں۔

جاذب تم جاؤ یہاں سے" بہرام داؤد کا لہجہ حکمیہ تھا۔"

اور جاذب کو نا چاہتے ہوئے بھی اپنی جگہ چھوڑنی پڑی تھی۔

رئیس کو اندر بلواؤ" اب کے وہ برہان داؤد کی جانب دیکھتے مستفسر ہوئے تھے۔"

"رئیس کیا کرلے گا جو کچھ آپ کے لاڈلے نے کرنا تھا وہ کر چکا ہے۔"

میں نے کہا رئیس کو بلواؤ" بِنا دھاڑ کے وہ قدرے اونچی آواز میں بولے تھے۔"

برہان داؤد نے دانت بھینچے۔" آپ مانیں یا نہ مانیں مگر حزام داؤد ہمیں خساروں کی دلدل میں دھکیل چکا ہے"

.بہرام داؤد نے دُکھتے سر کو غیر محسوس انداز میں تھاما تھا

☆☆☆☆

لابی عبور کرتی وہ رومز کی طرف آئی تھی دونوں اطراف میں کمروں کے دروازوں پر چسپاں روم نمبر دیکھتی وہ کمرہ نمبر 420 تلاش کر رہی تھی، بلآخر بائیں جانب آخری کمرے پر اُسے 420 کے نمبرز دکھائی دیئے تھے۔

حزام داؤد نے روم نمبر بھی اپنی شخصیت کے عین مطابق چوز کیا ہے۔۔چار سو بیس۔۔۔"نمبر زپر" نگاہ ڈالتے اُسنے دروازے پر دستک دی اور ساتھ دروازے کا ناب گھمایا جو اُسکی توقع کے بر خلاف کھُلتا چلا گیا۔

"یہ عجوبہ نمبر چار بیس تو بہت ہی فاسٹ جا رہے ہیں دروازہ لاک ہی نہیں کیا۔"

وہ دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی اُسکے پیچھے کسی نے بے حد محتاط طریقے سے دروازہ بند کرتے ہی لاک کیا تھا۔

چھوٹی راہ داری عبور کرتی وہ جیسے ہی آگے بڑھی تو اندر کا منظر دیکھ کر ششدر رہ گئ۔

کمرے کی حالت دیکھ کر اُسکے قدم وہیں تھم گیئے، بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتی وہ مشکوک انداز میں آنکھیں چندھی کیئے کمرے کی ایک ایک چیز کو دیکھے گئ، اور اُس لمحے حر محتشم کو حزام داؤد کی ذہنی حالت پر شخص گزرا تھا۔

"یہ کیا تماشا لگایا ہے مسٹر حزام نے۔۔۔غصے سے سوچتی وہ متلاشی نگاہوں سے حزام کو دیکھنے لگی جو تمام منظر میں اُسے کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔

"مسٹر حزام۔۔۔"

حزام داؤد کہاں ہیں آپ" اب کی بار کہتی وہ ایک قدم آگے بڑھا گئ تھی۔ "

مسٹر حزام بس بہت ہوا آپ سامنے آرہے یا میں یہاں سے چلی جاؤں" پھولوں کی پتیوں پر چلتی وہ" کمرے کے وسط تک پہنچ چکی تھی۔

"مسٹر حزام۔۔۔"

غصے کے باعث آواز قدرے اونچی ہوئی تھی۔بولتے ہوئے اُسنے دو قدم پیچھے لیئے تبھی

کشادہ بیڈ کے دوسری طرف اُسے سیاہ جوتا دکھائی تو سرعت آگے بڑھی۔

کارپٹ پر نیم بے ہوشی کی حالت میں گرے شخص کو دیکھ کر پل بھر کے لیئے ٹھٹھکی ضرور تھی مگر خوف زدہ نہیں ہوئی تھی۔

چند لمحے وہ یونہی کھڑی کارپٹ پر پڑے حزام داؤد کے وجود کو دیکھتی رہی پھر آہستگی سے چلتی سنگل سیٹر صوفے پر جا بیٹھی۔

مسٹر داؤد اگر آپ کوئی ڈرامہ کر رہے ہیں تو اُٹھ جائیں۔۔۔کیونکہ میں آپ کے ڈرامے سے رتی برابر" بھی متاثر نہیں ہوں اور اگر آپ مجھے الیکشن کے نازک دنوں میں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں تو "ایک بات یاد رکھیں۔۔اس بار آپ کا واسطہ محتشم کمال سے نہیں حر محتشم سے ہے

حزام داؤد کا وجود ساکت رہا

مسٹر حزام۔۔۔"اُسکے وجود میں کوئی جنبش نہ پا کر وہ جھٹکے سے اُٹھی اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا سوفٹ ڈرنک کا گلاس اُسکے چہرے پر اُنڈیل دیا۔

حزام نے سختی سے آنکھیں بند کیں اور گہری سانس کھینچی۔

اب وہ گھٹنوں کے بل پر کارپٹ پر قدرے فاصلے پر بیٹھ رہی تھی

کچھ سیکنڈ اُسکی بھنچی آنکھوں کو دیکھنے کے بعد اپنا ہاتھ اُسکے کے چہرے کے قریب لا کر چٹکی بجائی"مسٹر حزام۔۔۔"بند آنکھوں کی پتلیوں میں حرکت ہوئی سُن دماغ نے جانی پہچانی آواز کی کھوج لگانے کی سعی کی۔

حزام داؤد آنکھیں کو جنبش دی۔۔۔"دماغ بیدار ہوا تھا اُسنے جھٹ سے آنکھیں کھولی اور حر محتشم کو" انجانی نگاہوں سے دیکھنے لگا جیسے کچھ سمجھنے کی سعی کر رہا ہو۔

ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مسٹر حزام۔۔۔۔"

اب ڈرامہ ختم کریں اپنا اور مجھے یہاں بلانے کا اپنا مقصد واضح کریں۔

اب کے اُسنے حر کے چہرے سے نگاہ ہٹا کر اطراف کا جائزہ لیا۔

اور اپنے ارد گرد کا منظر دیکھ کر حقیقتاً اُسکی آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں۔

وہ ہڑبڑا کا اُٹھا تھا

حر کو یکدم پیچھے ہونا پڑا

کھڑے ہوتے ہی اُسکا سر بری طرح چکرایا تھا، وہ سر تھامے بیڈ پر بیٹھ گیا

یہ سب کیا تماشہ ہے اور میں یہاں کیسے۔۔۔؟ انفیکٹ آپ یہاں کیوں ہیں۔۔۔؟" سر میں اُٹھتی ٹیسوں کے باوجود بھی اُسکا غصہ عروج پر تھا مگر طبیعت کی ناسازی کے باعث آواز کچھ مدھم تھی۔

امیزنگ۔۔۔ داد دینی پڑے گی مسٹر حزام داؤد!۔۔ ویل ڈن"

کتنے اچھے اداکار ہیں آپ! میں تو کہتی ہوں سیاست کو چھوڑیں اور اداکاری شروع کر دیں۔ باپ یا بڑے بھائی کا رول با آسانی مل جائے گا آپ کو۔"

حزام نے بھنویں سکیڑ کر غصے سے اُسے دیکھا تھا جو اب صوفے پر بیٹھ رہی تھی۔

بس بہت ہوا۔۔۔" وہ یکدم کھڑا ہوا" بہت سن لیا اور بہت برداشت کر لیا اب بس۔۔" اُسنے ہاتھ کھڑا کر کے تنبیہ کی

فشارِ خون بڑھا تو وہ ایک بار پھر لڑکھڑایا

بیٹھ جائیں مسٹر حزام بیٹھ جائیں۔۔۔ کہیں ایسان ہو پھر سے زمین بوس ہو جائیں" وہ تحمل سے کہتی اُسکے دردِ سر میں اضافہ کر گئ تھی۔

☆☆☆☆

نیوز اینکر مہر علی؟ فون کے دوسری جانب سے کسی نے تصدیق چاہی تھی۔

"یس سپیکنگ۔۔"

"آپ کے لئے بہت ہی اہم خبر ہے میرے پاس"

"آہاں!... ایسی کونسی خبر ہے آپ کے پاس؟"

اگر میں کہوں کہ اس وقت حر محتشم اور حزام داؤد ایک ہی ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے ڈیزاسٹر "ہوٹل میں موجود ہیں تو۔۔۔

"اور میں کسی انجان انسان کی بات پر یقین کیوں کرونگا؟"

کیونکہ آپ کے پاس اس کے علاوہ دوسرا اوپشن موجود نہیں۔۔ اگر آپ اپنے چینل سے یہ نیوز" بریک نہیں کرتے تو کچھ ہی دیر بعد یہ اعزاز کسی دوسرے چینل کے پاس ہو گا۔۔۔ وہ نیوز بریک "کر دیں گے

"اگر نیوز بریک کرنے کے بعد خبر جعلی نکلی تو؟"

خبر جھوٹی نہیں ہے وہ دونوں ایک ساتھ ہیں کسی کو انفارم کیئے بِنا۔۔۔ حتی کہ اُنکے دونوں کے پی اے" بھی اس خفیہ ملاقات سے انجان ہیں۔۔۔

آپ صحافی ہیں اور اب آپ پر منحصر کہ کس طرح اپنی صلاحتیوں کو استعمال میں لاتے ہوئے اس خبر کا رُخ موڑتے ہیں۔

"بال آپ کے کوٹ میں ہے جیسے چاہیں کھیلیں

پرمی۔۔۔ ہیلو۔۔۔ ہیلو! اُسنے بند فون کو گھُورا تھا اور اگلے ہی لمحے اُسکے چہرے پر مسکراہٹ چھائی" تھی۔

بریکنگ نیوز آن ائیر کروساقی۔۔۔ ہری اپ ایوری ون۔ وہ تالی بجاتا پُرجوش سب کو اپنی جانب متوجہ کر چکا تھا۔

کیا ہوا مہر؟ کونسی خبر؟" ساتھی نیوز اینکر نے گردن گھما کر سوال کیا تھا۔"

"جو ہوا ہے اور ہونے جا رہا ہے وہ تم سمیت سب کے ہوش اُڑا دے گا"

لاریب نے ناسمجھی سے اُسکی جانب دیکھا۔

ساقی تم رپوٹرز اور کیمرہ مین کو لے کر ڈیزاسٹر ہوٹل پہنچو۔

عائشہ تم میری جگہ لاریب کے ساتھ بریکنگ نیوز کے لیئے لائیو جاؤ گی ابھی۔۔۔اور

پر نیوز ہے کیا؟" کہیں بلاسٹ ہوا ہے؟" عائشہ نے بھنویں سکیڑیں تھی۔"

نیوز روم میں موجود سبھی لوگ مہر علی کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"بلاسٹ ہی ہوا ہے.. اب تم ہی بتاؤ کہ حرمحتشم اور حزام داؤد کا سیکنڈل کوئی معمولی بات ہے"

عائشہ سمیت سب نے حیرت سے اور بے یقینی سے ایک دوسرے دیکھا

"لاریب کا سر نفی میں ہلا تھا"فیک نیوز۔۔۔

خبر پکی ہے وہ دونوں ڈیزاسٹر ہوٹل میں اپنی زندگی میں ہونے والے سب سے بڑے ڈیزاسٹر سے "
بے خبر ہیں۔

مگر ضروری تو نہیں یہ کوئی سکینڈل ہو. ہم اتنی بڑی نیوز بغیر کسی پروف کے اپنے چینل کے توسط سے "
"بریک نہیں کر سکتے۔ تھوڑا انتظار کرو

لاریب نے اُسکی بات کاٹی

اُنہوں نے میڈیا سے اس خبر کو پوشیدہ رکھا اُن کے قریبی لوگ اس بات سے انجان ہیں اور تم کہتی ہو" سکینڈل نہیں۔۔۔" وہ گھومتا ہوا اُسکی پشت پر آکر ٹھہر گیا۔

اور تم ہمیں یہ بتانا چاہ رہے ہو کہ دو سیاسی حریفوں کے مابین محبت ہو گئی ہے" اُسنے گردن گھما کر سر" اونچا کر کے کرسی کی پشت پر استادہ مہر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

ہو بھی سکتی ہے۔۔" اُسنے کندھے اُچکائے۔"

میں ساقی (کیمرہ مین) کے ساتھ ہوٹل جا رہا ہوں تم سب ریڈی رہو میری کال آتے ہی نیوز بریک" "کر دینا۔

عائشہ نے پریشان سی نگاہوں سے اُسے دیکھا۔

ایسے مت دیکھو مجھے۔۔۔ ہمارے چینل سے نیوز بریک ہوتے ہی باقی تمام چینلز بھی ہمیں فالو کریں" "گے اور اپنے رپوٹرز کو ہوٹل روانہ کریں گے پھر اُنہیں میڈیا کے سامنے آنا ہی پڑے گا۔

" مگر سی ای او۔۔ اُن سے پوچھے بغیر کیسے؟"

اگر نیوز فیک ہوئی تب بھی تم میں سے کسی پر کوئی حرف نہیں آنے دونگا۔۔ ٹرسٹ می لاریب آئی وِل" "ہینڈل اِٹ۔

اُسکے یقین دلانے پر اُسکا سر اثبات میں ہلا "ٹھیک ہے ہم ریڈی ہیں" وہ سانس اندر اُنڈیلتی مستفسر ہوئی.

☆☆☆☆

میری سوفٹ ڈرنک میں کیا ملوایا تھا آپ نے؟ شدتِ ضبط کے باعث اُسکے رگیں تنی تھی۔

میں۔۔" حر نے اپنی جانب اشارہ کیا"

ڈرامہ بند کریں, آپ نے مجھے بلایا تھا یہ کہہ کر کے ملکی مفاد کے لیئے مجھے الیکشن سے پہلے ایک بار آپ" سے ملنا چاہیئے اور یہ کہ اگر میں اپنے عوام کے ساتھ مخلص ہوں تو آپ سے ملنے سے انکار نہیں "کرونگی

واٹ ربش! اُسنے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر جلتی موم بتیوں کو ہاتھ سے زمین پر دھکیلا تھا۔ کچھ موم اُسکے ہاتھوں پر گرتی اُسکی تکلیف میں اضافہ کر گئی تھی۔

حزام داؤد اگر اپنی آخری سانسیں لے رہا ہو تب بھی حر متحشم کو دیکھنا نہیں چاہے گا۔ اور ڈرامہ میں" نہیں آپ نے میرے ساتھ کیا ہے۔

پہلے میری سوفٹ ڈرنک میں کچھ ملوایا اور اُسکے بعد میں اس کمرے تک آ پہنچا۔۔۔ کب کیسے کون لایا یہ "میں نہیں جانتا لیکن آپ بہت اچھے سے جانتی ہیں

میری سوچ آپ کی طرح اس قدر محدود نہیں جو دشمن کو زیر کرنے لئے ایسے اوچھے ہتھکنڈے اپناؤں۔۔۔ حرمحتشم اگر دشمنی کرنا جانتی ہے تو آنکھیوں میں آنکھیں ڈال کر دشمنی نبھانا بھی جانتی ہے, میں آپ کی طرح پِیٹھ پر وار نہیں کرتی مسٹر حزام۔۔۔

آپ کی جھوٹی کہانیوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے مجھے" نفرت سے کہتے اُسنے کوٹ کی جیب میں فون" ٹٹولا تھا, جیب خالی تھی فون غائب تھا۔

میرا فون واپس دیں" اُسنے چبا چبا کر حر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔"

ڈسکسٹنک۔۔۔ "یعنی آپ اپنی ضد پر ڈٹے ہوئے ہیں, مگر اپنی آواز تو پہچانتے ہیں ناں آپ۔۔۔"

ابھی آپ کو آپ کا ہی وائس نوڈ سناتی ہوں۔

حر نے بیگ آگے کر کے فون تلاش کرنے کی سعی کی مگر بیگ میں فون کے سوا تمام اشیاء موجود تھیں۔

میرا فون۔۔۔ "اُسنے سر اُٹھا کر حزام کی جانب دیکھا تھا۔"

نہیں ہے" وہ بے حد مدھم لہجے میں بولی تھی۔"

چچ! حزام نے رخ دوسری جانب کیا تھا۔

او نسٹلی سپیکنگ مسٹر حزام میں نے آپ کو یہاں نہیں بلایا۔۔۔ بلکہ آپ کے بلانے پر یہاں آئی"
ہوں۔

اُسکے لہجے میں کچھ تو ایسا ضرور تھا کہ حزام داؤد نے چہرہ اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔

چند ثانیئے اُسکے شکن آلود پیشانی کو تکتے رہنے کے بعد اُسکی آواز گونجی تھی۔

"تو پھر مبارک ہو ہم دونوں یہاں پھنس چکے ہیں"

حرنے نا سمجھی سے اُسے دیکھا تھا

ہم۔۔۔؟ آپ اور میں۔۔۔؟

جی! نہ میں آپ کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں اور نہ آپ میری اس لئے یہ منہ دکھائی کی رسم کسی اور کی"
"طرف سے ہے

"ناممکن۔۔۔ کوئی ہم دونوں کو اس طرح کیوں پھسائے گا؟"

اس وقت جتنی لاعلم آپ ہیں اُتنا میں بھی ہوں۔ ہمارے ساتھ یہ سب کس نے کیا فلحال یہ جاننے سے"
" زیادہ ضروری ہمارا اس ہوٹل سے باہر نکلنا ہے

"لیکن ہم ایک ساتھ باہر نہیں جاسکتے کچھ بھی ہو سکتا ہے"

"حزام نے اُسکا خدشہ سمجھتے سر اثبات میں ہلایا" پہلے آپ جائیں پھر کچھ دیر میں یہاں سے نکلتا ہوں

حر سر ہلاتی صوفے سے اٹھی اُسکا رخ دروازے کی جانب تھا چھوٹی راہ داری عبور کر کے اُسنے ناب گھمایا۔۔۔

ایک بار۔۔۔ دو بار۔۔۔ بار بار۔۔۔ پھر گہرا سانس لیتی پلٹی۔

دونوں کی نگاہیں ملی "ہم لاک ہو چکے ہیں" بیک وقت دونوں کے لبوں سے ادا ہوا تھا۔"

حزام نے متفکر انداز میں پیشانی سہلائی تھی حر آہستگی سے سابقہ پوزیشن میں صوفے پر براجمان ہوئی اور بائیں طرف رکھی فینسی میز پر موجود پلیٹ سے سٹرابیری کا ٹکڑا اُٹھا کر منہ میں ڈالا۔

حزام کو اُسکی حرکت ناگوار گزری "ہم یہاں ٹی پارٹی کرنے نہیں آئے۔۔۔ ہم بری طرح پھنس چکے ہیں, دونوں کے فون غائب ہیں, دروازہ لاک ہے اور ہم یہ تک نہیں جانتے کہ آگے کیا ہو گا اور آپ کھانے سے لطف اندوز ہو رہی ہیں" وہ لفظ چبا چبا کر بولا۔

تو کیا کروں آپ کی طرح شور مچاؤں؟" اب یہاں پھنس گئے ہیں تو کچھ دیر کے لئے اپنی ایگو کو ایک طرف رکھ کر مسئلے کا حل سوچیں"

ا"ور اس مسئلے میں ہم آپ کی بدولت پھنسے ہیں۔

"یہ سب آپ کی وجہ ہوا ہے اگر آپ یہاں نہ آتیں تو معاملے کی سنگینی کچھ کم ہو سکتی تھی"

سارا بلیم مجھ پر مت ڈالیں مسٹر حزام۔۔۔ کیونکہ ہم دونوں کو ہی دھوکے سے یہاں بلایا گیا ہے, اگر میں یہاں آئی ہوں تو آپ کو بھی یہاں تک لایا گیا ہے۔"

اپنی مرضی سے یہاں نہیں آیا بے ہوشی کی حالت میں لایا گیا ہوں۔ جبکہ آپ تو ہوش میں ہوتے ہوئے یہاں تک آگئی۔"

حر نے اُسے گھورتے ہوئے سڑابیری کا دوسرا ٹکڑا منہ میں ڈالا تھا۔

حزام کو اُسکا پُر سکون انداز اور معاملے کی سنگینی کو نظر انداز کرنا تشویش میں مبتلا کر گیا۔

اگر یہ سب آپ کی پلاننگ ہوئی تو یاد رکھیئے آپ مجھ سے بچ نہیں سکیں گی۔ کیونکہ ابھی تک آپ نے حزام داؤد کی دشمنی دیکھی ہی نہیں" اُسنے انگشتِ شہادت اُٹھا کر حر کو بہت کچھ باور کروایا۔"

آپ کو جو سمجھنا ہیں سمجھتے رہیں۔۔۔ آپ کو مزید کلیریفکیشنز نہیں دونگی, کیونکہ میں آپ کو اس قابل ہی نہیں سمجھتی۔"

مجھے بھی آپ کی وضاحتیں درکار نہیں۔ صرف مجبوری میں برداشت کر رہا ہوں کیونکہ اس وقت آپ کو برداشت کرنے کے علاوہ دوسرا کوئی آپشن نہیں۔"

کہہ لیا۔۔۔؟" حر نے استہفامیہ ابرو اُٹھائے"

حزام نے بے زاری سے اُسکی طرف دیکھا پھر اُسکی جانب پشت کرتا بیڈ کی دوسری طرف جا بیٹھا۔

بے وقوف بوڑھا" حرنا گواری سے اُسکی پشت تکتی بڑبڑائی مگر بڑبڑاہٹ اتنی واضح تھی کے کمرے میں "
"موجود درخ موڑے ہوئے شخص نے با آسانی سنی تھی۔

اس لڑکی کو آنکھوں کے علاج کی اشدت ضرورت ہے" بدلے میں وہ بھی بڑبڑایا تھا"

اور آپ کو دماغ کے علاج کی" اب کے اُسنے بلند آواز میں کہا تھااور حزام داؤد صبر کا گھونٹ بھر کے "
رہ گیا۔

☆☆☆☆

آپ حر کے ساتھ مل کے مجھ سے باتیں چھپانے لگے ہیں احتشام صاحب, لیکن آپ ایک بات یاد "
رکھیں اگر حر کو کچھ ہوا تو آپ کے لئے مشکل ہو جائے گی" حفصہ کمال کا غصہ کسی طور بھی کم نہیں ہو رہا
تھا۔

میں آپ سب کی طرح بے حد پریشان ہوں, آپ یقین کریں حر نے مجھ سے کچھ بھی ڈسکس نہیں کیا
تھا۔ وہ بہت سے معاملات میں مجھے بھی اندھیرے میں رکھتی ہیں۔

آپ اچھی طرح جانتی ہیں اگر وہ مجھ سے اس بارے میں مشاورت کرتیں تو انہیں ایسا کبھی نہ کرنے
" دیتا۔

مگر میڈیا کے سامنے ابھی آپ نے کہا تھا کہ آپ لاعلم نہیں تھے" صائم نے تیکھی نگاہوں سے تکتے" سوال کیا۔

میرے گھر کے باہر میڈیا والوں نے مجھے گھیرا تو مصلیحتاً مجھے یہ کہنا پڑا کہ ہم سب اُنکے اقدام سے" واقف تھے۔ کیونکہ حر اور حزام داؤد نے یہ قدم کیوں اُٹھایا فلحال کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہو سکتا ہے حزام" داؤد یا بہرام داؤد نے اُن پر کسی قسم کا کوئی دباؤ ڈالا ہو اور اُنہیں مجبوراً اتنا بڑا اسٹیپ لینا پڑا۔

یعنی آپ کے کہنے کا مطلب ہے حر نے جو بھی کیا وہ خود کو کسی بڑی مشکل سے بچانے کے لئے" کیا" صبیح نے استہفامیہ ابرو اُچکائے۔

"میں اس بارے ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا جب تک وہ خود یہاں نہیں آجاتیں۔"

یہ سب بہت عجیب بلکہ ناقابلِ یقین ہے۔ پچھلے دو گھنٹوں سے اُن کے سیکنڈل کی خبریں نشر ہو رہی" تھیں پھر اچانک نکاح کی خبریں اور اُن دونوں کا مطمئن چہرہ جو بار بار ہر نیوز چینل پر دکھایا جا رہا ہے۔

.مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا آخر ہو کیا رہا ہے۔" حفصہ نے اپنا سر تھاما تھا

حر کا فون بھی بند ہے گاڈز کو وہ اپنے ساتھ لے کر نہیں گئیں۔۔۔ اب تک واپس کیوں نہیں آئی یہ" تک نہیں معلوم" صائم کی باتوں نے حفصہ کی پریشانی میں اضافہ کیا تھا۔

"مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے سوچنے سمجھنے کی تمام تر صلاحتیں سلب ہو گئی ہوں"

آپ پریشان نہ ہوں نانو! سب ٹھیک ہو جائے گا۔ صبیح نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُنکے کندھا تھپتھپاتے دلاسہ دیا تھا۔

صبیح کا فون بجنے پر وہ سب اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔

جلدی دیکھو کہیں حر کا فون نہ ہو" حفصہ کی کی جیسے جان میں جان آئی تھی۔"

فریال نانو ہیں" صبیح نے بجھے دل سے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"

حفصہ نے گہری سانس لی"

"آپ بات کریں یقیناً انہوں نے بھی نیوز دیکھ لی ہو گی"

میں کیا کہو نگی فریال سے" حفصہ سر اُٹھا کر سوالیہ نگاہیں اُسکے چہرے پر مرکوز کرتی مستفسر ہوئی۔"

آپ کو ہی بات کرنی ہو گی کیونکہ میرے پاس اُنکے کسی سوال کا جواب نہیں ہے" صبیح نے فون حفصہ" کی طرف بڑھایا تھا

"ہیلو! کیسی ہو فریال؟"

"میری بیٹی کیسی ہے پہلے یہ بتاؤ؟"

تم نے نیوز دیکھی ہے؟" حفصہ نے مدھم لہجے میں استفسار کیا۔"

نیوز تو پوری دنیا دیکھ رہی ہے حفصہ لیکن مجھے میڈیا اور نیوز سے نہیں صرف اپنی بیٹی سے سروکار"
"ہے۔بتاؤ مجھے وہ ٹھیک ہے؟

ہاں ٹھیک ہے۔۔"حفصہ نے خود پر جبر کرتے بامشکل خود کو رونے سے روکا تھا۔"

"میری بات کرواؤ اُس سے"

"وہ تم سے بات نہیں کرے گی جانتی تو ہو"

صرف آواز سنوا دو میری تسلی ہو جائے گی" لہجے میں التجا تھی۔"

"نہیں سنوا سکتی"

کیوں.."فریال نے فون کو مضبوطی سے تھاما تھا۔"

"وہ ابھی تک کمال وِلا نہیں پہنچی"

میں نے تم سے کہا اُسے سیاست سے دور رکھو, مت گھسیٹو اُسے۔۔۔لیکن تم نے میری بات نہیں مانی,"
"تم نے اُسے نہیں روکا

"میں نے اُسے بہت روکا بہت سمجھایا پر وہ نہیں مانی"

وہ صرف تمہاری ہی تو سنتی ہے حفصہ اور تم کہتی ہو کہ اُسے منا نہیں سکی" فریال کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی۔

میں لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اُسے قائل نہیں کر سکی. اُسنے مجھ سے مشورہ نہیں کیا تھا نہ ہی پوچھا" تھا صرف اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ لیکن یہ وقت گزشتہ باتوں پر بحث کا نہیں ہے اس وقت حر کا گھر میں موجود ہونا زیادہ ضروری ہے۔ وہ ایک گھنٹہ پہلے ہوٹل سے نکلی تھی مگر ابھی تک گھر نہیں پہنچی, اُسکی گاڑی ہوٹل کے پارکنگ ایریا سے ڈرائیور واپس لے آیا ہے. اور وہ میڈیا کے سامنے حزام داؤد کے ساتھ اُسکی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

اب یہ تو طے ہے کہ جب وہ میڈیا کے سامنے اُسکے ساتھ گئی ہے تو وہ لوگ اُسکے ساتھ کچھ غلط نہیں کریں گے اس لیئے تسلی رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

تسلی رکھوں۔۔۔ یہ کوئی چھوٹی ہے بات ہے؟ بیٹی ہے وہ میری۔۔۔ ہر گزرتا لمحہ اپنے ساتھ کوئی نیا انکشاف لا رہا ہے جسے میڈیا بریکنگ نیوز کے طور بے باکی سے نشر کر رہے ہیں اور تم کہتی ہو تسلی رکھوں۔۔" فریال کی آواز قدرے اونچی ہوئی تھی

تم خود کو پُر سکون رکھو فریال۔ احتشام صاحب دیکھ رہے ہیں اس معاملے کو۔۔۔ ایک بار حر سے بات ہو جائے یا وہ واپس آجائے تو ساری بات کُھل کے سامنے آجائے گی۔"

اب تک کہاں تھے شامی صاحب۔۔۔ بات اس نہج تک پہنچی ہی کیوں۔۔۔"

مجھے تمہاری پارٹی یا سیاست سے کوئی غرض نہیں۔۔۔مجھے صرف اور صرف اپنی بیٹی سے سروکار ہے۔اگر اس نکاح کے پسِ پشت کوئی سیاسی کھیل کار فرما نہیں اور اُن دونوں نے یہ نکاح اپنی خوشی سے کیا ہے تو احتشام ملک کو بتادو کہ اپنی ناپاک سیاستوں کو حر کی زندگی سے دور رکھیں"

اپنی بات مکمل کرتی وہ فون بند کر چکی تھی جبکہ حفصہ کے ذہنی خلفشار میں اضافہ ہوا تھا۔

☆☆☆☆

آدھا گھنٹہ خاموشی سے گزرا تھا۔حزام ہنوز حر کی جانب پشت کیئے بیٹھا تھا۔اس ایک آدھے گھنٹے میں اُسنے روم سروس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر کمرے میں موجود لینڈ لائن بے جان تھا۔

تنگ آکر اُسنے فون کو زمین پر پٹخا تھا نگاہ سڑابیری کی پلیٹ پر پڑی۔۔پلیٹ خالی تھی۔

حزام نے متعجب نگاہوں سے حر کو دیکھا تھا۔وہ بے حد آرام سے سر آرام دہ صوفے کی پشت پر ٹِکائے آنکھیں بند کیئے ہوئی تھی یوں جیسے واقعی سب نارمل ہو۔۔وہ کمرہ وہاں پر جلتی موم بتیاں زمین پر سلیقے سے راستہ بناتی گلاب کی پتیاں جن پر وہ چل کر آئی تھی,کمرے میں حزام داؤد کی موجودگی سب اُس کے لیئے ہو۔

حزام داؤد کا دل چاہا حر محتشم کو ہمیشہ کے لیئے سُلا دے اُسکا گلہ دبا دے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو کم سے کم اُس لڑکی فوری طور پر وہاں سے غائب کر دے تا کہ اُسکی مشکل حل ہو۔۔۔ مگر نہ تو وہ قاتل تھا نہ جادوگر سو حر کو برداشت کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

خشمگین نگاہوں سے اُسے تکتے حزام نے ہنکارا بھرا تھا مقصد اُسے متوجہ کرنا تھا۔

مگر مخالف کے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوئی۔

ہم یہاں تفریح کرنے نہیں آئے "غصے سے کوٹ اُتارتے اُسنے باری باری دونوں آستین فولڈ کیں۔"

آپ کی کمپنی اتنی خوفناک ہے کہ کوئی انسان آپ کے ساتھ تفریح کر ہی نہیں سکتا۔ آج کا دن میری" "زندگی کا بدترین دن ہے کیونکہ یہ حزام داؤد کے ساتھ گزرا ہے

تو پھر اپنے بدترین دن کو بہترین دن میں تبدیل کرنے کے لئے کچھ سوچیں "ہمیں کسی بھی طرح" یہاں سے نکلنا ہو گا۔" اُسکا غصہ کسی طور کم نہیں رہا تھا۔

دشمنوں نے یہاں سے نکلنے کی کوئی راہ بھی تو نہیں چھوڑی اور مجھے لگتا ہے جب تک وہ نہیں چاہیں گے ہم یہاں سے نکل نہیں سکتے۔

وہ نشست چھوڑتی ایل ای ڈی کے قریب آئی۔

"ہم یہاں ہیں تو یقیناً باہر کوئی ہل چل تو ضرور ہوئی ہو گی۔"

حزام نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا "میڈیا میں ہل چل ؟" اُسنے استہفامیہ ابرو اُچکائے۔

حر کا سر اثبات میں ہلا تھا۔

ٹیلی ویژن سکرین پر نشر ہوتی خبروں نے جہاں حر کے خدشے کو درست ثابت کیا وہیں حزام داؤد کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔

نامعلوم ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حر محتشم اور حزام داؤد ڈیزاسٹر ہوٹل کے " ایک ہی کمرے میں پچھلے دو گھنٹے سے موجود ہیں۔ اس خبر میں کتنی سچائی ہے یہ جاننے کے لیئے ہمارے "ساتھ رہیں کیونکہ کچھ ہی دیر میں ہمارے رپوٹر اور کیمرہ مین ہوٹل کے اندر موجود ہونگے۔

نان سینس۔۔۔ نان سنینس ! اُسنے میز پر زور سے ہاتھ مارا تھا۔ شیشہ میں دراڑ آئی اور اُسکے ہاتھ پر چند خون کے قطرے نمودار ہوئے

"اب یہ گھٹیا خبریں بیچنے والے مجھے اسکینڈلائز کریں گے "

حر نے گردن موڑ کر پہلے اُسے پھر اُسکے ہاتھ کو دیکھا۔

آپ کے ہاتھ زخمی کر لینے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ وہ جو کرنا چاہتے تھے کر چکے ہیں۔۔ آپ یہاں " اکیلے بدنامی کا شکار نہیں ہو رہے آپ کے ساتھ مجھے بھی رگیدا جا رہا ہے۔

اس وقت ہمارا خود کو سیف زون میں لانا بے حد ضروری ہے۔۔۔اور آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ اسکینڈل ہم دونوں کو مہنگا پڑے گا"

تو کیا کروں۔۔۔؟ ہر ممکن کوشش تو کر لی یہاں سے نکلنے کی۔۔۔چیخ چِلا کر کسی کو اپنی مدد کے لئے بھی نہیں بلا سکتے کیوں روم ساؤنڈ پروف ہے۔

وہ آنکھیں مینچیں پیشانی سہلاتا صوفے پر بیٹھ گیا اُسکا ایک ہاتھ پیشانی پر تھا جبکہ دوسرا گھٹنے پر

میں یہ اسکینڈل افورڈ نہیں کر سکتا" اُسنے مدھم لہجے میں کہا۔"

وہ کچھ دیر تک اس کمرے کے دروازے پر ہونگے۔۔۔اور ہمیں اُن سب کو نہ صرف فیس کرنا ہے" "بلکہ ہماری یہاں موجودگی کی وجہ بھی بتانی ہو گی۔

کیا وجہ ہے ہمارے یہاں ایک ساتھ ہونے کی۔۔۔؟

اُسنے حر سے سوال کیا تو اُسکا چھبتا انداز حر کو بے حد برا لگا تھا۔

اب وہ خشمگین نگاہوں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

اگر آپ یہ سوچ رہی ہیں کہ ہم اُنکے سامنے سچائی کا پہاڑہ پڑیں گے اور وہ ہماری سچائی پر آنکھیں بند" کر کے اعتبار کر لیں گے, تو بلکل غلط سوچ رہی ہیں کیونکہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔

وہ ہمارے ایک ساتھ ہونے کو صرف بریکنگ نیوز کے طور پر پیش نہیں کریں گے بلکہ ہماری سچائی کو بھی بوگس ثابت کر دیں گے۔

"یہ میڈیا ہے محترمہ۔۔۔سچ کو جھوٹ ثابت کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

کچھ پل دونوں کے مابین خاموشی حائل رہی تھی۔وہ دونوں خود کو بچانا چاہتے مگر کیسے نہیں جانتے تھے۔

حزام نے کلائی پر بندھی گھڑی کی جانب نگاہ کی

حر چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی ٹہلنے لگی

حزام نے تھک کر گردن گرائی

حر چلتے چلتے جھک کر زمین پر پھیلے پھول سمیٹنے لگی

حزام نے ترچھی نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔

"میں اس شخص کے اسطرح منظرِ عام پر نہیں آسکتی جو میرے لیئے قابلِ نفرت ہے۔"

مجھے بھی آپ کے اسکینڈلائز ہونے کا شوق نہیں ہے۔میری پوری ہسٹری بے داغ رہی ہے,اپنے نام "کے ساتھ حر محتشم کا نام جُڑوا کر اِسے داغ دار نہیں کروا سکتا

کتنی خوش فہمیاں ہیں ناں آپ کو۔۔۔"وہ گردن اُٹھائے بنا ہی پھول سمیٹتی مستفسر ہوئی تھی۔"

اور کتنی غلط فہمیاں ہیں آپ کو۔۔۔"وہ بھی اُسی کے انداز میں گویا ہوا تھا لہجہ طنزیہ تھا آواز دھیمی"

اس مشکل میں ہم دونوں ایک ساتھ ہیں اور دونوں ہی اس سے نکلنا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

وہ اُسکی طرف دیکھتی بات کو ادھورا چھوڑ گئ

تو۔۔؟"حزام نے بے زاری سے پوچھا"

تو یہ مسٹر حزام داؤد کہ یہ آپ کا بیڈ روم نہیں ہے جہاں بکھری چیزیں آپ کے ملازم سمیٹنے آئیں۔۔۔ اُٹھیں۔۔۔اور کام پر لگیں۔

ساری کینڈلز بجھا کر ایک طرف رکھیں۔۔۔بلکہ چھپا دیں تا کہ کسی کو نظر نہ آئیں۔۔۔اور کمرہ صاف کرنے میں میری مدد کریں"

". میں کوئی آپ کا ملازم نہیں جسے آپ آڈر دیں رہی ہیں"

آڈر نہیں دے رہی بگڑی بات بنانے کی کوشش کر رہی ہوں۔اور آپ بھی زرا ٹھنڈے دماغ سے کام لیں"

"اچھا۔۔۔!کونسا جادوئی چراغ ہاتھ آیا ہے جو بگڑی بات سنوار لیں گی۔"

پہلے آپ یہ کمرہ سنوار لیں باقی باتیں بعد میں ہو نگی۔

حزام نے دونوں ہاتھ کمر پر دائیں بائیں ٹِکائے اُسے گھُورا تھا پھر موم بتیوں کو ایک ہی پھونک سے بھُجاتے اپنا غصہ نکالا۔

ابھی وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر گرائی ہوئی موم بتیوں کو اُٹھا رہا تھا جب کمرے کا دروازہ بجنے کی آواز پر وہ دونوں الرٹ ہوئے

ایک دوسرے کو دیکھنے کے ساتھ ہی اُن دونوں نے گردن گھما کر ایل ڈی سکرین پر دیکھا

جہاں اُسی کمرے کے دروازے کو براہِ راست دکھایا جا رہا تھا جس میں وہ دونوں اس وقت موجود تھے۔

ناظرین اس وقت آپ ہوٹل کے اندر کے مناظر دیکھ سکتے ہیں اور یہ۔۔۔رپوٹر نے دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا

وہ کمرہ ہے جس کے اندر ملک کے متوقع سیاستدان ہیں۔

"یہ جتنا سننے میں عجیب ہے اُتنا ہی دلچسپ بھی ہے۔

اب حزام داؤد اور حر صاحبہ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں یہ اُنہی سے جانیں گے

مگر آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ دروازہ لاک ہے ابھی تک کھولا نہیں گیا۔شاید وہ دونوں میڈیا کی "موجودگی اور اسکینڈل کے منظرِ عام پر آنے سے ناواقف ہیں۔

حزام نے سکرین سے نگاہیں ہٹا کر ایک بار پھر حر کی جانب دیکھا تھا

اب کیا کریں۔۔۔؟"وہ متفکر سا مستفسر ہوا"

نکاح کر لیتے ہیں مسٹر حزام "اُسنے بے حد سنجیدگی سے کہا"

حزام داؤد کو اُسکی بات پر دھچکا لگا تھا اُسنے کچھ کہنے کے لئے لب وا کئے تھے مگر بول نہیں سکا تھا۔

رپوٹرز اور نیوز کاسٹر کی قیاس آرائیاں عروج پر تھیں, جس حد تک ممکن تھا وہ اُن دونوں کی کردار کشی کر رہے تھے

اُنہیں دوغلہ اور مکار ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔وہ ثابت کرنے پر تُلے تھے کہ اُن دونوں کے مابین اب تک جو چپقلش چلتی آئی ہے وہ عوام کو بے وقوف بنانے کے لئے کی گئی تھی۔۔۔وہ دونوں ہمیشہ سے ساتھ تھے اور خفیہ ملاقات کرتے رہے اور اب ایک قابل صحافی نے اُنکی ساری چال بازی کو منظرِ عام پر لا کر تمام قصے کا ڈراپ سین کر دیا۔

آر یو اِن سینسیز "وہ اتنا ہی کہہ سکا تھا"

اُسے لگا کہ حر اُسکے ساتھ کوئی مذاق کر رہی ہے یا پھر معاملے کی سنگینی نے اُسکے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیا ہے.

یس آئی ایم" وہ کھڑی ہوتی اٹل لہجے میں بولی تھی۔"

حزام کو کھڑے ہونا پڑا تھا

مگر وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا تھا کم از کم وہ حر محتشم سے اس بات کی توقع نہیں رکھتا تھا۔۔۔خیالوں میں بھی نہیں۔۔۔خوابوں میں بھی نہیں۔۔۔

"اور وہ۔۔۔وہ مجسم حقیقت بنی کہہ رہی تھی" نکاح کر لیتے ہیں مسٹر حزام۔۔۔

☆☆☆☆

خبریں, فون کالز میڈیا کا پریشر۔۔۔تمام حالات نے بہرام داؤد کے ذہنی کو سکون غارت کیا تھا۔انہیں اپنا دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوا تھا۔

ڈیزاسٹر ہوٹل میں جانا حزام کے پلان میں شامل تھا یا اچانک سب ہوا؟"رئیس مؤدب سا سر جھکائے" بہرام داؤد کی عدالت میں تھا۔

بتاؤ رئیس۔۔۔"غصے کے باعث چہرہ لہو رنگ ہوا تھا۔"

"ج۔۔جی سر وہ اکثر وہاں جایا کرتے ہیں۔ایک دو گھنٹے گزارنے کے بعد واپس آجاتے ہیں۔"

"اکیلا جاتا ہے یا صرف آج گیا؟"

ایک دو دفعہ کے بعد وہ مجھے کبھی اپنے ساتھ لے کر نہیں گئے بس ایک گارڈ اور ڈرائیور اُن کے ساتھ ہوتے ہیں۔

یہ اُنکی روٹین میں شامل تھا اس لئے اُن کا آج وہاں جانا مجھے غیر معمولی محسوس نہیں ہوا" اُسنے جواب دینے کے ساتھ ساتھ خود کو محفوظ کرنے کے لیئے وضاحت بھی دی تھی۔

یقیناً وہ اندر اکیلا گیا ہو گا گارڈ ڈرائیور باہر ہونگے اس لئے اتنا سب کچھ ہوا۔" برہان داؤد نے اضافہ کیا۔

مگر حیران کُن بات یہ ہے کہ اتنا سب ہونے بعد بھی ڈرائیور اور گاڈ غافل کیسے رہے۔انہیں کیا پتہ نہیں چلا۔۔۔کیا انہوں نے حر محتشم کو بھی وہاں آتے نہیں دیکھا۔۔۔

یاد یکھ کر نظر انداز کیا۔وہ پُر سوچ نگاہوں سے بہرام داؤد کو تکتے مستفسر ہوئے۔

اس بات کا جواب تو گارڈ اور ڈرائیور ہی دے سکتے ہیں۔

سر ڈرائیور ہمارا وفادار ہے وہ جان دے سکتا ہے مگر حزام سر کے خلاف نہیں جا سکتا, البتہ گارڈ کے بارے میں کچھ نہیں کہا سکتا"

شرم آنی چاہیئے تمہیں رئیس۔۔۔ایک ایسا شخص جسکی گارنٹی تم خود بھی نہیں دے سکتے اُس کو بطور"
"گاڑد حزام کے ساتھ بھیجا کیسے تم نے۔

سر وہ ایک بہترین شوٹر ہے اس لیئے مجھے لگا۔۔۔"

بہترین شوٹر ہے مگر قابلِ اعتبار نہیں۔" بہرام داؤد نے رئیس کی بات کاٹی تھی"

"تم نے زندگی میں پہلی بار مجھے مایوس کیا ہے رئیس, میں تم سے یہ توقع نہیں رکھتا تھا

"رئیس کا جھکا سر مزید جُھکا تھا" اِسے آخری بار سمجھیں

گارڈ اور ڈرائیور سے رابطہ کرو اُن سے کہو کسی بھی طرح حزام سے میری بات کروائیں۔۔۔اس وقت
"میرا حزام سے بات کرنا بے حد ضروری ہے

"سر اگر آپ کہیں تو میں وہاں چلا جاؤں؟"

ہر گز نہیں۔۔۔اس وقت ہم میڈیا سے جتنا دور رہیں اُتنا ہی بہتر ہے۔ حزام سے بات ہو جائے اُس"
کے بعد ہی ہم کوئی قدم اُٹھائیں گے بغیر سوچے سمجھے اُٹھایا گیا کوئی بھی قدم اور جلد بازی میں کیا گیا
"فیصلہ ہمیں مزید پریشانی سے دوچار کر سکتا ہے

ٹھیک ہے سر "اُسکا سر ہلا تھا"

.برہان نے اُسے جانے کا اشارہ کیا

☆☆☆☆

"مجھے گُھورنے سے میڈیا آپ پر مہربان نہیں ہو گا۔" اُسے ساکت دیکھ کر وہ دو قدم آگے بڑھی تھی
مگر اُس کے اور حزام کے مابین اب بھی بہت فاصلہ تھا

بعض فاصلے مشکل سے مٹتے ہیں۔

"آپ نے ابھی کس کے نکاح کی بات کی؟" وہ اب تک بے یقین تھا

"ہمارے نکاح کی۔۔۔"

"آپ اپنے حواس کھو چکی ہیں مگر میں نہیں۔ آپ نے اتنی بڑی بات کی کیسے؟"

"اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے, میں نے کونسی انوکھی بات کی ہے آپ سے, ہزاروں نکاح
ہوتے ہیں مسٹر حزام۔۔۔ یہ کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔

اور جہاں تک حواس کی بات ہے تو میں مکمل طور پر اپنے حواسوں میں ہوں لیکن آپ میری بات سمجھنے
کی کوشش نہیں کر رہے۔

کیا سمجھنے کی کوشش کروں۔۔۔؟ جو آپ کہہ رہی ہیں وہ ناممکن ہے۔"

اُسنے رخ موڑا تھا۔

ہوتے ہونگے ہزاروں نکاح۔۔۔ مگر حرا اور حزام ایک ساتھ کبھی نہیں ہوسکتے۔ ہمیں کوئی حل" "دھونڈنا ہو گا۔

اُسکی بات پر حرنے کندھے اُچکائے "ٹھیک ہے۔۔ اگر آپ کے پاس خود کو سیف کرنے اور ریپوٹیشن "بجانے کا کوئی اور طریقہ ہے تو بتائیں

مجھے آپ کی ریپوٹیشن کی کوئی پرواہ نہیں۔۔۔" وہ ایک جھٹکے سے مڑا تھا۔"

میں نے بھی آپ کی عزت کی حفاظت کا بیڑہ نہیں اُٹھایا۔"

مجھے اپنی عزت عزیز ہے, سو یہ کڑوا گھونٹ بھرنا پڑے گا۔ اس سچوئیشن سے نکلنے اور فلوقت میڈیا کے "بے ہودہ سوالات سے بچنے کا یہی ایک طریقہ نظر آرہا ہے مجھے

حزام نے گہری سانس خارج کی

☆☆☆☆

آج وہ پھر سے حسیب عالمگیر کے سامنے بیٹھی بے آواز آنسو بہا رہی تھی اور وہ بے بسی سے سر جھکائے اُسکے خاموش آنسوؤں کا درد اپنے دل میں محسوس کر رہا تھا۔

وہ پھر سے چلا گیا حسیب۔ اُس کے لئے میں گھر کے کونے میں پڑی کوئی فالتو شے ہوں جسے وہ جب چاہے نظر انداز کر دیتا ہے۔"

میں اب تھکنے لگی ہوں حسیب۔ جتنی محبت میں نے اِس شخص سے کی ہے اگر کسی پہاڑ سے کرتی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔

کیا نہیں کیا میں نے اس ایک محبت کی خاطر۔۔۔؟

وہ نگاہیں اُٹھائے سوالیہ نگاہوں سے اُسکے جھکے سر کو دیکھنے لگی۔

حسیب عالمگیر نے جھکا سر اُٹھا کر خود سے اوپر تیسرے زینے پر بیٹھی فریال کو دیکھا تھا مگر وہ زیادہ دیر اُسکی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ نہیں سکا تھا سو نگاہوں کا زاویہ تبدیل کرتا اُسکے سائیڈ سے اوپر کی جانب جاتی ہری بیل کے بڑے سبز پتوں کو دیکھنے لگا۔

اُسنے صرف اپنا غم بھلانے کے لئے مجھ سے شادی کی، اپنا ڈپریشن ختم کرنے کے لئے۔ اُسے محض رونے کے لیئے ایک کندھا درکار تھا۔"

حسیب عالمگیر نے اپنے آنسو اندر اُتارے تھے۔

تم بھی تو میرے ساتھ یہی کرتی ہو فریال! تمہیں بھی رونے کے لیئے میرا کندھا درکار ہے۔ تم بھی اپنا غم مجھے سناتی ہو بلکل محتشم کمال کی طرح۔۔۔"

تم دونوں محبت میں ایک سے ہو" بے حس۔۔۔" دل کو زخمی کر دینے والے۔۔۔

تم دونوں کی محبتیں خود غرض ہیں۔۔۔خود تک محدود۔

.اُسنے تکلیف سے سوچا تھا

وہ سامنے بیٹھی گھنٹوں میں سر دیئے روتی ہوئی عورت سے بے پناہ محبت کرتا تھا اور وہی عورت اُسکے .سامنے کسی دوسرے مرد کی محبت کا رونا رو رہی تھی

محبت عجیب ہوتی ہے انسان کے وقار کو دو کوڑی کا کر دیتی ہے، عزتِ نفس کو تار تار۔۔۔انسان کو بے بس اور بے وقعت کر چھوڑتی ہے۔

جیسے اُن دونوں کو کر رہی تھی۔

فریال اقبال اگر محتشم کمال کی لاحاصل محبت میں آنسو بہا رہی تھی تو حسیب عالمگیر سالوں سے اُسکی محبت کے پیچھے خوار ہو رہا تھا۔وہ اُسکی ایک پکار پر سب کچھ چھوڑ کے اُسکے بہتے آنسو صاف کرنے چلا آتا۔

حسیب عالمگیر جو دنیا کے سامنے سر اُٹھا کر چلتا تھا فریال اقبال کے سامنے اُسکا سر اور نگاہیں دونوں جُھک .جایا کرتے تھے

محبت جھکا دیتی ہے

جو نہ جھکائے پھر وہ محبت نہیں ہوتی

بس کر دو فریال اور کتنا روؤ گی "تمہارے آنسو اب اریٹیٹ کر رہے ہیں مجھے۔"

وہ کہنا تو چاہتا تھا تمہارے آنسو میرے دل پر برستے اِسے سیلاب کر رہے ہیں خدارا اب بس کر دو مگر کہہ نہیں سکا تھا۔

اگر فریال اقبال مجبور تھی تو بے بس حسیب عالمگیر بھی تھا۔ فرق صرف اتنا تھا وہ رو سکتی، اپنی محبت کا برملا اظہار کر سکتی تھی اور وہ۔۔۔ وہ یہ دونوں کام نہیں کر سکتا تھا۔

اور کیا کروں۔۔" فریال نے گھٹنوں سے سر اُٹھا کر آنسو صاف کیئے تھے۔"

اُسکے دل میں اب بھی ماہ جبین ہے وہ دل میں ہی رہتی تو برداشت کر لیتی مگر وہ کہتا ہے "فریال تم ماہ جبین نہیں ہو سکتی چاہے لاکھ کوشش کر لو۔۔۔ اس لئے مجھ سے محبت کرنے کی کوشش نہ کیا کرو بے زار ہو جاؤ گی"

اُس نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا تھا فریال،"

"تم سب جانتی تھی۔

تو میں نے یہ کب کہا کہ وہ ماہ جبین کو دل سے نکال دے۔۔۔ وہیں رکھے وہیں رہنے دے بس زبان سے اظہار کرنا بند کر دے۔"

حسیب سیاہ ماربل کے زینوں کو خاموشی سے تکنے لگا۔

حسیب تم اُس سے بات کرو ناں۔۔۔وہ ناک رگڑتی سرخ ہوتی آنکھوں سے اُسکی سمت دیکھتی ایک بار پھر بولی تھی۔

حسیب عالمگیر نے آہ بھری تھی "وہ تمہاری محبت کو نہیں سمجھا میرے لفظوں کہاں سمجھے گا۔

کسی کے دل پر زبردستی قابظ نہیں ہوا جاتا نہ ہی محبتیں زبردستی کروائی جاسکتی ہیں،

"اگر ایسا ہوتا تو جنہیں میسر ہے اُنہیں راس آجاتی

طنز کر رہے ہو مجھ پر۔۔؟"وہ خفا ہوئی تھی۔"

حقیقت سے آگاہ رہا ہوں تمہیں۔جسے تم تسلیم کرنا نہیں چاہتی۔اُس نے تم سے کہا تھا کہ اُسے حریم" کے لیئے ماں چاہیئے،اپنے حصے کی محبت وہ ماہ جبین سے کر چکا ہے اور تم نے کہا تھا تمہیں صرف اُسکا "ساتھ چاہیئے۔۔۔تو پھر اب شکوہ کیسا؟

چلے جاؤ حسیب اور دوبارہ مت آنا"وہ جھٹکے سے اُٹھی تھی"

حسیب عالمگیر کا دل ڈوبا تھا۔

فریال!وہ دونوں زینے عبور کرتا آگے آیا تھا۔

"تم مجھے مزید تکلیف دے رہے ہو اس لئے چلے جاؤ۔"

میں صرف تمہیں اذیت سے بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ سچ کو تسلیم کر لو گی تو پُر سکون ہو جاؤ گی"
"فریال

مجھے ایک اچھے دوست کی ضرورت تھی جو میری بات سمجھ سکے، کڑوی حقیقت کا زہر دے کر زخموں"
"کو ناسور بنانے والے کسی سفاک اجنبی کی نہیں

تم ہمیشہ مجھے غلط سمجھتی ہو فریال۔۔۔"

"میں تمہارے دکھوں میں اضافہ نہیں دکھوں کا مداوا چاہتا ہوں۔

ایسے۔۔۔؟" اُسنے ابرو اُٹھا کر طنزیہ استفسار کیا۔"

اچھا معاف کر دو۔۔ غلطی ہو گئ" وہ ایک بار پھر جُھکا تھا"

"تم اُس سے بات کرو گے ناں؟"

ہمم! حسیب عالمگیر نے دل پر ہاتھ رکھتے سر کو

خم دیا تھا۔ وہ اُسکی بات کیسے ٹال دیتا۔

فریال نے آنکھوں کے نم کناروں کو مسکراتے ہوئے صاف کیا تھا۔

☆☆☆☆☆

!سوچنے کے لئے پوری رات نہیں ہے مسٹر حزام"

ہمیں جو بھی کرنا ہے جلدی کرنا ہے"نیوز پر نگاہ ڈالنے کے بعد اُسنے حزام کی جانب دیکھا تھا۔

حزام کو ایک بار پھر اُس پر شک ہونے لگا۔ سارا پلان، میڈیا، نیوز اور پھر نکاح۔ اُسے وہ سب حر محتشم کی پلاننگ کا حصہ محسوس ہونے لگا۔

میں آپ پر ٹرسٹ کیسے کرلوں۔۔۔؟ آپ پر۔۔"اُسنے انگلی اُٹھا کر حر کی جانب اشارہ کیا۔"

"جیسے میں "آپ پر" کر رہی ہوں ویسے ہی"

اس سب کے پیچھے آپ کی ہی کوئی سیاسی سازش نکلی تو۔۔؟ حزام نے استہفامیہ ابرو اُچکائے۔"

یہی الزام میں آپ پر بھی عائد کر سکتی ہوں، لیکن میں ایسا نہیں کر رہی۔"میڈیا کے سامنے نکاح کی" بات کہنا اگر آپ کے لئے مشکل ہے تو میرے لیئے بھی ہے، لیکن میں سب چیزوں کو پسِ پشت ڈال کر صرف اس مصیبت سے نکلنے کے لیئے اتنا بڑا رسک لے رہی ہوں۔

اگر آپ کو یہ سب صحیح نہیں لگتا تو ٹھیک ہے۔۔۔ کھولتے ہیں دروازہ پھر دیکھ لیں گے جو گا۔

وہ دوٹوک انداز میں بولی تھی۔اُسے حزام کی بات بے حد بری لگی تھی۔وہ بار بار اُسے ہی موردِ الزام ٹھہرا رہا تھا۔

وہ چہرے کے تاثرات درست کرتی دروازے کی جانب بڑھی۔

حزام نے فولڈڈ آسیتن اَن فولڈ کیں۔

وہ بس ایک لمحے کے لیئے الفاظ کو ترتیب دینے کور کی پھر دروازے کا ناب گھمایا جو اب تک اَن لاک کیا جا چکا تھا۔

دروازہ کُھلتا چلا گیا۔

میڈیا نے آگے بڑھ کر گھیرا تنگ کیا۔رپوٹرز کیمرہ اور چبھتے ہوئے سوالات۔

حرکی اوٹ میں حزام داؤد کی موجودگی واضح تھی۔

میم کیا آپ دونوں خفیہ ملاقاتیں کرتے آئے ہیں؟"رپوٹر نے فوراً مائیک آگے کیا۔"

یہ سلسلہ کب سے چلا آرہا ہے زرا اپنی ملاقاتوں پر روشنی ڈالیں؟"دوسرے رپوٹر نے آگے بڑھ کے" طنزیہ سوال کیا تھا۔

اگر اُسکی جگہ کوئی کمزور عصاب کی عورت ہوتی تو میڈیا کے گھٹیا سوالات پر ہمت ہار جاتی مگر وہ ضبط کا مظاہرہ کرتی بے تاثر چہرے کے ساتھ اُن کے بے ہودہ سوالات سن رہی تھی۔

بتائیں میم عوام جاننا چاہتے ہیں۔ کیا ان تمام سوالات کے جواب ہیں آپ کے پاس یا پھر۔۔۔"

بس بہت ہوا۔۔۔ ہم دونوں کو یہاں۔۔۔"

اُسنے بولنے کی کوشش کی مگر جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی کسی کا لمس اُسے اپنے کندھے پر محسوس ہوا۔

رپوٹرز کے گھٹیا سوال سن کر وہ آہستگی سے چلتا حر کے قریب آیا تھا۔ پھر اُسے سپورٹ کرنے اور بات میں وزن پیدا کرنے کی غرض سے اُسکے گرد حصار بندھا۔ اُسکا ہاتھ حر کے شانے پر تھا مگر وہ قدرے فاصلے پر اُسکے ساتھ کھڑا تھا۔

حر نے حیرت سے اُسکی جانب دیکھا تھا جواباً وہ اُسکی جانب دیکھتا مسکرایا۔"

میڈیا کے سوالات سے تو نہیں البتہ حزام داؤد کے انداز دیکھ کر وہ ضرور چکرا گئی تھی۔

"شی از مائی وائف۔۔۔ اینی پرابلم ینگ مین؟"

اب کے حر کی آنکھوں اور رپوٹرز کے منہ کُھلے تھے۔

ہسبینڈ وائف کو ایک دوسرے سے ملنے کے لئے میڈیا یا عوام کو مطلع کی ضرورت نہیں۔ ہم" سیاستدان ضرور ہیں مگر اس کے ساتھ انسان بھی ہیں، ہماری بھی نجی زندگی ہے۔

کیوں۔۔۔؟ کیا اب بھی آپ کو ہماری ملاقات پر کوئی اعتراض ہے۔ اُسنے روپوٹر کی آنکھوں میں دیکھتے استفار کیا۔

روپوٹر ہکا بکا ہوا تھا۔ وہاں موجود مختلف چینلز کے تمام رپوٹرز شاک رہ گئے، میڈیا میں ایک بار پھر سے تہلکہ مچا تھا۔

میم کیا سر سچ کہہ رہے ہیں"؟"

جی بلکل۔۔" وہ رخ کمیرے کی جانب کرتی بولی تھی۔"

سر کیا آپ دونوں کا نکاح ہوا ہے؟" دوسرا رپوٹر باقی رپوٹرز کو دھکا دیتے آگے آیا تھا۔"

ہمم ہمم۔۔۔" حزام کو دقت ہوئی تھی مگر اُسنے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا تھا۔"

اور وہاں موجود حر محتشم سے بہتر یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ حزام داؤد کی مسکراہٹ کتنی مصنوعی تھی۔ کیسے اُسنے پل بھر میں اپنے تاثرات تبدیل کر کے میڈیا کے سوالات کا منہ توڑ جواب دیا تھا۔

میم یہ کب ہوا اور کیسے؟ میڈیا اور عوام کو لاعلم کیوں رکھا گیا۔۔؟"

"سر کیا آپ دونوں کی فیملیز یہ سب جانتی ہیں؟

فلحال ہم مزید کسی سوال کا جواب نہیں دیں۔" حزام نے ٹالا تھا"

مگر سر۔۔۔۔

ہم جلد ہی پریس کنفرنس ارینج کریں گے "اب کے حر نے جواب دیا۔"

سر پلیز سر کچھ تو بتائیں یہ اتنی بڑی بات ہے، آپ کیسے جاسکتے ہیں۔

"ہم دونوں کو دیر ہو رہی ہے باقی جواب بعد میں۔۔۔"

اُسنے صحافی کو ٹالتے حر کی جانب دیکھا تھا۔

چلیں۔۔۔ "وہ ایک بار پھر مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا"

جیسے کوئی فرمانبردار شوہر اپنی بیوی سے اجازت طلب کر رہا ہو۔

اُسکے لہجے، انداز اور لبوں کی مسکراہٹ دیکھ کر حر عش عش کر اُٹھی تھی۔

کتنی اچھی اداکاری کرتا ہے یہ آدمی۔۔۔"

"اگر یہ سیاست دان ہونے کے بجائے واقعی اداکار ہوتا تو اب تک آسکر اپنے نام کر چکا ہوتا۔

یہ اتنا گھور کیوں رہی ہے مجھے چل کیوں نہیں رہی۔اب تو مسکرا مسکرا کے میرے گال بھی دکھنے لگے " ہیں۔" حر کو وہیں ساکت کھڑا دیکھ کر اُسنے مسکراتے ہوئے دانت پیسے تھے۔

چلیں ڈیئر وائف۔۔۔"اُسنے ایک بار پھر حر کی آنکھوں میں دیکھتے اُسے محبت پاش لہجے میں مخاطب " کیا تھا۔

اُف اُف یہ آدمی۔۔۔حد ہی کر دی." حر نے فوراً سے نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا اور اُسکے ساتھ آگے " بڑھنے لگی۔

کوریڈور میں تیزی سے آگے پیچھے چلتے وہ دونوں اب بھی میڈیا اور کیمروں کے حصار میں تھے۔

وہ سب اُن دونوں کے ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے۔

ہوٹل سے باہر نکل کر میڈیا نے ایک بار اُن کو کور کیا تھا۔

"سر پلیز کچھ تو بتائیں۔؟"

نو کمنٹس۔۔۔کہتے ہی حزام نے حر کا ہاتھ تھام کر اُسے لیموزین میں سوار ہونے کا اشارہ کیا۔

حر نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔وہ کیوں اُسے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔

جلدی گاڑی میں بیٹھیں "بلآخر اُسے بولنا پڑا تھا۔"

گاڑی میں بیٹھتے ہی حر نے اُسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا تھا۔

یہاں میڈیا نہیں ہے۔۔۔"حر نے جتایا تھا"

جانتا ہوں۔۔۔مجھے بھی آپ کا ہاتھ پکڑنے کا شوق نہیں ہے۔۔۔ مجبوری تھی اس لئے "اُسنے ٹانگ" پر ٹانگ چڑھاتے گردن گھمائی تھی۔

گاڑی ہوٹل کو پیچھے چھوڑتی آگے بڑھ رہی تھی

مجھے ساتھ چلنے کے لئے کیوں کہا" حر نے تیوری چڑھائی"

دماغ خراب ہو گیا تھا اس لئے "اُسنے چڑ کے کہا"

"یعنی مانتے ہیں کہ آپ کو کوئی سیریئس دماغی مسئلہ ہے"

اب کے حزام نے ابرو سیکڑے اُسے گھورا تھا۔"آپ کا ساتھ کسی بھی انسان کا دماغی توازن ہلانے کے "لئے کافی ہے

میں تو۔۔۔۔

بس۔۔چپ۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ کہتی حزام نے تنبیہہ کی۔"

آپ کو ساتھ اس لئے لایا تا کہ میڈیا مزید کوئی سوال نہ کرے، ویسے بھی اگر ہم ایک ساتھ نہ آتے تو ہمارے کئے گئے ڈرامے کا وہیں پر دی اینڈ ہو جاتا، میڈیا کو شک ہو جاتا۔

"ہمم ٹھیک ہے۔ آپ یہی گاڑی رکوا دیں میں ڈرائیور کو بُلا لیتی ہوں۔"

"ایسے کیسے جانے دوں آپ کو۔۔۔"

"حر نے چہرہ اُسکی جانب کیا" کیا مطلب۔۔۔؟

محترمہ جو اداکاری ہم کر کے آئیں ہیں وہ معمولی نہیں ہے۔ وقتی طور پر جان چھوٹی ہے۔۔ مکمل طور پر" "آزاد نہیں ہوئے ہم

"تو۔۔۔؟"

تو یہ کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں، کیونکہ مجھے آپ پر اعتبار نہیں، کیا بھروسہ آپ مکر جائیں یا کچھ اور "کر دیں

حر نے ابرو اُٹھا کر تیوری چڑھائی "اس وقت میرا گھر پہنچنا زیادہ ضروری ہے، میڈیا نے احتشام ملک کا " جینا دوبھر کیا ہوا ہے۔ وہ کب تک اکیلے ہینڈل کریں گے

یہ ساری پلاننگ آپ کی تھی۔ آپ نے کہا کہ نکاح کا کہہ دیتے ہیں" حزام نے یاد کروایا"

یہ سب میں نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے نہیں کہا۔ اور نہ ہی آپ کے ساتھ کوئی زبردستی کی۔۔۔ لاسٹ مومینٹ پر آپ نے میڈیا سے کہا کہ "شی از مائی وائف۔۔ اینی پرابلم؟" وہ حزام کے سے انداز میں گویا ہوئی۔

واؤ۔ واؤ۔۔۔ امیزنگ! یعنی اب آپ سارا بلیم مجھ پر ڈال کر خود بَری ہو رہی ہیں۔"

بھلے ہی آپ میرے دشمن ہیں لیکن دھوکہ دے کر نہیں جاؤنگی آپ کو۔ اس مشکل میں ایک ساتھ" پھنسے ہیں تو مصیبت کے ٹلنے تک ایک ساتھ رہیں گے. اعتبار کرنا ہے تو ٹھیک۔۔۔ ورنہ آپ کی مرضی۔

دوٹوک انداز میں کہتی وہ نگاہیں پھیر گئی تھی۔

سر برہان صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" گارڈ نے گردن گھما کر اُسے مطلع کیا تھا۔"

"اُنہیں کہو میں تھوڑی دیر تک گھر پہنچ رہا ہوں۔"

لیکن سر وہ کب سے۔۔۔

"کہاناں۔۔۔"

"جی سر۔۔۔"

ڈرائیور گاڑی محتشم وِلا کی طرف لے چلو، پہلے میڈم کو ڈراپ کریں گے۔" اُسکے نئے حکم پر گارڈ اور ڈرائیور نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ آج حر مشتحتشم اور حزام داؤد سب کو حیران کرنے پر تُلے تھے۔

"اسکی ضرورت نہیں ہے میں خود جاسکتی ہوں"

میں بیچ راہ میں چھوڑنے کا عادی نہیں۔۔۔ دشمن کو بھی منزل تک پہنچاتا ہوں" وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا۔

مگر میں دشمنوں کا احسان نہیں لیتی" وہ برجستگی سے بولی تھی۔"

خوش گمان نہ ہوں" میں دشمنوں پر احسان نہیں کرتا. اخلاقیات کا تقاضا ہے ورنہ۔۔۔" وہ کہتے کہتے قصداً خاموش ہوا تھا۔

اچھا!! مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں ایک بااخلاق انسان کے ساتھ سفر کر رہی ہوں" وہ بااخلاق پر روز دیتی بولی۔

اب ہر کوئی آپ کی طرح بداخلاق ہونے سے تو رہا" وہ بھی کہے بنا رہ نہیں سکا تھا۔"

حر نے خود کو مزید کچھ بھی کہنے سے روکا تھا

.اُسکی خاموشی پر حزام نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا

☆☆☆☆☆☆☆

سادہ ٹاپ کے ہمراہ لُوز ٹراؤزر پہنے وہ چیری کو لئے اپارٹمنٹ سے باہر نکل آئی تھی۔

عرشیہ اور انوشے کو جگانے میں جتنا وقت لگتا تب تک وہ کسی اچھے ڈاکٹر کے کلینک پہنچ چکی ہوتی، سو اُسنے انہیں جگا کر وقت ذائع کرنے کی حماقت نہیں کی تھی۔

پیرس اُس کے لئے نیا نہیں تھا نہ ہی وہ وہاں پہلی بار آئی تھی اس لئے وہاں کے راستوں سے باخوبی واقف تھی البتہ وہ پہلے کبھی ویٹنری ڈاکٹر کے پاس نہیں گئی تھی مگر چیری کی ناسمجھ میں آنے والی بیماری نے اُسے بے حد پریشان کیا تھا۔

چیری ایک ماہ پہلے اُسکے گھر آئی تھی، اُسے پالتو جانوروں سے کبھی کوئی لگاؤ نہیں رہا تھا نہ ہی اُسنے کبھی پَیٹ رکھنے کا سوچا تھا مگر ایک ماہ قبل ڈراسہا بلی کا چھوٹا زخمی بچہ لان میں چھپنے کی ناکام کوشش کرتا اُسے اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔

اور چیری کے ملنے پر اُسے اس بات کا بے حد افسوس تھا کہ آج سے پہلے اُسنے کوئی پَیٹ کیوں نہیں رکھا.

وہ چیری کو پچکارتی پچھلے آدھے گھنٹے سے ویٹنری کلینک آف پیرس کے اوپن ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔

موسم کی خرابی کے باعث کلینک کلوز تھا یا کوئی اور وجہ تھی وہ نہیں جانتی تھی مگر وہ چیری کے چیک اپ کے بِنا وہاں سے ہلنے والی نہیں تھی۔

اُسنے ٹوٹی پھوٹی فرینچ میں ارد گرد سے گزرتے لوگوں سے ڈاکٹر کی بابت دریافت کیا تھا مگر زبان کے فرق اور فرینچ نہ آنے کی وجہ سے اُسے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا تھا سو وہ کلینک کے سامنے فٹ پاتھ پر ہی چیری کو گود میں لیئے انتظار کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد کلینک سے کچھ فاصلے پر ایک گاڑی رکی پھر اُس نے گاڑی سے کسی کو اُترتے اور کلینک کی جانب آتے دیکھا۔

وہ ینگ لڑکا ہاتھ میں کی رِنگ گھماتا کلینک کے دروازے کا سامنے رُکا تھا۔

پھر وہ گلاس دوڑ کھولتا اندر چلا گیا۔

حر بھی تیزی سے اُسکے پیچھے اندر آئی تھی۔

بنجُور "(خوش آمدید) ہلکے بھورے رنگ کے بال، سفید رنگت اور گہری سبزی مائل آنکھوں والے" اُس لڑکے نے لبوں پر مسکراہٹ لیئے خالص فرینچ لہجے میں اُسے خوش آمدید کہا تھا۔

اُسکے لب و لہجے نے حر کو ایک مرتبہ پھر پریشانی سے دوچار کیا تھا۔اب وہ چیری کی بیماری سے متعلق تمام تفصیلات کیسے سمجھائے۔

سَلوت "(بدلے میں اُسنے بھی ہیلو کہا)"

وہ سر کو خم دیتا چیری کی پشت پر ہاتھ پھیرتے حر کو بیٹھنے کا کہتا پلٹا اُسکا رخ کلینک

کے اندرونی حصے کی جانب تھا کچھ دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اُسکے ہاتھوں میں گلوز اور انجیکشن تھا۔

کمتَ پِلچی؟"(کیا نام ہے اسکا؟)وہ چیری کو اُسکے ہاتھ سے لیتا مستفسر ہوا۔"

مجھے بہت زیادہ فرینچ نہیں آتی کیا آپ انگلش جانتے ہیں"اُسنے یکدم کھڑے ہو کر اپنا مسئلہ بیان کیا۔"

بدلے میں وہ ایک بار پھر سے مسکرایا تھا۔

کیا تم یہاں کی رہائشی نہیں ہو؟"اُسنے انگریزی میں سوال کیا۔"

"حر نے سُکھ کا سانس لیا اور سر نفی میں ہلایا۔"پاکستانی ہوں

وہ چیری کو دیکھتی ہوئی بولی جو اُس اجنبی ڈاکٹر کو گھور رہی تھی۔

"تمہیں دیکھتے ہی مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم یہاں سے نہیں ہو"

"کیسے؟"

پیرس کی لڑکیاں خوش اخلاق اور باتونی ہوتی ہیں تم نہیں ہو"وہ دوستانہ انداز میں کہہ رہا تھا۔"

چیری کافی دِنوں سے کچھ کھا پی نہیں رہی بہت سست ہو گئی ہے، کیا ہوا ہے اِسے ؟"اُسکی بات کو مکمل طور پر نظر کرتی وہ فکر مندی پوچھ رہی تھی۔

انفیکشن ہوا ہے لیکن پریشانی کی بات نہیں دو چار دن میں ٹھیک ہو جائے گی "اُسنے شفاف انگریزی" لہجے میں جواب دیا۔

نہ ہوئی تو۔۔۔؟"اُسنے خدشہ ظاہر کیا۔"

تو آپ ایک نئ بلی پال لینا"اُسنے سرسری سے انداز میں کہا تھا مگر حر کو اُسکی بات بری لگی تھی۔"

"آپ علاج نہیں کر سکتے تو بتا دیں میں اِسے کسی اچھے ڈاکٹر کو دِکھا دونگی"

آپ کہہ رہی ہیں کہ میں برا ڈاکٹر ہوں"وہ ابرو اُچکاتا مسکراہٹ دباتے پوچھ رہا تھا۔"

وہاں بہت سے لوگ اپنے پَیٹ لے کر آتے تھے مگر اُس نے کسی کو اتنا فکر مند اور پریشان نہیں دیکھا تھا جتنی وہ لڑکی اپنی بلی کے لئے تھی۔

"میں کیا کہہ سکتی ہوں یہ تو آپ کو بہتر پتہ ہو گا"

کل بھی چیک اپ ہو گا اس کا وقت پر آجانا"اُسکی بات سے محظوظ ہوتا چیری کو اُسکی جانب بڑھاتے" ہوئے بولا

پہلے آپ وقت پر کلینک کھولیں اُسکے بعد باقی لوگوں کو وقت کی پابندی کا درس دیں" وہ پیشانی پر بل ڈالے کہہ رہی تھی جبکہ اُسنے حر کی بات کو بھرپور طریقے سے انجوئے کیا تھا.

☆☆☆☆☆☆

بہرام داؤد کی خرابیِ طبیعت اور شام میں ہونے والے ڈرامے نے اُسے خاصا اپ سیٹ کر دیا تھا، ذہنی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے وہ کچھ دیر سونا چاہتا تھا مگر سو نہیں سکا تھا۔ چند گھنٹے پہلے جو کچھ ہوا تھا اُس نے سب کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

وہ خود بھی حیران تھا کہ اچانک سب کچھ کیسے ہو گیا، حر اور اُسکا ہوٹل میں ایک ساتھ ہونا، کمرے کا لاک ہو جانا، میڈیا کی آمد اور پھر نکاح کا ڈرامہ۔

سب کچھ اتنا اچانک ہوا تھا کہ اُسے سمجھلنے یا کچھ اور سوچنے کا وقت ہی نہیں مِلا تھا۔

بالکونی میں کھڑے کھڑے اُسے احساس ہوا کہ وہ کافی دیر سے وہیں ساکت کھڑا ہے اتنی دیر سے کہ دن کے اُجالے نے رات کی تاریکی کو ماند کر دیا۔

اُسنے گردن کو دائیں بائیں گھما کر تھکن دور کرنے کی سعی کی اور گہری سانس بھرتا واپس کمرے میں آیا، انٹر کام پر کُوک کو کافی لانے کی ہدایت کرتا پلٹا جب دروازے پر ہونے والی دستک نے اُسے چونکا دیا۔

آج سے پہلے اتنی صبح اُسکے دروازے پر کسی نے دستک نہیں دی تھی نہ ہی اُسنے کسی کو اجازت دی تھی۔

بے ساختہ ہی اُسنے وال پر کلاک کی جانب دیکھا جو چھ کا ہندسہ عبور کر گئ تھی۔

جی! اُسنے مدھم لہجے میں استفار کیا۔

"سر میں ہوں رئیس پلیز دروازہ کھولیں۔"

کیا بات ہے رئیس "اُسنے درشت لہجے میں استفسار کیا۔"

"سر وہ آپ کے فون کی لوکیشن ٹریس نہیں ہو رہی، سم کارڈ بند کروا دیئے مگر فون۔۔۔۔"

اپنی ناکامی کے قصے مت سناؤ۔۔۔مجھے میرا فون چاہیئے اور فون چرانے والا بھی۔۔ ہر قیمت پر "اُسنے" وارن کیا۔

"سر میں کل رات سے اِسی کوشش میں ہوں مگر کچھ پتہ نہیں چل رہا"

رئیس۔۔۔"اُسکے بارعب لہجے پر کچھ دیر اُنکے مابین خاموشی چھائی رہی۔"

"تایا جان جاگ گئے"

جی نہیں سر۔"

کل انہوں نے کافی سٹریس لیا، اُنکی طبیعت مزید بگڑ گئی تھی اس لئے ڈاکٹر نے پُر سکون رہنے کا انجیکشن دیا ہے، شام سے پہلے نہیں اُٹھیں گے"

"واٹ؟ کس نے کہا اُنہیں انجیکشن دینے کے لئے؟"

"برہان سر نے کہا تھا اُنکی ہدایت پر ہی ڈاکٹر نے۔۔۔"

برہان۔۔ برہان۔۔۔! وہ غصے سے دھاڑا تھا

جاؤ یہاں سے اور جیسے ہی تایا جان اُٹھیں مجھے مطلع کرو، مجھ سے پہلے تایا جان سے کوئی نہیں ملے گا۔۔ برہان بھی نہیں۔"

جی بہتر" وہ سر کو خم دیتا مڑا پھر پلٹ کر حزام کی طرف دیکھا۔"

"اب کیا ہے؟"

سر رات سے مجھے نیوز چینلز اور مختلف صحافیوں کی کالز آ رہی ہیں۔ وہ پریس کانفرنس کے بارے میں" پوچھ رہے ہیں"

"اُنہیں ٹالتے رہو"

سر وہ بہت زیادہ پریشر ائز کر رہے ہیں گھر سے باہر جانا مشکل ہو گیا ہے میرا۔ پارٹی کے ممبران بھی"
سب جاننا چاہتے ہیں۔ دو تین لوگوں نے تو پارٹی چھوڑ کر دوسری پارٹی میں جانے کی دھمکی بھی دی
ہے۔

"وہ سب آپ سے اور بہرام صاحب سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں کس کس کو ٹالوں

"انہیں ٹھنڈا کرو رئیس۔ اور اُن سے کہو کہ میڈیا کے سوالوں پر خاموشی اختیار کریں"

سر مختیار شاہ بہت اُچھل رہا ہے۔ کل وہ سب کو یہاں لے آیا تھا اس لئے تو بہرام صاحب کی حالت"
"غیر ہو گئی، اگر برہان صاحب نہ ہوتے تو اُن کو ہینڈل کرنا ناممکن تھا۔

کہا تھا تایا جان سے کہ مختیار شاہ کی آنکھوں میں کھوٹ صاف دکھائی دیتا ہے، وہ کسی ایک کا نہیں"
"ہو سکتا مگر انہوں نے میری بات کو نظر انداز کر دیا۔

"سر اب کیا کرنا ہے مختیار شاہ کا؟"

"تم سب کو بلواؤ ابھی۔۔۔ میں خود بات کرتا ہوں اُن سے، تایا جان کا انتظار نہیں کر سکتے"

"ٹھیک ہے سر آٹھ بجے تک وہ سب پہنچ جائیں گے"

. حزام نے سر اثبات میں ہلایا

☆☆☆☆

گیٹ پر رکی حزام داؤد کی گاڑی نے گارڈز اور لان عبور کرتے احتشام ملک کے شک کو کسی حد تک یقین میں بدلا تھا کہ وہ دونوں واقعی نکاح کر چکے ہیں۔

حر گاڑی سے اُتری تھی پھر نا جانے کیا ہوا کہ وہ واپس گاڑی میں بیٹھی اور چند منٹ بعد ایک بار پھر گاڑی سے نیچے اُترتی دکھائی دی پھر گاڑی بنا تاخیر کے تیزی سے آگے بڑھی تھی گارڈ دوڑتے ہوئے حر کے ارد گرد جمع ہوئے۔

احتشام ملک نے حیرت سے تمام منظر دیکھا۔

وہ پُر سکون سی آہستگی سے چلتی اندر داخل ہوئی گارڈ کو دور ہونے کا اشارہ کیا احتشام ملک مؤدب سے اُسکے منتظر تھے۔

کیسے ہیں ملک صاحب؟" دن کیسا گزرا؟" وہ قریب آ کر عام سے لہجے میں بولی تو احتشام ملک نے " چونک کر اُسے دیکھا۔

"کیا ہوا چُپ کیوں ہیں؟"

"م۔۔میں ٹھیک ہوں میڈم، آپ ٹھیک ہیں؟"

پرفیکٹلی فائن" وہ مسکراتی ہوئی بولی۔"

احشام ملک سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ اتنا سب ہو جانے کے باوجود وہ اتنی نارمل ٹاک کیوں کر رہی ہے۔

وہ چاہ کر بھی اُس سے کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں کر رہے پا رہے تھے۔

وہ لڑکی اُن سے عمر میں آدھی تھی مگر اُسکی شخصیت میں کچھ ایسا تھا جو احتشام ملک کو اکثر خاموش رہنے پر مجبور کر دیتا۔

"ڈنر کیا آپ نے, یا یونہی واپس جا رہے ہیں؟"

جی۔۔۔؟" انہوں نے جی کو لمبا کھینچا"

لگتا ہے آپ نے ڈنر نہیں کیا، میں نے بھی نہیں کیا۔ چلیں ڈنر کرتے ہیں۔" وہ اب خراماں خراماں" چلتی کہہ رہی تھی۔

پر میڈم۔۔۔ انہوں نے ہاتھ زرا سا آگے کر کے کچھ کہنے کی کوشش کی۔"

"جانتی ہوں ڈنر کا وقت گزر چکا ہے لیکن کوئی بات نہیں بعض دفعہ تبدیلی اچھی لگتی ہے"

"میڈم اندر سب جاگ رہے ہیں اور آپ ہی کے منتظر ہیں"

"کیوں؟ کیا انہوں نے بھی ڈنر نہیں کیا؟"

اُس کے اگلے سوال پر احتشام ملک کو یقین ہو گیا کہ حر محتشم کے لئے اس وقت ڈنر سے زیادہ اہم دوسری کوئی چیز نہیں۔ سو آہ بھرتے مزید خود کو کچھ کہنے سے باز رکھا اور خاموشی سے اُسکی پیروی کی.

جب وہ احتشام ملک کے ہمراہ لاونج میں داخل ہوئی تو صائم دائیں بائیں چکر کاٹ رہا تھا جبکہ صبیح سر گھٹنوں میں دیئے بے حد اداس دکھائی دیتی تھی اور حفصہ کمال صافے کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں موندیں خاصی مضطرب تھیں۔

حر آ گئیں۔۔۔"صائم کی آواز پر صبیح نے سر اُٹھایا اور حفصہ کمال آنکھیں کھولتی سیدھی ہوئیں۔ "

کہاں تھی تم اور جو ہوا وہ سب کیا ہے؟ جانتی ہو ہم سب تمہارے لئے کتنے پریشان تھے۔ یہ تمام" وقت ہم نے کتنی اذیت سے گزارا ہے۔

آخر چاہتی کیا ہو تم۔۔۔؟ اُسے دیکھتے ہی حفصہ نے پے در پے سوالات کئے تھے۔

ریلیکس پھپھو" ان کے بازو کو محبت سے سہلاتی وہ آہستگی سے بولی۔"

تم ایک ہی بار ہم سب کی جان لے لو حر۔۔۔"وہ غصے اور خفگی سے اُسکا ہاتھ پیچھے کرتی مستفسر ہوئیں۔"

ڈنر کیا آپ سب نے؟"اُسکے سوال پر صبیح نے چونک کر اُسے دیکھا۔"

اتنا سب ہو گیا اور پوچھ رہی ڈنر کیا ہے" صبیح نے قریب آ کر کہا۔"

گل فشاں! اُسنے دور کھڑی گل فشاں کو پکارا تھا جو ساکت سی اُن سب کو دیکھ رہی تھی۔"

گل فشاں۔۔۔۔"اُسکی خاموشی پر حر نے ایک بار پھر پکارا تھا۔"

"ج جی۔۔؟"

ڈائینگ ہال میں کھانا لگاؤ" حر کے کہنے پر وہ سر ہلاتی مڑی تھی مگر چلتے چلتے کئی بار مڑ مڑ کے اُسے دیکھا" تھا۔

حفصہ نے اُسے بے حد حیرت سے دیکھا تھا۔

تم ایسے بے ہیو کیوں کر رہی ہو؟ بتا کیوں نہیں رہی کہ جو ہوا ہے وہ کیوں ہوا؟ اتنا سب ہو جانے پر" "بھی تم نے کسی کو کچھ کیوں نہیں بتایا؟ یہ سب کرنے کی نوبت آئی ہی کیوں؟

پھپھو پلیز مجھ سے وہ سوال نہ کریں جو دنیا کر رہی ہے۔ اپنے اور پرائے میں کچھ تو فرق رہنے دیں۔"

"آپ لوگوں کی طرح مجھے کٹہرے میں کھڑا نہ کریں کیونکہ نہ تو میں ملزم ہوں نہ مجرم

کہٹرے میں کھڑا نہیں کر رہی جو ہوا ہے اُسکی وجہ جاننا چاہتی ہوں۔ سچ کیا ہے جھوٹ کیا ہے، یہ سب" "ہوا کیسے اور کیوں؟

احتشام ملک بھی اُسکے جواب کے منتظر تھے۔

"کیا آپ کو مجھ پر اعتبار ہے پھپھو؟"

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے"

"یہی جواب ہے, بتائیں؟ اعتبار ہے یا نہیں؟"

ہے۔۔" مختصر جواب آیا۔"

"تو پھر اس وقت مجھ سے مزید کوئی سوال نہ کریں۔"

یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔ محض میرے اعتبار کر لینے سے پوری دنیا کے لیئے معتبر نہیں ہو جاؤ گی تم، میڈیا کو کیا جواب دو نگی میں۔۔۔ یہ کہ مجھے حر پر اعتبار ہے آپ بھی اُس پر اعتبار کر لیں اور ہم سے کچھ نہ پوچھیں۔

شام سے میڈیا نے جینا محال کیا ہوا ہے۔ پارٹی کے ارکان الگ پریشان ہیں، احتشام صاحب جواب دے دے کر تھک گیئے ہیں اور تم کہہ رہی ہو اعتبار کریں اور خاموش ہو جائیں۔

نانو آرام سے۔۔۔" صبیح نے پہلی بار اُنہیں اتنے غصے میں دیکھا تھا۔"

"مجھے نہیں اِسے سمجھاؤ"

میڈیا کو جواب میں خود دونگی اور بہت جلد آپ کو بھی سب بتادونگی۔" وہ اُنکی آنکھوں میں دیکھتی" دھیمے اور تسلی بخش لہجے میں بولی۔

احتشام صاحب ڈنر کر کے جائیئے گا۔

صبیح تم پھپھو کو لے کر چلو میں فریش ہو کر جوائن کرتی ہوں۔

"اپنی کہہ کر وہ زینے عبور کر گئ تھی جب کہ پیچھے موجود افراد نے اوجھل ہو جانے تک اُسے دیکھا تھا

☆☆☆☆☆

احتشام ملک کو رخصت کرنے کے بعد وہ حفصہ کے کمرے میں آئی تھی۔

اُنہوں نے اُسکی آمد پر منہ پھیرا تھا۔

وہ مسکراتی ہوئی اُنکے قریب آئی اور دونوں ہاتھ تھامے "جب آپ کو ناراض ہونا نہیں آتا تو نہ ہوا "کریں

انہوں نے ہاتھ چھڑانے کی سعی کی

پھپھو۔۔۔" وہ محبت بھری خفگی سے بولی"

"لوگ کہتے ہیں تم میری مانتی ہو۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ تم اپنے سوا کسی کی نہیں مانتی نہ سُنتی ہو"

ایسا تو نہ کہیں اپنے علاوہ اگر کسی کی مانتی ہوں تو وہ آپ ہی ہیں۔۔۔لوگ ہر بار غلط بھی نہیں ہوتے""
وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

نکاح والا کیا معاملہ ہے؟ کسی مشکل میں ہو تو بتاؤ مجھے۔ میں جانتی ہوں نیچے تم احتشام ملک کی وجہ سے"
خاموش تھی، لیکن اب تو بتا سکتی ہو ناں" کچھ پل کی خاموشی کے بعد حفصہ نے کہا تھا۔

"کتنے اچھے سے جانتی ہیں ناں آپ مجھے اور آج تو متاثر کر دیا آپ نے"

"حرٹالو مت اور سچ سچ بتاؤ؟"

مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہیں؟ آپ مجھے بتائیں کیا میں حزام داؤد سے خفیہ ملاقات کر سکتی ہوں۔۔یا پھر
"اُس سیاستدان سے شادی کر سکتی ہوں جو میرا دشمن ہے۔۔۔

"پھر؟"

انہوں نے استہفامیہ ابرو اُچکائے تو حر نے سارے قصے سے اُنہیں آگاہ کیا تو بولیں,

تم دونوں اُس سچوئیشن سے تو نکل آئے ہو مگر اس کے کیا سائیڈ ایفکٹ ہو سکتے ہیں جانتی ہو؟ میڈیا کو"
خاموش کروانا اتنا آسان نہیں ہے وہ معاملے کی تہہ تک جائیں گے اور اگر اُنہیں پتہ چل گیا کہ تم نے
جھوٹ کہا تھا تو مزید مشکل ہو جائے گی، اور زیادہ بدنامی ہو گی۔

جانتی ہوں لیکن اور کوئی راستہ تھا ہی نہیں۔۔۔ خیر کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا آپ پریشان نہ ہوں۔"

"حر کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ سب حزام داؤد نے کیا ہو۔ تمہیں ٹریپ کرنے کے لیئے مجھے ایسا نہیں لگتا پھپھو۔ بلکہ کسی نے ہم دنوں کو ٹریپ کرنے کی کوشش کی ہے۔"

لیکن نکاح والی بات پر اپنے پلان کے رائیگاں جانے پر جز بُز ضرور ہوا ہو گا وہ۔۔۔ اُس نے سوچا بھی نہیں ہو گا کہ ہم ایسا کچھ کریں گے۔

"لیکن اب اُسنے اِسی بات کا فائدہ اُٹھایا تو پھر کیا ہو گا"

ایسا تو میں کبھی ہونے نہیں دونگی" وہ اٹل لہجے میں بولی۔"

سمبھل کے حر! سیاست خونی کھیل ہے اور مجھے تمہاری فکر رہتی ہے۔" انہوں نے خدشہ ظاہر کیا۔"

حر نے اثبات میں سر ہلایا۔" میں خیال رکھونگی لیکن آپ اب سو جائیں آدھی سے زیادہ رات گزر چکی ہے" وہ جانے کے لیئے کھڑی ہوئی تو حفصہ نے اُسکا ہاتھ تھام کر اُسے جانے سے روکا

حر نے استہفامیہ ابرو اُچکائے

"احتشام ملک اچھے انسان ہیں تم اُن پر بھروسہ کر سکتی ہو۔"

"میں نے کب کہا وہ اچھے نہیں"

"تو کم از کم اُنہیں تو سب بتا دیتی ہو سکتا ہے وہ کوئی بہتر حل نکال لیتے"

یہ بات جتنی محدود رہے اُتنا ہی بہتر ہے، میں جب تک یہ نہیں جان لیتی کہ اس سب کے پیچھے کس کا" "ہاتھ ہے تب تک کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی اس لیئے محتاط رہنا ضروری ہے

ہمم بات ٹھیک ہے تمہاری" اُنہوں سمجھتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا"

"اب جاؤں؟"

"جاؤ۔۔۔شب بخیر"

☆☆☆☆☆

صبح پانچ بجے کے قریب وہ سونے میں کامیاب ہوئی تھی۔ دن بھر کی بھاگ دوڑ اور میڈیا کے پریشر نے اُسے معمول سے زیادہ تھکا دیا تھا۔

فون کی ناختم ہونے والی تھرتھراہٹ پر اُسنے آئی کور پیچھے کیا اور آنکھوں کو مَسلتی اُٹھ بیٹھی

کون؟" اُسنے جمائی روکتے استفسار کیا"

"آپ کا نقلی شوہر"

"مسٹر حزام۔۔۔؟"

!جی۔۔

کیا میں اپنی بارہ گھنٹے پہلے بننے والی زبردستی کی نئی نویلی دلھن سے بات کر سکتا ہوں۔ وہ غصہ ضبط کرتا دانت پیستے ہوئے بولا۔

"جی فرمائیں سن رہی ہوں۔"

جس مصیبت میں کل رات آپ مجھے پھنسا چکی ہیں ناں۔۔ میڈیا والے اُس مصیبت نامے کو منظرِ عام پر لانا چاہتے ہیں۔ وہ تیکھے لہجے میں بولا۔

آپ سے زیادہ بڑی مصیبت تو اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی میری زندگی میں۔، خیر !اُسنے سانس اندر" کھینچا" آپ دوسری مصیبت پر روشنی ڈالیں جو بقول آپ کے "آپ سے بھی زیادہ بڑی ہے"۔

یہ جو کل آناً فاناً نکاح کیا ہے ناں آپ نے مجھ سے میڈیا اُس کا پروف مانگ رہا ہے۔۔۔ نکاح نامہ" "چاہیئے اُنہیں ہمارا

بات کرتے ہوئے حزام کی پیشانی کے بل گہرے ہوئے تھے۔

کیوں؟" اُسنے پُرسکون سے لہجے میں استفسار کیا۔"

یونہی۔۔وہ دیکھنا چاہتے ہیں دو سیاست دانوں کا نکاح نامہ ہوتا کیسا ہے اس لیئے" وہ تپ کے "
بولا۔

مسٹر حزام داؤد کیا آپ نے صبح کے دس بجے مجھے نیند سے جگا کر جوک سنانے کے لیئے فون کیا "
ہے"۔

جوک۔۔۔ریئلی؟"حر محتشم صاحبہ! یہاں میری نیندیں اُڑ چکی ہیں پوری رات صوفے پر بیٹھ کر "
گزاری ہے میں نے اور صبح ہی صبح یہ نئی افتاد آن پڑی اور آپ کو یہ سب مذاق لگ رہا ہے
ڈسکسٹنگ۔۔۔"ایک ہاتھ میں فون پکڑے کمرے کا چکر کاٹتے اب اُسکا سر چکرانے لگا تھا۔

"تو؟یقیناً آپ کو انسومنیا کا مسئلہ ہو گا۔۔،سلیپنگ پلز لے لیا کریں اچھی نیند آئے گی"

"حزام نے گہری سانس لی۔"حر آپ۔۔۔

لِسن مسٹر حزام! پینِک ہونے سے کچھ نہیں ہو گا،اس معاملے پر پُر سکون ہو کے سوچنے کی ضرورت
ہے۔

میں کیوں سوچوں۔۔۔یہ مسئلہ آپ نے کھڑا کیا ہے خود ہی سُلجھائیں۔"بلکہ آپ ابھی مجھ سے "
ملیں۔

"ابھی۔۔۔؟"

"جی ابھی۔۔۔"

"سوچ لیں۔۔پہلے ملے تھے تو نکاح ہوا اب کہیں جعلی رخصتی نہ کروانی پڑ جائے"

"آپ کی رخصتی سے پہلے میں دنیا سے رخصت ہونا پسند کرونگا"

"یہ تو بہت اچھا ہو گا۔۔۔سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا"

آپ آرہی ہیں یا نہیں۔۔۔؟"اُسنے بے حد سنجیدگی سے پوچھا تھا،وہ مزید ضبط کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔"

"ایڈریس بھیج دیں"

ٹھیک ہے"غصے سے کہتے اُسنے فون بند کیا تھا"

عجیب انسان ہے"حر نے فون کو گھورا تھا"

☆☆☆☆☆

فریال اقبال"فیشن انڈسٹری کا سب سے بڑا اور معتبر نام،جس نے کم عمری اور بہت کم مدت میں اپنی پہچان بنائی تھی۔

امیر باپ کی خوبصورت، شہرت یافتہ اور نرم دل بیٹی کو محبت ہوئی بھی تو محتشم کمال سے جو محض سیاست اور ماہ جبین کو اہم گردانتے تھے اُنہیں دنیا میں سیاست کے بعد اگر کچھ دکھائی دیتا تھا تو وہ ماہ جبین ہی تھیں۔

دوسری جانب تھا حسیب عالمگیر "ایف ایچ ٹیکسٹائل ملز" کا مالک، جسکی پوری دنیا فریال اقبال کے گرد گھومتی تھی.

اُن تینوں نے اپنی اپنی محبتوں سے بے پناہ محبت کی تھی، محبت نے اُن تینوں کو خوار کیا تھا.

"تم کیوں جھگڑتی ہو اُسکے ساتھ آخر کیوں؟" اُسنے سمندر کنارے کھڑے ریت کو پاؤں سے دور اُچھالنے کی سعی کی۔

"وہ اپنی ضد نہیں چھوڑتا اس لیے" اُسنے آنکھیں رگڑی تھیں۔

حسیب عالمگیر نے اُسکی آنکھوں میں جھانکا تھا وہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ سمندر زیادہ گہرا ہے یا اُسکی آنکھیں۔

نہ اُسکی آنکھیں آنسو بہانا چھوڑتی تھیں نہ سمندری لہریں ٹھاٹھے مارنا۔

-

تو تم اپنی ضد چھوڑ دو فریال۔۔وہ جیسا ہے اُسے قبول کر لو، اب بس کر دو خدارا۔۔۔خود کو تھکانہ چھوڑ دو"

آخری بار رونے کا حق تو مت چھینو مجھ سے" وہ ڈبڈبائی نگاہوں سنگ اُسکی جانب دیکھتی بے حد دقت سے کہہ سکی تھی۔

یعنی آج کے بعد میں ایک نئی فریال سے ملونگا۔۔، نئی کیوں پرانی فریال سے جس کو میں جانتا تھا جو میری دوست تھی، جو ہر بات میں میری ٹانگ کھینچتی تھی "ہیں ناں۔۔

وہ نگاہیں چراتا بات کو مذاق میں اُڑا گیا۔

مجھے محبت راس نہیں آئی حسیب، میں نے کمال کی خاطر عین عروج پر کیریئر چھوڑا، خود کو بدلا مگر۔۔۔اُسنے ناک رگڑی تھی

"مگر میری کوئی جدوجہد اُسے میرا نہ کر سکی

اب کے حسیب کو دکھ ہوا تھا، لمحوں میں اُسکی مسکراہٹ پھیکی پڑی تھی۔

"بس آج برداشت کر لو۔اس کے بعد کم از کم کمال کے لیے نہیں روؤنگی"

کیوں؟ کیا تم اپنی ضد چھوڑ رہی ہو؟" وہ دور سے آتی لہروں کو دیکھتے ہوئے بولا۔"

نہیں، میں اُسے چھوڑ رہی ہوں" اُسنے آنسو صاف کیے تھے۔"

حسیب کو دھچکا لگا" پہلے کی بات ہوتی تو۔۔ تو میں یقین کر لیتا مگر آج کی فریال مذاق کرتی بہت عجیب لگ "رہی ہے

میں تم سے کوئی مذاق نہیں کر رہی"

میں نے اُسے کہا وہ اپنی ضد چھوڑ دے یا مجھے۔۔۔

بولتے بولتے اُسکی آنکھیں ایک بار پھر سے نم ہوئیں

تم۔۔ تم جانتے ہو اُسنے کیا کہا؟

کیا کہا؟" وہ بے حد سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا"

"اُس نے کہا میں نے تمہیں روکا کب ہے، جب جانا چاہو چلی جاؤ"

آنسوؤں نے ایک بار پھر شدت پکڑی وہ گیلی ریت پر بیٹھتی چلی گئی

حسیب عالمگیر کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔

وہ پینٹ ٹخنوں سے اُونچی کرتا گھٹنوں کے بل اُسکے برابر بیٹھا" تم اُس سے محبت نہ مانگتی فریال۔۔۔ کیا "اُس کا ساتھ کافی نہیں تھا

"تم کہہ سکتے ہو کیونکہ تم نے کبھی محبت نہیں کی"

اُسکی بات پر وہ پھیکا سا مسکرایا "ہاں! میں کیا جانو۔

میں تو ایک لاپروا، لاابالی سا اپنی زندگی میں مگن رہنے والا انسان ہوں۔ میرا محبت سے کیا لینا دینا" بات کے اختتام پر اُسکے دل میں ٹیس اُٹھی تھی۔

کاش کہ میں تمہارے سامنے اپنا دل کھول سکتا فریال، جیسے تم کھول دیتی ہو میرے سامنے

---کاش---

میں مزید اپنی عزتِ نفس نیلام نہیں کر سکتی اور نہ ہی---"

اور کیا؟

چند لمحے اُنکے مابین محض لہروں نے شور برپا کیا تھا وہ دونوں خاموش رہے تھے پھر لہروں کے شور کے بیچ فریال کی آواز بھی اُسکی سماعت سے ٹکرائی

جانتے ہو حسیب وہ جب مجھے دیکھتا ہے تو اُسکی آنکھوں میں ماہ جبین صاف نظر آتی ہے اور پھر مجھے " ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے کسی کی محبت پر ڈاکہ ڈالا ہو۔ وہ چور نگاہوں سے ماہ جبین کی تصویر کو گھنٹوں تکتا ہے تو لگتا ہے جیسے میں محبت میں کسی کو بے وفائی پر اُکسا رہی ہوں۔

پھر وہ مجھ سے نظریں چراتا ہے اور میں خود سے۔

"وہ چاہتا ہے میں محروم رہوں اور مجرم بھی

"تم خود کو الزام کیوں دیتی ہو۔ محبت پر نہ تمہارا اختیار ہے نہ اُسکا"

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور تم سے بہتر یہ کوئی نہیں جانتا کہ فریال اقبال اپنے فیصلوں کی غلام ہے"

"تم جذباتی ہو رہی ہو فری"

"جذباتی تو پانچ سال پہلے ہوئی تھی۔ اب تو جذبات پر قابو پانا سیکھ رہی ہوں"

حر کا کیا ہو گا؟" حسیب عالمگیر کے تصور میں دو سالہ حر کی تصویر چسپاں ہوئی تھی۔"

حر۔۔" وہ بڑبڑائی تھی "اُسکے متعلق کمال سے بات نہیں ہوئی لیکن میں جانتی ہوں وہ اتنا سفاک نہیں"
"ہے، وہ حر کو میرے لیئے آزمائش نہیں بنائے گا

"پھر تم کیوں سفاک ہو رہی ہو۔ ایک بچی سے اُسکا باپ تو مت چھینو۔۔"

میں حر کے بغیر نہیں رہ سکتی" وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی۔"

"کمال کے پاس حریم ہے حفصہ ہیں، ماہ جبین کی یاد ہے، میرے پاس صرف حر ہے

ایک بار پھر سوچ لو فریال، وقت گزر جائے تو ماضی کے بوسیدہ ٹیلے کی شکل اختیار کر جاتا ہے، جسے"
"انسان وقتاً فوقتاً مڑ مڑ کے دیکھ تو سکتا ہے مگر ہاتھ لگا کر سنوار نہیں سکتا

"فریال نے ایک ذرا سی نگاہ اُس پر ڈالی "چلتی ہوں

میں ڈراپ کر دیتا ہوں رکو۔وہ دو قدم کے فاصلے پر پڑے اپنے جوتے اُٹھاتے ہوئے بولا تھا، جبکہ فریال رکی نہیں تھی۔۔۔

.وہ حسیب عالمگیر کی صدا پر کبھی نہیں رکتی تھی

☆☆☆☆☆

تمام قیمتی ملبوسات کا تنقیدی جائزہ لینے کے بعد وہ سیاہ سلک کی لانگ میکسی کو پُر سوچ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

جو کہنے والوں کے مطابق اُس کے ڈیزائن کیے گئے ڈریسز میں سب سے بہترین تھی۔ڈھیلے سے جُوڑے سے پین نکالتی پلٹی تو حسیب عالمگیر کو اپنی طرف آتے دیکھا، اُسکے چہرے پر وہی ہمیشہ رہنے والی مسکراہٹ تھی جو فریال کو دیکھتے مزید گہری ہوئی تھی۔

وہ سر گراتی اپنی ورکنگ ٹیبل کی طرف آئی جہاں سفید کاغذ پر سیاہ رنگ سے بنے بے شمار سکیچز موجود تھے۔

کرسی پر بیٹھی پین کو انگلیوں میں گھماتی وہ ایک بار پھر اپنے ڈیزائنز کی جانب متوجہ تھی

حسیب نے اُسے منہمک دیکھ کر دونوں ہاتھ میز پر جمائے

کیا تم میرا انتظار کر رہی تھی؟" وہ لبوں پر مسکراہٹ لئے مستفسر تھا۔"

بلکل نہیں" اُسنے مصروف سے انداز میں جواب دیا تھا۔"

حسیب کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

" کبھی مجھ معصوم کا دل رکھنے کے لئے ہی جھوٹ بول دیا کرو۔"

تم جانتے ہو میں جھوٹ نہیں بولتی" وہ پنسل سے سکیچ بناتی بولی تھی۔"

آج کا دن یاد ہے تمہیں؟" نا جانے کیوں وہ پوچھ رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اُسے یاد نہیں ہو گا۔"

ہاں! پورے ایک ہفتے بعد لانچ ہے۔ فیمیل ماڈل سلیکٹ کر لی ہے میں نے، لیکن میل ماڈل کے ساتھ" ڈیل سائن نہیں ہو پا رہی.

"وہ کیوں؟ لاسٹ ویک ہی تو ایک ماڈل کو فائنل کیا تھا تم نے"

"ذیشان خان۔۔! وہ بہت مہنگا ماڈل ہے اور میں ابھی اُسکی ڈیمانڈ پوری نہیں کر سکتی۔"

"تم انکل سے کہو وہ مہنگا ماڈل افورڈ کر لیں گے"

بیسٹ ڈیزائینر بننا میرا خواب ہے اور میں چاہتی ہوں کے اپنے خوابوں کو خود کے بَل بوتے پہ پورا کروں۔

"پاپا نے مجھے آفر دی ہے لیکن میں نے منع کر دیا

"تم اس لئے پریشان ہو؟"

ہمم ہمم "اُسنے سر ہلایا"

تو ایسا کرو ابھی مجھ سے پیسے لے لو لانچ کے بعد واپس کر دینا" وہ اُسکی جانب دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا جبکہ " فریال گہری پُر سوچ نگاہوں سے نا جانے کب سے اُسے تک رہی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ تمہی سے بات کر رہا ہوں

میں تم سے فیور تو نہیں لے سکتی لیکن اس وقت جتنا میں افورڈ کر سکتی ہوں اُسکے مطابق تو تم۔۔۔"

اگر تم اس ٹی شرٹ اور جینز کی جگہ میرا ڈیزائن کیا ہوا کوئی ڈریس پہن لو تو اچھے خاصے پُر کشش لگو گے "اُسکی آنکھیں یکدم چمکی تھیں وہ تیزی سے کرسی چھوڑتی کھڑی ہوئی اور سامنے پڑا پہلا ڈریس اُٹھایا۔

پیدائشی پُر کشش ہوں میں بس تم نے آج غور کیا ہے، لیکن ماڈلنگ وغیرہ نہیں کر سکتا نہ ہی مجھے آتی " ہے"

"نہیں آتی تو آجائے گی، وہ اُسکے ساتھ شیروانی لگاتے ہوئے بولی "لوکنگ نائس۔۔۔

میں یہ نہیں کر رہا فریال" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا"

تم یہ کر رہے ہو حسیب" بدلے میں اُسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

ن۔۔ نہیں" اُسنے شیروانی ایک طرف کی"

فریال کا منہ اُترا۔

"ایک گھنٹے کی بات ہے صرف ایک واک ہی تو ہے۔"

فریال پلیز، میں نے کبھی ماڈلنگ نہیں کی۔ تمہارے کہنے پر کر بھی لی تو پورا ایونٹ خراب ہو جائے،"
"پلیز۔۔

ٹھیک ہے مت کرو۔۔۔" وہ غصے سے کہتی رخ موڑ گئی۔"

ایک تو تم فوراً سے پہلے خفا ہو جاتی ہو۔" وہ اُسکی طرف آیا"

فریال نے رُخ پھر سے بدلا تھا۔

فریال۔۔۔" وہ بے چارگی سے بولا"

بات نہیں کرنی تم سے۔۔ جاؤ" وہ سابقہ جگہ پر بیٹھتی بولی"

"تمہیں ناراض چھوڑ کے کیسے جاؤں؟"

"اتنی ہی میری نارضگی کی پرواہ ہوتی تو انکار نہ کرتے"

فریال! ایسے تو نہ کہو" اُسنے مدھم لہجے میں شکوہ کیا تھا۔"

تم میرے لیے اتنا نہیں کر سکتے؟" وہ اُسکی جانب دیکھتی بڑے مان سے مستفسر تھی۔"

حسیب عالمگیر کو اُس لمحے نے قید کیا تھا

تم کہو تو سانس لینا ہی چھوڑ دوں" اُسنے بے حد دیانت سے اپنی دلی کیفیت کا اظہار کیا تھا۔"

اس سے پہلے کہ فریال کے تاثرات متغیر ہوتے اُسنے اپنے تاثرات تبدیل کیے "بولو! چھوڑ دوں۔۔؟"
،وہ مصنوعی شرارت چہرے پر سجائے مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

بَکو مت۔۔" وہ اُسے نظر انداز کرتی سر جھٹک گئ۔"

پریکٹس کب سے شروع کرنی ہے؟" وہ شیروانی اپنے ساتھ لگاتا آئینے میں عکس دیکھتے پوچھ رہا تھا جبکہ "
.فریال کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی

وہ مان گیا تھا۔۔ وہ مان جاتا تھا۔۔۔ ہاں وہ ہر بار یہی کرتا تھا

☆☆☆☆☆

محترمہ ملک سمبھالیں گی ہو نہہ !وہ گھڑی کی جانب دیکھتا بڑبڑیا۔"

وقت کا کوئی احساس ہی نہیں۔"اُسکا ہر انداز اُسکی اضطرابی کیفیت کی عکاسی کر رہا تھا"

حزام داؤد پچھلے آدھے گھنٹے میں نا جانے کتنی بار گھڑی کی سوئیوں اور داخلی دروازے کو دیکھ چکا تھا۔

مگر انتظار انتظار ہی رہا حرا اُسے اب تک کہیں دکھائی نہیں دی تھی۔

کہاں رہ گئی ہیں یہ۔۔۔"ایک بار پھر سے وقت دیکھتے اُسنے گردن اُٹھائی تو وہ انٹرنس گیٹ عبور کرتی" دکھائی دی۔

لائٹ بلیو کُرتا کیپری پہنے وہ اُس رنگ کی طرح ہی کِھلی کِھلی لگ رہی تھی

اُسکی سفید بلاک ہیلز نے پتھر کے چمکتے فرش پر ہلکی آواز پیدا کی تھی۔

حزام نے پہلی بار غیر ارادی طور پر اُسے نوٹس کیا تھا شاید اِسکی وجہ ہلکا کِھلتا آسمانی رنگ تھا جو وہ زیب تن کیے ہوئے تھی۔

حزام داؤد کا پسندیدہ رنگ۔۔۔

آسمانی رنگ

حیرت انگیز طور پر اس بار وہ اکیلی نہیں تھی اُسکے ہمراہ گارڈ تھے جنہیں اُس نے وہیں رُکنے کا اشارہ کیا تھا۔

بے نیازی سے چلتی ایک ہاتھ سے پیشانی پر آتے بالوں کو پیچھے کرتی وہ بے حد پُر سکون نظر آتی تھی۔

ٹائم دیکھا ہے آپ نے۔۔؟"اُسکے بیٹھتے ہی حزام نے ترچھی نگاہوں سے گھُورتے سوال کیا۔"

جی!۔۔۔ آپ کا ٹائم بہت خراب چل رہا ہے جانتی ہوں، لیکن فکر نہ کریں اچھا وقت بھی جلد آئے گا۔"اُسنے ازلی بے نیازی دکھائی.

حزام نے لب بھینچے۔

کچھ آرڈ کیا ہے آپ نے؟"وہ اُسکی جانب دیکھتی مستفسر ہوئی۔"

مطلب۔۔۔؟"حزام نے اُبرو اُچکائے"

میں نے بریک فاسٹ نہیں کیا"حر نے کندھے اُچکائے۔"

تو۔۔۔؟میں نے آپ کو یہاں بریک فاسٹ پر انوائٹ بھی نہیں کیا۔"

آپ سے ایسی توقع ہے بھی نہیں۔۔اور۔۔۔"

اس سے پہلے وہ جملہ مکمل کرتی ویٹر نے قریب آکر مینیو کارڈ کی طرف اشارہ کیا۔

میرے لیے کافی، سینڈوِچ اور آپ کے ریستوران کی سیگنیچر ڈش"

آپ کیا لیں گے مسٹر حزام؟

وہ چہرہ اُسکی طرف کرتی پوچھ رہی تھی۔

زہر۔۔۔"اُسنے چڑ کے جواب دیا"

وہ یہاں نہیں ملتا۔۔"ویٹر کو دیکھتے اُسنے حزام کی بات کا جواب دیا جو پریشان نگاہوں سے حر کی جانب دیکھنے لگا تھا۔

"آپ آڈر لے آئیں، اپنے لیے زہر یہ باہر سے خرید لیں گے۔"

حزام نے بے یقینی سے اُسکی طرف دیکھا تھا۔

وہ لڑکی حزام داؤد کی سمجھ سے بالاتر تھی، وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ دنیا کی ہر عورت کو سمجھنا اتنا ہی مشکل" "ہے یا پھر حر محتشم دنیا کی واحد عورت ہے جسے وہ سمجھنے سے قاصر ہے

اُسے گھورنے کے بعد وہ گویا ہوا"میڈیا ہمارے پیچھے ہے عوام طرح طرح کے سوال کر رہے ہیں اور , آپ کو ناشتے کی پڑی ہے۔اتنی سیریئس کنڈیشن میں کوئی اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے

چچ۔۔۔"حزام نے غصے سے چہرہ دوسری جانب کیا تھا۔

ایک تو مجھے آپ کا یہ ایٹی ٹیوڈ بلکل پسند نہیں" حر نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔"

مجھے بھی آپ کا یہ۔۔۔یہ ایٹی ٹیوڈ نہیں پسند" وہ مینیو کارڈ کی طرف اشارہ کرتا بولا تھا"

آپ جانتی ہیں ناں ہم کتنی بڑی مشکل میں ہیں، اُسکے بعد بھی آپ کسی ربوٹ کی طرح بی ہیو کر رہی" "ہیں۔۔۔یوں جیسے کچھ نہیں ہوا۔۔۔سب نارمل ہے

نارمل نہیں ہے تو ہو جائے گا۔۔۔ہر بات پہ بچوں کی طرح ری ایکٹ کرنا ضروری نہیں۔"

"اور آپ کے غصے نے کونسا اس مسئلے کو حل کر دیا ہے

اب آپ میری انسلٹ کر رہی ہیں، میں اسطرح کے لہجوں کا عادی نہیں" خود کا موازنہ بچوں سے کیا" جانا اَسے بے حد چبھا تھا۔

میں آپ سے کسی قسم کی کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی۔ آپ کے پاس مسئلے کا کوئی حل ہے تو بولیں ورنہ" "میرے بریک فاسٹ کرنے تک خاموش رہیں اور مجھے کچھ سوچنے دیں

او۔۔۔بریک فاسٹ۔۔۔"

یا! بریک فاسٹ۔۔۔" اُسنے طنزیہ انداز میں کہتے پشت کرسی سے ٹکائی اور عصاب کو ڈھیلا چھوڑا

"انداز ایسا تھا جیسے "کھاؤ۔۔۔شوق سے کھاؤ۔۔

اُسکے ناشتہ کرنے تک وہ واقعی خاموش رہا تھا۔ بلکل خاموش پھر جیسے ہی اُسنے کافی کا آخری گھونٹ بھرتے خالی مگ میز پر رکھا تو وہ مزید وقت برباد کیے بغیر بولا "ہمیں سچ بتا دینا چاہیئے تھا پھر چاہے میڈیا اور اینکر جو بھی کرتے مگر ہم آزاد ہو جاتے۔۔۔ اس بے وجہ کے قصے نے میری فیملی اور مجھے بہت ڈسٹرب کر دیا ہے۔

میں خود کو اس سچوئیشن سے باہر نکالا چاہتا ہوں" وہ مدھم مگر سنجیدہ لہجے میں کہہ رہا تھا۔

میں سمجھ سکتی ہوں یہ سب بہت مشکل ہے نہ صرف آپ کے لیے بلکہ میرے لیے بھی۔۔۔"

مگر ہمیں سوچ سمجھ کے قدم اُٹھانا ہو گا، ہم نہیں جانتے یہ سب کس نے کیا اور کیوں۔۔؟ اُس کا مقصد محض ہمیں بدنام کرنا تھا یا کچھ اور

وہ بولتے بولتے رُکی اور نگاہ حزام پر ڈالی جو ساکت پلکیں میز پر مرکوز کیے ہوئے تھا۔

نگاہ چرانے سے کچھ, مشکلیں آجاتی ہیں مسٹر حزام۔۔۔ انسان چاہے نہ چاہے اُسے سامنا کرنا پڑتا ہے" "نہیں ہوتا

اب کے اُسنے نگاہ اُٹھا کر حر کی جانب دیکھا تھا وہ اُسے کہہ نہیں سکا تھا کہ بات اگر مجھ تک رہتی تو ٹھیک تھا میں طوفان سے ٹکرا جاتا مگر بات میرے اپنوں کی ہے۔

اب کیا چاہ رہی ہیں آپ" وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا۔"

سب سے پہلے تو آپ کو اس تمام معاملے کو لے کر مجھ پر اعتبار کرنا ہو گا۔۔۔"

"آپ مجھے کوئی بلیم نہیں دے گے اور نہ ہی بار بار میری ہر بات میں مداخلت کریں گے

آپ میرے سامنے شرائط رکھ رہی ہیں" وہ ابرو اُچکا تا پوچھ رہا تھا۔"

شرائط ہی سمجھ لیں۔۔۔ میں پُر سکون رہنے کی عادی ہوں آپ کی جلد بازی مجھے کوفت میں مبتلا"
"کر دیتی ہے

"آپ تو ایسے بات کر رہی ہیں جیسے میں آپ کا رشتہ لے کر آیا ہوں"

"آپ کو لے کر آنا ہے اس لیے یہ سب کہہ رہی ہوں"

واٹ۔۔" وہ بھونچکا رہ گیا تھا۔"

"نکاح کے علاوہ کوئی اور آپشن نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔"

دماغ خراب ہو گیا ہے" وہ اچھنبے سے کہتا ٹیک چھوڑ تا آگے ہوا تھا"

"تمیز سے۔۔۔ تمیز سے بات کریں گے آپ مجھ سے۔۔۔"

"بھاڑ میں گئی اخلاقیات۔۔۔ آپ کہہ کیا رہی تھی؟"

کیوں۔۔؟ ہر تھوڑی دیر بعد آپ کی یاداشت چلی جاتی ہے جو بار بار لفظوں کو دہراؤں۔"

آپ کے اور اپنے نکاح کی بات کی ہے میں نے۔۔۔ کہیں تو لکھ دوں؟ جتنی دفعہ چاہیں پڑھ لیجئے گا۔

"چچ! یہ کوئی حل ہے بھلا۔۔۔ ایک آفت سے بچنے کے لیے دوسری آفت کو گلے لگالوں۔۔ زبانی کلامی تو ٹھیک ہے مگر یہ کاغذی کارروائی۔۔۔ ناممکن"

تو پھر ہم نکاح نامہ کہاں سے لائیں گے؟ میڈیا کو کیا دکھانا ہے؟"

"ہم اس وقت میڈیا سے بچ کر کس طرح یہاں پہنچے ہیں آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔

اور اگر ہم جعلی نکاح نامہ بنوالیں تو" حزام نے حل پیش کیا۔"

آپ کو وہ انسان اتنا احمق لگتا ہے۔ آپ جعلی نکاح نامہ بنوا بھی لیں وہ تب بھی ہمیں چین نہیں لینے دے گا، جو ہمیں اس طرح ٹریپ کر سکتا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے مسٹر حزام۔

یعنی وہ نکاح نامے کو جھوٹا ثابت کر سکتا ہے؟" اُسنے استہفامیہ ابرو اُٹھائے"

حر نے اثبات میں سر ہلایا۔

میں جانتا تھا۔۔ جانتا تھا ہم اپنے لیے مصیبت کھڑی کر رہے ہیں۔" اُسنے میز پر پوری قوت سے ہاتھ مارا" ضرورت کیا تھی میڈیا کے سامنے کانفرنس کا کہنے کی، یہ کہنے کی ہم تفصیلات بعد میں شئیر کریں گے۔۔۔

کونسی جھوٹی کہانی سنائیں گے ہم اُنہیں۔۔۔ کب ملے تھے، کہاں ملے تھے۔ آخر ایسا کیا ہوا جو بات شادی تک جا پہنچی۔۔۔

ماضی میں ہمارے مابین ہونے والی تلخی کو کس طرح سے ڈیفینڈ کریں گے، سب کچھ تو میڈیا کے سامنے ہے۔

یہ سب اتنا آسان نہیں ہے جتنا آپ بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔" وہ توقف کے بعد بولا تھا۔

میں سُلجھانے کی کوشش کر تو رہی ہوں۔۔۔ اور آپ کیا کر رہے ہیں سوائے مجھے پریشرائز کرنے کے۔۔۔ یہ ثابت کرنے پر ڈٹے ہیں کہ قصوروار صرف میں ہوں۔

میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی جو میں وہاں آئی لیکن آپ تو بہت سمجھدار ہیں ناں۔ پھر کیسے نہیں پتہ چل سکا آپ کو۔۔۔ اتنی آسانی کوئی آپ کو بے ہوش کر کے کمرے تک لے آیا اور آپ کو کچھ محسوس ہی نہیں ہوا۔

جتنی غلطی میری ہے اُتنی ہی آپ کی ہے۔

میں آپ کی بے کار باتیں اور الزامات خاموشی سے سن رہی ہوں اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ سچے اور میں جھوٹی ہوں" وہ اُس سے بھی زیادہ غصے میں بولی تھی۔

میں اب آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔۔۔ آپ نے خود کو سیو کرنے کے لیے جو کرنا ہے کریں" لیکن مجھے بیچ میں مت لائیں سمجھی آپ۔" وہ کھڑا ہوتا انگُشتِ شہدات سے اُسکی جانب اشارہ کرتا اٹل لہجے میں بولا تھا۔

اوکے! گوٹو ہیل۔۔" وہ کرسی چھوڑتی غصے سے بولی۔"

وہ مزید کچھ بھی کہے بنا مُڑا تھا

.یہ آدمی اچھائی کے لائق ہی نہیں" وہ اُسکی پشت گھورتی بولی تھی"

اس لڑکی میں ذرا بھی عقل نہیں، نکاح کرلوں۔۔ ہونہہ" وہ غصے سے کوٹ جھٹکتا آگے بڑھتا جا رہا تھا"

☆☆☆☆☆☆

ایک روز قبل ہونے والی برف باری نے موسم کو مزید سرد کیا تھا۔

وہ دریائے سین کے کِنارے اُسکے پانی پر نگاہیں جمائے کھڑی تھی، پانی کی سطح معمول سے زیادہ تھی۔

پانی سے نگاہ ہٹا کر اُسنے انوشے اور عرشیہ کو دیکھا جو ایفل ٹاور کے قریب سیلفی لینے میں مصروف تھیں۔

وہ سر جھٹک کر دریائے سین کے کنارے خراماں خراماں چلنے لگی اور ناچاہتے ہوئے بھی فریال کے بارے میں سوچ رہی تھی، پھر شفاف ٹھنڈے پانی میں ایک عکس اُبھرا تھا وہ عکس ایک دو سالہ روتی ہوئی بچی کا تھا اُس عکس کے ساتھ ایک اور عکس نے اپنی جگہ بنائی وہ فریال تھی جو اُس روتی بچی سے نگاہیں چُرا رہی تھی اُسکا ہاتھ جھٹک رہی تھی اُسے خود سے دور کر رہی تھی

پھر عکس کی تصوراتی دنیا میں محتشم کمال کی شبیہ کا اضافہ ہوا جو روتی ہوئی حر کو بہلانے کی کوشش کر رہے تھے جو چُپ ہونا ہی نہیں چاہتی تھی۔

اچانک پانی میں کسی نے کچھ پھینکا تھا تمام عکس گڈمڈ ہوتے تحلیل ہوئے۔۔۔ جیسے اُسکے ماں باپ ہوئے تھے، جیسے اُسنے آنکھ سے بہتے پانی کے ہمراہ اپنے رشتے اُن سے منسلک جذبات بہا دیئے تھے بلکل ویسے ہی۔

اُسنے ذرا سی گردن گھما کر تخیل میں خلل برپا کرنے والے کو دیکھا۔

"آپ آئی نہیں پھر۔۔۔؟ کیا آپ کی بلی ٹھیک ہو گئ؟"

جی! ہو گئ" وہ ہاتھ جیبوں میں اڑستی اُسے نظر کرتی آگے بڑھنے لگی"

آپ یہاں اکیلی آئی ہیں؟" وہ دوستانہ انداز میں پوچھ رہا تھا"

نہیں۔۔۔" اُسنے مختصر سا جواب دیا۔"

میں تو یہاں اپنے دوستوں کے ساتھ آیا ہوں، وہ شِپ دیکھ رہی ہیں

اُسنے ریور سین کے بائیں جانب رُکے سفید شِپ کی طرف اشارہ کیا

ہم نے وہاں پارٹی ارینج کی ہے۔ آپ چاہیں تو آسکتی ہیں۔

شکریہ۔۔" اُسنے پیش کش مسترد کی"

مگر کیوں؟ آپ آسکتی ہیں، میرے دوست بہت خوش اخلاق ہیں بلکل میری طرح۔۔۔"

"آپ آئیں گی تو مجھے اچھا لگے گا۔

میں 5883 کلو میٹر دور آپ کو اچھا فیل کروانے ہر گز نہیں آئی اور نہ ہی آپ سے بات کرنے میں" دلچسپی رکھتی ہوں، اس وقت تو بلکل بھی نہیں" اُسنے دوٹوک انداز اپنایا تھا۔

پتہ نہیں پاکستانی اتنے بے مروت کیوں ہوتے ہیں، انہیں کسی کا دل رکھنا نہیں آتا" وہ مسکراتے" ہوئے کہہ رہا تھا۔

آپ سے کس نے کہا پاکستانی بے مروت ہوتے ہیں؟" وہ رُک کر اُسکی طرف گھومی تھی۔"

ناصرف بے مروت بلکہ انتہا پسند بھی، نفرت ہو محبت یا پھر دوستی ہر تعلق میں انتہا پسندی دکھاتے "
"ہیں

وہ کچھ سیکنڈ اُسے گھورتی رہی پھر سر جھٹکتی آگے بڑھی۔

"وہ تیزی سے چلتا اُسکے قریب آیا" آپکو برا لگا؟

اگر آپ کسی کے سامنے اُسکے ملک اور لوگوں کی برائی کریں گے تو اُسے برا ہی لگے گا۔ آپ کو کس نے "کہا کہ میرے ملک کے لوگوں کو بے مروت کہیں

"لیکن میں نے تو آپ کو بے مروت کہا تھا"

اب کے حرنے غصے سے اُسے گھورا تھا۔ "بے مروت ہو گے آپ۔۔۔ آپ کے دوست۔۔۔ بلکہ آپ کا یہ پورا پیرس" وہ برجستگی سے بولی۔

"آپ تو اچھی خاصی ناراض ہو گئی اتنی کہ پورے پیرس کو ہی لپیٹ میں لے لیا"

مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ۔۔؟ ایک ہی ملاقات ہوئی تھی ہماری اور ایسے فرینک ہو رہے ہیں جیسے " برسوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں

"تو اب کر لیتے ہیں دوستی۔۔۔"

مجھے چپکو لوگ بلکل پسند نہیں۔اور آپ بلاوجہ میرا دماغ چاٹ رہے ہیں" اُسکی بات اور انداز پر وہ ہنسا" تھا اور کافی دیر ہنستا رہا۔

اُسکی ہنسی نے حر کو مسکرانے پر مجبور کیا تھا۔

وہ سر گراتی دریائے سین کے ٹھنڈے پانی کو دیکھنے لگی تھی اب پانی میں دو نفوس کا عکس نمایاں تھا ایک "حر" کا دوسرا "حزام" کا

☆☆☆☆☆

یہ چل کیا رہا ہے؟ کل تک تم اُس سے بات کرنا گوارا نہیں کرتے تھے اور آج نکاح کی خبریں۔"

"پہلے کیوں نہیں بتایا کہ دشمنی کی آڑ میں محبت نبھا رہے ہو

بدلے میں حزام نے سرخ ہوتی نگاہیں اُس کے چہرے پر ڈالی "میں نے تمہیں یہاں مسئلے کے حل کے لیے بلایا ہے"

اُبان نے جمائی لیتے بال سنوارے پھر دونوں کُہنیاں میز پر رکھتا جُھکا۔

"اتنا اچھا حل پیش کیا تو ہے۔کر لے نکاح۔۔۔پھر بعد میں دیکھ لیں گے جو گا"

یہ حل ہے۔۔"حزام نے اُبرو اُچکائے۔"

"اس وقت تو یہی حل نظر آرہا ہے"

"نکاح کر پھر ہم اچھا سا ریسیپشن ارینج کرتے ہیں اور منہ توڑ جواب دیتے ہیں میڈیا کو"

یہ کوئی حل نہیں ہے اُبان۔"

"نکاح کر لوں پھر کسی بڑی مشکل میں پھنس جاؤں۔۔مجھے اُس لڑکی پر ذرا بھی اعتبار نہیں

"اُبان نے کندھے اُچکائے "سوچ لو۔۔ایک نکاح اور اینکرز کی زبان بند

تایا جان مانیں گے ؟"وہ پُر سوچ نگاہوں سے اُبان کی جانب دیکھتا مستفسر ہوا۔"

ابھی کسی کو منانے کا وقت ہے بھی نہیں، حالات ہی ایسے ہیں، کوئی نہ کوئی اسٹیپ تو لینا پڑے گا، اس مصیبت سے چھٹکارے کا ایک ہی حل ہے وہ ہے حرمحتشم سے نکاح۔۔

بہرام انکل کو بعد میں سمجھا لیں گے وہ سمجھ جائیں گے لیکن ابھی اگر اُن سے یا برہان سے بات کی تو وہ مشکل ہی راضی ہونگے اور جتنا میں بہرام انکل کو جانتا ہوں مجھے امید ہے وہ تمہاری مصلیحت کو سمجھیں گے"

"مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔نکاح ہے یا کوئی مذاق۔۔"

ٹھیک ہے۔۔نہ کرو نکاح اور الیکشن لڑنے کے بجائے میڈیا کو اپنی پارسائی کا سرٹیفیکٹ دو۔"

لو آگیا رئیس کا فون" اُبان نے بجتے فون کی جانب اشارہ کرتے سر جھٹکا تھا۔

بولو رئیس! لہجہ بے زار تھا۔"

بہرام سر بات کریں گے آپ سے" اُسنے فون بہرام داؤد کو تھمایا"

حزام یکدم سیدھا ہوا۔

کیا کرتے پھر رہے ہو تم ہاں۔۔۔" فون کی دوسری جانب سے اُنکی گرج دار آواز گھونجی تھی"

تایا جان پھنسایا گیا ہے مجھے۔۔۔ میں نے اُس سے نکاح نہیں کیا، معاملے کی سنگینی کو پیشِ نظر رکھتے یہ "سب کہنا پڑا"

میڈیا کے بندے اس وقت گھر میں موجود ہیں۔ وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ برہان اُنہیں ٹالنے کی کوشش کر رہا ہے مگر کب تک۔۔

"وہ آج خاموشی سے چلے بھی گئے تو کل واپس آجائیں گے۔

تایا جان میں۔۔۔

"عُزر پیش مت کرو حزام۔۔۔ مجھے حل چاہیئے سُن رہے ہو"

تایا جان آپ ہی بتائیں میں کیا کروں۔۔۔؟" اُسنے خود کو بے بسی کی انتہا پر پایا تھا۔"

یہ سوال اگر تم پہلے کر لیتے تو بہتر تھا۔"

"جھوٹ بولا ہے تو اُسے سچ کرو۔ مجھے تمہارا اصلی نکاح نامہ چاہیئے ہر قیمت پر۔۔۔

"تایا جان ہم کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے آپ کچھ وقت تو دیں مجھے "

"وقت ہی تو نہیں ہے ہمارے پاس"

"پر تایا جان نکاح کیسے کر لوں۔۔؟"

یہ بات تمہیں اُس وقت سوچنی چاہیئے تھی جب مسکراتے ہوئے حر محتشم کو میڈیا کے سامنے اپنی"
"وائف ڈیکلیئر کر رہے تھے

اُس وقت حالات ہی ایسے تھے میڈیا مخالفت کر رہا تھا ہماری۔۔۔ طرح طرح کے الزام لگا رہے"
"تھے

"واٹ ایور حزام! آئی نِیڈ این امیجیٹ سولیوشن آف دِس پرابلم۔۔۔ وی کین ناٹ افورڈ دِس سکینڈل

بہرام داؤد نے دوٹوک انداز میں اپنی بات اُس تک پہنچا کر رابطہ منقطع کیا تھا۔

کیا کہہ رہے تھے انکل؟" اُبان نے استہفامیہ اُبرو اُچکائے۔"

"نکاح نامہ مانگ رہے ہیں"

اُبان نے اُسکے جواب پر جتانے والے انداز میں میز بجایا تھا۔

حزام نے گہری سانس خارج کی اور چند لمحوں کی خاموشی اختیار کرنے بعد بولا

"میں نے اُسے منع کر دیا تھا"

"کس لیے۔۔؟"

"نکاح کے لیے۔۔۔"

تو پھر سے بات کرو اُن سے کہو کہ تم راضی ہو" اُبان نے فون اُسکی جانب کھسکایا۔"

"میں نے اُس سے کہا کہ یہ انتہائی احمقانہ مشورہ ہے"

"ہاں تو معزرت کے ساتھ اعتراف کرلو کہ احمق وہ نہیں تم تھے"

حزام نے بھنویں سکیڑیں

"مجھے آنکھیں دکھانے کے بجائے بات کرو حر سے، اِتنا وقت نہیں ہے"

"کہوں کیا۔۔ اور کس منہ سے؟"

"اُسی منہ سے جس سے بغیر سوچے سمجھے انکار کیا تھا"

"اور اگر اب وہ نہ مانیں تو۔۔۔ اگر انہوں نے میرے ویک پوائنٹ کو کیش کیا تو۔۔؟"

"اس وقت جو تلوار تمہاری گردن پر ہے وہی تلوار حرمحتشم کی گردن پر لٹک رہی ہے,

"تم فون کرو۔۔ باقی سب میں دیکھ لونگا

حزام نے بامشکل اُسکا نمبر ڈائل کیا

"حزام کے کچھ بولنے سے پہلے ہی دوسری طرف سے اُسکی آواز گونجی تھی۔۔۔ جی کہیں

"اُبان نے سرگوشی کی تو حزام نے سپیکر آن کر دیا۔۔۔ سپیکر پہ

میں نے بہت سوچا اور سوچنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ۔۔۔"

کہ۔۔۔؟

"میں سوچ رہا ہوں نکاح کر لیتے ہیں" وہ خود پر جبر کرتا بولا

"کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ میں سمجھی نہیں"

"اُسکی بات پر حزام نے اُبان کو آنکھیں دکھائی "میں کہہ رہا تھا۔۔۔

اُبان نے بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

"مجھے کچھ یاد نہیں آرہا۔۔۔ آپ کس کے نکاح کی بات کر رہے ہیں"

آپ کے اور اپنے نکاح کی۔۔ "حزام نے دانت پیستے جواب دیا"

"او! یاد آیا۔۔۔ پر آپ نے تو منع کر دیا تھا، کہا تھا کہ اس سے بہتر حل ڈھونڈ لیں گے"

"اب کے حزام کا پارہ ہائی ہوا تھا" آپ نکاح کر رہی ہیں یا نہیں۔۔۔

اُسکے انداز پر اُبان نے اپنے سر پہ ہارامارا

فون کی دوسری طرف حرنے بھنویں اُٹھائیں

"ایسے پوچھیں گے تو کبھی نہیں۔۔۔"

کم ڈاؤن۔۔۔ "اُبان نے دونوں ہاتھ اوپر سے نیچے لاتے اُسے پُر سکون رہنے کو کہا۔"

اُسنے اُبان کی مانتے ہوئے غصہ ضبط کیا تھا

تو اور کیسے کہوں۔۔؟" آواز قدرے مدھم ہوئی تھی مگر لہجے ویسا ہی تھا قہر آلود۔"

"ریکویسٹ کریں مجھ سے۔۔"

حزام نے لب بھینچے

اُبان نے ہاتھ جوڑے

نکاح کرلیں مجھ سے۔۔۔"اُسنے سانس خارج کرتے برجستگی سے کہا تھا"

"ریکویسٹ کر رہے ہیں یا آڈر دیں رہے ہیں۔۔۔ تحمل سے بات کریں۔۔۔ تحمل سے"

"حر صاحبہ نکاح کرلیں۔۔۔؟"

ایسے طنزیہ انداز میں رعب سے کہیں گے تو کنوارے ہی دنیا سے کُوچ کر جائیں گے۔۔۔کوئی لڑکی بھی آپ کو اپنے نکاح میں قبول نہیں کریں گی۔

پلیز۔۔پلیز حزام پیار سے "اُبان نے مِنت کرتے ایک بار پھر سرگوشی کی۔"

مخالف حزام کی حالت سے حَظ اُٹھا رہی تھی آخر کچھ بدلہ اُسکی جانب بھی تو نکلتا تھا۔سو وہ موقع غنیمت جان کر بڑی فرصت سے حزام داؤد کی درستگی کر رہی تھی۔

آنسہ حر محتشم صاحبہ!کیا آپ بندے کو اپنے نکاح میں قبول کرنا پسند فرمائیں گی؟"بندہ آپ کے" جواب کا منتظر ہے" لہجے کو حتی الامکان نارمل رکھتے،بے زاریت سے اجتناب کرتا وہ بے حد ادب سے پوچھ رہا تھا۔

ویسے آپ میں ایسی کوئی خوبی تو نہیں جو کسی بھی لڑکی کو متاثر کر سکے لیکن کیا کیا جائے۔۔۔خیر!اب" جب آپ اتنا اصرار کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے کر لیتی ہوں نکاح۔

لیکن ایک بات اور۔۔۔وہ فون کان سے ہٹانے ہی والا تھا مگر اُسکی آواز پر رُکا

اگلی بار کسی لڑکی کو پرپوز کرنے سے پہلے مشق ضرور کر لیجیئے گا، ممکن ہے وہ آپ کی شخصیت سے متاثر" "ہو ہی جائے

حزام نے فوراً اُبان کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو "دیکھ لیا نرمی کا انجام۔۔

اُبان نے اُسکے ہاتھ سے فون لے کر کال منقطع کی مبادا وہ غصے میں آکر بنا بنایا معاملہ پھر سے ہی نہ بگاڑ دے.

☆☆☆☆

نکاح سے پہلے منگنی کی رسم ہونی چاہیئے کیوں آپ کا کیا خیال ہے؟ جاذب نے اُبان کی طرف دیکھا تھا

"بہت اچھا خیال ہے"

حزام نے اُن دونوں پر ایک اُچٹتی نگاہ ڈالی۔

کیا۔۔؟ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟ دادا نے کہا تھا کہ منگنی کی رسم کی کچھ تصاویر لے لینا

"رِنگ نہیں ہے میرے پاس؟"

یہ رہی رِنگ۔۔۔بڑی مشکل سے پسند آئی" اُبان نے رِنگ کیس اُسکی طرف بڑھایا"

جاسوس انسان۔۔۔ویڈنگ پلینر بننے کی کیا ضرورت تھی۔"حزام کو کہیں قرار نہیں آرہا تھا اُس کا" بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے۔

تو کیا پہلے منگنی ہو گی؟"صبیح نے اُبرو اُچکائے"

جی ہاں! آپ کو اعتراض ہے؟"جاذب نے چڑ کے کہا۔"

مجھے تو اس نکاح پر ہی اعتراض ہے۔۔روک دیں؟"وہ تیوری چڑھائے بولی۔"

ہاں ہم تو جیسے آپ کو رشتے دار بنانے کے لیے بے تاب ہیں"جاذب نے اُسی کے انداز میں جواب دیا"

.اُبان نے ہنسی روکتے اُسے خاموش رہنے کا کہا

کچھ دیر بعد اُنکے نکاح کی رسم تھی۔بہرام داؤد کے نزدیک خاندان کے افراد کی نکاح میں شمولیت بے حد ضروری تھی تاکہ میڈیا کو مزید انگلی اُٹھانے کا موقع نہ ملے۔

بہرام داؤد کے مطابق برہان داؤد کو لاعلم رکھنے میں ہی عافیت تھی ورنہ برہان کی مخالفت اُنہیں مشکل .میں ڈال دیتی

سب کچھ بہت غیر ارادی اور غیر متوقع تھا۔سیاست اور عزت کو بچانے کا واحد حل حر اور حزام کا نکاح تھا،ورنہ عزت کے ساتھ سیاست سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے اور بہرام داؤد کے لیے یہ دونوں باتیں .ناقابلِ قبول تھیں

بہرام انکل نے آپ دونوں کی منگنی کی تصویر مانگی ہے۔اب اگر آپ دونوں ایک دوسرے کو رِنگ پہنانے پر راضی ہیں تو مزید دیر کیے بِنا یہ فریضہ بھی سرانجام دے دیں۔

اُبان نے کمیرہ سمبھالتے التجا کی

ضروری ہے؟"حزام نے آنکھیں دکھائی۔"

انکل کی فرمائش ہے۔"اُبان نے کندھے اُچکائے۔"

جب اتنا ایثار کر رہے ہیں تو ایک اور سہی۔کیوں چاچو؟"جاذب نے حزام کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔"

مولوی صاحب کب تک آئیں گے؟"حزام نے اپنا غصہ دوسری طرف نکالا۔"

رئیس لینے گیا ہے کچھ دیر میں پہنچ جائیں گے۔تم جب تک منگنی کی رسم ادا کرو۔"

آپ دونوں اس طرف آجائیں، یہاں اچھی تصویریں آئیں گی۔جاذب کے کہنے پر وہ دونوں کسی ربوٹ کی مانند اپنی اپنی جگہ جا کر کھڑے ہوئے۔

سجاوٹ سے ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے سب کچھ بہت فرصت سے کیا گیا ہو۔

جبکہ یہ اُبان عبداللہ ہی جانتا تھا کہ انتہائی کم وقت اُس نے وہ سارا ڈیکور کس طرح کروایا تھا۔

رِنگ ایسے پہنانی ہے جیسے تم حر کو پرپوز کر رہے ہو۔۔۔ فیلنگز کے ساتھ ہاں" اُبان کی بات پر اُن" دونوں نے بیک وقت اُسے گھوری سے نوازا تھا۔

"ان کو دیکھ کر صرف غصہ آتا ہے۔۔۔ فیلنگز۔۔۔ مائی فٹ"

آپ کے تایا کچھ زیادہ ہی فرمائشیں نہیں کر رہے۔۔ جب نکاح ہو رہا ہے تو اس رِنگ سیر یمنی کیا" ضرورت تھی" حر نے سرگوشی کی۔

ضرورت تو نکاح کی بھی نہیں تھی۔ وہ اُس سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا۔

یہ پہلا کپل ہے جو رسم نبھانے سے اس قدر اجتناب برت رہا ہے۔ وقت نہیں ہے ہمارے پاس جلدی" سے ایک دوسرے کو رِنگ پہناؤ فوٹو گرافی میری طرف سے" اُبان نے کیمرے کا رخ درست کرتے اُن دونوں کو آنکھیں دکھائی تھیں جو تذبذب کا شکار ایک دوسرے کو غصے اور نفرت سے دیکھنے میں مشغول تھے۔

تم ڈیٹیکٹیو ہو یا فوٹو گرافر؟" حر کو اُسکی مداخلت کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔"

ملٹی ٹیلنٹڈ۔۔" اُبان نے فرضی کالر جھاڑے" حزام کے لیے تو میں اور بھی بہت سی خدمات انجام" دے چکا ہوں۔ کیوں حزام؟" وہ کیمرہ ایک طرف کرتا جتاتی نگاہوں سے حزام کی جانب دیکھتا بولا

"ہاں ہاں ٹھیک ہے پہنا رہا ہوں رِنگ تم اپنی زبان بند رکھو"

حر نے بایاں ہاتھ آگے بڑھایا۔

اب یہ دن دیکھنا باقی رہ گیا تھا بس "اُسنے سر گوشی کی۔"

دیکھ ہی لیا تو رِنگ بھی پہنا دیں۔۔ آپ کا ملٹی ٹیلنٹڈ دوست کیمرہ گردن میں لٹکائے تھک گیا ہو گا" ۔۔ نہیں۔۔؟ اُسنے تنقیدی نگاہوں سے اُبان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

حزام کو وہ سب کچھ بہت عجیب اور حیرت انگیز لگا تھا۔ سامنے کھڑی لڑکی کی انگلی میں انگھوٹھی پہنانا" اُسے دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔

اُسنے نگاہ اُٹھا کر محض ایک لمحے کے لیے حر کی جانب دیکھا تھا جو اپنی نگاہیں اُسی پر مرکوز کیے ہوئے تھی، حزام کے دیکھنے پر اُسنے سوالیہ بھنویں اُچکائیں پھر آنکھوں کے اشارے سے ہی اُسکی توجہ اپنے آگے بڑھے ہوئے ہاتھ کی جانب مبذول کروائی۔

حزام داؤد کے دل کی بستی پل بھر کے لیے زیر وزبر ہوئی تھی۔ گرزے لمحے میں اُسکے دل کی کیفیت جس ردوبدل کا شکار تھی آگلے ہی لمحے حزام نے اُس کیفیت پر خود کو ڈپٹا تھا

اور پھر حزام داؤد کا دل معمول پر ڈھڑکنے لگا تھا۔

اُسنے زیادہ دیر خود کو اُس کیفیت کے زیرِ اثر رہنے نہیں دیا تھا۔

"پہلی بار ہے ناں اس لیے تھوڑا وقت لگتا ہے، پہلے کبھی کسی کو رِنگ جو نہیں پہنائی اس نے"

کچھ بھی ہو جائے یہ اپنی زبان بند نہیں کر سکتا" اُسکی بات حزام کو ذرا بھی اچھی نہیں لگی تھی"

حزام نے گردن گھما کر مزید سوچنے سے اجتناب برتتے فوراً اُسکی انگلی میں انگھوٹھی پہنائی اور اگلے ہی پل بِنا تاخیر کے فوراً ہاتھ پیچھے کیا یوں جیسے حرمحتشم کا ہاتھ نہ ہو کوئی جلتا کوئلہ ہو جسے وہ چُھو بیٹھا ہو۔

اُبان عبداللہ نے سرعت سے اُسے لمحے کو قید کیا تھا۔

اب آپ کی باری اُسکے بعد آپ دونوں کی تصاویر لیں گے۔اُبان اپنی ڈائریکشن دینا نہیں بھولا تھا۔

یہ کیا ہے۔۔۔؟" حرا اپنی انگلی میں رِنگ کو آگے پیچھے کرتی بولی۔"

کیا کیا ہے۔۔؟" حزام نے چونک کر سوال کیا۔"

لوز ہے۔۔۔رِنگ لینے سے پہلے اُسکا سائز بھی پوچھا جاتا ہے مسٹر حزام" وہ انگھوٹھی اُسکے سامنے کرتی بولی

میں نے کونسا دل کی آمادگی پر اُس نکاح نامے پر سائن کرنے ہیں جو آپ مجھ سے اُلٹی سیدھی فرمائشیں کر رہی ہیں۔

نقلی ہی سہی مگر پہلی بار رِنگ سیر یمنی ہو رہی ہے اب لوز رِنگ تو نہیں پہن سکتی ناں۔۔۔یہاں وہاں گر گئی تو۔۔۔

"پھر میڈیا والے اس رنگ کو لے کر جینا محال کر دیں گے۔۔۔" آپ کا۔۔

وہ لفظوں پر زور دیتی کندھے اُچکاتی بولی۔

حزام داؤد کا جی چاہا اُسکا ہاتھ ہی کاٹ دے اور پھر کہے لو اب پہن لو انگھوٹھی مگر وہ محض سوچ ہی سکتا تھا۔

یہ بعد میں ٹھیک کروالیں گے ابھی آپ مجھے رِنگ پہنا دیں تا کہ یہ فوٹو شوٹ تو مکمل ہو" وہ خود کو" پُر سکون کرتا توقف کے بعد بولا

ہاں۔۔۔! حر نے بھنویں سکیڑ کر اُسکی جانب دیکھا"

"نہیں! پہلے میری رِنگ کا سائز ٹھیک کروائیں"

حزام نے غصہ ضبط کرتے پیشانی پر ہاتھ پھیرا پھر حر کی جانب دیکھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی اپنی رِنگ سیر یمنی کو لے کر واقعی اتنی ٹچی ہے یا یہ سب اُسے زچ کرنے کے لیے کر رہی ہے۔

ایک رِنگ ہی تو تھی وہ بھی ڈھنگ سے نہیں خرید سکے تم۔۔" اُسنے اُبان کو گھورتے ہوئے اُسکے کان" میں سرگوشی کی۔

"واہ۔۔ دو گھنٹے خوار ہونے کے بعد خریدی ہے یہ انگھوٹھی اُس پر بھی نخرے۔۔"

یہاں تو ہر کوئی میرا دشمن ہے۔ پتہ نہیں کونسے بدلے لیے جا رہے ہیں مجھ سے۔ بڑبڑاتے ہوئے اُس" نے رخ حر کی جانب کیا "فوری طور پر یہ رِنگ تبدیل نہیں ہو سکتی، اس لیے مجھے رِنگ پہنا کر یہ قصہ ختم کریں" بات کرتے اُسکی پیشانی کے بل گہرے ہوئے تھے۔

!پہلے کہیں "پلیز

"پلیز حر میں ریکویسٹ کرتا ہوں مجھے یہ رِنگ پہنا دیں

"اُسکے انداز پر حزام کا چہرہ سرخ ہوا تھا "نہ کہوں تو۔۔۔؟

تو آپ کے انکل۔۔۔ میرا مطلب ہے بہرام صاحب خفا نہیں ہو جائے گے آپ سے۔۔۔ ہمم۔۔؟ وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

ایک بار۔۔ بس ایک بار اس مشکل سے نکل جاؤں پھر دیکھنا۔۔۔"

اُسنے انگلی اُٹھا کر تنبیہ کی

"دھمکی دے رہے ہیں؟"

میری مجال۔۔۔ "طنزیہ جواب آیا۔"

سر وہ نکاح خواں۔۔۔ "رئیس نے دہلیز پر رُک کر اطلاع دی۔"

حر مہربانی فرما کر مجھے یہ رِنگ پہنا دیں۔۔۔ آپ کو جلد ہی نئی رِنگ بنوا دونگا۔۔۔ پلیز" اُسنے پلیز کو لمبا" کھینچا تھا

ٹھیک ہے۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ حر نے اُسکا ہاتھ تھامتے منگنی کی انگھوٹھی پہنائی تھی۔"

.سمائل۔۔ "اُبان کے کہنے پر وہ دونوں ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیئے تھے"

☆☆☆☆

#ارارات

#قسط_نمبر_10

کرن آفتاب

سیاہ جیکٹ والا شخص مین سڑیٹ پر چلتے چلتے بے ساختہ رُکا تھا کچھ تھا جس نے اُسے رُکنے پر مجبور کیا تھا۔

جی کہیں! اُسنے سیاہ ہیٹ کے کنارے پر ہاتھ پھیرا، یہ اُسکا ہیٹ گُھمانے کا مخصوص انداز تھا

کتنے پیسے لے چُکے ہو تم مجھ سے؟" درشتگی سے پوچھا گیا۔"

میں آپ کا کام ہی کر رہا ہوں، وقت لگتا ہے، کسی کو جان سے مارنا اتنا آسان نہیں۔۔۔ جان سے مار کے اپنی جان بچانے کا انتظام بھی کرنا پڑتا ہے، ورنہ دونوں جان سے جاتے ہیں۔۔۔ مارنے والا بھی اور مروانے والا بھی"

تین ماہ کم ہوتے ہیں؟ وہ پوچھ رہا تھا"

تم ماہ گزارنے کے بعد مجھے بتا رہے ہو کہ قتل آسان نہیں ہوتا۔ قاتل کے لیے قتل کونسا مشکل امر ہے"

صحیح کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ قاتل "قاتل" ہی ہوتا ہے مگر ایک قاتل کے دل میں بھی "دل" ہوتا" ہے جسے کسی دوسرے شخص کا دل بند کرنے کے لیے آمادہ کرنا پڑتا ہے۔ ابھی میں اپنے دل کو مردہ کرنے کی کوشش میں ہوں ایک بار یہ مردہ ہو جائے تو اُس انسان کو مردہ ہونے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگے گا۔

ویسے ایک بات بتائیں؟ کیا دل پر گولی چلانی بہت ضروری ہے؟

"ہاں۔۔! اُس کا دل۔۔۔ اگلی سانس نہ آنے پائے"

دل کے بدلے دماغ ہو تو کیا ہی بات ہے، یہ گولی آر پار" اُسنے ہاتھ سے پستول بناتے غائبانہ گولی چلائی

"سنو! مجھے وہ ہر حال میں مردہ چاہیئے، مزید انتظار نہیں کر سکتا میں"

"آپ فکر کیوں کرتے ہیں، صحیح وقت آتے ہی میں اُسے ختم کر دونگا"

" صحیح وقت آتا نہیں خود لایا جاتا ہے۔ میں اُسکی موت کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں"

اُسکی موت طے ہے بس ایک بار صحیح چانس مل جائے، اُسکی موت کی خبر سب سے پہلے آپ تک پہنچائی جائے گی"

"گڈ لک"

فون بند ہو جانے پر سیاہ جیکٹ پہننے شخص نے سر نیچے گرایا اُسکی آنکھیں موبائل سے پھوٹتی روشنی کے سبب چمکنے لگی تھیں، کچھ سوچ کر اُسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھری، اُسنے فون جیب میں ڈالا اور ہیٹ کو فتحانہ انداز میں ایک بار پھر دائیں سے بائیں گھمایا.

☆☆☆☆☆

وہ دونوں نکاح خواں کے سامنے سینگل سیٹر صوفے پر براجمان تھے۔ صبیح حر کے دائیں طرف جبکہ جاذب حزام کی پشت پر استادہ اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

اُبان کیمرہ سمبھالے نکاح کے کاغذات کو فوکس کیے ہوئے تھا۔

جلدی سے نکاح پڑھا دیں" رئیس نے عجلت سے کہتے نکاح خواں کی جانب دیکھا تھا۔"

مولوی صاحب نے بدلے میں رئیس کو گھورا تھا۔

اتنی جلدی کس بات کی ہے۔پہلے مجھے اِن دونوں سے پوچھ لینے دیں کہ نکاح میں ان کی رضامندی شامل ہے"

آپ کی فیس سے زیادہ بڑی رقم ادا کی ہے آپ کو۔۔۔اور آپ ہیں کہ۔۔۔

وقت برباد نہ کریں جناب اور نکاح پڑھوائیں۔رئیس نے گھڑی پر وقت دیکھتے ایک بار پھر مخالفت کی۔

اَسْتَغْفِرُاللہَ!انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگائے"پیسہ لے کر ایمان نہیں بیچتا میں"غصے سے کہتے انہوں نے حر کی طرف دیکھا"بیٹا بولو نکاح میں تمہاری رضامندی شامل ہے ناں۔۔یا پھر کرائے کے چار بندے جمع کر کے کوئی دھمکی دی ہے تمہیں؟"

حزام نے سرخ ہوتی آنکھوں سے رئیس کو گھورا۔

"یہ کسے اُٹھالائے ہو ہاں۔۔۔؟"

سر شہر سے دور قصبہ ہے وہاں سے لے کر آیا ہوں اِنہیں۔۔۔پوری تسلی کے ساتھ۔دنیا اور سیاست سے ان کا کوئی خاص لگاؤ نہیں ہے،اتنی دور آنے کے لیے راضی بھی نہیں تھے بڑی مشکل سے راضی کیا اِنہیں۔"رئیس نے سرگوشی کی

یہ تو بہت غیر سیاسی ہے"جاذب نے اُبان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔"

باریش بزرگ نے حر کی خاموشی پر ایک بار پھر اپنا سوال دوہرایا تو اُسنے بے حد معصومیت سے حزام کی جانب دیکھا۔

مجھے کیوں دیکھ رہی ہیں؟ اِنکے سوال کا جواب دیں, وقت کم ہے ہمارے پاس۔۔۔ فٹافٹ نکاح کو نپٹائیں" اُسنے بظاہر مسکراتے ہوئے سرگوشی کی۔

اِنہیں کوئی مسئلہ نہیں، نکاح میں اِنکی رضامندی شامل ہے" اُبان صوفے پر اُنکے قریب بیٹھتا بولا۔"

نکاح خواں نے باری باری وہاں موجود سب ہی افراد کو گُھورا پھر کاغذات درست کرتے نکاح کی ادائیگی شروع کرنا چاہی

حر نے آنکھیں زور سے بند کیں پھر ایک جھٹکے سے کھول دی

"کیا آپ کو حزام داؤد ولد بہزاد داؤد بطور شریکِ حیات اپنے نکاح میں قبول ہیں؟"

حزام ساکت نگاہوں سے میز کو تکتا اُسکے جواب کا منتظر تھا۔

حر کی خاموشی پر جاذب نے سوالیہ نگاہوں سے اُبان کی طرف دیکھا۔

"کیا آپ کو حزام داؤد اپنے نکاح میں قبول ہیں؟"

"نہیں۔۔۔"

حزام نے حیرت سے گردن گھمائی

حر کی پشت پر استادہ صبیح نے حر کے کندھے پر دباؤ ڈالا تھا۔

کمرے میں یکدم محسوس کی جانے والی خاموشی چھائی تھی۔

آپ۔۔۔ حزام نے کچھ بولنے کی کوشش کی۔"

نکاح سے پہلے مسٹر حزام سے کچھ بات کرنی ہے مجھے "وہاں موجود افراد کے متغیر چہرے دیکھتے اُسنے " فوری جملہ ادا کیا۔

بدلے میں حزام نے اُسے گھورا تھا

ضروری بات ہے "وہ اُسکی نگاہوں کا مفہوم سمجھتی بولی۔"

عین نکاح کے وقت آپ کو ضروری بات یاد آئی "اُسنے دبے دبے غصے سے کہا"

ٹھیک ہے آپ بات کر لیں "اُبان نے بات سمبھالی"

"اکیلے میں بات کرنی ہے"

ٹھیک ہے چلیں "اُسنے کھڑے ہو کر دروازے کی طرف اشارہ کیا"

پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے باہر نکلے, ماحول میں یکدم کشیدگی چھائی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

"کل ریڈی رہنا ہم دونوں ساتھ چلیں گے"

پاپا آپ کی گیدرنگ ہے میں کیا کرونگی۔ وہ آپ کی پارٹی ہے، آپ کے بزنس پاٹنرز اور فرینڈز ہونگے "میری موجودگی کچھ آکوڈ نہیں ہو جائے گی

صرف فرینڈز نہیں اُنکی فیملیز بھی ہونگی، تمہاری ممی بھی ہونگی وہاں۔

اتنے بڑے پروجیکٹ کی کامیابی پر اگر میری بیٹی ہی میری خوشی میں شامل نہیں ہوگی تو میری خوشی آدھوری رہ جائے گی۔

"اس لیے اگر کل کا کوئی بھی پلان ہے تو کینسل کرو کیونکہ تم ہمارے ساتھ چل رہی ہو

ٹھیک ہے، اب چائے پی لیں ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی" فریال کے کہنے پر انہوں نے چائے کا کپ اُٹھایا۔

وہ جہاں بھی ہوں جتنے بھی مصروف ہوں مگر بِلاناغہ شام کی چائے پر فریال کے لیے وقت ضرور نکالتے تھے، جہاں وہ اُسے اپنی دن بھر کی روٹین بتاتے اور وہ بھی اپنے تمام تر معمولات اُن سے شیئر کرتی۔

.شام کی چائے پر اُن باپ بیٹی کے بیچ کسی کو مُخل ہونے کی اجازت نہیں تھی

"آپ نے حسیب کو انوائٹ کیا؟"

"اُسے کیسے بھول سکتا ہوں"

فریال نے مسکراتے ہوئے اُنہیں دیکھا تھا

"حسیب اچھا لڑکا ہے میں اُسے بہت پسند کرتا ہوں"

"اُنکی بات پر وہ کُھل کر مسکرائی تھی "اچھا بھی ہے اور تھوڑا بے وقوف بھی۔۔

بے وقوف تو نہیں ہے۔ تمہارے سامنے بنتا ہو گا، ورنہ وہ بہت ٹلینٹڈ ہے اینڈ ہاڈ ورکنگ ٹو۔۔ اور مجھے ذہین لوگ پسند ہیں"

آ۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتی آپ حسیب کی اتنی تعریف کیوں کرتے ہیں۔"

"ہاں وہ اچھا ہے بلکہ بہت اچھا ہے لیکن بعض دفعہ آپ اُسکے معاملے میں مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں

ایسا نہیں ہے۔ وہ تمہارا دوست ہے اس لیے تم اُسے فار گارنٹڈ لیتی ہو۔ اس میں تمہارا بھی قصور نہیں انسان کو جو کچھ آسانی سے مل جائے وہ اُسکی قدر کم ہی کرتا ہے"

اوپاپا اب بس کریں۔۔ اگر اُسے پتہ چل جائے ناں کہ آپ اُسے اتنا زیادہ پسند کرتے ہیں، میرے سامنے اُسکو ڈیفینڈ کرتے ہیں تو وہ مجھے چھوڑ کے آپ سے دوستی کرلے اور ہر بات میں مجھے یاد کروائے کہ اقبال انکل کو میری یہ بات پسند ہے وہ عادت پسند ہے۔۔۔ وہ تم سے زیادہ ایڈمائر کرتے ہیں مجھے۔۔

اُسکے انداز پر اقبال صاحب کا قہقہہ بلند ہوا۔

"تعریف اُسی کی ہوتی ہے جو قابلِ تعریف ہو"

"یعنی میں قابلِ تعریف نہیں ہوں؟"

"اب تم اپنے بیسٹ فرینڈ سے جیلس ہو رہی ہو"

پاپا۔۔۔ وہ چڑ گئی تھی۔

اچھا بابا اب کچھ نہیں کہونگا" انہوں نے لبوں پر انگلی رکھتے مسکراتے ہوئے کہا۔"

☆☆☆☆☆

سی گرین اور بلیک امتزاج کی لانگ میکسی کانوں میں گہرے سبزی مائل نفیس ایئر رنگ اور بالوں کا سائیڈ جُوڑا بنائے وہاں فریال اقبال سے زیادہ حسین کوئی نہیں تھا۔

وہ کچھ دیر وہاں موجود اقبال کے فرینڈز کی فیملی اور بچوں کو کمپنی دیتی رہی پھر زینیہ کو اشارہ کیا جو مہمانوں کے ساتھ مصروف تھیں۔

"کیا بات ہے فریال؟"

"ممی میں بہت بور ہو رہی ہوں، جب آپ یہاں ہیں تو میری کیا ضرورت"

فریال تمہارے پاپا بہت ناراض ہونگے، تھوڑی دیر اور رُک جاؤ پھر میں خود ڈرائیور سے کہہ کے" تمہیں گھر بھجوا دونگی" وہ اُسکا گال تھپتھپاتی بولیں۔

بلکہ میرے ساتھ چلو میں تمہیں حفصہ اور محتشم سے ملواتی ہوں، حفصہ بہت اچھی لڑکی ہے تم اُسکی" کمپنی انجوائے کرو گی

محتشم کمال کے ساتھ کھڑی حفصہ کو دیکھ کر وہ فریال کا ہاتھ تھامتی آگے بڑھنے لگیں۔

ہیلو آنٹی کیسی ہیں آپ"؟ حفصہ خوش دلی سے مخاطب ہوئی"

"میں بلکل ٹھیک ہوں آپ دونوں کیسے ہو؟"

فائن۔۔" محتشم کمال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

ماہ جبین کی اچانک ڈیتھ کی خبر ملی تھی تو مجھے بہت افسوس ہوا" وہ محتشم کی جانب دیکھتی بولیں تو اُنکے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

فریال نے اُسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھا تھا۔

ایکسیوزمی۔۔" وہ ایکسیوز کرتا ایک طرف ہوا"

انہیں کیا ہوا؟" فریال کو اُسکا یوں بات ادھوری چھوڑ کر چلے جانا اچھا نہیں لگا تھا۔ "

کمال کی طرف سے سوری آنٹی! دراصل جب سے ماہ جبین کی ڈیتھ ہوئی ہے وہ کافی حد تک سنجیدہ ہو" گیا ہے، حریم کی وجہ سے بھی کچھ پریشان رہتا ہے، پھر سیاست کا روگ بھی پال لیا ہے تو۔۔۔

وہ پھیکا سا مسکرائی۔

ڈونٹ وری! آئی کین انڈرسٹینڈ، فریال سے ملو۔۔

فریال یہ حفصہ اور محتشم انکے بھائی ہیں تمہارے پاپا کے بہت کلوز فرینڈ تھے اُن کے بچے ہیں۔

تم دونوں ایک دوسرے کو کمپنی دو میں باقی گیسٹ کو دیکھ لوں۔

آپ سے مل کر اچھا لگا" حفصہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔"

"فریال نے اُسکا ہاتھ تھاما" مجھے بھی۔۔۔ لیکن آپ کے بھائی کچھ زیادہ پسند نہیں آئے مجھے"

اُسکے اسٹریٹ فارو ڈ انداز پر حفصہ مسکرائی تھی۔

"اتنا برا ابھی نہیں ہے میرا بھائی بس چار پانچ ماہ میں ایسا ہو گیا ہے، ورنہ پہلے تو بہت مختلف تھا اگر آپ پانچ ماہ پہلے ملتی تو اپنی کہی بات پر پچھتاتی"

"ہمم! ویسے یہ حریم کون ہے؟"

"بھائی کی بیٹی ہے"

او!۔۔۔ہی از میرڈ؟" فریال کو حیرت ہوئی تھی۔

ہمم! حفصہ نے اثبات میں سر ہلایا"

"لگتے نہیں ہیں, ہی از ویری ینگ"

وہ جس انداز سے محتشم کی پشت تک رہی تھی حفصہ کو ہنسی آئی مگر اُسنے مسکرانے پر ہی اِکتفا کیا۔

ماہ جبین کون ہیں؟" محتشم کی شخصیت نے اُسے تجسس میں مبتلا کیا تھا۔"

کمال کی وائف تھی۔ پانچ ماہ پہلے اُسکی ڈیتھ ہوئی ہے۔

سیڈ۔۔۔" فریال کو دکھ ہوا تھا۔"

کیا ہوا تھا" ناچاہتے ہوئے بھی اُسکی نگاہ بار بار محتشم کمال کی طرف اُٹھ رہی تھی۔"

روڈ ایکسیڈینٹ۔۔وہ محتشم کو لینے ائیر پورٹ جا رہی تھی، بہت برا روڈ ایکسیڈنٹ تھا، ماہ جبین کو"
"سمبھلنے کا موقع ہی نہیں مِلا

"لو میرج۔۔۔؟"

ہمم! یو کے میں ایک ساتھ پڑھتے تھے دونوں، پھر ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے کمال نے مجھ سے
"ڈسکس کیا تو میں نے کہا فوراً شادی کر لو۔۔۔اتنی اچھی لڑکی پھر نہیں ملے گی

"اور آپ کے پیرنٹس؟"

"میں اور کمال بہت چھوٹے تھے جب ماما کی ڈیتھ ہوئی اور چار سال پہلے پاپا کی"

سوری۔۔۔"فریال نے اُسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔"

"کوئی بات نہیں"

"آپ کچھ لیں ناں پلیز۔۔ویٹر! یہاں سرو کرو"

جی میڈم۔

"آپ کھائیں پئیں۔۔میں آتی ہوں"

"یاشیور"

"کہاں چلے گئے ابھی تو یہیں تھے"

حفصہ کو چھوڑتی وہ متلاشی نگاہوں سے محتشم کو تلاش کر رہی تھی جو نا جانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔

پھر وہ ایک کونے میں کسی سے بات کرتا دکھائی دیا تو فریال کو عجیب سی خوشی محسوس ہوئی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی اُسکے قریب آئی۔

!ہیلو"

ہائے"اُسنے بے حد فارمل انداز اپنایا۔'

آپ اچانک وہاں سے چلے آئے"فریال نے بات شروع کی"

"کہاں سے؟"

اتنی جلدی بھول گئے؟"فریال کو حیرت ہوئی تھی۔"

"آپ کیا کہہ رہی ہیں میں سمجھ نہیں پا رہا"

ویسے جنہیں سیاست کا شوق ہو اُنکی یاداشت اچھی ہونی چاہیئے، اور آپ کی یاداشت کا یہ عالم ہے کہ "
"پانچ منٹ بعد ہی آپ بھول گئے کہ فریال کون ہے

جی!.. اُسنے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

ابھی ممی نے مجھے آپ سے اور حفصہ سے ملوایا تھا وہاں۔۔۔ اُسنے اشارہ کیا جہاں کچھ دیر پہلے وہ حفصہ "
کے ساتھ کھڑا تھا۔

آپ پاپا کے بیسٹ فرینڈ کے بیٹے ہیں" فریال نے یاد کروانے کی کوشش کی۔"

.اُسنے ہلکا سا پیشانی کو چھوا" سو سوری" وہ پشیمان ہوا

"نو پرابلم"

آپ کو کس نے کہا کہ مجھے سیاست میں دلچسپی ہے" وہ اپنی پشیمانی دور کرنے کی خاطر پوچھ رہا تھا ورنہ "
اُس وقت محتشم کمال کا دل چاہ رہا تھا وہاں سے کہیں دور چلا جائے بہت دور۔۔ جہاں کوئی ماہ جبین کا نام
نہ لے اُسے یاد نہ دلائے کہ وہ کون تھی، اُسکی زندگی میں کیا حثییت رکھتی تھی اور کہاں چلی گئی۔

بعض تسلیاں تکلیف دیتی ہیں مرہم کے بجائے درد میں اضافے کا کام کرتی ہیں۔

آخر دنیا وہی سوال کیوں کرتی ہے جن سے ہم پیچھا چھڑوانا چاہتے ہیں، اُنہی کا نام کیوں لیتی ہے جنہیں
بھول جانا چاہتے ہیں۔

"حفصہ نے بتایا"

اُسنے اثبات میں سر ہلایا

پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر فارمل سا مسکرائے جیسے مسکرانا ضروری ہو۔

محتشم کمال کے پاس بات کرنے اور بات بڑھانے کے لیے مزید الفاظ نہیں تھے

فریال منتظر تھی کہ وہ کچھ اور کہے، کچھ اور پوچھے۔

.چند لمحے دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی

"سیاست کے علاوہ اور کیا شوق ہیں آپ کے؟"

کچھ خاص نہیں، سیاست میرا واحد شوق ہے" وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالتا حد درجہ بے زار دکھائی دیتا تھا۔"

اُس لمحے وہ دنیا کا سب سے زیادہ تھکا ہوا شخص معلوم ہوتا تھا, حد سے زیادہ بے زار اور اُلجھا ہوا۔

فریال سمجھ چکی تھی وہ مزید بات کرنے کے موڈ میں نہیں

حریم کو ساتھ کیوں نہیں لائے؟" مگر پھر بھی پوچھ رہی تھی"

"حریم کے نام پر وہ چونکا تھا" آپ حریم کو کیسے جانتی ہیں؟

"حفصہ نے بتایا"

اب کے اُسے حفصہ سمیت سامنے کھڑی مسکراتی ہوئی لڑکی پر بھی غصہ آیا تھا" اور کیا کیا بتایا ہے اُس "نے آپ کو۔۔۔؟ ایک ہی دفعہ سارے سوال پوچھ لیں۔۔۔ میں جواب نامہ حل کیئے دیتا ہوں

وہ اُسکے انداز اور الفاظ پر ششدر رہ گئ۔ محتشم کمال وہ پہلا انسان تھا جو فریال اقبال سے اس طرح مخاطب ہوا تھا۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھتی رہی کچھ بول نہیں سکی تھی

میں تو صرف۔۔۔

آپ کو اتنی سی بات سمجھ نہیں آرہی کہ میں آپ سے بات کرنے میں تھوڑی سی بھی دلچسپی نہیں" "رکھتا لیکن اُس کے باوجود بھی آپ انٹرویو کرنے کا شوق رکھتی ہیں تو جا کے حفصہ سے پوچھ لیں

اپنی بات کہتا وہ رکا نہیں تھا غصے سے میز پر گلاس رکھتا آگے بڑھ گیا تھا۔

فریال نے مڑ کے اُسے دیکھا تھا اور دیکھتی رہی پھر کسی خیال کے تحت اُسکے پیچھے آئی

وہ لان عبور کر کے پارکنگ کی جانب بڑھ رہا تھا، وہ اتنی تیزی سے چل رہا تھا کہ فریال چاہ کر بھی چند قدموں کا فاصلہ عبور نہیں کر سکی تھی

وہ اُس تک پہنچتی اس سے پہلے ہی وہ گاڑی سٹارٹ کر تا ڈرائیو وے پر ڈال چکا تھا۔

فریال کو اُسکے غصے کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

وہ وہیں کھڑی اپنی اور اُسکی گفتگو اور اپنے کہے الفاظ کو یاد کرنے لگی۔ پورا منظر کسی فلم کی ماند نگاہوں کے سامنے تھا

جہاں اُسے اپنے الفاظ اور انداز میں کوئی غلطی نظر نہیں آئی تھی۔

ایسا تو کچھ نہیں کہا میں نے۔۔۔ پھر اتنا شدید ردِ عمل کیوں" وہ سوچ کر رہ گئی۔"

☆☆☆☆☆☆

بیس منٹ بعد وہ دونوں واپس آئے تو اُبان، جاذب اور صبیح تینوں ہی پریشان دکھائی دیتے تھے۔

"نکاح خواں نے ابرو اُچکائے" آپ لوگ میرا وقت ضائع کر رہے ہیں، نکاح کرنا ہے یا نہیں؟

جی کرنا ہے آپ شروع کریں" حزام نے فوراً حامی بھری"

وہ دونوں سابقہ انداز میں براجمان ہوئے۔

نکاح کی ادائیگی کے وقت حزام نے کاغذات پر دستخط کرنے سے پہلے حر کی جانب دیکھا جو بلکل بھی اُسکی طرف متوجہ نہیں تھی، آف وائٹ رنگ کا فراک اور سر پر ہم رنگ دوپٹہ لیئے وہ کچھ الگ سی لگ رہی تھی عام دنوں سے بہت مختلف۔۔

وہ وہی تھی۔۔

وہ بھی وہی تھا۔۔

پھر "مختلف" کیا تھا۔۔ حزام کو اُس "مختلف" نے شش و پنج میں مبتلا کیا تھا جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھا, جس تک اُسکی رسائی ابھی ممکن ہی نہیں تھی۔

حر نے اُسکی نگاہوں کا ارتکاز محسوس کرتے چہرہ اُسکی طرف کیا تھا جو کہ ایک غیر ارادی عمل تھا

دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے سے جا ملیں پھر دونوں نے نگاہیں چرائیں وہ دونوں اُس لمحے عجب سی کیفیات میں گرفتار ہوئے تھے

کیوں ہوئے تھے

سمجھ نہیں پا رہے تھے

حزام نے اُنہی کیفیات کے زیرِ اثر نکاح کے کاغذات پر دستخط کیے۔

مبارک ہو آپ دونوں کو" اُبان نے مسکراتے ہوئے کہا"

بربادی کی۔۔۔؟" حزام نے دانت پیستے سرگوشی کی۔"

سابقہ کیفیات پل بھر میں ہوا ہوئیں تھیں یوں جیسے دل کی راہگزر سے اُنکا گُزر ہوا ہی نہ ہو۔

دونوں کے درمیان ایک خاموش لمحہ خاموشی سے آیا اور بِنا آہٹ کیے گزر گیا

نہیں میرے دوست شادی کی" اُبان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی"

"اللہ کرے تمہاری ایسی چار شادیاں ہوں"

"توبہ کرو میں ایک انتہائی شریف انسان ہوں"

انسان تو ہو پر شریف کہیں سے نہیں ہو" حزام نے اُسے سر تا پیر گھورتے ہوئے جواب دیا۔"

تماشہ ختم ہوا۔۔اب ہم جا رہے ہیں۔" حر نے کھڑے ہو کر کلائی میں پہنے گجرے میز کے پر رکھے۔"

ابھی تو تماشہ شروع ہوا ہے محترمہ۔۔۔" حزام کو نا جانے کیوں اُسکے انداز اور فوری گجرے اُتار دینے پر غصہ آیا تھا۔

نکاح کی تصویریں آپ کے پاس ہیں میڈیا کو شئیر کر دیں، میں مزید یہاں رُک کر اپنا وقت برباد نہیں" کر سکتی۔

"صبیح چلو۔۔

"ابھی آپ کہیں نہیں جاسکتی۔۔اس وقت آپ کو میرے ساتھ چلنا ہو گا"

"کہاں؟"

"گھر"

مگر کیوں۔۔۔؟"وہ حیرت میں مبتلا اُسکی جانب دیکھتی ہو چھ رہی تھی۔"

"ایک گھنٹے بعد پریس کانفرنس ہے آپ کا میرے ساتھ ہونا ضروری ہے"

واٹ۔۔۔؟ آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر پریس کانفرنس ارینج کرلی۔"

"جبکہ ابھی آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ۔۔۔"

میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔۔۔ میڈیا ہم دونوں کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتا ہے، کانفرنس میں ہم دونوں کا ایک ساتھ ہونا ضروری ہے۔

میں اس وقت آپ کے ساتھ نہیں چل سکتی۔احتشام صاحب آرہے ہیں اور۔۔۔"

تو آنے دیں وہ بھی ہمارے ساتھ چل سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں, لیکن کانفرنس سے پہلے سے"
"میں آپ کو کہیں جانے نہیں دونگا

آپ آڈر کر رہے ہیں مجھے "اُسنے بھنویں اُچکائیں۔"

جی آڈر ہی سمجھیں اِسے۔۔۔کانفرنس کے لیے چلیں میرے ساتھ، میڈیا کے شک وشبات دور "کریں"

آپ کو میری اتنی سی بات سمجھ کیوں نہیں آرہی کہ اس وقت میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتی۔

"آپ کو کانفرنس کال کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھنا چاہیئے تھا۔

آپ ٹال کیوں کیوں رہی ہیں۔کانفرنس ہونی ہے یہ بات تو طے تھی پھر آپ کا گُریز سمجھ نہیں آیا مجھے۔اگر آپ نکاح کے پیپر پر سائن کروا کے مجھے بلیک میل کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں تو یہاں آپ غلط ہیں۔۔۔جتنا برا ہونا تھا ہو چکا اب مزید نہیں"

بلیک میلنگ کی صفت آپ کا خاصا ہے میرا نہیں۔۔۔اور آپ کیا سمجھتے ہیں کہ۔۔

ایک منٹ! آپ دونوں چپ ہو جائیں پلیز۔۔۔جھگڑا کیوں کر رہے ہیں؟"اُبان آگے آیا تھا۔"

جھگڑا نہیں کر رہے بات کر رہے ہیں"حزام نے دبے دبے غصے سے کہا۔"

بات ایسے کر رہے ہیں تو جھگڑا کیسے کریں گے؟"جاذب نے مدھم سرگوشی کی۔"

"آپ اپنے دوست کو سمجھائیں تو بہتر ہو گا"

آپ کانفرنس کے لیے آجائیں پلیز۔۔۔کل بھی جواب دینے ہیں تو آج سہی" اُبان نے حر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے! پر مسٹر حزام کو پہلے انفارم کرنا چاہیئے تھا۔

"ہاں تو۔۔وہ معافی مانگ تو رہا ہے"

اور حزام نے حیرت سے گردن اُبان کی جانب موڑی۔۔۔معافی! وہ کب مانگی۔۔زیرِلب بڑبڑایا۔

"سوری کب کہا انہوں نے؟"

کہوں گا بھی نہیں۔۔۔"اُسنے فوراً جوابی کارروائی کی۔"

چلو صبیح ہمیں دیر ہو رہی ہے" وہ جتاتی نگاہوں سے حزام کو دیکھتی صبیح کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی تھی۔

حزام کا جی چاہا اپنا سر دیوار سے ٹکرا دے۔"

"سوری کہہ دینے میں کیا حرج ہے۔اب جا رہی ہیں وہ کر لو تم اکیلے ہی کانفرنس۔۔۔

"تم کیوں معافی منگوانے پر تُلے ہو۔۔۔آخر میں نے ایسا کہا کیا ہے۔وہ خود ضدی بن رہی ہیں"

کوئی اتنی اچھی ٹون بھی نہیں تھی آپ کی چاچو" جاذب نے کہتے ہی زبان دانتوں تلے دبائی"

حزام نے پلٹ کر اُسکی طرف دیکھا تو وہ یہاں وہاں دیکھنے لگا۔

وہ چلی جائیں گی" اُبان نے یاد کروایا۔"

"تو جانے دو۔۔۔"

بہرام انکل تم دونوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایک ساتھ نہ پہنچے تو مزید ذلت اُٹھانی پڑے گی" اُبان نے" سمجھانے کی سعی کی۔

حزام غصے سے آگے بڑھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُسکے آگے آیا تو حر کو رُکنا پڑا

"یہ کیا طریقہ ہے؟"

"یہی تو مسئلہ ہے آپ کو میرا کوئی طریقہ پسند نہیں"

"آپ مجھ سے بات کرتے ہوئے اپنی ٹون اور لہجہ قابو میں رکھا کریں"

حزام کو غصہ تو بہت تھا مگر اُسنے ضبط کیا۔

کانفرنس تایا جان نے کال کی ہے، وہ اس معاملے کو طول نہیں دینا چاہتے۔ آپ سمجھ رہی ہیں میری "بات؟

ہمم! ٹھیک ہے میں چل رہی ہوں آپ کے ساتھ لیکن جو ابھی الزام لگایا ہے ناں مجھ پر بلیک میلنگ کا۔۔۔

اُس کے لیے سوری۔۔۔ نہیں کہنا چاہیئے تھا" وہ اُسکا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی بولا تھا۔"

آخر آپ ایسی غلطیاں کرتے ہی کیوں ہیں جن کے لیئے بار بار معافی مانگنی پڑے۔۔۔"

پشت پر کھڑے اُبان اور جاذب نے ہنسی دبائی تھی۔

"یہ چاچو کو ٹف ٹائم دیں گی"

تمہارا چاچو بھی کم نہیں ہے نیکسٹ لیول سپیشی ہے۔اب پتہ نہیں کون کس کے ساتھ کیا کرے گا" اُبان نے سر ہلا کر آہ بھری تھی

☆☆☆☆☆

"تم آئے کیوں نہیں؟"

"تم نے انتظار کیا تھا میرا؟"

"تو اور کیا، پاپا بھی بار بار پوچھ رہے تھے تمہارا کہ تم کیوں نہیں آئے"

اچانک مصروفیت اتنی زیادہ ہو گئی کہ میں چاہتے ہوئے بھی پہنچ نہیں سکا، اس لیے تو آج انکل سے"
"معزرت کرنے آیا ہوں

پاپا تو اس وقت گھر نہیں ہیں لیکن تھوڑی دیر تک آجائیں گے۔"

"اچھا یہ بتاؤ اُس دن تم کیا کہہ رہے تھے؟

"کس دن؟"

"جس دن میرے آؤٹ لیٹ آئے تھے؟"

کوئی خاص بات نہیں تھی، برتھ ڈے تھا میرا سوچا تم سب کے ساتھ سلیبریٹ کرلوں۔۔۔ لیکن تم"
"ہمیشہ کی طرح بھول گئی تھی

فریال نے ندامت سے سر پر ہاتھ مارا "سوری! میں واقعی بھول گئی تھی۔۔ لیکن تم نے بھی تو یاد نہیں
"کروایا، تمہیں بتانا چاہیئے

"تم ہر بار بھول جاتی ہو فریال۔۔۔ اور میں ہی یاد کرواتا ہوں"

"اگلے سال ایسا نہیں ہو گا، دیکھنا سب سے پہلے تمہیں میں ہی وِش کرونگی وہ بھی تمہارے بتائے بغیر"

"لاسٹ ایئر بھی تم نے یہی کہا تھا"

سوری کہاتو ہے "اُسنے معصومیت سے پھر سے معافی مانگی۔"

تم جانتی ہو کہ تمہیں مجھ سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے، میں ایسے ہی تمہیں معاف کر دیتا"
"ہوں, تمہارے کہنے سے پہلے

اس لیے تو میں ہر بار بھول جاتی ہوں۔۔ دیکھو اگر اگلی دفعہ یاد نہ رہے تو تم مجھے معاف مت"
"کرنا۔۔۔ پھر کبھی نہیں بھولو نگی

"حسیب عالمگیر کی زندگی میں وہ دن کبھی نہیں آئے گا جب وہ فریال اقبال کو معاف نہ کر سکے"

اُسکی بات اور انداز پر وہ ہنسی تھی۔

حسیب! پھر اُسنے ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھ کر اُسے پکارا

ہمم! وہ پوری طرح متوجہ ہوا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے پرسوں میں محتشم کمال سے ملی تھی، جانتے ہو وہ پاپا کے بیسٹ فرینڈ کا بیٹا ہے

"وہ سیاستدان؟"

"ہاں! وہی۔۔ جیسے سکرین پر دکھائی دیتا ہے حقیقت میں اُسکی شخصیت اُس سے کہیں زیادہ جاندار ہے"

"تم نے اُسے سکرین پر کب دیکھا؟"

"پہلے نہیں لیکن پچھلے دو دن سے اُسے ہی دیکھ رہی ہوں"

کیوں؟ اتنا اچھا لگا ہے وہ تمہیں" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔"

پتہ نہیں لیکن۔۔۔ وہ بولتے بولتے خاموش ہوئی تھی۔ پھر توقف سے بولی

حسیب کبھی کوئی تمہیں اتنا اچھا لگا کہ تمہارے دل نے چاہا ہو وہ ہمیشہ کے لیے تمہاری زندگی میں"
"آجائے؟

اُسکے اچانک سوال پر وہ چونکا تھا، پھر وہ خوامخواہ ہنسا

"آج اچانک یہ سوال کیوں پوچھ رہی ہو؟"

"بتاؤناں۔۔۔"

اُسکے پھر سے پوچھنے پر وہ اُسکی طرف دیکھنے لگا

کیا ضروری ہے میں التجا ہی کروں"

"تو دیکھ تو سہی میری سوالی آنکھیں

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو بتاؤ بھی"

اُسنے نگاہیں جھکاتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"پر محتشم کمال کو دیکھ کر مجھے ایسا ہی محسوس ہوا"

اور اب کے حسیب عالمگیر نگاہ تو کیا سر اُٹھانے کے قابل بھی نہیں رہا تھا

.وہ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔کیوں کہہ رہی تھی

کچھ بولو گے نہیں؟"اُسکی گہری خاموشی نے فریال کو کوفت میں مبتلا کیا تھا۔"

کسی سے محض ایک ملاقات پر تم اُسکے ساتھ پوری زندگی گزارنے کا فیصلہ کیسے کر سکتی ہو"

؟

"اور جتنا میں اُس کے بارے میں جانتا ہوں اُسکے مطابق "ہی از میرڈ

"سو واٹ!اُسکی وائف کی ڈیتھ ہو گئی ہے"

"تو۔۔۔؟"

"تو یہ کہ اس سے فرق نہیں پڑتا میں اُس سے شادی کرنا چاہتی ہوں"

حسیب کو ایک دن میں دوسرا شاک لگا تھا

"شادی۔۔؟ایک ہی ملاقات میں تم اتنی سنجیدہ کیسے ہو گئی"

"فریال نے کندھے اُچکائے "لیکن میں اس معاملے کو لے کر سریس ہوں

"ت۔۔۔تم نے انکل سے بات کی؟"

اُسے اپنا دماغ سُن ہوتا محسوس ہوا۔

"نہیں!ابھی تم سے بات کر رہی ہوں اور پاپا سے تم بات کرو گے"

"اور میں یہ کیوں کرونگا؟"

کیونکہ تم اُنہیں بہتر طریقے سے قائل کر سکتے ہو۔ویسے۔۔۔مجھے یقین ہے وہ منع نہیں کریں گے لیکن "پھر بھی ایک خدشہ سا ہے کہ کہیں وہ حریم کی وجہ سے انکار نہ کر دیں

"اب یہ حریم کون ہے؟"

"محتشم کمال کی بیٹی"

واٹ!۔۔۔اور تم یہ سب مجھے اتنی آسانی سے بتا رہی ہو۔۔"

"انکل کبھی نہیں مانیں گے

"اس لیے تو تم سے کہہ رہی ہوں۔۔ جانتی ہوں تم منالو گے"

دو دن میں ایسا کیا ہو گیا فریال کہ تم شادی کے بارے سوچنے لگی جبکہ کچھ دن پہلے تک تم کہہ رہی تھی کہ اگلے تین سے چار سال تک شادی تمہاری پلاننگ میں کہیں نہیں ہے" وہ بے حد حیران تھا اور پریشان بھی۔

محتشم نہ ملتا تو ایسا ہی ہوتا۔۔ "اُسکے پاس حسیب عالم کے ہر سوال کا جواب تھا"

. جبکہ وہ مزید کچھ کہنے کی سکت نہیں رکھتا جو ہو رہا تھا وہ خود سمجھ نہیں پا رہا تھا تو اُسے کیا سمجھتا

☆☆☆☆☆

میڈیا، کیمرے، مختلف چینلز کے صحافی اور دبیز میز کے پیچھے وقار سے براجمان بہرام داؤد اُنکے ساتھ تنفر سے ارد گرد کا جائزہ لیتا برہان۔۔۔

حرنے درخت کی اوٹ سے لان میں موجود اُن تمام لوگوں کو دیکھا جو اُنکے منتظر تھے۔

حزام کے قریب آنے پر حرنے ایک سرسری نگاہ اُس پر ڈالی جو گھر آتے ہی بے حد فریش دیکھائی دے رہا تھا۔

سیاہ ہائی نیک پر سیاہ کوٹ اور سیاہ پینٹ پہنے اُسکی شخصیت بے حد نمایاں تھی۔

آپ کو یقین ہے صحافی وہی سوال کریں گے جو آپ کی طرف سے دیئے گئے ہیں؟" وہ پوچھ رہی تھی"

رئیس نے اُنہیں سب سمجھا دیا ہے۔ وہ وہی سوال کریں جو ہم چاہیں گے اور آپ بھی سمجھ" لیں۔۔۔ جو طے کیا ہے وہی کہیں گی آپ میڈیا کے سامنے۔

"ٹھیک ہے تو چلیں۔۔؟"

ہم چلتے ہیں" اُسنے پشت پر بندھے اپنے ہاتھوں میں موجود پھولوں کے بیچ کو مزید مضوطی سے تھاما"

سنو یہ حر کو دے دینا میڈیا کے سامنے اچھا امپریشن پڑے گا" اُبان کی بات یاد آنے پر اُسنے حر کی" جانب دیکھا۔

حر نے سوالیہ نگاہیں اُٹھائیں

"آ۔۔ یہ۔۔ اُسنے پھول سامنے کیے" یہ اُبان نے دیئے ہیں

"حر نے ابرو اُچکائے" کیوں؟

"میرا مطلب ہے کہ اُسنے یہ مجھے دیئے آپ کو دینے کے لیے۔۔۔"

اچھا ٹھیک ہے سمجھ گئ۔۔۔ اب جلدی چلیں" وہ عجلت سے آگے بڑھی تو حزام اُسکے ہم قدم ہوتا" اُسکا ہاتھ تھام گیا۔

حر نے بے ساختگی سے اُسکی طرف دیکھا

سامنے دیکھیں۔۔ سارے کیمرہ مین ہمیں ہی فوکس کیے ہوئے ہیں "لبوں پر مسکان سجائے وہ کمال مہارت سے اپنی بات اُس تک پہنچا رہا تھا۔

حر نے گہری سانس کھینچتے سامنے دیکھا

وہ دونوں آہستگی سے چلتے میز کے قریب آئے اور اپنی نشستیں سمبھالی۔ حر نے مسکراتے ہوئے پھولوں کو میز پر رکھا

اگر صحافی کوئی غیر ضروری سوال پوچھیں تو آپ خاموش رہیں گی، کوئی بھی ایسی بات نہیں کریں گی" جو بعد میں مشکل کا باعث بنے "حزام نے مسکراتے ہوئے سو گوشی کی۔

سر کیا ہم کانفرنس شروع کریں؟" رپوٹر نے بہرام داؤد کی طرف دیکھتے اجازت طلب کی تو انہوں" نے اثبات میں سر ہلایا۔

میرا پہلا سوال حر محتشم سے ہے "سامنے کی نشستوں پر براجمان صحافیوں میں سے ایک نے مائک" سمبھالتے حر کو متوجہ کیا۔

"جی پوچھیں"

ایسا کیا ہوا جو میز کی اس طرف سے اُس جانب پہنچ گئیں؟ حزام داؤد سے محبت کب ہوئی آپ کو کہ"
"بات نکاح تک جا پہنچی؟

حزام کی مصنوعی مسکراہٹ سمٹی تھی. اُسنے آنکھوں کے اشارے سے دور کھڑے رئیس کو دیکھا "یہ
"کیا پوچھ رہا ہے۔۔؟

رئیس نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری

"حر نے اپنی طرف کا مائیک قریب کیا "اس سوال کا بہتر جواب تو مسٹر حزام دیں گے آپ کو۔۔

اُسنے بڑے اطمینان سے حزام کی مشکل میں اضافہ کیا تھا۔

"سوال آپ سے کیا ہے تو جواب بھی آپ دیں ناں۔۔۔"

آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ اگر سوال غیر ضروری ہو اور اُن سوالات میں سے نہ ہو جو آپ نے مجھے"
"دیئے ہیں تو میں خاموش رہوں

"آپ بات گول بھی کر سکتی ہے"

یہ انسٹرکشن نہیں دی تھی آپ نے۔۔۔"اُسنے مائیک کا رخ حزام کی طرف کرتے ہوئے کہا۔"

. سر پلیز بتائیں ہمیں؟ ایسا کیا ہوا تھا، کہ آپ دونوں نے سب کو حیران کر دیا"

"کیا اس کے پیچھے کوئی بہت دلچسپ لو اسٹوری ہے؟

"کوئی لو اسٹوری نہیں ہے۔۔۔ایک حادثے نے ہمیں ایک دوسرے کے قریب کر دیا"

بہرام داؤد نے گردن گھما کر اُسے دیکھا

"وہ کیا بول رہا تھا"

جی۔۔؟"صحافی نے حیرت سے اُسے دیکھا۔"

یار آپ لوگ محبت کو اتنا گلیمرائز کیوں کر دیتے ہیں۔۔؟"اُسنے ہلکے پھلکے انداز میں بات کا رخ موڑا تو" بہرام داؤد کی تنی گردن کچھ ڈھیلی ہوئی۔

اگر محبت نہیں تھی تو پھر سر ایسی کیا چیز تھی جس نے آپ کو اپنی بدترین سیاسی حریف سے شادی پر" "مجبور کیا؟

کمپیٹیبلٹی!اور میں سمجھتا ہوں کہ کمپیٹبلٹی محبت سے زیادہ ضروری ہے۔ہمیں لگا کہ ہم دونوں" "ایک دوسرے کے لیے کمپیٹیبل ہیں تو نکاح کر لیا

ساتھ بیٹھا صحافی طنزیہ مسکراہٹ لیے کھڑا ہوا"حیرت ہے سر!اچانک ہی آپ کے مابین کمپیٹیبلٹی ڈیویلپ ہو گئی۔۔۔پھر اُن جھگڑوں کا کیا؟

وہ الفاظ کے نشتر جو آپ دونوں ایک دوسرے پر برساتے تھے اُس کی کیا ڈیفینیشن ہے۔ بتانا پسند کریں گے"

حزام کو اُسکے سوال سے زیادہ اُسکے الفاظ اور انداز پر غصہ پر آیا تھا۔ وہ چند سیکنڈ قہر آلود نگاہوں سے اُسے دیکھتا

حر نے مائیک کا رُخ اپنی طرف کیا

تو۔۔۔؟ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ ہمارے درمیان جو بھی خلش رہی جو جھگڑا رہا وہ کبھی بھی ذاتی نوعیت کا نہیں تھا۔

ہم ہمیشہ ملکی مفاد کی خاطر ایک دوسرے کے روبرو آئے نا کہ ذاتی پُرخاش کی بِنا پر۔۔۔

ملکی مفادات ہی ہمیں ایک دوسرے کے سامنے لائے تھے اور پھر اِنہی مفادات نے ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ لا کھڑا کیا۔ اس سب سے بڑھ کر قسمت بھی کوئی چیز ہے جو ہر شے پر حاوی ہے"

اُسنے گہرا سانس لیا

امید ہے مہر علی میرے جواب سے مطمئین ہوئے ہونگے. وہ وہاں موجود باقی صحافیوں کو دیکھتی بولی" تو مہر علی کو مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔

اور جتنا میں صحافت کے متعلق جانتی ہوں اُسکے مطابق ایک صحافی کو جرنلزم کے اصول ضرور ازبر کر لینے چاہیئں، کیونکہ بعض دفعہ آپ نہ صرف صحافت کے بلکہ انسانیت کے ٹریک سے بھی اُتر جاتے ہیں۔

"اگر آپ ذاتیات سے ہٹ کر فیئر جرنلزم کریں تو زیادہ اچھا ہے

مہر علی نے اپنی جانب تکتی حر کو بے حد تلخی سے گھورا تھا

ماحول پر چھاتی خاموشی کو ایک اور جرنلسٹ کے سوال نے توڑا تھا

سر جیسا کہ ابھی محترمہ حر نے واضح الفاظ میں کہا کہ آپ دونوں نے ملک کو ہر چیز سے زیادہ اہم جانا تو" "کیا اس نکاح کے پیچھے بھی ملکی مفادات تھے یعنی کہ اب دونوں مل کر کچھ کرنا چاہتے ہیں؟

جی ہاں ایسا ہی ہے۔ اس نکاح کے مثبت اثرات مرتب ہونگے، ہم ہمیشہ ملک و عوام کے لیے کوشاں" رہے ہیں، آگے بھی ملک کی بہتری اور فائدے کے لیے جس حد تک جانا پڑا ہم جائیں گے۔ ہمارے لیے ملک و عوام ہر چیز ہر رشتے سے پہلے ہیں" جواب بہرام داؤد کی جانب سے آیا تھا۔

تو کیا حر محتشم اپنی پارٹی ختم کر رہی ہیں"؟"

ایسا نہیں ہے، ایک ساتھ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ کسی پارٹی کو جس پر آپ نے برسوں محنت کی ہو" اُسے ختم کر دیا جائے۔ میرے ڈیڈ نے اس پارٹی کو بنانے کے لیے بہت کام کیا ہے، اپنی زندگی وقف

کی، اپنی جان سے زیادہ ملک اور عوام کو اہم جانا، اپنوں سے زیادہ عوام کے لیے سوچا, پھر میں کیسے سب کچھ ختم کر سکتی ہوں"

لیکن ہم ساتھ مل کر چلیں گےِ، آپ دیکھیں گے کہ مستقبل میں اس باہمی اتحاد کا نتیجہ بہترین ہو گا" بہرام داؤد نے ایک بار پھر سے مداخلت کی تھی۔"

اس نکاح کے پیچھے یہی ایک ویلڈ پوائنٹ ہے جو ہمیں سمجھ میں آتا ہے ورنہ دو حریف جو سیاست دان بھی ہوں اُنکا ایک ساتھ ہونا سمجھ سے بالاتر ہی تھا" ساتھ بیٹھی صحافی خاتون نے بہرام داؤد اور حر کی تائید کی، پھر حزام کی طرف دیکھتی بولی" یہاں موجود سب ہی جرنلسٹ نے تقریباً سارے ہی سوال پوچھ لیے جو میں پوچھنا چاہتی تھی تو اب میں اپنا سوال بدلتی ہوں اور سیاسی نوعیت سے ہٹ کر کچھ اور سوال پوچھنا چاہتی ہوں؟"

حزام نے کچھ بولیں بغیر آنکھوں سے "جی پوچھیں" کا اشارہ کیا۔

سر جب آپ کانفرنس کے لیے آرہے تھے تو آپ بہت زیادہ خوش نظر آرہے تھے اور مسکراتے ہوئے کچھ بول بھی رہے تھے، پوچھنا یہ ہے کہ آپ میڈم سے کیا کہہ رہے تھے؟ اینی رومانٹک ٹاک؟"

ان صحافیوں کی نگاہ سے کچھ نہیں چھپ سکتا۔۔۔اس سے اچھا تھا یہ کوئی سیاسی سوال ہی پوچھ لیتی""" اُسنے بے بسی سوچا تھا۔ پھر ہنکارا بھرتے حر کی طرف دیکھا" اس کا جواب حر دیں گی آپ کو۔۔۔بتائیں حر! میں کیا کہہ رہا تھا"

حر نے بھنویں سکیڑتے نگاہوں سے اُسے تنبیہ کی "چالاک آدمی۔۔۔" زیرِلب بڑبڑائی

پھر سیدھی ہوتی مسکراتے ہوئے بولی "مسٹر حزام تعریف کر رہے تھے میری۔۔ اُنکا پسندیدہ رنگ پہنا ہے ناں اس لیے۔۔۔ کچھ زیادہ ہی اچھی لگ رہی ہوں اِنہیں"

اور حزام نے اچھنبے سے اُسکے ڈریس کے رنگ کو دیکھا تھا "اُسے یہ رنگ کبھی پسند نہیں رہا تھا جو وہ زیب تن کیے ہوئے تھی۔

صد شکر وہ سب اُسکے پسندیدہ رنگ سے ناواقف تھے ورنہ وہ دونوں بری طرح پھنستے۔

"سر آپ یہ بتائیں کہ حر میڈم کو کھانے میں کیا پسند ہے"

سب کچھ! کھانے کی بہت شوقین ہیں یہ۔۔۔ سب کچھ کھا لیتی ہے حتی کہ دوسروں کا دماغ بھی" حزام" نے بھڑاس نکالی تھی۔

وہ سب کھی کھی کرتے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

دراصل مسٹر حزام کا سنسیس آف ہیومر بہت اچھا ہے، ایسے چھوٹے موٹے مذاق کرتے رہتے" ہیں" وہ ترچھی نگاہوں سے گھورتی بولی

خاتون صحافی نے اپنی مسکراہٹ دباتے اگلا سوال کیا "کیا واقعی؟ لیکن سر تو بے حد سنجیدہ دکھائی دیتے ہیں۔۔ یقین نہیں آرہا"

کیا آپ نہیں جانتی۔۔۔؟اُسنے کمال حیرت کا مظاہرہ کیا" مجھ سے پوچھیں یہ کتنے غیر سنجیدہ ہیں۔۔ابھی آپ نے اس کا عملی مظاہرہ دیکھا تو ہے "اُسکا اشارہ حزام کی پچھلی بات کی طرف تھا۔

حزام سر کو کھانے میں کیا پسند ہے؟"وہ اب حر سے مخاطب تھی"

"زہر پسند ہے۔۔۔اور دوسروں کا خون جلانا بھی۔۔"

اُسنے پہلی بار جو کچھ سوچا تھا وہ کہا نہیں تھا

"انہیں بھوکے رہنا زیادہ پسند ہے"

چاروں طرف ایک بار پھر ہلکی ہلکی مسکراہٹ بکھری۔

"کیوں سر کیا آپ ڈائیٹنگ پر ہیں؟"

ایسا کچھ نہیں ہے،بس حر میری ہیلتھ کو لے کر کچھ زیادہ ہی کانشیئس ہیں۔"

لیکن کیا کروں جب یہ میرے ساتھ ہوتی ہیں تو میں سب بھول جاتا ہوں،جب حر دکھائی دیتی ہیں تو اور "کچھ نظر ہی نہیں آتا مجھے

حر کی گردن بے ساختہ کی اُسکی جانب مڑی تھی۔

واہ حزام داؤد جھوٹ بولنے میں بڑے باکمال ہو۔۔۔اتنے کہ سچ کا گمان ہونے لگے "وہ اُسے دیکھ کر رہ گئی۔

واللہ اتنے جھوٹ میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں بولے جتنے آج کے دن بولے ہیں۔ حزام نے سوچتے ہوئے جھرجھری لی تھی۔

"واؤ!اتنی کیئر کرتی ہیں آپ سر کی۔"

حر نے اب کے اُس صحافی خاتون کو نظر انداز کیا

پھر مختلف چیلنز کے صحافی بہرام داؤد اور احتشام ملک سے سوالات کرنے لگے تو حر نے سُکھ کا سانس لیا اور حزام کی طرف نگاہیں مرکوز کیں

آپ نے کہا تھا یہ وہی سوال کریں گے جو رئیس نے کہے ہیں۔"

تو کیا وہ یہی بے تکے سوال تھے...اِنہوں نے اُن سوالات میں سے ایک بھی نہیں پوچھا جو آپ نے مجھے بتائے تھے "حر نے سرگوشی کی

میں اب مزید کوئی جواب نہیں دونگی گی "اُسنے قطعی لہجے میں کہا۔"

"کیوں؟"اب آپ کو ڈر لگ رہا ہے"

کیا آپ مجھے ڈرانا چاہتے ہیں" وہ اُسکی آنکھوں کی جھانکتی بے حد اطمینان سے بولی۔"

حزام نے جبڑوں پر دباؤ ڈالتے اُسکی بات نظر انداز کی تھی۔

میں صحافیوں کے ان سوالات سے ناواقف تھا، مجھے نہیں پتہ تھا وہ عین وقت پر سارے سوال بدل" "دیں گے

"میں کیوں یقین کروں آپ کا"

تو نہ کریں۔۔۔ میں یہاں آپ کو اپنا یقین دلانے نہیں بیٹھا۔"

آج ہم جس کرائیسس سے گزر رہے ہیں اُسکی سب سے بڑی وجہ آپ ہیں۔ اب سوال بدلیں یا قسمت۔۔۔ میں کچھ نہیں کر سکتا" حزام کو غصہ آیا تھا۔

او میں یہ کیسے بھول گئی کہ آپ ایک مفاد پرست انسان ہیں" حر کے ناگواری سے کہنے پر اُسکا چہرہ" سرخ ہوا تھا۔

آپ رخصتی کب کر رہے ہیں؟ ہمیں آپ کے ریسپشن کا شدت سے انتظار ہے" مہر علی نے ایک بار" پھر چھبتا ہوا سوال کیا تھا۔

فلحال رخصتی کا کوئی ارادہ نہیں ہے، اس وقت ہم صرف الیکشن پر فوکس رکھنا چاہتے ہیں" حزام نے" کہہ کر بات ختم کرنا چاہی تھی۔

رخصتی الیکشن کے بعد ہو گی؟یعنی جلدی ہی ہو گی؟" وہ بات کو بڑھنا چاہتا تھا اُسے اُن دونوں کی کسی" بات میں کوئی سچائی نظر نہیں آتی تھی۔

جب رخصتی کریں گے تو آپ کو ضرور بلائیں گے لیکن ابھی ہم اپنی پوری توجہ الیکشن پر مرکوز کیے" ہوئے ہیں۔اُسکے بعد حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ طے کریں گے کہ رخصتی کب ہو گی۔لیکن ابھی اس بارے میں کچھ نہیں سوچا" حر نے قدرے پُر سکون لہجے میں جواب دیا

اور یہ نوبت کبھی نہیں آئے گی" حزام نے دانستہ اونچی آواز میں کہا تا کہ حر تک بات پہنچ جائے"

میں بھی یہی چاہتی ہوں،وہ دن کبھی نہ آئے۔" اُسنے دوبدو جواب دیا"

بے فکر رہیں یہاں میں آپ کے ساتھ متفق ہوں،وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔۔۔اُس سے پہلے ہی میں" تمام معاملات سُلجھالونگا

"میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ الیکشن ہوتے ہی آپ اپنے راستے اور میں اپنے۔۔۔"

راستے تو اب بھی جدا ہیں،بس حالات نے کچھ وقت لیے ہمیں ایک ہی راہ کا مسافر کر دیا ہے مگر اس" "راہ پر ہم زیادہ دیر ایک ساتھ نہیں رہیں گے

یہ آج کی دن میں کہی جانے والی پہلی خوش آئند بات ہے،جسے سن کر مجھے خوشی ہوئی" حر نے سر ہلایا" تھا

میرے لیے بھی۔۔۔"حزام نے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا"

حرکا سر اثبات میں ہلا

.پھر دونوں ایک دوسرے سے نگاہیں پھیرتے مخالف سمت میں دیکھنے لگے تھے

☆☆☆☆☆

گُل خاناں!ڈوپٹہ کے ایک کونے سے منہ چھپاتی اُسنے بے حد رازداری سے پکارا تو گل خان کا منہ اُترا تھا۔

"تم نے امارا سکون غارت کرنے کا قسم کھایا ہے"

"ام کیوں تمہارا سکون غارت کرے،غارت ہوں تمہارے دشمن"

آمین آمین۔۔۔"گل خان نے دشمن لفظ پر اُسکی طرف دیکھتے فوراً سے ہاتھ اُٹھا کر آمین کہا تو گل فشاں نے تیوری چڑھائی۔

ام یہاں تم سے بات کرنے آیا تھا حربی بی کے نکاح کی۔۔کیا واقعی دشمن سے نکاح کر لیا انہوں؟"

ماڑا ہمارا بی بی تو بہت اچھا ہے پر وہ آدمی۔۔۔

اُسنے ناگواری سے دائیں بائیں گردن گھمائی۔

"شرم تو نہیں آتا تم کو غیبت کرتے ہوئے، جاؤ اِدھر سے"

تم امارا کوئی بات نہیں سنتا ہر وقت نافرمانی کرتا ہے، خدا تم کو پوچھے" وہ کمر پر رکھتی روہانسی ہوتی بولی"

آں تو۔۔ تم کونسا امارا اماں لگتا ہے جو تمہارا فرمابرداری کر کے ام جنت میں جائے گا" وہ دونوں ہاتھ کمر پر دائیں بائیں دھرے کھڑا ہوا تھا۔

گل فشاں نے آنکھیں چندھی کر کے غصے سے اُسے گھورا تھا

اَستَغفِرُ اللہ! تم کو کس نے بولا کہ تم جنت میں جائے گی۔۔ جیسے تم امارا دل دُکھاتی ہے نا۔۔۔ دوزخ"
۔۔۔ سیدھا دوزخ میں جائے گی تم ہاں۔۔" وہ جل کر بولی

اور تم کہاں ہو گا؟" گل خان نے سوالیہ ابرو اُچکائے"

"ام! اُسنے اپنے جانب اشارہ کیا" ام تو جنتی ہے جنت میں جائے گا"

چلو شکر ہے کم از کم تم دوزخ میں تو نہیں ہو گا" گل خان نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے شکر ادا کیا۔"

گل فشاں غصے سے پیر پٹختی اندر کی طرف چل دی

"تو گل خان نے سکون کی سانس خارج کی" خس کم جہاں پاک

☆☆☆☆☆

اب تک جو کچھ ہوا اچھا نہیں ہوا حزام۔"

ناجانے کیوں مجھے لگتا ہے وہ لڑکی ہمارے ساتھ کھڑے ہو کر کہانی کو دوسرا رُخ دے رہی ہے، ہم اُس پر اعتبار نہیں کر سکتے "وہ گہری سوچ میں مبتلا حزام کی جانب دیکھتے بولے تو برہان نے طنزیہ مسکراہٹ اُچھالی۔

"ابھی ابھی نکاح ہوا ہے یہ کہاں اُس عورت کے خلاف کوئی بات سنے گا"

برہان کے کہنے پر حزام نے پُر تپش نگاہوں سے اُسے گھورا تھا "بات کو غلط رنگ دینے کی ضرورت نہیں ہے، یہ بات کر کے تم کیا جتانے کی کوشش کر رہے ہو میں اچھی طرح جانتا ہوں"

"اگر غلط ہوں تو کیوں اُسے اتنی فیور دے رہے ہو۔ تم نے رخصتی کو لے کر اُسکی بات کیوں مانی"

اس نکاح کی نوعیت بلکل مختلف ہے برہان۔۔۔

یہ سب کیوں ہوا تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں, اور میں نے اُسے کوئی فیور نہیں دی صرف اپنی ریپوٹیشن بچائی ہے"

لیکن تم اُسے رخصتی پر آمادہ کر سکتے تھے۔ تم اچھی طرح جانتے ہو اگر الیکشن سے پہلے ایسا ہو جائے تو ہمارے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہو گا، تم اُس پر دباؤ ڈال سکتے ہو کہ وہ پارٹی چھوڑ دے، اور اگر اس

سارے قصے میں وہ واقعی بے قصور ہے تو اپنی ساکھ بچانے کے لیے وہ ہماری بات سے کبھی انکار نہیں کرے گی۔ ہم اُسے پیچھے ہٹنے پر راضی کر سکتے ہیں"

دیکھا جائے تو برہان کسی حد ٹھیک ہے۔ وہ لڑکی اس وقت ہماری بات سے انکار کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ ہم جس طرح چاہیں اپنی بات منوا سکتے ہیں۔"

اگر وہ مخالفت کرنے کے بجائے اس خاندان کی بہو ہونے کے ناطے ہمارا ساتھ دے۔ جو کہ اب اُسکا فرض بھی ہے تو یہ سو فیصد ہمارے فائدے کی بات ہے۔

بہرام داؤد کافی حد تک برہان کی بات سے متفق دکھائی دیتے تھے

یعنی آپ دونوں چاہتے ہیں میں ایک عورت کو نکاح اور عزت کے نام پر بلیک میل کر کے اپنا مفاد پورا کروں۔۔۔"

اُسے برہان سے زیادہ بہرام داؤد کی رضامندی نے حیرت میں مبتلا کیا تھا۔

اس میں برائی ہی کیا ہے" برہان نے اطمینان سے جواب دیا۔"

میں اُسے نکاح کے نام پر حراساں نہیں کر سکتا برہان۔۔۔" اب کے اُسکے لہجے میں سختی در آئی تھی۔"

کیوں نہیں کر سکتے۔۔۔ آخر وہ ہے تو ہماری دشمن ہی نا۔۔۔ پھر کیوں تمہیں اس قدر ہمدردی ہو رہی ہے" تضحیک آمیز لہجہ میں کہا گیا۔

بات ہمدردی کی نہیں ہے اور نہ مجھے اُس سے کسی قسم کی کوئی ہمدردی ہے۔ بات یہاں اصول کی ہے"
"اور میرے اصول مجھے اس کم ظرفی کی اجازت نہیں دیتے

ٹھیک ہے تو دکھاؤ اعلیٰ ظرفی اور مٹی میں ملا دو سب۔۔۔ لیکن اگر تم اُسکے ہاتھوں کٹھ پتلی بننا چاہتے ہو"
تو شوق سے بنو میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں اس لیے مجھ سے کوئی امید مت رکھو۔۔ میں وہی
کرونگا جو مجھے ٹھیک لگے گا" وہ حزام کی آنکھوں میں دیکھتا اشتعال انگیز لہجے میں بولا۔

حزام تم ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔۔۔ ہم اُس لڑکی کی ہر شرط نہیں مان سکتے۔"

اگر وہ ہمارے خلاف الیکشن میں کھڑی ہو گی تو کیا میڈیا اور عوام سوال نہیں اُٹھائیں گے کہ بہرام داؤد
کی بہو حزام داؤد کی بیوی اپنے ہی شوہر کے خلاف کیوں کھڑی ہوئی ہے۔

"کیا یہ چیز شک کے زمرے میں نہیں آتی؟

میں جانتا ہوں یہ بات ہمیں ایکٹ کرے گی لیکن میں نکاح کے نام پر اُس سے فائدہ حاصل نہیں"
"کر سکتا۔۔۔

تو کون کہہ رہا ہے کہ فائدہ حاصل کرو۔۔۔ تم ساری صورتِ حال اُسکے سامنے رکھو اور سمجھانے کی"
کوشش کرو۔۔۔ یہ بات نہ صرف ہمیں بلکہ اُسے بھی مشکل سے دوچار کر سکتی ہے۔

میں تو حیران ہوں کہ اتنی سمجھدار ہونے کے باوجود اُسنے رخصتی سے انکار کر کے میڈیا کو ایک بار پھر سے شک میں کیوں مبتلا کیا.

دیکھو حزام! وہ قدرے دھیمے لہجے میں اُسکی جانب رُخ کرتے بولے

"ہم۔ جیسے اس نکاح کے پیچھے مصلیحت تھی اِسی طرح اس رخصتی کے پیچھے بھی ایک بڑی وجہ ہے۔ بہت مشکل سے اس اسکینڈل سے باہر آئیں ہیں، ہمیں اگلا ہر قدم بہت سوچ سمجھ کر اُٹھانا ہے۔۔ اگر زرا سی بھی چُوک ہوئی یا کسی تک یہ بات پہنچی کہ نکاح کے پیچھے کیا راز ہے تو ہمیشہ کے لیے ملکی سیاست سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے.

اس لیے ہم سب کو مل کر اُس لڑکی کو آمادہ کرنا پڑے گا اور کسی بھی طرح الیکشن سے پہلے رخصتی کے لیے راضی کرنا ہو گا۔ اُسے یہ بات سمجھانی ہو گی کہ اب وہ ہمارے خلاف الیکشن میں کھڑی نہیں ہو سکتی"

وہ رخصتی کے لیے تو شاید مان جائے لیکن کرسی سے دستبردار نہیں ہو گی۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے تایا جان کہ اتنی جدوجہد اور سیاسی ریپو بجانے کے لیے جو لڑکی اپنے بدترین دشمن سے نکاح کر سکتی ہے وہ اتنی آسانی سے پیچھے ہٹ جائے گی۔۔۔

اگر آپ حرمختشم کے بارے میں ایسا کچھ بھی سوچ رہے ہیں تو غلط سوچ رہے ہیں۔ وہ کبھی نہیں مانے گی"

اور اگر میں اُسے قائل کروں تو۔۔۔" بہرام داؤد کا انداز چیلنجنگ تھا۔

آپ کوشش کر کے دیکھ لیں وہ نہیں مانے گی" حزام کا لہجہ پُر یقین تھا۔"

تم تو ایسے بات کر رہے ہو کہ جیسے بہت اچھے سے جانتے ہو اُسے۔۔ کہیں تم دونوں مل کر ہمیں" بے وقوف بنانے کی کوشش تو نہیں کر رہے" برہان داؤد نے ایک بار پھر بات کو غلط رُخ دینے کی کوشش کی

"اپنی حد میں رہو برہان۔۔۔ اب اگر ایک اور لفظ کہا تو زبان کھینچ لونگا تمہاری"

"کیوں سچ سنتے ہوئے چبھن ہو رہی ہو۔۔۔؟ اعتراف کیوں نہیں کرتے کہ تمہارے اور اُسکے۔۔۔"

برہان! اب کی بار اُسکا ہاتھ اُٹھا تھا اور ہوا میں معلق ہوا

بہرام داؤد نے آگے بڑھ کر اُسکا ہاتھ تھام کر روکنے کی کوشش کی۔

یہ وقت آپسی دشمنی کا نہیں ہے۔ تم دونوں جھگڑنا بند کرو۔۔۔ ہم پہلے ہی بہت سی مشکلات میں" گِھرے ہیں اور تم دونوں ہو کہ۔۔۔" بہرام داؤد مشتعل ہوتے چلائے تھے

آج کے بعد مجھ پر بہتان لگانے سے پہلے اپنے انجام کے بارے میں سوچ لینا۔۔۔ کیونکہ یہ تمہاری" آخری غلطی ہو گی۔۔ آج کے بعد میں بھول جاؤں کہ تم میرے کیا لگتے ہو" وہ ہاتھ چھڑاتا برہان کو تنبیہ کرتا بڑے بڑے ڈگ بھرتا منظر سے اُوجھل ہوا تھا

اپنی زبان کو لگام دو برہان۔۔ورنہ کوئی بہت بڑا نقصان ہو جائے گا" بہرام داؤد نے اُسے وارن کیا تو وہ" پاؤں سے میز کو ٹھوکر مارتا اپنا تمام غصہ نکالتا کمرے سے باہر نکلا

. بہرام داؤد نے بوجھل سانس ہوا کے سپرد کی

☆☆☆☆☆

-ایفل ٹاور سے پھوٹتی سپارکنگ لائٹ نے تاریکی کو چونکا دینے والی دلکشی سے نوازا تھا

خُنک ہوا میں بجتے ہلکے گٹار کی آواز دریائے سین کی ہواؤں کو اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی

ٹاور کے ساتھ اونچائی سے گزرتی ٹرین کی آواز گٹار کی دھنوں کے ہمراہ مدغم ہوتی نئے سُر بُنتی معلوم ہوتی تھی۔

وہ ٹاور کے نیچے کھڑی نگاہیں اوپر کی سمت کیے دور چلتی ٹرین کو محویت سے دیکھ رہی تھی۔

مس پاکستان! کیسی ہیں آپ؟" وہ آنکھوں میں شرارت لیے پوچھ رہا تھا"

ٹھیک ہوں" نپے تُلے لہجے میں جواب دیتی جیکٹ درست کرتی اُسے مکمل طور پر نظر انداز کرتی ایک" بار پھر سے ٹرین کی سمت دیکھنے لگی جو اب وہاں سے گزر چکی تھی۔

اب یہ مت کہیئے گا کہ آپ یہاں بھی اکیلی آئی ہیں؟" پاکٹ سے چاکلیٹ نکالتا وہ ریپر اوپن کرتا" پوچھ رہا تھا۔

کیوں یہاں اکیلے آنے پر پابندی ہے؟" اُسکی نگاہ ریور کروز پر تھی جو دریائے سین کے پانیوں میں" سفر کرتی لہروں کے ہمراہ آگے بڑھ رہی تھی۔

چاکلیٹ کی پہلی بائٹ لیتے اُسے حر کی نگاہ کے تعاقب میں کروز پر ایک سرسری نظر ڈالی۔

اگر آپ پیرس جیسے شہر جسے لوگ سٹی آف لو کہتے ہیں میں تنہا ہیں اور سین میں چلتی کروز کو بنا کسی جوش کے وقت گزاری کے لیے دیکھ رہے ہیں یا سامنے کھڑے خوبرو نوجوان کو اگنور کر رہے ہیں تو یقیناً آپ دنیا کے بور اور انتہائی اَن رومینٹک انسان ہیں۔

چاکلیٹ کھائیں گی؟" حر کے خفگی سے دیکھنے پر اُسنے جیب سے دوسری چاکلیٹ نکال کر اُسکے سامنے" کی۔

وہ سانس بھرتی چاکلیٹ تھام گئ۔ پھر بولی" ابھی آپ اپنی تعریف کر رہے تھے یا ایفل ٹاور کی۔۔ یا پھر "میری برائی؟

اپنی تعریف بھی اور آپ کی برائی بھی۔۔۔"

"چاکلیٹ کھائیں ناں

حر نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

"آپ کس کے ساتھ آئے ہیں؟"

"ایک فرینڈ نے آنے کا وعدہ کیا اور پھر وہ آئی ہی نہیں۔۔۔"

جسٹ فرینڈ۔۔۔؟" وہ ابرو اُچکائے پوچھ رہی تھی۔"

کچھ اور بھی سوچا جا سکتا تھا مگر۔۔۔ یہ گورے بڑے بے وفا ہوتے ہیں" اُسکے ناک چڑھا کر کہنے پر حر" کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"کیوں؟ کسی گوری نے پہلے بھی دغا دیا ہے آپ کو؟"

چھوڑیں ان گوروں کو آپ بتائیں پاکستان کے کونسے شہر میں رہتی ہیں؟"

"کراچی۔۔۔"

میرے فادر بھی کراچی سے ہیں" وہ خوش گوار لہجے میں بتا رہا تھا۔"

"اور کچھ بتائیں نا اپنے بارے میں۔۔ اپنے پیرنٹس کے بارے میں؟"

میرے فادر پولیٹیشن ہیں اور مدر ڈیزائنر" کہتے ہوئے اُسکا چہرہ یکدم بے تاثر ہوا تھا"

"گریٹ یعنی پورا پاکستان ہی آپ کا ہے۔۔جو چاہیں کریں۔مجھے کیا فیور دیں گی؟"

"کیا مطلب؟"

سنا ہے پاکستان میں سیاستدان بہت عیش میں ہوتے ہیں۔بادشاہوں کے جیسی زندگی گزارتے ہیں ایک طرف سیاستدان اور دوسری طرف بچارے عوام۔۔۔

اُس نے افسوس سے گردن گھمائی۔۔

آپ سے یہ کس نے کہا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"حر کو اُسکا انداز اچھا نہیں لگا تھا۔"

یہ بلکل سچ ہے، پاکستانی سیاستدانوں کو اپنے ملک سے نہیں ملک کے پیسے سے لگاؤ ہوتا ہے وہ کرسی پر" "ملکی حالت نہیں اپنی حالت سدھارنے کے لیے بیٹھتے ہیں

"آپ تو ایسے بات کر رہے ہیں جیسے سیاستدان نہ ہوئے کوئی ڈاکو ہوئے"

"مہزب الفاظ میں پاکستانی ڈاکوؤں کو سیاستدان ہی کہا جاتا ہے"

آپ کو نہیں لگتا کہ کچھ زیادہ ہی بول رہے ہیں۔۔بلکہ ایسا لگ رہا ہے کہ آپ ذاتی بھڑاس نکال رہے" ہیں"ناچاہتے ہوئے بھی حر کا لہجہ تلخ ہوا تھا۔

میں تو صرف آپ کو سچائی بتا رہا ہوں یا یوں کہہ لیں کہ مغربی ممالک آپ کی ملکی سیاست سے محض"
"انٹرٹین ہوتے ہیں

آپ ہمارے ملک اور ملکی سیاست کے بارے میں جانتے ہی کتنا ہے جو قیاس آرائیاں کر رہے"
ہیں" سیاست میں عدم دلچسپی کے باوجود اُسے اپنے ملک اور سیاست کی تحقیر پر شدید غصہ آیا تھا۔

اُسکی ملکی سیاست پر انگلی اُٹھانے والا وہ ہوتا کون ہے

فرض کر لیں کہ میں کچھ نہیں جانتا لیکن آپ تو اُس سسٹم کا حصہ ہیں۔ آپ بتائیں کہ آپ کے ملک"
کے انسٹیٹوشنز کتنے سٹرونگ ہیں، وہاں کے رول آف لا اور پالیسی میں کتنی ٹرانسپیرنسی ہے؟ کون کیا کر
رہا ہے؟

"عام عوام سیاسی ایجنڈوں اور سیاستدانوں کے ذاتی اثاثوں کے متلعق کیا جانتی ہے اور کتنا۔۔؟

وہ پل بھر کے لیے خاموش ہوئی تھی، سیاسی خاندان سے تعلق ہونے کے باوجود اُسکے پاس کسی سوال کا
جواب نہیں تھا۔ وہ پہلی بار کسی کے ساتھ سیاست کے بارے میں اس قدر طویل گفتگو کر اور سُن رہی
تھی، ورنہ وہ سیاست نامی لفظ سے ہمیشہ ہی دور بھاگتی تھی۔

میں یہ سب نہیں جانتی لیکن اتنا ضرور جانتی ہوں کہ ہم ڈیموکریسی پر یقین رکھتے ہیں ہمارا سسٹم"
ڈیموکریسی کے مطابق چلتا ہے" بہر کیف اُسنے اپنی طرف سے تسلی بخش جواب دینے کی کوشش کی

مگر وہ اُسکے جواب پر استہزائیہ مسکرایا تھا" آپ کو صرف ڈیموکریسی کا لفظ سکھا دیا جاتا ہے لیکن حقیقی جمہوریت سے ناواقف ہیں آپ لوگ.

آپ کے ملک میں عوام کو جمہوریت کے نام پر بے وقوف بنانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا جاتا۔ڈیموکریسی کا راگ آلاپنے والوں سے پوچھیں کہ کہ یہ ہے کیا۔۔۔

کیا آپ کے ملک میں عوام نمائندوں پر کنڑول رکھتی ہے؟

نہیں ناں۔۔تو محض انتخابات کا ڈھونگ رچانے کو جمہوریت کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

آپ کے ملک میں جمہوریت کم اور مجبوریت زیادہ ہے۔

جس ملک میں غربت اور جہالت انتہا پر ہو اُس ملک میں نہ تو عوام جمہوری ہوتے نہ اُنکا فیصلہ۔

آپ کے ملک میں رول آف لا کی کوئی حثییت نہیں آپ کے ہاں طاقت اور طاقت ور کا قانون نافذ ہے جنہیں پوچھنے والا کوئی نہیں۔

جس ملک میں عوام اور طاقت ور طبقے کے مابین برابری کا قانون نہیں اُس ملکی نظام کو جمہوریت کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

عوام کو جمہوریت کے نام پر پاگل بنانے والے در حقیقت خود اس لفظ کے مفہوم سے لاعلم ہیں یا بننے کی "کوشش کرتے ہیں

اگر ہمارا سسٹم غیر شفاف ہے تو یہاں کونسی شفافیت ہے کیا یہاں لیڈر ذاتی مفادات کو فوقیت نہیں"
"دیتے۔۔۔؟ کونسی ایسی سیاست ہے جو جھوٹ سے پاک ہو؟

آپ اپنی سیاست کو مغربی سیاست کے ساتھ کمپیئر نہ کریں۔ یہاں آپ کو سسٹم میں ٹرانسپیرنسی دکھائی دے گی، نمائندے کیا کیا مراعات لے رہے ہیں اُنکے اخراجات کیا ہیں، اثاثے کتنے ہیں، اختیارات اور کارکردگی کیا ہے, یہاں ویب سائیٹ پر پارلیمنٹ کے ہر نمائندے کی انفارمیشن موجود ہے۔

پاکستان کی عوام کتنا جانتے ہیں اپنے سیاسی لیڈرز اور اُنکے اثاثوں کے بارے میں؟

جس ملک میں لوگ دو وقت کی روٹی کے محتاج ہوں، جن کے پاس بِل ادا کرنے کے لیے پیسے نہ ہوں جو خود زندگی سے تنگ ہوں وہ کیا کسی کے اثاثوں پر نظر رکھیں گے۔۔۔

آپ نے اپنے عوام کو بنیادی ضروریات سے اس قدر محروم رکھا کہ ہے اُنکی سوچ روٹی کپڑا اور مکان تک محدود ہو کر رہ گئی ہے اور افسوس کہ اُنہیں ان بنیادی اشیاء تک بھی رسائی حاصل نہیں کُجا کہ سیاسی
"لیڈر کے سامنے کھڑے ہو کر اُنکی نام نہاد جمہوریت اور اپنے ووٹ کا حساب مانگیں

وہ مزید کچھ بول نہیں سکی تھی۔

ایفل ٹاور کے گرد جھومتی سرد ہواؤں کے باوجود اُن دونوں کے مابین کشیدگی چھائی تھی یہ اُن کے درمیان ہونے والی پہلی طویل گفتگو تھی مگر آخری نہیں.

☆☆☆☆☆

"ہمارا اگلا اسٹیپ کیا ہو گا؟ پارٹی کے بہت سے ممبران خاصے مشتعل ہیں کہ آپ نے اتنا بڑا فیصلہ کس بنیاد پر کیا وہ بھی بغیر کسی کو بتائے" وہ ٹھہر ٹھہر کہہ رہے تھے۔

احتشام صاحب میں کسی کی پابند نہیں جو اپنا ہر فیصلہ اُن سے پوچھ کر کروں۔۔۔ پارٹی کے سب ہی ممبران میرے لیے قابلِ احترام ہیں، انہوں نے میرا ساتھ دیا جس کے لیے میں ہمیشہ اُنکی مشکور رہو نگی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں وہ کچھ بھی کہیں اور میں مان جاؤں۔۔۔

بہت سے فیصلے اپنی ذات کو پسِ پشت ڈال کر لینے پڑتے ہیں اور میں نے وہی کیا جو مجھے پارٹی کے لیے اس وقت بہتر لگا۔

اگر نکاح نہ ہوتا تو ہر چیز بدل جاتی، سب ختم ہو جاتا اور الیکشن لڑنے سے پہلے ہی ہم ہار جاتے۔ میں نے جو بھی کیا بہت سوچ سمجھ کر کیا"

میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں لیکن کچھ لوگ بہت مسئلہ کر رہے ہیں۔ انہیں اب آپ پر اعتبار نہیں رہا"

ٹھیک ہے اگر وہ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ ہمارے دروازے کُھلے ہیں۔۔ آنے والوں کے لیے بھی اور" جانے والوں کے لیے بھی"

"لیکن اس سے ہمیں نقصان اُٹھا پڑے گا"

"اُتنا تو نہیں جتنا کہ اس نکاح کے نہ ہونے پر ہوتا۔۔۔ آپ بے فکر رہیں، الیکشن کے اتنے قریب کوئی دوسری جماعت انہیں قبول نہیں کرے گی۔ کر لینے دیں اِنہیں اپنا شوق پورا۔

آپ چائے پیئیں ٹھنڈی ہو رہی ہے" احتشام ملک کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر اُسنے اُنکی توجہ چائے کی طرف مبذول کروائی۔

"ایک اہم مسئلہ ڈسکس کرنا ہے آپ سے۔۔"

"جی کہیں سن رہی ہوں"

"آپ مختیار شاہ کو جانتی ہیں؟"

مختیار شاہ وہی جو بہرام داؤد کا چیلا ہے، آئے روز میڈیا پر ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کرتا پھرتا ہے۔۔۔ اُسے کیسے بھول ہو سکتی ہوں" وہ چائے کا گھونٹ بھرتی اطمینان سے بولی

"وہ اُنکی پارٹی چھوڑ چُکا ہے اور ہمارے ساتھ کی خواہش ظاہر کی ہے"

یہ کب ہوا؟" وہ قدرے حیران ہوئی"

انہیں دِنوں جب میڈیا میں آپ کی اور حزام داؤد کے نکاح کی خبریں پھیلی تھی، کل کی پریس"
"کانفرنس کے بعد اُسنے مجھ سے رابطہ کیا اور اب آپ سے ملنا چاہتا ہے

.ہمم" وہ گہری سوچ میں مبتلا ہوئی"

میڈم حزام داؤد کا سکیورٹی انچارج رئیس آیا ہے، کہہ رہا ہے بات کرنی ہے آپ سے "سیکیورٹی گارڈ"
نے دروازہ ناک کر کے مداخلت کی وجہ بیان کی۔

چائے کے کپ کی جانب بڑھتا حر کا ہاتھ رُکا تھا۔

وہ یہاں کیا کرنے آیا ہے" وہ آنکھیں چندھی کیے حیرت سے مستفسر تھی۔"

آپ رہنے دیں میں دیکھتا ہوں اُسے" احتشام ملک نے کوٹ درست کرتے نشت چھوڑی اب اُنکا رُخ"
باہر کی طرف تھا۔

☆☆☆☆

حزام داؤد آپ کا انتظار کر رہا ہے رئیس آپ کو لینے آیا ہے" دس منٹ بعد احتشام ملک اُسکے سامنے"
کھڑے رئیس کی آمد کی وجہ بتا رہے تھے۔

اب کیوں ملنا ہے اُس نے مجھ سے۔۔۔پہلے ہی بہت وقت برباد کر چکا ہے وہ، میں الیکشن سے پہلے اُس سے نہیں مل سکتی آپ رئیس کو بتا دیں"

میڈم میں نے اُسے ہر طرح سے سمجھانے کوشش کی ہے لیکن وہ آپ کو لیے بغیر یہاں سے جانے کو تیار نہیں۔ کہتا ہے حزام سر کے سخت آڈرز ہیں کہ آپ کو لیے بغیر واپس نہ آئے"

حزام داؤد اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔"

"آپ اُسے فون ملائیں میں خود بات کرتی ہوں اُس سے

آپ کہیں تو میں چلا جاؤں؟ پوچھوں اُن سے کہ اب کیا چاہتے ہیں؟" احتشام ملک نے تجویز پیش کی"

آپ پہلے میری بات کروائیں" وہ شدید کوفت میں مبتلا ہوئی تھی چائے یکدم بدذائقہ محسوس ہونے" لگی تھی۔

احتشام ملک نے نمبر ڈائل کر کے فون آگے کیا۔

کیسے ہو ملک۔۔۔؟ اور میری نک چڑی بیوی کیسی ہے؟" فون کان سے لگاتے ہی حزام داؤد کی آواز" اُسکی سماعت سے ٹکرائی تو اُسنے یکدم احتشام ملک کی سمت دیکھا پھر نگاہ کے اشارے سے انہیں باہر جانے کو کہا تو انہوں نے سر ہلاتے فوری حکم کی تعمیل کی۔

ابھی نک چڑی کسے کہا آپ نے۔۔۔"؟"

"دوسری جانب حر کی آواز سنتے وہ چونکا پھر سمبھلتے ہوئے بولا" اپنی بیوی کو۔۔

حر نے غصے سے ابرو اُچکائے" آپ۔۔۔

لڑائی جگھڑا کسی اور وقت کے لیے رکھتے ہیں ابھی آپ رئیس کے ساتھ آجائیں۔اُسنے فوراً کہا۔ "

کس لیے؟"اُسنے بے حد سنجیدگی سے پوچھا"

"آپ آئیں تو۔۔۔"

مسٹر حزام!اُسنے گہری سانس لی"میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے جو بات بے بات آپ سے "ملاقاتیں کرتی رہوں،پہلے ہی بہت کچھ غلط ہو چکا ہے مزید غلط ہو اس بہتر ہے اپنے کام پر توجہ دیں

"پر میں تو اپنا کام ہی کر رہا ہوں۔وعدہ کیا تھا ناں آپ سے رِنگ لے کر دونگا"

اُسکے انداز پر وہ حیرت میں مبتلا چند سکینڈ کچھ بول نہیں سکی تھی

"یہ آپ کی ڈیوٹی میں شامل ہے؟"

"جی ہاں"

"میں کوئی سی بھی رِنگ پہن لونگی اس کی ضرورت نہیں۔۔۔"

"ایسے کیسے۔۔۔وعدہ کیا ہے تو نبھانا تو پڑے گا، آپ جانتی ہیں میں اپنے قول کا پکا ہوں"

واہ کیا انداز تھے حر نے جھرجھری لی "میں آپ کو اس وعدے سے آزاد کرتی ہوں۔۔ نہیں چاہیئے کوئی "رِنگ اب مجھے کام کرنے دیں

مگر میں اس وعدے سے آزادی نہیں چاہتا۔۔ آپ کو آج ہی میرے ساتھ جیولر کے پاس چلنا" "ہے۔انفیکٹ میں نے تو آپ کے لیے رِنگ پسند بھی کر لی

دماغ خراب ہو گیا ہے اس آدمی کا

سر پہ بخار تو چڑھ نہیں گیا۔۔۔طبیعت ٹھیک ہے آپ کی، کہیں نیند کی گولیوں کی مقدار تو نہیں بڑھا" دی آپ نے؟ یا پھر شوہر کے کریکٹر کو کچھ زیادہ ہی سنجیدگی سے لیتے دماغ پر سوار کر بیٹھے ہیں؟

اگر آپ رئیس کے ساتھ نہیں آنا چاہتی اور میرے ساتھ لانگ ڈرائیو کا موڈ ہے تو کوئی مسئلہ " "نہیں۔۔ حکم کریں میں ابھی پہنچ جاتا ہوں

کیا بے تکلفی تھی حر کا منہ کُھلا تھا۔

تو پھر میں ہاں سمجھوں "اُسکی خاموشی پر حزام نے پوچھا تھا۔"

کیا آپ کے آس پاس کوئی ہے۔؟ کوئی میڈیا رپوٹر وغیرہ۔۔ "اُسکے بدلے انداز کی فوری وجہ اُسے " حزام کے ارد گرد کسی میڈیا پرسن کی موجودگی محسوس ہوئی تھی

جیولری شاپ کا ایڈریس بھیج دیں میں خود آجاتی ہوں" وہ سانس خارج کرتی بولی"

آپ رئیس کے ساتھ آجائیں وہ جانتا ہے کہاں آنا ہے، میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں" وہ اُسکے خدشے" .کی تصدیق کیئے بِنا بولا

بہت شوق تھا محترمہ کو رِنگ پہنے کا ہونہہ" وہ فون بند کرتا زیرِ لب بڑبڑایا تھا"

☆☆☆☆☆

وہ گلاس ڈور کے دوسری طرف اُسے با آسانی دیکھ سکتی تھی، وہی ہمیشہ پہنا جانے والا سیاہ رنگ

وہ زیادہ تر اُسی رنگ میں دکھائی دیتا تھا

سیاہ شرٹ سیاہ کوٹ سیاہ پینٹ

گہری سیاہ آنکھیں اور سیاہ بال

اُسکی پشت پر دو گارڈ تھے جبکہ وہ بے حد سنجیدگی سے اُسکا منتظر تھا وہی سنجیدگی جو حزام داؤد کی شخصیت کا خاصا تھی۔

آپ دونوں یہیں رُکیں میں آتی ہوں" اندر داخل ہونے سے پہلے اُسنے گارڈز کو باہر انتظار کرنے" کے لیے کہا

اُسکی بلاک ہیلز کی آواز نے حزام کو الرٹ کیا تو اُسنے نگاہوں کو حرکت دی سامنے نصب دیور گیر آئینے میں قریب آتی حر محتشم کا عکس واضح تھا۔

"کیا مسئلہ ہے؟"

حر کے پوچھنے پر اُسنے گردن موڑے بنا ہی کرسی اُسکی طرف گھمائی۔

بیٹھ جائیں" اُسنے ساتھ رکھی دوسری کرسی کی طرف نگاہیں کی۔"

"مسٹر حزام میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی۔۔۔ آپ صرف وجہ بتائیں اسطرح یہاں بلانے کا مقصد؟"

اپنے قول کی پاسداری۔۔" اُسنے سادگی سے کہا"

میں نے رِنگ پسند کرلی ہے لیکن آپ کچھ اور لینا چاہتی ہیں تو لے سکتی ہیں" اُسکی خاموش نظریں خود" پر محسوس کرتے اُسنے مزید کہا پھر کاؤنٹر کے دوسری طرف کھڑی سیلز گرل کو رِنگ دکھانے کا اشارہ کیا تو اُسنے نگاہوں کا مفہوم سمجھ کر رِنگ کیس کھول کر حر کے سامنے رکھا۔

ٹھیک ہے پیک کر دیں" وہ رِنگ دیکھے بنا بولی"

سیلز گرل نے سر ہلاتے رِنگ کیس اُٹھایا تھا۔

چلیں۔۔؟" سیلز گرل کے آتے ہی اُسنے حر کی طرف دیکھتے کہا تو اُسے خاموشی سے حزام کے ہم قدم "
ہونا پڑا وہ پبلک کے درمیان اُسے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی لیکن پارکنگ تک پہنچتے ہی وہ چلتے چلتے رُکی تھی

"آخر آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں۔۔؟"

رِنگ نہیں پہنیں گی آپ؟" جیبوں میں ہاتھ ڈالتے اُسنے رنگ کیس کی طرف اشارہ کیا۔"

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔مجھے لگا میڈیا یا کسی نے کچھ کہا ہے تو۔۔۔"

"آپ پہنیں گی یا میں پہنا دوں؟"

وہ کیا پوچھ رہی تھی وہ کیا کہہ رہا تھا

حر نے غصے سے اُسکی طرف دیکھا تھا پھر بغیر کچھ کہے آگے بڑھی۔

حزام نے رِنگ کیس کی طرف دیکھا جو اب تک اُسکی مٹھی میں تھا، گرفت مضبوط تھی۔وہ جان گیا تھا کہ وہ اِس وقت بے حد غصے میں ہے۔

حزام کے گارڈ نے آگے آکر اُسے روکنے کی کوشش کرنا چاہی تو اُسنے ہاتھ اُٹھا کر اُسے روکا۔

پھر خود آگے آیا اور حر کی گاڑی کا کُھلا ہوا دروازہ بند کیا جو اُسے آتے دیکھ کر ڈرائیور کھول چُکا تھا۔

اب کے حرنے حیرت سے اُسے دیکھا پھر استہفامیہ بھنویں اُچکائیں "ابھی آپ میرے ساتھ ڈنر کے لیے چل رہی ہیں" اُسنے آگاہ کیا۔

اور آپ کو اس خوش فہمی میں کس نے مبتلا کیا؟" وہ بے حد اطمینان سے بولی۔"

"کسی نے نہیں۔۔۔ اور نہ ہی میں کوئی ڈیبیٹ چاہتا ہوں۔۔ آپ چل رہی ہیں بس بات ختم"

"اس تماشے کے پیچھے کی وجہ جاننا چاہتی ہوں"

حزام کی نگاہ اُسکی کلائی میں موجود بریسلٹ سے ہوتی مٹھی میں قیدِ رنگ کیس پر گئی۔ بریسلٹ میں جڑا ایچ کا حرف ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی چمک بر قرار رکھے ہوئے تھا اور اُسکی مخصوص چمک نے حزام کی بصیرت کو آج بھی پریشان کیا تھا آنکھوں میں چبھن کے احساس نے اُسے نگاہیں پھیرنے پر مجبور کیا۔

حزام کو خاموش دیکھ کر اُسنے ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور کچھ سیکنڈ بعد اُسکی گاڑی حزام کی نگاہوں سے اوجھل ہوئی تھی۔

"نظر رکھو رئیس اینڈ میک شیور وہ انگھوٹھی پہن لے"

سر میں زبردستی رِنگ پہنانے سے تو رہا" اُسنے پریشانی بیان کی۔"

تم جانتے ہو یہ کیسے کرنا ہے" وہ سنجیدگی سے کہتا گاڑی کی طرف قدم بڑھا گیا"

☆☆☆☆☆

ڈرائیووے پر اُسکی گاڑی دیکھتے ہی لان میں منتظر صبیح اُسکی طرف آئی۔

گارڈ نے پھرتی سے گاڑی کا دروازہ کھولا تو سامنے کھڑی صبیح کی نگاہوں کو خود پر محسوس کرتی وہ اندر جانے کے بجائے لان کی طرف آئی۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو؟"

آپ کا انتظار کر رہی تھی اس لیے" وہ جھجھکتے ہوئے بولی تو حر کو کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا "کچھ "ہوا ہے؟

وہ۔۔۔فریال نانو آئی ہیں آپ سے ملنا چاہتی ہیں" کہتے ہوئے صبیح نے اُسکا چہرہ دیکھا تھا جو ہمیشہ کی " طرح بے تاثر تھا، وہ جانتی تھی کہ حر کسی بھی بات کو لے کر فوری ری ایکشن ظاہر نہیں کرتی لیکن اس بات پر بھی خاموش رہے گی اسکی توقع اُسے بھی نہیں تھی۔

وہ بچپن سے دیکھتی آئی تھی کہ جب جب فریال کا ذکر آیا یا جب بھی فریال نے ملنے کی خواہش ظاہر کی "تو حر کو یہی کہتے سنا کہ "میرے سامنے اُنکا ذکر نہ کیا کریں میں اُن سے نہیں ملونگی

"اُسے آج بھی ایسے ہی کسی جملے کی توقع تھی مگر اُسنے حر کو کہتے سنا "کہاں ہیں؟

"لاؤنج میں ہیں بہت دیر سے انتظار کر رہی ہیں آپ کا"

"ٹھیک ہے مل کے آتی ہوں تم گل فشاں سے کہو کافی لے آئے میرے لیے"

. صبیح اچھنبے سے اُسے لاؤنج کی طرف بڑھتا دیکھ رہی تھی

کمرے کی دہلیز پر کھڑی حر کو دیکھ کر جہاں حفصہ چونکی تھی وہیں فریال نم آنکھوں سنگ بے ساختہ مسکرائی

وہ بہت بدل گئی تھی بچپن جیسی نہیں رہی تھی، بلکہ کافی حد تک محتشم سے مشابہت رکھتی تھی

وہی محتشم کمال جیسے تیکھے نقوش گہری بولتی شفاف آنکھیں چہرے کی معصومیت، ٹھوڑی کا خم اور وہی پُر اعتماد شخصیت۔

وہ فریال کو متحشم کا عکس ہی لگی تھی۔

اُسے سامنے پا کر حفصہ یکدم کھڑی ہوئی اور التجائیہ نظروں سے حر کی طرف دیکھا۔ اُنہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ فریال کو کچھ کہہ نہ دے۔

کیوں آئی ہیں آپ یہاں؟

وہ متانت سے چلتی اُسکے مقابل کھڑی پوچھ رہی تھی

فریال نے ٹشو سے آنکھیں صاف کیں اور

اُسے دیکھتے ہی کھڑی ہوئی پھر گرم جوشی سے اُسکے قریب آئی اور آگے بڑھ کر اُسے اپنے ساتھ لگانا چاہا تو وہ دو قدم پیچھے لیتی صوفے پر جا بیٹھی

فریال کچھ سیکنڈ یونہی کھڑی رہی پھر پلٹ کر اُسی جگہ جا بیٹھی جہاں اُسکے آنے سے قبل بیٹھی تھی، اب وہ دونوں آمنے سامنے تھیں درمیان میں رکھی میز مختلف لوازمات سے سجی تھی۔

حفصہ نے اطمینان سے بیٹھی حر کو دیکھا پھر فریال کو مخاطب کرتی کہنے لگی "تم دونوں بیٹھو بات چیت کرو میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں"

حفصہ کے جانے بعد اُن کے مابین غیر معمولی خاموش حائل رہی فریال خود سے بات کا آغاز کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔

"آپ نے کچھ کھایا نہیں؟" وہ بڑے آرام سے پوچھ رہی تھی جیسے کوئی نارمل روٹین میں آنے والے مہمان سے پوچھتا ہے۔

فریال نے خاموشی سے اُسے دیکھا تھا

"یہ کباب ٹرائی کریں کسی بھی ریستوران سے زیادہ اچھے اور لذیز ہیں ہمارا کُوک بہت اچھے کھانے بناتا ہے"

"میں یہاں تم سے ملنے آئی ہوں" فریال نے جتایا تھا

"خیریت؟ کوئی خاص وجہ تھی؟"

ماں کو بیٹی سے ملنے کے لیے وجہ کی ضرورت کب سے ہونے لگی؟" وہ آنکھوں میں نمی لیے پوچھ رہی تھی۔

ہمارا ریلیشن اتنا کمپلیس ہے کہ ہمیں ملاقات کے لیے کسی سولڈ ریزن کی ہی ضرورت ہے۔"

"آپ آنے کا مقصد بتائیں کیوں آئی ہیں؟ الیکشن سر پہ ہیں میں زیادہ دیر نان آفیشل ٹاک نہیں کر سکتی

میں تم سے ملنے تمہیں دیکھنے اور تمہارے ساتھ وقت گزارنے آئی ہوں۔ میں تمہارے لیے بہت" فکر مند رہی ہوں، میڈیا، اخبارات اور پھر سیاسی حریف سے تمہارے نکاح نے مجھے تمہارے لیے متفکر کر دیا تھا، مجھ سے رہا نہیں گیا اس لیے پوچھے بغیر ہی آگئی" وہ شرمندگی سے کہہ رہی تھی" کتنے سال "گزر گئے تمہیں دیکھے ہوئے

یہ آپ کی اپنی چوائس تھی" اُسنے کندھے اُچکاتے ہوئے کہا۔"

وہ آرام دہ حالت میں صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

فریال چند ثانیئے کچھ بول نہیں سکی تھی۔

"میں تم سے ملنا چاہتی تھی لیکن تم ہی ہر بار انکار کر دیتی تھی"

"آپ مجھ سے شکوہ کر رہی ہیں۔۔۔؟ میں نے تو نہیں کیا تھا"

میں شکایت نہیں کر رہی جسٹیفیکیشن دے رہی ہوں" فریال نے تصیح کی۔"

کچھ چیزوں کی جسٹیفیکشن نہیں ہوتی، لیکن اگر آپ خود کو جھوٹی تسلی دینا چاہتی ہیں تو کیری"

"آن۔۔۔

حر! فریال نے پکارا تھا پھر چہرہ جھکا دیا

کیا ہمارے درمیان چیزیں ٹھیک نہیں ہو سکتی؟" وہ سر اُٹھا کے پوچھ رہی تھی۔"

ہمارے درمیان ایسا کوئی تعلق نہیں رہا جو چیزیں خراب ہوتی۔۔۔ جنہیں اب آپ ٹھیک کرنے کی"

خواہشمند ہیں۔

آج اتنے سال بعد آپ میرے سامنے بیٹھی ہیں اگر صبیح آپ کا تعارف نہ کرواتی تو شاید ہی میں آپ کو پہچان پاتی۔

"آپ کے اور میرے درمیان بہت فاصلہ ہے اتنا کہ چاہیں بھی تو اُس فاصلے کو سمیٹ نہیں سکتے

فریال اُسکے اطمینان پر غمزدہ ہوئی تھی۔

میں نہیں جانتی کہ کمال نے تمہیں میرے متعلق ایسا کیا کہا ہے کہ تم اس قدر متنفر ہو مجھ سے اور"
---"

آپ پلیز ڈیڈ کو بیچ میں نہ لائیں۔۔۔انہوں نے کبھی آپ کے خلاف کچھ نہیں کہا نہ سکھایا ہے۔۔۔"

مجھے تو حیرت ہو رہی ہے سالوں پہلے جس آدمی سے آپ محبت کا دعوی کرتی تھی اُسے اتنا بھی نہیں
"سمجھ پائیں

میں نے کمال اور اپنا تعلق برقرار رکھنے کی بہت کوشش کی، اپنا کریئر چھوڑا تا کہ اُسے وقت دے"
سکوں، ہر وہ چیز جو اُسے ناپسند رہی چھوڑ دی "اُسنے مزید وضاحت کی

یہ آپ کی اپنی چوائس تھی۔۔۔اُن سے محبت کرنا شادی کرنا، اُنہیں چھوڑ دینا یہ سب آپ کی اپنی"
"مرضی تھی

میں نے بہت کوشش کی تھی لیکن وہ مجھے سمجھ ہی نہیں سکا۔۔اُسنے ہمیشہ اپنے بارے میں سوچا وہ ہمیشہ
سے اپنی ذات کا قیدی رہا ہے "وہ مسلسل اپنا دفاع کر رہی تھی۔

فریال کی بات پر وہ دھیرے سے مسکرائی "محبت میں یہ کتنی عجیب بات ہے نا کہ جو چیزیں پہلے اچھی
لگتی ہیں، سامنے والے کی شخصیت کو پُرکشش بناتی ہیں بعد میں وہی خوبیاں خامیاں کیوں لگتی ہیں۔۔

دل جس شخص کا دم بھرتا ہے بعد میں اُسی شخص سے اتنا بے زار کیوں ہو جاتا ہے؟

کیا محتشم کمال کے لیے فریال اقبال کی محبت کاروبار تھی۔۔ جہاں لین دین میں کمی نظر آتے ہی وہ گھاٹے کا سودا لگنے لگی۔۔۔

فریال نے گردن اُٹھا کر حیرت سے اُسکی طرف دیکھا تھا

انہوں نے آپ سے محبت نہیں کی تھی لیکن آپ نے تو کی تھی ناں

آپ نے اُن کے لیے سب کچھ چھوڑا پھر اُنہیں ہی چھوڑ دیا۔

فریال کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی۔

وہ سب کچھ اتنی آرام سے کہہ رہی تھی جیسے ماں سے نہیں کسی اجنبی سے کہہ رہی ہو

"جن کے لیے سب کچھ چھوڑا جاتا ہے پھر اُنہیں نہیں چھوڑا جاتا"

فریال کے گال آنسوؤں سے بھیگنے لگے تھے۔

میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی تھی لیکن۔۔" فریال نے ایک بار پھر آنسو صاف کیے جو رُکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

وہ نہیں مانا۔۔ میں نے بہت ضد کی بہت سمجھایا اُسے لیکن اُسنے کہا تم حر کی خاطر یہاں رہ سکتی ہو لیکن وہ تمہارے ساتھ نہیں جائے گی وہ میری بیٹی ہے۔

اُسنے لمحوں میں مجھ سے تمام اختیارات چھین لیئے یہاں تک کے ماں ہونے کا بھی۔۔۔

اُس دن وہ بہت غصے میں تھا اُس روز سے پہلے میں نے اتنا مشتعل اُسے کبھی نہیں دیکھا تھا اُسکی ضد نے مجھے مجبور کیا سب چھوڑنے پر۔۔۔

اگر وہ۔۔وہ ایک بار کہہ دیتا تو میں رُک جاتی کہیں نہ جاتی۔ تمہیں چھوڑنا آسان نہیں تھا بہت مشکل فیز تھا وہ میری زندگی کا لیکن میں یہ سوچ کر خود کو تسلی دے دیتی کہ تم محتشم کے پاس ہو محفوظ ہو، تمہیں مجھ سے زیادہ اپنے باپ کی ضرورت ہے۔اور۔۔۔

". اور مجھے لگا تم سمجھ جاؤ گی

اُسنے لبوں پر مسکراہٹ لیے فریال کو دیکھا تھا

ماں باپ کوئی چیز نہیں ہوتے جو وقت کے ساتھ ضرورت میں کمی یا زیادتی محسوس کی جائے۔۔۔"
جہاں ایک میسر ہو تو دوسرے کو چیز سمجھ کر اُس پر کمپرومائز کر لیا جائے، آپ دو سال کی بچی سے یہ توقع کیسے کر سکتی تھی کہ اُسے صرف باپ کی زیادہ ضرورت ہے ماں کی نہیں, وہ معاملہ فہم ہے اور سب "کچھ سمجھ جائے گی

"فریال نے لب بھینچے تھے "میں نے۔۔۔

.پلیز! نا جانے کیوں مگر حر کو اُسکی وضاحتیں کوفت میں مبتلا کر رہی تھی

آپ دونوں کیا چاہتے تھے، کیوں چاہتے تھے۔ کون صحیح تھا کون غلط مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں۔

آپ دونوں ایک ساتھ رہنا نہیں چاہتے تھے تو الگ ہو گئے۔۔۔ اب اتنے سال گزر جانے کے بعد آپ مجھے اُن تمام باتیں کی وضاحتیں نہ دیں کیونکہ یہ ساری باتیں میرے لیے بے معنی ہیں۔ آپ محض اپنا وقت اور آنسو برباد کر رہی ہیں۔

فریال نے شدتِ ضبط سے لب کاٹے آنسو تھے کے تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

آج وہ کئی برس بعد حر کے سامنے بیٹھی تھی تو ماضی کسی فلم کی ماند اُسکی نگاہوں کے سامنے گھومنے لگا تھا۔

کیا نہیں تھا جو اُسے یاد آیا تھا۔۔۔

بعض زخم کبھی نہیں بھرتے چاہے تہہ در تہہ برسوں کا مرہم ہی کیوں نہ رکھ دیا جائے وہ اول روز کی طرح ہی رہتے ہیں۔

زرا سا بخیہ اُدھڑنے کی دیر ہوتی ہے اور خون رِسنے لگتا ہے، زخم از سرِ نو تکلیف دیتا ہے اور اُس پر مشکل یہ کہ انسان واہ ویلا بھی نہیں کر سکتا ہے۔

مجھ سے غلطی ہوئی تھی، میں نے اپنی زندگی میں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ بعض دفعہ ناچاہتے ہوئے" بھی ہم غلطیاں کر جاتے ہیں جن کا پچھتاوا ساری عمر جان نہیں چھوڑتا" آنسوؤں میں روانی کے باعث وہ چند پل کے لیے خاموش ہوئی

اُسکے ہاتھ میں گیلے ٹشوز کا ڈھیر تھا جن سے وہ بار بار آنکھیں صاف کر رہی تھی۔

تم مجھے سمجھنے کی کوشش کرو حر" طویل سانس لیتی وہ اتنا ہی کہہ سکی تھی۔"

حر نے نگاہ اٹھا کر فریال کا چہرہ دیکھا تھا جو مسلسل رونے سے سرخ ہو رہا تھا۔

وہ چند ثانیئے اُسے دیکھتی رہی تھی۔

رونا کتنا آسان ہوتا ہے, آپ کتنی آسانی سے آنسو بہا رہی ہیں۔ لیکن ہر کسی کو یہ آسانی میسر نہیں آتی۔ وہ سوچ کر رہ گئی۔

پھر اُسنے گلاس میں پانی اُنڈیلا اور اُسکی جانب بڑھایا۔

فریال نے ایک ہی سانس میں گلاس خالی کیا تھا رسماً نہیں۔۔۔ وہ واقعی کسی چیز کی طلب محسوس کر رہی تھی لیکن حر کے ساتھ گفتگو نے اُسے اتنا آزردہ کیا تھا کہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کس چیز کی طلب

پانی کا خالی گلاس میز پر رکھتے اُسنے اچھنے سے حر کو دیکھا تھا۔ وہ کیسے اُسکی طلب بھانپ گئی تھی۔

پھر اُسنے حر کو کہتے سُنا

میں آپ کو یہ جھوٹی تسلی نہیں دے سکتی کہ میں آپ کو سمجھ سکتی ہوں۔"

بعض دفعہ میں حیران ہوتی ہوں کہ لوگ اتنے آرام سے کسی دوسرے کو سمجھنے کا دعوی کیسے کر لیتے ہیں۔۔اُسکا سر نفی میں ہلا تھا جیسے لوگوں پر ہنسی آئی ہو۔

مگر میں لوگوں کی طرح آپ سے جھوٹ نہیں کہونگی کیونکہ ہم دونوں اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ ایک دوسرے کو سمجھ سکیں۔۔

نہ آپ نے میری زندگی جی نہ میں نے آپ کی۔۔۔آپ کے لیے یقیناً وہ باتیں غیر ضروری ہونگی جو میرے لیے اہم ہیں۔

آپ کے اور میرے لائف سٹائل میں بہت فرق رہا ہے، سب کے ہوتا ہے۔ہر انسان کے جینے کا انداز اور نظریہ مختلف ہوتا ہے اور یہ نارمل ہے۔اُسنے کندھے اُچکائے

آپ کے والدین الگ نہیں ہوئے تھے نہ انہوں نے آپ کو خود سے دور کیا۔

وہ آپ کے ساتھ تھے آپ کے آنسو صاف کرنے آپ کی غلطیوں پر آپ کو سمجھانے کے لیے ہر وقت مسیر تھے۔

آپ غلطیاں کر سکتی تھیں، دوہرا سکتی تھیں لیکن میں نہیں۔۔۔ آپ رو سکتی تھیں۔۔۔ رو سکتی ہیں۔۔۔

لیکن میں یہ دونوں کام نہیں کر سکتی۔ مجھے خود کو خود ہی سمبھالنا تھا کیونکہ میرے پاس پیرنٹس نہیں تھے۔ میں غلطیاں افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔

ایسا نہیں ہے کہ ڈیڈ نے مجھ سے محبت نہیں وہ مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ لیکن وہ کبھی میرے ساتھ نہیں رہے، وہ ہمہ وقت میرے لیے میسر نہیں تھے۔

ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بھی مہینوں ایک دوسرے کی شکل تک نہیں دیکھ پاتے تھے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ مجھے سیاست سے نفرت ہونے لگی۔

اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے جب نفرت انتہا کو پہنچ جائے تو جس سے نفرت ہو وہ شے بھی قابلِ نفرت نہیں لگتی, پھر لوگ اہم رہتے ہیں، نہ رویئے،

پھر انسان اُن حالات کو ایکسیپٹ کرے یا نہ کرے لیکن جینا سیکھ جاتا ہے۔

اب اگر آپ رو کر مجھ سے کوئی ایمورشنل اٹیچمنٹ چاہتی ہیں تو یہ چیز میرے لیے ناممکن ہے, میں جانتی ہوں اس وقت آپ کو یہ بات تکلیف دے گی لیکن میں آپ کو یہ سب اس لیے بتا رہی ہوں تاکہ

آپ مجھ سے کوئی امید نہ رکھیں، کیونکہ جب میں اُن امیدوں پر پورا نہیں اُتروں گی تو آپ کو زیادہ تکلیف ہو گی۔

اور بار بار ایک ہی تکلیف سے گزرنا تکلیف کو دوگنا کر دیتا ہے۔ میں آپ کو دوگنی تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی"

فریال کچھ بول نہیں سکی۔ اتنی دیر میں وہ یہ سمجھ گئی تھی کہ اُسکی کوئی بھی وضاحت حر کو قائل نہیں کر سکتی۔

اُسنے اکثر حفصہ کو کہتے سنا تھا "تم اُسے نہیں جانتی فریال! وہ بعض معاملات میں بے حد ضدی ہے، بلکہ کبھی کبھی تو مجھے بھی شُبہ ہونے لگتا ہے کہ کیا میں بھی اُسے جانتی ہوں"

لیکن وہ سمجھ گئی تھی کہ حفصہ ٹھیک کہتی تھی۔

ٹھیک ہے تم میرے ساتھ نہیں چلنا چاہتی، مجھ سے بار بار ملنا نہیں چاہتی تو تمہاری مرضی لیکن تم" سیاست تو چھوڑ سکتی ہو نا۔۔

میں نہیں چاہتی تمہاری زندگی میں کوئی مشکل آئے یا تمہیں کوئی نقصان پہنچے۔

حفصہ نے بتایا کہ تم نے صرف سیاست کی خاطر بہرام داؤد کے بھتیجے سے نکاح کیا۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو۔۔۔ یہ زندگی ہے تمہاری کوئی مزاق تو نہیں"

"آپ سے کس نے کہا کہ میں سیاست چھوڑ دونگی۔۔اگر سب چھوڑنا ہی ہوتا تو اتنی دور آتی ہی کیوں"

لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم سیاست کی خاطر اپنی زندگی کا تماشہ بنالو اور کسی کے ساتھ بھی نکاح" کرلو" اب کے فریال کو غصہ آیا تھا۔

"نکاح کے پیچھے بہت سی وجوہات تھیں، حالات کا یہی تقاضا تھا"

"جو ہونا تھا ہو گیا اب آگے کیا سوچا ہے تم نے۔۔؟"

"کس بارے میں؟"

میں حزام داؤد کی بات کر رہی ہوں۔۔اگر اُسنے تمہیں کوئی نقصان پہنچایا تو۔۔۔

"وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔بہتر یہی ہے تم اس نکاح کو فوری ختم کرو

حر نے اُبرو اُچکاتے فریال کی طرف دیکھا" آپ سیاسی معاملات میں مداخلت نہ کریں تو بہتر ہے" وہ اب کھڑی ہوتی کہہ رہی تھی۔

تم اتنی تجربہ کار نہیں ہو حر کہ ان مگرمچھوں سے تنہا لڑ سکو۔۔یہ لوگ تمہیں جانی نقصان پہنچا سکتے ہیں" اس سے پہلے وہ باہر نکلتی فریال کھڑی ہوتی تیز قدموں سے اُسکے قریب آئی۔

.حر نے گردن موڑ کر اُسے دیکھا پھر بِنا کچھ کہے وہاں سے نکل گئ

☆☆☆☆☆

دو دن گزر گئے کیا تم نے بات کی اُس سے"؟ بہرام داؤد نے سگار کا دھواں چھوڑتے استفسار کیا۔"

"وہ نہیں مانے گی اور نہ ہی میں اُسکے سامنے ایسی کوئی پیش کش رکھونگا"

بہرام داؤد کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا وہ پہلی دفعہ اُنکی کسی بات سے مسلسل انکاری تھا۔

تمہیں میری بات سمجھ کیوں نہیں آرہی حزام۔۔؟"ایش ٹرے میں جلتا سگار پھینکتے خفگی سے آگے" ہوئے تھے۔

آپ کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔۔"

"خود سوچیں وہ سب کچھ چھوڑ کر ہماری حمایت کیوں کرے گی۔

"کیونکہ وہ تمہارے نکاح میں ہے۔وہ چاہے نہ چاہے اُسے کرنا ہو گا"

"نکاح کیوں ہوا آپ لاعلم نہیں ہیں"

یہی تو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ کوئی خاص مستحکم پوزیشن میں نہیں ہے,نہ ہی اُسکی سیاست سالوں پر محیط ہے۔

وہ خود کو بچانے کی دوسری کوشش ضرور کرے گی۔۔۔

ظاہر ہے سیاست کے آغاز میں بدنام ہونا کسے پسند ہے۔

ہم میٹنگ ارینج کرتے ہیں جہاں احتشام ملک یا جو بھی اُسکے قابلِ بھروسہ ہیں وہ اُنکے ساتھ مشورے کے بعد ہماری بات پر غور کر سکتی ہے"

"اگر آپ" حزام نے لفظوں پر زور دیا "اُس سے زیادہ تو ہم تنگ و دو کر رہے ہیں خود کو بچانے کی۔۔۔ کو اُس کے منہ سے انکار سُننے کا شوق ہے تو ٹھیک ہے کر لیتے ہیں بات لیکن۔۔۔ ہم اُسکے سامنے صرف اپنی بات رکھیں گے تایا جان۔۔۔ سچوئیشن کا فائدہ اُٹھا کر اُسے بلیک میل نہیں کریں گے۔

اگر وہ میڈیا کو ہینڈل کر سکتی ہے اُنکے سوالوں کے جواب دے سکتی ہے کہ کیوں وہ نکاح کے بعد بھی ہمارے مخالف ہے تو ہم اُسے پریشرائز نہیں کریں گے"

اُسکے دوٹوک انداز سے کہنے پر اُنکی چہرے کی رنگت لمحوں میں تبدیل ہوئی تھی مگر خود کو قابو رکھتے گویا ہوئے "تم بھول رہے ہو وہ آج بھی ہمارے دشمن ہیں۔۔ اُسکے باپ نے میرے بھائی کو بے دردی سے مروایا تھا جو کہ تمہارا باپ بھی تھا"

انہوں نے حزام کی دکھتی رَگ پر ہاتھ رکھا تو بہزاد داؤد کے ذکر پر وہ سُرخ ہوتی آنکھوں سے اُنہیں دیکھنے لگا کنپٹی کی رگیں اُبھری تھی

"ہاں وہ آج بھی دشمن ہے لیکن میں دشمنی میں کم ظرفی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔۔۔ نہ ہی پیٹھ پیچھے وار"

☆☆☆☆☆

سوچ لو اس میں سب کا فائدہ ہے۔ لیکن اگر تمہیں ہماری نیت پر شُبہ ہے تو میں مزید کچھ نہیں کہو نگا۔"

لیکن اگر اب تم اپنی پارٹی کے ہمراہ ہمارے مخالف رہی تو نقصان تمہارا ہی ہے۔

"ظاہر ہے اب تمہاری حثییت یکسر مختلف ہے۔ تم داؤد خاندان کی بہو ہو

وہاں دونوں جماعتوں کی معتبر شخصیات موجود تھیں

میز کے ارد گرد بیٹھے تمام خصوصی ممبران نے حر کو دیکھا تھا، جبکہ احتشام ملک نے نامیں گردن گھمائی۔

حر نے نگاہ اُٹھا کر اپنے سامنے کی کرسی پر اطمینان سے بیٹھے حزام داؤد کو دیکھا "یہ شخص آخری حد تک جائے گا مجھے اندازہ تھا, آخر میں اس سے اچھائی کی امید کیسے رکھ سکتی تھی۔۔ حزام داؤد دنیا کا آخری شخص ہو تب بھی مجھے اس پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے"

احتشام ملک کو مطمئن رہنے کا اشارہ کرتی وہ بہرام داؤد کی طرف دیکھتی بولی "میں ہی کیوں پیچھے ہٹوں حزام داؤد بھی تو پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔

اگر کسی ایک ہی سیاسی جماعت کو آگے لے کر جانا ہے تو میری کیوں نہیں۔۔۔؟

حزام داؤد اچھے شوہر کی طرح مجھے سپورٹ کیوں نہیں کر سکتے" وہ طنزیہ لہجے میں کہتی پیر ویٹ گھماتی کہہ رہی تھی

بہرام داؤد اُس سے ایسے جواب کی توقع نہیں کر رہے تھے۔ اُنکے مطابق حر محتشم کے پاس کوئی دوسرا "راستہ نہیں تھا ماسوائے اُنکی بات ماننے کے مگر نہیں جانتے تھے کہ وہ اُنکی راہیں مسدود کر دے گی

برہان نے بازی کے پلٹ جانے پر اضطرابی کیفیت میں پہلو بدلا

حزام داؤد کو یقین تھا وہ نہیں مانے گی لیکن وہ ان حالات میں کچھ ایسا کہہ دے گی جو وہاں موجود ہر شخص کو معتجب کر دے اسکی امید اُسے بھی نہیں تھی۔

آپ کو یہ خوش فہمی کیوں لاحق ہوئی کہ ہم ایسا کریں گے" حزام نے تنفر سے کہا۔"

اور آپ نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں پیچھے ہٹوں گی۔۔۔ میں نے آپ کو ایک مشورہ دیا جیسے آپ نے" مجھے دیا، اس میں اتنا مشتعل ہونے کی ضرورت نہیں ہے" پیپر ویٹ گھماتی اُسکی انگلیاں مزید تیزی سے حرکت میں آئیں۔

یہ سب اتنا آسان نہیں ہے, تمہیں رخصت ہو کر داؤد مینش آنا پڑے گا، تم ہمیں سپورٹ" کرو گی۔۔ پہلے ہی ہم تمہاری وجہ سے اتنی مشکلات میں گھرے ہیں، ہم تمہیں مزید معاملات بگاڑنے کی اجازت نہیں دیں گے اور نہ ہی تنقید کا نشانہ بنیں گے سمجھی تم۔۔" برہان غرایا تھا۔

آواز نیچی رکھیں برہان صاحب۔۔۔میں آپ کی ماتحت نہیں ہوں،ری ایکٹ کرنا مجھے بھی آتا ہے""
وہ تنبیہ کرتی گویا ہوئی

حرہم تجربے،ساکھ اور جماعت ہر لحاظ سے تم سے زیادہ مستحکم ہیں۔یہ دانشمندی نہیں کہ ہم حزام کو"
پیچھے کر کے تمہیں آگے کر دیں"بہرام داؤد نے پُر سکون لہجے میں سمجھانا چاہا۔

ایسا میں نہیں آپ چاہتے ہیں۔میڈیا اب جو چاہے کہے مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔میں اپنی جگہ نہیں"
چھوڑونگی"انداز ہتمی تھا۔

بہرام داؤد نے چہرے پر آیا پانی صاف کیا"ٹھیک ہے لڑوالیکشن لیکن۔۔۔اُنہوں نے مِنرل واٹر کی
بوتل منہ سے لگائی اُنہیں سوچنے کے لیے مزید وقت درکار تھا

ایک گھونٹ

دو

تین۔۔۔

پھر آہستگی سے پوری بوتل خالی کی اور خالی بوتل بند کر کے بڑے آرام سے میز پر رکھی

کیا جو وہ سوچ رہے ہیں سہی ہے"بہرام داؤد نے خود سے سوال کیا تھا۔

اُس لڑکی کو قابو کرنے کا ایک ہی حل تھا کہ وہ اُنکی نگاہوں کے سامنے رہے

تمہیں الیکشن سے پہلے رخصتی کے لیے رضامندی دینا ہو گی۔ ہم اپنی ذات کو شفاف رکھنا چاہتے " ہیں، نہیں چاہتے کہ کسی کو بھی انگلی اُٹھانے کا موقع ملے۔ عین الیکشن کے دن اگر کسی صحافی نے یہ سوال کر دیا کہ حرمحتشم رخصتی کے بعد بھی تو الیکشن لڑ کے اپنی سیاسی جماعت کو سپورٹ کر سکتی تھی۔۔۔ کیا بہرام داؤد اُسے سپورٹ کرنے سے انکاری تھے؟

"تم جانتی ہو وہ ایسا کریں گے تو پہلے ہی سیف کیوں نا کریں خود کو۔۔۔

اُسکی انگلیوں کی حرکت ساکت ہوئی تھی پیپر ویٹ کی رفتار میں کچھ کمی آئی جو آہستگی سے گھومتا حزام کی طرف آیا۔

"حر نے سانس بھرتے حزام کی طرف دیکھا دونوں کی نگاہیں ٹکرائیں "مجھے اعتراض نہیں

پیپر ویٹ کے ساکن ہونے سے پہلے حزام نے اُس پر ہاتھ رکھا گرفت مضبوط کی۔

وہ کرسی دھکلتی کھڑی ہوئی " کہیں تو آج ہی آجاؤں؟" وہ دونوں ہاتھ میز پر رکھتی زرا سا جھکتی اُسکی آنکھوں میں دیکھتی استفسار کر رہی تھی۔

موسٹ ویلکم۔۔۔ "اُسی کے انداز میں جواب دیتے حزام نے کرسی کو زور سے پیچھے کیا تو کمرے میں " کرسی کے زمین بوس ہونے کی صدا گونجی تھی۔

.اس کے بعد وہ وہاں رُکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا تھا

☆☆☆☆☆

عوام اور میڈیا میں ایک پھر کُھلبلی مچی تھی۔

صحافی تو یوں بے تاب تھے گویا ہفتِ اقلیم ہاتھ لگی ہو۔

رخصتی میں چیدہ چیدہ افراد کو مدعو کیا گیا تھا مگر میڈیا نے کوریج میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی۔

کوئی چینل کوئی ریڈیو اسٹیشن اور نیوز رپوٹر ایسا نہیں تھا جس نے اپنے ادارے کے نمائندگی کرتے دو سیاستدانوں کی رخصتی میں شمولیت نہ کی ہو۔

چند مہینوں سے حفصہ کمال سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ حر چاہتی کیا ہے۔جب اُسنے اپنے طور پر احتشام ملک سے کہا کہ وہ حر کو سمجھائیں دشمنوں کے گھر میں بسیرا کہاں کی عقل مندی ہے, آخر یہ کیسی سیاست ہے۔

اور احتشام ملک کے جواب نے حفصہ کی تمام کوشش مفقود کر دی "وہ جو کر رہی ہیں بلکل ٹھیک کر رہی ہیں"۔ آپ فکر نہ کریں اُنکی سکیورٹی میری اولین ترجیح ہو گی

ڈرائیور کو گاڑی مجبوراً داؤد مینشن کے سامنے روکنی پڑی تھی کیونکہ گیٹ کے سامنے میڈیا کا ہجوم تھا

گاڑی کو رُکتا دیکھ کر میڈیا کے افراد دوڑتے ہوئے آگے آئے، آج وہ فارمل کپڑوں میں ملبوس معمول سے مختلف لگ رہی تھی اور کسی حد تک بے زار بھی۔

وہ اُس وقت کیمروں سے بچنا چاہتی تھی۔

دوسری طرف حزام داؤد بھی میڈیا کے کسی سوال کا جواب دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔

اُن دونوں کے اطراف میں سکیورٹی ہونے باوجود میڈیا اُنہیں آگے بڑھنے سے روک رہے تھے۔

آپ دونوں نے پچھلی کانفرنس میں کہا تھا رخصتی کا کوئی ارادہ نہیں پھر اچانک رخصتی کیوں"؟ مہر علی" کو موقع ملنے کی دیر تھی وہ برق رفتاری سے اُن دونوں کے سامنے آیا تھا۔

حزام نے تجاہلِ عارفانہ کا مظاہرہ کرتے منہ پھیرا تھا

ہم سے زیادہ جلدی تو آپ کو تھی رخصتی کی۔۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے۔۔" حر کے کہنے پر وہ جز بُز" ہوا

منہ میٹھا نہیں کریں گے" حزام نے چبا چبا کر کہا" رئیس اِنہیں مٹھائی کِھلاؤں" شور کے باعث وہ" قدرے اُونچی آواز میں بولا تھا۔

اُسنے سر ہلاتے مہر علی اور دیگر رپوٹرز کو پیچھے ہٹایا گارڈز راستہ بنانے میں کامیاب ہوئے تھے وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے داخلی گیٹ عبور کر گئے تھے۔

گھر میں داخل ہونے کے بعد حزام کہیں غائب ہوا تھا۔

احتشام ملک حر کے ساتھ ساتھ تھے۔

احتشام صاحب آپ کو بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے، ہم ان لوگوں پر بلکل بھی بھروسہ "
"نہیں کر سکتے۔ آپ جانتے ہیں ناں میں نے یہاں آنے کی حامی کیوں بھری۔۔۔؟

وہ سوالیہ نگاہیں اُنکی جانب کرتی اُنہیں کچھ یاد دلانے کی سعی کر رہی تھی۔

کیسے بھول سکتا ہوں۔۔ اچھی طرح یاد ہے۔"

مجھے اپنے سے زیادہ آپ کی فکر ہے آپ کیسے رہیں گی یہاں۔۔ آپ بچ کر رہیئے گا خاص طور حزام داؤد
"سے۔۔ دل کا خسیس ہے کچھ بھی کر سکتا ہے

مجھے اپنا خیال رکھنا آتا ہے۔ آپ بس۔۔۔

آپ کے لیے کمرہ ریڈی کروا دیا ہے، اپنی ضرورت کا سامان جو آپ ساتھ لائی ہیں وہ بھی اندر رکھوا"
دیا ہے۔

آپ چاہیں تو آرام کر سکتی ہیں" رئیس نے مطلع کیا تھا اُنکی بات ادھوری رہ گئی تھی۔

"اور میری چیری کہاں ہے؟"

اُسے ڈرائیور کے ساتھ واپس بھجوا دیا ہے۔ دراصل حزام سر کو پالتو جانور پسند نہیں۔۔۔ خاص طور "بلیاں

"کس سے پوچھ کر آپ نے اُسے واپس بھجوایا۔۔ ڈرائیور کو کہیں فوراً واپس آئے

"پر میڈم سر کو بلیاں بلکل بھی پسند نہیں۔۔۔ اُنہیں پتہ چلا تو وہ بہت زیادہ ناراض ہونگے"

"آپ سے جو کہا ہے وہ کریں۔ چیری میرے ساتھ رہے گی"

میڈم سر برداشت نہیں کریں گے، آپ نہیں جانتی وہ اس معاملے میں لچک بلکل نہیں دکھائیں گے۔

"یہاں دور دور تک آپ کو کوئی بلی دکھائی نہیں دے گی۔۔۔ پلیز میم

وہ مجھے برداشت کر رہے ہیں ناں۔۔۔ چیری کو بھی کر لیں گے۔۔۔ بے ضرر سی معصوم چیری سے"
"اُنہیں کیا مسئلہ ہو سکتا ہے. آپ ڈرائیور کو واپس بلوائیں

اُسکے تحکم آمیز لہجے پر رئیس کو پہلی بار اپنا آپ بے بس محسوس ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ وہیں پر بیٹھی چیری کا انتظار کرنے لگی۔

پندرہ منٹ بعد رئیس ایک بار پھر آتا دیکھائی دیا

"چیری آگئی؟"

"جی میڈم"

کہاں ہے؟" وہ بے تابی سے پوچھ رہی تھی۔"

"صباحت نے اُنہیں آپ کے روم میں پہنچادیا ہے"

آپ نے اُسے وہاں اکیلا کیوں چھوڑا، وہ نئی جگہ سے اتنی جلدی مانوس نہیں ہوتی۔"

کمرہ کس طرف ہے؟ چیری کی بات آتے ہی وہ سب کچھ بھول گئی تھی۔

صباحت آپ کو لے جائے گی" رئیس نے دبلی پتلی مخصوص یونیفارم (جو داؤد منشن کے اندرونی ملازم" استعمال کرتے تھے اور مینشن سے باہر نہیں جاتے تھے) میں ملبوس خوش شکل صباحت کی طرف اشارہ .کیا تو وہ مسکراتے ہوئے سامنے کے زینوں کی طرف اشارہ کرتی حر کے پیچھے پیچھے چلنے لگی

"کمرے کے قریب آکر اُسنے دروازہ کھولا" میم یہ آپ کا کمرہ ہے

حر کو وہاں دور دور تک کوئی دوسرا کمرہ نظر نہیں آیا تھا اُس فلور کی لمبی راہداری کے عین وسط میں موجود وہ واحد کمرہ تھا راہداری کے دائیں بائیں دو دروازے تھے جو انٹرنس اور ایگزٹ کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔

وہ بھانپ گئی تھی مگر نظر انداز کرتی کمرے میں داخل ہوئی۔

چیری۔۔۔چیری کہاں ہو تم؟""کہاں چھوڑا تھا چیری کو؟"وہ پلٹ کر صباحت سے پوچھ رہی تھی۔"

"میم یہیں چھوڑا تھا"

"لیکن وہ یہاں نہیں ہے۔۔ہوتی تو میری آواز سنتے ہی سامنے آجاتی"

پتہ نہیں۔۔"صباحت نے دونوں ہاتھوں سے معلوم نہیں کا اشارہ کرتے سر نفی میں ہلایا۔"

مجھے ابھی اِسی وقت میری چیری چاہیئے۔۔۔ڈھونڈ کے لاؤ اُسے"حر کے کہنے پر وہ منہ بناتی باہر نکلی۔"

پہلے کیا کم کام تھے میرے ذمے جو اُس بلی کو ڈھونڈنے کا نیا کام دے دیا۔۔۔بلکہ پالتو کو ڈھونڈنے کا"
فالتو کام۔۔۔بلی نہ ہوئی کوئی نایاب شے ہو گئی جس کے نہ ملنے پر یہ اتنا واویلا کر رہی ہیں"وہ لابی عبور کرتی مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

کافی دیر شاور لینے کے بعد اُسے اپنا آپ ہلکا پھلکا محسوس ہوا۔

گزشتہ دو ماہ حزام داؤد کے لیے اُسکی زندگی کے بدترین دن تھے،اگر اُس کے بس میں ہوتا تو زندگی کی کتاب سے ہر اُس صفحے کو حذف کر دیتا جہاں حر محتشم کی آمد نے اُسے ذہنی خلفشار میں مبتلا کیا تھا۔

بالوں کو رگڑتا باہر آیا اُسکا ذہن اُس لمحے صرف پُرسکون نیند کا متقاضی تھا۔ وہ بھرپور نیند لینے کے موڈ میں تھا۔

گیلا ٹاول سٹینڈ پر ڈال کر اُسنے پُرسکون سانس خارج کی

پھر کمفرٹر ہٹاتا بیڈ پر لیٹا ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی جب اُسے پاؤں پر سنسناہٹ محسوس ہوئی اُسنے کروٹ بدلی تھی

پھر کوئی ملائم شے اُسے اپنے ہاتھوں کے قریب محسوس ہوئی اس سے پہلے وہ سمجھنے کی کوشش کرتا "میاؤں" کی وحشت ناک آواز اُسکی سماعت سے ٹکرائی تو ساری نیند اُڑن چھو ہوئی وہ اُچھل کر بیڈ سے نیچے اُترا۔

☆☆☆☆☆

کمرے میں بے چینی سے صباحت کا انتظار کرتی کافی دیر گزر جانے پر بھی جب وہ نہیں آئی تو حر خود ہی اُسے ڈھونڈنے کی غرض سے باہر نکل گئی.

وہ کچھ بولنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

چیری اپنی نیلی آنکھوں جن کے اطراف میں سرمئی دھارایاں تھی سے حزام کو گھور رہی تھی اور وہ دور کھڑا بنا پلکیں جھپکائے اُسے دیکھ رہا تھا۔

ہششش۔۔"پوری قوت سے کہتے اُسنے ہاتھ سے باہر کی طرف اشارہ کیا"

تو چیری بیڈ سے اُچھلتی اُسکے قریب آئی۔

ہششش۔۔جاؤ۔۔جاؤ یہاں سے۔۔"خود پر قابو پانے کی بیکار کوشش کرتا وہ اُسے وہاں سے نکالنے کی سعی کر رہا تھا۔

"غضب ہو گیا۔۔غضب!صباحت تقریباً دوڑتی ہوئی زینے اُترتی حر کے قریب آئی"

"کیا ہوا؟چیری تو ٹھیک ہے ناں؟"

آپ کی بلی کا پتہ نہیں لیکن حزام سر بلکل ٹھیک نہیں۔اُنکے کمرے سے بلی کی آواز آئی، آپ کی بلی" "وہیں ہے

"بلی مت کہو اُسے۔۔۔چیری ہے وہ"

"جی جی وہی۔۔۔وہ اُدھر ہے سر کے کمرے میں"

"تو کھڑی کیوں ہو لے آؤ ناں۔۔۔"

"نہیں میں نہیں جا سکتی، حزام سر بہت خفا ہونگے، وہ اس وقت خاصے غصے میں لگ رہے ہیں"

"وہ ہر وقت ہی غصے میں ہوتے ہیں یہ کونسا بریکنگ نیوز ہے"

میم آپ میری بات نہیں سمجھ رہی۔۔"صباحت نے سر تھاما تھا۔"

ہٹو میں خود لے آتی ہوں چیری کو۔۔اُس طرف ہے ناں کمرہ؟"وہ بازو سیدھا کرتی حزام کے کمرے" کی بابت پوچھ رہی تھی

جی"صباحت کا سر ہلا تھا۔"

☆☆☆☆

کیسی نڈر بلی ہے مجال ہے جو اپنی جگہ سے ہلے۔۔"اُسنے چیری کو ڈرانے کے لیے واس اُٹھایا ہی تھا" جب وہ دروازہ کھولتی اندر آئی۔

چیری اور حزام چند قدم کے فاصلے پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے۔حر نے معاملہ سمجھنے کی سعی کی پھر حزام کے ہاتھ میں واس دیکھ کر بولی

آپ چیری کو مار رہے تھے؟"وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔"

تو یہ آپ کی بلی ہے؟"وہ واس ایک طرف کرتا بولا"اپنی بلی کو ہٹائیں یہاں سے یہ گندی نظروں" "سے مجھے گھور رہی ہے

واٹ۔۔۔؟"اُسکا منہ کُھلا تھا۔"

چیری اُچھلتی ہوئی حر کے پیروں میں آکر بیٹھ گئی جیسے حزام کی شکایت کر رہی ہو۔

بے زبان پر الزام لگا رہے ہیں۔۔وہ آپ کو گھور رہی تھی یا آپ اُسے۔۔۔بلکہ آپ تو اُسے واس مارنے والے تھے"

اف اف کیسا آدمی ہے یہ۔۔۔میری چیری سے بھی بغض پال لیا۔

وہ چیری کی پشت سہلاتی سوچ رہی تھی۔

"یہ میرے کمرے میں کیسے آئی نکالیں اِسے باہر۔۔"

کیسے آئی کا کیا ملطب۔۔۔چار ٹانگیں ہیں اُسکی، نظر نہیں آرہا آپ کو۔۔۔ویسے بھی اپنی مرضی کی مالک ہے جہاں چاہیں گُھومے پھرے" وہ "ہونہہ" کے انداز میں سر ہلاتی بولی۔"

یہ میرا کمرہ ہے کوئی جنگل نہیں۔۔۔جہاں یہ گھومتی پھرتی رہے گی۔۔۔اس بلی کی ہمت کیسے ہوئی میرے بیڈ پر آنے کی"

"ہاں تو۔۔وہ بیڈ پر ہی سوتی ہے"

کیوں یہ ملکہ وکٹوریہ ہے جو میرے بیڈ پر دندناتی پھرے" وہ شعلہ بار نگاہوں سے چیری کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔

چلو چیری یہاں سے چلتے ہیں" وہ چیری کو گود میں اُٹھاتی اُسی سے مخاطب تھی۔"

کہاں چلتے ہیں۔۔۔؟ میں کہہ رہا باہر پھینکیں اِسے"

آپ کی بلی اس گھر میں نہیں رہ سکتی" وہ دونوں ہاتھ پشت پر باندھتا بولا

"عزت سے بات کریں چیری نام ہے اُسکا"

چیری ہو یا سڑا بیری۔۔۔ ہے تو بلی ہی ناں! نکالیں اِسے یہاں سے۔۔۔ میں دو دو بلیوں کو برداشت" نہیں کر سکتا۔

چیری نے میاؤں کرتے حزام کو ایسے گھورا تھا جیسے اُسکی ساری ناگواری سمجھ سکتی ہو۔

حزام کو اُسکی آوازوں نے وحشت میں مبتلا کیا تھا

میں کہہ رہا ہوں نکالیں اسے یہاں سے" وہ غصے اور خوف کا ملا جلا تاثر لیے ڈھاڑا تھا۔"

چیری کہیں نہیں جائے گی جب تک میں یہاں ہوں وہ یہیں رہے گی۔۔۔ آپ نہیں رہنا چاہتے تو۔۔ تو نو پرابلم۔۔۔ وہ رُخ موڑتی اٹل لہجے میں بولی۔

"یعنی یہ۔۔۔ یہ بلی یہاں سے نہیں جا سکتی اور میں چلا جاؤں۔۔۔"

وہ حیرت اور گہرے صدمے میں مبتلا پوچھ رہا تھا "یعنی کے دو ٹکے کی بلی کی اتنی اوقات کہ وہ حزام داؤد کی بے وقعتی کی وجہ بنے"

مسئلہ آپ کو ہے چیری کو نہیں، پھر وہ کیوں جائے۔"

ویسے بھی میں چیری کے بغیر نہیں رہ سکتی" وہ بات مکمل کرتی چیری کو پچکارتی باہر نکل گئی۔

حزام ورطہ حیرت میں گھرا بند دروازے کو دیکھتا رہا

تُف ہے تم پر حزام تُف۔۔۔ ایک بلی کو اُٹھا کر باہر نہیں پھینک سکے "غصے سے دروزے پر مُکہ مارتا وہ" خود سے ہی خائف تھا

☆☆☆☆☆

باکسٹ بال بڑی تیزی سے اُسکے ہاتھ اور زمین کے مابین گردش کر رہی تھی اور بال کے ساتھ ساتھ اُسکی پیشانی سے بہتے پانی کے قطرے بھی بڑی تیزی سے زمین پر ٹِپ ٹِپ کر رہے تھے۔

وہ آستین فولڈ کرتا اُسکے جاریحانہ انداز دیکھ رہا تھا۔

پاس.. "اُسکی آواز پر بِنا دیکھے ہی جاذب نے پوری قوت سے حزام کی طرف بال اُچھالی رفتار اتنی" زیادہ تھی کہ بال نے اُسکی ہتھیلیوں سے مَس کر کے زوردار آواز پیدا کی۔

اتنا ایگریشن؟" وہ بال کو انگلی پر گھماتے پوچھ رہا تھا۔"

جاذب نے پیشانی پر آیا پسینہ صاف کیا۔

کس کا غصہ اُتار رہے ہو؟" وہ ابرو اُچکاتا پوچھ رہا تھا۔"

"کیمبرج یونیورسٹی کے ٹیسٹ میں فیل ہو گیا"

تو اپنی ناکامی کی سزا میری محبوبہ کو کیوں دے رہے ہو" وہ باسکٹ بال کا معائنہ کرتا کہہ رہا تھا۔"

"آپ پہلے پیار کو چھوڑیں اور دوسرے کے پاس جائیں"

دوسرا کون؟" اُسنے آنکھیں چندھی کی"

یار چاچو۔۔۔ وہی۔۔۔" وہ ایڑی کے بل اونچا ہوتا آنکھیں اور ابرو اُچکاتا بولا"

وہی کون؟" وہ واقعی سمجھ نہیں پایا تھا اُسکی پوری توجہ بال کی طرف تھی۔"

"وہی! دشمنِ جان۔۔ دشمنِ نظر اور آپ کی دشمنِ دل۔۔۔"

ہونہہ! پھپھڑے اور گردے ہی رہ گئے تھے بس۔۔۔" وہ جاذب کا اشارہ سمجھتا چڑ کے بولا۔"

وہ تو آپ اُن پر وار کر صدقہ کریں گے۔۔۔" جاذب نے ماندہ اعضاء کی وضاحت کی"

"میں اُسی کو خود پر وار کر صدقہ نہ کر دوں۔۔۔"

نہ کریں چاچو۔۔۔ اتنی تو سویٹ ہیں" وہ ہنسی دباتا کہہ رہا تھا"

ایکسٹرا سویٹ ہے۔۔۔ اور میں ٹھہرا ذیابیطس کا مریض" حر کو سویٹ تصور کرتے اُسکا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔

"جاذب کا قہقہہ بلند ہوا"

"جاذب۔۔۔"

"جی؟"

"کسی کو انگھوٹھی کیسے پہناتے ہیں؟"

"ہاتھ سے۔۔۔"

"یار وہ تو مجھے بھی پتہ ہے لیکن اگر سامنے ایکسڑا سویٹ لوگ ہوں تو کیسے"

اوتو یہ بات ہے؟" اُسنے او کو لمبا کھینچا۔

پھر اُسنے پُر سوچ نگاہوں سے حزام کو گھورا

"سوال یہ ہے کہ آپ اُنہیں رِنگ پہنانا کیوں چاہتے ہیں"

"بس بے عزت ہونے کا دل چاہ رہا ہے"

"پھر تو کوئی مشکل ہی نہیں۔ اُنکا ہاتھ پکڑیں اور پہنا دیں۔۔"

"تاکہ وہ دوسرے ہاتھ سے تھپڑ رسید کرے۔۔"

آپ ہی کو شوق ہو رہا ہے" جاذب نے منہ بنایا انداز ایسا تھا اب میں کیا کر سکتا ہوں"

جاذب نے گھوری سے نوازتے بال اُسکے چہرے کی طرف پھینکی" جسے وہ بروقت تھام گیا" اپنی نااہلی کا"

"غصہ مجھ پر تو نہ اُتارے۔۔۔

حزام نے گھورنا ترک نہیں کیا تھا۔

"اچھا... یہ بتائیں آپ نے کبھی کسی ہیرو کو پرپوز کرتے نہیں دیکھا"

دیکھا تھا کبھی بہت پہلے۔۔۔ جب تمہارے جتنا تھا شاید تب۔۔۔ کوئی ایکشن مووی تھی"

"وہ۔۔۔ آ۔۔۔ نام یاد نہیں آرہا

"اور اب کے گھورنے کی باری جاذب کی تھی۔ "حزام چاچو آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ کچھ نہیں

"یعنی وہ رِنگ نہیں پہنیں گی"

نہیں۔۔! آپ کی زندگی میں صرف ایکشن، مار ڈھاڑ اور تھرل ہے۔۔۔اس کے سوا کچھ نہیں" وہ چڑ کر بولا تو حزام کندھے اُچکا کر رہ گیا

اب اس کے بیچ محبت نہیں ہے تو وہ کیا کرے۔۔۔

☆☆☆☆☆

جو شے دسترس سے باہر ہو وہ محبوب سے محبوب تر ہو جاتی ہے یہ بات حسیب عالمگیر سے زیادہ بہتر کوئی نہیں جانتا۔

کتنا مشکل تھا اُس کے لیے فریال کے ساتھ کسی اور کے نام کو منسوب کرنا اور اُس کے لیے اقبال احمد کو قائل کرنا۔

وہ اقبال احمد کے سامنے فریال کی ضد کی وجہ سے بیٹھا تھا لیکن زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔

بحر کیف اُسے بات شروع تو کرنی تھی سو مدھم ہوتی دل کی ڈھرکنوں کو فراموش کرتے اقبال احمد کو مخاطب کیا

انکل کم از کم آپ اس بارے میں سوچ تو سکتے ہیں نا۔۔"

وہ اچھا انسان ہے مجھے لگتا ہے فریال اُس کے ساتھ خوش رہے گی، محتشم کمال سے ملنے سے پہلے میں بھی آپ کی طرح خدشات کا شکار تھا لیکن اُس سے ملنے کے بعد مجھے تسلی ہوئی ہے"

اُسنے اپنی طرف سے اُنہیں قائل کرنے کی کوشش کی جو فریال کی محتشم سے شادی کی ضد کو مکمل طور پر نظر انداز کر رہے تھے۔

"میں جانتا ہوں وہ اچھا ہے بلکہ بہت اچھا ہے۔ لیکن میں باپ بن کے سوچ رہا ہوں اور بطور باپ مجھے لگتا ہے فریال کو اُس سے زیادہ اچھا ساتھی بھی مل سکتا ہے۔

فریال نے زندگی میں کبھی کمپرومائز کرنا نہیں سیکھا، اُسے جو چیز چاہیئے وہ چاہیئے۔ وہ نقصان اور فائدے جیسی مصلیحتوں سے بالاتر ہو کے سوچتی ہے، اور زندگی کے اتنے اہم فیصلے میں بھی وہ یہی کر رہی ہے۔

لیکن میں محتشم کو بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں، وہ اور طرح کا انسان ہے اُسکے اور فریال کے ٹمپریمنٹ میں بہت فرق ہے۔ وہ بہت میچور اور پریکٹل انسان ہے، اُسکی زندگی میں بہت سی چیزیں ہے بہت سی مصروفیات ہیں، اُسکی بیٹی، اُسکی سیاست، اُسکی پارٹی جس کے لئے وہ دن رات ایک کر رہا ہے۔

وہ فریال کو کبھی بھی اپنی پہلی ترجیح نہیں سمجھے گا۔ جبکہ فریال کو اگنور ہونا کتنا ناپسند ہے یہ تم بھی جانتے ہو.

"بات یہ نہیں ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں مسئلہ یہ ہے کہ فریال کی خوشی کس میں ہے, اور اُسے لگتا ہے وہ خوش رہ لے گی۔

اور جیسا لڑکا آپ چاہ رہے ہیں ویسا تو کوئی نہیں ہو گا جو صرف فریال کو ہی مرکز بنا کے اُس کے گرد گھومے"

اقبال احمد نے مسکراتے ہوئے حسیب کے پھیکے پڑتے چہرے کو دیکھا "اور اگر میں کہوں کے ایسا لڑکا میرے سامنے ہی بیٹھا ہے تو۔۔۔"

حسیب عالمگیر گنگ رہ گیا اُسے ہرگز ایسے جواب کی امید نہیں تھی، لمحوں میں اُسکے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔

بڑی دقت سے اُسنے خود کو کمپوز کرتے تاثرات چھپانے کی سعی کی۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں انکل۔۔۔ میں ایسا نہیں سوچتا" کہتے ہوئے اُسنے بے حد تکلیف محسوس تھی۔"

زندگی میں بعض دفعہ مسکرانا کتنا مشکل ہو جاتا ہے، کسی بھی تکلیف کی اذیت سہنے سے زیادہ۔۔ شاید اونچائی سے زمین پر گرنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ اور دردناک۔۔۔

ہمم۔۔ یہی بات جب فریال سے کہی تو اُسنے بھی یہی کہا۔

"پاپا ہی از جسٹ اے گڈ فرینڈ۔ اگر یہ بات حسیب کو پتہ چلی تو وہ بہت انجوئے کرے گا ہنسے گا"

اور اب کے وہ جھکی نگاہ اُٹھا نہیں سکا تھا۔ اُسنے آنکھوں میں آنے والی نمی کو کمال محارت سے پرے دھکیلا۔

.زندگی بھی عجب معمہ ہے کیسے کیسے آزماتی ہے کس کو کونسی جگہ پٹخنا ہے خوب جانتی ہے

اگر میرے سمجھانے کے باوجود بھی وہ اپنی ضد پر قائم ہے تو ٹھیک ہے۔میں اُس کے خوش رہنے کی" دعا کرونگا" اُسنے اقبال احمد کو کہتے سنا تھا۔

دل کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی گئی تھی اور آگے بڑھ کر قفل لگانے والا وہ خود تھا۔

☆☆☆☆☆

چند گھنٹے رہ گئے ہیں آخر آپ کچھ کر کیوں نہیں رہے؟" برہان کو بہرام داؤد کی خاموشی بری طرح" چبھ رہی تھی۔

آپ کیا چاہتے ہیں ہم الیکشن ہار جائیں۔۔کل الیکشن ہے بابا آپ اتنے پُر سکون کیوں ہیں" بہرام داؤد کی مسلسل خاموشی پر وہ جھنجھلا گیا تھا۔

فیئر جانے دو۔۔" مختصر جواب آیا۔"

"برہان کی آنکھوں میں حیرت تھی" جانتے ہیں کیا کہہ رہے ہیں۔وہ لڑکی اگر جیت گئی تو۔۔

تو جیت جائے۔۔۔" وہ ہنوز آنکھیں بند کیے سر کرسی کی پشت سے لگائے ہوئے تھے۔"

وہ جیتے گی تو ہم ہار جائیں گے بابا۔۔۔" وہ چیخا تھا۔"

برہان تمہارا یہ غصہ ہمیں تباہ کر دے گا۔"

حزام کو ذرا سی بھی بھنک پڑی کہ الیکشن فیئر نہیں تھے تو خود ہی پیچھے ہٹ جائے گا، اپنے اصولوں سے "اندھی محبت ہے اُسے

یعنی ہم خاموشی سے کرسی پیش کر دیں۔ وہ یکدم کھڑا ہوا تھا پھر چلتے چلتے سٹڈی کی دیوار گیر شلیف کے پاس جا کر رُکا ہاتھ پشت پر باندھے

آپ جانتے ہیں وہ ہمدردی کا ووٹ لے جائے گی۔ جو سچوئیشن بن چکی ہے اَسی فیصد چانسسز ہیں اُسکی" جیت کے۔

چند ماہ میں وہ اتنا کچھ کر گئی ہے کہ عوام اُسے اسٹار سمجھ رہی ہے۔

عوام کو اُس سے محبت سے زیادہ ہمدردی ہے اور "ہمدردی" محبت سے زیادہ خطرناک شے ہے۔۔۔

وہ سمجھتے ہیں اُس نے باپ کھو دیا اُنکی وجہ سے اور اُسکے باوجود بھی اُنکی بھلائی کے لئے کوشاں ہے۔

آپ ہی بتائیں کیا وہ اُس سے ہمدردی نہیں کریں گے؟

حزام کے تیور دیکھ رہے ہیں آپ؟ کیا آپ نے آج کی نیوز دیکھی؟ وہ برہم ہوتا پوچھ رہا تھا۔

آپ کا بھتیجا اُس کا سب سے بڑا سپوٹر بنا میڈیا پر اُسکے کام کی تائید کرتا پھر رہا ہے۔۔" آپ کو یہ سب نظر کیوں نہیں آرہا۔۔۔؟

تو کیا ہوا۔۔؟ چار دن پہلے جس سے نکاح کیا ہے اُس کے خلاف بولے۔۔۔؟ اپنی وائرل لو اسٹوری کو دو دن کے اندر اندر ہیٹ سٹوری میں بدل کر سارے کیے کرائے پر پانی پھیر دے۔۔

کبھی تو ہوش میں رہ کر سوچا کرو۔ حزام سے نفرت میں تم بہت کچھ بھول جاتے ہو۔

اُس نے جو کہا میں نے سنا۔ اُس نے جو کہا بلکل ٹھیک کہا، وقت اور حالات کا یہی تقاضا ہے۔

آپ سب جانتے ہیں آپ کا بھتیجا سب جانتا ہے۔۔۔ سیاست صرف آپ دونوں کو آتی ہے۔۔۔"

تو ایسا کریں لعنت بھیجیں الیکشن پر، کرسی پر اور سالوں کی سیاست پر۔۔۔

انجوئے کریں اس نکاح کو۔۔

انفیکٹ آپ نے تو ابھی تک اپنے چہیتے بھتیجے کا ریسیپشن تک نہیں کیا۔۔ آپ اس بارے میں سوچنا کیسے بھول گئے۔

تمہارا یہ شوق بھی جلد پورا کرونگا۔۔ لیکن اُس سے پہلے اپنی بھتیجے کی بیوی کو وزیر اعظم بننے پر مبارک" "دونگا۔۔۔ اُس کے بعد۔۔۔

برہان کو وہ الفاظ نہیں انگارے لگے تھے۔ وہ گنگ سا بہرام داؤد کو دیکھ رہا تھا جو اپنی ہی بات انجوئے کر رہے تھے۔

.بابا۔۔۔ حیرت اور بے یقینی کے باعث اُس کے حلق سے بس یہی نکلا تھا

☆☆☆☆☆

نیلگوں آسمان پر سورج کی روشنی پھیلنے لگی تھی۔

احتشام ملک اور دیگر ممبران کے ساتھ ایک طویل ڈسکشن کے بعد آدھی سے زیادہ رات بیت گئی تھی۔ وہ داؤد مینشن جانے کے بجائے سیدھا گھر آئی تھی۔

ماندہ رات کے چند گھنٹے اُس نے جاگتے اور کافی پیتے گزارے تھے۔

روشنی پھوٹتے ہی اُسنے بھاری پردے ایک طرف سرکائے۔ آج کے دن کا اختتام کونسی نئی خبر لاتا ہے وہ جاننے کو بے تاب تھی۔

چند مہینوں میں بہت کچھ بدلا تھا۔۔ چند ماہ اُسے کہاں سے کہاں لے آئے تھے۔

چند ماہ پہلے وہ جہاں تھی اور آج جہاں کھڑی تھی تبدیلی کے سابقہ مناظر ذہن میں گردش کرنے لگے تو اُسنے جھرجھری لی۔

گزشتہ چند ماہ کے سفر میں اُسنے کیا کھویا۔۔ کیا پایا۔۔

وہ تخمینہ لگانے پر آئی تو شمار کرنا مشکل ہوا تھا۔

اس تمام سفر میں جو واحد قیمتی شے اُس نے کھو دی وہ اُسکی اپنی ذات تھی, وہ خود کو کہیں دیکھ نہیں پا رہی تھی۔

سفر اس قدر طویل تو نہیں تھا پھر بھی اُسے محسوس ہو رہا تھا جیسے صدیاں گزر گئی ہوں اور اگر آج وہ ہار جاتی ہے تو بھی پلٹنا ناممکن تھا۔

بعض دفعہ صرف وقت ہی نہیں گزرتا بلکہ گزرتے وقت کے ساتھ ہم خود بھی کہیں بہت دور چلے آتے ہیں اتنی دور کہ اگر چاہیں بھی تو اُن بھولی بسری راہوں پر خود کو تلاش کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

اور اگر خود کو تلاش کر بھی لیا جائے تو انسان کو اپنا آپ اجنبی لگتا ہے۔

یوں جیسے آئینے کے اُس پار ہم نہیں کوئی اور ہو۔۔۔ کوئی ایسا شخص جسے ہم جانتے ہی نہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے ماضی کے اُس اجنبی کو خدا حافظ کہنا ہی پڑتا ہے

وہ گہری سانس بھرتی پلٹ گئی تھی۔

اُسے تیار ہونا تھا، بہت سے کام کرنے تھے، احتشام ملک سے ملنا تھا۔۔ مختیار شاہ سے بھی۔۔

پھر نتائج کا انتظار کرنا تھا, اُسے اب خود کو نہیں ڈھونڈنا تھا۔

تمام سوچوں کو جھٹکتی وہ اپنی تیاری مکمل کرنے لگی

لپ اسٹک لگانے کے ساتھ ساتھ تیزی سے ہاتھ چلاتی وہ احتشام ملک کا نمبر ملا رہی تھی۔

"میں سوچ رہی ہوں پہلے مختیار شاہ سے مل لوں۔۔"

دوسری سے طرف سے کچھ کہا گیا تھا۔

نہیں میں آپ سب سے بعد میں ملونگی پھر نتائج آنے تک آپ سب کے ساتھ ہی رہونگی۔۔ہاں میں " نے اس بارے میں بہت سوچا ہے اور مجھے لگتا ہے ایک بار مل لینے میں کوئی حرج نہیں۔

ٹھیک ہے آپ باقی انتظامات دیکھ لیں۔

"نہیں تین گاڑیاں کافی ہیں مزید رہنے دیں میں زیادہ دور تو نہیں جا رہی

سر ہلا کر فون بند کرنے کے بعد اُسنے ٹشو کی مدد سے لپ اسٹک کے رنگ کو کم کیا۔ پرفیوم چھڑک کر مڑی مگر ڈریسنگ پر موجود کسی چیز نے اُسنے پھر سے پلٹنے پر مجبور کیا۔

گہرے نیلے رنگ کی مخملی ڈبیا جس کے اندر انگھوٹھی تھی وہی انگھوٹھی جو وہ غصے سے ڈریسنگ پر پٹخ چکی تھی۔

پہن لیں گی تو سوالات سے بچ جائیں گی۔ ورنہ پھر یہی انگھوٹھی وائرل ہوتی ہمارے لئے سوالیہ نشان" بن جائے گی۔

"اب اتنی دور آ ہی گئے ہیں تو تھوڑی دور اور ساتھ چل لیتے ہیں

حزام کے الفاظ یاد آنے پر اسنے رِنگ کیس سے انگھوٹھی نکال کر پہنی پھر ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ ڈالے بغیر وہ تیز قدموں سے چلتی باہر نکلی تھی.

☆☆☆☆☆

نیو ایئر نائٹ پر ہر طرف خاصی گہما گہمی تھی۔

اُس کے لاکھ انکار کے باوجود عرشیہ، انوشے اُسے اپنے ساتھ لے آئی تھی۔

فلیٹ سے باہر نکلنے پر یوں معلوم ہوتا تھا جیسے پورا پیرس آج کی رات سلیبریٹ کرنے سڑکوں پر نکل آیا ہو۔

ٹی شرٹ اور جینز کے ہمراہ شارٹ جیکٹ اور مفلر پہنے وہ بغیر کسی خاص تیاری کے باہر نکل آئی تھی جبکہ اُسکی دوستوں نے خوب تیاری کی تھی۔

سنو اُسے بھی بلالو" عرشیہ آئس کپ اُسکی جانب بڑھاتی پھولی سانسوں کے بیچ بولی۔"

اُنہیں ایک ساتھ چلنے میں خاصی دشواری ہو رہی تھی ہجوم کے سبب کبھی شانے سے شانہ ٹکرا جاتا تو کبھی وہ آگے پیچھے ہو جاتیں۔

عرشیہ آئس کریم لینے کے بعد تقریباً دوڑتی ہوئی اُن کے قریب آئی تھی۔

کِسے ؟"پہلا بائٹ لیتی آنکھیں ترچھی کرتی مستفسر ہوئی۔"

"اُس ویٹنری ڈاکٹر کو۔۔۔"

نہیں نہیں اُس چاکلیٹ والے کو"انوشے نے عرشیہ کی تردید کی۔"

وہ دونوں الگ الگ نہیں ایک ہی ہے۔میں اُس کے کلینک گئی تھی پھر وہ مجھے ایفل پر ملا"وہ دائیں" بائیں چلتی اپنی دوستوں کو تفصیلات بتانے لگی۔

ایفل ٹاور پر اُن دونوں کو ایک ساتھ دیکھنے کے بعد وہ اب اُس کے متعلق جاننے کو بے تاب تھیں۔

چاکلیٹ کونسی ملاقات پر دی اُس نے ؟"عرشیہ متجسس ہوئی۔"

"حر نے اُسے گھورا تھا"تم اپنی آئس کریم ختم کرو پگھل رہی ہے

چھوڑو یہ بتاؤ وہ پاکستانی ہے ؟"انوشے نے گردن موڑ کے سوال کیا۔"

" پاکستانی نژاد۔۔۔اُس کے فادر کا تعلق پاکستان سے ہے"

دو ملاقاتوں میں اُس نے تمہیں اتنا سب بتا دیا" عرشیہ کی انویسٹیگیشن شروع ہو چکی تھی۔"

"ہاں بتا دیا"

"کیا وہ سنگل ہے۔۔۔؟"

کیوں تم نے اُس سے شادی کرنی ہے؟" وہ انوشے کو گھورتی ہوئی بولی۔"

سوچنے میں کوئی حرج بھی نہیں۔۔۔ اگر وہ تم میں انٹرسٹڈ نہیں ہے تو میرا ہی تعارف کروا دو۔۔۔ دوست کا بھلا کرو گی تو ساری زندگی دعائیں دونگی تمہیں" وہ بے چارگی سے کہہ رہی تھی۔

دیکھو ذرا اِسے ایسے بول رہی ہے جیسے وہ دنیا کا آخری پیس ہو" عرشیہ نے آنکھیں دکھائی۔"

"کیا حرج ہے اگر مجھے کوئی ڈیسنٹ اور ڈیشنگ بندہ مل جائے۔۔۔ آخر کیا تکلیف ہے تمہیں"

پہلے تم یہ فیصلہ کر لو کہ وہ ڈیسنٹ ہے یا ڈیشنگ۔۔۔" حر کے پوچھنے پر عرشیہ ہنسے لگی تھی۔"

تم صرف میرا مذاق ہی اڑانا کچھ کرنا مت۔ دوستیں کیا کیا نہیں کرتی اور ایک میری فرینڈز ہیں۔

"تم پہلے فرق واضح کرو پھر کچھ سوچتے ہیں"

دیکھو اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ ڈیسنٹ ہے ڈیشنگ ہے یا انوسینٹ۔۔۔ کچھ بھی ہو چلے گا۔

بس اُس رفعت سے جان چھڑوادو میری۔۔۔ جس سے شادی کروانے کے لئے آئے روز میرے پیرینٹز مجھے نئے انداز سے بلیک میل کرتے ہیں۔

اس بار تو حد ہی کر دی مام نے۔۔۔ کہتی ہیں رفعت کے حق میں فیصلہ سناؤ ورنہ جیب خرچ بند کر دیگے تمہارا۔۔۔

میں نے بھی کہہ دیا پیرس میں چندہ جمع کر کے گزارا کر لونگی لیکن اُس رفعت سے شادی نہیں کرونگی۔

ویسے بھی یہاں انوشے کو جانتا ہی کون ہے, آرام سے جیب خرچ نکال لونگی اور پھر اپنا فلیٹ خرید کر باقی کی زندگی گزارووں گی۔

لیکن پھر سوچتی ہوں کہ جب ایک آپشن موجود ہے تو کیا ضرورت ہے اتنی محنت کر کے پیسہ کمانے کی "تم میری ویٹنری ڈاکٹر سے شادی کروادینا پھر اُسی کے فلیٹ میں گزارا کر لونگی

وہ دونوں اُسکی غربت اور بے چارگی پر عش عش کر اُٹھیں۔

کتنے نیک خیالات ہیں اس کے۔۔ عرشیہ محظوظ ہوتی بولی۔"

رفعت سے کیا مسئلہ ہے تمہیں، اچھا خاصا تو ہے۔ تمہیں پسند بھی کرتا ہے" حر ہاتھ صاف کرتی اُس" سے مخاطب تھی۔

مسئلہ اُس میں نہیں اُس کے نام میں ہے۔۔ کس قدر زنانہ نام ہے۔۔۔ وہ بھی میرے دادا پَر دادا کے " زمانے کا۔

اب دیکھو لوگ کیا کہیں گے مسسز رفعت ذرا بات سنیں۔ کہتے ہی اُس نے برا سا منہ منایا

وہ دونوں اُسکی ریجیکشن کی وجہ جان کر ہنس ہنس کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں اور آس پاس سے گزرتے لوگ اُنہیں۔۔

اُن کو ہنستا دیکھ کر انوشے کا مرجھایا چہرہ مزید اترا۔

یہ بات تو ہم نے سوچی ہی نہیں۔۔۔ واقعی بہت برا لگے گا۔"

اور اگر کسی پارٹی یا فنکشن میں کسی نے تم سے کہہ دیا کہ انوشے اپنے ہسبینڈ سے ملواؤ اور وہ چند قدم کے فاصلے پر ہوا تو۔۔۔

عرشیہ کہتے ہی ایک بار پھر سے ہنسے لگی تھی۔

پھر یہ کہے گی رفعت جی ذرا ادھر آئیں اور ساتھ ہی اُسکے نام کی وضاحت بھی دے گی" حر نے اضافہ " کیا۔

میری مانو تو کر لو شادی۔۔۔ آدھی دنیا کنفیوزن کا شکار رہے گی اور تمہاری زندگی رفعت کے نام کی وضاحت دیتے دیتے گزر جائے گی، نہ کوئی لڑائی ہو گی نہ جھگڑا۔

بھاڑ میں گئی وہ رفعت۔۔۔میرا مطلب ہے گیا۔۔اور بھاڑ میں جاؤ تم دونوں "وہ غصے اور سنجیدگی سے " کہتی اُن دونوں سے آگے چلنے لگی۔

انوشے۔۔۔انوشے سنو تو۔۔۔

وہ دونوں ہنسی دباتی ایک بار پھر اُسکے قریب آئیں۔

دیکھو میں اُس سے تمہاری بات کروادیتی مگر۔۔"حر نے دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی۔"

مگر کیا۔۔۔؟"وہ آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتی پوچھ رہی تھی۔"

رفعت تو پھر قابلِ برداشت ہے۔۔تم جانتی ہو جسے تم ڈیشنگ کہہ رہی ہو اُسکا نام کیا ہے۔

کیا ہے۔۔؟

نہیں رہنے دو تمہیں مایوسی ہو گی۔

بتاؤ نہ حر۔۔۔

"اُسکا نام نسیم کھوکر ہے"

واٹ۔۔۔؟اُسنے دہل کر دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔

حر نے بامشکل اپنی ہنسی کنڑول کی۔

اور کیا۔۔۔

لگتا ہے تمہاری قسمت میں کوئی زنانہ نام والا مرد ہی لکھا ہے، میری مانو تو رفعت کے لئے راضی ہو جاؤ" کم از کم اُسکے پاس یہ پلس پوائنٹ تو ہے کہ وہ تمہیں پسند کرتا ہے" عرشیہ نے ترس کھاتے تبصرہ کیا تو وہ رو دینے کو تھی۔

اتنی اچھی لُکس والا بندہ اور نام نسیم کھو کر۔۔۔" وہ سر تھام کر فٹ پاتھ پر بیٹھ گئ۔"

تمہیں یاد ہے عرشیہ کالج میں مِس نسیم ہوا کرتی تھی ہماری اردو کی ٹیچر" آنکھوں میں آنسو لیے وہ" اُسے یاد کروا رہی تھی۔

ہاں ہاں بہت اچھی طرح یاد ہے" وہ ترحم آمیز لہجے میں بولی تھی۔"

انوشے اب با آواز رونے لگی تو وہ دونوں اُسے چپ کروانے کے بجائے اور زور سے ہنسے لگیں۔

☆☆☆☆☆

مختیار شاہ سے ملنے کے بعد اُسنے واپسی کا رُخ کیا۔ آج معمول سے ہٹ کر اُسکے ہمراہ گارڈ اور گاڑیوں کی تعداد زیادہ تھی۔

پچھلے دو دن سے اُسکا اور حزام داؤد کا کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔

سٹریٹ سے باہر نکلنے کے بعد گاڑی مین روڈ پر دوڑنے لگی تھی۔ اُسکی گاڑی کے آگے پیچھے سکیورٹی کی دو گاڑیاں تھی۔

اچانک اُسے غیر معمولی خطرے کا احساس ہوا اُسے لگا جیسے واپسی کے سفر پر کوئی اُسکی گاڑی کو فالو کر رہا ہے۔

اس سے پہلے کہ اُسکے خدشے کی تصدیق ہوتی احتشام ملک کے فون پر وہ سر جھٹکتی یس کا بٹن پریس کر گئ۔

"آپ کب تک آئیں گی؟"

آدھے گھنٹے تک پہنچ جاؤنگی" وہ ارد گرد نگاہ دوڑاتی کہہ رہی تھی۔"

"مختیار شاہ نے کیا کہا؟ کیا بات ہوئی اُس سے"

"وہ ہماری پارٹی میں شمولیت چاہتا ہے کہہ رہا تھا داؤد فیملی کے بہت سے راز ہیں جو ہمیں فائدہ دیں گے"

" پھر آپ نے کیا سوچا؟"

فلحال مختیار شاہ اہم نہیں ہے ہمارے لئے۔۔وہ ہمارا ساتھ صرف اس لئے چاہتا ہے کہ کیونکہ وہ حزام داؤد کی پارٹی چھوڑ کر پچھتا رہا ہے اور زیادہ دیر سیاست سے آؤٹ نہیں رہنا چاہتا."

"اس بارے میں الیکشن کے بعد تفصیلی گفتگو کریں گے۔ آپ مجھے ووٹنگ کی صورتحال بتائیں

"اب تک تو تمام سیٹوں پر ہم ہی آگے ہیں۔اب حتمی نتائج کا انتظار ہے"

ہمم۔۔۔میں کچھ دیر تک آپ سب کو جوائن کرونگی۔ لیکن اگر کسی وجہ سے تاخیر کا شکار ہو جاؤں تو" "بھی الیکشن میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی چاہیئے۔۔یہ چیز آپ خود دیکھیں گے

"جی ایسا ہی ہو گا لیکن آپ یہ سب کیوں کہہ رہی ہیں"

فون رکھتی ہوں احتشام صاحب۔۔۔مجھے لگتا ہے کوئی ہمیں فالو کر رہا۔ آپ کسی سے کچھ مت کہیئے گا۔ سچوئیشن جیسی بھی ہو آپ سب سمبھال لینا

میڈم آپ۔۔۔ہیلو۔۔ہیلو۔۔

ڈرائیور گاڑی کو رائٹ سائیڈ پر ڈالو۔۔۔وہ یکدم قدرے اونچی آواز میں بولی تھی۔

ڈرائیور نے فوراً دائیں جانب کے روڈ پر گاڑی ڈالی۔

اُسے اپنے پیچھے گولیوں کی آواز سنائی دی تھی۔

بروقت گاڑی کی سمت بدلنے پر اُسکی گاڑی محفوظ رہی تھی اور گولیاں اُسکے پیچھے آنے والی سکیورٹی کی گاڑی پر نشان چھوڑنے لگی۔

بدلے میں وہ بھی جوابی فائر کرنے لگے۔

بریک مت لگانا۔۔۔"وہ نیچے جھکتی کہہ رہی تھی۔"

ڈرائیور مسلسل اُسکی ہدایت پر عمل کر رہا تھا۔ مگر کب تک۔۔

اُسکے آدھے زیادہ گارڈز مارے جا چکے تھے دوسرے روڈ پر چلتی اُسکی گاڑی میں ایک گارڈ اور ڈرائیور کے ہمراہ تیسری وہ خود تھی۔

گولیوں کی آواز مدھم ہوئی تھی۔۔کون ختم ہوا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔

اُسنے گاڑی میں فون تلاش کرنے کی کوشش کی جو پہلا فائر ہوتے نا جانے اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر کہاں گرا تھا۔

ڈرائیور اپنا فون دو۔۔۔"اُسنے مزید وقت ضائع کیے بغیر کہا اور جھٹ سے احتشام ملک کا نمبر ڈائل" کرنا چاہا۔

گولیوں کی آواز ایک بار پھر بہت قریب سے سنائی دی تو گارڈ نے شیشہ نیچے کر کے سامنے سے آتی گاڑی کے تین ٹائر پر فائر کیا گاڑی کی رفتار بے ترتیب ہوئی تین چار لوگوں کے ایک ساتھ فائر کرنے پر گولی گارڈ کی کنپٹی پر جا لگی

خون کا فوارا چھوٹا کچھ قطرے حر کے چہرے پر گرے۔

ڈرائیور یکدم حواس بختہ ہوا تو سٹیرنگ پر اُسکی گرفت متزلزل ہوئی۔

وہ چند سیکنڈ کے لئے کچھ بول نہیں سکی تھی نہ اُسے کوئی ہدایت دے سکی۔

پھر سائیں سائیں کرتے روڈ پر فائر کی آواز گونجی ایک اور گولی چلی

ڈرائیور موو۔۔۔اب کے وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

ڈرائیور کو گولی لگی تھی۔

ڈرائیور۔۔۔۔

اُسنے آگے ہو کر اسٹیرنگ سمبھالنا چاہا۔۔پھر ایک اور گولی چلی

.اور پھر اُسکی آواز یکدم گھٹ گئی۔وہ اسٹرنگ کو تھام نہیں سکی تھی

☆☆☆☆☆

میں جانتی تھی تم یہ کر لوگے۔ تمہارے علاوہ کوئی کر ہی نہیں سکتا۔"

مجھے لگتا تھا پاپا آرام سے مان جائیں لیکن اس بار انہوں نے مجھے غلط ثابت کر دیا، اگر تم انہیں قائل نہ کرتے تو وہ کبھی نا مانتے۔

ویسے کیا کہا تھا تم نے؟" وہ لان میں اُسکے ساتھ چلتی ہوئی بے حد پُر جوش تھی بے انتہا خوش۔

کچھ خاص تو نہیں کہا تھا۔ وہ صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں، اس لئے پریشان تھے۔ ورنہ وہ" "تمہاری بات نہیں ٹالتے

وہ پریشان تھے اور تم نے اُنہیں مطمئن کر دیا" آج مسکراہٹ اُسکے لبوں پر چسپاں تھی"

حسیب نے ایک غیر ارادی نگاہ اُسکے چہرے پر ڈالی پھر فوراً ہٹا دی۔

اگر تم میری زندگی میں نہ ہوتے حسیب تو میری زندگی میں مسائل کا ایک انبار ہوتا۔۔۔ میں کیسے" "ٹھیک کرتی سب

میں نہ ہوتا تو کوئی اور ہوتا۔۔۔" وہ مدھم لہجے میں بولا۔"

وہ کوئی بھی ہوتا پر وہ حسیب عالمگیر تو نہیں ہو سکتا تھا ناں۔۔"

"تم میرے واحد بیسٹ فرینڈ ہو۔۔ تمہاری جگہ اور کوئی نہیں لے سکتا

وہ پھیکا سا مسکرایا۔۔

"آج اتنی خوش ہوں اتنی زیادہ کے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی"

"بیان کرنے کی ضرورت نہیں تمہاری مسکراہٹ اور آنکھیں سب بتا رہی ہیں"

تم جانتے ہو جب میں نے محتشم کمال کی بات پاپا سے کی تو ہنس پڑے کہتے جوک آف دی ڈے۔"

لیکن جب میں نے کہا کہ سنجیدہ ہوں تو کہنے لگے میں سمجھا تم جب بھی شادی کی بات کرو گی حسیب کا نام لو گی میں اس کے لئے ذہنی طور پر تیار تھا۔

تم جانتے ہو میں نے پاپا کی اس بات کو کتنا انجوائے کیا تھا۔۔"وہ ہنستی ہوئی بتا رہی تھی۔

وہ چلتے چلتے رکا تھا مزید چلنا دشوار تھا۔

پتہ نہیں پاپا کیا سوچ رہے تھے۔۔کہنے لگے تم دونوں بچپن سے جانتے ہو ایک دوسرے کو حسیب تمہیں ہینڈل کر لے گا۔

اُنکی اس کی بات پر مجھے اور زیادہ ہنسی آئی۔میں نے کہا پاپا! میں کوئی چھوٹی بچی ہوں جسے ہینڈل کیا جائے۔ان ڈیپینڈنٹ ہوں، بڑے بڑے فیشن شو میرے کریڈٹ پر ہیں، اتنے ورکرز میرے انڈر کام کرتے ہیں جنہیں میں بغیر کسی دشواری کے ہینڈل کر لیتی ہوں۔۔۔اور آپ مجھے اب تک بچی سمجھ رہے ہیں۔

پھر کہنے لگے۔۔پروفیشنل لائف اور پرائیویٹ لائف میں بہت فرق ہوتا ہے فریال۔

"میں شروع سے جانتی تھی کہ وہ تم سے بہت امپریس ہیں لیکن اس حد تک ہیں یہ جان کر شاکڈ رہ گئ

وہ ساکت نگاہوں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

کچھ بولو گے نہیں۔۔۔یا تم بھی میری طرح شاکڈ ہو گئے؟"وہ ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ رہی تھی۔"

انکل شاید ٹھیک ہی کہتے ہیں۔ہم کتنے ہی بڑے ہو جائیں، میچور ہو جائیں اور کتنے ہی بہادر کیوں نہ بن" جائیں بعض معاملات میں بچے ہی رہتے ہیں،چاہ کر بھی میچورٹی کا مظاہرہ نہیں کر سکتے،یہ ہمارے اختیار "میں نہیں ہوتا۔۔یہ کسی کے اختیار میں نہیں ہوتا

تم پاپا جیسی باتیں کرتے ہو اس لئے اتنے پسند ہو اُنہیں۔۔۔لیکن میں یہ نہیں مانتی کہ انسان خود کو" ہینڈل نہ کر سکے،جو انسان بڑی بڑی چیزوں کو ہینڈل کر سکتا ہے کیا وہ اپنی ذات کو ایک میچور پرسن کی "طرح ٹریٹ نہیں کر سکتا

اب کے وہ پھیکا سا مسکرایا تھا"اگر ایسا ہے تو پھر تم محتشم کمال کے بارے میں ایک گرون اپ پرسن کی طرح بے ہیو کیوں نہیں کر رہی۔۔تم چاہتی ہو کہ صرف وہی تمہاری زندگی میں شامل ہو۔

"اس بارے میں کہاں گئی تمہاری میچورٹی؟

تم دو الگ چیزوں کو ملا رہے ہو حسیب۔۔۔ میچورٹی یہ نہیں کہتی کہ آپ اپنی سب سے پسندیدہ شے "
"چھوڑ دیں

بعض دفعہ چھوڑنی پڑتی ہیں فریال۔۔"

بعض پسندیدہ چیزیں لاحاصل رہتی ہیں،

وہاں ہم کسی ضدی بچے کی طرح اپنے ضد نہیں منوا سکتے۔ ہمیں گرون اپ کی طرح خاموشی اور صبر کا مظاہرہ کرنا ہی پڑتا ہے۔

جب دل کسی ضدی بچے کی طرح ضد پہ اڑا ہو اور ہم اپنی سب سے محبوب شے کو کھو رہے ہوں وہاں دنیا کے سامنے ڈٹ جانا میچور امیج کو چکنا چور ہونے سے بچانا آسان نہیں ہوتا۔۔۔

ہر چیز کو کھونا اتنا آسان تو نہیں ہوتا

خود کو بڑی تپکیاں دینی پڑی ہیں دلاسے دینے پڑتے ہیں کبھی کبھی ڈپٹ کر چپ کروانا پڑتا ہے تب جا کے آپ کے اندر کا بچہ چپ ہوتا ہے اور ساتھ ہی تاعمر کے لئے خائف بھی۔

" کبھی کبھار سر اُٹھا کر خفگی سے دیکھتا ضرور ہے پر ضد کرنا چھوڑ جاتا ہے

وہ محجوب سا مسکرایا۔

وہ ناسمجھی سے دیکھنے لگی "آج تو تم پاپا سے زیادہ مشکل اور عجیب باتیں کر رہے ہو، پتہ نہیں کیا بولتے جا رہے ہو" وہ مضطرب نگاہوں سے اُسے دیکھتی کہہ رہی تھی۔

خود کو کمپوز کرتا دقت سے ہی سہی لیکن وہ مسکرا دیا۔

حسیب عالمگیر دنیا کا وہ آخری انسان بھی نہیں ہونا چاہتا تھا جس کی وجہ سے فریال اقبال کو ذرا سی بھی پریشانی پہنچتی۔ وہ شاید اسے کھونے کی ہمت تو رکھتا تھا مگر اُسکے چہرے پر اضطراب دیکھنے کی نہیں.

☆☆☆☆☆

"ملک صاحب ہمیں بتائیں کہ اُنہیں گولی کیسے لگی، کیا وہ آپ کو بتا کر گئی تھیں؟ آپ اُن کے ساتھ کیوں نہیں تھے؟

ہسپتال کے باہر میڈیا اور رپوٹرز کا ایک ہجوم تھا جو احتشام ملک کو اندر جانے نہیں دے رہا تھا۔

"میں جانتا تھا وہ کہاں گئی ہیں لیکن اُن کے ساتھ ایسے حادثے کی امید نہیں تھی۔ جہاں تک میڈم کے ساتھ ہونے کی بات تھی اکیلے جانے کا فیصلہ اُنکا خود کا تھا"

"سر ووٹنگ کی گنتی جاری رہے گی یا آپ رکوانا چاہتے ہیں؟"

"الیکشن کے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی، ہم اب بھی نتائج کے منتظر ہیں"

ملک صاحب حر صاحبہ اتنے اہم دن آخر کس سے ملنے گئی تھیں؟"

سر ذرائع کے مطابق وہ مختیار شاہ سے ملنے گئی تھی کیا یہ سچ ہے؟"رپوٹرز کے سوال بڑھتے جارہے تھے۔

اس وقت ہم سب کے لئے حر محتشم کی زندگی زیادہ اہم ہے"احتشام ملک نے ٹالنے کی کوشش کی۔ "

ناظرین ایک بہت افسوس ناک خبر آپ تک پہنچانے جارہے ہیں۔ابھی کچھ دیر پہلے آپ کی ٹیلی ویژن سکرین پر جو مناظر دکھائے جارہے تھے وہ شہر کے سب سے بڑے نجی ہسپتال کے تھے۔

جہاں حر محتشم قاتلانہ حملے کے بعد زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہیں۔

چار گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی اُنہیں ہوش نہیں آیا۔

دوسری جانب حزام داؤد ہسپتال یا کمال فیملی کے ساتھ کہیں دکھائی نہیں دیئے۔

آخر حر محتشم پر یہ حملہ کروایا کس نے؟ حزام داؤد اب تک ہسپتال کیوں نہیں پہنچے؟ الیکشن کے نتائج کیا ہونگے؟ تمام سوالات کے جواب جاننے کے لئے ہمارے ساتھ جڑے رہیئے.

حزام کہاں ہے رئیس؟ اُسے اس وقت وہاں ہونا چاہیئے۔ میڈیا خواہ مخواہ بات کو بڑھاوا دے رہا ہے۔"بہرام داؤد نے سکرین سے نگاہ ہٹاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"تھوڑی دیر پہلے میری اُن سے بات ہوئی تھی، وہ پہنچ رہے ہیں"

"ٹھیک ہے تم گاڑی نکلواؤ ہم ہسپتال جائیں گے"

جی سر" وہ سر کو خم دیتا بولا"

☆☆☆☆☆

صبیح اگر حر کو کچھ ہو گیا تو۔ ہم کیا کریں گے؟" کب سے خاموش بیٹھے صائم نے سرخ ہوتی آنکھوں سے صبیح کی طرف دیکھا۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا، حر ٹھیک ہو جائیں گی۔ تمہیں یاد ہے ایک بار بہت پہلے حر کا ایکسیڈینٹ ہوا" تھا، وہ دو دن بے ہوش رہی تھیں۔ ہم سب کتنا پریشان تھے۔ نانا، حفصہ نانو۔۔۔

لیکن ہم سب کو پریشان کر دینے کے بعد حر کو ہوش آ گیا۔

یہ حر کی پرانی عادت ہے، جب تک سب کو پریشان نہ کر دیں ٹھیک نہیں ہوتی۔

انسان کو بیماری سے پہلے جو چیز ختم کرتی ہے وہ اُسکی وِل پاور ہے۔ اگر اب تک حر کی سانسیں چل رہی ہیں تو کہیں نہ کہیں اس میں اُنکی وِل پاور بھی شامل ہے۔

ہم حر کی کوشش کے ساتھ اپنی دعا شامل کر دیتے ہیں صائم۔۔ وہ بہت جلد ہوش میں آ جائیں گی۔

وہ دنیا کی بیسٹ خالہ ہیں صبیح۔۔۔ لیکن مجھے ساری زندگی اس بات کا افسوس رہے گا کہ اُنکے اتنے مشکل وقت میں اُنکے ساتھ نہیں تھا۔"

اُنہیں کتنی تکلیف ہوئی ہو گی اُنہوں نے کس کس کے بارے میں سوچا ہو گا۔

جب ڈرائیور کو گولی لگی ہو گی تو کیسے انہوں خود کو پروٹیکٹ کرنے کی کوشش کی ہو گی۔ یہ ساری باتیں حر کی تکلیف مجھے سانس لینے نہیں دے رہی۔ اُسکی آنکھوں کی سرخی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

صبیح کے لب کپکپائے تھے۔ اُسنے سختی سے ہونٹ بھینچ لیئے۔

"تم کچھ مت سوچو۔۔ بس دعا کرو صرف دعا"

بعض سوچوں کو جھٹک دینا انسان کے اپنے اختیار میں تھوڑی ہوتا ہے صبیح۔۔۔" وہ بے بسی سے بولا تھا۔

درد کی شدت جتنی زیادہ ہو صائم دعا اُتنی ہی تیزی سے قبولیت کو پہنچتی ہے۔"

"ہم مل کے دعا کرتے ہیں مجھے یقین ہے رد نہیں ہو گی

صائم نے شدتِ ضبط سے سر اثبات میں ہلایا۔ اب کے آنکھیں ہی نہیں چہرہ بھی سرخ ہوا تھا۔

پھر اُن دونوں کی توجہ کوریڈور کے آخری کونے پر حزام داؤد کے راستہ روکنے والے صحافیوں کی جانب مبذول ہوئی۔

وہ اُسے شیشے کا دروازہ پار کرنے نہیں دے رہے تھے۔ گارڈ اُنہیں دور ہونے کا کہتے راستہ بنانے کے لئے ہلکان ہو رہے تھے۔

"سر آپ اب تک کہاں تھے؟ آپ کو تو سب سے پہلے یہاں پہنچنا چاہیئے تھا"

"نو کمنٹ۔۔ہٹ جائیں پلیز"

سر اس واقع کو لے کر بہت سے لوگوں کا اشارہ آپ کی طرف ہے۔ آپ سے قبل مختیار شاہ نے کہا انہیں خدشہ ہے کہ یہ سب آپ نے اور برہان داؤد نے کیا ہے۔ آپ کا حرمحتشم سے نکاح کے پیچھے کا مقصد بھی یہی تھا۔ تاکہ ان کو راستے سے ہٹا سکیں، کیونکہ وہ آپ کے ساتھ کسی قسم کے معاہدے کے لئے تیار نہیں تھی"

واٹ رابش! آپ لوگوں کو دوسروں پر الزام لگانے کے سوا اور کوئی کام نہیں۔۔۔بغیر کسی پروف" کے آپ سب میرا اور برہان کا نام اس میں کیسے گھسیٹ سکتے ہیں۔

مختیار شاہ یا کوئی بھی بدلے کی آڑ میں کچھ بھی کہے گا تو بنا تصدیق خبر نشر کر دیں گے۔

حر پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے، وہاں اُس کے ساتھ گارڈز کے علاوہ کوئی نہیں تھا اور وہ سب موقع پر ہی دم توڑ چکے ہیں، اب جب تک حر کا بیان ریکارڈ نہیں ہو جاتا آپ کیسے کسی پر الزام لگا سکتے ہیں"

"سر سننے میں آیا ہے اس کیس کو ایس پی حدیقہ جہان دیکھ رہی ہیں"

"نو مورڈ سکشن۔۔ حر کے بیان کا انتظار کریں"

وہ غصے سے کہتا آگے بڑھا تو صبیح نے اُسے دیکھ کر تیوری چڑھائی۔

"ہم حر کا خیال بخوبی رکھ سکتے ہیں آپ کے خاندان کو مداخلت کی قطعاً ضرورت نہیں"

وہ اُس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے کھڑی ہوئی تھی۔

صبیح یہاں میڈیا موجود ہے اس لئے تماشہ مت کرو۔ حر کو ہوش آنے دو پھر دیکھ لیں گے انہیں" بھی "صائم نے مداخلت کی۔

حزام کے ابرو کی اُٹھان نے اُسے مزید کچھ کہنے سے روکا تھا۔

آپ اُنہیں مارنا چاہتے ہیں۔۔ اور ہم آپ کو اُن سے ملنے دیں۔۔ اُنہیں دیکھنے دیں" اُسکے آگے بڑھنے پر وہ ایک بار پھر اُسکے راستے میں حائل ہوئی۔

کیا کرو گی تم۔۔۔؟ رکو گی مجھے؟" وہ پہلی بار اُس سے مخاطب ہوا تھا، اُن کے مابین ہونے والی پہلی گفتگو میں تلخی ہی تلخی تھی۔

"بلکل میں آپ کو روکوں گی"

تم مجھے نہیں روک نہیں سکتی۔۔۔ کیونکہ تم یہ حق نہیں رکھتی لیکن بحیثیت شوہر مجھے پورا حق حاصل ہے کہ حر سے کون ملے گا کون نہیں۔۔۔

میں چاہوں تو ابھی سیکیورٹی سے کہہ کر تمہیں یہاں سے باہر نکلوا سکتا ہوں۔۔۔

پر۔۔! اُسنے انگشتِ شہادت صبیح کی جانب کی

"جانتا ہوں تم ایک اچھی بھانجی ہونے کے ناطے حر کے لئے مزید مسائل کھڑے نہیں کرو گی"

آپ مجھے حر کے نام پر دھمکانا بند کریں"

اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ آپ کو حر کا نہیں اپنی سوکالڈ ریپوٹیشن کا خیال ہے۔

"لیکن ایک بات یاد رکھیئے گا اگر حر کو کچھ ہوا تو میں آپ کی زندگی اجیرن کر دو گی۔

حزام نے آنکھیں چندھی کیے اُسے گھورا تھا۔

رئیس۔۔۔" پھر گردن کو خم دیئے بغیر رئیس کو پکارا جو چند قدم کے فاصلے پر موجود تھا۔"

"جی۔۔۔"

"یہ لڑکی یہاں دکھائی نہ دے مجھے۔۔۔۔"

صبیح نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔ صائم پریشان ہوتا قریب آیا تو حزام نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے روکا تھا۔

مزید بحث نہیں چاہتا۔۔۔ اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو تم بھی اس کے ساتھ جاسکتے ہو۔

اپنی کہتا وہ آگے بڑھا تھا۔

"احتشام انکل کو آنے دو پھر دیکھتی ہوں کیسے روکتے ہیں مجھے"

آپ خود چلیں گی یا۔۔۔۔" رئیس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔"

ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ورنہ ہاتھ تڑوادونگی تمہارے۔"

صائم تم یہیں رہنا، حر کو بلکل اکیلا مت چھوڑنا، جب تک احتشام انکل نہیں آجاتے۔

اور جو کچھ ہوا حفصہ نانو کو بتانے کی ضرورت نہیں، بہت مشکل سے گھر بھیجا ہے اُنہیں۔ میں اُنہیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی"

پر صبیح تم۔۔۔

میں ہاسپیٹل کے باہر ہوں، نیچے لان میں تم حر کو اکیلا نہیں چھوڑنا۔۔" وہ نمی اندر اُتارتی متفکر سی کہہ رہی تھی۔

.صائم کا سر اثبات میں ہلا تھا

☆☆☆☆☆

"تمام پولنگ اسٹیشن میں ووٹوں کی گنتی مکمل حر محتشم نے بھاری اکثریت سے الیکشن جیتنے میں کامیاب" ہیڈلائن پڑھتے بہرام داؤد جتنے پُرسکون دکھائی دیتے تھے۔ برہان داؤد اُسکے برعکس خاصے مشتعل تھے۔

اپنی بہو کی جیت کب سلیبریٹ کر رہے ہیں؟" برہان داؤد دبے دبے غصے میں چلائے۔"

"اُس کے ہوش میں آتے ہی۔۔۔"

کیا چل رہا ہے آپ کے دماغ میں۔۔؟" برہان نے اب کے اطمینان سے پوچھا تھا۔

کچھ بھی نہیں" بہرام داؤد کے سیدھے سے جواب پر برہان نے ابرو اُچکائے"

"آپ اس قدر پُرسکون بِلاوجہ نہیں ہوسکتے۔۔"

"تمہیں لگتا ہے اس اطمینان کے پیچھے کوئی وجہ ہے؟"

"بلکل۔۔۔"

اس بار تم غلط ہو برہان۔۔۔ میں واقعی حر کی کامیابی پر خوش ہوں۔ سیاست بھتیجا کرے یا"

"بہو بات تو ایک ہی ہے

میں سمجھا نہیں" اُسنے دونوں ابرو اُچکائے۔"

حر کا حزام سے نکاح ہوتا یا نہ ہوتا شکست ہمارے حصے میں آنی ہی تھی۔ لیکن اس نکاح سے ہمیں"
"ایک فائدہ ہوا ہے اور وہ یہ کرسی کسی دوسرے کے پاس نہیں ہمارے ہی حصے میں آئی ہے

آپ کو لگتا ہے وہ لڑکی آپ کی سیاست پر چلے گی؟ یا پھر اس رشتے کو بہت آگے لے کر جائیں گی؟ خوش فہمی ہے آپ کی۔۔۔

آپ اپنی ہار تسلیم کر لیں بابا صاحب۔۔ مان لیں کہ آپ سیاست میں حر سے دو قدم پیچھے رہ گئے ہیں۔

اور اب جو اُس پر حملہ ہوا میڈیا اور مخالفین جس طرح حزام کا نام بیچ میں گھسیٹ رہے ہیں اُس کے بعد
"تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اس رشتے کو ذرہ برابر بھی اہمیت دے گی

نام تو تمہارا بھی لیا گیا ہے برہان۔۔۔ لیکن اس سے کیا ہوتا ہے۔۔۔ کیا تم قاتل ثابت ہو جاتے ہو؟ وہ اُسکی بات پر محظوظ ہوئے تھے۔

اور جہاں تک بات اس رشتے کی ہے تو اتنا آسان ہے سب ختم کرنا۔۔وقت لگتا ہے میرے بچے۔۔۔

حرا اتنی احمق نہیں کہ چند دن پہلے ہونے والے نکاح کو اتنی جلدی ختم کر کے میڈیا کو خود پر انگلی اُٹھانے کا موقع دے۔

"اور اگر وہ زندہ ہی نہ رہی تو۔۔؟"

ڈاکٹر سے بات ہوئی تھی میری۔ گولی اُسکی گردن پر نہیں بازو پہ لگی ہے، گولی نکالنے کے لئے اپریشن میں کافی وقت لگا ڈاکٹر کے انجیکشن کے دینے کے باوجود بھی وہ نیم بے ہوشی میں تکلیف کی شدت سے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی اس لئے ڈاکٹرز نے اُسے اینستھیزیا کی ہائی ڈوز دی تب جا کے مکمل طور پر بے ہوش ہوئی ہے۔اب اثر ختم ہونے میں کم از کم چوبیس پچیس گھنٹے لگے گے.

"جیسے ہی وہ ہوش میں آئے تم میڈیا کو بتا دو کہ ایک ہفتے بعد پیرس میں حرا اور حزام کا ریسیپشن ہے

"حزام ریسپشن سے متعلق جانتا ہے؟"

"جب سب کو پتہ چلے گا تو وہ بھی جان جائے گا"

اور حر۔۔۔؟"برہان نے بہرام داؤد کا چہرہ دیکھا جو ہر قسم کے تاثر سے پاک تھا۔"

پھر وہی سوال۔۔۔

سیاست کا آغاز ہے۔وہ جتنا بھی پھڑ پھڑا لے فلوقت اُسکے پاؤں بندھے ہیں تو کیوں نہ ہم موقع سے فائدہ اُٹھائیں"

کتنی فیئر سیاست کی ہے اس بار آپ نے۔۔۔کچھ کیا بھی نہیں اور سب کچھ ہو بھی گیا" برہان داؤد" متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکے تھے۔

اسی کو تو سیاست کہتے ہیں۔۔اپنے دشمنوں کو آمنے سامنے لے آؤ اور پھر دیکھ لو۔۔۔کچھ کرنا نہیں پڑتا سب خود ہی ہو جاتا ہے۔

اب تک جو کچھ بھی ہوا ہے بظاہر ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی لیکن ہر چیز ہمارے فائدے میں ہی رہی ہے"

"فائدے میں تھی نہیں آپ نے حالات کو اپنے مطابق ڈھال کر فائدہ حاصل کیا ہے"

.اتنا حق تو بنتا ہے ناں ہمارا" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے"

☆☆☆☆☆

رات مشکل سے ہی سہی لیکن تمام ہوئی تھی۔

صبیح نے گزشتہ رات ہسپتال کے باہر بنے بینچ پر بیٹھ کر گزاری تھی۔صائم کے لاکھ سمجھانے پر بھی وہ گھر واپس نہیں گئی تھی۔بلکہ وقتاً فوقتاً نرس سے حر کی بابت دریافت کرتی رہی تھی۔

صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے ہی تھکاوٹ اور پریشانی کے باعث دکھتے سر کو بینچ پر ٹکایا تو کچھ دیر کے لئے اُسکی آنکھ لگ گئ مگر دھوپ کی طمازت نے اُسے گہری نیند میں جانے نہیں دیا تھا۔

دھوپ کی تپش کے باعث اُسنے آنکھیں کھول دی نگاہ پارکنگ میں گاڑی سے اُترتے جاذب پر گئ تو اُسکا سویا ہوا غصہ ایک بار پھر سے بیدار ہوا۔

"میں حر کے پاس نہیں جاسکتی۔۔۔ لیکن قاتلوں کا یہ پورا خاندان حر کے ارد گرد منڈلا تا رہے"

تنفر سے کہتی وہ جھٹکے سے اُٹھی اور کچھ فاصلے پر کھڑی ہوتی جاذب کو پکارنے لگی جو ہسپتال کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"اوئے تم اندر کہاں جارہے ہو۔۔۔"

اُسنے گلاسسز اُتار کر قریب آتی صبیح کو دیکھا پھر منہ بناتا آگے بڑھنے لگا۔

میں تم سے بات کر رہی ہو۔۔۔ تم حر سے نہیں مل سکتے۔۔ تم اندر نہیں جاسکتے "وہ تیز تیز قدم اُٹھاتی" اُسکے راہ میں حائل ہوئی۔

"اوہٹو آگے سے خالہ کی بھانجی! تم ہو کون مجھے روکنے والی"

اور تم کون ہو جو یہاں حر سے ملنے چلے آئے۔ میں تمہیں اندر نہیں جانے دونگی۔ پہلے ہی تمہارا قاتل چاچو اندر ہے اور میرا داخلہ بند کر کے مجھے باہر نکلوا دیا اُسنے۔۔۔

"اگر میں اندر نہیں جاسکتی تو تم بھی نہیں جاسکتے

"خبر دار جو حزام چاچو کے متعلق کچھ کہا تو۔۔"

کہو نگی گی ایک بار نہیں بار بار کہو نگی۔۔۔ تم سب قاتل ہو۔۔ تمہارے دادا تمہارا باپ اور تمہارے" "چاچو۔۔۔ سب کے سب قاتل ہیں، جو انسانی جان کو کِھلونا سمجھ کر کھیل رہے ہیں

قاتل ہم نہیں قاتل تم ہو۔۔ قتل تو تمہارے نانا نے کروایا۔ یہ تو ہماری شرافت ہے کہ اب تک" "خاموش ہیں

"میرے نانا کا نام مت لو۔ اپنے خاندان کا گناہ میرے نانا کے سر مت ڈالو"

اب اگر تم نے ایک اور دفعہ بھی میرے خاندان کو قاتل کہا تو تمہارا قتل میں خود اپنے ہاتھ سے" "کرو نگا۔۔۔

تم کر سکتے ہو۔ تمہارے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں، قاتل خاندان سے تعلق ہے تو خون کا اثر ہو گا" ہی۔۔۔ "اُسنے دانستہ قاتل خاندان کے الفاظ استعمال کئے

" میں تمہیں۔۔۔۔"

جاذب سر یہ کیا کر رہے ہیں "غصے سے آگے بڑھتے جاذب کو رئیس نے دبوچا تھا۔"

"چھوڑ دیں رئیس مجھے۔۔ آج بتانے دیں اس لڑکی کو دن دھاڑے قتل ہوتے کیسے ہیں"

تم کیا بتاؤ گے مجھے بہت اچھی طرح جانتی ہوں تمہیں۔۔۔ دن دھاڑے کیا تم تو ایک ہی دن میں قتل" "کر کے سارے ثبوت بھی مٹا دیتے ہو

"چھوڑیں مجھے میں زبان کھینچ لونگا اسکی"

آپ جائیں یہاں سے پلیز" رئیس نے اُسے دور ہونے کو کہا۔"

کیوں جاؤں۔۔؟ اب تم مجھے ہسپتال سے باہر نکلواؤ گے۔ ایک انچ نہیں ہلونگی میں یہاں سے ایک انچ" "سمجھے تم

کیا ہو رہا ہے یہاں؟" احتشام ملک جنہوں نے دور سے ہی جاذب اور صبیح کو لڑتے دیکھ لیا تھا گاڑی" کے رکتے ہی دوڑے ہوئے اُس طرف آئے۔

میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی انکل! ان لوگوں نے مجھے حر کے پاس رہنے نہیں دیا بلکہ باہر نکلوا دیا۔ مجھے ابھی اسی وقت حر کے پاس جانا ہے۔۔

انکل پلیز مجھے حر کے پاس لے چلیں پلیز۔۔

احتشام ملک کو دیکھتے ہی وہ جاذب کو فراموش کرتی بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگی۔

احتشام ملک نے بے قابو ہوتے جاذب کو قابو کرتے رئیس پر غصیلی نگاہ ڈالی۔

آپ چلیں میرے ساتھ" احتشام ملک اُسے ساتھ لئے اندر کی جانب بڑھنے لگے"

.جبکہ جاذب صبیح کی ٹون کے بدل جانے پر ہکا بکا رہ گیا

کتنی مکار ہے یہ لڑکی۔۔۔" ایک جھٹکے سے بازو چھڑاتا وہ رئیس سے مخاطب تھا۔"

آپ کو جگھڑا نہیں کرنا چاہیئے تھا، شکر کریں کہ صبح کا وقت تھا تو بچت ہو گئ ورنہ یہ میڈیا کہاں جان چھوڑتا ہے ہماری"

جاذب نے گردن کو جھٹکا دے کر کالر درست کیا۔

"اسے تو دیکھ لونگا"

☆☆☆☆☆

حسیب آیا؟" پارلر سے گاڑی کی طرف جاتی وہ ایک بار پھر پوچھ رہی تھی۔"

ناجیہ کا سر نفی میں ہلا تھا۔

"تم نے اُسے فون کیا بات ہوئی تمہاری؟"

کتنی بار ٹرائی کیا لیکن نمبر بند ہے, ہو سکتا ہے کوئی ضروری کام ہو" وہ اُسکے برائیڈل ڈریس کو سیٹ" کرتی اُسکے ہمراہ گاڑی میں سوار ہوتی بتانے لگی۔

"ناجیہ کتنا بھی ضروری کام ہو وہ میری شادی کا فنکشن مس نہیں کر سکتا"

"تم کیوں اتنا سوچ ہو رہی ہو آجائے گا"

ہمم وہ سر ہلا گئی۔

☆☆☆

"تم کہاں ہو؟ آج میں اور ممی تمہارے گھر آئے تھے سر وینٹ نے بتایا تم گھر پر نہیں مُلک سے باہر ہو"

ایک میٹنگ تھی اُسی کے لئے آنا پڑا کافی عرصے سے ملتوی ہو رہی تھی کبھی اُنکی طرف سے کبھی میری" "طرف سے

تمہاری میٹنگ میری شادی اٹینڈ کرنے سے زیادہ ضروری تھی۔ یہاں سب تھے ایک تم نہیں" "تھے۔ ممی پاپا بار بار پوچھ رہے تھے بلکہ سب پوچھ رہے تھے

"ضروری نہ ہوتی تو کینسل کر دیتا فریال"

واپس کب آرہے ہو؟" وہ غصے سے پوچھ رہی تھی"

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ویسے بھی ماں کے جانے کے بعد اب وہاں دل نہیں لگتا میرا"

اس بات کا ادراک تمہیں آٹھ ماہ بعد ہو رہا ہے۔ پچھلے آٹھ ماہ سے بھی تم یہاں اکیلے رہ رہے"
"ہو۔ وہاں تو اور بھی اکیلے ہو گے تم۔۔ یہاں میں ہوں، ممی ہیں، ناجیہ، شعیب اور باقی فرینڈز بھی ہیں

"ہمم"

"ہمم کیا؟ بتاؤ مجھے واپس کب آؤ گے؟"

"جب دل سمبھل جائے گا" وہ کہنا چاہتا مگر اُسنے کہا کچھ اور تھا "جب کام ختم ہو جائے گا تو آ جاؤنگا"

تم جلدی اپنا کام ختم کرو اور واپس آؤ۔۔ پھر میں کوئی بہت اچھی سی لڑکی دیکھ کر تمہاری شادی"
"کرواؤں گی ممی اور ناجیہ بھی یہی کہہ رہی ہیں

تمہیں ناجیہ اور شعیب کو اپنی اپنی شادی کے بعد سے میری فکر کیوں ستانے لگی۔ کیا تم تینوں کو میرا"
سکون برا لگ رہا ہے" وہ خائف ہوا تھا۔

میں کچھ بھی سننا نہیں چاہتی۔ ایک تو تم نے میری شادی کا ایوینٹ مس کر دیا اُس کے بعد اب تم مجھ"
"سے بحث کر رہے ہو

تم سے بحث کر بھی لوں تو جیت نہیں سکتا" وہ مبہم سا مسکرایا"

فلحال میری شادی کا خیال ذہن سے نکال دو اور آنٹی کو بھی منع کر دو میں اس وقت ذہنی طور پر تیار" "نہیں ہوں

"جب اچھی لڑکی سامنے ہو گی تو ذہنی طور پر بھی تیار ہو جاؤ گے"

فریال اس بات کو ابھی یہی ختم کر دیتے ہی، جب واپس آو نگا تب دیکھ لیں گے۔"

"مجھے اپنے بارے میں بتاؤ کیسی گزر رہی ہے اور کمال کیسا ہے

ابھی تو چند دن ہی گزرے ہیں زیادہ تر وقت حفصہ اور حریم کے ساتھ گزرتا ہے میرا۔"

مجھے لگا تھا حریم میرے لئے ٹف ثابت ہو گی لیکن ایسا بلکل نہیں ہے وہ سلجھی ہوئی بچی ہے، حفصہ نے بہت اچھی طرح سمبھالا ہے اُسے۔

کبھی کبھی میں اُسے دیکھ کر بہت حیران ہوتی ہوں وہ محض دس برس میں سو برس جیسے پرسن کی طرح بی ہیو کرتی ہے، اتنی کَام اتنی اینو سینٹ ہے، باتوں کو سمجھتی ہے، ہر کام اپنے وقت پر کرتی ہے۔ محتشم "کی طرح بہت آرگنائزڈ ہے

"یعنی تم خوش ہو؟"

"ہاں اب تک تو ایسا ہی ہے"

"مجھے جان کر خوشی ہوئی فریال کہ تم مطمئن ہو"

"میں تمہیں بھی خوش اور مطمئن دیکھنا چاہتی ہوں حسیب۔۔بس تم جلدی واپس آجاؤ"

میں فون رکھ رہا ہوں فریال" فریال کو پھر سے اُسی موضوع پر پلٹتا دیکھ کر وہ رابطہ منقطع کرنے کے" .لئے پَر تولنے لگا

☆☆☆☆☆

شام پانچ بجے کے قریب اُسے ہوش آیا تھا۔ فریال، حفصہ، صبیح، صائم سب وہاں موجود تھے۔

مگر ڈاکٹر نے فوری طور کسی کو اُس سے ملنے کی اجازت نہیں دی تھی۔

اُسکے ہوش میں آنے کی خبر سنتے ہی میڈیا نے اور دیگر ممبران نے اُسکی جلد صحت یابی کے ہمراہ الیکشن جیت جانے پر مبارکباد دی تھی۔

ڈاکٹر کے لاکھ سمجھانے پر بھی وہ احتشام ملک سے ملنے پر بضد تھی۔

ڈاکٹر پلیز ملک صاحب کو بلا دیں" نقاہت زدہ لہجے میں اُسکے بار بار دہرانے پر ڈاکٹر نے تنگ آکر" احتشام ملک کو پانچ منٹ کے لئے ملنے کی اجازت دی تھی۔

کیسی ہیں آپ؟" تین دن اور دو راتوں میں وہ مرجھا سی گئی تھی۔"

احتشام کی آواز پر اُسنے بھاری ہوتی آنکھیں بامشکل وا کیں

ڈرائیور۔۔۔ڈرائیور ٹھیک ہے" نیم وا آنکھوں سے اُنہیں دیکھتی وہ حادثے کے دوران اپنے ہمراہ" لوگوں کی خیریت پوچھ رہی تھی۔

"احتشام ملک نے نفی میں سر ہلایا"

حر کو اپنی سانس اُکھڑتی ہوئی محسوس

"اور گارڈ۔۔۔؟"

اُنکا کا سر ایک بار پھر نفی میں ہلا تھا۔

آپ کے ساتھ جتنے بھی گارڈ تھے اُن میں سے ایک زندہ ہے مگر وہ بھی بہت زیادہ زخمی ہے، ٹریٹمٹ چل رہا ہے اسکا بچنے کی کوئی خاص امید نہیں

تمام منظر ایک بار پھر اُسکی نگاہوں میں گردش کرنے لگا۔اُسکی آنکھیں جلنے لگی تھی۔"

مبارک ہو آپ کو ہم جیت گئے ہیں" احتشام ملک نے توقف کے بعد کہا تھا۔"

پولیس آپ کا بیان ریکارڈ کرنا چاہتی ہے۔اگر آپ کو کسی پر شک ہے یا کچھ اور تو۔۔۔

وہ اُسکے تاثرات دیکھنے کی غرض سے خاموش ہوئے مگر اُسکا چہرہ بے تاثر تھا۔

میڈیا نے آپ پر حملے کے بعد حزام داؤد اور برہان کا نام اُچھالا ہے۔ وہ آئے تھے یہاں, میڈیا کے سوالوں پر کہنے لگے کہ آپ کو ہوش میں آنے دیا جائے اُسکے بعد آپ کا بیان ریکارڈ ہو گا۔

اُسکی پتلیاں ساکت تھیں وہ بس خاموشی سے اُنہیں سن رہی تھی۔

آپ کہیں تو پولیس اہلکار کو اندر بھیج دوں؟" احتشام ملک پوچھ رہے تھے۔

"حزام داؤد کہاں ہے؟"

"وہ کل رات چند گھنٹوں کے لئے آئے پھر چلے گئے"

میں پولیس کو۔۔۔"

حزام داؤد سے کہیں میں اُس سے ملنا چاہتی ہوں" نقاہت کے باوجود بھی اُسکی آواز کا رعب برقرار تھا"

مگر بیان سے پہلے پولیس راضی نہیں ہو گی۔ میرے اندر آنے پر مجھ سے بھی سوال کر رہے تھے" جب ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ خود ملنا چاہتی ہیں تب جا کے خاموش ہوئے" احتشام ملک نے اُسے موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا۔

کیا پولیس حزام داؤد کو روک سکتی ہے۔۔۔؟" وہ ایک ہی جملے میں احتشام ملک کو سب کچھ سمجھا گئی" تھی۔

"احتشام ملک کا سر نفی میں ہلا تھا"ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں

☆☆☆☆

سنا ہے کوئی شدت سے میرا منتظر تھا"حر نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا"

ڈرپ میں انجیکشن کا اضافہ کرتی نرس کے ہاتھوں میں لرزش ہوئی تھی۔

وہ سکرین پر جیسا دکھائی دیتا تھا اُسکی شخصیت اُسے کہیں زیادہ جاندار تھی۔ آواز میں ایک دبدبہ سا تھا جو پل بھر کے لئے سماع کو خوف میں مبتلا کر دیتا۔

حر نے نرس کو جانے کا اشارہ کیا

"یقیناً مجھے زندہ دیکھ کر آپ کو کوئی خاص خوشی تو نہیں ہوئی ہو گی؟"

ذرا سی بھی نہیں۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتا جیبوں میں ہاتھ ڈالے مستحکم چال چلتا قریب آیا۔"

آپ مر جاتیں میں آزاد ہو جاتا۔۔۔ آپ سے اور آپ کی بلی سے میری جان چُھوٹ"
جاتی۔۔پر۔۔چچ۔۔۔

اُسنے افسوس ظاہر کیا

"اس بار بہت خوش قسمت ثابت ہوئی ہیں آپ اور آپ کا دشمن۔۔۔بد قسمت۔۔

بڑی ہمدردی محسوس ہو رہی ہو گی ناں آپ کو میرے دشمن سے؟" وہ اُسکی آنکھیں میں آنکھیں ڈالتی پوچھ رہی تھی۔

"ظاہر ہے دشمن کا دشمن تو دوست ہوتا ہے۔ لیکن یہ جان کر خوشی ہوئی کہ میری دشمن کے مجھ سے بھی بڑے دشمن ہیں

"بڑی ڈیمانڈ ہے حرمحتشم صاحبہ آپ کی۔۔۔ ہر شخص آپ سے جان چھڑوانے پر تُلا ہے

مگر سرِ فہرست تو آپ ہی ہیں۔۔" اُسنے طنزیہ ابرو اُچکائے۔"

"بسترِ مرگ پر ہیں مگر انداز کا تیکھا پن وہی کا وہی"

حوصلہ رکھیں حزام داؤد اتنی جلدی تھوڑی چھوڑ کے جاؤنگی آپ کو۔۔ ممکن ہے اس دیارِ فانی سے" آپ مجھ سے پہلے رخصت ہوں۔۔۔" مسلسل بولنے کی وجہ اُسکے خشک لب مزید خشک ہوئے زبان تالو سے چپکنے لگی۔

آپ کی خواہش کہیں ادھوری نہ رہ جائے۔۔ ایسا ہوا تو اچھا نہیں لگے گا مجھے" کہتے ہوئے وہ ذرا سا جھکا" اور پیالے میں رکھے چمچ میں پانی لے کر حر کے لبوں سے لگانا چاہا۔

آبِ حیات ہوتا تب بھی آپ کے ہاتھ سے نہ پیتی۔۔" اُسنے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔"

حزام نے کندھے اُچکاتے چمچ واپس پانی سے پُر پیالے میں رکھا اور بولا "سوچ لیں!۔۔ گولی سے بچی ہیں کہیں پانی کی پیاس سے نہ مر جائیں"

"آپ کی حسرت پر مجھے ایک شعر بڑی شدت سے یاد آرہا ہے گراں نہ گزرے تو سنا دوں؟"

سنا دیں۔۔ کہتے ہیں مرنے والے کی آخری خواہش کا احترام کرنا چاہیئے ہو سکتا ہے یہی آپ کی آخری خواہش ہو۔۔" وہ مسکراہٹ اُچھالتا بولا۔

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن"

"دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

آپ کی زندگی کے جو بچے کھُچے دن ہیں نا۔۔ میری موت کی آرزو اور انتظار میں ہی تمام ہونگے۔

حزام کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

کیا ہوا؟؟ چلیں چھوڑیں۔۔۔"

ہاں یاد آیا".. وہ یکدم پیشانی پر ہاتھ مارتی بولی "ہر کوئی مبارک باد دے رہا ہے آپ مبارک باد نہیں دیں گے مجھے"

حزام نے آنکھیں چندھی کر کے اُسکی جانب دیکھا تھا

وزیر اعظم بننے کی۔۔۔؟" وہ اُسکی نگاہوں کا مفہوم سمجھتی بولی"

لگتا ہے آپ بلکل ٹھیک ہیں۔۔ اتنی تیزی سے زبان جو چل رہی ہے اس لئے بہتر ہے پہلے بیان ریکارڈ" کروالیں" وہ غصے سے کہتا باہر نکلا

پھر دروازے بند کر کے نرس کو اشارہ کیا جو پہلے سے ہی اُسکے باہر آنے کی منتظر تھی

"اُسکے بلانے پر فوراً آگے بڑھی" یس سر

پیشنٹ کو پانی پلا دیں۔۔۔" بغیر گردن ہلائے کہتا آگے بڑھا اور ساتھ ہی آنکھوں سے رئیس کو اشارہ" .کیا تو اُسنے سینے پر ہاتھ رکھ کے سر کو خم دیا

☆☆☆☆

حر مجھے یہ چاچا بھتیجا ذرا بھی پسند نہیں۔۔ میرا دل چاہتا ہے ان دونوں کو شوٹ کر دوں" صبیح کا غصہ کم" نہیں ہو رہا تھا۔

امم ہمم۔۔۔ گرم گرم سوپ کے باعث اُسکے ہونٹ جلے تو ٹشو سے منہ صاف کرتی بولی"

دل تو میرا بھی یہی چاہتا ہے مگر اُنکا غصہ مجھ پر مت اُتارو" اُسکا اشارہ سوپ کی طرف تھا جسے وہ حر کو" پلاتی اُن دونوں پر برہم ہو رہی تھی۔

اوسوری۔۔"وہ ہاتھ روک کر سوپ باؤل میں چمچ ہلاتی اُسے ٹھنڈا کرنے لگی۔"

ویسے کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔؟"وہ اُسکی طرف دیکھتی پوچھ رہی تھی۔"

"کہہ رہے تھے میں پورا رائٹ رکھتا ہوں کہ حر سے کون ملے گا کون نہیں۔۔شوہر بننے کا زیادہ ہی شوق ہو رہا ہے اُنہیں۔

اور کیا آپ جانتی ہیں اس کیس میں حدیقہ جہان کو حزام داؤد کے کہنے پر ہی انوالوڈ کیا گیا ہے۔احتشام انکل بتا رہے تھے۔

ویسے میں نے بھی دیکھا دونوں کے درمیان اچھی خاصی فرینکنس تھی۔جب آپ بے ہوش تھیں تو وہ خود یہاں آئی تھی حزام داؤد سے بات چیت کے بعد آفیسر کو کوئی ہدایت کرتی چلی گئی"

اچھا۔۔۔"وہ حیرت سے بولی۔"

پر آپ نے یہ کیوں کہا کہ فلحال کسی پر شک نہیں۔۔حزام داؤد کا نام کیوں نہیں لیا آپ نے۔۔"

"کہیں آپ کو اپنے اُس چار دن پرانے شوہر سے ہمدردی تو نہیں ہو رہی۔۔۔

"ہمدردی!۔۔وہ بھی حزام سے۔۔۔سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

"پھر ایسا کیوں کیا آپ نے۔۔"

"صبیح کیا تم اس سیاست سے خود کو دور نہیں رکھ سکتی۔ بہتر ہے تم ان معملات میں نہ پڑو"

"کیوں نہ پڑوں۔۔؟ اُسنے ابرو اُچکائے "کیا آپ نے میری بات مانی تھی۔۔۔؟ میں نے بھی تو آپ سے یہی سب کہا تھا"

صبیح۔۔۔ "اُسنے سانس کھینچتے خفگی سے پکارا۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے! نہیں کرتی مداخلت۔۔ لیکن آپ اُس چھوٹے پیس کو سمجھا دیں بات بات میں مجھ سے اُلجھنا چھوڑ دے۔۔ بلکہ بہتر ہو گا وہ مجھے نظر آنا بند ہو جائے"

"تم بھی خود پر تھوڑا کنٹرول رکھو۔۔ اب تمہاری خاطر اُسے جِلاوطن کرنے سے تو رہے"

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی دونوں کی نگاہ اندر داخل ہوتے جاذب پر پڑی جو ہاتھ میں بُکے لئے حر کی طرف دیکھتا مسکراتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔

صبیح نے منہ بسورا تو حر نے آنکھیں دکھائیں۔

ویلکم بیک۔۔۔ یہ آپ کے لئے "اُسنے پھول حر کی طرف بڑھائے۔"

"تھینک یو جاذب! تھوڑے بہت ایٹی کیٹس اپنے چاچو کو بھی سیکھا دو۔۔ پھول بیمار لوگوں کی صحت پر اچھا اثر ڈالتے ہیں" وہ پھولوں پر ہاتھ پھیرتی کہہ رہی تھی۔

"تو کیا وہ خالی ہاتھ آئے تھے"

"بلکل۔۔۔"

پتہ نہیں چاچو کب بڑے ہونگے۔۔"اُسنے افسوس سے کہا۔"

پھول لانے کے لئے انہوں نے اپنا اسسٹنٹ جو رکھا ہوا ہے خود تو وہ یہاں دوسروں کو باہر نکالنے اور" رعب جھاڑنے آتے ہیں" صبیح کہے بنا رہ نہیں سکی تھی۔

"اوِسک لیڈی! اسسٹنت کسے کہا؟"

جو اس وقت ہمارے سامنے کھڑا اسسٹنٹ کے فرائض سر انجام دے رہا ہے اُسے "وہ دونوں حر کو" بھلائے ایک بار پھر اپنی اپنی بھڑاس نکالنے لگے۔

تم دونوں چلے جاؤ یہاں سے۔۔"حر دُکھتے سر کو تھامتی بولی۔"

پر سوپ۔۔" صبیح نے ٹھنڈے ہوتے سوپ کو دیکھا۔"

"تم رہنے دو میں خود پی لونگی"

حر کے کہنے پر وہ باؤل رکھتی کھڑی ہوئی

پر میں تو آپ کی عیادت کے لئے آیا تھا" جاذب نے آنے کا مقصد بیان کیا۔"

"شکریہ میں ٹھیک ہوں اب تم جاؤ اور باہر جا کے لڑو"

اُن دونوں نے حر کو بے چارگی سے دیکھا

جاؤ۔۔۔"اُسنے رعایت نہیں دی تھی"

.دونوں نے ایک دوسرے کو غصے سے دیکھا اور آگے پیچھے چلتے باہر نکل گئے

☆☆☆☆

میں آجاؤں؟

"فریال نے سر اُٹھا کر دیکھا" آجاؤ۔۔۔یقیناً ممی نے بلایا ہو گا تمہیں

ہاں انہوں بھی کہا تھا لیکن صرف اُنکے کہنے پر نہیں آیا بہت دن ہو گئے تھے آنٹی انکل اور تم سے ملے اس لئے آج آنا ہی تھا۔

آفس سے سیدھا آرہا ہوں سوچا تھا آج ڈنر تم سب کے ساتھ کرونگا مگر آنٹی ہیں نہیں اور تم تو کبھی پوچھتی ہی نہیں۔۔۔

میں تمہارے لئے کھانا لگوا دیتی ہوں" وہ سنجیدگی سے کہتی پاؤں میں جوتی پہنے لگی۔"

"پہلے یہ بتاؤ چہرے پر بارہ کیوں بجے ہیں؟"

"وہ ایک بار پھر بیڈ پر ڈھے گئ۔ آنکھوں میں نمی تیرنے لگی

کیا ہوا ہے فریال؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟

کسی اور کی کیا ضرورے ممی ہی کافی ہیں" آنسو لُڑھک کر گال پر پھسلنے لگے۔"

جب سے واپس آئی ہوں تب سے خفا رہتی ہیں۔ بات کر بھی لیں تو ایسے بولتی ہیں جیسے سارا قصور میرا "ہو۔ لیکن آج تو انہوں حد ہی کر دی

حسیب نے ٹشو باکس سے ٹشو نکال اُسکی طرف بڑھائے۔

تم بہت بدل گئ ہو فریال۔۔۔ ہر وقت روتی رہتی ہو۔ یعنی رونے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں" دیتی۔ سوچ رہا ہوں ٹشو کا کاروبار بھی شروع کر دو جس رفتار سے تم روتی ہو میرے ٹشو باکس تو تم نے "ہی خرید لینے ہیں

بکو مت۔۔۔ وہ روتے روتے ہنسی تھی۔

"کھانا کھایا تم نے؟"

پہلے ممی کی باتیں تو ہضم کر لوں" وہ ٹشو سے ناک رگڑتی بولی۔"

"چلو اُٹھو اور کھانا لگواؤ۔۔ پہلے کھانا کھاتے ہیں پھر بات کریں گے"

"مجھے بھوک نہیں"

"مجھے تو ہے"

"تم کھالو"

"اکیلے ہی کھانا ہوتا تو گھر چلا جاتا۔ آج تم سب کے ساتھ ڈنر کا موڈ تھا"

وہ سر جھکا کر بیٹھی رہی

"فریال اُٹھ بھی جاؤ۔۔۔اب بھوک کے مارے حالت غیر ہو رہی ہے"

وہ سانس بھرتی کھڑی ہوئی پھر دونوں آگے پیچھے باہر نکلے۔

کھانا میز پر لگ چکا تھا اور وہ نا جانے کن سوچوں میں غرق تھی۔ حسیب نے اُسکی بے نیازی دیکھی پھر خود ہی اُسکے سامنے رکھی پلیٹ میں کھانا سرو کرنے لگا۔

تم رہنے دو میں لے لونگی" وہ گہری سانس بھرتی بولی۔"

اب وہ خاموشی سے اپنی پلیٹ بھرنے لگا۔ اور ساتھ ساتھ اُسکی جانب بھی دیکھ رہا تھا جو پلیٹ میں بلاوجہ چمچ چلانے کے سوا کچھ نہیں کر رہی تھی۔

وہ کھانا شروع کر چکا تھا۔ اور فریال بولنا

ممی مجھ سے بہت زیادہ ناراض ہیں حسیب۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کروں, کہاں جاؤں۔"

وہ میری کوئی بات سننے کو تیار نہیں۔ کہتی ہیں سارا قصور تمہارا ہے فریال۔۔اپنی مرضی سے شادی کی تھی تو نبھاتی بھی۔

"مگر تم تو جانتے ہو ناں۔۔۔میں نے کوشش کی تھی تمہارے سمجھانے پر واپس گئی تو تھی

"آنٹی کیا چاہتی ہیں اب؟"

"وہ چاہتی ہیں میں دوسری شادی کر لوں"

"منہ کی طرف جاتا ہاتھ رُکا تھا اُسنے چمچ واپس پلیٹ میں رکھا اور بولا "تو کر لو۔۔"

ایسے ری ایکٹ مت کرو حسیب جیسے یہ کوئی معمولی بات ہے۔پہلی شادی کا تجربہ اتنا برا رہا ہے کہ اب" "شادی کے بارے سوچنا بھی نہیں چاہتی

"تو ٹھیک ہے فلحال نہ کرو پہلے سوچ لو خود کو وقت دو پھر کر لینا۔۔"

سوچنے کی نوبت تو تب آئے جب ممی مجھے کچھ سوچنے دیں۔وہ تو مجھے سوچنے کا وقت بھی نہیں دے" "رہی۔ کہتی ہیں پہلے تم نے فیصلہ کیا تھا اب ہمیں کر لینے دو

"میں آنٹی سے بات کرونگا۔کم از کم وہ تمہیں تھوڑا وقت تو دیں"

"حسیب مجھے شادی کرنی ہی نہیں ہے"

"یہ کوئی حل تو نہیں فریال"

"شادی بھی کوئی حل نہیں"

فریال!۔۔اپنی زندگی کے ساتھ کھیلنا بند کرو اب۔۔ تمہیں سب نے سمجھایا تھا کہ محتشم کمال ناٹ گڈ" فاریو لیکن تم نے نہیں سنی۔۔۔

پھر سب نے کہا کہ ایڈجسٹ کرو۔۔۔ ہر چیز کو انا کا مسئلہ مت بناؤ حر کے متعلق سوچو مگر تم نے یہاں بھی کسی کی نہیں مانی۔

لوگ زندگی میں بہت سے مسائل کا شکار ہوتے ہیں لیکن وہ تمہاری طرح ہر چیز سے بھاگتے نہیں ہیں۔۔ فیس کرتے ہیں۔۔۔بھاگ جانا ہر مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔

تم کمال کو جانتی تھی اُسکی سچوئیشن اور ترجیحات سے واقف تھی اُس کے باوجود تم نے یہ سب کیا۔

تم نے اُس کو صرف اس لئے چھوڑا تا کہ اُسے بتا سکو کہ تم رہ سکتے ہو تو میں بھی رہ سکتی ہوں۔۔ تمہارے پاس چوائسسز ہیں، مجھ سے بہتر ترجیحات ہیں تو میرے پاس بھی تمہیں چھوڑ دینے کا آپشن ہے۔

"اب پھر تم وہی غلطی دوہرا رہی ہو۔۔۔اُسے چھوڑ دیا فائن۔۔وجہ جو بھی تھی۔۔۔ناؤ موو آن

وہ کھانا بھول چکا تھا۔

ہاں ہاں!۔۔۔ میں اُسے یہی دکھانا چاہتی تھی کہ دیکھو میں تمہارے بغیر بھی زندہ رہ سکتی ہوں۔۔۔ تم نہیں ہوگے تو مر نہیں جاؤنگی" وہ اُسکی کی بات پہ برہم ہوتی اعتراف کر رہی تھی ."

مرتا تو کوئی بھی نہیں فریال! سانس تو سب ہی لے لیتے ہیں" وہ بے حد مدھم لہجے میں بولا تھا۔ "

مگر کچھ لوگوں کی جگہ کبھی پُر نہیں ہوتی

چاہے زندگی میں ہزاروں کا اضافہ ہو یا لاکھوں کا۔۔۔ وہ "ایک "بس واحد وہی نہ ہو تو خوشی پوری نہیں ہوتی ادھوری ہی رہتی ہے۔

چاہے انسان آگے بڑھ جائے پھر بھی۔۔۔ پھر بھی۔۔۔ کچھ نہ کچھ تو پیچھے چھوٹ ہی جاتا ہے جو ساری زندگی کلِک کرتا رہتا ہے سب ہے" پر وہ تو نہیں "اینڈ یو نو واٹ تم اب ریگریکٹ کر رہی ہو ملال کا شکار ہو رہی ہو۔۔۔ تمہیں کمال کو چھوڑنے کا اتنا دکھ نہیں جتنا اُسے چھوڑنے کی قیمت ادا کرنے کا ہے۔۔ تم نے وہ قیمت حر کی صورت ادا کی اور اب تم پچھتا رہی ہو۔۔

اب اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ شادی نہ کرنے سے تم اپنا پچھتاوا کم کر لو گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔ تم "شادی کرو یا نا کرو یہ چیز تمہیں ساری زندگی کلِک کرتی رہے گی

فریال سر جھکاتی میز کے کنارے پر انگلی پھیرنے لگی اُسکی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگی تھی۔ مگر وہ اُسے کوئی جواب نہیں دے سکی تھی

حسیب وہ واحد شخص تھا جو اُسے پڑھ لیتا تھا پڑھ کر سمجھ لیتا تھا اور بعض اوقات وہ خود بھی حیران رہ جاتی تھی۔

☆☆☆☆

آپ نے یہ کیوں کہا کہ آپ کو کسی پر شک نہیں؟ آخر کوئی تو ہو گا جس پر ڈاوٹ ہو۔۔ کوئی بھی" ہو سکتا ہے آپ بتائیں مجھے؟" حدیقہ جہان اُسکے سامنے بیٹھی پوچھ رہی تھی۔

"مجھے آپ پر شک ہے۔۔۔ اب کیا جائے؟"

جی" اُسکے جواب پر وہ حیرت سے مستفسر تھی۔"

آپ اتنا کنسرن کیوں شو کر رہی ہیں؟ جب کہہ دیا کہ فلحال کسی پہ شک نہیں تو بات ختم ہو جانی" چاہیئے" بات کے اختتام پر ہاتھ ہوا میں لہرایا جیسے فل سٹاپ لگایا ہو۔

یہ مسئلہ اب پولیس کا ہے اور آپ کی جان کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔"

اگر ایکشن نہ لیا گیا تو یہ حملہ دوبارہ بھی ہو سکتا ہے" پولیس یونیفارم میں ملبوس حدیقہ جہان ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے حرسے پوچھ رہی تھی جو اُسکے کسی بھی سوال میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی تھی۔

آپ واقعی مجھے بچانے آئی ہیں یا کسی اور کی حفاظت کرنے۔۔۔؟" وہ ابرو اُچکاتی پوچھ رہی۔"

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں"

یہ تو انکی عادت ہے تم تسلی سے تفتیش کرو جو پوچھنا ہے پوچھو۔۔۔" جواب کمرے کی دہلیز پار کرتے حزام کی طرف سے آیا تھا۔

حر نے تیوری چڑھائی

حدیقہ جہان نے بے بسی سے حزام کی طرف دیکھا

"آپ کیوں نہیں بتا رہی؟"

"حزام اب براہِ راست اُسکی آنکھوں میں جھانکتا پوچھ رہا تھا"

آپ پلیز باہر جائیں گی میں حزام سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں" اُس کے اسٹیٹفارو ڈانداز پر وہ" ہکا بکا سی حزام کو جانب دیکھنے لگی۔

"تم باہر انتظار کرو حدیقہ میں آتا ہوں"

حزام کے کہنے پر وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اُسکی طرف دیکھتی باہر نکل گئ۔

شاید ایس پی صاحبہ برا مان گئی ہیں" وہ اُسکی پشت تکتی کہہ رہی تھی۔"

بیان کیوں نہیں دے رہی ہیں آپ؟"وہ اُسکی بات نظر انداز کرتا پوچھ رہا تھا"

آپ کا نام لونگی تو حدیقہ جہان کو اچھا نہیں لگے گا"وہ کندھے اُچکاتی بولی۔"

حزام نے آنکھیں چندھی کر کے سر ذرا سا ترچھا کیا انداز ایسا تھا جیسے اُسکی بات سمجھنے کی سعی کر رہا ہو اور پھر اُسنے حر کو مسکراتے ہوئے دیکھا

"آپ سمجھ رہی ہیں جو کچھ ہوا ہے وہ میں نے کیا ہے؟"

"آپ کے علاوہ کوئی کر سکتا ہے؟"

"ٹھیک ہے اگر آپ کو یقین ہے تو تو میرا نام لے سکتی ہیں۔۔۔کس نے روکا ہے؟

آپ نے جو کرنا تھا کیا میں جو کر رہی ہوں مجھے کرنے دیں۔میرے معملات میں بے جا مداخلت"
"کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔۔اور ہاں اپنے چاہنے والوں کو بھی بتا دیں

حزام نے استہفامیہ بھنویں اُچکائیں"چاہنے والے!حدیقہ جہان؟آپ سمجھ رہی ہیں اس کیس میں
"حدیقہ کو شامل کرنے کے پیچھے وجہ میری پروٹیکشن ہے

سمجھنے کی ضرورت ہی نہیں صاف ظاہر ہے۔

"وہ اس قدر دلچسپی لے رہی ہے جیسے اَسکا ذاتی مسئلہ ہو۔۔۔اُسکا مقصد مجرم کو سزا دینا نہیں بچانا ہے

اور مجرم کون ہے۔۔۔"میں" وہ اپنی جانب اشارہ کرتا بولا۔

بلکل !لیکن میں صرف مصلیحتاً خاموش ہوئی ہوں بخش نہیں رہی۔۔۔

بات اگر میری ہوتی تو آپ کو رعایت دی جاسکتی تھی لیکن جو لوگ بے وجہ قتل کیے گئے اُنکے خون کی قیمت ادا کرنی پڑے گی آپ کو"

آپ سے بات کرنی ہے" صبیح اندر داخل ہوتی بولی مگر حزام کو دیکھ کر خاموش ہوئی۔اُسکے چہرے پر" پریشانی کے اثار واضح تھے۔

تم اتنی پریشان کیوں ہو؟" حر اُسکے خاموش ہو جانے پر بولی۔"

کیا آپ نے بھی نیوز نہیں دیکھی۔۔ مگر نیوز کی کیا ضرورت ہے آپ تو پہلے سے ہی جانتے ہونگے" وہ" حزام کی طرف دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

اب میں نے کیا کر دیا؟" حزام کی پیشانی کے بل گہرے ہوئے۔"

کیا ہوا ہے صبیح؟" حر نا سمجھی سے اُن دونوں کی جانب دیکھتی پوچھ رہی تھی۔"

آج آپ نے ڈسچارج ہونا ہے اور اس سے پہلے ہی میڈیا پر آپ کے ریسیپشن کی خبریں گردش کر رہی" ہیں۔

کیا آپ کو پتہ ہے نیکسٹ سنڈے آپ کا ریسپشن ہے۔اور میڈیا آپ کے ری سیپشن کو کور کرنے کے لئے بے تاب ہے"

صبیح کے کہنے پر اُسنے حیرت سے حزام کی طرف دیکھا تو وہ "میں بھی کچھ نہیں جانتا" والے انداز میں جواباً اُسے گھورنے لگا۔"

ڈونٹ ٹیل کے آپ کچھ نہیں جانتے" حر نے انگلی اُٹھا کر غصے سے کہا۔"

آپ اور آپ کی بھانجی اس دنیا میں مجھ پر الزام لگانے کے لئے آئی ہیں۔مجھے نہیں معلوم یہ ری سیپشن بیچ میں کہاں سے آگیا"

اور کتنے جھوٹ بولیں گے حزام داؤد۔۔۔کتنے۔۔؟انجان بننے کی اداکاری نہ کریں آپ جانتے تھے بلکہ آپ نے یہ سب خود کروایا تاکہ مجھے آپ کے خلاف بولنے کا موقع ہی نہ ملے اور اس حملے سے میڈیا کی توجہ مبذول کروا سکیں یہ بتا سکیں کہ ہم تو اپنا ریسیپشن بہت دھوم دھام سے سیلیبریٹ کر رہے ہیں اور مجھ پر ہونے والے قاتلانہ حملے سے آپ کا کوئی تعلق نہیں"

آپ تو سب جانتی ہیں بلکہ مجھ سے زیادہ جانتی ہیں مجھے۔۔۔اگر آپ کو لگتا ہے یہ سب میں نے کیا اور ری سیپشن کی نیوز بھی میرے کہنے پر نشر کی جا رہی ہے تو ٹھیک ہے تیاری کریں پھر کیونکہ آپ ٹھیک ہوں یا نہ ہوں تقریب تو اب ہو کے رہے گی۔

اور اگر میڈیا کے سامنے انحراف کر سکتی ہیں تو کر دیں" وہ اُسے چیلنج کرتا صبیح کو گھورتا وہاں سے جا چکا تھا۔

حریہ کیا تماشہ ہے؟" صبیح متفکر سی پوچھ رہی تھی۔"

"یہ اب میری مجبوری کا فائدہ اُٹھا رہا ہے جانتا ہے میں اس پوزیشن میں نہیں کہ انکار کر سکوں"

تو اب آپ اُنکے دھمکانے پر کچھ کرنے کے بجائے اُن کے ساتھ پیرس جا کے ری سیپشن کی تقریب" منائیں گی؟" وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

نکاح حزام داؤد کے ساتھ ہوا ہے توری سیپشن بھی اُسی کے ساتھ ہو گا نا۔۔" صبیح کے کہنے پر وہ چڑ کر" بولی۔

حریہ لوگ اس معاملے کی جڑیں مضبوط کر کے ہمیں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں آپ کو ایسا نہیں" "لگتا؟

صبیح میں فوری ردِ عمل نہیں دے سکتی۔ ہر فیصلہ جذباتی ہو کے نہیں کیا جا سکتا مگر حزام داؤد زیادہ دیر" اپنے قدموں پر کھڑا نہیں رہ سکے گا ایک ہی بار اُسکے پیروں سے زمین کھینچوں گی اور پھر اُس کو سمبھلنے .کا موقع ہی نہیں ملے گا" لہجہ اٹل تھا

☆☆☆☆

بی بی ام کو ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔" میڈیسن کی وجہ سے بے وقت نیند لینے کے باعث وہ"
شام کو بے دار ہوئی تھی اور اب مزید سونے کا ارادہ ترک کرتی کسی سیاسی کتاب کی ورق گردانی کر رہی
تھی جب سٹڈی کی لائٹ جلتی دیکھ کر گل خان اپنی عرضی لے کر دہلیز پر استادہ تھا۔

کیا بات ہے گل خان بڑے جاہ و جلال میں ہو" وہ اُس پر ایک سرسری نگاہ ڈالتی پھر سے کتاب کی"
.طرف متوجہ ہوئی

"آپ کا طبیعت کیسا ہے؟"

"گل خان! اُسنے تنبیہ کی "جو بات کرنے آئے ہو وہ کرو"

"بی بی آپ ناں۔۔ گل فشاں کو واپس بھیج دو وہ بہت تنگ کرتا ہے"

کیوں گل فشاں کیا کہتی ہو تم گل خان"

"کو؟

کافی کا مگ لیئے اندر آتی گل فشاں کو دیکھ کر جہاں گل خان کی آواز دبی وہیں حرنے اُس سے سوال کیا
تھا۔

ام نے کیا کہنا اسے۔ ام تو اسکی طرف دیکھتا تک نہیں بات کرنا تو دور کی بات ہے" وہ ترچھی نگاہوں"
سے گل خان کو وارن کرتی بولی۔

ہاں بولو گل خان؟" وہ جھولتی کرسی کے ساتھ دوسری جانب رکھی چھوٹی گول میز پر کتاب رکھتی" پوچھ رہی تھی۔

جھوٹ بول رہا ہے یہ۔۔ چوبیس گھنٹے یہ امارے ارد گرد منڈلاتا رہتا ہے تنگ کرتا ہے ام کو۔۔ اس کی" وجہ سے ام کسی کام پر دھیان نہیں دے پاتا۔

"یہ ادھر رہا تو ام کو پاگل کر دے گا اِسے بھیج دو اِدھر سے

ام کوئی اس کے کام میں خلل تھوڑی ڈالتا ہے جو ایسے بات کرتی ہے۔ ام تو اپنے کام سے کام رکھتا" ہے" وہ جوابی کارروائی کرتی اپنا دفاع کر رہی تھی۔

او خدا کو جان دینا ہے تم نے کیوں جھوٹ بولتا ہے۔ کیا تم ام کو تنگ نہیں کرتا چھیڑتا نہیں۔۔ کھاؤ" "۔۔ کھاؤ قسم اور بولو کے نہیں کرتا

حر نے گہری نگاہیں گل فشاں کی جانب کی جو اب خاموش کھڑی تھی۔

گل فشاں۔۔۔! چھیڑتی ہو تم گل خان کو؟" وہ کافی کا گھونٹ بھرتی پوچھ رہی تھی۔"

آں! تھوڑا۔۔ تھوڑا۔۔ پر اُتنا نہیں جیسے یہ کہہ رہا ہے۔۔۔ یہ چڑنا بند کر دے ام چھیڑنا چھوڑ دے" گا" وہ گردن ہلاتی گل خان کی طرف خفگی سے اشارہ کرتی کہہ رہی تھی۔

دیکھا ام سچ بول رہا تھا ناں" گل خان کی آنکھیں چمکی یوں جیسے کوئی بڑی فتح حاصل کی ہو مگر حر کی اگلی بات پر گل خان کا منہ اترا وہیں گل فشاں کی چہرے پر رونق آئی

"اسے اور چھیڑا کرو گل فشاں۔۔۔ تھوڑا تھوڑا نہیں زیادہ"

ٹھیک ہے جی! جیسا آپ کہیں" وہ تیزی سے سر ہلاتی خوشی سے کہہ رہی تھی۔"

سٹڈی میں آتی فریال اُن دونوں کو وہاں دیکھ کر رکی تھی۔

گل خاں نے پیچھے ہٹ کر اُسے اندر جانے کا راستہ فراہم کیا اور گل فشاں بھی سر ہلاتی باہر نکل گئ۔

سِلک کی گہری سرمئی رنگ ساڑھی میں ملبوس گھنے شولڈ کٹ بالوں کو ایک طرف گرائے سلیقے سے ساڑھی کا پلو بازو پر کیئے وہ اجازت طلب نگاہوں سے حر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

جبکہ فریال کا بغور جائزہ لینے کے بعد وہ سوچ رہی تھی کہ آخر اُسکے باپ کو اُسکی ماں اچھی کیوں نہیں لگ سکی۔

اُسے خاموش دیکھ کر فریال کو خود بولنا پڑا

"میں واپس جا رہی تھی سوچا جانے سے پہلے تم سے مل لوں"

"زحمت کی آپ نے"

زخم ٹھیک ہے تمہارا؟" وہ پچھلی بات نظر انداز کرتی ہو چھ رہی تھی۔

بظاہر تو ٹھیک ہے" وہ پھر سے کتاب اُٹھا کر پڑھنے لگی۔ جبکہ فریال کو سمجھ نہیں آرہا تھا اور کیا کہے۔"

ہمارے درمیان اتنا فاصلہ ہے اتنی فارمیلٹیز ہیں کے اب ایک دوسرے سے بات کرنے کے لئے بھی" الفاظ نہیں مل سکتے" حر کے کہے جانے والے جملے اُسے یاد آئے تھے اور فریال کو اعتراف کرنا پڑا

ہاں ٹھیک ہی تو کہتی ہے میرے پاس میری بیٹی سے بات کرنے کے لئے لفظ ہی نہیں, ہیں بھی تو" "ترتیب نہیں دے پا رہی

میں اب ٹھیک ہوں۔۔ اگر کہیں تھوڑا بہت زخم باقی ہے تو وہ بھی بھر جائے گا۔ اس کے علاوہ کچھ کہنا" ہے آپ نے؟" وہ سر اُٹھا کر کب سے خاموش کھڑی فریال کو دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

اُسنے نفی میں سر ہلایا" کہہ دوں تو بھی تم نہیں مانو گی۔"

اگر تم میری بات مان کر سیاست چھوڑ دیتی تو یہ زخم نہ ملتا تمہیں" فریال نے شکوہ کیا تھا۔

"چھوڑ دینا ہر مسئلے کا حل نہیں ہوتا بعض زخم تقدیر میں لکھے جاتے ہیں مل کے ہی رہتے ہیں"

اور وہ شکوہ نہ کرتے ہوئے بھی بہت کچھ جتا گئی تھی فریال نے نگاہیں چرائیں۔

"چلتی ہوں اپنا خیال رکھنا"

. آپ بھی۔۔۔"وہ فریال کی جانب دیکھے بغیر بولی تھی"

☆☆☆☆☆

ایک ہفتے بعد وہ پیرس میں موجود ری سیپشن کی تقریب کے لئے تیار ہو رہی تھی۔ مختلف نیوز چینلز کے رپوٹرز تقریب کو کور کرنے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ اُسکا زخم مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا تھا لیکن تکلیف کی شدت میں کمی ضرور آئی تھی۔

تیار ہونے سے پہلے ڈاکٹر نے اُسکا چیک اپ کیا تھا

گڈ! اب نے بہت جلدی ری کور کیا ہے۔ ایسے پیشنٹ بہت کم ہوتے ہیں بعض پیشنٹ تو مائینر سرجری سے ہی گھبرا جاتے ہیں اُنہیں لگتا ہے وہ کبھی ٹھیک نہیں ہونگے۔

مگر جس طرح آپ کی بون ڈیمیج ہوئی اور جس تیزی سے آپ ریکور کر رہی ہیں مجھے پوری امید ہے آپ کا بازو پہلے کی طرح موو کرنے لگے گا۔

ڈاکٹر خالص انگریزی لہجے میں اُسے سراہتے ہوئے امید بھی دلا رہا تھا۔

مجھے بھی پوری امید ہے۔ ویسے اب موومینٹ کرنے پر مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوتی"وہ بھی مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی۔

دوسری طرف رپوٹرز کے جواب دیتا حزام داؤد ہمیشہ کی طرح سیاہ میں ملبوس تھا۔ مدھم مویسقی فینسی لائٹ کی روشنیاں اور ہوٹل کے پرفیشل عملے کا ہلکا بُھکار قص وہاں کے ایمبیانس کو مزید پُرکشش بنا رہے تھے

"سر آپ نے ری سیپشن کے لیے پیرس کا انتخاب کیوں کیا؟"

اس پہلے وہ جواب دیتا انٹرنس گیٹ پر حُر کی موجودگی نے تمام رپوٹرز سمیت اُسے بھی متوجہ کیا۔

اُسنے پہلی بار سیاہ رنگ پہنا تھا یا شاید حزام داؤد نے پہلی بار اُسے سیاہ رنگ میں ملبوس دیکھا تھا۔

وہ اُسکے پہنے جانے والے ہر رنگ کو نوٹس کیا کرتا تھا جو کہ ایک غیر ارادی عمل تھا۔

وہ زیادہ تر لائٹ, برائٹ اور ٹھنڈے رنگوں کا انتخاب کرتی تھی۔

مگر آج کے ایوینٹ کے لیے اُس نے سیاہ رنگ منتخب کیا تھا

زمین کو چھوتی خوبصورت سیاہ لانگ میکسی اُس میں کہیں کہیں جڑے ننھے سفید موتی جو روشنی کے باعث یکدم جگمگانے لگتے اور پھر روشنی معدوم ہو جاتی، اُسکی میکسی کی سائیڈ پر لگا سیاہ مصنوعی گلاب اُسکے سیاہ رنگ ہمہ وقت اسٹیٹ رہنے والے بال کرل ہو کر شانے سے نیچے تک آرہے تھے۔

اُسکی ہلیز کی آواز ہمیشہ کی طرح آج بھی اُسکے کانوں میں پڑ رہی تھی مگر میکسی میں چھپ کر دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

اُسکی مغرور ابرو کی اُٹھان۔۔اُسکی نگاہوں کا تیکھا پن اور اُن میں پنہاں تیور آج بھوری اور سیاہ رنگ کے میک اپ لُک سے مزید تیکھے تیکھے معلوم ہوتے تھے۔

اُسکی مڑی مڑی قدرتی پلکیں کچھ زیادہ مڑی اور گھنی محسوس ہوتی پروفیشنل میک اپ آرٹسٹ کی مہارت کی بخوبی عکاسی کر رہی تھی۔

حزام داؤد کی غیر ارادی طور پر اُٹھنے والی نگاہ اب پلٹنے سے انکاری تھی۔وہ اُسکے دل کو کبھی اچھی نہیں لگی تھی ہمیشہ بری لگی تھی بے حد بری۔۔۔مگر آج بھلی لگ رہی تھی۔۔۔بے حد۔۔بے حساب لگ رہی تھی

وہ اُس شادی کا پسِ منظر وہاں اپنی اور باقی ہر شخص کی موجودگی سے پل بھر کے لیے غافل ہوا تھا۔

اور یہ غفلت حزام داؤد کو مشکل سے دوچار کرنے والی تھی,تکلیف میں مبتلا کرنے والی تھی۔بعض چیزیں محض افسانوں میں ہی نہیں حقیقت میں بھی ہو جایا کرتی ہیں۔جیسے حزام داؤد اُس لمحے کا قیدی ہوا تھا اُس کا دل وہ قید تا عمر کے لیے چاہتا تھا۔

کاش وہ ویسے نہ ملے ہوتے جیسے ملے تھے۔۔

کاش چیزیں اتنی پیچیدہ نہ ہوتیں۔۔۔

کاش وہ دشمن نہیں دوست ہوتے۔۔

کاش کہ حر محتشم کے دل کو حزام داؤد کے دل سے محبت ہو جاتی

کاش کے اُسکا باپ بہزاد داؤد کا قاتل نہ ہوتا۔۔۔۔

کاش۔۔۔

کاش۔۔۔

یکدم اُسکا دل کسی اور لَے پر دھڑکا تھا

بے ساختہ ہی اُسکے دل نے اَن گنت دعائیں کی تھیں۔

وہ آہستگی سے چلتا اُس کے قریب آیا۔

للیز کا گلدستہ اُسکے آگے کیا, جو اُسے کرنا ہی تھا دکھاوے کے لیے

مگر دل کی کیفیت بدلتے ہی احساسات بھی بدلے تھے۔

وہ مسکراتے ہوئے تھام گئی تھی۔

اُسے مسکرانا ہی تھا یہ پہلے سے طے تھا

مگر دونوں کی مسکراہٹوں میں فرق تھا۔۔۔

ایک کی مسکراہٹ محض دکھاوا تھی دھوکہ تھی۔۔

دوسرے کی مسکراہٹ میں اب محبت شامل ہوئی تھی۔۔وفا کی آمیزش تھی۔۔

وہ اب ہاتھ بڑھا کر اُس کا ہاتھ تھام لینا چاہتا تھا۔کیمروں نے اُن دونوں کو فوکس کیا تھا۔

اب دنوں نے ہلکا پھلکا کپل ڈانس کرنا تھا۔وہ جانتی تھی سکرپٹ ازبر تھا۔

حر نے حزام کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا تھا۔

وہ سکرپٹ کو بھُلا بیٹھا تھا۔

وہ اپنے اور اُسکے مابین ہونے والے معاہدے کو فراش کرتا اپنے دل سے نئے معاہدے طے کر رہا تھا۔

اب وہ کمیروں اور نگاہوں دونوں کا مرکز تھے۔مگر حزام داؤد کا دل حر محتشم کی ہستی کو مرکز گردانتا اُسکے ارد گرد گرد رقصاں تھا۔۔خوشی سے۔۔۔جھوم جھوم کر۔۔

جو ہر نگاہ سے اوجھل تھا حتیٰ کہ اُس نگاہ سے بھی جسکے مدار میں "دل" گردش کر رہا تھا۔

پانچ منٹ گزر چکے ہیں، اتنا ڈرامہ کافی ہے" وہ کہہ رہی تھی۔"

مگر وہ سن نہیں رہا تھا

حزام داؤد میں آپ سے کہہ رہی ہوں" وہ اُسکی جانب نگاہیں اُٹھاتی بولی۔"

میں سن رہا ہوں" بنا منظوری کے وہ پورے استحقاق سے کہہ رہا تھا۔"

ٹھیک ہے۔۔۔بہت ہوا" اُسنے ہاتھ چھڑوانا چاہا'

حزام نے گرفت ڈھیلی نہیں کی تھی۔وہ اب حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔

اُسکی نگاہوں کا زاویہ نہیں بدلا تھا وہ ویسے ہی اُن تیکھی مغرور نگاہوں میں جھانک رہا تھا۔

ڈھیٹ انسان۔۔۔یوں میری نگاہوں میں جھانکنے کا حق کس نے دیا" وہ تیوری چڑھائے غصے سے" گھورتی سوچ رہی تھی۔

اُسکی آنکھوں کی حرکت پر حزام کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ در آئی۔۔جیسے اُسکی ابرو کا اشارہ" اور نگاہوں کا مفہوم سمجھ گیا ہو۔

دل نے۔۔۔"اُسکی شور مچاتی مسکراہٹ جواب دے رہی تھی"

اتنا خوبصورت نظر آنے کا حق آپ کو کس نے دیا؟ بے ساختہ ہی اُسکی زبان پھسلی تھی۔"

حر نے مسکراتے ہوئے اپنی لمبی سیاہ نوکیلی ہیل کمال مہارت اور پوری قوت سے اُسکے پاؤں پر رکھی۔

وہ قدم پیچھے نہیں لے سکا تھا۔اُسکی نوکیلی ہیل کی شدت وہ اپنے برانڈڈ شوز سے بھی محسوس کر رہا تھا۔

دباؤ بڑھانے پر اُسنے حر کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

میری ہیل مجھ سے زیادہ پُر اثر اور قابلِ ستائش ہے۔۔۔یاد رکھنا" وہ اُسکے شانے کے قریب آکر بولی" اور پھر دور ہوتی آگے کی طرف چلنے لگی۔

وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو پا رہا تھا سو با مشکل چلتا گولائی شکل کے خوبصورت صوفے پر جا بیٹھا۔

کون کمبخت کہتا ہے کہ یہ عورت بیمار ہے۔۔۔"

گولی ان کے بازو پر نہیں پاؤں پر لگنی چاہیئے تھی۔۔

سسسس! آگ لگے ایسی پسندیدگی پر اور لعنت ہو ایسے شوز کے برانڈ پر جو عورتوں کی جوتیوں کو اس قدر پائیداری دے رہے ہیں۔۔۔

کمبخت تو ہم جیسے معصوم مردوں کو بھگتنا پڑتا ہے

وہ درد کی شدت سے بِلبلاتا مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

مختیار شاہ یہاں کیا کر رہا ہے رئیس؟" مختیار شاہ کو دیکھتے ہی وہ حیران ہوا تھا جو ہشاش بشاش سا لبوں پر" گہری مسکراہٹ سجائے احتشام ملک کے ہمراہ حر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"حر میڈم کا گیسٹ ہے انہوں نے بلایا ہے اِسے یہاں"

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"اُسنے دبے دبے غصے سے کہا۔"

مختیار شاہ کی موجودگی سے زیادہ اُسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ حر نے اُسے خود بلایا ہے یکدم اُسے حر بہت بری لگی تھی۔وہ مسلسل اُس کا ضبط آزما رہی تھی۔

"سر میں نہیں جانتا تھا وہ آئے گا ورنہ پہلے ہی بندوبست کر دیتا"

رئیس تم کسی کام کے نہیں رہے "اُسنے غصے اور افسوس کا ملا جُلا تاثر لیے نفی میں سر ہلایا پھر فون نکال کر پیغام ٹائپ کیا۔

دور کھڑے احتشام ملک نے پیغام دیکھنے کے بعد حزام کی طرف دیکھا پھر حر کو مخاطب کیا

"میڈم حزام سر کے ساتھ فوٹو شوٹ ہے آپ کا وہ انتظار کر رہے ہیں"

اُسنے مختیار شاہ کو مسکرا کر دیکھتے گردن موڑ کر سرگوشی کی "کرنے دو"لاپروائی سے کہا گیا

"میڈم! آپ نہ گئی تو وہ خود یہاں آجائیں گے"

تو۔۔؟"اُسنے احتشام ملک کو گھورتے ہوئے کہا"

"اہم موضوع پر بات کر رہی ہوں ناں میں۔۔۔"

جی جانتا ہوں یہ ضروری ہے مگر حزام سر کہہ رہے ہیں۔۔۔

"اینی برابلم؟" مختیار شاہ نے ابرو اُچکاتے مداخلت کی"

مسئلہ تو کوئی نہیں لیکن ہمیں ایک میٹنگ ارینج کرنی چاہیئے شاہ صاحب! ویسے بھی یہ موقع طویل اور" "اہم گفتگو کے لئے مناسب نہیں, آپ کیا کہتے ہیں

"میں متفق ہوں آپ کی بات سے یہ آپ کا اور حزام کا دن ہے سیاسی گفتگو تو چلتی ہی رہتی ہے"

"تو پھر احتشام صاحب آپ کو جگہ اور وقت بتادیں گے"

حر کے کہنے پر اُسنے اثبات میں سر ہلا کر ایک قدم پیچھے لیا اور بازو سیدھا کر کے مسکراتے ہوئے جانے کا اشارہ کیا۔

گھٹیا آدمی" مختیار شاہ کی مسکراہٹ دیکھ کر حزام نے آنکھیں چندھی کر کے زیرِ لب کہا پھر حر کو" قریب آتا دیکھ کر رخ موڑا

لگتا ہے میرے بغیر دل نہیں لگ رہا مسٹر گروم" وہ اُسکے نزدیک آکر کہتی اُسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی" تھی جہاں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

مختیار شاہ کو کیوں بلایا؟" وہ اُسکی طرف دیکھے بِنا ڈرنک کا گھونٹ بھرتا پوچھ رہا تھا"

سنجیدگی محض نگاہوں میں ہی نہیں لہجے میں بھی تھی

"میرا ری سیپشن ہے جسے چاہے انوائٹ کروں"

ری سیپشن میرا بھی ہے اور میری اجازت کے بغیر یہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا" آنکھوں کی سرخی" واضح تھی۔

آپ مجھے اپنی مرضی کے مطابق چلا نہیں سکتے, جو اپنی پارٹی کے لئے بہتر سمجھوں گی وہی کرونگی, آپ" "میرے معاملات سے دور رہیں

بے تحاشا غصے کے باوجود اُسنے خود کو نارمل رکھنے کی سعی کی۔

سامنے کھڑی لڑکی اُسکی ہر بات کی نفی کرتی آئی تھی وہ جانتا تھا مگر اُس سے نفرت میں وہ اپنا یا داؤد خاندان کے کسی فرد کا نقصان کرلے یہ بات حزام داؤد کی برداشت سے باہر تھی, اور اس سب سے بڑھ کر وہ وہاں کسی قسم کی بدمزگی نہیں چاہتا تھا اُن کے ریسیپشن کا ایونٹ پورے پاکستان میں لائیو دیکھا جارہا تھا رپوٹرز اور میڈیا کی نظر اُن پر تھی ایسے حالات میں اُسکا ہر قدم ناپا تُلا تھا, سو تمام تر تنازاعات کو ایک طرف جھونکتا وہ بے حد اطمینان سے بولا

وہ محض اپنے مفاد کے لئے آپ کے ساتھ ہمدردی کا دکھاوا کر رہا ہے جس دن اُسے ہمارے ایک" "ساتھ ہونے کی اصل وجہ معلوم ہو گی اُس دن وہ آپ کو بلیک میل کرے گا" وہ ایک برا آدمی ہے

آپ سے بھی زیادہ برا۔۔؟ آپ سے بھی بڑا بلیک میلر؟" وہ ابرو اُچکاتی پوچھ رہی تھی۔"

حر کے الفاظ اُسے بری طرح چبھے تھے۔

وہ آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے, اُس سے جتنا دور رہیں گی اُتنا ہی اچھا ہو گا" وہ خالی گلاس کو تکتا بولا"

نقصان تو آپ نے بھی پہنچایا ہے مجھے ایک بار نہیں کئی بار۔۔۔ سب سے زیادہ خطرہ تو مجھے آپ سے ہے آپ سے دور ہونا زیادہ بہتر ثابت ہو گا میرے لئے"

لیکن سب کچھ جانتے ہوئے بھی میں یہاں آپ کے ساتھ خوشی خوشی میرج سیریمنی انجوائے کر رہی ہوں

وہ پل بھر کے لئے سانس اندر لینے کو رُکی پھر نگاہ اُٹھا کر حزام کی سُرخ ہوتی آنکھوں کی جانب دیکھا

بدترین دشمن کو پوری دنیا کے سامنے اپنا لائف پاٹنر متعارف کروانے سے زیادہ بڑی غلطی تو نہیں کی میں نے, مختیار سے تو آج ملی ہوں یہاں۔۔۔ اُسنے ہاتھ سے تقریب میں موجود لوگوں کی طرف اشارہ کیا

مگر آپ کے گھر میں رہتی ہوں بِنا کسی حفاظتی اقدام کے ممکن ہے آپ آدھی رات کو میرا گلہ دبا دیں یا کھانے میں زہر ملا دیں, ٹیرس سے دھکا دیں یا پھر۔۔۔۔

حزام نے بھنویں سُکیڑ کر آنکھیں چندھی کی اور گردن موڑ کے اُسے دیکھا" یا پھر جیکی کے آگے ڈال دوں چند منٹوں میں محترمہ حُر کا نام ماضی کا قصہ بن کر سنہری حروف میں لکھا جائے گا" حزام نے اُسکا ادھورا جملہ مکمل کیا

"کون جیکی؟"

بے حد خونخوار میرا وفادار کُتا۔۔۔میں"

نے بہت سے لوگوں کو صرف اُس کے خوف سے مرتے ہوئے دیکھا ہے گولی سے بچ گئی ہیں مگر ضروری نہیں ہر بار ایسا ہو" اُسنے لفظوں پر زور دیا وہ زیادہ دیر اُسکی باتیں برداشت نہیں کر سکا تھا۔

"دھمکا رہے ہیں آپ مجھے"

"وران کر رہا ہوں"

"میں نے خوف زدہ ہونا سیکھا ہی نہیں "

رئیلی۔۔۔"وہ بڑی حیرت سے پوچھ رہا تھا جیسے اُسکے جملے کو بہت انجوائے کیا ہو"

جی ہاں۔۔پھر بھی مطلع کرنے کے لئے شکریہ تصویر بنوالیں اب؟"وہ فوٹو گرافر کو قریب آتا دیکھ کر" بولی

"مجھے آپ کے ساتھ تصویر بنوانے کا کوئی شوق نہیں"

مجبوری ہے بنوانی تو پڑے گی اس لئے منہ سیدھا کر کے سمائل دیں پلیز۔۔۔میں نہیں چاہتی آپ کی" "وجہ سے میرے ری سیپشن کی تصویریں خراب ہوں

اُسکی بات پر حزام نے ضبط سے مٹھیاں بند کیں اور کیمرے کی طرف دیکھتا جبراً مسکرایا۔

ایک فیک ری سیپشن کو لے کر آپ کچھ زیادہ ہی ٹچی ہو رہی ہیں" اُسکا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ کر ایک" اور پوز دیتا وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میری خواہش تھی کہ اپنے ری سیپشن پر سب سے زیادہ اچھی لگوں اتنی اچھی کہ مسٹر گروم کو خود کی" قسمت پر رشک ہو۔۔۔اب مجھے کیا پتہ تھا کہ میری شادی آپ سے ہو جائے گی۔۔۔آپ سے۔۔۔" نگاہوں میں بے پناہ حیرت لیے وہ اُسکے سینے پر انگلی ٹھوکتی بولی

اپنے دشمن سے حادثاتی نکاح پر اس قدر ہشاش بشاش ہیں آپ۔۔اگر یہ نکاح آپ کے پسندیدہ شخص" "کے ساتھ آپ کی دلی رضامندی سے ہوتا تب کیا کرتی؟

میں تب بھی اتنی ہی خوش ہوتی جتنی اس وقت ہوں اور اپنی شادی کی تصاویر کو لے کر اِتنی ہی" "ایکسائیڈڈ ہوتی جتنی آج ہوں۔۔۔

ہمم! چاہے یہ شادی چند ماہ یا پھر سال بھر تک ختم ہی ہو جائے" اُسنے حقیقت یاد کروائی دوسرے الفاظ میں زخموں کو تازہ کیا۔۔۔وہ تو یوں خوش ہو رہی تھی جیسے سب کچھ من مرضی سے ہو رہا ہو۔

حر کی مسکراہٹ گہری ہوئی اُس نے دونوں ہاتھ حزام کی گردن کے اطراف میں حائل کئے

کل کس نے دیکھا ہے مسٹر گروم۔۔۔چند روز پہلے تک تو ہم یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ آج یہاں" "ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے سب سے معتبر رشتے میں منسلک ہو جائیں گے۔۔۔

دونوں کا فیس اس طرف پلیز" فوٹو گرافر نے ڈائریکشن دی تو دونوں نے گردن گھما کر سامنے کیمرہ" کی جانب دیکھا اب تصویر کچھ یوں تھی کہ حر کے دونوں ہاتھ حزام کی گردن کے اطراف میں تھے چہرہ ایک دوسرے کے قریب کیئے وہ دونوں ہی کیمرے کی سمت گردن گھما کر دیکھ رہے تھے

وہ دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ رہے تھے مگر حزام بنا دیکھے ہی حر کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ محسوس کر سکتا تھا۔

کیا آپ نے سوچا تھا؟" پوز تبدیل کر کے اُس نے حزام سے پوچھا"

"میں ڈراونی چیزوں کے متعلق نہیں سوچتا۔۔۔پھر چاہے وہ دِکھنے میں کتنی ہی حسین کیوں نہ ہوں"

جب آپ ایسی باتیں کرتے ہیں تو بڑے معصوم لگتے ہیں" انداز ایسا تھا جیسے اُسکے سامنے کوئی بچہ کھڑا" ہو جسکی بات اور ایکسپریشن سے وہ بہت لطف اندوز ہوئی ہو

جب آپ اتنی خوش ہوتی ہیں تو نا جانے کیوں مجھے لگتا ہے وہ ہوٹل والا ڈرامہ آپ نے کیا, مجھے بے" ہوش کیا اور۔۔۔

اور وہاں میڈیا کو بلایا۔۔ پھر آپ سے نکاح کیا اور اب ہنسی خوشی آپ کے ساتھ تصویریں بنوا رہی" ہوں۔۔۔

یہی ناں۔۔۔؟

"چچ چچ! سو سیڈ۔۔۔ کتنی زیادتی ہو گئی آپ کے ساتھ۔۔۔

افسوس سے کہا گیا

شدید زہر لگ رہی ہیں اس وقت "اُسکا انداز اُسکی باتیں لبوں سے نہ ہٹنے والی مسکراہٹ۔۔۔۔"

وہ حقیقتاً اُسے "زہر" ہی تو لگی تھی

اور آپ زہر قہر۔۔۔ "برجستگی سے جواب آیا"

ایسا نہیں لگتا یہ ایک بڑے پیمانے کی فلم ہے اور ہم سب بے وقوف تماشائی بنے پردے کے سامنے کھڑے تالیاں پِیٹ رہے ہیں۔

دور ایستادہ حر اور حزام کو ہاتھوں میں ہاتھوں ڈالے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے کیمرے کے لئے پوز دیتا ہوا دیکھ کر وہ اب بھی اُتنا ہی شاک تھا جتنا کے اول روز اُن کے نکاح کی خبر کو لے کر تھا۔

مجھ سے یہ سب ہضم نہیں ہو رہا سیری اسلی۔۔۔

اُسنے ساتھی رپوٹر کے کان میں ایک اور سوگوشی کی جو اُس کے ہمراہ ایونٹ کی کوریج کے لئے آئی تھی۔

کرائم رپوٹنگ کرتے کرتے تمہارا دماغ کریمنل جیسا ہو گیا ہے سیدھی تصویر بھی اُلٹی نظر آتی ہے تمہیں۔

تو تم مانتی ہو جو سٹوری ان خاندانوں نے گھڑی ہے وہ سچ ہے؟ نگاہوں میں حیرت اور بے یقنی لیئے وہ پوچھ رہا تھا۔

سدرہ نے کندھے اُچکائے "تمہیں دکھائی نہیں دے رہا وہ دونوں ایک ساتھ کتنے خوش ہیں اور حزام داؤد۔۔۔ یہ اُس سے کہیں زیادہ ڈیشنگ ہے جتنا سکرین پر نظر آتا ہے مجھے تو یہ ایک آئیڈیل کپل لگ رہا ہے۔

چند روز قبل یہی آئیڈیل کپل کسی میدانِ جنگ میں اُترے مخالفین کا نقشہ پیش کر رہا تھا جو جنگ جتنے کے لئے کچھ بھی کرنے کو تھے, دنیا اور اپنے سیاسی بیک گراؤنڈ کی پرواکیے بغیر ایک دوسرے کو مار دینے کی دھمکی دے رہے تھے اور تو اور انہی کے پارٹی کے بندے ایک دوسرے سے سخت نفرت کا "اظہار کرتے کچھے چٹے کھولتے حر پر قاتلانہ حملے کا ذمہ دار داؤد خاندان کو ٹھہرا رہے تھے

اُسنے اچھنبے سے نفی میں سر کو جنبش دی "جو بھی ہو میں ان کی اسٹوری کو سچ نہیں مانتا۔۔جانی دشمن آج آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایسے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں جیسے اطراف میں کوئی اور موجود ہو ہی نہ ہو۔۔۔

کہتے ہوئے اُس نے کانوں کو ہاتھ لگائے "تم دیکھتی جاؤ سدرہ میں اصل اسٹوری کا پتہ لگا کر رہونگا اور کل تم دیکھنا اپنے شو میں کرتا کیا ہوں۔

کیا کروگے تم؟ وہ پوری کی پوری اُسکی جانب گھومی تھی۔

ان لوگوں کو تب تک سکون سے رہنے نہیں دونگا جب تک یہ سچ نہیں اُگلتے۔۔۔عوام کو بے وقوف بنایا "ہوا ہے ان دو ٹکے کے سیاستدانوں نے

ایسا کچھ بھی مت کرنا جس سے تمہاری جاب اور جان خطرے میں آجائے۔۔پہلے بھی دو مشہور چیلنز" سے نکالے جا چکے ہو یہاں سے نکالے گئے تو کوئی چینل تمہیں منہ نہیں لگائے گا اور اس بار تمہارے گھر کی گروسری میں نہیں کرواؤنگی یاد رکھنا۔۔۔"اُسنے انگلی اُٹھا کر تنبیہ کی۔

تمہیں زیادہ دکھ کس بات کا ہے معروف چینل سے بے عزت کر کے نکالے جانے پر یا جو تھوڑے بہت پیسے تم نے مجھ پر خرچ کر دیئے اُس پر۔۔۔؟

تھورے بہت۔۔۔" آنکھیں صدمے اور حیرت سے پھیل گئی تھی "پورے پانچ ماہ پیٹ پالا ہے تمہارا" ہر ماہ اپنی آدھی سیلری تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کی ہے احسان فراموش۔۔۔" اُسنے دبا دبا احتجاج کیا۔

احسان کر کے جتنانے والوں پر لعنت برستی ہے رپوٹر صاحبہ "ہنسی کو بڑی مہارت سے دباتے ہوئے" کہا گیا

وہ غصے سے رُخ موڑتی پیر پٹختی واک واٹ کر گئی۔

"ویسے ایک بات کہوں؟"

ناں" کہوں تو خاموش ہو جائیں گی؟" وہ اب اُسکا ہاتھ تھامتا کیمرے کو دیکھتا ایک اور پوز دیتے ہوئے" بولا

"بلکل نہیں"

"پھر پوچھ کیوں رہی ہیں کہہ دیں"

"آپ کی حدیقہ بڑی حسرت بھری نگاہوں سے ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔اس ڈرامے کے چکر میں
"دل ٹوٹ گیا ہو گا بے چاری کا

اُس کے کہنے پر حزام نے حدیقہ کی طرف دیکھا جو حزام کے متوجہ ہونے پر مسکرا دی تھی۔

"کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟"

"پسند کرتی ہے وہ آپ کو"

"آپ سے کس نے کہا"

"کہنے کی کیا ضرورت ہے جس طرح وہ مجھے دیکھ رہی ہے لگتا ہے نظروں سے ہی قتل کر دے گی۔اب
اُسے کیا معلوم میں کس دل سے آپ کو برداشت کر رہی ہوں۔۔۔بلکہ میرا بس چلے تو ابھی جا کے اُس
"سے کہہ دوں حزام داؤد تمہیں ہی مبارک ہو

حر کی بات اور انداز پر حزام نے تیوری چڑھائی

"بہت شوق ہو رہا ہے میری شادی کا کہیں تو آج ہی پرپوز کر دوں اُسے۔ویسے بھی آج کسی نے مجھ سے
کہا ہے کہ بے حد ہینڈسم اور پُرکشش لگ رہا ہوں اور بقول آپ کے وہ مجھے پسند بھی کرتی تو فوراً ہاں کہہ
"دے گی

"آپ کو اس خوش فہمی میں کس نے مبتلا کر دیا؟"اُسکا اشارہ ہینڈسم اور پُرکشش کی طرف تھا۔

آپ دونوں تھوڑا قریب آئیں اور سر پلیز میم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اُنکے ہاتھوں کی طرف دیکھیں فوٹو گرافر کے کہنے پر اُن دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

یقیناً یہ تعریفی کلمات حدیقہ نے کہے ہونگے ؟"اُسنے پوچھتے ہوئے مبہم سا اُبرو اُچکایا۔

حزام نے نگاہوں کے بیچ مُخل ہوتے اُسکے چہرے پر آتے بال آہستگی سے پیچھے کرتے سر کو ہلکا سا خم دے کر ہاں میں جواب دیا۔

"شاید وہ جانتی نہیں کہ رابرٹ پیٹنسن دنیا کا پُر کشش ترین مرد ہے اس لئے"

اِمم ہمم!"اُسنے آنکھیں چندھی کیں چہرے کے تاثرات یوں بگڑے جیسے کوئی بد ذائقہ شے منہ میں" گھلی ہو ہاتھ بے ساختہ اپنے گولڈن براؤن بالوں پر گیا تھا,یہ فریش ہیئر لُک اور کلر اُس نے آج کے دن کے لئے کروایا تھا۔

وہ خوفناک گہری نیلی آنکھوں والا رابرٹ پیٹسن جسکی آنکھیں بلکل آپ کی بلی جیسی"

"ہیں۔۔۔وحشت ناک

خبر دار جو چیری کی آنکھوں کی برائی کی تو۔۔۔"اُسنے گھورتے ہوئے وارن کیا انگشتِ شہادت کی" سمت مخالف کی جانب تھی۔

مخالف کی نگاہیں اُسکے ہاتھ کی اُٹھی انگلی سے ہوتی چہرے پر گئی "میں نے آپ کی بلی نہیں رابرٹ پیٹنسن کی آنکھوں کو برا کہا ہے سوسکیری آئز (اتنی خوفناک آنکھیں)" آنکھیں بند کر کے ابرو اُٹھائے گئے

آٹر یکٹیو اینڈ یونیک آئز پانی جیسی شفاف! اور مجھے رابرٹ پیٹنسن کی آنکھیں اس لئے پسند ہیں کیونکہ " وہ چیری سے مشابہت رکھتی ہیں۔ اس لئے آپ رابرٹ کو برا نہیں کہیں گے" وہ بے حد سنجیدگی سے کہہ رہی تھی

حزام کو اُس رابرٹ پیٹنسن سے زیادہ چیری سے نفرت محسوس ہوئی تھی

"آپ اُس چھوٹے جانور کے لئے کچھ زیادہ سنجیدہ ہیں۔۔۔ زیادہ ہی ٹچی"

شاید ہر انسان اپنی پسندیدہ چیزوں کو لے کر ایسے ہی ٹچی ہوتا ہے اور بار بار اُسے جانور نہ " کہیں۔۔۔ کتنی دفعہ بتایا ہے چیری نام ہے اُسکا

کیا ہمارے پاس اُس پالتو جانور کے علاوہ کوئی اور موضوع نہیں ہے بات کرنے کے لئے؟" اُسنے چڑ کر " کہا۔

ہے نا! آپ کی حدیقہ۔۔ اُسکے بارے میں فرینکلی بات کر سکتے ہیں آپ مجھ سے" اُسنے سرگوشی کی "

بلی۔۔۔رابرٹ پیٹسن۔۔۔حدیقہ۔۔۔بات کو کہاں سے کہاں لے آئیں یہ,اُسنے سر ہلاتے ہوئے سوچا تھا۔

☆☆☆☆☆

ری سیپشن کے اختتام پر پارکنگ میں کھڑی گاڑیوں کا ہجوم کم ہوا تھا آسمان کی رنگت میں تبدیلی رونما ہوئی خُنک ہوا نے ماحول کو خوشگوار کیا۔

موسم کی تبدیلی کو محسوس کرتا پاکٹ میں ہاتھ ڈالے آہستگی سے حدیقہ کے ہمراہ چلتا وہ اُسکا مشکور تھا

تم میرے ایک بار کہنے پر سب چھوڑ کر ری سیپشن اٹینڈ کرنے چلی آئی حر کو لاعلم رکھتے اُسکی پروٹیکشن" "کو ممکن بنایا اس کے لئے شکریہ

دوسرے الفاظ میں وہ کہنا چاہتا تھا حُر پر نظر رکھنے کے لئے میں تمہارا مشکور ہوں۔

ڈارک گرین سِلک ساڑھی گہری لپ سٹک اور پشت پر کُھلے چھوڑے گئے بال اُسے یونیفارم کی نسبت منفرد بنا رہے تھے۔

شکریہ کہہ کر شرمندہ کیوں کر رہے ہو تمہاراری سیپشن ہو میں نہ آؤں ایسا ہو سکتا ہے؟" وہ سوالیہ" نگاہیں اُٹھاتی پوچھ رہی تھی۔

وہ بغور اُسے دیکھتا نفی میں سر ہلا گیا جبکہ ذہن حر کی باتوں میں اُلجھا تھا۔

مختیار شاہ کو حر محتشم کے ساتھ دیکھ کر حیرت ہوئی مجھے, تم نے اُسے روکا نہیں, یا پھر وہ جانتی نہیں کہ " وہ کیا کچھ کر چکا ہے اور کیا کر سکتا ہے" وہ آنکھوں میں حیرت لئے مستفسر تھی۔

"پیشانی پر ہاتھ پھیرتا وہ حدیقہ کی جانب دیکھنے لگا" وہ کچھ بھی نہیں جانتی

"حدیقہ کا سر ہلا تھا جیسے افسوس ہوا ہو" نئی ہے نا سیاست میں۔۔

خیر! پھر اپنی ہی بات کی نفی کی" وجہ جو بھی ہو تمہیں اُسے سمجھانا چاہیئے, اُس نے حادثے کے بارے "میں بھی مجھ سے غلط بیانی کی اُس کے انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ مجھے ٹال رہی ہے

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو کیا اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے؟ حساسیات یکدم بحال ہوئی تھیں۔

جیسے وہ میرے سیدھے سوالات کے اُلٹے جواب دے رہی تھی اور میرے بے حد اصرار کے باوجود بھی پولیس فورس کو اُسکی حفاظت کے لئے منع کیا اس سب سے تو یہی لگتا ہے کہ اُس نے خود پر یہ حملہ کروایا ہے۔

بات کے اختتام پر کندھے اُچکائے گئے۔ حدیقہ اُس کی سوچ کو الفاظ دے گئی تھی, حادثے کے بعد جسطرح وہ بیان دینے, حدیقہ سے ملنے اور میڈیا کے سامنے آنے سے انکاری تھی حزام کو اُس لمحے شدت سے احساس ہوا کہ حر نے حملہ خود کروایا ہو۔

کسی حد تک حدیقہ کی بات سے متفق ہونے کے باوجود اُس نے بڑی مہارت سے اپنے تاثرات پر قابو پاتے حدیقہ کی جانب دیکھا لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی "واٹ نان سنسیس حدیقہ! وہ ایسا نہیں کر سکتی اور رہا سوال مختیار شاہ کا تو اُسکی اتنی ہمت نہیں کہ وہ حریامجھ سے منسلک کسی بھی شخص کو نقصان پہنچا سکے, اور مختیار شاہ کی موجودگی کا یہاں یہ مقصد بلکل نہیں کہ حر اور مختیار نے آپس میں مل کر یہ حملہ پلان کیا تھا"

تو پھر وہ یہاں کیا کر رہا تھا؟ کیا واقعی حر اتنی معصوم ہے؟" وہ بے حد حیرت سے پوچھ رہی تھی۔"

وہ مختیار شاہ کو مدعو کرے یا کسی دوسرے حریف کو جب تک میں اُسکے پیچھے کھڑا ہوں ہاتھ لگانا تو دور" کوئی اُسے نظر اُٹھا کر دیکھ بھی نہیں سکتا"

وہ آنکھیں چندھی کرتی بغور اُسے دیکھنے لگی "کچھ عرصہ پہلے تک تم اُس لڑکی کی شکل تک دیکھنا گوارہ نہیں کرتے تھے آج بیوی کی حثیت سے اندھا اعتبار کرتے ہوئے اُسکی ڈھال بنے کھڑے ہو"

اس میں نیا کیا ہے؟ ہر شوہر یہی کرتا ہے" اُسنے اپنے تئیں حدیقہ کے شک کو دور کرنے کی سعی کی, حر سے مخالفت کے باوجود وہ شادی کی اصل وجہ سے حدیقہ کو بھی لاعلم رکھنا چاہتا تھا۔

"ہر شوہر ایسا نہیں کرتا"

"تو کرنا چاہیئے"

حدیقہ کی بے چینی میں اضافہ ہوا تھا"ڈونٹ سے حزام۔۔۔ڈونٹ سے۔۔جو دنیا کو دکھا رہے ہو مجھے مت دکھاؤ جو لوگوں سے چھُپا رہے وہ مجھ سے مت چھپاؤ

"ایم یور بیسٹ فرینڈ۔۔۔اور پہلا حق دوستوں کا ہوتا ہے

"تم کیا کہہ رہی ہو میں سمجھا نہیں"

حزام داؤد بات کا مفہوم نہ سمجھے کیا یہ ممکن ہے؟"اضطرابی کیفیت میں کہا گیا"کیا واقعی یکدم وہ" تمہیں اتنی اچھی لگنے لگی کہ فوراً خُفیہ نکاح کر لیا اُس سے؟یا میں سمجھوں کہ حر سے شادی کر کے اپنا "سیاسی فیوچر سکیور کیا ہے؟

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا ایک چھناکے سے شیشے کے چکنا چُور ہونے کی آواز آئی چند قدم کے فاصلے پر زمین بوس ہوئے شیشے کے چھوٹے چھوٹے ذرات دور تک بکھرے تھے بیک وقت سامنے کا منظر دیکھتے .دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اندر کی جانب بھاگے

☆☆☆☆☆

غیر ارادی طور پر انگشتِ شہادت کلائی پر پہنی بریسلٹ پر پھیر رہی تھی, کشادہ کوری دوڑ عبور کرتی وہ بظاہر اردگرد سے غافل تھی اُسکی ہیلز وہی مخصوص آواز بکھیرتی خاموشی کو چیر رہی تھی

مسکراتے چہرے کے ساتھ وہ یکدم پلٹی تھی

کچھ کہنا چاہتی ہو میری؟" اُس کے اچانک پلٹ کر یوں سوال کرنے پر میری خاصی حیران ہوئی" تھی۔ وہ کافی دیر سے اُسے روک کر کہنا چاہ رہی تھی

کیا لفٹ سے نیچے جا سکتے ہیں؟" سڑھیوں سے کافی وقت لگے گا اور آپ تو بیمار ہیں" میری نے نرم سی" آواز میں اپنے سنہرے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

بیمار تو تم لگ رہی ہو میری اس لیے اگر لفٹ کا استعمال کرنا چاہتی ہو تو کر سکتی ہو" کہہ کر وہ ایک بار پھر" سے چلنے لگی

"میری تیزی سے آگے آئی" اور آپ؟

"کیا لفٹ استعمال نہیں کرتیں؟"

میری کے سوال پر اُسکے چہرے پر ایک تاریک سایہ لہرایا تھا ہاتھ بے ساختہ دل کے مقام پر گیا فوری طور پر خود کو کمپوز کر کے اُسنے اپنی کیفیت پر قابو پانے کی سعی کی۔

لفٹ سے جانا کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا مگر حرمحتشم کے لئے یہ "بہت بڑا مسئلہ" تھا

مگر وہ کسی کو اپنا ویک پوائنٹ نہیں دینا چاہتی تھی۔

.ٹھیک ہے لفٹ سے چلتے ہیں" راستہ تبدیل ہوا تھا اب وہ دونوں لفٹ کی جانب قدم بڑھا رہی تھیں"

☆☆☆☆

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"

"ہر انسان کا ویک پوائنٹ ہوتا ہے۔اُس کا بھی ہو گا"

"کیا تم اتنا سا کام نہیں کر سکتے؟"

اُسکا ویک پوائنٹ جاننے کے بعد تم کیا کرو گے؟"وہ ٹھوڑی کُھجاتا مستفسر ہوا تھا"

"کسی دشمن کا ویک پوائنٹ جان کر کیا کیا جاتا ہے؟"

بلیک میل۔۔۔"دور کسی غیر مرئی نقطے کو تکتے چٹکی بجا کر جواب آیا پھر جوش یکدم مدھم ہوا"تم" واقعی اُسے بلیک میل کرو گے؟"وہ اب حیران ہوا تھا

کرنا نہیں چاہتا۔۔۔مگر ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔"

بیک اپ کے طور پر دشمن کا راز ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔۔۔تا کہ جب وہ آپ پر حملہ کرے تو آپ جوابی "وار کے لئے تیار ہوں

اُبان کو دکھ ہوا تھا شدید صدمہ۔۔۔"اب تم عورت پر وار کرو گے "کم از کم وہ حزام سے ایسی توقع نہیں رکھتا تھا

اس لئے پلیٹ میں موجود ایک اور کوکی اُٹھاتا بے حد افسوس سے بولا

حزام نے آنکھیں چندھی کر کے اُس سستے اداکار کو دیکھا

اور اُس عورت نے جو میرا جینا حرام کیا ہے وہ۔۔۔ مجھ سے نکاح کیا۔۔۔ کرسی چھینی۔۔۔ اور۔۔۔"

اور۔۔؟" اُسنے استہفامیہ ابرو اُچکائے"

حزام کے لبوں پر پُراسرار مسکراہٹ چھائی سر نفی میں ہلا "اتنا سب کچھ کیا ہے میرے لئے اب میرا بھی فرض بنتا ہے کہ اُسے سرپرائز دوں۔۔۔ منہ دکھائی دوں۔۔۔۔"

کوئی منہ دکھائی میں اپنی بیوی کو خوف زدہ بھی کر سکتا ہے؟" وہ حیران تھا بے یقین بھی۔۔۔"

بیوی حرمحتشم ہو تو کوئی مضائقہ بھی نہیں" وہ سنجیدہ تھا"

اس وقت تم ایک سیریل کلر جیسا بے ہیو کر رہے ہو حزام۔۔۔" مجھے یقین نہیں آرہا۔۔ اُبان نے کندھے اُچکائے

"جو کچھ میرے ساتھ ہو رہا ہے مجھے بھی یقین نہیں آرہا"

تم سریس ہو" حلق میں گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی"

سو فیصد"۔۔۔"

اُبان کے چہرے کے زاویے بگڑے "وہ ایک معصوم اور پیاری سیاست دان ہے اوپر سے اب تو تمہاری بیوی بھی ہے۔۔۔اب کیا تم اُس کے ساتھ یہ کرو گے "اُسے دکھ کھائے جا رہا تھا بلکل ویسے ہی جیسے وہ کوکیز کھائے جا رہا تھا

تمہیں کس بات کا صدمہ ہے اُسکے معصوم ہونے کا یا میری بیوی ہونے کا؟"وہ شرٹ کے اُپری بٹن" ڈھیلے کرتا بولا

"دونوں پر۔۔۔"

وہ معصوم تو بلکل نہیں ہے۔۔۔ مگر بد قسمتی سے میری بیوی ضرور ہے. اور اُسے کس طرح ہینڈل کرنا" ہے مجھے اچھے سے آتا ہے۔

کل تم ری سیپشن کے ختم ہونے سے پہلے میرا کام کر دینا"وہ کرسی کی پشت پر لٹکتا ہوا کوٹ ہاتھ میں لیتا" اپنی جگہ چھوڑ کے اندر کی جانب جا رہا تھا جب کہ اُبان کو میٹھی کوکی کڑوی معلوم ہوئی تھی "کس قدر خطرناک آدمی ہے یہ۔۔

. آہ بیچاری حر۔۔۔"سوچتے ہوئے اُس نے جھرجھری لی

☆☆☆☆☆

حر جیت گئی حزام ہار گیا اب اس کے پیچھے آپ کے کیا مفادات ہیں آپ خود بتانا پسند کریں گے بابا"
"جان

تمہارا مسئلہ پتہ ہے کیا ہے برہان؟" سگار کا آخری کش لیتے اُنہوں نے دونوں ہاتھ صوفے کی پشت پر"
پھیلائے "تم بے صبرے ہو, تحمل سے کام نہیں لیتے۔۔۔ تم جذباتی فیصلے کر کے بس کر گزرنا جانتے ہو
اور یہی تمہاری سب سے بڑی خامی ہے۔

تمہارے غلط اقدام کی وجہ سے آج ہم یہاں کھڑے ہیں اور میں صرف تمہاری غلطیوں کو سدھارنے
"کی کوشش کر رہا ہوں

ہا۔۔۔ "اُسنے دونوں ہاتھ صوفے پر دھپ سے گراتے آہ خارج کی پھر استہزائیہ ہنسا" بلکل آپ"
میری غلطیوں کو سدھار رہے ہیں۔۔۔ حر کو وزیر اعظم بنا کر اور اب وہ سب کچھ برباد کر دے گی سب
کچھ۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا جب حزام جیت رہا تھا تو آخر اُس لڑکی کو اضافی بیس ہزار ووٹ کیوں ڈلوائے آپ
نے؟

آل موسٹ سیونٹی پرسنٹ عوام حزام کے حق میں تھے, یہ بات آپ جانتے تھے۔۔۔ دن رات میڈیا
عوام سے اُنکی رائے لے رہے تھے اور تقریباً ستر فیصد مرد "عورت" کی لیڈر شپ چاہتے ہی نہیں

تھے۔۔۔یہ چیز ہمارے حق میں تھی مگر آپ کے بوگس ووٹوں کی وجہ سے حر محتشم "دی پرائم منسٹر آف پاکستان" کے عہدے پر براجمان ہو گئ۔۔۔

کریڈڈ گوز ٹو یو بابا جان" تالی بجا کر اپریشیٹ کیا انداز میں جھنجھلاہٹ اور نفرت تھی۔

"تم کیا چاہتے ہو برہان, ہم کرسی ہاتھ سے جانے دیتے؟"

کرسی ہمارے ہاتھ سے جا چکی ہے بلکہ آپ نے حر محتشم کو خود دان کی ہے۔"

پہلے آپ نے مجھے رَد کر کے حزام کو فوقیت دی اور اب حر کو مدِ مقابل لا کھڑا کیا۔

کیا میں آپ کی اپنی اولاد ہوں۔۔؟ اور اگر ہوں تو یہ سب کیوں بابا جان۔۔۔کیوں؟" لہجے میں غصہ, نفرت, اور شکوہ تھا

"تم اس معاملے کو زیادہ ہی سنجیدہ لے رہے ہو۔میں نے تم سے کہا نا بھروسہ رکھو مجھ پر"

کرسی ہمارے خاندان کے لئے ہمیشہ سے ہی مسئلہ رہی ہے بابا جان۔"

جو چیز رگوں میں سرایت کر کے خون میں شامل ہو جائے اُس سے دستبرداری تو موت ہے۔

آپ میری رگوں سے بہتا خون نچوڑ لیں اور میں کراہ تک نہ کروں۔۔۔" نگاہوں میں حیرت تھی صدمہ تھا۔

مت بھولو برہان یہ نشہ تم میں مجھ سے منتقل ہوا ہے۔ کیا تمہیں بہرام داؤد دیوانہ لگتا ہے جو اُس کل "
"کی لڑکی کو کرسی تھما کر خود آرام سے بیٹھ جائے۔۔۔ کیا تمہیں اپنے باپ پر اعتبار نہیں؟

اعتبار ہے باباجان۔۔ مگر میں اس سب کی وجہ جاننا چاہتا ہوں, میں تب تک پُر سکون نہیں ہو سکتا جب "
"تک جان نہ لوں کہ آپ نے یہ سب کیوں کیا

تم جو کرنا چاہتے تھے کیا۔۔۔ کیا میں نے مداخلت کی؟ کوئی سوال کیا؟ نہیں ناں۔۔"

اب جو میں کر رہا ہوں مجھے کرنے دو۔۔۔ جب کوئی تیسرا آپ کے دشمن کے خون کا پیاسا بن جائے تو اپنے ہاتھ خون سے نہیں رنگتے بلکہ دور بیٹھ کر تماشہ دیکھتے ہیں" اتنا جان لینا کافی ہے یا کچھ اور بھی سننا چاہتے ہو۔؟ بہرام داؤد کے چہرے پر مسکراہٹ تھی برہان ورطہ حیرت میں گھرا سوچ کے گھوڑے دوڑاتا معاملے کی تہہ تک پہنچنے کی سعی کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆

ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں اور دوسرے ہاتھ سے فریش منٹ کا گلاس تھامے وہ آہستگی سے چلتا اُسکے قریب جا رہا تھا۔

نگاہ روشنیوں میں ڈوبی محفل پر تھی

"کام ہو گیا؟"

اُسکی اچانک آمد پر اُبان عبداللہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی "میں ایک بے ضرر سا ڈیٹیکٹو ہوں اور تم مجھے احساسِ جرم میں مبتلا کرنے پر تُلے ہو"

اُسکی شکل دیکھ کر حزام کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی بھوری اور سیاہ امتزاج والی روشن آنکھوں میں روشنیوں کا عکس پڑا تو وہ مزید نمایاں ہوئیں

تحفہ کسی اور دن دے دینا آج تو ویسے بھی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ پھر وہ زخمی بھی ہے "اُففف لہجے میں کتنا درد تھا

تو آج پیار الگنے کا مارجن دوں اُسے؟" وہ گھونٹ حلق سے نیچے اُتار تا پوچھ رہا تھا۔"

"دیا جا سکتا ہے۔۔۔"

اور کیوں دیا جائے؟" وہ ڈرنگ ایریا کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتا مستفسر ہوا۔"

پیارے لوگوں کا اتنا تو حق بنتا ہے یار" وہ بھرپور انداز میں اُسکی طرفداری کر رہا تھا۔"

حزام کی مسکراہٹ گہری ہوئی انداز ایسا تھا جیسے میں "ٹلنے" والا نہیں۔۔۔

اور اس لئے بھی کیونکہ۔۔۔"

کیونکہ؟

کیونکہ وہ ایک عورت ہے "بڑی بودی دلیل تھی"

"اب کے حزام کا قہقہہ بلند ہوا "خطرناک عورت کہو

ٹھیک ہے۔۔۔ "اُبان نے کندھے اُچکائے "تمہارے نزدیک عورت ہونا کوئی کمزوری نہیں۔۔۔ تم" اُسے ازاے ہیومن ٹریٹ کر رہے ہو۔۔۔ مگر۔۔۔

مگر۔۔۔؟"وہ آخری گھونٹ بھر کر گلاس رکھ رہا تھا۔"

"وہ زخمی بھی تو ہے"

اتنی معمولی چھوٹ اُس پر بے اثر ہے "آخری دلیل بھی رَد کی گئ"

اُبان نے غصیلی نگاہوں سے اُسے گھورا تھا "معاملہ سیریس ہو گیا تو میرا اگلہ مت پکڑنا۔۔۔ "اُسنے وارن کیا

"اسکی ضرورت پیش نہیں آئے گی مجھ سے پہلے وہ خود تمہاری گردن دبوچ لے گی"

"کیسے دوست ہو تم۔۔۔ دوست کو مروانے پر تُلے ہو۔۔۔"

وہ ہنوز مسکرا رہا تھا

.کیسے شوہر ہو۔۔۔ زخمی بیوی کو بلیک میل کرنا چاہتے ہو" لہجے میں افسوس ہی افسوس تھا"

☆☆☆☆☆

یہ پیرس کا "لے کرسٹل پیرس" ریستوران تھا جہاں شام کے وقت خاصی چہل پہل تھی وہ اُس وقت رستوران کے اندرونی حصے میں بیٹھی تھی جبکہ نگاہ بیرونی حصے پر تھی جہاں نیلی اور سرمئی امتزاج کی روشنیاں مل کر عجب سا منظر پیش کر رہی تھی اُس منظر کو عجیب بنانے میں کچھ ہاتھ موسم کا بھی تھا جہاں سیاہ بادل ہلکی پھلکی رِم جھم کا باعث بنے تھے, بارش کی ننھی باندیں ریستوران کے شفاف شیشے پر گر کر پھسل رہی تھیں۔

وہ اپنا پسندیدہ اریبِک کیوزین آڈر کر چکی تھی۔ آج وہ وہاں اکیلی ہی آئی تھی انوشے اور عرشیہ واپس جا چکی تھیں اور اُنکے لاکھ اصرار پر بھی وہ ساتھ نہیں گئی تھی

اپنے پسندیدہ رستوران میں بیٹھی پسندیدہ کیوزین کا انتظار کرتی یکدم وہ بے زار ہوئی دل پر ناقبلِ بیان سا جمود طاری ہوا تھا چہرے پر آتی بالوں کی لٹوں کو کان پیچھے کرتی کوفت کا شکار ہوئی تھی

تبھی۔۔۔ تبھی وہ رستوران کے اندر داخل ہوا تھا دونوں کی نگاہ ملی تھی اُسے خوشگوار حیرت ہوئی لبوں کی مسکراہٹ گہری وہ ہاتھ ہلاتا اُسکی طرف آرہا تھا اپنے ساتھ موجود تین لڑکوں کو جن میں دو تقریباً اُسی کے ہم عمر تھے اور ایک عمر میں بڑا تھا کو دوسری میز پر جانے کا اشارہ کیا.

حرنے سر گرایا "وہ اُسکی طرف کیوں آرہا تھا۔۔ وہ اُسے دیکھ کر اتنا کیوں مسکرا رہا تھا۔۔ وہ آج کل جن چیزوں سے دور ہونا چاہ رہی تھی آخر وہ لپک لپک کر اُسکی طرف کیوں آرہی تھیں"

ہیلو مس بور! کیسی ہو؟" وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ رہا تھا"

"ناچاہتے ہوئے بھی اُسے جواب دینا پڑا "ٹھیک ہوں"

تمہاری فرینڈز کہاں ہیں" وہ ارد گرد نگاہیں دوڑاتا پوچھ رہا تھا"

"وہ واپس چلی گئی ہیں"

"کہاں؟ پاکستان؟"

ہمم" اُسنے سر ہلایا"

تم نہیں گئی؟" وہ بڑے ہی ان فارمل انداز میں اُس سے بات چیت کر رہا تھا۔"

تم اپنے دوستوں کو چھوڑ کر یہاں کیوں آ گئے؟" وہ چاہتی تھی کہ وہ وہاں سے چلا جائے اور مزید" سوال نہ کریں

وہ۔۔۔" اُسنے بایاں ہاتھ کرسی کی پر پشت پر رکھ کر اپنی گردن گھما کے پیچھے کی میز پر بیٹھے اُن تین" لڑکوں کو دیکھا" ہمیشہ انہی کے ساتھ ہوتا ہوں, ہم چاروں ایک ہی اپارٹمنٹ میں رہتے ہیں۔

"تم اکیلی آئی ہو یہاں تو آج میں تمہیں کمپنی دے سکتا ہوں

اور تم مجھے کمپنی دینا کیوں چاہتے ہو؟" بے زاریت اب اُسکے چہرے سے بھی عیاں تھی"

"کیونکہ ہم دوست ہیں"

"اور ایسا کب ہوا؟"

بہت پہلے۔۔۔امم۔۔۔"اُسنے کنپٹی پر سوچنے کے سے انداز میں ہاتھ رکھا"جب ایفل ٹاور پر ملے"
"تھے شاید تب۔۔۔

"ٹوبی اونسٹ مجھے تم پسند نہیں"سارا لحاظ ایک طرف رکھ کے بلآخر آخر اُس نے کہہ دیا"

مجھے خوشی ہوئی۔۔۔آخر تم نے اپنے دل کی بات کہہ ہی دی,جو بات آپ کو تکلیف دے وہ کہہ دینی"
"چاہیئے

"کیسا انسان تھا اپنی برائی سن کے خوش ہو رہا تھا۔"وہ سوچ کر رہ گئی"میرا پیچھا کب چھوٹے گا اس سے"

اب کیا ہوا اینی پرابلم؟"اُسے خاموش پا کر وہ ابرو اُچکا تا پوچھ رہا تھا۔"

اور یہ کہ۔۔۔"

کہ۔۔۔؟

مجھے ایسے لوگ بلکل پسند نہیں جو سیاست پر بات کریں۔"

"جو عوام کا تو بھلا کریں اور اپنی فیملی کو بھول جائیں

وہ بڑی دلچسپی اور حیرت سے آنکھیں پھیلائے اُسے سن رہا تھا"سیاست دان کی بیٹی کو سیاست پسند نہیں۔۔"ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کے حیرت سے کہا گیا۔

"ہاں!...اور مجھے تمہارا نام بھی پسند نہیں۔۔۔"

"ہیں۔۔۔"اب کے اُسے حیرت کے ساتھ ساتھ صدمہ بھی پہنچا"نام میں کیا برائی ہے؟"

اُس کے سوال پر یکدم اُسے کچھ یاد آیا تھا

And I hate you

(اور مجھے تم سے نفرت ہے)

"Great!you are also very wise"

(گریٹ تم تو بہت سمجھدار بھی ہو)انداز ایسا تھا جیسے بات کے سمجھ جانے پر خوش ہوا ہو۔

"ایک اور بات۔۔۔"

"I hate you too۔۔۔ and we will always be enemies"

(مجھے بھی تم سے نفرت ہے اور ہم ہمیشہ دشمن رہیں گے)

ساتھ ہی ٹھا کی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہوا تھا دھول اور مٹی سے اٹے اندھیرے کمرے میں اُس کا دم گھٹا تھا خوف وحشت کے باعث پورا وجود پسینے سے تر ہوا تھا .

کیا ہوا؟ کیا سوچنے لگی "اُسنے میز بجا کر اُسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا"

وہ ہڑبڑا کے اُسکی جانب دیکھنے لگی

"جواب نہیں دیا تم نے؟"

"کیونکہ۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ مجھے اس نام سے نفرت ہے"

وہ کیوں؟" وہ گلاس کے کنارے پر انگلی پھیرتا مستفسر ہوا"

"بس ہے تو ہے۔۔۔"

.بڑی عجیب منتک ہے" وہ آہ بھرتا بولا"

☆☆☆☆☆

پیرس میں اُتری رات خاصی سرد تھی, فنکشن کے اختتام پر ایسا کچھ ہو گا کوئی نہیں جانتا تھا۔

رپوٹرز نے خبروں کو چینلز پر نشر کرنے میں ذرا سی بھی تاخیر نہیں کی تھی۔

اُسے ہسپتال لے جانے کے بجائے ڈاکٹر کو ہنگامی بنیاد پر وہاں بلایا گیا

ہر شخص پریشان تھا مشتعل عوام احتجاج کرنے سڑکوں پر آ پہنچے تھے "آخر کون تھا جو حر محتشم کو مسلسل نقصان پہنچانے پر تُلا تھا اُسے مارنا چاہتا تھا۔

نیوز اینکر سنسنی پھیلانے کی خاطر خبر کو پڑھا چڑھا کر پیش کر رہی تھی

کچھ رپوٹر مائیک ہاتھ میں لیے حدیقہ کا راستہ روکے ہوئے تھے

آپ کے ہوتے ہوئے ایسا کیوں ہوا؟ دوسری بار جان جاتے جاتے بچی آخر وجوہات کیا ہیں؟ کیا" سکیورٹی کے انتظامات ٹھیک نہیں تھے, یا اس سب میں سکیورٹی بھی شامل ہے, اور حملہ آور کی مدد کر "رہی ہے؟

سکیورٹی کی غلطی نہیں ہے انہوں نے اپنا کام بہت اچھے طریقے سے کیا تقریب ویسے بھی ختم ہو چکی" تھی حر محتشم کو اپنے ذاتی گارڈ کے ساتھ ہوٹل روم تک پہنچنا تھا لیکن انہوں نے گارڈز کو منع کر دیا, اس "میں پولیس کی کیا غلطی

"پھر غلطی کس کی ہے ایس پی صاحبہ؟ عوام اپنی لیڈر کے لئے پریشان ہیں وہ جاننا چاہتے ہیں؟"

"ہم پتہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ حادثہ کیوں پیش آیا"

مس میری "اُنکے ہمراہ" سننے میں آرہا ہے روم کی طرف جاتے وقت حزام داؤد کی پرانی سرویونٹ" تھی۔

کیا یہ بات درست ہے؟ اور گارڈ کی جگہ مس میری اُنکے ساتھ کیوں تھی؟" مہر علی نے آگے بڑھ کے سوال کیا۔

"میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی جب تک حر کوئی بیان نہیں دے دیتی یا واقع کی تصدیق نہیں کر دیتی"

"آپ انکار کیسے کر سکتی ہیں جبکہ کیمرے نے مس میری کو وہاں فوکس کیا۔ وہ خاصی شاکڈ تھیں۔۔۔ اب لفٹ میں ایسا کیا ہوا جو مس میری تو حواسوں میں تھی جبکہ حر میڈم زرد رنگت لئے بے ہوش پائی گئی۔"

"نو مور کمنٹ پلیز۔۔۔ راستے سے ہٹیں مجھے اندر جانے دیں" پولیس اہلکار دوڑ کر آگے آئے تاکہ ایس پی حدیقہ کے لئے راستہ بنایا جا سکے

"حر محتشم لفٹ میں بے ہوش پائی گئی, لفٹ کے بھاری شیشوں کا ٹوٹ جانا اور وہ بھی ایسے برے طریقے سے یہ سب کوئی معمولی بات نہیں۔۔۔ بلکہ تویش ناک ہے" بٹی ہوئی سکرین کے ایک طرف نیوز اینکر کی تصویر جبکہ دوسری جانب حادثے کے مناظر دکھائے جا رہے تھے جہاں حر محتشم مکمل طور پر بے ہوش تھی اور میری وحشت اور خوف کے زرِ اثر منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے پھٹی پھٹی نگاہوں سے کبھی حر تو کبھی دور دور تک بکھرے لفٹ کے شیشے کو دیکھ رہی تھی۔

چند ہی لمحوں میں کیا ہوا کوئی نہیں جانتا۔ لفٹ میں کیا ہوا تا حال اس کے متعلق بھی اطلاعات "
موصول نہیں ہو رہی ہیں۔

وہاں لفٹ میں اُنکے ہمراہ مس میری تھی مگر اب تک وہ بھی منظرِ عام پر نہیں آئیں نہ ہی ہمارے کسی رپوٹر کو حرمحتشم صاحبہ سے ملنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔

"اس وقت تک کی خبر کے مطابق وہ بلکل ٹھیک ہیں اور ہوش میں بھی آچکی ہیں

. مزید خبروں اور اپ ڈیڈ کے لئے ہمارے ساتھ رہیئے

فریال نے گہری سانس لیتے ٹیلی ویژن کی آواز بند کی تھی۔

وہ خبر کے نشر ہونے سے لے کر اب تک کئی کالز کر چکی تھیں مگر پچھلے چار گھنٹوں میں اُسکی کسی سے کوئی بات نہیں ہو سکی تھی۔

ہر شخص حادثے کی نوعیت اور وجہ سے لاعلم تھا حر کا لفٹ میں جانا پھر وہاں سے نیم مردہ حالت میں پایا جانا لفٹ کے بھاری شیشوں کا چکنا چور ہونا۔۔۔

یہ سب اب تک ایک راز کی مانند تھا تجسس میں مبتلا کر دینے والا۔۔

محض تین لوگ تھے جو واقع کی اصل وجہ سے واقف تھے

اُبان عبداللہ۔۔۔ حزام داؤد اور حر محتشم۔۔۔

☆☆☆☆☆

"ہم کہاں جارہے ہیں حسیب کچھ بتاؤ تو سہی"

سیٹ بیلٹ باندھتی کوئی تیسری بار وہ اپنا سوال دوہرا رہی تھی۔

"تم کچھ دیر خاموش رہ سکتی ہو۔۔ اگر رہ لو گی تو مہربانی ہو گی"

تم سسپینس کیوں کری ایٹ کر رہے ہو" وہ بے زار ہوئی تھی جب سے محتشم کمال اور اُسکی راہیں جدا ہوئی تھی وہ اسی طرح بے ہیور کرتی تھی۔

تم نہیں بتا رہے"؟"

"نہیں"

اُسنے تھک کر سر کو سیٹ کی پشت پر گرا دیا

حسیب نے ایک نگاہ اُسکے اداس چہرے پر ڈالی تو اُسے دُکھ ہوا تھا

وہ خود ہی فیصلہ کر کے اب خود کی پچھتا رہی تھی اور بعض پچھتاوے جان لیوا ہوتے ہیں روح کو مار ڈالتے ہیں۔

حر سے ملوانے لے کر جا رہا ہوں" اُسکی کیفیت کا اندازہ لگا تا وہ مزید خاموش نہیں رہ سکا تھا"

واقعی" چہرہ یکدم روشن ہوا تھا"

اب اس معاملے میں مذاق تو نہیں کرو نگا تم سے۔۔پہلے ہم حر سے ملیں گے پھر ڈنر پر چلیں اُس کے " بعد شاپنگ۔۔۔

ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟"اُسنے تائید چاہی

اس وقت اگر تم مجھ سے میری جان بھی مانگ لو تب بھی انکار نہیں۔۔۔کتنے دنوں بعد ملو گی میں اُس " سے۔۔"خوشی کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں نمی بھی تھی

" مگر حسیب!اُسکی جانب رُخ موڑا"کمال مانا کیسے ؟"

"کمال کچھ نہیں جانتا"

"پھر ؟"

"وہ کمال کی بہن ہے ناں۔۔۔"

"حفصہ۔۔؟"

ہمم وہی۔۔۔اُس سے بات کر کے ریکوسٹ کی میں نے تو وہ مان گئی کوئی برتھ ڈے پارٹی ہے آج تو وہ"
وہاں حر کو بھی ساتھ لائے گی

"اسطرح تم اُس سے مل لو گی اور کمال کو پتہ بھی نہیں چلے گا

حفصہ نے انکار نہیں کیا"وہ سابقہ پوزیشن پر سر گراتی پوچھنے لگی"

نہیں۔۔اینڈ آئی تھنک کہ وہ کمال سے خاصی مختلف ہے بات کو سمجھنے والی کول مائنڈڈ لڑکی لگتی ہے"
"جبکہ کمال کو یہ خوبیاں چھو کر بھی نہیں گزری

"ہاں۔۔۔وہ واقعی مختلف ہے بلکل تمہاری طرح"

میری طرح۔۔۔"وہ حیران ہوا تھا"

ہاں!یقین مانو اُسکی بہت سی باتیں اور عادتیں تم سے ملتی ہیں, کبھی کبھی تو میں خود بھی حیران ہو جاتی"
"تھی

.ہو سکتا ہے"اُسنے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا"

☆☆☆☆☆

وہ حر سے ملنے کے لئے جتنی پُر جوش اور خوش تھی اب اُتنی ہی حیرت زدہ اور دکھی تھی۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ یونہی خاموش بیٹھی تھی حسیب نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے تسلی دینے کی کوشش کی

"یہاں کافی دیر ہو گئی ہے ہمیں اب چلنا چاہیئے"

اُس نے میرا ہاتھ جھٹک دیا حسیب۔۔۔"

اُس نے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا۔۔۔

میرے پکارنے پر اُسنے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا

وہ حفصہ کے ساتھ لپٹ رہی تھی مجھ سے دور ہو رہی تھی۔

چہرے پر درد واضح تھا سرخ ہوتی آنکھیں بلآخر چھلکنے لگی

وہ مجھ سے دور ہو گئی ہے حسیب۔۔۔وہ مجھے پہچان نہیں رہی تھی"وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی" تھی

"میری بیٹی کی آنکھوں میں میرے لئے اجنبیت تھی۔۔

"خاموش ہو جاؤ فریال پلیز خاموش ہو جاؤ۔۔"

"سب مجھ سے دور گئے میں نے سب کو کھو دیا"

"حر تمہاری بیٹی ہے اور ہمیشہ رہے گی اس حقیقت کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا"

تم کمال کو نہیں جانتے وہ اپنی ضد کا پکا ہے, اُس نے یہ سب اس لئے کیا تا کہ حر مجھ سے متنفر ہو جائے"
"وہ مجھے بھول جائے تا کہ میں اُسکی کسٹڈی کے لئے کوٹ تک نہ جا سکوں

"جن سے محبت کی جائے اُن سے یوں بد گمان نہیں ہوتے فری"

نہیں ہے مجھے اُس سے محبت۔۔۔"وہ غصے سے بولی تھی"

"تم نے اُس سے شادی کے لئے ایک جنگ لڑی تھی اور آج کہہ رہی ہو محبت نہیں ہے"

ہاں نہیں ہے۔۔۔اُس سے شادی کر کے میں نے بہت بڑی غلطی کی, مجھے پاپا کی بات مان لینی چاہیئے"
تھی۔۔۔وہ ٹھیک کہتے تھے

انہوں نے مجھ سے کہا تھا"تم وہ نہیں دیکھ رہی فریال جو میں دیکھ رہا ہوں" بلکل ٹھیک کہا تھا

بعض اوقات ایک انسان۔۔۔ایک تعلق کے حصول کے لئے ہم سب گوا دیتے ہیں حتی کہ اپنا آپ"
بھی۔۔۔"میں نے پاپا کی بات مان لی ہوتی تو آج اس مقام پر نہ ہوتی۔

"تم بتاؤ مجھے حسیب! کیا میں ایسی تھی۔۔۔ایسی۔۔؟

اُس نے اپنی طرف اشارہ کیا

چہرے پر دکھ, تکلیف, کرب کیا کچھ نہیں تھا

حسیب کو اُس لمحے فریال پر ترس آیا تھا وہ واقعی "وہ" فریال نہیں رہی تھی

اُسکا باطن ہی نہیں ظاہر بھی بدل گیا تھا۔

تمہیں اس مشکل سے خود کو نکالنا ہو گا فریال اس لمحے سب سے اہم تمہاری اپنی ذات ہے دوسرا کوئی نہیں"

"وہ بیٹی ہے میری حسیب۔۔۔میں کیسے بھول جاؤں"

میں حر کو بھولنے کا نہیں کہہ رہا جو کچھ تمہاری زندگی میں ہو رہا ہے اس کو بھلانے کی بات کر رہا ہوں, تمہاری مینٹل کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے اُس پر تم نے خود کو بلکل تنہا کر لیا ہے۔

"یہ سب تمہارے لئے ٹھیک نہیں

"تم مجھے گھر ڈراپ کر دو بس۔۔۔میں گھر جانا چاہتی ہوں"

"آنٹی تمہیں دیکھ کر پریشان ہو نگی"

"تو کیا کروں میں۔۔۔"

وہ اُجھڑی اُجھڑی اور بے زار تھی جیسے زندگی سے ہی مایوس ہو گئی ہو

"اس وقت تم ہر سوچ کو ذہن سے نکال دو ہم بیچ پر چلتے ہیں تمہارا موڈ اچھا ہو جائے گا"

کتنی دیر کے لئے۔۔۔؟ایک یا دو گھنٹے۔۔اُس کے بعد۔۔۔؟"

"کچھ دیر کے لئے موڈ چینج کرنے سے میری زندگی کی حقیقت بدل تو نہیں جائے گی

تم اگر تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرو گی تو ہی اس میں کمی محسوس کر پاؤ گی,اور اگر خود پر حاوی کر لو گی تو کبھی اسکے عذاب سے جان نہیں چھڑا سکو گی"

تکلیف کم ہو بھی جائے تو کیا ہو گا حسیب۔جو شگاف پڑ چکا ہے وہ تو نہیں بھرے گا,میرا ماضی تو نہیں بدلے گا"

"ہاں نہیں بدلے گا لیکن آگے کی زندگی تو آسان ہو جائے گی ناں۔۔۔"

میں اس وقت کچھ بھی سننا نہیں چاہتی فلحال تم مجھے گھر چھوڑ دو میرا دماغ پھٹ رہا ہے"وہ کھوئے سے انداز میں کہہ رہی تھی دیکھنے والا اُسکی ابتر حالت دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ وہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔

ٹھیک ہے"اُسنے بے بسی سے اگنیشن میں چابی گھمائی تھی"

☆☆☆☆☆

یس یس بڈی یس۔۔۔رن۔۔۔رن۔۔۔رن۔۔۔" سُرخ و سفید رنگت والا وہ بچہ پُرجوش انداز میں "
اپنی بیسٹ فرینڈ کو بک اپ کر رہا تھا جس کی وجہ سے اُسکا چہرہ مزید سُرخ ہوتا جا رہا تھا سانس پھول رہی تھی

ہرادو۔۔۔ہرادو اس ڈرپوک کو۔۔۔ آئی سوئیر میرے سارے ماؤنٹین واریئر تمہارے۔۔۔ آئس "
"برگ کے ہارسسز تمہارے۔۔۔

وہ بھورے کوٹ والی اُس کی آواز پر لرز گئی تھی اُسکی آواز اُسکا جوش اُسکا اعتماد اُسے بزل کر رہے تھے "

سُرخ اونی کوٹ زیب تن کیے ہوئے وہ مزید تیزی سے بھاگنے لگی

بھورا لانگ کوٹ پہنے ہوئے اُسکی رفتار سست ہوئی۔۔۔ آخر کیا تھا اُس آواز میں جو وہ آگے ہوتے ہوئے بھی پیچھے رہ گئی۔۔۔ آخر کیوں وہ چِلا چِلا کر اُسے ڈِسٹریک کر رہا تھا

وہ یکدم بوکھلا گئی تھی یوں جیسے اُسکی آواز مائنڈ کنٹرول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور اسے سست رفتار بنا رہی ہو۔

"رن۔۔۔بڈی رن۔۔۔۔۔"

وہ سُرخ باڈر کراس کر گئی تھی

پیچھے رہ جانے والی نم آنکھوں سے آگے بڑھ جانے والی کو دیکھ رہی تھی

وہ بھاگتا ہوا فاتح کے قریب آیا۔۔۔

"I know you will not embarrass me"

(میں جانتا تھا تم مجھے شرمندہ نہیں کرو گی)

برٹش لہجے میں کہہ کر کندھا تھپتھپایا گیا۔

وہ آئس برگ ہارسسز اب میرے" اُس نے ایک ادا سے اُسے اُسکا وعدہ یاد دلایا۔"

اوویا۔۔۔ وہ میرے فیورٹ ہیں بٹ اب کیونکہ میں پرامس کر چکا ہوں تو وہ تمہارے۔۔۔" اُسے افسوس بھی ہوا تھا مگر خوشی بھی تھی کہ اُسکی بیسٹ فرینڈ نے اُسے کسی بھی قسم کی پشیمانی سے بچا لیا تھا۔

آئی نو وہ تمہیں پسند ہیں مگر وہ مجھے بھی اچھے لگتے ہیں اینڈ یو نو بڈی۔۔۔" سر دپڑتے ہاتھوں سے سر پر پہنی اُونی ٹوپی کو درست کیا"

ڈیڈی کو ویسے ہاسسز اور ماؤنٹین کہیں نہیں ملے۔۔۔" بڑے افسوس سے مسئلہ بتایا گیا۔

وہ پیٹ پکڑ کے ہنسنے لگا جیسے اُسکی بات پر محظوز ہوا ہو۔

بھورے کوٹ والی پسِ منظر میں چلی گئی تھی

وہ میں نے خود بنائے تھے "کیا انداز تھا کیسا جوش تھا جیسے سب کچھ جانتا ہو۔۔۔ بہت کچھ کر گزرنے کا" ہنر رکھتا ہو۔

رئیلی "چھوٹی چھوٹی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں"

"یس۔۔۔ اور آئس برگ ہارسسز میں نے پیرس سے لئے مجھے میرے انکل نے گفٹ کیے تھے وہ"

اور کیا تمہیں اتنا نہیں پتہ کہ اپنا گفٹ کسی کو نہیں دیتے۔۔۔ یہ بیڈ مینرز ہیں "وہ جو"

کچھ فاصلے پر کھڑی اُنکی گفتگو سن رہی تھی برف پر گرتی پڑتی اُنکے نزدیک آئی اور ڈرتے ڈرتے اُس اِل مینرڈ کو مینرز سکھانے کی کوشش کی۔

کچھ اُس پر غصہ بھی تھا آخر کیوں وہ اتنی زور زور سے چیخ رہا تھا اتنی زور سے کہ اُسکی آواز پہاڑوں سے ٹکرا کر پلٹ پلٹ کر اُسکو ڈسٹرب کرنے لگی

بٹ میں پرامس کر چکا ہوں اور اپنے کیے گئے پرامس نہیں توڑتا یو لوزر "وہ اپنے ہی سائز جتنی چھڑی" برف میں گاڑھتا بولا۔

سرخ کوٹ والی کچھ تذبذب کا شکار ہوئی تھی

"آخر کونسی بات زیادہ بری تھی وعدہ توڑنا یا اپنا تحفہ بطور تحفہ کسی اور کو دینا"

بھورے کوٹ والی کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی"

"تم دنیا کے سب سے روڈ اور بد تمیز بچے ہو"

بد تمیز بچے نے دونوں ہاتھ دائیں بائیں کمر پر دھر کے تیوری چڑھائی

آنکھوں سے نکلتے ہوئے پانی کو ننھے ہاتھوں سے صاف کیا گیا

میں نے تم سے کیا بد تمیزی کی ہے؟"وہ عین اُس کے سر پر کھڑا ہو کے دھاڑا"

تم نے مجھے لوزر کہا" دنیا کا سب سے بڑا دکھ تھا جو رو رو سنایا گیا اور سننے والا بڑا ہی بے حس تھا ہنس ہنس" کے لوٹ پوٹ ہوا۔

لوز کو لوزنہ کہوں تو وِنر کہوں "اپنی بات کی تائید سُرخ کوٹ والی سے چاہی"

یس یو آر رائٹ بڈی۔۔۔ شی از لوزر۔۔۔۔

"لوزر۔۔۔ لوزر۔۔۔ لوزر۔۔۔"

وہ دونوں زور و شور سے کہنے لگے تو

لوزر نے سہم کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا

"سب سن رہے ہیں پلیز چپ ہو جاؤ۔۔۔"

ہاہاہا۔۔۔اب بد تمیز بچہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے اور زور سے ہنسا

"کون سن لے گا یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔کیا تم نے کوئی گھوسٹ دیکھا ہے"

لوزر کو شرمندگی کے احساس نے آن گھیرا وہ ہمیشہ اُسے ایسے ہی پزل کر دیتا تھا

اپنی باتوں سے۔۔۔اپنی ہنسی سے۔۔۔اپنی خوفناک آنکھوں سے۔۔۔

وہ کیسے بتاتی "گھوسٹ تو "وہ" تھا۔۔۔جو ہر لمحہ اُسے ڈراتا تھا

وہ دونوں جیسے حلق پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہے تھے جی چاہا" کہہ "دے مگر۔۔۔کیسے کہا جائے آخر دہشت جو اتنی تھی

ہاں ہاں سُن لے گے "آخر اپنی عزت بھی تو پیاری تھی سو کانوں پر ہاتھ رکھ کے چیخ کے کہا"

اچھا کون ہے ؟"وہ اب اُسکی نم آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا"

یہ۔۔۔برف۔۔۔یہ پہاڑ۔۔۔اور۔۔۔اور۔۔۔

گال پر پھسلتے آنسو کو جلدی سے صاف کیا ارد گرد نگاہ دوڑائی

اور۔۔۔۔

اور اب وہ پھنس گئ تھی

اور؟" آنکھیں دکھا کر پوچھا"

اُسکا حلق خشک ہوا تھا" اور وہ تمہارے آئس برگ ہارسسز" سب سن لیں گے سب۔۔۔۔

ہاتھوں کو کھول کر اُن "سب" کی عکاسی کی گئ۔

میں نے تم سے کہا تھا ناں بڈی۔۔۔ شی از مینٹلی سِک۔۔۔" سرگوشیانہ انداز میں سرخ کوٹ والی" کے کان میں کہا

سرگوشی سن لی گئ تھی

سرخ کوٹ والی نے متعجب نگاہوں سے اُسے دیکھا

یہ بہت عجیب باتیں کرتی ہے۔ دیکھو جیسے ابھی کہہ رہی تھی پہاڑ سن لیں گے۔۔۔ "

اب پہاڑ بھی سنتے ہیں کیا؟" سرخ کوٹ والی کی آنکھیں پھیلی تھی وہ ذرا سا آگے ہوئی چھوٹے چھوٹے" ہاتھ لبوں کے اطراف میں رکھے اور کان کے نزدیک جا کے بولنے لگی" ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو ماؤنٹینز آر نان لیونگ۔۔۔" جیسے یاد آیا ہو

اور اب کے لوزر کو دُکھ ہوا تھا, ٹھوڑی لرزنے لگی سوں سوں کر کے آنسو روکنے کی سعی کی "یہ تو وہ "بھی جانتی تھی پر۔۔۔۔

آہ۔۔۔ گوسٹ کی وحشت نے اُسے پزل کیا پھر وہ ڈری اور "ڈر" نے سارا کام خراب کیا

تو قصور کس کا ہوا۔۔۔ گوسٹ کا ناں "دل میں حساب کتاب کر کے خود کو تسلی دی گوسٹ پر الزام ثابت ہوا اور دل نے خود کو "بری" کیا۔

تم چھوڑو اس لوزر سائیکو کو آؤ میں تمہیں بتاؤ کہ میں نے یہ ماؤنٹین واریئر کیوں بنائے تھے اور مجھے یہ " کیوں پسند ہیں" وہ سرخ کوٹ والی کے شانے پر ہاتھ رکھتا چلنے لگا

.جبکہ کہ "لوزر" وہیں کھڑی رہ گئ

☆☆☆☆☆

تم نے کہا تھا ان چھٹیوں میں چند دن تم میرے ساتھ گزاروں گے مجھے وقت دو گے اور کوئی کام نہیں " "کرو گے پھر تم بیگ کیوں پیک کر رہے ہو

اُسے باہر جانے کے لیے تیار دیکھ کر وہ مایوسی سے پوچھ رہی تھی۔

میری زندگی میں تم سے زیادہ بھی اہم چیزیں ہیں فریال۔۔۔ مجھ پر ذمہ داری ہے, میں سب کچھ " "چھوڑ چھاڑ کر تمہارے ساتھ ہینگ آؤٹ نہیں کر سکتا

صرف تین دن کی بات ہے" وہ اُسکی تلخی کو انداز کرتی کہہ رہی تھی۔"

یہ حسیب کی باتوں کا اثر تھا جو ایک بار پھر وہ تحمل سے کام لے رہی تھی۔

تمہارے لیے صرف تین دن ہونگے لیکن یقین کرو" میں اس وقت تین گھنٹے بھی ضائع نہیں" کر سکتا۔ میں لیڈر بننے جا رہا ہوں اور سیاست کوئی مذاق نہیں ہے پورے ملک کی ذمہ داری ہے مجھ "پر۔ اپنے کیے کے لئے جواب دہ ہوں میں

"ذمہ داری تو ہم بھی ہیں ہمارے معاملے میں بھی تم جواب دہ ہو کمال"

"فریال پلیز۔۔۔ موڈ خراب مت کرو۔ اور نہ ہی میرا وقت برباد کرو"

"یعنی تم کہہ رہے ہو کہ تم میں میرے ساتھ رہو گے تو وقت برباد کرو گے اپنا؟"

"ایسا تم خود سوچ رہی ہو۔۔ میں نے نہیں کہا"

"تمہارے لیے دنیا کی ہر شے اہم ہے سوائے میرے"

میرے پاس تمہارے شکوے سننے کا وقت نہیں ہے۔ تم نے ڈنر پر جانا ہے, ملک سے باہر جانا ہے یا" کوئی پارٹی آرگنائز کرنی ہے تو تم کرو جتنے پیسے چاہے خرچ کرو انجوائے کرو اپنے فرینڈز کو انوائٹ کرو" وہ اب قدرے نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔

کوئی بھی دوست تمہاری جگہ نہیں لے سکتا کمال۔ میری ہر انجوئے منٹ تمہارے بغیر پھیکی ہے"
"ادھوری ہے

وہ نم آنکھوں سے اُسے دیکھتی کہہ رہی تھی

"فریال بچوں کی طرح ضد نہ کیا کرو۔۔۔ مجھے تمہاری یہ لاابالی حرکتیں اور جذباتی پن پسند نہیں۔۔"

تمہاری اُنہی باتوں نے مجھے ڈپریشن کا مریض بنا دیا ہے کمال۔۔۔ صبح شام خود کو پُرسکون رکھنے کی"
خاطر نا جانے کتنی دوائیاں کھاتی ہوں مگر دل پھر بھی بے قرار ہی رہتا ہے" وہ بہتے آنسو صاف کرتے
ہوئے کہہ رہی تھی "تمہاری پاس پوری دنیا کے لئے وقت ہے بس ایک "فریال" کے لئے وقت کا
"فقدان ہے

"تمہاری انہی باتوں اور خود ساختہ مفروضوں نے تمہیں ڈپریش کا مریض بنایا ہے میں نے نہیں۔۔۔"

اور اُس توہین کا کیا جو تم میری کرتے ہو۔۔ مجھے نظر انداز کر کے۔۔۔"

"کیسا لگتا ہے جب کوئی آپ کی توہین کرے۔۔ رتی برابر بھی اہمیت نہ دے۔۔۔

فار گاڈ سیک فریال۔۔۔ بدلو خود کو۔۔۔ نکالو ان سوچوں سے خود کو باہر۔"

میں تمہیں نظر انداز نہیں کرتا, میں صرف اپنے پولیٹیکل کریئر پر فوکس کر رہا ہوں, تمہیں اتنی سی
"بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی

تو تم سیاست چھوڑ دو۔۔۔ ہماری خاطر۔۔۔ تمہارے پاس سب کچھ تو ہے کسی چیز کی کمی نہیں۔۔۔ پھر اتنے پیسے کا کیا کرو گے تم۔

دن رات کمپینز کرتے ہو۔۔ کام کرتے ہو۔۔ تم اپنا آپ بھی بھول گئے ہو آخر یہ سیاست کیا دے گی تمہیں؟"

میں یہ سب پیسوں کی خاطر نہیں کر رہا۔۔۔ پیشن ہے یہ میرا۔۔۔ سیاست کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔۔۔ لیکن تم کچھ نہیں سمجھو گی اور نہ ہی اب میں تمہیں کچھ سمجھانا چاہتا ہوں اس لیے تم باہر چلی جاؤ"

"میں کہیں نہیں جاؤ نگی نہ تمہیں جانے دونگی"

میں نے پہلے ہی سب بتا دیا تھا کہ اب میری اولین ترجیح سیاست ہے اور اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو یہ شادی مت کرو۔

اور اگر کرنا چاہتی ہو تو کبھی مجھ سے اپنی زندگی یا اس شادی کو لے کر نفع نقصان کی بات مت کرنا۔

تمہارا لائف سٹائل اور میری ترجیحات مختلف ہیں اس لئے تم پیچھے ہٹ جاؤ

مگر تم نے ضد کی اقبال انکل کو میرے سامنے لا کھڑا کیا۔۔ وہ میرے لیے صرف میرے باپ کے عزیز دوست نہیں تھے بلکہ باپ جیسے تھے۔۔ میں چاہ کر بھی اُنکی بات رد نہیں کر سکا۔

یہ شادی اور میرا ساتھ تمہاری اپنی چوائس تھی پھر یہ بحث کیوں؟"

"اور اگر تم ہر دوسرے دن بعد یہی جنگ جاری رکھو گی تو میرے لئے برداشت کرنا مشکل ہو جائے گا تنگ تو میں آ گئی ہوں۔۔۔ تمہاری روز روز کی نصیحتوں سے۔۔ تم اپنے آگے کسی کو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔۔۔

"تمہاری نگاہ میں سب غلط ہیں بس تم ٹھیک ہو

تنگ آ گئی ہو تو جا سکتی ہو" وہ ہر روز کی اس بحث سے زچ ہو گیا تھا۔"

تم کس طرح کے انسان ہو کمال۔۔۔ کس طرح کے۔ اُسکی آواز میں نمی گھُلی تھی۔"

کیا نہیں کیا میں نے تمہارے لیے۔۔ کیا سے کیا کر لیا خود کو

تم نے کہا تمہیں فیشن انڈسٹری پسند نہیں۔۔۔

میں نے چھوڑ دی

تم نے کہا فریال حریم سے محبت کرو اُسے ماہ جبین کی کمی محسوس نہ ہو۔۔

میں نے حریر اُسے فوقیت دی۔۔۔ اپنی اولاد ایک طرف کر کے حریم کو سینے سے لگایا۔

میں نے زندگی میں کبھی معمولی سی چیز پر بھی کمپرومائز نہیں کیا پر تمہاری خاطر یہ بھی کیا۔۔

لیکن اس سب کے باوجود تم کچھ بھی سننا نہیں چاہتے سمجھنا نہیں چاہتے" وہ تھک کر کاؤچ پر ڈھے گئی تھی۔

میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمیں اب ساتھ نہیں رہنا چاہیئے۔ "

"میں تمہاری خاطر سیاست پہ کمپرومائز نہیں کر سکتا

فریال کو اُسکی بے حسی پر رونا آیا۔۔۔

تم اگر یہ سب برداشت نہیں کر سکتی تو چلی جاؤ میں واقعی تمہیں نہیں روکونگا۔۔ لیکن حر تمہارے" ساتھ نہیں جائے گی۔

"تم جب چاہو یہاں آؤ حر کے ساتھ چند گھنٹے گزارو یا چند دن تمہیں کوئی نہیں روکے گا

اُسکا انداز دوٹوک تھا۔

فریال نے گیلی آنکھوں سے اُسکا بے تاثر چہرہ دیکھا" تو یہ ہر قربانی مجھ سے چاہتا ہے" اب کے فریال کی نگاہوں میں اُسکے لیے اجنبیت در آئی تھی جیسے وہ اُس شخص کو جانتی ہی نہ ہو

ایک وقت تھا جب وہ اُسکی شخصیت سے متاثر تھی مگر آج اُسکی جانب دیکھنے سے بھی گریزاں تھی۔

☆☆☆☆☆

رات کے کسی پہر اُسکی آنکھ کھُلی تھی سرد موسم میں بھی حلق خشک محسوس ہوا تو نگاہ دائیں جانب گھمائی جگ سے پانی گلاس میں اُنڈیلا جو پیاس بجھانے کے لئے ناکافی تھا

ایک کے بعد دوسرا اور تیسرا گلاس خالی کر کے سابقہ پوزیشن میں رکھا۔

سلیپر پہن کر شال کندھوں پر ڈالی آہستگی سے چلتی بالکونی میں آئی

حادثے کا تعلق اُس فون کال سے تھا یا وجہ کچھ اور ہے "وہ اب تک شاک کے عالم تھی سوچنے پر بھی کوئی سرا ہاتھ نہیں آرہا تھا

کیا میری نے کیا یہ سب۔۔۔

نہیں۔۔۔

وہ تو میرے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی بلکہ کوئی بھی نہیں جانتا پھر۔۔۔۔

اب اُسے خود پر غصہ آنے لگا تھا بات پریشانی کی تھی۔۔۔وہ بات جو اُسکے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا اب جان گیا تھا, نقصان پہچانا آسان ہو گیا تھا

کچھ دواؤں کا اثر تھا اور زیادہ سوچوں کا اُسے اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہوا

کم ڈاؤن۔۔۔ریلیکس۔۔"طویل سانس خارج کرتی وہ خود کو تسلی دینے لگی "مجھے اس معاملے پر تحمل
"سے سوچنا ہو گا

خود کو نارمل کر کے وہ پلٹنے لگی جب نگاہ پول کے گرد ٹہلتے فون کان سے لگائے حزام داؤد پر پڑی

سیاہ ہائی نیک اور سیاہ ٹراؤزر پہنے وہ ان فارمل سے حلیے میں تھا

گولڈن براؤن بال بے ترتیب تھے وہ نیچے ہوا خوری کے لئے جانا چاہتی تھی اُسے دیکھتے ہی ارادہ ترک کیا پھر اچانک کچھ یاد آنے پر پہلے خیال کی نفی کرتی گراؤنڈ فلور کی طرف چل دی۔

نیچے آنے پر اُسے ٹھنڈ کا شدت سے احساس ہوا تھا شال کو دونوں ہاتھوں سے تھام اچھی طرح لپیٹا

فون بند کرتا وہ مڑا تو نگاہ نزدیک آتی حر پر پڑی بے ساختہ لبوں نے مسکراہٹ کا احاطہ کیا

ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا وہ قریب آچکی تھی

پھر کیسا لگا میرا گفٹ؟"مسکراہٹ مزید گہری ہوئی"

اُسنے پہلے نا سمجھی سے بھوری آنکھوں میں جھانکا پھر یکدم سے جھما کا ہوا۔۔۔

کچھ ایسا تھا جو وہ مِس کر گئی تھی۔۔۔کچھ ایسا تھا جو اُسے ہٹ کر رہا تھا۔۔۔

وہ سوچ سوچ کر تھک گئی تھی مگر وہ "حزام داؤد" کو کیوں بھول گئی تھی۔۔۔

وہ اتنا کُول بن رہا تھا تو اس لئے۔۔۔

یکدم اس قدر پُر سکون دکھائی دینے لگا تھا تو اس لئے۔۔۔

آخر حزام داؤد سے خیر کی توقع کیسے کی جا سکتی تھی

اُف۔۔۔ تو وہ تعریف کر کے اُسے بے وقوف بنا رہا تھا۔۔ اُسکی توجہ ہٹا رہا تھا, لوگ محض الفاظ بدلنے میں ماہر ہوتے ہیں مگر وہ تو تاثرات بدل لینے کا بھی ماہر تھا

حزام داؤد تو وہ شخص تھا جس کی آنکھیں نہ سچ کا پتہ دیتی تھی نا جھوٹ کا۔۔۔

لمحوں کے لئے ہی سہی مگر وہ غافل کیوں ہو گئی تھی۔۔

یہ سب آپ نے کیا؟" نگاہوں میں پل بھر کے لئے حیرت اُبھری تھی"

مخالف کی نگاہیں چمکی تھیں خود کو داد دینے کے سے انداز میں کالر جھاڑے

بیوی ذہین ہو سیاست دان بھی تو تحفہ ٹکر کا ہونا چاہیئے" معمولی تحفے تو حرمحتشم کی شان کے خلاف" ہیں۔

تحفہ وصول کرنے والا اتنا عالیشان ہو تو تحفہ دینے والے کو کم میں سودا نہیں کرنا چاہیئے۔

تو پھر کیسا لگا آپ کو میرا ویڈنگ گفٹ" وہ سر کو ذرا سا جھکا تا عین اُسکی آنکھوں جھانکتا پوچھ رہا تھا۔

حر کے لبوں کا احاطہ زہر خندہ مسکراہٹ نے کیا

"یقین مانو ایسے تحفے کی توقع تو میں نے بھی نہیں کی تھی"

کر دیا ناں حیران۔۔"ابرو اُچکاتے پوچھا گیا"

واقعی۔۔۔"انداز داد دینے والا تھا"تحفے سے زیادہ اپنی سوچ پر حیران ہوں آخر بھول کیسے گئی کے "
"میرے سامنے حزام داؤد ہو اور گھٹیا پن کا مظاہرہ نہ کرے۔۔۔کیسے ممکن ہے

یہ۔۔۔یہ۔۔۔چیز"اُسنے ہاتھ لہرا کر اُسکے جواب کو خُوب انجوائے کیا تھا"

شرم نہیں آئی آپ کو مسٹر حزام۔۔"نگاہوں میں نفرت ہی نفرت تھی"

نہیں۔۔۔بلکل نہیں۔۔۔۔ویسے ہی جیسے آپ کو نہیں آئی"چبا چبا کر کہا گیا۔"

حر نے آنکھیں چندھی کی

خود کو زخمی کیا چوٹ پہنچائی۔۔۔۔جسٹ فار اے سیٹ"(صرف ایک کرسی کے لئے)تو یہی تھا آپ "
کا فیئر پلے۔۔۔؟

حر نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

کانٹ بی لیو۔۔۔"سچ کا پہاڑہ پڑھنے والی حر محتشم کرسی کے لئے اس حد تک گر گئی۔۔۔"

ویل ڈن "تالی بجا کر داد دی گئ"

اب حر کی پیشانی پر بل پڑے "لفٹ میں اُس ڈرامے کی ضرورت کیا تھی مجھ سے پوچھ لیا ہوتا میں بتا دیتی۔۔۔۔

"اور اگر جان ہی گئے تھے تو موقع کیوں گوا دیا

کبھی کبھار دشمنوں کو مارجن دے دینا چاہیئے مائی ڈیئر وائف تا کہ پیروں سے زمین کھینچی جا سکے" " سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولا۔

وہ شال کو ایک ہاتھ سے مضبوطی سے تھام کر اُسکے مقابل آئی گرفت اس قدر مضبوط تھی جیسے ضبط کر رہی ہو۔۔۔اور بڑی مشکل سے کر رہی ہو

میں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ میرا دشمن اس قدر کم ظرفی کا مظاہرہ کرے گا۔۔۔ غلطی کی یاد رکھنا" "چاہیئے تھا

اُسکی رگیں تنی تھی "اُس وقت میری دشمن کی اعلی ظرفی کہاں گئ تھی جب وہ خود پر حملہ کروا کے دنیا جہاں کے سامنے مجھے مشکوک کر رہی تھی "کیا یہ ہے حر محتشم کی اعلی ظرفی تھی۔۔۔۔؟ نفرت سے کہا گیا

حر کے چہرے کی رنگت پل بھر کے لئے اُڑی تھی "میں نے۔۔۔؟" اپنی طرف اشارہ کیا "میں نے خود پر حملہ کروایا۔۔۔

"کس لئے۔۔۔؟ تاکہ خود کو زخمی کر سکوں؟

,تاکہ ووٹ حاصل کر سکو۔۔۔ مجھے ہرا سکو۔۔۔ دنیا کے سامنے بدنام کر سکو"

انڈر اسٹیمیٹ کیا میں نے آپ کو" وہ نفی میں گردن ہلا رہا تھا انداز ایسا تھا جیسے اپنی لاعلمی پر افسوس کر رہا ہو۔

تو نہیں کرنا چاہیئے تھا" وہ گردن اونچی کرتی کہہ رہی تھی جیسے اُسے غلطی کا احساس دلا رہی ہو۔"

آپ میری سوچ سے زیادہ فاسٹ ہیں"؟۔۔ وہ آنکھوں میں غصہ لیئے کہہ رہا تھا" آپ نے عین وقت" پر اپنا راستہ تبدیل کیا,لوکیشن چینج کی۔۔۔ کیونکہ جس شاہراہ سے آپ نے گزرنا تھا وہاں سخت سکیورٹی تھی وہاں آپ کا پلان فلاپ ہو سکتا تھا۔۔۔" وہ اب اُسے سراہ رہا تھا۔۔۔ داد دے رہا تھا

میری بیوی کو اتنا ہی شارپ ہونا چاہیئے۔۔۔

ڈرپوک لوگ مجھے اٹریکٹ نہیں کرتے۔۔۔

یونو!۔۔۔وہ سر اُٹھا کر اُسکی جانب دیکھنے لگا"اس وقت مجھے آپ پر شدید غصہ آرہا ہے اتنا کہ دل چاہ" رہا ہے اسی لمحے آپکے سینے میں گولی اُتار کر آپ کے جھوٹ کو سچ کر دوں۔۔۔اور ساتھ ہی آپ کی بے باکی پر پیار آرہا ہے مجھے۔۔۔۔اتنا کہ آپکے زخم پر مرہم رکھ دوں۔

کیا بیک وقت ایک ہی شخص پر ایک ہی لمحے میں پیار اور غصہ آسکتا ہے؟"وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتا سوال کر رہا تھا

"بلکل آسکتا ہے۔۔۔جیسے مجھے آرہا ہے"

کیا۔۔۔پیار؟"وہ پھر سے مسکرا رہا تھا"

ہاں۔۔۔۔"پیار۔۔!اتنا کہ زہر کا خنجر آپ کے دل میں گاڑ دوں۔۔۔اور افسوس بھی نہ کروں"وہ" اُسی کے انداز میں بولی تھی

حزام گردن جھکا کے دل کھول کے ہنسا تھا

پھر سر کو اُٹھائے بنا ہی گردن موڑی"آئی لائک یور ایٹی ٹیوڈ"(مجھے تمہاری یہ ادا پسند ہے)

ہاتھ سے اُسکی طرف اشارہ کر کے سراہا

سوچیں اگر دشمنوں کو پتہ لگ جائے تو ایک لمحہ نہ لگائیں آپ کو ختم کرنے میں۔مرنے کے بعد زخمی" "ہونے سے کہیں زیادہ ہمدردی سمیٹیں گی

اور کیا ہوا اگر راتوں رات حزام داؤد ہی نہ رہے تو۔۔۔؟" انداز پُر سوچ تھا" الزام بھی نہیں آئے گا"
"کسی پر۔۔۔" اُبھرتے ہوئے نوجوان سیاستدان کا آئیلورو فوبیا کے باعث انتقال

ہیڈ لائز کچھ ایسی ہی ہونگی۔۔۔ وہ اب ہاتھ کنپٹی رکھ کر سوچنے کے انداز میں بولی

حزام کی مسکراہٹ سمٹی

چند دن کی دلھن اور پھر حزام داؤد کی بیوہ۔۔۔" چچ چچ چچ۔۔۔"

حزام داؤد کی بیوہ زیادہ ہمدردیاں سمیٹے گی۔۔۔ نہیں۔۔۔؟" وہ اب استہفامیہ ابرو اُچکاتی پوچھ رہی تھی
"جیسے کہہ رہی" میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا

کیا ہوا؟ ٹینشن ہو رہی ہو" سینے پر ہاتھ باندھتی پوچھنے لگی "

حزام کا چہرہ پل بھر میں سُرخ ہوا تھا

"آپ اپنی بلی کو اس لئے لائی ہیں؟ تاکہ مجھے مار سکیں۔۔۔"

"توبہ!۔۔۔ کانوں کو ہاتھ لگایا" معصوم سی بلی ہے کوئی قاتلہ تھوڑی ہے

میری بیماری کو لے کر مجھے بلیک میل کر رہی ہیں؟" وہ مشتعل ہوا تھا"

اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں مسٹر حزام۔۔ کم ڈاؤن۔۔۔"

کیا میں خفا ہوئی آپ سے ؟ کیا میں نے غصہ کیا؟" افف کیا احسان تھا کیا بے نیازی۔۔۔

اب تو آپ کو مجھ پر بلکل بھی پیار نہیں آرہا ہو گا۔۔۔؟ ہے ناں؟" معصومیت کی انتہا تھی۔"

حزام کا پارہ ہائی ہوا

وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے رہی تھی اور حزام کو وہ "پتھر" اپنے سر پر پڑتے محسوس ہو رہے تھے۔

برابری کی سطح پر دشمنی نبھانا چاہتے ہیں تو پھر۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکی تھی حزام کی نگاہوں نے "
اُسے ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا

چلیں معاف کیا۔۔۔ مگر ہر بار معاف نہیں کرو نگی۔۔۔ اگر دوبارہ غلطی کی تو سزا بھگتنی ہو گی" انداز"
وارننگ دینے جیسا تھا۔

حزام کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا

وہ نہ کہتے ہوئے بھی کیا کہہ گئ تھی وہ بڑی اچھی طرح سمجھ گیا تھا

"تم میرے راز کی حفاظت کرو میں تمہارے راز پوشیدہ رکھو نگی"

ٹھنڈ بڑھ گئی ہے چلنا چاہیئے اب" حزام کے سر دپڑتے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی وہ اپنائیت سے ایسے بولی"
جیسے اُن کے مابین کوئی سرد مہری نہیں

"دونیوزرپوٹرپول کے دوسری سائڈ پر ہیں ہماری دو تین تصویریں بھی لے چکے ہیں"

وہ پنجوں کے بل اُونچی ہوتی حزام کے کان میں سرگوشی کرنے لگی

حزام نے زرا سی نگاہ ترچھی کی وہ اُس لمحے اُسکے بے حد قریب تھی اور بڑی بے باکی سے اُسکے تاثرات دیکھنے کی سعی کر رہی تھی۔

"آں ہاں۔۔۔ پیچھے مت دیکھیں انہیں شک ہو جائے گا"

اُسکی گردن موڑنے سے پہلے ہی وہ اُسے روک چکی تھی

تو کیا اب اُن کے سامنے آپ کے ساتھ رومانس کروں" چڑ چڑا جواب آیا"

اب کے مسکرانے کی باری حر کی تھی

"ٹوبی اونسٹ۔۔۔ حزام داؤد صرف ایکشن میں اچھا لگتا ہے"

"حزام نے تیوری چڑھائی "گوٹو ہیل وِدیور تھاٹز

. کہہ کر وہ ہوٹل کے اندرونی حصے کی جانب چل دیا

☆☆☆☆

جب نانا کی ڈیتھ کے ہوئی تھی تب آپ نے پوری رات جاگ کر گزاری تھی پھر سیاسی گرما گرمی نے" آپ کو نیند سے دور کیا۔۔ مگر آج۔۔۔ آج تو جشن کا دن تھا آپ کے لئے پھر آنکھوں سے نیند کیوں "غائب ہے؟ اب تو آپ کو پُر سکون ہو جانا چاہیئے آپ نے ضد کی اور جیت گئیں

وہ لان میں رکھی گئ آرام دہ کرسی پر آڑی ترچھی پوزیشن میں لیٹنے کے سے انداز میں آنکھیں موندیں ہوئے تھی لکڑی کی بنی نئے طرز کی فینسی میز پر دھرا کافی کا کپ خالی تھا صبیح کی آمد پر اُسنے نگاہیں ذرا سی واہ کیں اور ایک بار پھر اُسی طرح بند کر لیں۔

صبیح چہرے پر آتی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کرتی سامنے کی کرسی اُسکے نزدیک کرتی براجمان ہوئی پھر گردن گھما کر اُسے دیکھا

کل آپ کی اوتھ سیر یمنی (حلف برداری کی تقریب) ہے کیا اُسکی وجہ سے جاگ رہی ہیں یا دو دن" "پہلے پیرس میں جو ہوا اُسکی وجہ سے پریشان ہیں؟

تمہیں کس نے کہا میں پریشان ہوں؟" اُسنے پُر سکون لہجے میں استفسار کیا"

"کیا نہیں ہیں؟"

امم ہمم" اُسنے تردید کی۔"

مگر میں ہوں۔۔۔ آپ بے ہوش کیوں ہوئی تھیں؟" صبیح کی نگاہ اب اُسکے چہرے پر تھی جس کی آنکھیں ہنوز بند تھیں

"کیونکہ میں بھی انسان ہوں۔ گولی لگی تھی مجھے۔۔۔شاید تم بھول گئی"

آپ بلکل ٹھیک تھیں فنکشن شروع ہونے سے ڈاکٹر نے آپ کا کمپلیٹ چیک اپ بھی کیا تھا پھر اچانک۔۔۔" اُسنے دانستہ بات ادھوری چھوڑی

صبیح تم بہت زیادہ سوچنے لگی ہو اور ضرورت سے زیادہ سوال بھی کرنے لگی ہو؟ تمہیں صرف اپنی" لائف اور سٹڈی پر فوکس کرنا چاہیئے, کیونکہ یہ خود ساختہ سوچیں تمہاری نارمل روٹین لائف کو ڈسٹرب کر رہی ہیں۔ تم ان چیزوں سے دور رہ کر اپنے فیوچر پر فوکس کیوں نہیں کر رہی" اُسنے بند آنکھیں کُھول کر نگاہیں صبیح کی جانب کر کے پوچھا

کیونکہ میں بھی انسان ہوں "کھونے" سے ڈرتی ہوں۔"

یہ سوچ کر میری روح کانپ جاتی ہے کہ اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔" صبیح کی آواز مدھم تھی آنکھیں نم.

آپ اپنے ہی نہیں بلکہ ہمارے ساتھ بھی برا کر رہی ہیں, پہلے حزام داؤد سے شادی کی پھر اُن کے گھر شفٹ ہو گئی اس کے بعد وہ روڈ پر ہونے والی شدید فائرنگ اور پیرس میں ہونے والا حادثہ۔۔۔

آپ اس سے بھی زیادہ بڑی مشکل میں پھنس سکتی ہیں اور اگر ایسا ہوا تو ہم کیا کریں گے ؟" صبیح کے چہرے پر بے بسی تھی

اتنا نہیں ڈرنا چاہیئے صبیح۔۔۔ورنہ بعض ڈر آزمائش بن جایا کرتے ہیں,اور حقیقت کا روپ دھار کر" "روح کے ساتھ لپٹ جاتے ہیں۔۔۔جان نہیں چھوڑتے حتی کہ جان چلی جاتی ہے

"یہ سب انسان کے بس میں نہیں ہے۔۔۔"

"انسان کے بس میں سب ہے۔۔۔"

سب آپ جیسے نہیں ہوتے۔۔۔"اُسنے غصے سے کہا تھا"

"اور میں کیسی ہوں؟"

بہت سفاک۔۔جابر۔۔۔پتھر۔۔۔آپ کو کسی کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔۔۔بلکل پتھر کی طرح" "ساکت و جامد ہیں۔۔۔

اور تم سے یہ کس نے کہا کہ کسی کو"کسی"کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔۔۔؟"

اب کے صبیح نے نگاہیں اُٹھا کر اُسے دیکھا وہ اُسی کی جانب دیکھ رہی تھی

دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوتا صبیح جو آپ کی تکلیف محسوس کر سکے۔۔۔اُسی شدت اُسی تڑپ کے ساتھ رو سکے جیسے آپ روتے ہیں۔۔۔

کوئی آپ کی تکلیف کم نہیں کر سکتا کوئی آپ کا درد نہیں بانٹ سکتا۔۔۔

اگر بانٹا جا سکے تو ٹیسیں مدھم نہ ہو جائیں

درد اگر تقسیم ہو جاتے تو "ختم" نہ ہو جاتے۔۔۔

سب سے کارآمد دلاسہ وہی ہوتا ہے جو آپ خود کو دیتے ہیں اور خود کو تھپکی دینے کے لئے بہت ہمت درکار ہوتی ہے

ہمت کو حوصلے کا سہارا چاہیئے اور حوصلہ خوف کو کُچلنے سے آتا ہے, دنیا بے خوف لوگوں کی ہے۔

یہاں زندہ رہنے کے کچھ اصول ہیں اگر تم نے دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جینا نہ سیکھا تو یہ قدموں تلے روند دے گی پھر نہ تو تمہارا وجود باقی رہے گا نہ کوئی نشان۔

اس وقت مجھے کچھ بھی سمجھانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ میرا مائنڈ ان حادثات کو قبول نہیں کر پا رہا۔۔۔

"اس لئے پلیز آپ میری بات مان جائیں۔۔۔یہ جنگ چھوڑ دیں

دو دن بعد بطور وزیر اعظم میری حلف برداری کی تقریب ہے اور تم مجھ سے ایسی باتیں کر رہی"
"ہو۔۔۔یہ بہت اَن فیئر ہے صبیح۔۔

میں چاہتی ہوں آپ حلف برداری سے انکار دیں پیچھے ہٹ جائیں۔۔۔چھوڑ دیں کرسی۔۔۔حزام"
داؤد سے علیحدہ ہو جائیں۔۔۔

"بلکہ ہم پاکستان ہی چھوڑ دیتے ہیں شفٹ ہو جاتے ہیں پھر نہ کوئی سیاست ہو گی نہ قتل وغارت

کیسی بے وقوفانہ باتیں کر رہی ہو"حر کو صبیح کے انداز پر غصہ آیا تھا"

چاہتی کیا ہیں آپ۔۔۔"صبیح کی آواز قدرے اونچی ہوئی تھی"

تم کیا چاہتی ہو۔۔"وہ ٹیک چھوڑتی سیدھی ہوئی تھی"

"سکون چاہتی ہوں۔۔اور آپ ہم سب کی زندگی کو بے سکون کرنے پر تُلی ہیں"

تو چھوڑ دو مجھے چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔لاتعلق ہو جاؤ مجھ سے"حر نے بے حد آہستگی سے جواب دیا تھا"

صبیح کے اشتعال میں اضافہ ہوا تھا مگر نگاہوں میں افسوس ہی افسوس تھا جیسے دکھ ہوا ہو

آپ صرف اپنے بارے میں سوچتی ہیں آپ کو محض خود سے محبت ہے۔۔۔بہت خود غرض ہیں"
آپ"خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کرتی وہ بامشکل بول پا رہی تھی۔

ہاں میں ایسی ہی ہوں۔۔۔خود غرض۔۔۔مطلبی۔۔۔لالچی۔۔۔"وہ کرسی چھوڑتی کھڑی ہوئی اور ننگے پاؤں لان عبور کرنے لگی اُسکے پیروں کے وزن سے گھاس دب دب کر اُبھر رہا تھا جبکہ دوسری جانب صبیح کا دل ڈوب رہا تھا آنسو آنکھوں میں منجمد ہوئے تھے.

☆☆☆☆☆

"مجھے آپ سے ملنا ہے واپس کب آئیں گے آپ؟"کمرے میں داخل ہوتے ہی اُسنے شناسا نمبر ڈائل کیا تھا اور مخالف کے فون اُٹھاتے ہی فوری اُسکی آمد کا پوچھا

"تم ٹھیک ہو؟"

"میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔بلکل بھی نہیں۔۔کیا آپ جلدی واپس نہیں آسکتے؟ایک بار مجھ سے مل لیں"

"تم نے وہ کیا جو۔۔۔"

سب کیا ہے مگر اُسکے باوجود بھی خود کو بہتر محسوس نہیں کر پا رہی۔۔۔"

وہ فون کے دوسری جانب موجود شخص کی بات کاٹتی عجلت سے بولی

I don't understand how to explain my problem

i...

میں سمجھ نہیں پارہی اپنی مشکل کیسے بیان کروں)

(میں۔۔۔

"listen!No need to explain I can understand"

(سنو!وضاحت کی ضرورت نہیں میں سمجھ سکتا ہوں)

بہت سال بعد میرے ساتھ ایک بار پھر سے یہ سب کیوں ہو رہا ہے, کیا واقعی یہ سب ویسا ہے یا"

"میں۔۔۔

اس کا جواب مجھ سے بہتر خود تم اپنے آپ کو دے سکتی ہو۔"

"فلحال میں فوری طور پر واپس نہیں آسکتا کچھ دن لگیں گے اگر تم چاہو تو کسی اور۔۔۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں میں آپ کا انتظار کرونگی, آپ جانتے ہیں میں آپ کے سوا کسی پر بھروسہ "
"نہیں کرتی اور اب تو میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ کسی اور سے یہ سب ڈسکس کروں

"ہمم اینی وے کانگریچولیشن"

"تھینکس۔۔۔"

اس سے پہلے اُنکی گفتگو مزید طوالت اختیار کرتی حزام داؤد کا نمبر اُسکی فون کی سکرین پر بلنک کرنے لگا

"میں رکھتی ہوں پھر بات کرونگی آپ سے"

"اوکے ٹیک کیئر۔۔

رابطہ منقطع ہوتے ہی اُسنے حزام کی کال اٹینڈ کی "سونے سے پہلے میری آواز سننا چاہتے تھے؟

اِف آئی ایم ناٹ رانگ "لگتا ہے عادت ہو رہی ہے آپ کو میری "لہجہ یکدم ہشاش بشاش کرتی وہ اُسی ٹون میں مخاطب تھی جو ٹون وہ خالصاً حزام داؤد کے لئے اپناتی تھی

چبھتی سی۔۔۔بہت کچھ جتاتی سی۔۔۔باور کراتی سی۔۔

کچھ مخالف کو طیش دلاتی سی۔۔۔مخالف کا سکون تہس نہس کرتی آواز۔۔۔

وہی پُر سکون۔۔۔پُر اثر سی آواز جو پل بھر کے لئے کسی بھی شخص کو سمبھلنے اور بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دے

ٹھیک کہا دشمن کا چہرہ دکھائی دیتا رہے تو انسان غافل نہیں ہوتا اب آپ سامنے تو ہیں نہیں تو سوچا" آواز ہی سن لو"

دوسری جانب بھی حزام داؤد تھا ہار نہ ماننے والا تاثرات اور لہجے کو بدل لینے والا

ویسے آپ پہلے سے زیادہ توانا لگ رہی ہیں جبکہ میں تو سمجھ رہا تھا محترمہ حرڈر گئ ہیں"

اس لئے پیرس سے یکدم غائب ہو گئیں ایک دن بھی صبر نہیں ہوا میرے بغیر ہی فلائٹ لی اور یہ پاکستان واپس۔۔۔

اُسنے ہاتھ سے ہوائی جہاز کا اشارہ کر کے منہ سے آواز نکالی

میرے ساتھ آتیں تو سفر زیادہ حسین ہو جاتا آپ کا۔۔۔

مگر سفر تو دور کی بات آپ تو یہاں مبارک باد وصول کرنے بھی نہیں رکیں, میرا کمرہ ہی نہیں گھر بھی چھوڑ کے بھاگ گئ آپ, لگتا ہے میرے سرپرائزز آپ کو زیادہ پسند نہیں آتے۔۔۔

ابھی تو جیکی سے ملوانا تھا آپ کو اور۔۔۔

حر نے ناگواری سے رُخ موڑا آنکھیں مینچ کر سانس اندر کھینچا

بہت بولنے لگے ہیں آپ مسٹر حزام بہت زیادہ۔۔۔اور آج تو لگتا ہے خوش بھی ہیں آواز میں بھی" چاشنی گھلی ہے مگر الفاظ۔۔۔۔

"وہی پرانے انگارے۔۔۔

مخالف کا قہقہہ بلند ہوا تھا

حر جی بھر کے بد مزا ہوئی تھی

میری بیوی وزیر اعظم بنی ہے دو دن بعد ملک کو سمبھالنے کے لئے حلف اُٹھانے جا رہی ہے اس پر" "خوشی تو بنتی ہے۔۔۔اور اظہار بھی

صدمہ سر چڑھ کے بول رہا ہے یقیناً دل میں بہت درد محسوس ہو رہا ہو گا, بر داشت نہیں ہو رہا تو" بتائیں "گہرے سیاہ بالوں کو ایک طرف آگے کی جانب کر کے وہ بیڈ کراؤن سے سہارا لیتی بولی

سیاہ رنگ جچتا ہے آپ پر۔۔۔سیاہ بال۔۔۔سیاہ میکسی۔۔۔سیاہ نائٹ سوٹ۔۔۔اور۔۔۔

خیر جانے دیں

اُسکے انداز پر حر نے بے اختیار کمرے کا جائزہ لیا وہ کیسے جان گیا تھا کہ وہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھی

پل بھر کے لئے دونوں جانب خاموشی چھائی تھی جسے حر کے جملے نے توڑا

کیا آپ کچھ ایسا کر رہے ہیں مسٹر حزام جو آپ کو نہیں کرنا چاہیئے؟" وہ اب کمرے کے چاروں طرف" نگاہیں گھما رہی تھی

مثلاً۔۔۔" بے حد اطمینان سے پوچھا گیا"

آپ جانتے ہیں میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں۔۔" اُسنے لفظوں پر زور دیا""

میں کیسے جان سکتا ہوں آپ کے دل میں تھوڑی رہتا ہوں" انداز چڑانے والا تھا"

"حر کی پیشانی پر بل اُبھرے" آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں نے بلیک ڈریس پہنا ہے؟

او۔۔۔ کیا واقعی آپ بلیک ڈریس میں ہیں؟" لہجے میں بے پناہ حیرت تھی"

"ہاں۔۔۔ اور اب یہ مت کہیئے گا آپ نے اندازہ لگایا ہے"

"میں آپ کے بارے میں اندازے نہیں لگاتا۔۔۔"

"یعنی آپ نے میرے کمرے میں کمرہ نصب کیا ہے؟"

"نہیں۔۔۔"

جھوٹ۔۔۔! مجھے ڈبل کراس مت کریں مسٹر حزام" اب کے لہجہ ترش ہوا تھا"

"آپ کی قسم میں نے آپ کے کمرے میں کوئی کیمرہ نصب نہیں کیا"

اُسکی فرینکنس پر حر جز بز ہوئی فون کان سے ہٹا کر حیرت سے فون کو گھورا

کیا آپ میری باتوں سے پریشان ہو رہی ہیں؟" اُسکے لہجے میں عجیب سی خوشی تھی جو حر کو بھلی نہیں" لگی تھی

آپ کی یہ حسرت کبھی پوری نہیں ہو گی مسٹر گروم۔۔۔"

پریشان تو میں بلکل نہیں ہوں البتہ حیران ضرور ہوں۔۔۔ آپ کو جیت جانے کا اتنا یقین تھا پھر ہار کر اتنے خوش کیوں ہیں۔۔۔ کوئی خاص وجہ۔۔۔؟"

,وہ کُھل کے ہنسا تھا" آپ جیتیں یا میں بات تو اب ایک ہی ہے

"کیا نہیں ہے؟

میرے پاس آپ کی بے تکی باتیں سننے کا وقت نہیں ہے" اُسنے فون بند کر کے ایک طرف رکھا"

اس بوڑھے کا دماغ کھسک گیا ہے۔

بڑبڑاتی ہوئی وہ آنکھیں بند کر گئی۔

☆☆☆☆

بعض دفعہ دل چاہتا ہے انسان ماضی میں واپس جا کر ماضی کی غلطیوں کو ٹھیک کر لے ان تمام" کوتاہیوں کو جو روح کو گھائل کرتی ہیں"

وہ ریت پر آڑی ترچھی لکیریں بناتی کہہ رہی تھی۔

میں پچھتا رہی ہوں بہت زیادہ ریگریکٹ ہے مجھے حسیب۔۔۔میں نے بابا کی بات مان لی ہوتی تو سب "
مختلف ہوتا۔

۔"میں تمہیں یہاں اس لئے تو نہیں لایا کہ تم ماضی کی تلخیوں میں کھو کر خود کو کوسو۔۔۔

"جو ہو گیا تم اُسے بدل نہیں سکتی پھر ماضی کے متعلق سوچ کر خود کو ہلکان کیوں کر رہی ہو

فریال نے اُسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ یونہی ریت پر لکیریں بناتی رہی اور وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا غائب دماغی سے اُن لکیروں کو تکتا رہا۔

اُس لمحے ساحلِ سمندر پر لہروں کا شور تھا اور ہواؤں کی خاموشی کو چیرتی سناہٹ مگر اُن دونوں کے دلوں میں انتہا کی خاموشی تھی۔

حسیب غیر معمولی طور پر خاموش تھا ورنہ وہ اکثر اُسے چیئر اپ کرنے کی کوشش کرتا تھا۔وہ جتنی بھی خاموش رہتی مگر وہ بولتا ہی رہتا مختلف چیزیں دکھا کر اُسکا دھیان بٹانے کی کوشش کرتا۔

اگر وہ پہلے والی فریال ہوتی تو لمحوں کی تاخیر کے بنا جان جاتی کہ سامنے بیٹھا شخص کس قدر ڈسٹرب ہے

مگر وہ تو پچھتاوں میں گھری دنیا جہاں سے بے زار تھی۔

شادی کرنا چاہو گی مجھ سے ؟"کئی ثانیئے اُسکے جھکے چہرے کو دیکھنے کے بعد وہ اطمینان سے بولا"

اُسکے اچانک کیئے جانے والے سوال پر وہ چونکی تھی۔

سمندر کی تیز رفتار لہر اُسکے پاؤں کو چھوتی واپس پلٹ گئی۔

وہ نگاہوں میں حیرت لیے بے اختیار ہی سر اُٹھا کر اُسکا چہرہ دیکھنے لگی جہاں بلا کی سنجیدگی تھی۔

وہ حسیب سے ایسے سوال کی توقع نہیں کرتی تھی۔ مر کر بھی نہیں۔۔۔

تم کب سے مذاق کرنے لگے حسیب" وہ آنسو صاف کر کے مسکرائی"

مذاق تو نہیں کر رہا ہاں اگر تم میری سنجیدگی سے کہی بات کو مذاق میں اُڑا دینا چاہتی ہوں تو ٹھیک ہے"
"تمہاری خاطر محبت کو مذاق کہہ دیتا ہوں

اُسکی اگلی بات پر وہ مزید ششدر رہ گئی۔

محبت۔۔۔"محبت کہاں سے آ گئی بیچ میں؟" یکدم اُسے اپنا دم گھٹا ہوا محسوس ہوا تھا"

محبت۔۔۔۔وہ تو ہمیشہ سے ہی تھی مگر تم کہیں کھو گئی تھی۔"

میری محبت تو آج تک اُسی دہلیز پر تمہاری منتظر ہے جہاں تم محتشم کمال کا ہاتھ تھامتی اسے پیروں میں روندتی چلی گئی تھی۔۔۔

اُسکے لہجے میں کچھ تو تھا جو فریال کو محتاط کر گیا تھا۔ یکدم وہ اُسے اجنبی محسوس ہوا تھا

آج تم کیسی باتیں کر رہے ہو حسیب" وہ اُسکی باتوں سے پریشان ہوتی مستفسر ہوئی۔"

پتہ نہیں کیسی باتیں کر رہا ہوں, مجھے لگتا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔دل بوجھل ہے آج بہت""
"اُسکی آنکھوں کے کنارے زرا زرا نم ہوئے تھے

فریال کی حیرت میں کچھ اور اضافہ ہوا تھا

تم پہلے ایسے نہیں تھے حسیب" وہ کہے بنا رہ نہیں سکی تھی۔"

فریال اقبال ایسی ہی تھی جو محسوس کیا بول دیا۔

تم بھی تو پہلے ایسی نہیں تھی فریال" حسیب عالمگیر نے آج دل کی کہنے کی ٹھانی تھی۔"

کیا ہوا ہے؟" وہ اُسکی کیفیت سمجھ نہیں پا رہی تھی۔"

"کیسے۔۔۔؟"

تمہیں اور کیسے..؟ فریال کے آنسو خشک ہونے لگے تھے"

بڑی دیر کر دی تم نے یہ سوال کرنے میں, اتنی مدت لگا دی فریال۔۔۔اتنی کہ حسیب عالمگیر وہ رہا ہی" نہیں جو تھا۔

بعض سوال اگر مدتوں بعد پوچھے جائیں تو تکلیف تازہ ہو جاتی ہے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔۔۔ تم آج مجھ سے یہ سوال نہ کرتی, جب تب نہیں کیا تو آج بھی نہ کرتی۔۔۔۔

اب مجھ سے اب یہ مت پوچھوں کہ کیا ہوا ہے حسیب؟" کیونکہ آج اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔

مجھ سے یہ کہو کہ کیا تھے اور کیا ہو گئے ہو حسیب" اب کے اُسکی آنکھوں میں سرخی اُتری تھی۔

فریال کو پہلی بار حسیب عالمگیر کی نگاہوں سے خوف محسوس ہوا تھا۔

"تمہاری طبیعت واقعی ٹھیک نہیں ہے کہو تو ڈاکٹر کے پاس لے چلوں؟"

"دوستی نبھا رہی ہو؟"

"تم بھی تو آج تک نبھاتے آئے ہو, آج مجھے بھی نبھا لینے دو"

"میں نے تو محبت نبھائی ہے۔۔۔"

تمہاری باتیں مجھے پریشان کر رہی ہیں۔۔۔ میں ہرٹ ہو رہی ہوں حسیب۔۔۔"

مجھ سے ایسا مذاق مت کرو" وہ گلوگیر لہجے میں بولی

میں مذاق نہیں کر رہا۔۔۔ لیکن۔۔۔ میں تمہیں ہرٹ بھی کرنا نہیں چاہتا" آواز میں کرب تھا اپنی بے بسی پر گہرا صدمہ

وہ آج جو کہنا نہیں چاہتا تھا کہہ رہا تھا

جو سننا نہیں چاہتا تھا سن رہا تھا

اُسنے سنا تھا محبت تباہ کرتی ہے اور اُسنے خود کو تباہ ہوتا دیکھا تھا

مجھے تمہارا یہ انداز اور بات پسند نہیں آئی حسیب۔۔۔"

میں سمجھتی تھی دنیا کا کوئی شخص بھی دھوکہ دے سکتا ہے مگر حسیب عالمگیر نہیں۔۔۔ لیکن یہاں بھی میں نے منہ کی کھائی۔۔۔

میں جسے اپنا بہترین دوست سمجھ کر اپنی زندگی کی ہر اچھی بری بات شیئر کرتی رہی وہ۔۔۔۔

وہ۔۔۔ آنسو اُسکی آنکھوں سے پھسلنے لگے تھے۔

اور یہاں حسیب عالمگیر نے خود کو بے بس پایا تھا۔۔۔ وہ اُسے چاہتا تھا اور اُسکی ماننا بھی چاہتا تھا۔

وہ دونوں چیزیں یک مشت مانگ رہا تھا یہ بھول کر کہ محبت اس پر اتنی مہربان کبھی نہیں رہی

تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔اور مجھے تو لگتا ہے کمال کے اس رویئے کے پیچھے بھی تمہارا ہاتھ تھا۔۔۔تم چاہتے تھے کہ میرا گھر برباد ہو جائے۔۔۔

مبارک ہو حسیب عالمگیر تمہاری مراد بر آئی" وہ غصے سے آنسوؤں کے بیچ کہتی اُسکی جانب نفرت سے دیکھ رہی تھی

.اور حسیب عالمگیر کو اُس لمحے سانس لینا دنیا کا مشکل امر محسوس ہوا

وہ نگاہیں پھیرے گالوں کو بری طرح رگڑتی کھڑی ہوئی تھی

حسیب کو لگا فریال ہی نہیں پوری دنیا اُس سے روٹھ گئی ہے۔

وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا" فریال میری بات سنو۔۔۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔

جبکہ وہ بنا مڑے تیز تیز قدموں سے گاڑی کی طرف قدم بڑھانے لگی اور حسیب ریت کے بت کی مانند .وہیں ڈھیر ہوا تھا

☆☆☆☆☆

کیا میں آپ سے مل سکتی ہوں؟" اگلی صبح ناشتے کی میز پر حدیقہ کی کال نے اُسے کچھ حیران کیا تھا۔"

کوئی خاص وجہ ؟"وہ کافی کا گھونٹ بھرتی پوچھنے لگی تھی"

میڈیا کا بہت پریشر ہے پیرس میں لفٹ کے معاملے کو لے کر تفصیلات چاہتے ہیں اب تک آپ کی" "طبیت ناساز ہے کہہ کر بات ٹالتی رہی لیکن مجھ پر ڈیپارٹمنٹ کا بھی پریشر ہے

حزام داؤد سے اس قدر کلوز ہونے کے باوجود بھی یہ انجان ہے, مگر۔۔۔

"وہ اپنی حیرت پر قابو پاتی بولی" کیا آپ کو واقعی نہیں پتا۔۔

نہیں۔۔۔ میں تو خود حیران ہوں کہ جو ہوا وہ کیسے ہوا۔ سیکیورٹی میں نے خود چیک کی تھی ہوٹل میں" جس راستے سے آپ نے گزرنا تھا وہ بھی۔۔۔ پھر۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ کیا کوئی ایسی بات ہے جو آپ چھپا رہی ہیں۔۔ کیا کسی نے آپ کو کوئی دھمکی دی تھی؟

"ایسا کچھ نہیں ہے, لفٹ خراب تھی اور کچھ نہیں۔۔۔"

"پھر شیشے کیسے ٹوٹے؟"

"یہ میں نہیں جانتی۔۔۔ لفٹ چلتے چلتے رک گئ تھی"

"لیکن آپ بے ہوش ہوئیں تھی کیا میری نے کچھ کیا تھا؟"

نہیں میری نے کچھ نہیں کیا وہ بلکل بے قصور ہے۔"

لفٹ میں جو بھی ہوا وہ حادثہ تھا اور کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا تھا, اسکے پیچھے کسی کا ہاتھ نہیں اور جہاں تک بات بے ہوشی کی ہے توری سیپشن سے پہلے ڈاکٹر نے مجھے میڈیسن دی تھی۔

"فنکشن کی تھکاوٹ اور دواؤں کا اثر تھا اس لئے مجھے چکر آ گئے تھے

کچھ دیر وہ خاموش رہی پھر بولی "آر یو شیور یہ ایک معمولی حادثہ تھا۔۔۔وہاں کچھ غیر معمولی نہیں تھا؟" وہ یقین کرنا نہیں چاہتی تھی مگر حُر کا لہجہ اور اُسکی پُر یقین آواز اُسے یقین دلا رہی تھی کہ وہ جو کہہ رہی ہے بلکل سچ ہے۔

"اف کورس۔۔۔اگر میں وہاں کچھ بھی غلط محسوس کرتی تو اب تک خاموش نہ ہوتی"

"او کے فائن! آپ آج اپنا بیان ریکارڈ کروا دیں تا کہ میں فائل مکمل کر سکوں"

"ٹھیک ہے آپ احتشام صاحب سے وقت طے کر لیں میں بیان دے دونگی"

تھینک یو اینڈ ٹیک کیئر یور سلیف" اُسنے رسمی انداز میں خدا حافظ کہہ کر فون بند کیا جبکہ حر سر ہوا میں مارتی ناشتے کی میز کی طرف پلٹ گئ.

☆☆☆☆☆

گھڑی پر دوپہر کا ایک بج رہا تھا ہفتوں کی بے یقنی اور سیاسی ہلچل کے بعد بآخر وہ بطور وزیر اعظم ایوانِ صدر میں حلف لے رہی تھی

ٹی وی سکرین پر چلتے ٹکرز میں واضح طور پر حزام داؤد کی غیر موجودگی کو ہائی لائٹ کیا جا رہا تھا۔

تقریب سے چند منٹ قبل آراکین اسمبلی, میڈیا کے نمائندے, سفارتکار اور سنیٹرز اپنی مخصوص نشستیں سمبھال چکے تھے مگر حزام داؤد کی غیر موجودگی پر سوالات اُٹھائے جا رہے تھے۔

برہان داؤد نے "وہ مائیگرین کی وجہ سے نہیں آسکے اُنکے معالج نے اُنہیں آرام کا مشورہ دیا ہے" کہہ کر میڈیا کو ٹالنے کی کوشش کی تھی مگر داؤد خاندان کے کسی دوسرے فرد یا پارٹی کے نمائندے نے اس بات کی تصدیق یا تردید نہیں کی تھی۔

اوتھ سیریمنی شروع ہو چکی تھی وزاتِ عظمی کے لئے حلف اُٹھاتے لمحے بھر کے لئے اُس کا وجود کپکپایا تھا۔

لحظے بھر کے لئے اُسنے اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کی اور پھر اوتھ کا آغاز کیا

وہ وہاں خود آئی یا لائی گئی تھی وجہ جو بھی تھی مگر اُس وقت اُسکے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آچکی تھی

اللہ گواہ بنا کر وہ حلف لے رہی تھی تو اُسکے سامنے وہ اپنے ہر فعل کے لئے جواب دہ تھی۔

اور اِسی ایک سوچ نے اُسکے وجود کو چند ثانیئے کے لئے جھنجوڑا تھا وہ بھول گئی تھی کہ کہاں آئی ہے کیوں آئی ہے دنیا میں اُسے کس عزت و تکریم اور عہدے سے نوازا جا رہا ہے۔

رب نے اُسے دنیا میں عزت دی تھی اُسے آخرت میں بھی سرخرو ہونا تھا اُسے رب کے سامنے بری ہونا تھا۔

وہاں ایوانِ صدر میں کھڑی وہ محض بڑے بڑے عہدیداروں کے سامنے حلف نہیں اُٹھا رہی بلکہ خود سے عہد و پیمان کر رہی تھی جن کی خلاف ورزی پر اُسے ضمیر کی عدالت میں پیش ہونا تھا

اور ضمیر کی عدالت دنیا کی عدالت سے کڑی اور سخت ہوتی ہے مگر اُن کے لئے جو ضمیر کو زندہ رکھتے ہوں.

اور وہ ضمیر کو ابدی نیند سلانے والوں میں سے نہیں تھی وہ حرمحتشم تھی دنیا سے پہلے خود کو ضمیر کے کٹہرے میں لا پٹخنے والی.

☆☆☆

عہدیداران سے مبارک باد وصول کرتی وہ ہائی سکیورٹی کے نرغے میں پارکنگ کی جانب چل دی میڈیا نے راستہ روکنے اور سوالات کرنے کی کوشش کی مگر وہ فلوقت میڈیا کے کسی اچھے برے سوال کا کوئی جواب دینا نہیں چاہتی تھی۔

وہ ابھی اپنی بلٹ پروف گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی جب پارکنگ میں عین اُسکے سامنے حزام کی گاڑی آکر رکی۔

اُسنے گلاسسز پیشانی کے اوپر ٹکائے, اُسکے اطراف میں چلتے گاڈز کو بھی رکنا پڑا تھا۔

گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا "کانگریچولیشن ڈیئر وائف" تازہ للیز سے سجا بوکے اُسکے آگے کیا تو وہ چند سیکنڈز کے لئے حیران ہوئی پھر جھک کر اُسکے برابر آئی بوکے تھاما اور سیدھا اُسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی" تھینکس ڈیئر گروم۔۔۔اب تک کی وصول کی جانے والی تمام مبارک بادیں ایک طرف اور آپ کا کانگریچولیشن کہنا ایک طرف۔۔۔۔

"مجھے امید نہیں تھی آپ آئیں گے مگر حزام داؤد امیدوں پر پانی نہ پھیرے یہ کیسے ممکن ہے

رائٹ۔۔۔ آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں آج کی تقریب مس کر دونگا انفیکٹ آج آپ کے آفیشلی" عہدہ سمبھالنے کی خوشی میں میری طرف سے کنڈل لائٹ ڈنر۔۔۔۔

رئیس تم ڈرائیور کو لے کر گاڈز کی گاڑی میں گھر پہنچوں۔۔۔اپنی مسسز کے لئے آج میں خود ڈرائیو" "کرونگا

اوکے سر" وہ سر ہلاتا ڈرائیور کے ہمراہ گاڑی سے نیچے اُترا"

اب یہ کیا نیا تماشہ کرنے لگے ہیں" گاڑی کے کھلے دروازے کو دیکھ کر وہ سوچ کر رہ گئی"

اُسے وہیں استادہ دیکھ کر حزام نے ایک ہاتھ دل پر رکھ بڑے احترام سے "پلیز۔۔۔" کہا تو لمحے بھر کے لئے اُسے اپنی سماعتوں پر شُبہ ہوا اور بصارت پر حیرانی

پھر ارد گرد کے ہجوم اور میڈیا کی موجودگی کے باعث اپنی حیرت پر قابو پاتی بغیر کوئی سوال کیے گاڑی میں بیٹھی وہ بھی فرنٹ سیٹ سمبھال چکا تھا.

☆☆☆☆☆

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اُس نے ایک ترچھی نگاہ انہماک سے ڈرائیو کرتے حزام پر ڈالی "یہ کیا نیا تماشہ شروع کیا ہے آپ نے؟"

تماشے تو نہیں کر رہا ڈرائیو کر رہا ہوں" جملہ مکمل کرتے اُسکی نگاہ حر کے چہرے سے ہوتی اُسکے ہاتھوں" تک گئی بائیں ہاتھ کی کلائی میں بریسلٹ چمک رہی تھی اور ہمیشہ کی طرح وہ اُسکی چمک سے خائف ہوا تھا

"ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنائی جانے والی انگھوٹھی غائب تھی" آپ نے رِنگ اُتار دی؟

حر نے بے اختیار اپنے ہاتھ کو دیکھا" ہاں اُتار دی۔۔۔ مگر آپ کب سے مجھے نوٹس کرنے لگے" وہ رُخ اُسکی طرف موڑ کر دونوں ابرو اُچکاتی پوچھ رہی تھی۔

حزام نے کندھے اُچکائے" یہ وہی انگھوٹھی ہے جس کے لوز ہونے پر آپ نے فوٹو شوٹ ڈیلے کیا مجھ سے جھگڑا کیا اور اب اطمینان سے کہہ رہی ہیں" اتار دی۔۔۔"

اُس کے الفاظ سے زیادہ حر کو اُسکا انداز عجیب لگا تھا" آپ انگھوٹھی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں؟ ہم نے یہ شادی ایک معمولی انگوٹھی کو ڈسکس کرنے کے لئے تو نہیں کی۔۔۔"

"معمولی انگوٹھی۔۔۔ آپ نے اُس انگوٹھی کی خاطر ٹیز کیا تھا مجھے"

اُس لمحے وہ اُس کی بات اور انداز پر حیران ہونے کے سوا کرتی بھی کیا۔۔۔ اُسکی آنکھوں میں افسوس صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ اور کیوں دے رہا تھا یہی بات حر کو حیران کرنے کے لئے کافی تھی

""" آپ نے جو کچھ کیا تھا وہ اُس کا ردِ عمل تھا۔۔۔

یکدم مشتعل ہوتے اُسنے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا" کیا کیا تھا میں نے آپ کے ساتھ۔۔۔

حر نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا تھا وہ غصے میں تھا مگر کیوں۔۔۔

نقصان تو آپ کے خاندان نے پہنچایا۔۔۔ میرے بابا کو مروا دیا آپ کے ڈیڈ نے۔۔ ہمارا خاندان" اُجاڑا۔۔۔ میری ماں کا ہوش کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رہا۔۔۔

کس کی وجہ سے۔۔۔؟

"آپ کے خاندان کی وجہ سے۔۔۔

میرے ڈیڈ پر الزام مت لگائیں۔۔۔ اُن پر کوئی جرم ثابت نہیں کر سکے تھے آپ کے چچا۔۔۔" حر" کی آواز قدرے اونچی ہوئی تھی۔

"مجرم کب اعتراف کرتا ہے کہ اُس نے جرم کیا ہے"

یہ تو وقت ثابت کرے گا مسٹر حزام کہ جرم کس نے کیا اور قاتل کون ہے اور آپ۔۔۔" وہ چہرہ اُسکی جانب کرتی انگلی اُٹھاتی بولی" دراصل آپ سے اپنی ہار برداشت نہیں ہو پا رہی۔۔۔ اس لئے اپنا غصہ دوسری طرف نکالنے کی کوشش میں ہیں۔

صاف صاف کہیں ناں۔۔۔ تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ کرسی ہاتھ سے نکل گئی اور آپ ہاتھ ملتے رہ گئے۔۔۔ ساری شاز شیں رائیگاں گئ"

"لعنت بھیجتا ہوں آپ کی سوچ پر۔۔۔"

مائنڈ یور ٹنگ مسٹر حزام۔ میں اسطرح کے الفاظ برداشت نہیں کرونگی۔۔۔۔"

"گاڑی روکیں۔۔۔۔

گاڑی نہیں رُکے گی۔۔" وہ بھی اُسکے جیسا انداز اپناتا قطعی لہجے میں بولا"

میں آپ کو شوٹ کر دوگی۔۔۔۔" وہ کڑے تیور لیے بولی"

مجھے آپ کے ہاتھوں سے موت قبول ہے" وہ اُسکی پیش کش قبول کرتا مسکرا کر بولا"

"اب یہ مت کہیئے گا میں گاڑی سے گود جاؤنگی"

نہیں! میں آپ کو دھکا دینا پسند کرونگی" غصے سے کہتی وہ چہرہ موڑ گئ۔"

اپنی جان کتنی پیاری ہے آپ کو۔۔۔"

اتنی کہ مجھے موت کے گھاٹ اُتار دیں گی" وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھاتا بولا

آپ میرے ساتھ برا کریں گے تو ظاہر ہے میں بھی خاموش نہیں رہوں گی اور اگر آپ نے گاڑی کی سپیڈ مجھے خوفزدہ کرنے کے لئے بڑھائی ہے تو بتادوں آٹو موبائل ریسنگ کی شوقین رہی ہوں, اور فرانس میں ڈریگ ریسنگ کی ونر بھی"

حزام کا پیر یکدم بریک پر پڑا "ناچاہتے بھی وہ اُس سے امپریس ہوا تھا مگر اعتراف۔۔۔وہ مر کے بھی نہ کرتا۔

آخر یہ لڑکی کسی چیز سے خوفزدہ ہوتی بھی ہے یا۔۔۔" وہ سوچ کر رہ گیا۔"

وہ بھی آٹو موبائل ریسنگ کا شوقین تھا اور ڈریگ ریسنگ بھی کر چکا تھا مگر جیتا کبھی نہیں۔

ہار نے اُسکی دلچسپی کو ختم کر دیا تو اُسنے ریسنگ چھوڑ دی اور ایسا فرانس میں ہونے والے آخری مقابلے کے بعد ہوا تھا جب اُسے اس بات پر شدید صدمہ پہنچا تھا کہ ڈریگ ریسنگ میں اُسے مات دینے والی ایک ایشین "لڑکی" ہے۔

اُسے ہارنے سے زیادہ اس بات کا دکھ تھا کہ وہ ایک لڑکی سے ہار گیا ہے اور میک کے لاکھ روکنے کے باوجود وہ ونر کی اناؤنسمیٹ سے پہلے ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔

تو کیا وہ ایشیین ونر حر محتشم تھی۔۔۔"وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگا جو ہنوز رُخ موڑے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی"

وہ حیران تھا بے حد حیران

کونسے سیزن کی ونر تھی آپ۔۔۔؟"حزام کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا"

"سیزن 10۔۔۔"

حزام نے آہ بھری تو اُسے ہرانے والی اور کوئی نہیں "حر" ہی تھی۔۔۔ڈریگ ریسنگ چھوڑنے کی وجہ ""ہار" تھی اور ہار کا سبب "حر

سیزن 10 کے بعد اُسنے کبھی ڈریگ ریس نہیں کی تھی بلکہ وہ ریس چھوڑ چکا تھا۔

آپ نے گاڑی کیوں روک دی؟"جب کافی دیر تک گاڑی سٹارٹ نہیں ہوئی تو وہ حزام کی جانب دیکھتی مستفسر ہوئی"

میں ڈرائیو نہیں کرونگا"نپا تُلا جواب آیا"

"کیوں؟ڈنر پر نہیں جانا کیا؟"

"حزام نے ابرو اُچکایا"کونسا ڈنر؟؟

"جو آپ نے کروانا تھا"

"وہ گاڑی سے نیچے اُترتا بولا "بھاڑ میں گیا ڈنر۔۔۔

حر نے اچھنبے سے اُسے دیکھا "یہ آدمی میری سمجھ سے بالاتر ہے "زیرِلب بڑبڑاتی وہ گاڑی سے باہر نکلی

"کیا ہوا ہے, باہر کیوں آ گئے ؟"

"میں ڈرائیور نہیں ہوں آپ کا جو آپ کے لئے ڈرائیو کروں"

حر نے کندھے اُچکائے "مگر میں نے کب کہا آپ ڈرائیو کریں۔۔۔ آپ نے اپنی مرضی سے ڈرائیور کو "گاڑی سے اُتارا تھا

حزام نے گردن گھما کر اُسکی طرف دیکھا جو حیرت بھری نگاہوں سے اُسکو تک رہی تھی

نہ تو میں آپ کے ساتھ ڈنر کی خواہاں ہوں نہ لانگ ڈرائیو کی "وہ مزید گویا ہوئی تھی"

وہ ایک بار پھر گاڑی سے ٹیک لگاتا بنا جواب دیئے ناک کی سیدھ میں دیکھنے لگا تو حر کو خود ہی اُسکے قریب "آنا پڑا "بیچ سڑک گاڑی روک کر اور ایسی حرکتیں کر کے کیا جتانا چاہ رہے ہیں

حزام کی کنپٹی کی رگیں تنی تھیں "مجھے میرے سوالوں کے جواب چاہیئں" وہ انگلی اُٹھاتا کہہ رہا تھا "چاہتی کیا ہیں آپ۔۔۔ کیوں میری زندگی اور گھر میں گھس آئی ہیں۔ کیوں ریستوران میں مجھے بلا کر "نکاح کی پلاننگ کی۔۔۔

آپ پھر سے وہی سب کیوں دوہرا رہے ہیں۔ بتا چکی ہوں میں نے کچھ۔۔۔۔"

آپ اینو سینٹ ہیں میں مان ہی نہیں سکتا۔"

یہ سب آپ کا پلان تھا ورنہ آپ کوئی دوسرا حل بھی نکال سکتی تھیں۔۔۔ اُس بند کمرے سے خود کو بچانے کے لئے نکاح آخری آپشن ہونا چاہیئے تھا مگر آپ نے بغیر کسی دیگر تدارک کے سیدھا نکاح کی بات کی۔۔۔۔

آپ نے خود پر حملہ کروایا۔۔۔ دنیا کی ہمدردی سمیٹی۔۔۔

کیوں؟؟" آواز معمول سے زیادہ اونچی تھی

ہاتھ باندھتی وہ اُسکے نزدیک آئی اور اُسکی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھتی تحمل سے بولی "کیا حل تھا ہمارے پاس۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ اس نکاح کے سوا اور تھا کوئی راستہ وہاں سے عزت بچا کر نکل آنے کا۔۔۔۔

بولیں۔۔۔ چپ کیوں ہیں؟

"اور بات جہاں تک حملے کی ہے تو مسٹر حزام داؤد ان باتوں کے لئے میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں

چند لمحے تیز ہوا کے شور کے سوا وہاں کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ گہری خاموشی لیے وہ دونوں ایک دوسرے کی نگاہوں میں دیکھ رہے تھے یوں جیسے اپنا اپنا عکس تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

چند ثانیئے گزر جانے کے بعد حزام نے نگاہوں کا رخ پھیر اتھا یوں جیسے مزید اُسکی بولتی آنکھوں میں دیکھنے کی سکت نہ رکھتا ہو۔

آپ خاموش ہیں کیونکہ آپکے پاس میرے کسی سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔ اُس بند کمرے کی پیچھے" کی حقیقت آپ اور میں جانتے تھے مسٹر حزام۔۔۔ دنیا نہیں۔۔۔

اگر ہم اپنی پوری زندگی بھی لگا دیتے تب بھی کوئی ہماری بات پر اعتبار نہ کرتا۔۔۔

وہ کمرہ۔۔۔ تازہ پھول۔۔۔ اور۔۔۔

اُسنے رک کر گہری سانس لی

اگر اُس وقت میں انکار دیتی آپ کی بات کو جھوٹا ثابت کر دیتی تو کیا کر لیتے آپ۔۔۔

میڈیا کے سامنے آپ پر الزام لگا دیتی تب کیا بگاڑ لیتے آپ میرا۔۔۔ کون سنتا آپ کی۔۔۔

یہ میرے لئے آپ سے نکاح کرنے سے زیادہ آسان تھا۔

اُس وقت میری پوزیشن جتنی سٹرانگ تھی یوں۔۔یوں۔۔۔اُس نے چٹکی بجا کر مثال دی آپ کی ذات اور عزت کے پرخچے اُڑ جاتے۔داؤد خاندان کا چشم و چراغ اپنے ساتھ پورے خاندان کی عزت لے ڈوبتا۔۔۔

آپ کو میرا احسان مند ہونا چاہیئے مسٹر حزام۔

عزت بچانے کے ساتھ ساتھ میں نے آپ کا ساتھ قبول کیا۔۔۔اگر حالات مختلف ہوتے تو میں آپ کے ساتھ نکاح کرنے کے بجائے مر جانا پسند کرتی۔۔۔

"آپ کی سنگت پر موت کو ترجیح دیتی

حر کے آخری جملے پر اُسنے جبڑوں پر دباؤ ڈالا

وہ اُس کے سامنے اُسکی ذات اور اُسکے "ساتھ" کو کوڑیوں کے بھاؤ کر رہی تھی۔

مجھ پر شک کرنے اور انگھوٹھی جیسی بے کار چیزوں پر مجھ سے جھگڑا کر کے اپنی انا کو تسکین دینے کے" بجائے اگر آپ اس معاملے کو سلجھانے میں اپنی صلاحیتیں صَرف کریں گے تو بہت جلد مجھ سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔

ہم دونوں کے لئے یہی بہتر رہے گا کہ آپ اُس انسان کو تلاش کریں جس نے ہمیں اس مقام تک پہنچایا ہے۔ تاکہ اُسے کیفرِ کردار تک پہنچا کر ہم ایک دوسرے کو خدا حافظ کہیں"

اگر آپ سب کچھ کر سکتی ہیں تو اُس شخص کی تلاش میں میری مدد کیوں درکار ہے؟ جائیں ڈھونڈیں اُسے۔۔۔ماریں گولی۔۔۔جان چھڑالیں مجھ سے۔۔۔

ویسے بھی آپ تو "سب کچھ" کر سکتی ہیں۔

ڈریگ ریس جیت سکتی ہیں۔۔۔الیکشن جیت سکتی ہیں۔۔۔

انگھوٹھی اُتار سکتی ہیں۔۔"وہ چبا چبا کر بولا

تو آخری الفاظ پر حر کو ایک بار پھر تعجب ہوا تھا

ڈھونڈ لونگی۔۔مگر یہ جنگ صرف میری نہیں ہے آپ کو بھی پھسانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔نقصان اگر میرا ہوتا تو آپ بھی نہ بچتے اس لئے اپنی میل ایگو کو سائیڈ پر رکھ کے اس معاملے میں میرا ساتھ دیں۔"

"اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں مجھے۔۔۔کیا پوری رات یہیں گزارنی ہے؟

وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا پیٹھ موڑ گیا

"ٹھیک ہے کھڑے رہیں یہاں۔۔۔جاری ہوں میں۔۔۔"

اُسنے گاڑی کی نزدیک پہنچ کر ایک بار مڑ کر حزام کو دیکھا تھا جو اپنی جگہ سے ٹس سے مَس نہیں ہوا تھا

وہ کندھے اُچکاتی ڈرائیونگ سیٹ سمبھال گئ پھر کچھ سوچ کر گاڑی اُسکے قریب لا کر ہارن بجایا گردن اونچی کر کے چہرہ شیشے کے قریب کیا"یقین مانیں آپ کو مار کر خود کو بیوہ کرنے کا میرا ارادہ ہر گز نہیں ہے۔اس لئے آپ میرے ساتھ اس گاڑی میں سفر کر سکتے ہیں بہت اچھی ڈرائیور ہوں میں۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟وہ ابرو اُچکاتی بولی زیادہ مت سوچیں نکاح کے کاغذ پر کئے گئے دستخط نے مجھے یہاں رُکنے پر مجبور کیا ہے مسٹر گروم۔۔۔

"اگر آپ صرف "حزام داؤد" ہوتے تو یہ گاڑی یہاں کبھی نہ رکتی

حزام نے ایک ترچھی نگاہ اُسکے چہرے پر ڈالی تھی۔

وہ نگاہیں اُٹھائے اُسکے جواب کی منتظر تھی۔

کیسی معصومیت تھی اُس کے چہرے پر۔۔۔

کتنا بول جاتی تھی وہ۔۔۔کتنی بری لگتی تھی۔۔۔پھر بھی "بری" کیوں نہیں لگتی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆

تم ایسا سلوک کیوں کر رہی ہو فریال؟ میں نے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔

دروازہ کھولو پلیز بات کرنی ہے تم سے۔۔۔

پلیز فریال پلیز۔۔۔۔

وہ مسلسل دروازہ بجاتا اُسکی منتیں کر رہا تھا۔

گزشتہ تین روز سے وہ نہ تو حسیب کی کوئی کال اٹینڈ کر رہی تھی نہ کسی میسج کا جواب دے رہی تھی اُس کے گھر آنے پر ملنے سے انکار کر چکی تھی مجبوراً وہ خود اُسکے کمرے کے دروازے پر کھڑا اُسکی آواز سننے کو ترس رہا تھا۔

اُسے منانے کے جتن کر رہا تھا۔

اگر محبت کرنا غلطی تھی تو حسیب سے وہ غلطی سرزد ہوئی تھی اور نا جانے کتنے سالوں سے وہ محبت جیسے گناہ کی سزا کاٹ رہا تھا۔

وہ فریال کا دل دُکھانا نہیں چاہتا تھا۔

مگر نا جانے کیوں اُس روز وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی محبت اُس پر عیاں کر بیٹھا جس محبت کو وہ کئی سالوں سے دل میں کسی راز کی مانند دفن کیے جی رہا تھا۔

فریال۔۔۔

اُسنے تھک کر آخری دفعہ دروازے پر دستک دی تھی۔

دل خدشات سے بھر گیا آنکھیں نمکین پانیوں سے۔

پلیز۔۔۔

بھاری ہوتی آواز میں اُس نے ایک بار پھر التجا کی تھی۔

ناب گھومنے کی آواز پر وہ پلٹا جبکہ وہ دروازہ کھول کر پلٹ چکی تھی۔وہ دوڑ کر دہلیز تک آیا

فریال بیڈ کے کنارے پر ٹِک گئی اُسکی جانب پشت تھی۔

میں اندر آجاؤں "پہلی بار وہ اجازت طلب کر رہا تھا"

پہلی بار فریال کا جی چاہا وہ کبھی اُسکے سامنے نہ آئے۔

"میں نے تمہارا دل دُکھایا۔۔۔بتاؤ کیا سزا دوں خود کو"

فریال کی آنکھوں سے بہتا پانی شدت اختیار کر گیا۔

میں نے تم سے محبت ضرور کی ہے فریال مگر باخدا تمہارا برا کبھی نہیں چاہا۔ میں نے ہمیشہ تمہاری خوشی" چاہی اور آج بھی۔۔۔۔

"حفصہ سے شادی کر لو حیسب۔۔۔"

اور حسیب کو لگا اُسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔ پانی آنکھوں میں ٹھہر گیا بلکل ویسے ہی جیسے لمحے بھر کے لئے اُسکی سانسیں ٹھہر گئی تھیں۔

"خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیر تا وہ دقت سے بولا تھا" کیا کہا؟

وہ تمہیں پسند کرتی ہے, اچھی لڑکی ہے۔ کسی کا برا نہیں سوچتی کسی کے ساتھ برا نہیں کرتی۔ دوسروں" کی خوشیوں کو اپنی خوشی پر مقدم رکھتی ہے۔ جیسے تم رکھتے ہو۔

"تم دونوں ایک سے ہو۔۔۔ تم دونوں کو ایک ساتھ ہونا چاہیئے

وہ مجھے پسند کرتی ہے۔۔۔ تم کمال کو اور میں۔۔۔"

"اس کہانی میں میرا کیا کردار ہے؟

تم کیا چاہتے ہو؟" وہ اُسی پوزیشن میں اُسکی جانب پشت کیئے مستفسر تھی"

تمہاری خوشی۔۔۔" وہ وہیں دہلیز پر استادہ بولا تھا"

"میری خوشی تمہاری اور حفصہ کی شادی میں ہے"

حسیب نے آگے بڑھنے کے لئے قدم اُٹھایا تھا

میں وہ نہیں کر سکتی جو تم چاہتے ہو۔۔۔ میں نے کبھی تمہارے متعلق ایسا نہیں سوچا نہ کبھی سوچوں" "گی

حسیب کے بڑھتے قدم تھم گئے

میں ہمیشہ تمہاری دوست رہنا چاہتی ہوں حسیب۔۔۔"

. دوستی کے رشتے کو کوئی دوسرا رنگ دوسرا نام مت دو۔۔۔ ورنہ میری آخری امید بھی ختم ہو جائے گی

تم پر جو مان ہے مجھے اُسے در گور مت کرو۔ محبت دغا دیتی ہے دوستی پر دھوکے کا داغ نہ لگنے دو, ورنہ یہ رشتہ بھی محبت کی طرح رسوا ہو جائے گا۔

آواز میں نمی گُھلی تھی

محبت کھو چکی ہوں دوست کھونا نہیں چاہتی" آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی یوں جیسے ضبط ہار گئی ہو۔

. کب کرنی ہے شادی؟" اُسکی سماعتوں سے حسیب کی بوجھل آواز ٹکرائی تھی"

☆☆☆☆

اُٹھ گئی تم؟"وہ قریب ہی بیٹھتا بولا"

جواباًہاں میں سر ہلانے پر اُسکے سلکی بال معصوم چہرے پر آئے۔

"بھوک لگی ہے؟"

سوال پوچھنے پر اُسنے سر زور زور سے ہلایا

چلو آج ساتھ کھانا کھاتے ہیں وہ ٹرالی آگے کرتا محبت سے بولا۔

"ڈیڈی۔۔"

"یس مائی ڈول"

"آئی ڈزناٹ لائک انکلز فیملی۔۔۔آئی وِل ناٹ گو دیئر اینی مور"

(ڈیڈی مجھے انکل کی فیملی بلکل پسند نہیں۔میں اب وہاں نہیں جاؤنگی۔)

"بٹ وائے"

(ایسا کیوں)وہ مسکراتا ہوا اُسکی جانب متوجہ ہوا

"آئی ڈونٹ نو

(مجھے نہیں پتہ)اُسنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر پتہ نہیں کا اشارہ کیا اور کمال مہارت سے اصل وجہ چھپا گئ

اُسکی بات سے وہ خاصا پریشان ہوا

"قبطیہ کے ساتھ چھٹیاں گزارنے کی ضد تم نے خود کی تھی پھر کیا ہوا"

یس شی از نائس بٹ۔۔۔دیئر فیملی"

"اُسنے چہرے کے عجیب زوائے بنائے "ایکچلی اٹ واز دی سکیرِسٹ ٹرپ آف مائی لائف

(وہ اچھی ہیں مگر اُنکی فیملی۔۔۔در حقیقت یہ میری زندگی کا سب سے خوفناک ٹرپ تھا)

اُسکی آنکھوں میں واضح خوف تھا جسے وہ اپنے ڈیڈی سے چاہ کر بھی چھپا نہیں پا رہی تھی۔

اوکے ڈونٹ گو۔۔۔ہم اس بارے میں پھر بات کریں گے مگر ابھی اس فروٹ باؤل میں موجود"
"سارے فروٹ ختم کرو تا کہ میں تمہیں دوائی دے سکوں

وہ سر ہلاتی اپنے ننھے ہاتھوں سے باؤل سے فروٹ پلیٹ میں نکالنے لگی, پہلی پلیٹ اپنے ڈیڈی کے آگے رکھی دوسری اپنے۔

وہ کئی دنوں بعد ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے اگر وہ اتنی بیمار نہ ہوتی تو شاید وہ دونوں آج بھی ایک ساتھ نہ ہوتے۔

.یکدم اور شدید پڑنے والے دورے نے اُسکے باپ کو سب کچھ بھولنے پر مجبور کر دیا تھا

☆☆☆☆☆

آف وائٹ بزنس سوٹ آنکھوں پر سن گلاسسز فریش ہیئر کٹ کے ساتھ وہ داؤد مینشن کا داخلی گیٹ عبور کر کے گاڑی سے اُتر کر طویل راہ داری عبور کر رہی تھی تبھی وسیع رقبے پر پھیلے باغیچے میں کھڑی میری کی نگاہ اُس پر پڑی جو دوسری ملازمہ کو وہاں کی صفائی اور لان چیئرز کی تبدیلی کا کہہ رہی تھی۔

حدیقہ کے وہاں رکنے پر ٹھٹکی پھر دھوپ کی شدت کے باعث اُنکھیں چندھی کرتی اُسے دیکھنے لگی اور تیزی سے چلتی اُس کے قریب آئی

"ہیلو میم! آپ حزام سر ملنے آئی ہو نگی مگر وہ اس وقت گھر پہ نہیں ہیں"

میں حزام سے نہیں تم سے ملنے آئی ہوں" وہ سن گلاسسز کو ڈیزائینر بیگ کی سٹریپ میں خوبصورتی سے" پھنساتی کہہ رہی تھی

میری کی حیرت میں اضافہ ہوا" مجھ سے۔۔۔" انگلی اپنی جانب کرتی وہ متعجب نگاہوں سے دیکھتی بولی

ہاں تم سے۔۔" وہ لان کی طرف قدم بڑھاتی بولی تو میری کو نا چاہتے ہوئے بھی اُسکی تقلید کرنی پڑی۔"

آنکھ کے اشارے سے وہاں پر موجود باقی ملازموں کو چلتا کرتی وہ کرسی پر بیٹھ چکی تھی میز پر موجود اخبار کھول کر آگے کیا

میری تذبذب کا شکار ہوئی

"میں نے کچھ بھی نہیں کیا پھر آپ مجھ سے کیوں۔۔۔"

تم نے کچھ کیا نہیں مگر جو ہوا وہ دیکھا ضرور تھا,اس لئے مجھ سے کچھ بھی چھپانے کی کوشش مت کرو۔"

"لفٹ کے اندر اور اُس سے پہلے جو بھی ہوا سب سچ سچ بتاؤ۔۔

.حدیقہ کے سوال اور دوٹوک انداز پر میری کا چہرہ متغیر ہوا

"م۔۔۔میں کچھ نہیں جانتی"

میری!صرف سچ۔۔۔۔"لہجہ مستحکم تھا میری کا حلق خشک ہوا۔"

میں واقعی کچھ نہیں جانتی۔۔۔کیوں ہوا اور کیسے۔"

صرف اتنا جانتی ہوں کہ ہم لفٹ کے اندر گئے اور نیکسٹ فلور پر لفٹ بند ہو گئی مکمل اندھیرا چھا گیا,اُس کے بعد حرمیڈم بہت اونچی آواز میں سانس لینے لگی۔۔۔

مگر میں کچھ دیکھ نہیں سکی وہاں بہت اندھیرا تھا اور۔۔۔

"اور؟"

حر میڈم کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر وہ بول نہیں پا رہی تھی میں بھی بہت گھبرا گئی تھی اس کے بعد"
اچانک اُنکی آواز بند ہو گئی اور پھر دو سے تین منٹ بعد لفٹ کے شیشے ٹوٹ گئے

"پھر یکدم روشنی ہوئی اور حر میڈم بے ہوش تھی

"لائٹ کتنی دیر بند رہی اور لفٹ کتنی دیر رکی؟"

"تقریباً بیس سے پچیس منٹ"

"کیا تم نے لفٹ کے اندر جانے سے پہلے کسی کو دیکھا تھا؟ کوئی تھا وہاں پر؟"

"نہیں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں تھا"

"حر نے کچھ کھایا تھا؟ یعنی جب وہ تمہارے ساتھ تب؟"

"نہیں۔۔"

کوئی میڈیسن؟" وہ سوالیہ نگاہوں سے اُسکی جانب دیکھ رہی تھی"

"نہیں۔۔۔"

حدیقہ نے آہ خارج کی

"میں جاؤں؟"

ہمم "اُسنے سر ہلایا۔"

کچھ تو ہے جو نظر نہیں آرہا۔۔۔یا تو حر کچھ چھپا رہی ہیں یا پھر کسی کو بچا رہی ہیں۔۔۔ مگر سوال یہ ہے" کہ کسے؟" وہ کنپٹی سہلاتی سوچ کے گھوڑے دوڑا رہی تھی

☆☆☆☆

اس کی شکل دیکھ لی ہے اور اب آج کا پورا دن برباد" کندھے پر جُھلتا بیگ غصے سے آگے کرتی وہ کالج" کیفے میں دوستوں کے ہمراہ بیٹھے جاذب داؤد کو دیکھ کر بولی۔

ایسے مت کہو ہی از سو چارمنگ" بینش خوبصورت نقوش والے جاذب داؤد کی تعریف کیے بنا نہیں رہ" سکی۔

مغرور کہو۔۔۔" وہ شیشے کا دروازہ دھیکلتی اندر داخل ہوتی بولی"

غرور جچتا ہے اُس پر۔۔۔ آخر داؤد خاندان کا چشم و چراغ ہے حزام داؤد کا بھتیجا ہے, اور اب تو کرسی" "بھی اُنکے گھر کی ہے

تم بھول رہی ہو وہ میری خالہ ہیں" صبیح کو نا جانے کیوں جاذب سے چڑ ہوئی تھی"

"اور تمہاری خالہ رشتے میں اب اُسکی چچی لگتی ہیں"

بینش کی بات نے اُسکے غصے میں اضافہ کیا تھا۔ایک طرف وہ حر کے لیے دیئے رویئے پر پریشان تھی اور کچھ دنوں سے محتشم کمال بھی یاد آرہے تھے اور اُس پر بینش کی بے تکی باتوں کا اثر تھا کہ وہ جاذب کے سر پر جا پہنچی بیگ زور سے اُسکے آگے میز پر پٹخا

"یہ میری ٹیبل ہے۔۔۔چلتے بنو۔۔۔"

اُسکے ہتک امیز رویئے پر جاذب کے تیور بگڑے

"لڑکی تمیز سے۔۔۔۔کالج کیفے تمہارے باپ کی جاگیر نہیں ہے"

میرے باپ کا نام مت لو۔۔۔"وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اُسے گھورتی دھاڑی تھی"

اگر باپ کے نام پر اتنی تکلیف ہوتی ہے تو پھر اپنی اوقات میں رہا کرو"وہ کرسی کو پیر سے ٹھوکر مارتا" کھڑا ہو چکا تھا۔

"اور تم۔۔۔تم بتاؤ گے مجھے میری اوقات کیا ہے؟"

وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی

مجبور کرو گی تو ضرور بتاؤنگا۔۔۔"اُسکے اشتعال میں بھی کمی نہیں آئی تھا"

کیا بتاؤ گے۔۔۔ہاں بولو۔۔۔"وہ ہاتھ باندھتی مزید اُسکے سامنے آئی"

اور غصے کے باعث اسکا اٹھتا ہاتھ گونج کے ساتھ جاذب کا گال سرخ کر گیا تھا۔

کیفے میں موجود ہجوم دم سادھے انہیں دیکھ رہا تھا

تمہاری حقیقت یہ ہے جاذب داؤد کہ تمہارا باپ آئے روز کسی نئی لڑکی کے ساتھ ڈنر کرتا یا شاپنگ کرواتا پایا جاتا ہے جو ایک کریکٹر لیس آدمی ہے اور تم اُسکی بگڑی ہوئی اولاد۔۔۔

تمہاری ماں نیم پاگل۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔یو۔۔۔"

اُسکی دھاڑ پر صبیح کے بولتے لب پیوست ہوئے۔

جاذب کا ہاتھ ہوا میں معلق۔۔۔

شدتِ ضبط اور غصے کے باعث اُسکا چہرہ کپکپا رہا تھا سرخ چہرہ اور سرخ آنکھیں لیے وہ بامشکل خود کو روکے ہوئے تھا

چھوڑو جاذب چلو یہاں سے۔۔۔"اُسکے دوستوں نے آگے بڑھ کر اُسکا بازو کھینچا تھا"

چھوڑو مجھے۔۔۔۔جواب دینے دو اس کوڑھ مغز کو۔۔۔"

کان کھول کے سنو صبیح اکبر۔۔۔ یہ میری اُس نیم پاگل ماں کی ہی تربیت ہے جو آج تمہارا یہ نازک" گال میرے ہاتھ کے زد سے محفوظ رہا اگر تربیت بیچ میں نہ آتی تو آج بھرے مجمے میں تمہاری عزت دو کوڑی بھی نہ رہتی۔۔۔

"مگر ہر بار ایسا ہو یہ ضروری نہیں اس لئے آج کے بعد اپنی شکل مجھے مت دکھانا صبیح اکبر۔۔۔

وہ ٹیبل کو پوری قوت سے زمین بوس کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا جبکہ صبیح ماؤف ہوتے ذہن کے ساتھ اطراف میں جمع لوگوں کو دیکھے گئ.

☆☆☆☆

تم اُس کے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہو۔"

کیا تمہیں وہ اچھی نہیں لگتی؟" وہ سنگترے چھیلتی اُسکی جانب دیکھتی پوچھ رہی تھی جواب جھولے کی رفتار کم کرتا باغیچے کے پھولوں کو دیکھ رہا تھا لبوں پر مسکراہٹ تھی آنکھوں میں شرارت جیسے اپنی ماں کی بات سے لطف اندوز ہوا ہو

"شی از کیوٹ اینڈ اینوسیٹ۔۔"

اور اپنی ماں کی بات پر وہ کھِلکھلا کر ہنسا تھا

"سنگترہ چھیلتے اُسکے ہاتھ رُک گئے اب وہ خفگی سے اُسے گھور رہی تھی "ناٹ اے جوک

"دس از اے جوک۔۔۔"

(یہ مذاق ہی ہے)

رئیلی۔۔۔؟"وہ حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھتی پوچھ رہی تھی جس کے لبوں پر مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی۔"

"timid اینڈ mousy لیس۔۔۔ شی از سٹوپڈ"

بٹ آئی تھنک شی از شائے"وہ قدرے بہتر لفظ کا چناؤ کرتی اُسکی سوچ بدلنے لی سعی کرنے لگی۔"

ناجانے وہ کیوں اتنا خائف ہو گیا تھا اُس سے جو دوستی پر آمادہ ہی نہیں تھا۔

لیو اِٹ ممی"وہ جھولا چھوڑ تا اب اپنے چھوٹے ہاتھوں سے پوری قوت لگا تا ماں کی وہیل چیئر گھسیٹنے لگا۔"

اُسے بیٹے کی باتوں نے نہ صرف حیرت بلکہ پریشانی سے بھی دوچار کیا تھا اُسنے اُسکا ہاتھ نرمی سے تھام کر اپنے سامنے کیا

"تم ایسے بچے تو نہیں ہو؟"

میں ایسا ہی بچہ ہوں"انداز میں کوئی لچک نہیں تھی"

تمہارے اور بھی فرینڈز ہیں تم کسی کے ساتھ ایسا بی ہیو نہیں کرتے۔۔ پھر۔۔۔؟" وہ سوالیہ نگاہوں سے گھورتی پوچھ رہی تھی

شی از ناٹ مائی فرینڈ۔۔۔" بڑی بے زاری سے جواب دیا گیا"

بن تو سکتی ہے ناں۔۔۔ کیا تم دونوں کی دوستی کروانے میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں؟" وہ اُسکے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتی پوچھ رہی تھی۔

وہ کوفت کا شکار ہوتا ہاتھ چھڑانے لگا۔

وہ بے حد حیرانی سے اپنے سات سالہ بیٹے کو دیکھنے لگی جو یکدم اُسے بہت بڑا محسوس ہوا تھا۔

اگر وہ یہاں آئی تو میں آپ سے بات نہیں کرونگا۔۔۔"

وہ اچھی نہیں ہے۔ شی از مینٹلی سِک۔۔۔ اُسنے میرے ٹوائز توڑ دیئے۔۔ ہنی کو مارا۔۔۔ اور خود زور زور سے رونے لگی۔۔

"وہ جب بھی یہاں آتی ہے یہی ہوتا ہے۔۔۔ وہ مجھے بہت اریٹیٹ کرتی ہے مام

.وہ ہاتھ ہلا ہلا کر سرخ ہوتے چہرے سے اپنی ناپسندیدگی کی وجوہات بیان کر رہا تھا

☆☆☆☆

"ہیلو"

حر کہاں ہے؟"

احتشام ملک کی فون سے آتی آواز نے اُسے خائف کیا تھا"

وہ اس وقت میٹنگ روم میں ہیں اگر کوئی ضروری بات۔۔۔۔"

"میری بات کروائیں اُس سے"

"لیکن سر اتنے لوگوں کے بیچ اُنہیں ڈسٹرب کیا تو وہ خفا ہونگی آپ۔۔۔"

ٹھیک ہے آپ نہ کریں اُنہیں ڈسٹرب۔۔۔یہ کام میں خود آ کے کر لیتا ہوں "اُسکی بات پر احتشام" ملک فون کو دیکھتے اپنا سر تھام گئے۔

وہ رئیس کی طرف فون اُچھالتا تیزی سے پلٹا تو

سامنے برہان سنگ گلاسسز اُتار تا طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اُسے دیکھ رہا تھا

بہت اچھا لگا تمہیں یوں دیکھ کر حزام۔۔۔سچ بولوں تو اب تم پر ترس آتا ہے کیا حیثیت رہ گئی ہے" تمہاری۔۔۔ملک پر بھی بیوی کا راج اور گھر پہ بھی۔۔۔

بڑا دکھ ہوتا ہے تمہارے لئے۔۔۔بدترین دشمن شریک حیات بن گئی۔۔۔آخر کیا فائدہ ہوا تمہاری قربانی کا؟

بابا الگ ناراض ہیں تم سے۔۔۔کیوں نہ ہوں اُنکے ہونہار بھتیجے کی وجہ سے سارا وقار مٹی جو گیا ہے اُنکا۔

وہ اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا کہہ رہا تھا

"رہی حرمحتشم تو اُسکے نزدیک تم کوڑیوں سے بھی ہلکے ہو افسوس۔۔افسوس۔۔۔"

حزام نے اپنے کندھے سے اُسکا ہاتھ جھٹکا" تمہیں میری بیوی کے لئے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے,وہ مجھے کیا سمجھتی ہے کیا نہیں۔۔۔یہ کم از کم تمہارا مسئلہ نہیں ہے برہان۔۔۔

سٹے آوے فارم مائی افیئرز۔۔"وہ تنبیہہ کرتا اُسے پرے دھکیلتا لان عبور کرنے لگا تو رئیس کو بھی دوڑ کر اُسکی پیروی کرنی پڑی

کچھ دیر بعد وہ اُسکے عین سامنے کھڑا تھا۔

پارٹی کے دیگر ممبران اور احتشام ملک نے اُسے دیکھ کر اپنی نشستیں چھوڑیں حرنے ایک نگاہ باقی سب پر ڈالی اور ایک سرسری نگاہ حزام داؤد پر جو آنکھوں میں غصہ لیے اُسکی جانب دیکھ رہا تھا۔

میں بہت اہم ڈسکشن کر رہی۔۔۔" وہ دھیمی آواز میں باقی افراد کی موجودگی کو دھیان میں رکھتی
کچھ کہہ رہی تھی جبکہ وہ اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے بولا "مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے
ابھی۔۔۔"

چلیں۔۔" وہ کرسی کے ہتھے پر دباؤ ڈالتی اُسکی نگاہوں کا مفہوم سمجھتی بولی تو حزام نے ایک بار پھر
مداخلت کی "یہیں بات کرنی ہے۔۔ آپ سب باہر انتظار کریں" اُسنے ہاتھ سے دروازے کی جانب
اشارہ کیا نگاہ احتشام ملک کی طرف تھی۔

,تمام افراد کے باہر جاتے ہی حرنے پیشانی پر بل ڈالے اُسے دیکھا "یہ کیا طریقہ ہے

"مت بھولیں میں یہاں بحثیت وزیر اعظم موجود ہوں اور۔۔۔

مگر میرے سامنے میری بیوی ہے۔۔۔" وہ کرسی گھسیٹتا عین اُسکے سامنے بیٹھتا بولا"

"تو اس وقت ایسے کونسے مذاکرات کرنے تھے اپنی "بیوی" سے کہ چند گھنٹے صبر نہیں ہو سکا۔۔۔"

آپ مذاکرات پر آمادہ ہی کہاں ہوتی ہیں" کچھ دیر پہلے وہ جتنے غصے میں دکھائی دیتا تھا اب اُسکے
برعکس خاصے اچھے موڈ میں جواب دے رہا تھا تاثرات اور لہجہ یکدم بدلا تھا

حرنے ابرو اُٹھا کر خفگی سے اُسے دیکھا

"بولیں کیا ضروری بات ہے؟"

جو پروجیکٹ ہم نے رکوائے تھے اقتدار میں آتے آپ نے اُن کو ری سٹارٹ کرنے کا نوٹیفیکشن"
"کیوں جاری کیا وہ بھی بنا مشاورت

میرے نزدیک اُن دونوں پروجیکٹ کی تکمیل اہم ہے۔۔جو بہتر لگا وہ کر دیا" اُسنے بنا سوچے برجستگی"
سے کہا

آپ غلطی کر رہی ہیں حر صاحبہ۔۔۔دشمنی میں اتنی اندھی نہ بنیں کہ ملک کا بیڑا غرق کر دیں"

اُس سے زیادہ اہم پراجیکٹ موجود ہیں جن کو ترجیح دینا ضروری ہے۔

ملک کے پاس اتنا پیسہ نہیں جو بے تکے پروجیکٹ پر ضائع کیا جائے

"بہتر ہو گا اگر آپ سیاست اور دشمنی کو الگ الگ رکھیں

وہ پروجیکٹ آپ کے نزدیک غیر اہم ہے میرے نزدیک نہیں۔۔۔اگر یہ پروجیکٹ مکمل ہو جاتا"
"ہے تو یقیناً بہت سے لوگوں کو اُسکے توسط سے روزگار ملے گا

میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے لانگ ٹرم پلینگ کے ساتھ۔۔۔اس بروجیکٹ سے صرف"
"عوام کو نہیں ملکی معیشیت کو بھی فائدہ ہو گا

آپ کو لگتا ہے آپ کی اس سو کالڈ پلینگ تک آپ کے پاس یہ کرسی رہے گی" حزام نے سامنے کرسی"
کی طرف اشارہ کر کے اُسے بہت کچھ باور کروانے کی کوشش کی

اتنے لمبے عرصے سے تک آپ کو مجھ سمیت دوسرا کوئی بھی یہاں ٹکنے دے گا؟۔۔۔ آپ کے اس پروجیکٹ کے مکمل ہونے سے پہلے آپ کو یہاں سے کِک آؤٹ کر دیا جائے گا۔

اُس وقت یہی عوام آپ کے خلاف ہونگے کہ محترمہ نے کرسی پر بیٹھ کر آخر کیا ہی کیا ہے۔۔۔

آپ کیا سمجھتی ہیں اس عوام کو۔۔۔۔

چار آٹے کی بوریوں پر خوش ہونے والے عوام صرف "حال" کا سوچتی ہے مستقبل کا نہیں۔۔۔

جو مستقبل آپ اُنہیں دینے کی خواہاں ہیں جب تک آپ کا ڈریم پروجیکٹ پورا ہو گا اُس وقت تک عوام ہی آپ کے خلاف ہو گی

یہ قوم مچھلی کیسے پکڑی جاتی ہے یہ سیکھنا نہیں چاہتی۔۔۔ وہ چاہتے ہیں محض ایک مچھلی اُنکے ہاتھ میں تھمادی جائے۔۔۔ بس۔۔۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں

سال میں مشکل سے دو دفعہ ذلالت سے حاصل ہونے والی کچھ خیراتی رقم لمبی قطار میں دن بھر کی مشقت سے ملنے والی ناقص آٹے کی ایک آدھ بوری اور یہ عوام خوش۔۔۔ اُسنے کندھے اُچکائے

جب وہ یونہی خوش ہیں تو پھر کیوں خود کو خوار کر رہی ہیں؟

آپ لانگ ٹرم سوچیں وزیر اعظم صاحبہ۔۔۔ خزانہ لٹا کر روزگار فراہم کرنا کوئی اچھی اسٹیرٹجی نہیں ہے"

اواب سمجھی۔۔۔ کہیں آپ کا اشارہ اُس پراجیکٹ کی طرف تو نہیں جن کے پورا ہونے سے صرف اور"
صرف داؤد خاندان کے بینک بیلنس میں اضافہ ہو گا؟ دونوں بازو کی کہنیاں میز پر ٹکا کر دونوں ہاتھوں
کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسائے وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جو اب خفگی اور غصے کا ملا
جلا تاثر لیے اُسکے چہرے کو تک رہا تھا

"خاندانی مفاد کے لئے غلط کو صحیح تو نہ کہیں مسٹر گروم۔۔۔"

میرے خاندان کے بارے میں کچھ مت کہیں۔۔۔ ہم آپ سے بہتر سیاست جانتے ہیں۔۔۔"

"آپ کی طرح جذباتی فیصلے نہیں کرتے

واقعی!۔۔۔ آپ لوگوں کا جذبات سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔۔۔ آپ کسی کی تکلیف کو کیا"
سمجھیں گے جہاں تک بات بہرام داؤد کی ہے تو وہ سیاہ کو سفید کرنا اور عوام کو بے وقوف بنانا بہت اچھے
"سے جانتے ہیں یہ گُر تو میں مر کے بھی نہیں سیکھ سکتی

"آپ بھول رہی ہیں کہ۔۔۔"

بھول تو آپ رہے ہیں مسٹر حزام۔۔۔ مجھے وہ الفاظ آج بھی یاد ہیں۔۔۔ بھلے وہ چہرہ کسی اور کا تھا مگر
الفاظ تو آپ کے تھے۔۔۔

پاور ملنے سے پہلے جو صرف ملکی مفاد کا پرچار کرتا تھا آج ذاتی مفادات کی خاطر ملک کو داؤ پر لگانے پر تُلا ہے۔

دشمنی اور سیاست کو تو آپ لا رہے ہیں بیچ میں۔۔۔افسوس۔۔۔

افسوس کہ آپ کی سیاسی تربیت آپ کے چچانے کی ہے باپ نے نہیں۔۔۔اور آپ اُنکی سیاست کی اندھی تقلید کرتے ہیں"

آپ حد سے بڑھ رہی ہیں" وہ مشتعل ہوتا دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر ذرا سا آگے جھکتا بولا"

مجھ پر برہم ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔۔۔اُسنے انگلی اُٹھا کر تنبیہ کی "بہرام داؤد کی سیاسی بصیرت" کا چشمہ اُتار کر دیکھیں گے تو آپ کو تصویر بہتر نظر آئے گی

وہ لب بھینچے غصہ ضبط کرنے کی سعی کر رہا تھا

اینی وے میرے پاس مزید بحث کرنے کا وقت نہیں۔۔۔ویسے بھی بہت ٹائم ویسٹ کر دیا آپ نے" میرا" میز پر رکھے سنگ گلاسسز ہاتھ میں لیتی بولی

آپ غلطی پر ہیں۔۔۔۔یہ سیاست ہے یہاں داؤ پیچ چلتے ہیں آپ جیسے فیئر پلے کے عادی یہاں زیادہ" دیر ٹِک نہیں سکتے۔۔۔

تھوڑی سی "سیاست" سیکھیں۔۔۔اُسنے لفظوں پر زور دیا۔لہجے میں دبا دبا غصہ تھا

لمبی ریس کے گھوڑے کو بہت چالاکی سے چال چلنی پڑتی ہے تبھی وہ ریس میں پاؤں جمائے کھڑا رہ سکتا ہے

ضروری تو نہیں آپ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماریں۔۔۔ بعض دفعہ دشمن سے ہاتھ ملانا اُسے پیٹھ دکھانے سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے" وہ اُسکی طرف دیکھتا کہہ رہا تھا انداز سمجھانے والا تھا

"حُر نے گلاسسز پیشانی سے اوپر بالوں میں پھنسائے "باہر بیٹھے لوگ میرا انتظار کر رہے ہیں

آخر یہ لڑکی میری بات سمجھ کیوں نہیں رہی۔۔۔ کیوں اپنے پیچھے دشمنوں کی فوج کھڑی کر رہی ہے" وہ اُسکی پشت گھورتا میز پر مُکا رسید کرتا بڑبڑایا

☆☆☆☆☆

وہ پچھلے لان میں لگا پرانا جھولا جھولنے کی غرض سے سب سے نگاہ بچا کر اُدھر چلی آئی تھی یا پھر اُس بدتمیز بچے سے چھپنے کی سعی کر رہی تھی وجہ جو بھی تھی مگر وہ اُس شرارتی بدلحاظ بچے کی وجہ سے اب اپنی فیورٹ پلیس اور پرسن دونوں سے دور ہو گئی تھی۔

"ڈیڈی کو اگر انکل سے ارجنٹ میٹنگ نہ کرنی ہوتی تو میں یہاں کبھی نہ آتی"

سفید نیٹ کا فراک سمبھالتی وہ اب جھولے پر جا بیٹھی تھی پھر دھیرے دھیرے جھولا جھولنے لگی

زنگ آلود پرانا جھولا بے ہنگم سی آوازیں پیدا کرتا وہاں موجود اونچے گھنے درختوں کو مزید خوفناک بنانے کا موجب تھا جو گزشتہ برسوں سے ضروری کانٹ چھانٹ اور دیکھ بھال نہ ہونے کے باعث خاصے پُراصرار لگتے تھے۔

"ویلکم لوزر۔۔ویلکم آگین۔۔۔ آئی تھنک تمہاری کوئی سیلف ریسپیکٹ نہیں ہے"

دونوں ہاتھ سینے پر دھرے وہ عین اُسکی پشت پر جھولے کو مزید تیزی سے آگے کی جانب پُش کرتا اپنی بھڑاس نکال رہا تھا

جھولے کی بڑھتی رفتا اور بد تمیز بچے کی وحشت ناک آواز اُسکے اوسان خطا کرنے کے لئے کافی تھی

تم اتنی زور زور سے جھولا مت دو پلیز میں گر جاؤں گی۔۔۔"معصوم بچی معصومیت سے بولی جبکہ حلق خشک ہو رہا تھا"

کیوں؟لوزر کو ڈر بھی لگتا ہے؟"وہ رفتار کو مزید تیز کرتا نفرت سے پوچھ رہا تھا۔"

"ن۔۔ نہیں مجھے ڈر نہیں لگتا۔۔۔ آئی ایم ویری بریو۔۔۔۔"

رئیلی۔۔۔!لہجے میں مصنوعی حیرت تھی"

ہوسیڈ؟"(کس نے کہا)

"ڈیڈی۔۔۔"

"اوتوڈیڈی کی لوزر بریو ہے, پھر تو مجھے اور زور سے جھولا دینا چاہیئے۔۔۔کیونکہ تم تو ڈرتی نہیں"

جھولے کی رفتار کے ساتھ اُسکی دھڑکن اور آنسوؤں کی رفتار میں بھی اضافہ ہو رہا تھا

پلیز۔۔۔پلیز جھولا روکو میں۔۔۔میں گر جاؤنگی۔۔۔مجھے چوٹ لگ جائے گی۔۔۔میری فراک گندی ہو جائے گی۔۔

"ڈیڈی۔۔۔۔آنٹی۔۔۔پلیز ہیلپ۔۔۔

اُسکی بے بسی پر وہ بڑے بد نما انداز میں مسکرایا" یہاں کوئی نہیں آئے گا ڈیئر لوزر۔۔۔نہ تمہاری آواز سنے گا۔۔۔"

پلیز مجھے نیچے اُتارو۔۔۔جھولا روکو۔۔۔"یکایک اُسے ہر چیز سے خوف محسوس ہونے لگا قد آور گھنے درخت۔۔۔فرش پر جا بجا بکھرے سوکھے پتے ڈھلتی شام۔۔۔

اور سب سے زیادہ حزام داؤد کا رویہ

پلیز حزام پلیز۔۔۔۔کہتے کہتے ہچکی بندھ گئ"

سرخ و سفید رنگت لئے بریٹش لب و لہجہ والے اُس بچے کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ اُبھری۔۔۔

وہ کیوں خوش نہ ہوتا آخر کار اُسی کی وجہ سے اُسکی ماں نے اُسکی بیسٹ بڈی اور ملازموں کے سامنے تھپڑ جو مارا تھا۔۔۔ پہلی بار۔۔۔

وہ ہرٹ ہوا تھا۔۔۔ اُسکی ماں اُس سے خفا ہوئی تھی۔۔۔ وہی تو تھی وجہ۔۔۔

اُس روز اُسکی ماں نے اُسے سزا دی تھی اور آج وہ اُسے سزا دے رہا تھا۔

وہ حزام داؤد تھا جو نفرت کا جواب دوگنی نفرت سے دیا کرتا تھا, اُسکے لئے اُسکی فیملی اول نمبر پر تھی وہ اپنی محبتوں میں شراکتیں قبول نہیں کرتا تھا۔

تم تو کہہ رہی تھی تمہیں ڈر نہیں لگتا, کیا اب تمہیں ڈر لگ رہا ہے" معصوم چہرے پر بلا کی معصومیت سجاتا آنکھیں پٹپٹا کر پوچھ رہا تھا۔

نو۔۔۔ نہیں۔۔۔" آنسوؤں کے بیچ اُسنے زور شور سے نفی میں سر ہلایا۔"

اوکے۔۔۔" غصے میں آکر اُسنے جھولے کو اور تیز کیا تو وہ اچھلتی ہوتی ہوئی سامنے درخت سے ٹکراتی" زمین بوس ہوئی۔

خون پھوارے کی مانند اُسکے سر اور ناک سے بہنے لگا سفید فراک کا رنگ لمحوں میں تبدیل ہوا تھا

رِستا خون اور دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اُسکے سر پر کھڑا وہ بچہ۔۔۔

اُسکے وجود پر کپکپاہٹ طاری ہوئی۔

پیشانی سے ہاتھوں پر لگنے والے خون کو دیکھ کر وہ مارے خوف کے بے حس و حرکت اُسے دیکھ رہی تھی جو انتہائی غصے سے بھوری جرسی کو جھاڑ تا اُسے گھُور رہا تھا۔

جب اُس نے پہلی بار اُس بچے کو دیکھا تھا تو اُسے اُسکی آنکھیں بے حد اچھی لگی تھیں جس کا برملا اظہار وہ اُسکی ماں سے بھی کر چکی تھی۔

قبطیہ کے سوال کرنے پر کہ حزام کی آنکھیں اُسے کیوں اچھی لگی وہ کوئی جواب نہیں دے سکی تھی شاید اُسکی ڈکشنری میں الفاظ کی کمی تھی جس کی بنا پر وہ اُس وقت اُسکی آنکھوں کو گہرا اور پُرکشش نہیں کہہ سکی تھی

"کہا تو محض اتنا کہ "بہت بہت اچھی ہیں

مگر اُس لمحے اُسے دنیا میں حزام کی آنکھوں سے زیادہ بری شے اور کوئی نہیں لگی تھی۔

وحشت ناک۔۔۔۔

سفاک۔۔۔۔

بے حس۔۔۔

خوفزدہ کر کے جسم سے لہو کو نچوڑ دینے والی آنکھیں۔۔۔

اب بولو تمہیں ڈر لگ رہا ہے مجھ سے۔۔۔۔؟ دیکھو تمہیں کتنی چوٹ لگی ہے خون بھی بہہ رہا"
ہے۔ اگر تم میری بات نہیں مانو گی تو میں تمہیں اُس روم میں بند کر دونگا۔۔۔ وہاں بہت اندھیرا ہے
اور سنیک بھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔ بولو۔۔۔ مانو گی میری بات

اُسنے خوفزدہ نگاہوں سے لکڑی کے پرانے دروازے کو دیکھا جو بند تھا۔

وہ منظر بہتا خون اور حزام کی آواز۔۔۔ اُسنے زور سے کانوں پر ہاتھ رکھا

تو نہیں مانو گی۔۔۔ "اُسنے آگے بڑھ کے اُسکا ہاتھ تھاما"

وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہوئی تھی خوف ایسا تھا جیسے جان نکل جائے گی

اب تم اس کمرے میں رہو گی اور یہیں مر جاؤ گی۔۔۔ کوئی ڈھونڈنے نہیں آئے گا تمہیں۔۔۔ نہ "
"تمہاری ڈیڈ باڈی کسی کو ملے گی

نہیں۔۔ مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کے مت جاؤ حزام پلیز۔۔۔

میں تمہارے گھر پھر کبھی نہیں آؤنگی آئی پرامس۔۔۔میں قبطیہ آنٹی سے بھی نہیں ملونگی
"۔۔پرامس

"ہمم۔۔۔"چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پیشانی مسلتا وہ کچھ سوچنے لگا"بٹ آئی کانٹ ٹرسٹ یو"

وہ بے اعتباری کی انتہا پر تھا اُسے اُس معصوم صورت والی اپنے سے چھوٹی بچی پر بلکل بھروسہ نہیں تھا

وہ اُسکا کتنا نقصان کر چکی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا سوائے "اُس کے"۔۔۔

میں تمہیں لے کر جاؤنگا تو تم سب کو بتادو گی کہ تمہیں یہ چوٹ میری وجہ سے لگی ہے"وہ اب اُسکے
پھٹے ہوئے سر کی طرف اشارہ کرتا کہہ رہا تھا"پھر میری ممی مجھ سے ناراض ہو جائیں گی

"اینڈ آئی ڈونٹ وانٹ ٹو میک ممی اینگری

وہ مزید سہم گئی۔۔۔وہ جو اعتبار کرنے کو تیار نہیں تھا۔

ناجانے کیوں وہ اُس سے اتنا خائف ہو گیا تھا کہ اُسے سنیک(سانپ) کے ساتھ بند کمرے میں
چھوڑنے کے لئے تیار تھا۔

اُسکا ننھا ذہن خود سے چند سال بڑے اُس بچے کے ایکشن اور غصے کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا

اُسے یاد تھے تو محض اپنے خسارے۔۔۔

جن کا وہ اظہار کر گئی

تم نے پہلے میری فیورٹ ڈول برف میں گم کی پھر ماؤنٹین پر مجھے دھکا دیا۔"

آئرہ کے سامنے میری انسلٹ کی۔۔۔مجھے لوزر کہا۔۔۔

مجھے برف میں اوپر اتنی۔۔۔اوپر اکیلا چھوڑ گئے

اُسنے دونوں ہاتھ کھول کے بلندی کو اشارے سے بتانے کی کوشش کی۔

اب۔۔اب مجھے مارا۔۔۔

آواز میں لرزاطاری ہوا تھاروانی سے پھسلتے آنسو گلابی گالوں کو بھگو رہے تھے

مجھے اتنی زیادہ چوٹ بھی لگی ہے۔۔۔خون پر نگاہ پڑتے ہی اُسے نئے سرے سے تکلیف کا احساس ہوا تھا

دیکھو۔۔۔دیکھو کتنی زیادہ چوٹ لگی ہے۔وہ مزید شدت سے رونے لگی

تم۔۔تم ایک گندے بد تمیز بچے ہو۔۔۔

And I hate you

(اور مجھے تم سے نفرت ہے)

گالوں کو رگڑ کر بڑی معصومیت سے کہا گیا

"Great!you are also very wise"

(گریٹ تم تو بہت سمجھدار بھی ہو)انداز ایسا تھا جیسے بات کے سمجھ جانے پر خوش ہوا ہو۔

ایک اور بات۔۔۔"

"I hate you too۔۔۔ and we will always be enemies"

(مجھے بھی تم سے نفرت ہے اور ہم ہمیشہ دشمن رہیں گے)

"حزام کا انداز ایسا تھا جیسے "ہمیشہ یہ بات یاد رکھنا

میں گندا بچہ ہوں اس لئے مجھ سے اور ممی سے دور رہو۔۔۔وہ صرف میری ممی ہیں۔۔۔وہ صرف" مجھ سے پیار کرتی ہیں۔۔۔اُن کو تم جیسے لوزر نہیں پسند۔۔۔

آئرہ میری فرینڈ ہے وہ تمہاری فرینڈ کبھی نہیں بنے گی

اس لئے تم اب یہیں رہو گی وہ عجلت سے پیچھے مڑا۔۔۔

اُسنے تیزی سے آگے بڑھ کر اُسکی اُونی جرسی کا کونا تھامنے کی ناکام کوشش کی تو اُسنے خود کو حر کی گرفت سے آزاد کروایا اور لمحے کی تاخیر کے بنا باہر نکلا ساتھ ہی ٹھاکی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہوا تھا دھول اور مٹی سے اٹے اندھیرے کمرے میں اُس کا دم گھٹنے لگا تھا خوف اور وحشت کے باعث پورا وجود پسینے سے تر ہوا تھا

پرانے بوسیدہ دروازے کی درزوں میں جمی مٹی نے روشنی اور ہوا کا آخری رابطہ بھی حر سے منقطع کیا

دروازے کے باہر وہ ہکا بکا کھڑا رہ گیا

دروازے کے اُس پار پہلی دفعہ حر کو سانس لینے میں دشواری محسوس ہوئی

سائیں سائیں کرتا بند کمرہ گُھپ اندھیرا پرانے سامان کی سانسوں کو روکتی بدبو اور اُسکے اندر اُترتا گہرا سناٹا۔

وہ دوسری بار حزام داؤد کی وجہ سے لفظ خوف اور اُسکے ہمراہ آنے والی بے بسی سے آشنا ہوئی تھی۔۔۔

وہ نرم خو اور رحم دل بچہ پہلی بار اتنا سفاک ہوا تھا۔۔۔اِن سیکیور رہوا تھا۔۔۔ حر محتشم کی وجہ سے۔۔۔

کچھ دیر وہ خوف و ہراس میں گھرا بند دروازے کو دیکھتا رہا۔۔۔پھر اُسنے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔۔۔

مگر اُسکے ننھے ہاتھوں میں اتنی قوت نہیں تھی کہ وہ لکڑی کے بھاری پرانے دروازے کو جس کی درزیں زنگ آلود تھی اُسکی جگہ سے ہلا پاتا جو اٹک چکا تھا۔

"حر۔۔۔"اندر کی مکمل خاموشی نے اُسے گھبراہٹ میں مبتلا کیا تھا"حر پلیز آنسر می۔۔۔۔"

وہ جو کر چکا تھا اب خود بھی اپنے عمل پر سہم گیا تھا

دوسری جانب مکمل خاموشی تھی۔۔

حُر!۔۔ آر یو اوکے۔۔۔؟

اندر سے کچھ گرنے کی آواز آئی۔۔۔ آخری آواز۔۔۔

.اور وہ دوڑتا ہوا وہاں سے فرار ہو گیا

☆☆☆☆☆

حزام ہم نے اُسے داؤد خاندان کی بہو اس لئے نہیں بنایا کہ وہ ہماری سیاسی بنیادیں ہلا دے"

آخر ہم اُسے جس کام سے منع کرتے ہیں وہ اُنہیں اپنی ضد کیوں بنا لیتی ہے۔۔۔؟

تم نے اُسے روکا کیوں نہیں" دونوں ہاتھ پشت پر باندھے کندھوں پر شال ڈالے وہ خاصے غصے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہے تھے۔

اُسنے پیشانی سہلاتے چہرہ اُٹھا کر اُنہیں دیکھا

"وہ ہماری ضد میں کچھ نہیں کر رہی تایا جی۔۔۔ جو ملک کے لئے بہتر سمجھتی ہے وہی کر رہی ہے"

وہ تمہاری بیوی ہے اور تم اُسے ہینڈل نہیں کر پا رہے۔۔ وہ داؤد خاندان کی بہو ہے اُسے وہی کرنا ہو گا" جو ہم چاہتے ہیں" برہان داؤد نے لقمہ دیا

اپنی بیوی کو کیسے ہینڈل کرنا ہے میں جانتا ہوں یہ سب مجھے تم سے سیکھنے کی ضرورت نہیں۔"

"وہ کچھ غلط نہیں کر رہی اُسکا فیصلہ بلکل ٹھیک ہے

حزام کے انداز پر وہ استہزائیہ مسکرایا" تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے اس شادی میں مرضی شامل تھی تمہاری۔۔۔

خیر وجہ جو بھی تھی اس طرفداری کی۔۔۔ اپنی بیوی کو سمجھاؤ صحیح فیصلے کرتے کرتے کہیں اُس کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو جائے" برہان نے الفاظ اور چہرے کے تاثرات سے بہت کچھ باور کروانے کی کوشش کی

وہ ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا اُسکے روبرو آیا" میں کسی کو اُس تک پہنچنے دونگا تب۔۔۔" وہ بھنویں اُٹھا کر اُسکی آنکھیں میں دیکھتا بولا

کیوں محبت ہو گئی ہے اُس سے یا ہمدردی کا بخار ہے" برہان نے اشتعال انگیز انداز میں بہرام داؤد کی
"طرف دیکھتے اونچی آواز میں کہا" انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہا ہو" بابا جان! آپ کا پلان فلاپ

"نہیں۔۔۔ انٹیچیمنٹ ایشوز ہیں۔۔۔ بڑی بری عادت ہو گئی ہے اُسکی"

دیکھ لیا بابا جان میں نے کہا تھا نا کہ یہ دونوں مل کر ہم سب کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ یہ دونوں وہاں"
"اپنی مرضی سے موجود تھے ان دونوں نے۔۔۔

کن دونوں کی بات کر رہے ہیں برہان صاحب" وہ ہاتھ میں پہنی بریسلیٹ کو گھماتی اندر داخل ہوتی"
مخاطب تھی

آؤ بیٹا تمہارا ہی ذکرِ خیر ہو رہا تھا, بڑی لمبی عمر ہے تمہاری"

اقتدار میں آتے ہی بہت اچھے اسٹیپ لے رہی ہو جہاں ہماری ضرورت ہو ضرور بتانا۔۔۔ ویسے حزام تو
تمہارے ساتھ ہے ہی" بہرام داؤد نے حُر کو اندر آتے دیکھ کر جتانے والے انداز میں حزام کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا, وہ مخاطب حُر سے تھے مگر سنا حزام کو رہے تھے

محفل میں چل رہی تھی ہمارے قتل کی تیاری"

ہم پہنچے تو بولے بڑی لمبی عمر ہے تمہاری" حر نے مسکراتے ہوئے برہان داؤد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
جبکہ برہان کے چہرے کے بگڑے تاثرات حر سے مخفی نہ رہ سکے

یو جسٹ۔۔۔"وہ مشتعل ہوتا آگے بڑھا۔۔۔"

حزام غیر محسوس انداز میں حر کے سامنے آیا اور برہان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے آہستگی سے پیچھے کیا

اب برہان اور حر کے درمیان حزام کھڑا تھا

رات بہت ہو گئی ہے کل بات کریں گے تایا جی۔۔۔"

شب بخیر برہان"وہ نگاہوں ہی نگاہوں میں برہان کو وارن کرتا حر کا ہاتھ تھام کر باہر نکلا

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔"وہ اُسکے پیچھے چلتی اُسکی پشت گھورتی بولی"

مینرز نہیں آپ کو بنا دستک دیئے بغیر کوئی کسی کی پرائیویسی ڈسٹرب کرتا ہے کیا"وہ رک کر ایڑی کے بل پیچھے گھومتا بولا

کوئی بنا اجازت کسی کا ہاتھ اتنے زور سے پکڑتا ہے کیا"حر نے سوال در سوال کیا"

حزام نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا وہ اُس کا ہاتھ اتنی مضبوطی سے تھامے ہوا تھا کہ حر کی کلائی پر پہننی جانے والی بریسلٹ کا نشان اُسکے ہاتھوں کی انگلیوں پر ثبت تھا

آپ کو ڈر تھا برہان مجھ پر ہاتھ اُٹھائے گا"وہ سوالیہ نگاہیں اُٹھاتی پوچھ رہی تھی "

"مجھے خوف تھا کہیں آپ اُس پر نہ ہاتھ اُٹھا دیں"

حرنے خفگی سے اُسے گھوراتے ہوئے جواب دیا

"چیری میرے ساتھ روم میں سوئے گی۔۔"

تو۔۔۔؟"حزام نے کندھے اُچکائے"

میں آپ کے روم میں سو رہی ہوں میرے روم کا اے سی خراب ہے اس لئے آگاہ کر رہی ہوں"
چیری میرے ساتھ ہو گی۔۔۔اگر آپ کو کوئی مسئلہ ہے تو دوسرا کمرہ ڈھونڈ لیں"فریش ہیئر کٹ کے باعث آگے آتے بالوں کو پیچھے کرتی آگے بڑھی

یہ دونوں بلیاں میری ہی نیند برباد کرنے پر کیوں تُلی ہیں آخر"وہ اُسکی پشت گھورتا بولا تھا"

☆☆☆☆

گزشتہ گزری شاموں کی طرح وہ آج بھی بِلاجواز پیرس کی کشادہ سڑکوں پر سادہ سا حُلیہ لیئے پچھلے تین گھنٹوں سے ٹہل رہی تھی۔

چلتی تو رُکنے کا نام نہ لیتی رُکتی کئی ساعتیں بت کی مانند کسی نہ کسی کی عمارت کو دیکھتی رہتی

کچھ دنوں سے وہ حفصہ سے بھی رابطے میں نہیں تھی,اُسکی کلاس فیلوز جو اُسکے ساتھ آئی تھیں واپس جا چکی تھیں,حفصہ کے لاکھ اصرار پر بھی وہ واپس نہیں گئی تھی۔

یوں جیسے سب کچھ فراموش کر چکی ہو اُسکی فالتو بلی اُسکی لاپرواہی کی وجہ سے بیمار ہو گئی تھی

وہ کیا کر رہی تھی نہیں جانتی تھی کیا کرنا چاہتی تھی اُسکی سمجھ سے باہر تھا

ایک طرف فریال تھی جو کہنے کو اُسکی ماں تھی جسے اُسنے کبھی قریب سے دیکھا تک نہیں تھا اگر دیکھا بھی تو وہ لمحہ اُسکی یاداشت میں کہیں نہیں تھا

دوسری طرف محتشم کمال جو اُس سے اور باقی ہر شے سے لاتعلق تھے سوائے سیاست کے مگر یہ وہ دکھ نہیں تھا جو اُسے کھائے جا رہا تھا اُسکا تعلق اُن دونوں سے نہیں حریم سے تھا۔۔۔ جس کی زندگی محتشم کمال کی سیاست کی نظر ہو گئی تھی۔

اُسے صبیح اور صائم کی فکر تھی۔۔۔ وہ اپنی ذات میں اتنے خلا لیے اُن کو کیسے سمبھالے گی۔۔۔ رشتوں کے نام پر کن رشتوں کی گنتی کروائے گی

وہ لڑکی بچپن سے ٹروما سے گزر رہی تھی جو اب شدت اختیار کر گیا تھا۔

کھلی فضا میں اُسے گھٹن کا احساس ہوا وہ دل پر ہاتھ کر پوری قوت سے سانس لینے لگی ارد گرد سے گزرتے لوگ اُسے دیکھنے لگے تھے

"ساتھ سے گزرتے ہوئے اُدھیر عمر شخص نے لمحے بھر کو رُک کر اُسکی طرف دیکھا" آر یو اوکے ؟

وہ نا جانے کب سے اُسے پکار رہا تھا مگر وہ سن کہاں رہی تھی۔

مجبوراً اُس شخص کو تھوڑا سا جھکنا پڑا حر کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا

فائن۔۔۔ایم او کے۔۔"خود کو سمبھالتی وہ بامشکل الفاظ ادا کر پائی تھی"

پاس کھڑا شخص کندھے اُچکاتا آگے بڑھ گیا جبکہ دور کھڑے شخص کے تجسس میں اضافہ ہوا وہ دوڑتا ہوا قریب بنے کیفے میں داخل ہوا۔

میز پر کافی اور پِینٹ کیک سے انصاف کرتے ہوئے اپنے ہم عمر لڑکے کا ہاتھ پکڑا "وہ اس وقت باہر ہے "جاؤ جا کے پوچھو وہ ٹھیک ہے

اگر وہ ٹھیک نہیں بھی ہے تو بھی مجھے کچھ نہیں بتائے گی ویسے بھی میں کافی ٹھنڈی کرنے کے موڈ میں " نہیں ہوں "اُسنے صاف انکار کیا

اپنا فون نکالوں اور ابھی اُسے کال کرو "وہ کیفے کے شفاف شیشے سے باہر کی جانب اُسے دیکھتا مستفسر " تھا جبکہ وہ اب فٹ پاتھ پر بیٹھ رہی تھی اُسنے پانی کی بوتل منہ سے لگائی

"اُس نے مجھے اپنا نمبر دیا ہی کب۔۔۔۔"

اُسکے جواب پر سامنے والے لڑکے نے بے حد خشمگین نگاہوں سے اُسے گھورا "تمہیں اُس سے دوستی "کرنی تھی اُسکا نمبر لینا تھا۔۔۔تم نے دونوں میں سے ایک کام بھی نہیں کیا

لیکن وہ سب کہا اور کیا جو تم نے کہنے اور کرنے کے لئے کہا تھا, اس سے زیادہ کیا کروں۔۔۔ ویسے بھی"
"وہ لڑکی مجھے کسی کی باتوں میں آنے والی لگتی نہیں

ساری باتیں بعد میں فلحال تم اُسکے پاس جاؤ اور اُسے اُسکے فلیٹ تک چھوڑ کے آؤ" وہ کافی کا مگ اُسکے"
ہاتھ سے پکڑتا میز پر پٹختا بولا

اچھی زبردستی ہے" وہ ٹانگ سے کرسی پیچھے کرتا جیکٹ جھاڑتا کیفے سے باہر نکلا"

آپ یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہیں سب ٹھیک ہے؟" ساری ناگواری پیچھے چھوڑتا وہ بھرپور اداکاری سے"
بولا

حر نے سر اُٹھا کر دیکھا پھر بنا کچھ کہے سر واپس گھٹنوں پر گرا دیا

"آپ ٹھیک ہیں؟"

نہیں۔۔۔" آہستگی سے جواب آیا"

"میں آپ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں؟"

"آپ جانوروں کے ڈاکٹر ہیں میری کیا مدد کریں گے۔۔"

اُسکے جواب پر اُسنے سر کُھجا کر پلٹ کر کیفے کے اندر سے جھانکتے ہوئے شخص کو دیکھا

"پھر گردن سیدھی کر کے بولا "میں آپ کو آپ کے فلیٹ تک چھوڑ دیتا ہوں

کیوں۔۔میں چل نہیں سکتی یا راستہ نہیں آتا مجھے "ابرو اکٹھی کیں"

"آپ کی طبیعت خراب ہے اس لئے۔۔۔"

اسکی ضرورت نہیں۔۔۔میں جہاں رکی ہوں وہ جگہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے کچھ دیر بعد خود چلی جاؤنگی"

لیکن مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ آپ صحیح سلامت پہنچ گئی ہیں, آپ ایسا کریں اپنا نمبر دے دیں۔۔یا ای میل۔۔۔اینی تھنگ۔۔"اُسنے جھجھک کر کہا

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں دو چار دن بعد اپ یقیناً مجھے کہیں نہ کہیں ضرور دکھائی دیں" "گے تب پوچھ لیجے گا میری خیریت۔۔۔ٹھیک۔۔۔

وہ فٹ پاتھ سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی پھر گلے میں پہنا مفلر ہاتھ سے ڈھیلا کیا اور آگے بڑھ گئ

☆☆☆☆☆

ایسا نہیں تھا کہ اُس گھر میں آنے کے بعد وہ حزام داؤد کے کمرے میں پہلی بار آئی تھی فرق یہ تھا کہ وہ پہلی بار اُسکے کمرے کے ڈیکور اور کلر اسکیم کو اتنی توجہ سے دیکھ رہی تھی۔

بہت سال پہلے جب وہ اُس کمرے میں آئی تھی تب بھی وہاں کی چیزوں اور اُس کمرے سے متاثر ہوئی تھی اور آج اتنے سالوں بعد وہ ٹھیک اُسی جگہ کھڑی کمرے کو ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اگر دشمنی آڑے نہ آتی تو یقیناً وہ اُسکی چوائس کو سراہتی مگر ایک سرد آہ بھر کر اُسنے اے سی کی کولنگ بڑھا دی اور کشادہ بیڈ کے وسط میں لیٹ گئی چیری کچھ دیر اُسکے ساتھ کھیلتی رہی پھر کاؤچ پر جا بیٹھی

حر نے کروٹ لی آنکھیں بند کیں پھر یکایک بند آنکھوں کے پیچھے حزام کا چہرہ دکھائی دیا جو ایکدم برہان کے سامنے آکر اُسے پیچھے دھکیل رہا تھا۔۔۔کچھ دیر پہلے اُسنے یہی کیا پر۔۔۔

وہ کشمکش کا شکار ہوئی۔

وہ اُسے بچا رہا تھا اپنے انداز سے۔۔۔اُسے بِنا جتائے پروٹیکٹ کر رہا تھا

اتنا تو وہ جان گئی تھی مگر کیوں کر رہا تھا۔۔۔یہ نہیں جان پا رہی تھی

بے چینی میں اُسنے پھر سے کروٹ بدلی

اگر اُسنے مجھے مارنا ہوتا تو لفٹ میں مجھے مار سکتا تھا وہ جان گیا تھا کہ مجھے۔۔۔"

پھر کیوں۔۔۔

نہیں۔۔۔

مار تو وہ کئی سال پہلے چکا ہے مجھے۔

تاریک سانسوں کو قید میں جکڑتے کمرے کے اندر۔۔۔وہ صرف میرا ویک پوائنٹ جاننا چاہتا تھا تاکہ جب چاہے میری مجبوری سے فائدہ اُٹھائے۔۔۔

مگر آج وہ برہان کے سامنے کیوں آیا۔۔۔کیا وہ مجھے یہ باور کروانا چاہ رہا ہے کہ مجھے اُس پر اعتبار کرنا چاہیئے۔۔اُس پر۔۔۔یعنی حزام داؤد پر۔۔۔

بنا پلکیں چھپکائے چھت کو تکتی وہ گہری سوچ میں تھی

"اعتبار تو اُس پر میں مر کے بھی نہ کروں لیکن وہ تیسرا شخص کون ہے جو ہم دونوں کو تباہ کرنا چاہتا ہے"

سوچتے ہوئے اُسنے ایک بار پھر کروٹ لی مگر اس بار دل پر بوجھ محسوس ہوا گلے میں خراش اور سانس لینے میں کچھ دقت محسوس ہوئی تو وہ منہ سے سانس لیتی ایکدم اُٹھ بیٹھی نگاہ چیری پر گئی جو بڑی خاموشی سے کاؤچ پر سر رکھے ہوئے تھی

چند سیکنڈ بعد اُسے احساس ہوا کہ وہ منہ سے بھی سانس لینے میں ناکام ہو رہی ہے فضا میں جیسے آکسیجن کی کمی ہوئی تھی کمرے میں بے حد عجیب سے بدبو پھیلی ناقابلِ برداشت۔۔۔اور اگلے لمحے اُسے وہ جگہ الارمنگ لگی ہاتھ کے قریب پڑا اُکشن ایک طرف اُچھالتی دروازے کی طرف بھاگی ناب گھمایا مگر دروازہ لاک تھا۔اُسکے چیخنے چلانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔

ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ کے دروازے سے پشت ٹکاتی پلٹی نگاہ چیری پر پڑی اور جو سوچ اُسکے ذہن میں آئی اُسے جھٹک کر وہ چیری کے پاس بھاگی اُسے گود میں اُٹھا کر جگانے کی کوشش تھی مگر وہ نیند میں نہیں تھی۔۔۔وہ بے ہوش تھی یا شاید۔۔

اُسکی سروائیو کرنے کی کپیسٹی اتنی ہی تھی حر وہاں کتنی دیر تک سروائیو کر سکتی تھی یہ سوچنے سے پہلے ہی اُسکا ذہن چیری کے بے جان وجود کو دیکھ کر ماؤف ہونے لگا تھا

وہ اُس بند کمرے میں چیری کو بچانے کے لئے کیا کر سکتی تھی۔۔۔وہ خود کو بچانے کے لئے کیا سکتی تھی۔۔۔

یکدم اُسے محسوس ہوا وہ کسی ویل ڈیکور اور انتہائی نفاست سے سجائے روشن کمرے میں نہیں بلکہ اُسی اندھرے تاریک کمرے میں قید کر دی گئی ہے جہاں کئی سال پہلے تھی

اُس رات وہ وہاں سے بچ گئی تھی صبح کی روشنی نے اُس اندھیرے کو ختم کیا تھا مگر چیری کے بے حس و حرکت وجود کو دیکھ کر اُسے لگا اِس رات کی کوئی صبح نہیں ہو گی

چیری۔۔۔"ناجانے اُسنے کیوں پکارا۔۔"

چیری۔۔۔"بڑی شدت سے۔۔۔"

چیری۔۔۔"کرب سے۔۔۔"

چیری۔۔۔"حر کی آواز مدھم ہوتی خاموشی میں ڈھل گئی"

بعض اوقات خود کو سہارا دینا دنیا میں کسی بھاری سے بھاری وجود کو سہارا دینے سے زیادہ تکلیف دہ اور مشکل ہوتا ہے اُس لمحے چیری کو دیکھ کو حر کو بھی یہی لگا وہ کھڑی نہیں ہو سکے گی۔۔۔اگر ہو گئی تو گر جائے گی۔

پالتو چیزوں کے ساتھ اتنا لگاؤ اچھا نہیں ہوتا"بہت پہلے ایک بار حفصہ نے اُس سے کہا تھا"

ہاں مگر انسانوں اور باقی مخلوق سے لگاؤ میں " لگاؤ کسی بھی شے کے ساتھ ہو مہلک ہی ہوتا ہے پھپھو" بڑا فرق ہے۔۔۔یہ انسانوں کی طرح بلاوجہ نقصان نہیں پہنچاتے آپ کے پیروں سے زمین نہیں کھینچتے۔۔۔دل کو ٹھیس نہیں پہنچاتے۔۔۔یہ کام انسان کرتا ہے"اُسنے حفصہ سے کہا تھا

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ چھوڑ کے جانے والا انسان ہو یا کوئی پالتو بلی بیچ محبت حائل ہو تو تکلیف یکساں ہوتی ہے۔۔دل ایک ہی طرح سے دُکھتا ہے۔۔۔سانسیں ویسے ہی تھمتی ہیں۔۔۔دنیا ویسے ہی ویران ہوتی ہے۔۔۔اندھیرا ویسے ہی چھاتا ہے

☆☆☆☆☆

شِٹ۔۔۔"ناب گھماتا وہ واپس دوسرے کمرے کی طرف بھاگا پھر بالکونی سے ہوتا اپنے کمرے کی" بالکونی میں آیا سامنے پڑی کرسی پوری قوت سے ریلنگ پر لگے کشادہ شیشے کے دروازے پر ماری اور دوڑ کے اندر داخل ہوا

اندر داخل ہو کر سانس لینے پر اُسے گلے میں شدید خراش محسوس ہوئی کمرے میں پھیلی بدبو سے دماغ میں ٹیس اُٹھی رگوں میں کھنچاؤ محسوس ہوا

مگر وہ ہر شے فراموش کرتا اُسکا ہاتھ تھام گیا

حر۔۔۔"اُسنے مقابل کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پکارا"

حر کا ایک ہاتھ اپنے گلے پر تھا اور دوسرا حزام کے کی گرفت میں جبکہ وہ خود کھانستی ہوئی دوہری ہو رہی تھی اُسکے چہرے پر زردی گھلی تھی

باہر چلو۔۔۔"وہ اُسکا ہاتھ تھامتا ٹوٹے ہوئے شیشے کی کرچیاں پھلانگتا اُسے باہر لانے کی کوشش کر رہا" تھا اور وہ کھانستی ہوئی اندر چیری کے بے جان وجود کی جانب اشارہ کر رہی تھی جبکہ حزام نے اُسکے گرد بازو حائل کیا کندھے پر دباؤ ڈالا انداز تسلی دینے والا تھا"شاید وہ مر چکی ہے پلیز تم باہر چلو"وہ دھیرے دھیرے اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کہہ رہا تھا

اُس لمحے حزام کی اپنی سانسیں اُکھڑ رہی تھی مگر اُسے اپنی پروا نہیں تھی وہ بس کسی بھی طرح حر کو وہاں سے نکالنا چاہتا تھا

سب ٹھیک ہے چلو۔۔۔"وہ اب نرمی سے اُسکا گال سہلاتا کہہ رہا تھا"

حر نے کھانستے ہوئے ذرا سی نگاہ اُس پر ڈالی اُسکا چہرہ بے تاثر تھا جبکہ اُسکی نگاہوں میں کچھ تھا۔۔۔کچھ ایسا جسے وہ کوئی بھی نام دینے سے قاصر تھی اُسکے برعکس حر کا چہرہ مزید زرد پڑ چکا تھا ہونٹ کی رنگت سیاہی مائل ہونے لگی

وہ اُسے اسی طرح اپنے ساتھ لگائے دوسرے کمرے میں لایا جہاں وہ کچھ دیر پہلے موجود تھا

حر زور زور سے سانس لیتی گلہ مسل رہی تھی

پانی پیئیں میں رئیس کو کال کرتا ہوں" کہہ کر وہ فون کی طرف پلٹا جبکہ حر نے اُسکا بازو تھام کر سر " نفی میں ہلایا

"آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے میں رئیس سے۔۔۔"

وہ تیزی سے اُسکا بازو تھامتی ایک بار پھر نفی میں سر ہلانے لگی" مجھ پر شک کرنے کے لئے پوری زندگی پڑی ہے فلحال آپ کو آکسیجن۔۔۔

میں نہیں چاہتی کسی کو اس واقع کے بھنک پڑے۔۔۔ صبح ڈاکٹر کے پاس میں خود چلی جاؤنگی" وہ بند ہوتی آواز اور گلے کی تکلیف کے باوجود بھی اُسے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

جبکہ حزام تیزی سے کمرے کی کھڑکیاں کھولنے لگا تاکہ وہ کُھل کر سانس لے سکے

کھڑکیوں کے کُھلتے ہی لان سے ٹھنڈی خشبودار ہوا اندر داخل ہوئی وہ آہستگی سے چلتی کھڑکی کے نزدیک آئی تو حزام نے پلٹ کرنا سمجھی سے اُسے دیکھا

آپ رات ایسی حالت میں گزار لیں گی؟" وہ اُسکے گلے کی طرف اشارہ کرتا کہہ رہا تھا جواب بھی گلے کی تکلیف کو دور کرنے کی خاطر مسلسل ہنکارہ بھر رہی تھی

اُسکے سوال پر حرنے اثبات میں سر ہلایا

حزام نے کارنر پر پڑی میز پر موجود جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا پھر گلے کی خراش کی گولیاں اور کچھ دیگر میڈیسن ہتھیلی پر رکھ کر اُسکی طرف بڑھائی" آپ اس وقت شدید تکلیف میں ہیں مگر میری بات نہیں مانیں گی جانتا ہوں۔۔۔

"یہ کھالیں کچھ بہتر محسوس کریں گی

حرنے بنا کچھ کہے دوائیاں ایک ایک کر کے منہ میں ڈالی

جبکہ حزام پیشانی سہلاتا صوفے پر جا بیٹھا

اتنا تو وہ جانتا تھا کہ اتنی سکیورٹی اور گارڈز کی موجودگی میں کوئی گھر کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔۔۔ مگر کوئی نہ صرف گھر کے اندر داخل ہوا تھا بلکہ اُسکے بیڈ روم تک بھی جا پہنچا تھا

اگر وہ لیپ ٹاپ پر آخری باہر اُسے دیکھنے سے پہلے سو جاتا تو۔۔۔۔

اس سوچ کے آتے ہی اُسنے بے ساختہ حر کی طرف دیکھا جو اب دھیرے دھیرے کھانستی کھڑی کے بلکل قریب کھڑی تھی ہوا کے باعث اُسکے کان میں موجود گلاب کے ڈیزائن کے ائیر رنگز کے ساتھ لٹکتا پتا ہوا کے باعث ہل رہا تھا۔۔۔ روشنی کے باعث جگمگا رہا تھا

حزام کی نگاہ اُسکے چہرے سے ایئر رنگز اور ائیر رنگز سے چہرے کے گرد گردش کرنے لگی

بعض اوقات ایسا کیوں لگتا ہے جیسے جینے کے لئے یہ ضروری ہے" وہ اُسکی جانب دیکھتا سوچ میں پڑ گیا"

ٹھیک اُسی لمحے حر نے گردن موڑ کر اُسکی طرف دیکھا آنکھوں میں حیرت تھی

حزام کو محض ایک سیکنڈ لگا تھا اور وہ اُسکی نگاہوں میں اُبھرتا سوال جان گیا پھر ٹیک چھوڑتا کھڑا ہوا اور آہستگی سے چلتا اُسکے قریب آیا

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ کمرے میں کچھ گڑ بگڑ ہے؟ آپ اچانک وہاں آئے جیسے آپ کو معلوم ہو اندر" کیا ہوا ہے" وہ ٹھہر ٹھہر کر دقت سے پوچھ رہی تھی

"کمرہ لاک تھا وہاں میرے علاوہ کوئی نہیں تھا پھر کیسے۔۔۔؟

میرے روم میں کیمرہ لگا ہے جو میرے پرسنل لیپ ٹاپ کے ساتھ اٹیچ ہے رات کو سونے سے پہلے "
"میں نے عادتاً دن بھر کی فوٹیج چیک کی اور پھر۔۔۔

پھر آپ لائیو مجھے دیکھنے لگے "اُسنے ابرو اُٹھا کر کچھ سنجیدگی سے کہا"

میں صرف اپنا کمرہ دیکھ رہا تھا" حزام نے تصیح کی"

"جب آپ جانتے تھے وہاں میں ہوں پھر یہ حرکت کیوں کی۔۔۔؟"

میں اگر ایسا نہ کرتا تو آپ زندہ کھڑی مجھ سے تفتیش نہ کر رہی ہوتیں۔ آپ کو میرا شکریہ ادا کرنا"
چاہیئے اس بار میں نے آپ کی جان بچائی ہے ورنہ جس طرح آپ نے اے سی کی کولنگ بڑھائی تھی
اگر میں بروقت وہاں نہ آتا تو صبح ہونے سے پہلے آپ موجودہ وزیر اعظم سے سابقہ وزیر اعظم

ہو چکی ہوتیں۔

یقیناً اب آپ سوچ رہی ہونگی کہ یہ سب میری پلاننگ ہے۔۔ آپ کے روم کا اے سی میں نے خراب
کروایا ہوگا تاکہ آپ مجبور ہو کر میرے روم میں آئیں اور میں آپ کو ہمیشہ کی نیند سلا سکوں۔۔۔ یہی
ناں۔۔۔" بات مکمل کر کے اُسنے اُبرو اُٹھا کر تصدیق چاہی

ایسا ہو بھی سکتا ہے۔۔۔ مگر اے سی کے ذریعے وہ زہریلی گیس مجھے نہیں آپ کو مارنے کے لئے" تھی۔۔ میں نے جیسے ہی اے سی آن کیا کچھ دیر بعد پورے کمرے میں عجیب سی بدبو پھیلنے لگی, یکدم آکسیجن کی کمی ہو گئی۔۔

پر حیرت کی بات تو یہ ہے کہ اے سی میں اتنی بڑی گڑبڑ ہوئی اور کسی نے دیکھا بھی نہیں۔۔۔ یہاں تک کہ آپ کو بھی کچھ پتہ نہیں چل سکا جبکہ آپ تو اپنے روم کی دن بھر کی فوٹیج بھی دیکھ چکے تھے" وہ اب اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہی تھی جبکہ حزام کو اُسکی جان بچانا مہنگا پڑ گیا۔۔۔ وہ کیسے بھول گیا تھا کہ سامنے حر ہے جسے اتنی آسانی سے قائل نہیں کیا جا سکتا

آپ کے روم میں کوئی کیمرہ ہوتا تو اے سی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے والا پکڑا جا چکا ہوتا" حُر کی" آنکھوں میں شک واضح تھا جیسے جان گئی ہو وہ جھوٹ کہہ رہا ہے

مقابل بھی حزام تھا جو قائل کرنا جانتا تھا

آپ کی انفارمیشن میں اضافہ کر دوں کہ کیمرہ کمرے کے اندر ہے باہر نہیں۔۔۔ اور اے سی والا" "کارنامہ جس نے بھی سرانجام دیا باہر سے دیا اندر سے نہیں۔۔۔

مگر اتنی سخت سکیورٹی کے بعد کوئی گھر میں آیا کیسے۔۔۔؟" وہ متعجب سی بولی"

جیسے میں بے ہوشی کی حالت میں ہوٹل روم میں پہنچا۔۔۔ آپ پہنچی۔۔۔ جسکی وجہ سے ہم یہاں پہنچے۔۔۔اُسی کی وجہ سے۔"

اس سب یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ جو بھی ہے ہم دونوں کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور نڈر اتنا کہ میرے کمرے تک آ پہنچا"

"اُسکی بات نے حر کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا" کیا آپ کو کسی پر شک ہے حزام؟

محض شک کی بنیاد پر ہم اُس تک نہیں پہنچ سکتے۔۔۔ پھر سیاست جیسے دھندے میں تو دوستی کی آڑ میں دشمنی نبھائی جاتی ہے۔ ایسے دو رُخے چہروں میں وہ ایک چہرہ تلاش کرنا اتنا آسان نہیں ہے مگر میں پوری کوشش کر رہا ہوں لیکن سب سے پہلے آج کے حادثے کی چھان بین ضروری ہے, ابھی آپ ریسٹ کریں صبح اس بارے میں بات کریں گے"

میں ٹھیک ہوں۔۔۔" مسلسل کھانسے اور خراش کے باعث آواز میں محسوس کی جانے والی تبدیلی اور بھاری پن تھا

"آپ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔"

آپ نے مجھے واپس اندر جانے سے کیوں روکا مسٹر حزام؟" اُسکے چہرے پر واضح افسردگی تھی"

"حزام نے بے یقینی سے اُسے دیکھا" آپ مزید چند سیکنڈ بھی وہاں رکتی تو سانسیں تھم جاتی

میں صرف چیری کو باہر لانا چاہتی تھی" اُسکی آواز مزید مدھم ہوئی تھی"

حزام نے شُبہ دور کرنے کی غرض سے اُسکی آنکھوں میں جھانکا مگر وہاں کوئی نمی نہیں تھی پر کچھ تھا۔۔ کوئی ایسا تاثر جسے وہ سمجھ نہیں پایا تھا

"آپ اُسے باہر لا کر کیا کرتیں۔۔۔ وہ تو مر گئی تھی"

حر نے بے اختیار سانس خارج کی" آپ کا سایہ میرے لئے ہمیشہ بھاری رہا ہے" لہجے میں خفگی نہیں تھی مگر حزام کو پھر بھی سینے کے مقام پر چھبن سی محسوس ہوئی

آپ کو وہ بے حد ناپسند تھی۔۔۔ جیسے۔۔۔۔" وہ کہتے کہتے رک گئی آواز میں افسردگی تھی"

حزام نے بے اختیار اُسکا چہرہ دیکھا جہاں اب خاموشی تھی وہ چہرہ موڑ کر کھڑکی کے پار دیکھنے لگی۔۔۔ یہ ضبط کی انتہا تھی

"مگر میں نے یہ نہیں چاہا تھا کہ وہ۔۔۔۔"

میں آپ کے روم کی فوٹیج دیکھنا چاہتی ہوں حزام داؤد" اُسکی بات پر حزام کے لبوں کی جنبش معدوم ہوئی

مجھے وہ ساری ریکاڈنگ دیکھنی ہے" وہ کھانستی ہوئی دقت سے بول رہی تھی جبکہ اچانک مطالبے پر حزام کے پیروں سے زمین نکلی

آپ فوٹیج دیکھ کر کیا کریں گی "خود کو سمبھالتا ہوا بولا"

"شاید کوئی کُلو مل جائے۔۔۔"

"یہ اتنا آسان نہیں ہے, ویسے بھی یہ مسئلہ میرے گھر کا ہے میں خود ہینڈل کر لونگا"

"آپ نے مسئلہ حل کیا ہوتا تو چیری نہ مرتی۔۔۔"

"آپ زندہ ہیں یہ کافی نہیں ہے کیا۔۔۔؟"

"مر تو میں بھی سکتی تھی۔۔۔اگر آپ نہ آتے تو۔۔"

کیسے نہ آتا۔۔۔"وہ بے اختیار بولا تھا"

حر نے بے ساختہ نگاہ اُٹھا کر اُسکی جانب دیکھا

یعنی کہ میں۔۔میں اپنا روم دیکھ رہا تھا تو ظاہر ہے آپ بھی وہاں تھیں۔۔۔اب میرے حصے کی تکلیف" آپ نے جھیلی ہے تو میں آپ کو تکلیف میں دیکھ کر اَن دیکھا کیسے کرتا, اس لئے وہاں آپ کو سیکیور کرنے آیا" اُسنے لبوں پر زبان پھیری

"اگر آپ کی جگہ میں آج وہاں ہوتا تو یقیناً اس وقت آپ میری زوجہ نہیں بیوہ کہلاتیں"

اصولاً تو میرے روم میں جانے کے بعد آپ کو کیمرہ آف کر دینا چاہیئے تھا مگر یہاں آپ کی بے شرمی" میرے کام آئی۔۔۔پر آگے سے احتیاط کیجیئے گا۔

"خیر۔۔۔ چھوڑیں یہ سب۔۔۔میں آپ سے فوٹیج کی بات کر رہی تھی وہ دیکھائیں مجھے۔۔

اپنی حالت دیکھیں ذرا۔۔۔فوٹیج دیکھنے سے زیادہ تو آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے مگر حرمحتشم مجھ سے" "ضد نہ لگائے یہ کیسے ممکن ہے

"اتنی کمزور نہیں ہوں کہ ذرا سی تکلیف بے بس کر دے"

اور اس ذرا سی تکلیف نے آپ کا کیا حال کر دیا ہے" وہ اُسکی بند ہوتی آواز اور چہرے کی زرد رنگت کی" "جانب اشارہ کرتا کہہ رہا تھا" ابھی آرام کریں کل بات کریں گے

آرام۔۔۔آپ کو لگتا ہے میں کرونگی" اُسنے نفی میں سر ہلایا" آپ مجھے۔۔۔"

"حر میں نے کہا ناں صبح بات کریں گے۔۔۔"

"میں صبح تک انتظار نہیں کر سکتی۔۔۔"

"میں آپ کی ہر بات نہیں مان سکتا۔۔۔"

حر نے خفگی سے اُسے دیکھا مزید کچھ کہنے کے لئے لب وا کیے مگر آواز کا گلہ گھٹ چکا تھا

دروازہ لاک کر لیں میں باہر ہی ہوں۔۔۔ کوئی مسئلہ ہو تو فورا فون کیجیئے گا" وہ جھک کر لیپ ٹاپ اُٹھاتا" بولا پھر دروازے کے قریب جا کر پلٹا" ٹیکسٹ کر دیجئے گا۔۔۔ اب میں خاموشی کی زبان تو سمجھنے سے "رہا

اُسکی بات پر حر کا ہاتھ ایکدم اپنے گلے پر گیا جو اب درد کی شدت سے دُکھ رہا تھا اور آواز بلکل بند ہو چکی تھی

فکر تو ایسے کر رہے ہیں جیسے ویل وشر ہوں میرے۔۔۔"

وہ اُسکی پشت گھورتی سوچ کر رہ گئ

☆☆☆☆☆

(ماضی)

اگلے روز وہ ایفل کے ٹاور کے قریب بیٹھی خالی الذہنی کے ساتھ لوگوں کے ہجوم کو دیکھ رہی تھی یوں جیسے اس سے زیادہ اہم کام کوئی نہ ہو, لیپ ٹاپ کی سکرین مدھم ہو چکی تھی نوٹیفیکشن بار کے ساؤنڈ نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا

اُسکی وال پر دو ہی لوگ اُسکی فرینڈ لسٹ میں شامل تھے ایک حفصہ اور دوسرا سب سے خاص انسان حسیب۔۔۔

حسیب کی ڈیتھ کے بعد بہت عرصہ وہ اپنی پروفائل کھول نہیں سکی تھی اُسکے دوستوں کی لسٹ میں ایک شخص کی کمی ہوئی ہو گئ وہ اُسکی اور حفصہ کمال کی زندگی میں زیادہ عرصہ موجود رہنے والا شخص نہیں تھا مگر جس طرح وہ اُن دونوں کو ٹریٹ کیا کرتا تھا اُنہیں سپیشل فیل کرواتا تھا دوسرا کوئی شخص وہ جگہ نہیں بھر سکتا تھا

پیرس آنے سے پہلے حفصہ کی تنہائی سے خوفزدہ ہو کر اُسنے کہا تھا" آپ دوسری شادی کیوں نہیں کر لیتی حفصہ پھپھو۔۔۔اگر آپ ہم تینوں کی وجہ ایسا کر رہی ہیں تو نہ کریں,میں صبیح اور صائم کو سمبھال لونگی"

اور جواب میں اُس نے کہا تھا" میں کسی کے لئے کچھ نہیں کر رہی حُر۔۔۔

جو کچھ کر رہی ہوں اپنے لئے کر رہی ہوں۔میری زندگی میں اب جو خانہ خالی ہو چکا ہے اُسے صرف حسیب ہی پورا کرتا تھا وہی کر سکتا تھا۔۔۔کوئی حسیب جیسا ہوتا تو میں اس بارے میں ضرور سوچتی۔۔۔

"مگر وہ ایک ہی تھا اُس جیسا اس دنیا میں دوسرا کوئی نہیں ملے گا

حُر کو رنج ہوا تھا بے حد دُکھ۔۔۔

حسیب کی جگہ تو دوسرا اُسکی زندگی میں بھی کوئی نہیں لے سکتا تھا۔

اپنی اور حسیب کی تصویر سے نگاہ ہٹا کر اُسنے نوٹیفیکشن دیکھا" جہاں اُسی شخص کی تصویر نگاہوں کے سامنے تھی۔۔۔

اُسنے سر جھٹکا تھا۔۔۔ پھر نا چاہتے ہوئے بھی ریکوسٹ ایکسیپٹ کی۔

اور مخالف تو جیسے منتظر تھا فوراً میسج بھیجا

"مجھے امید نہیں تھی کہ آپ میری دوستی قبول کریں گی"

آپ کو ایسا کیوں لگا؟" بنا تاخیر وہ ٹائپ کر گئ"

"آپ کو میری شکل کچھ خاص پسند نہیں شاید اس لئے۔۔۔۔"

مجھے آپ کی شکل وصورت سے کیا مسئلہ ہو گا۔۔۔ البتہ۔۔۔"

ادھورا جملہ دیکھ کر اُسنے جوابی پیغام ٹائپ کیا

"البتہ۔۔۔؟"

آپ کے نام سے مسئلہ ہے۔۔۔ میں ایسے کسی شخص کو اپنا دوست نہیں کہہ سکتی جس کا نام "حزام" ہو"

"کیوں؟ اتنا پیارا نام ہے "حزام"

ہو گا۔۔۔ مگر مجھے نہیں پسند۔۔"ناجانے کیوں مگر ایکدم اُسکا تنفس تیز ہوا تھا"

"اوکے۔۔۔تو آپ کا دوست رہنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا"

"آپ کیا کر سکتے ہیں؟"

"کچھ بھی۔۔"

"اپنا نام بدل سکتے ہیں؟"

کچھ دیر کے لئے دوسری جانب خاموشی چھائی

کیا نام رکھوں۔۔۔؟"ایک بار پھر سے اُسکا پیغام سکرین پر جگمگا رہا تھا"

یہ تو آپ کو سوچنا چاہیئے"حر نے ٹائپ کیا"

مسئلہ آپ کو ہے تو آپ ہی بتا دیں جو نام آپ مجھے دینا چاہیں"اُسنے فراغ دلی کا مظاہرہ کیا"

جبل۔۔۔"جبل نام پسند ہے مجھے آپ یہ نام رکھ سکتے ہیں"

پیغام پڑھ کر مخالف کے لبوں پر گہری مسکراہٹ پھیلی تھی

کیوں پسند ہے آپ کو یہ نام؟"اُسنے مسکراتے ہوئے ٹائپ کیا"

پہاڑ پسند ہیں مجھے۔۔۔پہاڑوں کی نسبت سے یہ نام دیا ہے آپ کو" حُر نے وضاحت دی"

مخالف نے نگاہ چندھی کر کے بغور اُسکا پیغام پڑھا ایک بار نہیں کئی بار۔۔۔۔

واقعی۔۔۔؟یقین نہیں آرہا" اُسنے بے ساختگی سے لکھ بھیجا اور پھر اپنی جلد بازی پر پچھتایا"

اس میں بے یقینی کی کیا بات ہے؟" وہ پوچھنے لگی"

یونہی پوچھ لیا لڑکیوں کو عموماً ایسی چیزیں پسند نہیں ہوتی اس لئے" خاص کر تم جیسی لڑکیوں کو"

پہلا جملہ لکھنے کے بعد اُسنے دوسرا جملہ محض سوچا تھا لکھا نہیں تھا

"آپ کے مطابق کیا پسند ہوتا ہے لڑکیوں کو۔۔۔؟"

"نازک مزاج لڑکیوں کو نازک چیزیں ہی پسند آتی ہیں"

"آپ سے کس نے کہا لڑکیاں نازک مزاج ہوتی ہیں؟"

کیا نہیں ہوتی؟" تعجب بھری ایموجی کے ہمراہ مختصر سا جملہ اُسکی سکرین پر تھا"

نہیں۔۔۔لڑکیاں رحم دل ہوتی ہیں۔۔۔اور آپ مرد اُنکی رحم دلی کو بزدلی قرار دیتے ہیں, لڑکیاں"
"دل کی جگہ پر" دل" ہی رکھتی شاید اس لئے

کیامرد پتھر دل ہوتا ہے؟"اُسنے پوچھا تھا"

سفاک ضرور ہوتا ہے"حُر نے فوراًجواب لکھ بھیجا"

"آپ سارے مردوں کو ایک ہی کیٹاگیری میں نہیں رکھ سکتی۔۔۔یہ ناانصافی ہو گی"

آپ بھی ساری لڑکیوں کو ایک ہی فریم میں فٹ کرنے کی کوشش نہ کریں۔۔۔یہ بھی ناانصافی"
"ہو گی

اُسکے جواب پر اب وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھااُسے اس طرح کی گفتگو اور ایسے جواب کی توقع نہیں تھی کم از کم حُر سے تو بلکل بھی نہیں

لگتاہے آپ برا مان گئ۔۔عموماًلڑکیاں یہی کرتی ہیں"وہ ارادتاًبولا"

کیسا کرتی ہیں؟"حُر نے جلدی سے لکھ بھیجا"

جب بات اُنکے مخالفت میں جارہی ہو اور لاجواب ہو جائیں تو ناراض ہو جاتی ہیں"کھٹاک سے جواب"
آیا

آپ سے کس نے کہامیں ناراض ہو رہی ہوں۔مگر۔۔۔لگتاہے آپ کو میرا جواب پسند نہیں آیا,عموماً"
"آپ لوگ یہی کرتے ہیں

کیا کرتے ہیں ہم؟" وہ متجسس ہوا تھا"

"آپ کو انٹیلیجنٹ لڑکیاں اچھی نہیں لگتی۔۔۔جولا جواب کر دیں"

"اُسکے جواب پر وہ قدرے سنجیدہ ہوا تھا" آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں

"بلکل ویسے ہی جیسے آپ ہم لڑکیوں کو ڈرپوک کہہ سکتے ہیں"

او۔۔۔تو سارا فساد اُس پہلے سوال کا تھا اُس پہلی بات کا تھا

ایسا نہیں ہے آپ مِس جج کر رہی ہیں" مسکراتی ایموجی کے ساتھ جواب آیا مگر در حقیقت اُسے غصہ" آیا تھا لیکن وہ پہلی کنورسیشن کے دوران ہی تعلقات خراب کرنا نہیں چاہتا تھا اس لئے مصلیحتاً بات کو سمیٹنے لگا

میں بلکل صحیح جج کر رہی ہوں۔اس بات سے آپ کی ایگو ہرٹ ہوتی ہے کہ عورت آپ کو آپ کے" فرائض یاد دلائے یا آپ سے زیادہ سمجھدار ہو تو آپ اس بات کو نہ تو برداشت کرتے ہیں نا تسلیم۔۔۔

غلطی سے کر بھی لیں تو عورت کے سامنے اس کا اظہار نہیں کرتے,اس معاملے میں بڑے تنگ دل" ہوتے ہیں آپ لوگ

حُر کا پیغام پڑھنے بعد غصے کے باعث اُسنے لب بھینچے تھے

آپ خود کو حاوی کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں عورت کو دوسرے مسائل میں اُلجھاتے ہیں تا کہ "
inferiority وہ الجھی رہے گلٹ کا شکار رہے اُسکا دھیان اپنی خوبیوں کی طرف نہ جائے وہ
میں مبتلا ہو۔۔۔ complex

آپ ہم عورتوں کے ساتھ مائنڈ گیم کھیلتے ہیں آپ اُسے صرف عورت کی طرح ٹریٹ کرتے ہیں انسان
"کی طرح نہیں

آپ عورتیں بھی ہر جگہ عورت ہونے کا فائدہ اُٹھاتی ہیں اپنے فائدے کے لئے عورت کارڈ کھیلنے سے "
گریز نہیں کرتی۔۔۔

آپ آنسو بہا کر ہم مردوں کو جابر ثابت کر دیتی ہیں "غصے میں لپٹے اُسکے الفاظ حر کی سکرین پر
تھے۔۔۔

تو نہ دُکھایا کریں ہمارا دل۔۔۔نہ مجبور کیا کریں ہمیں آنسو بہانے پر۔۔۔"

بن جائیں اتنے اچھے کہ عورت آپ کے لئے روئے آپ کی "وجہ" نہیں۔۔۔

چیخ چیخ کر اسپیکرز پر جینڈر بیلنس سے متعلق متاثر کن تقاریر تو آپ بہت کرتے ہیں مگر جب بات اُن پر
عمل پیرا ہونے کی آئے تب کیا کرتے ہیں آپ۔۔۔ کہاں چلی جاتی ہے آپ کی ساری لفاظی؟" اُسنے
مزید لکھا تھا

کونسے ایسے اعلانیہ دعوے کرتے ہیں ہم جن پر پورا نہیں اترے یا جھوٹے ثابت ہوئے ہیں"
۔۔۔؟"وہ تیش میں آیا تھا۔

وہ میل شوونسٹ ہرگز نہیں تھا پھر بھی وہ ضبط کھو رہا تھا یا پھر حُر محتشم کا ایسا کہنا اُسے زیادہ برا لگ رہا تھا

جواب دیں مجھے کیوں خاموش ہو گئی ہیں اب؟"

دوسری طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اُسنے تیزی ٹائپ کیا

اُسنے بات کو اس نہج پر لانے کا ہرگز نہیں سوچا تھا وہ اُس سے محض ہلکی پھلکی چیٹ کرنا چاہتا تھا تا کہ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے پہلا قدم اُٹھا سکے مگر نا جانے کیوں اُسے شدید غصہ آرہا تھا۔۔یا شاید حُر سے اسطرح کے جملے سن کر آرہا تھا۔۔

یقیناً دوسری طرف اگر حُر کی جگہ کوئی اور ہوتی تو اُسکا ری ایکشن مختلف ہوتا۔

آپ کہتے ہیں کہ عورت کی مرضی کو اہمیت دیتے ہیں۔۔۔مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی آپ کو" انکار کر دے تو آپ اُسکی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں۔۔۔,ٹارچر کرتے ہیں۔۔۔رسوا ہو جانے کے خوف میں مبتلا کرتے ہیں

برابری کی سطح پر کسی آرگنائزیشن میں کام کرتے اور خود سے آگے جاتا دیکھیں تو حراساں کرتے ہیں مختلف حربے استعمال کر کے اُسے پریشان کرتے ہیں تا کہ وہ تنگ آ کے ہار مان لے۔۔۔

آپ کسی لیڈی بوس کو ایکسیپٹ نہیں کرتے۔۔۔ آپ اُسکے آرڈر فالو کرنے میں ہتک محسوس کرتے ہیں۔۔ اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں

اور گھریلو مسائل کی تو ایک لمبی فہرست ہے۔۔۔ کہیں تو بتاؤں آپ کو۔۔۔؟

کیا آپ کو نہیں لگتا ان معملات میں آپ اَن فیئر ہیں۔۔

اگر یہی سب ایک عورت آپ کے ساتھ کریں تو کیا آپ اس کو ایسے جسٹی فائی کریں گے جیسے اب کر رہے ہیں۔۔۔

اگر وہ بھرے مجمے میں آپ کی عزت دو کوڑی کی کریں تو کیسا لگے گا۔۔۔

اگر انکار کرنے پر چہرے پر تیزاب پھینکے تو اُس چہرے کے ساتھ معاشرے میں اُسی اعتماد کے ساتھ سرواؤ کر سکیں گے آپ جیسے ہمارے معاشرے کی باقی عورتیں کرتی ہیں۔۔۔

جیسے آپ بڑے آرام سے طلاق یافتہ بیوہ یا کسی بچے کی ماں کو اپنانے سے انکار کرتے ہیں۔۔ اگر اپنا بھی لیں تو اُسکے بچوں کو ایکسیپٹ نہیں کرتے۔۔۔ اگر یہی سب ایک عورت کرے تو کیا تب بھی آپ وہی درس دیں گے جو عموماً ایسے حالات میں عورت کو دیا جاتا ہے۔۔۔

جب بات برابری کی ہے ہی نہیں تو پھر کیوں کرتے ہیں آپ برابری کی بات۔۔۔

آپ مانیں یا نہ مانیں مگر معاشرہ عورت کے لئے فراغ دلی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔۔۔وہ آج بھی عورت کے معاملے میں تنگ نظر ہے

اور میں آپ کو بتاؤں عورت اور مرد میں کیا فرق ہے۔۔۔

ہم عورتیں آپ مردوں سے کہیں زیادہ بہادر ہوتی ہیں جس فراغ دلی اور اعلی ظرفی سے عورت مرد کو اُسکی خامیوں سمیت قبول کرتی ہیں آپ مرد اپنے دل میں اُتنی وسعت نہیں رکھتے۔۔۔

ایک عورت مرد کے افیئر کو جاننے کے بعد بھی نہ صرف اُسکے ساتھ رہتی ہے بلکہ اُسکے زار کو اپنے دل میں دفن بھی رکھتی ہے۔

کیا آپ لوگ ایسا کرتے ہیں؟اتنی فراغ دلی دکھاتے ہیں کہ اُسے معاف کر سکیں۔

وہ وہ یکے بعد دیگر میسج ٹائپ کرتی جارہی تھی جبکہ وہ ضبط اور خاموشی سے پڑھتا جارہا تھا

بلآخر اُسنے گہری سانس لی

"کیا یہ بحث ہم کسی اور دن نہیں کر سکتے۔۔۔؟

بحث نہیں ہے یہ۔۔۔میں صرف اُس پہلو پر روشنی ڈالنے کی کوشش کر رہی ہوں جس سے معاشرہ نگاہ چراتا ہے"

!اوکے "

ہم مرد بہت برے ہوتے ہیں۔۔۔ مطلبی اور سفاک ہوتے ہیں۔۔۔

بے رحم اور سنگ دل بھی۔۔۔

سخاوت کے تمام جھنڈے تو آپ لڑکیوں نے گاڑے ہیں اِن فیکٹ اگر آپ لڑکیاں نہ ہوتی تو دنیا کب کی ختم ہو چکی ہوتی۔۔۔

مگر کم از کم میرا شمار اُن بیس فیصد مردوں ہوتا ہے جس نے نا تو کسی لڑکی کو حراساں کیا نہ کسی کے چہرے کو جُھسلایا۔۔۔نہ ورک پلیس پر کسی کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

میں عورت کو شخصی آزادی دینے کا قائل ہوں, اُسے عورت نہیں انسان کی طرح ہی ٹریٹ کرتا ہوں۔۔۔

مجھے اپنے سے دس سال بڑی لڑکی سے شادی کرنے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔شرط صرف اتنی ہے کہ لڑکی پیاری ہونی چاہیے کم از کم اس معاملے میں کمپرومائز نہیں کہہ سکتا اور اگر آپ اس کے لئے خود غرض کہنا چاہیں تو بھی برا نہیں مانوں گا۔۔۔

تو۔۔۔

مجھے چھوڑ کر آپ باقی کے اسی فیصد مردوں کا سر پھاڑ سکتی ہیں۔۔

کیا اب ہم اس بحث کو ختم کر سکتے ہیں؟ ہماری خرابیوں کی مزید تفصیلات کسی اور دن پر اُدھار رکھ لیتے ہیں۔

اُسکے آخری مسیج پر ناچاہتے ہوئے بھی اُسکے لبوں پر معدوم سی مسکراہٹ بکھری تھی ساتھ ہی اُسنے لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کر دی.

کیا یہ حُر تھی۔۔۔ کیا واقعی یہ وہی ہے؟" وہ ورطہ حیرت میں گھرا سوچنے لگا جبکہ "

اُسکے مخالف بیٹھا شخص جو کافی دیر سے اُسکی بے چینی اور ہاتھ کی تھرکتی انگلیاں دیکھ رہا تھا اُسکے چہرے کے بدلتے تاثرات اُسے تجسس میں مبتلا کر رہے تھے

تم کرنا کیا چاہتے ہو؟" ایکدم اُسکا چہرہ متغیر ہوتا دیکھ کر بلآخر اُسنے پوچھا تھا۔ "

حزام نے لیپ ٹاپ ایک طرف رکھا اور ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا

وہ اُسکی بات سن رہا تھا یا نہیں مگر یکدم اُسکے چہرے کے تناؤ میں کمی واقع ہوئی تھی لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ چھائی گہری سانس لیتا ایک بار پھر پیچھے ہوا اور دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کر کے سر کے پیچھے بالوں میں پھنسائے۔

دوسرا شخص اپنے بیڈ سے چھلانگ لگاتا اُسکی طرف آیا اور سر آگے کر کے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ نگاہیں گھاڑیں ہوئے تھا

تم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟" استہفامیہ ابرو اُچکا تا وہ بے حد سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا"

وہی جو تم کرنے میں ناکام رہے ہو" عنابی لب ایک بار پھر مسکرا اُٹھے تھے"

☆☆☆☆☆☆

(حال)

کمرے میں آنے اور کچھ دیر ٹہلنے کے بعد وہ صوفے پر جا بیٹھا لیپٹ ٹاپ آن کیا مقصد ایک ہی تھا۔۔۔

بہت دنوں سے وہ دماغ کو جھوٹی تسلی دے کر قائل کر رہا تھا کہ وہ "اُس" پر صرف اس لئے نگاہ رکھے ہوئے ہے کیونکہ وہ اُس پر اعتبار نہیں کرتا مگر حقیقت اسکے برعکس تھی وہ اُس پر نہیں۔۔ بلکہ اُسکے حوالے سے کسی بھی شخص پر اعتبار نہیں کرتا تھا۔

وہ غیر ارادی طور پر اُسے پروٹیکٹ کر رہا تھا۔۔۔ کرتا آیا تھا

حُر کی بیش قیمتی انگھوٹھی میں جڑے ننھے سے پوشیدہ کیمرے سے حزام داؤد کے علاوہ دوسرا کوئی شخص واقف نہیں تھا,

جو اُسنے خاص حر کے لئے بنوائی تھی تاکہ وہ اُسکی ہر "حرکت" پر نگاہ رکھ سکے اگر وہ خود انگھوٹھی کا مطالبہ نہ کرتی تو یقیناً حزام کے لئے وہ رِنگ اُس کو پہنانا ایک بڑا مسئلہ ہوتا مگر یہاں وہ خوش قسمت ٹھہرا تھا۔

ری سیپشن کے دوران پیرس کی لفٹ میں جب وہ شدید گھٹن کے باعث دم توڑنے کے قریب تھی تب وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اتنی شدید نوعیت کے کلاسٹر وفوبیا کا شکار ہے۔

وہ محض اُسکا ویک پوائنٹ جاننا چاہتا تھا اُسے نقصان پہنچانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا مگر وہ لفٹ جو اُسنے خود رکوائی تھی نہیں جانتا تھا کہ عین وقت پر خراب ہو جائے گی اور معاملہ اس قدر سنگین ہو جائے گا

اگر وہ لفٹ میں سے اُسے باہر نکالنے کے لئے گولی چلانے کا آرڈر نہ دیتا تو یقیناً حر کی جان خطرے میں پڑ جاتی

اُس رات وہ اُسکا ویک پوائنٹ تو جان گیا تھا مگر پوری رات سو نہیں سکا تھا۔۔۔

اُسنے حر محتشم سے کہا تھا یہ تمہارا ویڈنگ گفٹ ہے مگر وہ الفاظ اُس لمحے کتنے بھاری تھے اُنکا بوجھ حزام داؤد سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا نہ ہی کوئی دوسرا حزام داؤد کی طرح اپنی اندرونی کیفیات پوشیدہ رکھنے کا ماہر تھا۔

اور اب۔۔۔اب بھی لیپ ٹاپ میز پر رکھے اُسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا

اُسکے بیڈ پر لیٹی بے چینی میں بدلی گئی حر کی پہلی کروٹ چہرے کے بدلتے تاثرات۔۔۔پھر چہرے پر عیاں ہوتی الجھن۔۔۔

بِنا پلکیں جھپکائیں فینسی چھت کی جانب دیکھنا اور دیکھتے ہی جانا۔۔۔

چیری کو پیار کرنا۔۔۔پلکیں جھپکا کر گہرا سانس لینا

پھر یکدم اُسکا ساکت ہو جانا۔۔۔ حیرت سے آنکھوں کا پھیلنا۔۔۔

اُسنے چند سکینڈ مزید دیکھا اور اگلے ہی پل وہ باہر کی طرف بھاگا دیوانہ وار دروازے کا بیرونی ناب گھمایا۔۔۔اور ناب گھماتے ہوئے چند لمحوں کے لئے وہ سب کچھ بھول گیا تھا یاد تھی تو صرف وہ۔۔۔ضروری تھا تو محض اُسکا زندہ رہنا

بہت سال پہلے وہ اسی طرح کمرے میں بند تھیں۔۔۔اُسنے اُسے پکارا تھا اُسکی آستین کھینچی تھی اُسکی جرسی تھامی تھی اور آج۔۔۔ آج حزام داؤد کو محسوس ہوا وقت اُسے پیچھے بہت پیچھے لے گیا ہے جہاں وہ حر کو اُس سیاہ بدبو زدہ سے کمرے سے باہر نکلنا چاہتا ہے آج وہ اُسکو وہاں تنہا چھوڑ کر واپس نہیں جانا چاہتا جہاں وہ صرف اُسکی وجہ سے تھی.

اُس شام اُسے کمرے میں بند کرنے کے بعد وہ چند ماہ تک یہی سمجھتا رہا تھا کہ حر مر چکی ہے اُسکا لاشعور آج بھی یہی کہہ رہا تھا کہ وہ مر جائے گی

مگر آج وہ اُسے وہاں سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا وہ تکلیف میں تھی مگر زندہ تھی اور یہ حقیقت حزام داؤد کی سانسوں پر حاوی ہوتی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے کافی تھی۔

"اب کیا سوچ رہے ہو؟ اُسے گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر اُبان نے مداخلت کی" آگے کیا کرنا ہے؟"

وہ جو چند گھنٹے قبل ہونے والے واقع کے متعلق سوچ رہا تھا اُبان کی پکار پر گزشتہ سوچوں کو جھٹک کر کہنے لگا

ساری ڈیٹیل بتائی تو ہے تم کو۔۔۔ نکالو کوئی حل "اُسنے بالوں میں ہاتھ مار کر پشت صوفے سے "
"ٹکائی "اب دو گھنٹے بعد صبح ہو جائے گی اس سے پہلے مجھے فوٹیج چاہیئے تا کہ حر کی تسلی ہو سکے

جب تمہارے کمرے میں کوئی کیمرہ تھا نہیں تو سوچ سمجھ کر بولنا تھا۔۔۔ اب میں فوٹیج کہاں سے پیدا" کروں "کہہ کر اُبان نے اپنا سر تھام لیا

اُسنے اتنی اچانک سوال کیا کہ۔۔ مجھے کیسے پتہ چلا کمرے میں گڑبڑ ہے۔۔۔ روم میں کیمرے کا نہ کہتا"
"تو کیا کرتا۔۔۔

"تو نہ جاتے وہاں۔۔۔ پہلے خود کو سیو کرتے۔۔ سوچ سمجھ کر قدم اُٹھاتے۔۔۔"

وہ مر جاتی اُبان۔۔۔ "اُبان کی بات پر یکدم اُسکی ہارٹ بیٹ کی رفتار بڑھی تھی"

"تو مر جاتی۔۔۔"

کیسے مرنے دیتا۔۔۔ "بے اختیار اُسکے لبوں سے الفاظ ادا ہوئے تھے"

اُبان نے ٹیڑھی نگاہوں سے اُسے گھورا" تمہیں حرمحتشم کی اتنی فکر کب سے ہونے لگی؟ری سیپشن والے دن تو تم کچھ سننے پر تیار نہیں تھے۔۔۔خوامخواہ انکو لفٹ میں پھنسایا۔۔۔شکر مناؤ سب کچھ جان کر بھی وہ حدیقہ کے سامنے خاموش رہی"

اُسکی نہیں اپنی فکر تھی۔۔۔اگر اُسے یہاں کچھ ہو جاتا تو سارا الزام ہمارے خاندان پر عائد ہوتا۔۔۔بس اس لئے.

اور دوسری بات وہ میرے لئے نہیں اپنے لئے خاموش رہی۔۔۔" اُسنے کندھے اُچکائے

آئی سی۔۔۔اُبان پیشانی مسلتا پراسرار انداز میں بولا" اپنے لئے خاموش رہی یا تم نے دھمکی دی۔۔۔اُسکا ویک پوائنٹ لیک کرنے کی" وہ ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر رازدانہ انداز میں بولا

حزام نے پہلو بدلا" میری انکوائری کے بجائے جس مقصد کے لئے تمہیں اس وقت یہاں بلایا ہے اُسکا حل بتاؤ"

حر کو ٹالنا ناممکن ہے,اتنی پینک کر دینے والی صورتِحال میں اگر انہوں نے اپنے حواسوں پر قابو رکھ کر تم سے اتنے سوال کیے ہیں تو طبیعت کی مکمل بحالی پر تو۔۔۔۔

اُبان نے ابرو اُچکا کر جملہ ادھورا چھوڑا" بہتر یہی ہے تم انہیں بتا دو کہ انگھوٹھی میں لگے کیمرہ سے تم نے سب دیکھا تھا,تمہارے روم میں کوئی کیمرہ نہیں ہے نا ہی تمہارے پاس کوئی فوٹیج ہے"

گریٹ۔۔۔ تاکہ وہ انگھوٹھی اُتار کر میرے منہ پر دے ماریں۔۔۔اور جو کچھ میں نے نہیں کیا اُسکا الزام بھی مجھ پر آئے"

یہ بات پہلے سوچنی چاہیئے تھی آخر ضرورت کیا تھی خفیہ انداز میں اُن پر نگاہ رکھنے کی۔۔۔"

کیونکہ میں اُس پر بھروسہ نہیں کر سکتا, میں غلطی نہیں دوہرا سکتا جو بابا نے کی تھی, محتشم کمال نے دوستی کی آڑ میں جو کچھ بابا کے ساتھ کیا میں نہیں چاہتا حرمیرے کسی فیملی ممبر کے ساتھ وہ دوہرائے۔۔۔۔"

آفیشلی تو حر محتشم بھی تمہاری فیملی ہے" وہ جانچتی نگاہوں سے حزام کو دیکھتا کہہ رہا تھا"

اُسے زندگی میں شامل کرنا مجبوری تھی۔۔۔مجھے اپنی اور خاندان کی ریپوٹیشن بچانی تھی, ورنہ حر اور میں کبھی ایک ساتھ نہ ہوتے"

ہمم" اُسنے اثبات میں سر ہلایا" بہزاد انکل کو محتشم کمال نے قتل کروایا تھا اس کا ثبوت آج تک نہیں ملا۔۔۔پھر تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو"

وہ اپنی نشست چھوڑ تا کھڑا ہوا اور چلتا ہوا وسیع دیوار گیر کھڑکی کے پاس آیا نگاہ اُٹھانے پر آسمان پہ دور تک اندھیرا تھا مگر چاند اپنی تمام تر روشنی کے ساتھ چمک رہا تھا حزام نے گہری سانس لی

انہوں بابا کو اور ہماری پارٹی کو پِیک پر چھوڑا۔۔۔تب جب بابا کو اُنکی سب سے زیادہ ضرورت تھی"
انہوں نے معمولی سی بات پر اپنے راستے الگ کر لئے۔۔۔بابا کو مارنے کی دھمکی دی۔۔۔

اور پھر اپنی دھمکی پر عمل کیا۔

حر بھی اُنہی کا خون ہے وہ کیسے مختلف ہو گی, مجھے آج بھی یہی لگتا ہے کہ اُس روز ہوٹل میں بلانے اور
"بے ہوشی کے پیچھے اُنہی کا ہاتھ ہے

کم آن حزام۔۔۔تم اُنہیں مِس جج کر رہے ہو, وہ انتہا کی حد تک صاف گو ضرور ہیں مگر اتنی چھوٹی"
حرکت کر سکتی ہیں میں نہیں مانتا۔۔۔اگر اُن سے شادی پر تمہارا نقصان ہوا ہے تو نقصان اُن کا بھی ہوا
پھر انہوں نے خود معاہدہ کیا تھا کہ شادی محض دونوں خاندان کی ریپوٹیشن کو بچانے کے لئے ہے,
معاملات سیٹل ہوتے ہی تم جو کہو گے وہی ہو گا۔

اور آج۔۔۔آج بھی انجانے میں انہوں نے تمہاری جاج بچائی ہے اگر وہاں تم ہوتے تو بہت کچھ غلط
"ہو سکتا تھا

"ہو سکتا ہے یہ بھی اُنہی کا پلان ہو"

اور وہ یہ کیوں کریں گی "اُبان اپنی جگہ چھوڑتا اُسکے برابر آیا"

"تاکہ مجھے اعتماد میں لے سکیں۔۔۔"

"اور وہ تمہیں اعتماد میں لینا کیوں چاہیں گی؟"

اُسکی بات پر حزام کافی دیر خاموش رہا تو اُبان نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا" جتنی مشکل میں تم ہو اُس سے دوگنی مشکل میں وہ ہیں۔۔۔وہ دشمنوں کے ساتھ ساتھ تم سے بھی لڑ رہی ہے حزام۔۔۔۔

اور حزام نے جھکا سر اُٹھا کر بے اختیار اُبان کو دیکھا

اُبان نے سر ہلایا" میں ٹھیک کہہ رہا ہوں, جب تک اُس انسان کا پتہ نہیں لگ جاتا جس کی وجہ سے تم نکاح کرنے پر مجبور ہوئے اور اب جو گھر میں داخل ہو کر بھی حملہ کر رہا ہے تب تک اُنکا ساتھ دینا چاہیئے تمہیں"

"اُس پر اعتبار کرنا مشکل ہے"

"وہ بھی تو یہ مشکل کام کر رہی ہیں"

وہ پہلے ہی دل و دماغ کی جنگ میں پھنسا تھا مزید اُبان کی باتوں نے اُسکا رہا سہا سکون چھینا تھا

وہ اُس پر اعتبار نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔دوستی نہیں چاہتا تھا اور محبت۔۔۔محبت تو بلکل بھی نہیں

مگر ہر شے اُسکے اختیار سے باہر ہو رہی تھی

تم ابھی جاؤ اُبان مجھے سوچنے دو حر کو کیسے کام ڈاؤن کرنا ہے" وہ ایک بار پھر صوفے پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ کھول چکا تھا ارادہ حر کا جائزہ لینے کا تھا۔

اُبان سنڑل میز سے فون اُٹھا کر باہر کی طرف چل دیا

دروازہ بند ہو جانے پر اُسنے سکرین کی طرف دیکھا لیمپ لائٹ کی روشنی میں آنکھیں بند کیے وہ بیڈ کے وسط میں دراز تھی۔۔۔ چہرے پر اطمینان ایسا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

حزام کو محسوس ہوا اُسکے چہرے پر وہی معصومیت ہے جو برفیلے پہاڑوں پر ہارنے کے بعد خود کو ڈیفینڈ کرتے ہوئے تھی

بلا کی معصومیت لیئے وہ اُسکے چہرے کو تکتی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر تب حزام نے اُسے بولنے کا موقع نہیں دیا تھا۔

اور تھک کر اُسنے اپنے ننھے ہاتھ کانوں پر رکھے تھے

"میں تمہاری بات تب مانوں گا جب تم اکیلی آئس سکیٹنگ کرو گی"

بِلاشبہ وہ ایک ماہر آئس سکیٹر تھا پر وہ۔۔۔

وہ نہیں تھی۔۔۔

اُسکی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں

یہ حزام تھا جو اُسے اپنے ساتھ زبردستی وہاں کھینچ لایا تھا

اُن دونوں کو سکیٹنگ بورڈ اُٹھاتا دیکھ کر وہ آئرہ کے قریب آئی "مجھے بھی ساتھ لے چلو" بے حد شرمندگی سے کہا گیا

وہاں اکیلے رہ جانے کا خوف اُسکے چہرے پر عیاں تھا

حزام کے لبوں پر فتحانہ مسکراہٹ در آئی "ڈرپوک" وہ ہاتھوں پر گلوز چڑھاتا بولا

حر کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی اب وہ کیسے بتاتی کہ وہ ڈرپوک نہیں ہے بس سکیٹنگ کرنا نہیں جانتی۔

آنکھوں میں آیا پانی بہنے سے پہلے پلکوں پر برف بن چکا تھا اُسنے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پلکوں کو رگڑ کر برف جھاڑی

آر یو ریڈی" بورڈ پر کھڑے ہو کے اُسنے آئرہ سے پوچھا تو وہ برف میں چھڑی کو گھاڑتی زور زور سے" اثبات میں سر ہلانے لگی اُسکا سرخ اونی کوٹ برف گرنے کے باعث شانوں سے سفید ہوتا معلوم ہو رہا تھا

یو کانٹ۔۔"(تم نہیں کر سکتی) اُسنے آئرہ کی بات سننے کے بعد پیچھے مڑ کر حر کو دیکھ کر افسوس سے کہا" تھا

. جسکی پلکوں پر ٹھہرا پانی ایک بار پھر سے برف بننے لگا تھا

حزام نے لیپ ٹاپ کو ذرا سا فولڈ کیا پھر گہرا سانس لے کر آنکھیں پوری شدت سے بند کیں اُسے برف سے ڈھکی وہ آنکھیں آج بھی یاد تھی۔۔۔ مڑ کر اُسے پیچھے دیکھنے پر مجبور کر دینے والی۔۔۔ پل بھر کے لئے منجمد کر دینے والی۔۔۔

جس بے اختیاری سے اُسنے آنکھیں بند کیں تھی اُسی شدت سے وا کیں لیپ ٹاپ سکرین سیدھی کی ایک بار پھر وہ نگاہوں کے سامنے تھی اور اُس لمحے حزام داؤد کو اعتراف کرنا پڑا کہ وہ اُسکی بند آنکھیں بِنا پلکیں جھپکائے تا دیر دیکھ سکتا تھا مگر اُسکی آنکھوں کے اندر جھانکنے کی سکت نہیں رکھتا۔۔۔ جب کہ وہ یہ کام بڑے آرام سے کر جاتی تھی بڑے اعتماد سے کرتی تھی

☆☆☆☆

کتنے عرصے بعد یہ اُسکی حُر سے پہلی بات چیت تھی گو گفتگو کا اختتام اچھے موڑ پر نہیں ہوا تھا مگر اُسے ایک عجیب سی خوشی ملی تھی حُر محتشم کو بے وقوف بنا کر اُسے ٹیز کر کے ہمیشہ وہ ایسی ہی خوشی محسوس کرتا تھا

جبل۔۔۔ "اُسنے مسکراتے لبوں کے ہمراہ دوہرایا تھا"

ناجانے کیوں اُسے بچپن کے وہ دن یاد آئے تھے جب وہ اُن کے ساتھ ویکیشنز پر گئی تھی

اُسنے قبطیہ سے بے حد ضد کی تھی

اگر وہ ڈرپوک لوزر لڑکی ہمارے ساتھ گئی تو میں وہاں نہیں جاؤنگا" سینے پر ہاتھ باندھ کر منہ پھولا تا وہ" حتمی فیصیلہ سنا رہا تھا۔

حزام!" قبطیہ نے بے حد محبت سے پکارا تھا در حقیقت وہ حزام کے رویے پر بے حد پریشان تھی وہ ایسا" بچہ نہیں تھا جیسا حُر کے لئے بن جاتا تھا۔۔۔ضدی۔۔۔روڈ۔۔۔کسی حد تک خطرناک بھی

مگر اس بار وہ سختی سے کام لینا نہیں چاہتی تھی۔

"کیا تم انکل کمال کو برا فیل کروانا چاہتے ہو۔۔؟"

جواب میں اُسنے غصے سے گردن نفی میں گھمائی تھی انداز اب بھی وہی تھا

اگر ہم اُسے ساتھ نہیں لے جائیں گے تو کمال انکل تمہارے ڈیڈ کے ساتھ مل کر سارا کام کیسے ختم" "کریں گے

مسئلہ انکل کمال کا نہیں ہے ممی۔۔۔"

اُس چھوٹی لڑکی کا ہے

میں انکل کمال کو بہت پسند کرتا ہوں لیکن اُس بچی کو نہیں "انگریزی لب ولہجہ رکھنے والے حزام داؤد نے انگریزی میں جملے ادا کیے

ایند وائے یو ڈونٹ لائک ہر؟"قبطیہ نے سوال کیا تھا"

آئی ڈونٹ نو۔۔"اُسنے کندھے اُچکا کر بے چارگی سے کہا تھا"

وجہ ہو تو بھی کسی سے اتنی نفرت نہیں کرتے حزام۔۔۔"

نفرت اچھی چیز نہیں ہے"وہ اُسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

وہ تم سے چھوٹی ہے تم بڑے ہو اور بڑے چھوٹوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتے, شی از سویٹ لِٹل گرل۔۔۔تم اُس سے دوستی کرو گے تو وہ تمہیں اچھی لگے گی"

کیا آپ کی اُس سویٹ لِٹل گرل کو ساتھ لے جانا ضروری ہے ممی۔۔"قبطیہ کی بات کو نظر انداز کرتا" بولا تو اُسکے جواب پر قبطیہ نے اپنا سر تھاما وہ بلکل بھی اُسے مارجن دینے کو تیار نہیں تھا

ہمم"اُسنے سر ہلایا"انکل کمال بابا کے ساتھ جا رہے ہیں وہ اکیلی اپنے گھر میں کیسے رہے گی"قبطیہ نے" ایک بار پھر تحمل سے کہا

جیسے میں رہتا ہوں جب کبھی آپ اور بابا نہیں ہوتے"اُسنے دونوں ہاتھ گھما کر حل پیش کیا"

"تم بہادر ہو اس لئے۔۔۔"

"وہ اتنی بہادر کیوں نہیں ہو سکتی ممی۔۔۔"

اور قبطیہ کو اُسکی بے بسی پر ہنسی آئی پھر ہنسی روکتی اُسے سمجھانے لگی "بی کاز شی از اے ڈفرنٹ ہیومن ۔۔"

"پر آپ تو کہتی ہیں سب ہیومن ایک جیسے ہوتے ہیں"

افف حزام۔۔۔کتنے سوال پوچھتے ہو تم "وہ اُسکے سوالوں سے گھبرا ہی تو گئی تھی"

. آپ بھی مجھے کنفیوز کرتی ہیں ممی۔۔۔"وہ دھیرے سے مگر خفگی سے کہتا وہاں سے چلا گیا"

اور پھر اُسنے گہری خاموشی اختیار کی اتنی کہ ہر طرف سناٹا چھا گیا

اُسنے سفر کی تیاری سے لے کر وہاں پہنچنے تک حُر کو اچھے سے ٹریٹ کیا اتنے اچھے سے کہ وہ اُسکی اچھائی سے سہم گئی

یہ تمہارے لئے "اُسکے یخ ہوتے ہاتھوں کی جانب دیکھتا وہ اپنے گلوز اُتار کر اُسے پیش کر رہا تھا"

چند پل وہ معصومیت سے اُسے تکتی رہی در حقیقت وہ شش و پنج میں مبتلا تھی

اتنی سخاوت کی امید جو نہیں تھی

تم یہاں بیمار ہو گئ تو ممی مجھ سے خفا ہو نگی اور میں اپنی ممی کو خفا کرنا نہیں چاہتا" وجہ بیان کی"

اُسنے سر د پڑتا ہاتھ بڑھا کر گلوز تھامے "یہ بڑے ہیں" گلوز پہننے کے بعد اپنے ہاتھوں کو دیکھتی کہہ رہی تھی

تم چھوٹی ہو" اُسنے فوراً یاد کروایا"

ریس لگاؤ گی؟"۔۔۔تم آئرہ کے ساتھ ریس لگاؤ جیتنے والے کو میں پرائز دونگا پھر ہم آئس اسکیٹنگ" کریں گے

اُسنے خود ہی سارا پلان ترتیب دیا تو حُر کا ننھا دل تیزی سے ڈھڑکنے لگا نا جانے کیوں مگر وہ حزام داؤد سے خوف زدہ ہو جاتی تھی وہ رائے نہیں لیتا تھا فیصلہ سناتا تھا

میں۔۔۔میں نہیں جاؤ نگی۔۔۔"بڑی ہمت سے کہا"

کیوں؟"وہ آنکھیں دکھاتا بولا"

"میں نے نہیں کرنی کوئی ریس۔۔۔"

"تو پھر تم یہاں کیا کرنے آئی تھی ڈرپوک پِستی۔۔۔"

اور حُر کو وہ دونوں نام بے حد بُرے لگے تھے۔ آنکھیں پانی سے نم ہونے لگی "میں نہیں جاؤنگی۔۔۔" گھبراہٹ کے باعث اٹک اٹک کر کہا

دیکھو بڈی دیکھو۔۔۔ یہ کتنی ڈرپوک ہے ریس کرنے سے پہلے ہی ہار مان رہی ہے" وہ اُس پر ہنسا تھا"

میں ڈرپوک نہیں ہوں نہ ہی پِسستی ہوں۔۔۔ مجھے پھر سے ایسے مت کہنا" اُسنے فوراً سے آنکھیں رگڑ" کر کہا

کہونگا۔۔۔ بار بار کہونگا۔۔" کیا کروگی تم" وہ اُسکے وے وی بالوں کی ایک لٹ کھینچتا بولا"

ڈونٹ ٹچ مائی ہیئر" اُسے بھی اب غصہ آیا تھا"

"حزام نے ناک پھلائی" ڈرپوک پسستی۔۔۔

اور میں یہ تب تک کہتا رہونگا جب تک تم ریس جیت نہیں جاتی

اوکے میں آئرہ کے ساتھ ریس کرونگی پر بار بار مجھے ایسے نہیں کہو" اُسنے جیسے التجا کی"

تو پھر چلو۔۔۔" آئرہ نزدیک آکر بولی"

اُسنے بھی جوش میں سر ہلا دیا

ریس شروع ہوئی مگر وہ اُسکی جنگاڑتی آواز سے پزل ہو کر برف پر گری اور دھنس گئی۔۔۔ریس ہار گئی۔۔۔

وہ جیت گیا اُسکی جتاتی آنکھوں میں بہت کچھ تھا جیسے پہلے سے جانتا ہو وہ ہار جائے گی

یہ غم کیا کم تھا جو اب وہ اُسے زبردستی اسکیٹنگ کے لئے اونچے برفیلے پہاڑوں پر لے گیا

اُسکے لاکھ انکار کے باوجود بنا کسی کو بتائے

"یہ تمہاری سزا ہے۔۔۔ہارنے والے کو سزا ملتی ہے"

وہ کہاں سننے والا تھا آئرہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

وہ اُسکی مدد سے وہاں تک پہنچ تو گئی مگر کون جانتا تھا وہ وہاں اُسکو واپس نہ لانے کی نیت سے لے جا رہا تھا

مجھے یہاں نہیں چھوڑو حزام۔۔۔"وہ اُسکے کوٹ کا کونا تھامتی کہہ رہی تھی"

"تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں۔۔۔؟"

ہمم"اُسنے زور سے سر ہلایا"

میں تمہیں ساتھ لے کر جانے والا نہیں۔۔۔تم خود آسکتی ہو تو آجاؤ اسکیٹنگ بورڈ ہے نا تمہارے"

"پاس۔۔۔

مجھے یہ نہیں آتا۔۔۔"اُسکا دل پتے کی مانند لرزنے لگا"

تم نہیں لے جاؤ گے تو میں یہاں فریز ہو جاؤ نگی۔۔۔پھر میں سردی سے مر جاؤ نگی۔۔۔تم چاہتے ہو میں۔۔۔میں مر جاؤں"بے حد معصومیت سے اُسنے اپنا خوف اُس سے بیان کیا تھا

سو واٹ۔۔۔مر جاؤ۔۔۔"اُسنے بے حد آسانی سے کندھے اُچکا کر جواب دیا"

موسم میں تبدیلی آئی آسمان سے برف گرنا شروع ہو چکی تھی اُسکی آنکھوں میں آیا پانی پلکوں پر ٹھہر کر جمنے لگا

وہ چھوٹی بچی اُس وقت نہیں جانتی تھی کہ دُکھ کیا ہوتا ہے۔۔۔جب ہوتا ہے تو کیسے محسوس ہوتا ہے مگر حزام کی بات پر اُسنے سوچا کہ "دکھ "یہی ہوتا ہے۔۔۔

وہ چاہتا تھا وہ "مر "جائے۔۔۔

موت کے متلعق اُسکا ننھا ذہن صرف اتنا جانتا تھا کہ مرنے والے دور بہت دور چلے جاتے ہیں دوبارہ کبھی نظر نہیں آتے اور

"اُس لمحے وہ ہر شے بھول گئی یاد رہا تو صرف اتنا"وہ ایسا کیوں چاہتا تھا

کیوں چاہتا تھا کہ وہ پوری دنیا کو نظر نہ آئے

اُسکی یاداشت میں کہیں کوئی ایسا لمحہ نہیں تھا جب اُسنے دانستہ طور پر اُس بچے کو ہرٹ کیا ہو جس سے وہ خود بے حد متاثر تھی

کیا جو پیارے لگتے ہیں وہ ایسے کرتے ہیں؟" اُسنے خود سے سوال کیا تھا"

پھر یکدم اُسے فریال یاد آئی تھی" ممی نے بھی یہی کیا تھا وہ بھی چلی گئی تھیں, عروش بھی مجھے چھوڑ کے چلی گئ اُسے ایکدم اپنی نینی یاد آئی جس سے وہ کافی حد تک مانوس ہو گئی تھی پھر کچھ عرصے بعد اُسنے نوکری چھوڑ دی تھی۔

وہ آگے بڑھا تو حُر کے ہاتھ سے اُسکے کوٹ کا کونا چھوٹ گیا

اُسے بے حد مایوسی ہوئی تھی" حزام۔۔۔!اُسنے بے حد آہستگی سے اُسے پکارا تھا اور اُس بچے نے بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا

برف پہلے کی نسبت زور و شور سے گرنے لگی

اُسکے بالوں پر چمکنے لگی

اُسکے کوٹ کے بھورے رنگ کو چھپانے لگی

اور وہ پلٹ گیا۔۔۔ہاں وہ پلٹ گیا تھا

پھر وہ آئرہ کو اشارہ کرتا اسکیٹنگ بورڈ دوڑتا برف کو چیرتا اوجھل ہو گیا وہ وہیں بے یقینی سے کھڑی رہ گئی۔۔۔

وہ اُسے ڈرا سکتا تھا دھمکا سکتا تھا مگر اُسے وہاں "مرنے" کے لئے چھوڑ کے جا سکتا تھا یہ بات اُس بچی کے لئے بہت بڑی تھی مرنے سے بھی زیادہ بڑی۔۔۔۔

اور شاید تکلیف دہ بھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ قبطیہ کے سامنے کھڑا بری طرح ڈانٹ کھا رہا تھا اُسکے لاکھ اسرار پر بھی وہ حُر کی گمشدگی کے متعلق کچھ نہیں بولا تھا

"وہ تمہارے ساتھ تھی کہاں گئی پھر؟"

مجھے نہیں پتہ ممی۔۔۔میں نہیں جانتا" یہی جملہ وہ اُسکے ہر سوال کے جواب میں دوہراتا رہا تھا"

آئرہ کرسی پر نگاہیں جھکائے بیٹھی تھی۔

دو گھنٹوں کی مشقت کے بعد ملازم حُر کو ڈھونڈ لایا تھا مگر وہ بیڈ پر بے سدھ پڑی تھی اُسکی سانسوں کی آواز نمایاں ہوتی کمرے میں وقفے وقفے سے گھونج رہی تھی

کافی دیر برف میں رہنے کی وجہ سے اُسے سردی لگ گئی تھی ٹھنڈک کے ساتھ بخار نے بھی آجکڑا تھا اور ان تمام باتوں سے ہٹ کر وہ حزام سے بری طرح خوفزدہ ہو گئی تھی

آبتدائی ٹریٹمنٹ کے بعد سے اب تک اُسے ہوش نہیں آیا تھا اور قبطیہ اُسکے لئے بے حد پریشان تھی

تم نے حُر کو وہاں کو کیوں چھوڑا حزام بولو "قبطیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کے اُسے دو لگائے مگر اس لمحے " وہ اُسکے بے

بی ہیویر پر اتنی شاکڈ تھی کہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کس کے لئے زیادہ پریشان ہو۔۔۔ ہوش سے بیگانہ اُس بچی کے لئے یا عجیب و غریب حرکتیں کرتے اُس بچے کے لئے جو اُسکی اکلوتی اولاد تھا

قبطیہ کے استفسار پر وہ نگاہیں جھکائے کھڑا رہا

میں تم سے پوچھ رہی ہوں کیوں چھوڑا اُسے وہاں۔۔؟ اُسے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"

"حزام تم یہ سب کیوں کر رہے ہو بتاؤ گے مجھے ؟

اُسنے سر جھکائے ہی تیز تر چھبی نگاہ بیڈ پر پڑی حُر پر ڈالی تو اُسکی نگاہوں میں موجود غصہ اور نفرت قبطیہ سے مخفی نہ رہ سکی

تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے حزام۔۔۔ تم ایک چھوٹی بچی کے ساتھ ایسا کرو گے میں سوچ بھی نہیں " سکتی تھی

کتنا سمجھایا تھا یہاں آنے سے پہلے تمہیں کہ خیال رکھنا حُر کا مگر تم نے۔۔۔" آخر میں قبطیہ کی آواز لرز گئی وہ اتنا شدت پسند کیوں ہو گیا تھا اُسے یہ بات اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی

"عائندہ مجھ سے بات مت کرنا۔۔۔ تم میرے بیٹے نہیں ہو"

حزام نے بڑی بے یقینی سے قبطیہ کی طرف دیکھا

"آج تم یہاں نہیں سوؤ گے۔۔ جب تک ہم یہاں ہیں حُر میرے ساتھ رہے گی تم دوسرے روم میں جاؤ اور جب تک میں نہ کہوں تم باہر نہیں آؤ گے نہ ہی آئرہ کے ساتھ کھیلو گے"

پر ممی یہ۔۔۔ یہ میرا روم ہے میں رہونگا آپ کے ساتھ"

"پھر اُسنے حر کی طرف بے حد نفرت سے اشارہ کیا" یہ نہیں۔۔۔

اتنی دیر بعد یہ پہلا جملہ پہلا احتجاج تھا جو اُس نے کیا تھا

پھر دوڑ کر حُر کے قریب آیا اور کمبل کھینچ کر اُتارنا چاہا تو ضبط کے باوجود قبطیہ نے اُسکا ہاتھ تھاما اور ایک زور دار تھپڑ اُسکے گال پر مارا

وہ سرخ اور خشمگین نگاہیں لئے ماں کو تکنے لگا

"گیٹ آوٹ حزام۔۔۔ اینڈ ڈونٹ ڈو دس اگین۔۔۔"

اُسکے پیدا ہونے سے لے کر اب تک یہ پہلی بار تھا جج قبطیہ نے یوں بے بس ہو کر اُس پہ ہاتھ اُٹھایا تھا

آئی ہیٹ ہر۔۔۔۔ شی از جسٹ اے۔۔۔۔

حزام۔۔۔"قبطیہ کے غصے سے پکارنے پر اُسکی چلتی زبان رکی تھی"

آئی سیڈ گو۔۔۔"کہنے کے ساتھ اُسنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو آنسو اُسکی آنکھوں سے بہہ نکلے اُسکی بڑی" بڑی آنکھیں پانی سے بھرنے لگی اور گلابی گلاب سرخی مائل ہوئے پھر وہ دوڑتا ہوا کمرے سے نکل گیا

☆☆☆☆

اگلے روز اُسنے آئی ڈی نیم تبدیل کیا پھر اُسے مسیج ٹائپ کرنے لگا

"کیسی ہیں آپ۔۔۔"

وہ جو موو دیکھنے کے ساتھ ساتھ سی فوڈ بنا رہی تھی نوٹیفیکیشن بار میں "جبل" نام دیکھ کر حیران ہوئی

پھر مسیج اوپن کر کے جوابی پیغام لکھنے لگی

میں نے آپ سے آئی ڈی پر نام تبدیل کرنے کے لئے تو نہیں کہا تھا" وہ بے حد حیرت کا شکار تھی"

"میرا نام پسند بھی تو نہیں تھا آپ کو"

"تو اس لئے کیا آپ اپنی پہچان بدل لیں گے؟"

"اگر آپ میری دوستی قبول کریں تو میں یہ بھی کر سکتا ہوں"

اف خدا۔۔۔کیا یہ پاگل ہے" وہ سوچ کر رہ گئی"

گہرا سانس لیتی وہ سٹو کی جانب پلٹی اور چولہا بند کیا دل یکدم اُچاٹ ہوا تھا۔۔۔

حزام۔۔۔"اُسنے آنکھیں بند کر کے زیرِ لب دوہرایا"

یہ نام کسی آسیب کی طرف کیوں چمٹ گیا ہے مجھ سے۔۔۔کیوں میں اُس شخص اور اُن واقعات کے خوف سے باہر نکل نہیں پا رہی۔۔۔

کیوں وہ اژدھا بنا اب تک مجھ پر حاوی ہے۔۔۔آخر کیوں۔۔۔۔"اُسنے کرب سے سوچا

کیا ہوا؟"جبل کا میسیج بلنک کرنے لگا"

میں بہت اچھے موڈ کے ساتھ اپنے لئے سی فوڈ بنا رہی تھی مگر آپ نے میرا موڈ خراب کر دیا اور تو کچھ "بھی نہیں ہوا"

اُسکے صاف اور سیدھے جواب پر وہ مسکرایا پھر لکھا

حالانکہ میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا۔۔۔پھر بھی سوری"سینڈ کا بٹن پریس کرتا وہ تیزی سے دوسرا" پیغام لکھنے لگا

"اگر آپ چاہیں تو میں یہاں پہ آپ کو سب سے اچھا سی فوڈ کِھلا سکتا ہوں"

"اسکی ضرورت نہیں ہے"

ضرورت ہے مگر آپ مان نہیں رہی اور اگر آپ نہیں مانیں گی تو آپ ایک اچھے سی فوڈ کے ذائقے "
"سے محروم رہ جائیں گی سوچ لیں۔۔۔

اُسکے جواب پر وہ مسکرائی تھی "ٹھیک ہے تو پھر ایک گھنٹے بعد ایفل ٹاور پر ملتے ہیں" وہ واقعی اُسکے
"اچھے سی فوڈ" سے محروم رہنا نہیں چاہتی تھی

اور پھر پورے ایک گھنٹے بعد وہ ایفل ٹاور کے نیچے کھڑی اُسکا انتظار کرنے لگی۔

دو آنکھوں نے اُسے دور سے دیکھا تھا تبسم نے لبوں کا احاطہ کیا

میں اُس سے کیا بات کرونگا" وہ سامنے کھڑے شخص کی لبوں کی مسکراہٹ دیکھتا روہانسا ہوا"

وہی سب جو راستے میں تمہیں سمجھایا ہے" سیاہ جیکٹ میں ملبوس ہاتھ سینے پر باندھتا بولا"

" یہ غلط ہے۔۔۔وہ معصوم ہے"

اتنی نہیں جتنی دکھائی دیتی ہے, اور تمہیں اُس سے اتنی ہمدری کیوں ہو رہی ہے آخر جانتے کیا ہو تم"
"اُس کے بارے میں

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔۔۔ہو رہی ہے مجھے اُس سے ہمدردی"

"مت کرو۔۔۔کم از کم اُس سے ہمدردی مت کرو"

"تو پھر اس سب کے پیچھے جو وجہ ہے بتا دو مجھے تا کہ میں اُس سے ہمدردی نہ کر سکوں"

"تمہارا جاننا ضروری نہیں ہے"

اگر میرا جاننا ضروری نہیں تو پھر میں اس سب کا حصہ بھی نہیں بن سکتا" اُسنے دوٹوک انداز میں بات کی

یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔"اُسکی سرخ آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھی"

وہ سانس بھر کر رہ گیا" دیکھو اگر اُسے پتہ چل گیا جو کچھ ہوتا آیا ہے اُس کے سکرپٹ رائٹر تم ہو تو وہ مجھ سے ناراض ہو جائے گی اگر تم چاہتے ہو میں تمہاری انسٹرکشن کے مطابق اُس سے بات کروں تو میں یہ نہیں کرنے والا۔۔۔

پہلے میں نے تمہارے کہنے پر اُسکی بلی بیمار کی پھر ویٹنری ڈاکٹر بن کے اُسکا علاج کیا۔۔۔وہ تو شکر ہے اسسٹنٹ نے چند پیسے لے کر مجھے کلینک کے اندر جانے دیا ٹریمنٹ کے لئے گائیڈ کیا ورنہ وہ لڑکی اُسی دن جان جاتی کہ میں ڈاکٹر نہیں اناڑی ہوں۔

"اب مزید میں کچھ نہیں کرونگا

"تمہیں اُسکی ناراضگی کی فکر کیوں ہے آخر؟"

کیونکہ تم اُسکے متعلق غط فہمی کا شکار ہو اُسے اقتدار کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں۔۔سیاست سے بلکل" بھی دلچسپی نہیں اُسے۔۔وہ اپنے باپ جیسی نہیں ہے

"میں نے سیاست سے متعلق ہر وہ بات کی جو تم نے کہی تھی مگر وہ ویسی نہیں ہے جیسا تم سوچ رہے ہو

یہ سب میں جانتا ہوں۔۔۔میں نے تم سے کہا تھا مجھے اُسکی پرسنل انفارمیشن چاہیئے۔۔۔وہ پیرس میں" کیوں ہے,اپنے پیرنٹس کے طرح سوشل کیوں نہیں۔۔۔وہ کیا کرتی ہے کہاں جاتی ہے۔۔۔ہر چیز۔۔۔۔

مگر تم اتنے ہفتوں تک کچھ معلوم نہیں کر سکے کیوں؟"لبوں پر چھایا تبسم غائب ہوا نگاہوں میں غصہ لیے وہ اُسکی جانب دیکھتا پوچھ رہا تھا

میں نے بہت کوشش کی مگر اُس لڑکی نے اپنے بارے کچھ نہیں بتایا۔۔۔وہ جلد اعتبار کرنے والوں" "میں سے نہیں ہے

"مگر میری کوشش تو کامیاب ہوئی دیکھو سامنے کیسے وہ بار بار ٹائم دیکھ رہی ہے,انتظار کر رہی ہے میرا"

ہاں تو ٹھیک ہے یہ تمہارا مسئلہ ہے تو میرے کندھے پر بندوق کیوں رکھتے ہو اپنے مسائل خود حل" "کرو۔۔۔میں تمہارے لئے اپنا ٹرپ کیوں برباد کروں۔۔۔خود کو مشکوک کیوں کروں

وہ شرٹ جھاڑتا آگے بڑھ گیا جبکہ وہ اُسکی پشت گھورتا سوچنے لگا کہ اب حُر کو کیا جواب دے۔۔۔یا کونسا نیا پلان ترتیب دے مگر اس وقت وہ چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا

☆☆☆☆

بہت دیر گزر جانے کے بعد بھی جب وہ وہاں نہیں آیا تو حُر کو مایوسی ہوئی۔۔۔آخر کیوں وہ اُسکے بلانے پر وہاں چلی آئی۔

اُسے پچھتاوا ہونے لگا

پھر ایکدم وہ گھبراہٹ محسوس کرنے لگی اُسنے فوراً فلیٹ پر پہنچنے کا سوچا پر واپسی کا راستہ اُسکے لئے بے حد بھاری ثابت ہوا وہ ایک بار پھر اُسی کیفیت کا شکار ہونے لگی تھی جس سے وہ چند ماہ پہلے گزری تھی شاید وہ چند روز سے ریگولر ڈوز نہیں لے رہی تھی اس لئے۔۔۔

آگے کی جانب اُٹھتے قدم بری طرح لڑکھڑائے تھے

چاروں جانب روشنی تھی پھر بھی اُسے اندھیرا محسوس ہوا تھا گردونواں کے شور غُل کے باوجود اُسے اپنا وجود سناٹوں کی زد میں گھرا ہوا معلوم ہوا

دل سُکڑ کر پھیلا تھا یا پھیل کر سُکڑا تھا جو بھی تھا مگر اُسکے لئے یہ سب کسی عذاب سے کم نہیں تھا۔

کتنی بھیڑ تھی اُسکے آس پاس۔۔۔ہنستے مسکراتے گنگناتے چہرے۔۔۔ کتنی بے بس تھی وہ جو کسی کو تھام کر اپنی بے بسی بیان نہیں کر سکتی تھی کس قدر سناٹا تھا جو اندر ہی اندر اُسے نگل رہا تھا۔

جسم اگر کسی بیماری میں مبتلا ہو تو دماغ تدارک کی کئی صورتیں پیش کرتا ہے پر جب دماغ ہی بیماری کی زد میں ہو تو کیا کرے کوئی

اُسنے خود کو پینک ہونے سے روکا ٹھنڈ میں بھی اُسکا پورا وجود پسینے سے شرابور ہونے لگا جسم پر کپکپاہٹ طاری تھی اور ہاتھ لرزنے لگے

ایک لمحے کے لئے دماغ نے حل پیش کیا"خود کو ختم کرلو۔۔" جسے اُسنے پوری شدت سے جھٹک کر رد کیا

آنکھوں کی سرخی بے حد نمایاں تھی وہ ٹاور سے کچھ دور ہری گھاس پر بیٹھتی چلی گئ

پھر اُسنے خود کو موبائل پر کچھ نمبر ڈائل کرتے ہوئے پایا دماغ ہر شعور ہر شور ہر سوچ ہر فکر سے بے گانہ ہونے لگا

ہی۔۔۔

ہیلو۔۔۔

وہ لفظ بھولنے لگی تھی

وہ کچھ بول پائی تھی یا نہیں مگر دوسری جانب موجود شخص اُسکی سانسوں کی بے ترتیبی سے اُسکی ذہنی حالت بھانپ چکا تھا

آر یو اوکے۔۔۔؟"فون کے دوسری طرف کوئی پوچھ رہا تھا"

بدلے میں اُسنے بے بسی سے سر ہلایا یہ اُس اذیت کی انتہا تھی جس سے وہ پچھلے چند سالوں سے تن تنہا لڑ رہی تھی

اُسکے ہاتھ سے فون چھوٹ چکا تھا دماغ کا جسم سے رابطہ منقطع ہوتا محسوس ہوا

غالباً اُسکے قریب سے گزرتے ہوئے لوگوں میں سے کسی ایک نے ایفل ٹاور نام لیا تھا تو فون کے دوسری طرف موجود شخص کو اندازہ ہوا وہ کہاں ہو گی۔۔۔اُنہوں نے فون پٹخا اور باہر کی طرف بھاگے۔

☆☆☆

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟"

کل کی نسبت وہ آج بشاش دکھائی دیتی تھی مگر اُسکا سر بری طرح سے دُکھ رہا تھا

"کب سے یہاں ہوں میں, کون لایا یہاں؟"

"ابھی تمہارا مائنڈ دواؤں کے زیرِ اثر ہے خود کو اتنا اسٹریس مت دو حُر"

"پر میں تو۔۔۔"

"براق لائے تمہیں یہاں اچھی حالت نہیں تھی تمہاری"

"میں نے آپ دونوں کو پریشان کیا"

"بلکل! اگر آج تمہیں کچھ ہو جاتا تو واقعی ہم دونوں بہت دکھی ہو جاتے"

اُسنے سر جھٹکا تھا

ابھی کچھ دیر بعد براق آئے گا تو تم سے پوچھے گا۔۔۔"اُسنے بے حد شرمندگی سے رخشندہ کو دیکھا"
"پھر مستفسر ہوئی"میں واپس جانے سے پہلے خود بھی ملنا چاہتی تھی آپ دونوں سے

" واپس۔۔۔؟"رخشندہ نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا"براق بتا رہا تھا تم کورس مکمل کر کے جاؤ گی"

"اُسی سلسلے میں ڈاکٹر براق سے بات کرنی ہے مجھے"

.اور ڈاکٹر رخشندہ نے بے بسی سے اُسے دیکھا تھا

☆☆☆☆

براق سے اپوائنٹ منٹ لینے کے بعد اُسنے کچن میں جا کر کیٹ فوڈ نکالا جو تقریباً ختم ہو چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دونوں ہاتھ شلیف پر جمائے کچھ سوچتی رہی

پھر لیپ ٹاپ کھولا نیت جبل کو مسیج کرنے کی تھی تبھی ٹھک سے اُسکا پیغام موصول ہوا

"میں جانتا ہوں آپ ناراض ہونگی اُس روز آپ کو لنچ پر بلا کر میں خود وہاں نہیں پہنچ سکا اور نہ ہی اتنے دن آپ سے کوئی رابطہ کر سکا"

اور وہ جو اُس روز اپنی خرابی طبیعت کے باعث اُسے کچھ بھی مطلع نہیں کر سکی تھی اُسکا پیغام پڑھ کے پُر سکون ہو گئی

"میں ناراض نہیں ہوں"

"واقعی۔۔؟"

"بلکل۔۔۔"

"مگر مجھے افسوس ہے۔۔۔یقیناً آپ میرا انتظار کرتی رہی ہونگی"

"انتظار کیا تھا مگر اتنا نہیں کہ آپ کو افسوس ہونے لگے"

تھنک گاڈ۔۔۔مجھے لگا آپ بہت زیادہ ناراض ہونگی" اُسنے ہنستی ہوئی ایموجی کے ساتھ پیغام بھیجا"

اگر اُس روز وہ بات مان جاتا تو آج یقیناً وہ اُس سے کسی اور موضوع پر بات کر رہا ہوتا مگر۔۔۔

ویسے میں ناراض ہو بھی سکتی تھی, اور۔۔۔"

"اگر ہو جاتی تو پھر کیا کرتے آپ؟

"منالیتا آپ کو۔۔۔"

"اور اگر میں نا مانتی تو۔۔؟"

"تو بھی میں کوشش جاری رکھتا"

"کب تک جاری رکھتے۔۔۔؟"

"جب تک آپ راضی نہ ہو جاتیں۔۔۔"

"تھکنے لگتے آپ۔۔۔"

بعض تھکاوٹیں سکون دیتی ہیں" عجیب سا جملہ تھا۔۔۔ نہیں بھی تھا تو کم از کم حُر کو عجیب ضرور لگا تھا وہ" عام لڑکیوں کی طرح نہیں تھی جو لفاظی سے متاثر ہوتی

مجھے منانا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔"

"ویسے بھی بے رخی جب طوالت اختیار کر جائے تو سکون کی جگہ بے زراریت لے لیتی ہے

"آپ اتنی بری طرح اور اتنا طویل ناراض ہوتی ہیں کہ منانے والا بے زار ہو جائے؟"

"میں ہر کسی سے ناراض نہیں ہوتی مگر جب ہو جاؤں تو "بری طرح" ہی ناراض ہوتی ہوں"

"پھر تو مجھے دعا کرنی پڑے گی کہ آپ مجھ سے کبھی ناراض نہ ہوں۔۔۔"

اُسکی بات پر وہ ایک بار پھر سے خاموش ہوئی

تو کچھ دیر بعد اُس نے دوبارہ میسج کیا

"کیا کر رہی ہیں آپ؟"

"کیٹ فوڈ نکال رہی تھی مگر ختم ہو گیا ہے تو اب گروسری کرنے کا سوچ رہی ہوں"

کیا ہم مل سکتے ہیں۔۔؟" وہ پوچھ رہا تھا"

ابھی۔۔؟" وہ حیران ہوئی"

"ابھی۔۔۔"

"کہاں؟"

"گروسری سٹور میں"

"آپ وہاں کیا کریں گے۔۔؟"

"آپ کے ساتھ گروسری کرونگا۔۔"

."یہ سب کرنے کے بجائے اگر پیرس دیکھ لیں تو زیادہ اچھا ہو گا" اُسنے انکار کرنے کی کوشش کی

بقول آپ کے یہ محبتوں کا شہر ہے۔۔۔ سٹی آف لائٹس ہے" وہ اُسی کے جملے اُسے یاد دلا رہی تھی

خوبصورتی تو بہت ہے یہاں۔۔۔ آپ اس شہر میں آئیں اور آپ کو اس سے محبت نہ ہو ایسا ہو ہی نہیں" سکتا

یہاں کی بارش۔۔۔ یہاں کا موسم۔۔۔ یہاں کے لوگ۔۔۔ اس شہر کی روشنیاں ہر شے میں محبت ہے خیر

"آپ کو پیرس میں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟

میرے پاس پیرس کو لے کر آپ جتنی نالج نہیں۔۔۔ اور نہ ہی آپ کی طرح اسکی فضاؤں میں رومان" "فیل کرتی ہوں

اُسکی بات پر وہ ہنسا تھا

"آپ میرے ساتھ یہ شہر دیکھیں گی تو محبت ہو جائے گی اس کی ہواؤں سے۔۔۔"

اب کے وہ اُسکی بات پر ہنسی تھی اور ہنستی چلی گئ" آپ نے کبھی شاعری کے بارے میں نہیں سوچا
"۔۔۔؟بڑی پوئٹک باتیں کرتے ہیں۔۔۔افسانوی سی

"میں کہاں شاعری کرتا ہوں وہ تو آپ کرتی ہیں۔۔۔خاصا اچھا ذوق ہے آپ کا"

"اُسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا" آپ نے کہاں۔۔۔۔

"حیران مت ہوں آپ کی وال پر چند ایک اشعار دیکھے تھے وہیں سے پتہ چلا"

او۔۔"اُسکے لب گولائی کی شکل میں تبدیل ہوئے۔۔۔وہ بھول گئ تھی کہ حفصہ کے بعد اب وہ بھی"
اُسکی فرینڈ لسٹ میں شامل ہو چکا ہے

اور کونسی غزلیں پسند ہیں آپ کو, پسندیدہ شاعر کون ہے آپ کا؟"وہ پوچھ رہا تھا"

"مگر اُسکا موڈ ایکدم تبدیل ہوا تھا" آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

"یونہی۔۔جاننا چاہتا ہوں آپ کے بارے میں, آپ کی پسند ناپسند کے بارے میں"

بدلے میں وہ استہزائیہ مسکرائی پھر بے حد سنجیدگی سے کچھ ٹائپ کرنے لگی

لکھا دیکھ کر "typing" اور سکرین پر

وہ اُسکے جواب کا بے صبری سے انتظار کرنے لگا

کچھ باتیں ان کہی رہنے دو"

کچھ باتیں ان کہی رہنے دو

کچھ باتیں ان سنی رہنے دو

سب باتیں دل کی کہہ دیں اگر

پھر باقی کیا رہ جائے گا

سب باتیں ان کی سن لیں اگر

پھر باقی کیا رہ جائے گا

اک اوجھل بے کلی رہنے دو

اک رنگیں ان بنی دنیا پر

"اک کھڑکی ان کھلی رہنے دو

وہ مدھم آواز میں اُسکی بیھجی گئ غزل پڑھ رہا تھا

ایک ہی میسج میں اُسنے جبل کو جواب بھی دیا اور اُسے مزید سوالات کرنے اُسکی ذات سے متعلق گھوج لگانے سے روکا بھی تھا۔۔۔ناجانے کیا تھا اُن لفظوں میں کہ وہ مزید کچھ بھی ٹائپ نہیں کر سکا تھا اور پھر دونوں جانب گہری بولتی خاموشی چھا گئ.

☆☆☆☆☆

(حال)

صبح ہوتے ہی وہ رئیس کے سر پہ کھڑا دھاڑ رہا تھا۔

مجھے صرف جواب چاہیئے رئیس۔۔۔"

وہ جو کوئی بھی تھا میرے گھر کے اندر داخل کیسے ہوا۔۔۔؟" آنکھوں میں سرخی لیے وہ اُسکی کوئی وضاحت سننے کو تیار نہیں تھا

سر آئی ڈونٹ نو کہ کیسے۔۔۔م۔۔۔میں نے ساری سکیورٹی چیک کرلی ہر کیمرے کی سی سی ٹی وی" "فوٹیج بھی مگر کوئی غیر معمولی بات یا حرکت دکھائی نہیں دی, انفیکٹ سر میں تو۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔" وہ غصے سے کہتا آگے بڑھا تھا اگر اُبان اُسکے سینے پر دباؤ ڈال کر" اُسے پیچھے نہ کرتا تو وہ رئیس کا گال سرخ کر چکا ہوتا

"کم ڈاؤن مین۔۔۔جسٹ کم ڈاؤن۔۔"

آئی کانٹ۔۔۔"نہ اُسکے چہرے کے تاثرات بدلے تھے نہ آواز کی گرج آنکھوں کی سرخی اُسکے اندونی خلفشار کو باخوبی اُجاگر کر رہی تھی

اینڈ اِن مائی لیگسی شی از اے کوئن۔۔۔دین ہاؤ سَم ون بلڈی ٹیز(legacy)دس از مائی لیگیسی"

"ہر۔۔۔۔۔

اب کے اُبان نے اُسے حیرت سے دیکھا"تم جاؤ رئیس اور جو کہا ہے وہ کرو"اُسنے گردن موڑ کر رئس کو جانے کا اشارہ کیا

پھر سر نفی میں ہلاتا پیچھے ہوا"یہ سب کیا ہے حزام؟کنٹرول یور سلیف۔۔۔تم ٹیمپر لوز کر رہے ہو غصے کو قابو میں رکھو اور پھر معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرو"

کل رات وہ میرے گھر میں میرے کمرے میری ہی آنکھوں کے سامنے مر جاتی اُبان۔۔۔کوئی میرے گھر کے اندر آکر سیفلی باہر چلا گیا اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں۔۔۔تم کہتے ہو ٹیمپر لوز نہ کروں۔۔۔کم آن۔۔۔"یکدم اُسے اُبان پر بھی غصہ آیا تھا

تمہیں اس قدر غصہ ہے کس بات کا؟ہاں۔۔۔کسی نامعلوم کے تمہارے بیڈ روم تک آنے پر یا محترمہ حُر کو نقصان پہنچنے پر"وہ نگاہیں اُٹھائے مستفسر تھا

"تم کیا سننا چاہتے ہو؟"

"وہی جو اس وقت تم چھپانے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔

میں کچھ چھپا نہیں رہا اتنے مصائب کے ہوتے میں ایک اور الزام اور میڈیا کی بکواس افورڈ نہیں" کر سکتا بتا چکا ہوں تمہیں۔۔۔

تم جانتے ہو اگر اُسے کچھ ہو جاتا تو کیا ہوتا۔ میڈیا میں کیسا ہنگامہ ہوتا۔۔۔ کیسی کیسی خبریں گردش کرتی۔

"اور برہان۔۔۔ اُسے ایک اور موقع مل جاتا

ٹھیک ہے میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں مگر آپے سے باہر ہونے اور رئیس پر چلانے سے کچھ نہیں" ہو گا۔

وہ جو کوئی بھی ہے بہت نڈر اور شارپ ہے۔ میں نہیں چاہتا تم غصے میں کچھ ایسا کرو جس سے وہ شخص فائدہ اُٹھائے۔۔ اس لئے ٹھنڈے ہو جاؤ

"آرام سے بیٹھو اور سوچو اب کیا کرنا ہے

"میں جانتا ہوں اب مجھے کیا کرنا ہے"

اُسکی بات پر اُبان نے سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا

حزام فون پر ایک بار پھر رئیس کو تفصیلات سے آگاہ کرنے لگا

پھر اُبان کی طرف گھوما "یار تم۔۔۔

آخر تم کیوں بھول جاتے ہو کہ تمہارے پاس ایک عدد اُبان عبداللہ ہے۔۔۔بے فکر ہو جاؤ تمہارے" مسئلے کا حل ڈھونڈ لیا ہے میں نے "انداز پُر جوش تھا

"حزام کو ایکدم اسٹریس میں کمی محسوس ہوئی "واقعی۔۔؟

ہمم "اُبان نے آنکھیں بند کر کے سر ہلایا"

کیا کرو گے تم؟ "وہ آنکھیں چندھی کرتا پوچھ رہا تھا"

"دو گھنٹے بعد فوٹیج دونگا تمہیں۔۔۔جو تم اپنی ضرورت سے زیادہ سمجھدار بیگم کو دکھا سکتے ہو"

"کیا میری سمجھدار بیوی جان تو نہیں جائے گی کہ فوٹیج نقلی ہے؟"

زندگی بھر نہیں۔۔۔ "اُبان نے یقین سے کہا"

گریٹ "تمام عرصے میں پہلی بار حزام کے لبوں پر مسکراہٹ چھائی تھی "میں یہی چاہتا ہوں وہ زندگی" "بھر انجان رہے

ایسا ہی ہو گا۔۔میں فوٹیج ریڈی کرتا ہوں "وہ حزام کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا"

☆☆☆

اُبان سے بات چیت کرنے کے بعد وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا ارادہ حُر کی خیریت معلوم کرنے اور اُسے ہسپتال لے جانے کا تھا مگر کمرہ خالی تھا

اتنی صبح وہ کہاں جاسکتی تھی حزام کو تشویش لاحق ہوئی۔

پہلے ہوٹل اور پھر رات کے واقع کے بعد وہ بے حد محتاط ہو گیا تھا مگر حُر اُسکی ہارٹ بیٹ کو مزید تیز کرنے کے لئے ان واقعات سے بڑھ کر تھی

اُسنے کوٹ کی سائیڈ سے فون نکال کر رئیس کا نمبر ملایا

رئیس حُر گھر پر نہیں ہے گاڑی نکلواؤ اور تم میرے ساتھ۔۔۔۔"

سر وہ کچھ دیر پہلے ٹیرس پر گئی ہیں" رئیس نے اُسکے اضطراب کو کم کرنے کی غرض سے فوراً مطلع کیا"

حزام نے غصے سے سر جھٹک کر فون کان سے ہٹایا اور ٹیرس کی جانب قدم بڑھا دیئے

سفید رنگ کا کُرتا جس پر سفید دھاگے کی ہم رنگ کڑھائی تھی سفید دوپٹہ شانے پر ڈالے کرسی پر بیٹھی وہ نہ صرف پائن ایپلز کھا رہی تھی بلکہ پورے ٹیرس کا جائزہ بھی لے رہی تھی

سامنے موجود فینسی میز پر نہ صرف مختلف اور جدید سٹائل کی فروٹ باکسٹ اور فروٹ پلیٹس پائن ایپلز سے بھری تھی بلکہ پائن ایپل سے بھری اُن پلیٹس میں موجود پائن ایپل کے تراشے مختلف اشکال اور طریقوں سے کاٹے گئے تھے, میز کے وسط میں پائن ایپل کیک بھی موجود تھا

عجیب سے طرز کا بنا بلند نمایاں کیک۔۔۔ جسے دیکھ کر لگتا تھا خاص طور پر بنوایا گیا ہو وہ نہ کوئی محل تھا نا عمارت بلکہ کیک کی شکل میں وہ عجیب سی سینری تھی جس کی سیڑھیاں پائن ایپل اور چاکلیٹ سے بنائی گئی تھی جو چاکلیٹ سے بنے ایک چھوٹے ہٹ کی جانب جاتی تھی ہٹ کے پیچھے عجیب و غریب مناظر اور مدھم سرخی مائل آسمان نمایاں تھا

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں" وہ اُسے سر پر استادہ مستفسر تھا"

غصے کے باعث چہرے کے عضلات کا تناؤ واضح تھا

اُسنے پائن ایپل کیک سے کیک کو سائیڈ پر کیا اور ٹھنڈے پائن ایپل کا ایک ٹکڑا منہ میں ڈالا

بریک فاسٹ کر رہی ہوں۔۔ آپ کریں گے ؟" پوچھتے ساتھ ہی اُسنے ایک پلیٹ میں روسٹڈ پائن ایپل" نکال کر پلیٹ میز کی دوسری جانب رکھی پھر کٹلری باکس سے فورک نکال کر پلیٹ میں اُسکا اضافہ کیا

"انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہی ہو" میں سرو کر چکی ہوں اب بیٹھیں

اُسکے اطمینان سے کہنے اور آگے کی کارروائی دیکھنے کے بعد حزام کی نگاہ میز پر گئی جہاں ہر ڈش پائن ایپل سے بنی تھی

پائن ایپل سیلڈ۔۔پائن ایپل جوس۔۔۔روسٹڈ پائن ایپل جن کو پائن ایپل کے اندر ہی سرو کیا گیا تھا,پائن ایپل اینڈ بلیک بینز ٹیکو,

سویٹ اینڈ بیکڈ بینز ود پائن ایپلز۔۔۔گلیزڈ چکن اینڈ پائن ایپل۔۔۔پائن ایپل موکٹیل ود جنجر۔۔۔

اور اُن سب میں سب عجیب اور نمایاں وہ کیک۔۔۔

اُس نے حیرت اور قدرے روانگی سے ایک ایک ڈش کا نام لیا آخری ڈش کا نام لیتا کیک پر نگاہ ڈالتا وہ بے حد حیرت سے حر کو دیکھنے لگا دایاں ابرو سوالیہ انداز میں اُٹھا تھا" اتنے بڑے حادثے کے بعد آپ یہاں بیٹھی پائن ایپل ڈے منا رہی ہیں جبکہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ باہر نہیں آئیں گی۔۔۔پھر بھی۔۔۔

آپ ہر بات کو ایسے ہی اگنور کرتی ہیں یا کسی بات کو سیریس بھی لیتی ہیں" وہ غصے میں نہیں تھا حیرت میں تھا وہ اس وقت اُسکے سامنے تھی بات کر رہی تھی مگر معاملہ برعکس بھی ہو سکتا تھا

حزام کی بات پر اُسنے سر ہلایا" ہوتی ہوں۔۔۔جب کوئی پائن ایپل کیک سے پائن ایپل نکال کے کھائے "جو صرف میں نے کھانے تھے تب۔۔

اور حزام نے تعجب سے اُسے دیکھا تھا"واقعی۔۔۔آپ۔۔۔پائن ایپل کیک۔۔۔"اُسنے حیرت سے سر جھٹک کر افسوس سے کہا

"ہاں۔۔میرا فیورٹ ہے"

تو آپ کو اس پر صدمہ ہوتا ہے؟"نگاہوں کی حیرانگی اب بھی برقرار تھی آخر وہ اُس سے سیدھے" جواب کی امید رکھ بھی کیسے سکتا تھا

"بلکل۔۔۔"

میرے حصے کے سارے پائن ایپل آپ کھا سکتی ہیں مجھے کبھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا"اُسنے خفگی سے کہا"

آپ نہ کہتے تب بھی میں یہی کرتی۔۔۔"وہ موکٹیل کا گھونٹ بھرتی بولی تھی"

"میں نے آپ سے زیادہ حیران کرنے والی مخلوق شاید ہی دیکھی ہو۔۔۔"

"کیوں کیا آپ کو پائن ایپل نہیں پسند۔۔؟"

ڈسکسٹنگ۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتا پینٹ کے جیب میں ہاتھ ڈالتا رُخ موڑ کر کھڑا ہوا"آپ کی جان کو" خطرہ ہے۔۔۔میں نے آپ کو کمرے سے باہر نکلنے سے منع کیا تھا اور یہاں۔۔۔اُسنے گھوم کر وسیع "ٹیرس کی جانب اشارہ کیا تھا"یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے

کیا ہو گا۔۔۔؟" وہ نشست چھوڑتی خراماں خراماں چلتی اُسکے نزدیک آئی"

جو اتنی سکیورٹی کے بعد اے سی میں پوائزن ملا سکتا ہے, ہمیں ایسی سچوئشن میں ڈال سکتا ہے جو ہمیں"
"شادی کرنے پر مجبور کر دے وہ اس وقت آپ کے سینے میں گولی بھی اُتار سکتا ہے

تو آپ مجھے اتنی آسانی سے مرنے دیں گے" بڑی بے ساختگی سے پوچھا گیا"

آپ اتنی آسانی سے میرا پیچھا چھوڑ دیں گی؟" وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا"

اُسکا سفید آنچل ہوا کے باعث حزام کے سیاہ کوٹ سے لپٹ رہا تھا

مگر پھر بھی میں آپ کو مرنے نہیں دونگا۔۔۔ کل آپ نے میرے حصے کی تکلیف جھیلی ہے عائندہ"
آپ پر آنے والی تکلیف میرے وجود کو گھائل کرے گی۔۔۔ حزام داؤد کسی کا احسان نہیں رکھتا۔۔۔

جسکے احسان کے باعث زندہ ہوں اُس پر زندگی وارنے کا حوصلہ بھی رکھتا ہوں" اُسنے اپنے سیاہ کوٹ پر
پھیلتے اُسکے سفید آنچل کو غیر محسوس انداز سے پیچھے کرتے ہوئے کہا

فلحال آپ کسی سے نہیں ملیں گی نہ باہر جائیں گی کم از کم کچھ دن تو بلکل بھی نہیں" وہ ایک بار پھر سے
رُخ موڑ کر کہہ رہا تھا

حُر نے اُسکا بازو تھام کر اُسے پیچھے مڑنے پر مجبور کیا" آپ نہ صرف میرے معاملات میں بے جا
"مداخلت کر رہے ہیں بلکہ حد سے تجاوز بھی کر رہے ہیں

حزام نے اُسکا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا" آپ اس وقت معاملے کی سنگینی کو نہیں سمجھ رہیں۔۔۔اور کتنا نقصان کروائیں گی میرا"

نقصان۔۔۔؟"اُسنے طنزیہ دوہرایا"

"اب وہی کریں گی جو میں کہونگا۔۔۔باہر نہیں جائیں گی تو نہیں جائیں گی"

میں آپ کی وجہ سے اپنے پلانز چینج نہیں کر سکتی"برجستہ جواب آیا"

اس میں ہم سب کی بھلائی ہے۔۔۔خاص طور پر آپ کی۔۔۔"اُسنے لفظوں پر زور دیا"

"موت سے سامنا کروانے والا زندگی کی بات کرتا اچھا نہیں لگتا حزام داؤد۔۔۔"

"حزام نے نگاہوں کا رُخ بدلا پھر توقف کے بعد گویا ہوا"جو صورتیحال ہے آپ کو اس سے ڈرنا چاہیئے

میں ڈرنا چھوڑ چکی ہوں اور جہاں تک بات تکلیف کی ہے تو یہ تکلیف اُس تکلیف کے آگے بے حد" چھوٹی ہے جو میں نے کئی سال پہلے جھیلی تھی یا ویڈنگ گفٹ کے نام پر جو کچھ پیرس کی لفٹ میں آپ کی مرہومنت سے سہہ چکی ہوں۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتی کہہ رہی تھی جسکا چہرہ بے تاثر تھا

"سانسوں کی بندش بہت جھیلی ہے میں اس تکلیف کی عادی ہوں"

حزام نے بے ساختگی سے اُسکے چہرے کی جانب دیکھا"جو ہو چکا اُسکا حساب پھر کبھی۔۔۔مگر۔۔۔

وہ ٹھہرا تھا ایک قدم آگے بڑھایا پھر بولا "کچھ دن آپ باہر نہیں جائیں گی۔۔۔ یہ میرا گھر ہے یہاں میرے رولز فالو کیے جاتے ہیں۔۔۔ آپ وزا عظم پاکستان ہو نگی مگر میرے سامنے میری بیوی کھڑی ہے۔۔ گوٹ اِٹ۔۔۔؟ اُستہفامیہ ابرو اُچکائے

آپ میرے باڈی گارڈ نہیں ہیں اس لیے مجھے پروٹیکٹ کرنا چھوڑ دیں, میں اپنی حفاظت کر سکتی" ہوں۔۔۔ "وہ اُسکی آنکھوں میں جھانکتی لفظوں پر زور دیتی بولی

باڈی گارڈ ہوتا تو کب کا پیچھے ہٹ جاتا مگر شوہر ہوں ناں۔۔۔ کیا کروں"

آپ کی پروٹیکشن آخری سانس تک کرونگا" وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتا مسکرا کر بولا

بعض دفعہ آپ یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم دشمن ہیں" بے حد سنجیدگی سے یاد دلایا گیا"

آپ بھی یہ بھول جاتی ہیں کہ ہمارے مابین دشمنی کے علاوہ بھی ایک رشتہ ہے جو ہر تعلق ہر جذبے" "سے زیادہ معتبر ہے

ایک لمحے کے لیے دونوں کی نگاہیں ٹکرائیں پھر دونوں نے نگاہوں کا زوایہ بدلا

میری حفاظت سے زیادہ آپ کو اپنی حفاظت کی ضرورت ہے, کوئی بڑی صفائی سے آپ کے بیڈ روم" تک گُھس آیا ہے" اُسنے باور کروایا

کوئی بڑی آسانی سے میری زندگی میں بھی گُھس آیا ہے۔۔۔اُسکا کیا کیا جائے؟"وہ بھی کہاں ہار ماننے والا تھا"

بے فکر رہیں زیادہ عرصہ آپ کی زندگی میں نہیں رہونگی۔۔۔جیسے ہی آپ اُس انسان کو میرے سامنے لا کر اپنی کمٹمنٹ پوری کریں گے اُسی دن میں بھی اپنی کمٹمنٹ نبھاؤ گی"

افف!ہر بات میں بحث کرتی ہیں آپ۔۔۔"

"خیر ابھی چلیں میرے ساتھ

کہاں؟"اُسے اچھنبا ہوا"

"ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کروانے"

"اسکی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہوں اب"

"آپکی آنکھیں اور آواز صاف بتا رہی ہے کہ آپ کتنی ٹھیک ہیں"

ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے کہا میں باہر نہیں جا سکتی۔۔۔"ابرو اُچکا کر کہا"

میں نے کہا اکیلی نہیں جائیں گی۔۔۔مگر اب تو میں ساتھ ہوں ناں۔۔۔"آواز مدھم تھی مگر لفظوں کی گونج حُر کو کہیں بہت اندر سنائی دی"میں ساتھ ہوں ناں۔۔۔"

میں کہیں نہیں جارہی۔۔۔ آپ کے ساتھ تو قطعی نہیں" وہ خود کو سمبھالتی ہوئی بولی"

"مرضی سے نہیں جائیں گی تو مرضی کے خلاف لے جاؤنگا۔۔۔ سوچ لیں۔۔۔"

آپ۔۔۔"

اُسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اُسکا ہاتھ تھام چکا تھا

یہ کیا طریقہ ہے" وہ اپنا ہاتھ اُسکی مضبوط گرفت میں دیکھ کر تلملائی"

وہی جو آپ کی سمجھ میں آتا ہے" کہہ کر وہ یونہی اُ سکا ہاتھ پکڑے پورچ کی جانب چل دیا"

☆☆☆☆

حزام اب تک زندہ ہے وجہ؟" اشتعال انگیز لہجے میں استفسار کیا"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ سب کچھ تہس نہس کر دیتا

سر میں نے سارا کام صفائی سے کیا تھا مگر نا جانے کیا ہوا کہ وہ کمرے میں گیا ہی نہیں بلکہ اُسکی جگہ حُر" محتشم وہاں تھی پر اُسکا بھی نقصان نہیں ہوا, وہ بھی زندہ بچ گئی" وہ اُسے تفصیلات بتا رہا تھا

تم پر اتنا پیسہ اس لئے نہیں لگا رہا کہ تم مجھے میرے نقصان سے آگاہ کرو۔۔۔"

تمہیں بیسٹ شوٹر میں نے بنایا۔۔۔ کس لئے؟ تا کہ اپنی ناکامی کی داستان سن سکوں۔۔۔

میرا کام نہ ہوا تو گردن کٹوا دونگا تمہاری "اُسنے نقاب پوش کو متنبہ کیا

"سر مجھے وقت دیں کچھ پلان کرتا ہوں۔۔۔اور اس بار شکایت کا موقع نہیں دونگا"

آخری موقع ہے یہ۔۔۔حزام داؤد کے مردہ ہونے اور تمہارے زندہ رہنے کا"

"اور ہاں!احتیاط سے سارا کام کرنا کسی کو شک نہیں ہونا چاہیئے تم پر

"جی سر"

ہمم۔۔۔اب نکلو یہاں سے "ہاتھ سے اشارہ کر کے رعونت سے کہا تو نقاب پوش محتاط انداز میں" دائیں بائیں دیکھتا اُس سیاہ گاڑی سے دور ہو گیا۔

☆☆☆☆

پوائیزن انجیکٹ نہیں کیا گیا صرف ایئر میں تھا اس لئے زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہاں اگر زیادہ دیر پوائزنگ ایئر ان ہیل کرتی تو مسئلہ ہو سکتا تھا۔

میں نے سارے ٹیسٹ کر لئے ہیں کچھ میڈیسن پر سکرائب کر رہا ہوں ون ویک آپ نے یہ میڈیسن لینی ہے۔

ڈاکٹر اُسے تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا جن کو اُس سے زیادہ حزام نے غور سے سنا تھا

اینی اَدر ایشو ڈاکٹر؟" وہ اپنی تسلی کے لئے پوچھ رہا تھا"

ناٹ ایٹ آل۔۔" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا"

کچھ دیر بعد وہ ہسپتال کا کوریڈور عبور کر رہے تھے جب حزام کے پیچھے چلتی اچانک ہی وہ اپنا توازن کھو بیٹھی آگے چلتے حزام نے زمین بوس ہونے سے پہلے اُسے تھاما تھا

ہیل کریک ہونے کی وجہ اُسکا پاؤں بری طرح مڑا تھا سمبھلنے کی کوشش میں وہ ایک بار پھر لڑکھڑائی تھی

حزام کی نگاہ اُسکی فینسی بلاک ہیلز پر گئی

"آخر آپ لڑکیاں اتنے ڈیکوریٹڈ شوز پہنتی ہی کیوں ہیں؟"

ڈیکوریٹڈ۔۔۔" اُسنے دوہرا کر حزام کے ڈیکوریٹڈ کی ڈیفنیشن سمجھنے کی سعی کی"

شوز اُتار رہا تھا Cap tae تبھی اُسکی نظر حزام کے حرکت کرتے پاؤں پر گئی وہ اپنے ہیوانہ براؤن

حُر کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

اب وہ جھک کر اُسکے سامنے اپنے شوز رکھ رہا تھا

یہ پہن لیں" لہجہ بے حد سادہ تھا انداز ایسا تھا جیسے سب نارمل ہو۔۔۔"

وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی

آپ میرے ساتھ ہوتے ہوئے یوں ننگے پاؤں چلیں گی تو اچھا نہیں لگے گا مجھے" وہ اُسکی سوالیہ نگاہیں" اور چہرے پر در آئی حیرت دیکھتا بولا

آپ مانیں یا نہ مانیں بٹ۔۔۔ آئی ایم اے نائس گائے" کندھے اُچکا کر بولا"

"جھوٹ کے بعد ہر سچائی مشکوک ہو جاتی ہے"

اور میں۔۔۔ مر کے بھی آپ کی اچھائی پر اعتبار نہ کروں

وہ اُسکے کیپ ٹوئے پہنتی خود کو حیرت سے نکالتی بولی

"میں امید کر رہا تھا آپ مجھے شکریہ کہیں گی"

کس لئے؟" اُسنے نے بے حد اطمینان سے پوچھا"

کس لئے۔۔۔ یعنی۔۔۔" اُسنے سر افسوس سے نفی میں ہلا کر آہ بھری" صحیح بات ہے شکریہ کیوں ادا" کریں گی آپ کے لئے ننگے پاؤں چلنا تو میرا فرض ہے ناں" چڑ کر کہا

بلکل۔۔۔" وہ متاثر ہوئے بِنا بولی"

اور وہ آہ بھر کر ہاتھ آگے کی جانب کرتا اُسے چلنے کا اشارہ کرنے لگا

☆☆☆☆☆

بابا جان حُر کو کرسی پر بٹھانے کا آپ کا فیصلہ سراسر غلط ثابت ہوا ہے۔"

آپ کی چاہت کے مطابق تو کچھ ہوا نہیں۔۔۔

حزام ساری دشمنی بھلا کر اپنی بیوی کی تیمارداری کر رہا ہے, آپ نے کہا دشمن کا دشمن دوست۔۔۔ مگر مجھے ایسا کچھ دکھائی نہیں دیتا" وہ دور سے نظر آتے حزام اور حُر کو آگے پیچھے چلتا دیکھ کر بولا

صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔ زندگی میں پہلی بار غلط فیصلہ ہوا مجھ سے اور اب اُس غلطی کے اثرات دکھائی" دینے لگے ہیں۔

شاید حزام بھول گیا ہے کہ محتشم کمال کی وجہ اُسکا باپ اس دنیا میں نہیں۔۔۔ اور وہ اُسکی بیٹی کے لئے "سوفٹ کارنر رکھتا ہے

بھول رہا ہے تو یاد کروائیں اُسے۔۔۔ بتائیں کے کمال نے کیا کیا تھا اور اُسکی بیٹی اس گھر کا حصہ نہیں" ہو سکتی وہ زیادہ عرصہ یہاں نہیں رہ سکتی۔۔۔

یہ ہماری سیاست ہے وہ ہم سے پوچھے بغیر اتنے بڑے بڑے فیصلے کیسے کر سکتی ہے۔ اپوزیشن میں ہم بھی ہیں ہماری بھی نشستیں ہیں

مگر! وہ ہمارے خاندان کی بہو ہے تو ہمارے ہاتھ بندھے ہیں۔۔۔ لہجہ طنزیہ ہوا

ظاہر ہے مخالفت میں بات کریں گے تو نظروں میں آئیں گے

میں نے فوری طور نکاح کے لئے رضامندی اس لئے ظاہر کی تھی تا کہ اُس لڑکی کو پریشرائز کر کے " خاموش کروا سکیں مگر وہ میری سوچ سے زیادہ سمجھدار نکلی۔۔۔ ہر وہ پتا جو میں کھیلنا چاہتا تھا وہ ہماری طرف پھینک رہی ہے,

کچھ کرنا پڑے گا اب ورنہ یہ لڑکی ہمیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑے گی" بہرام داؤد تمام عرصے میں پہلی بار فکر مند ہوئے تھے

مگر فلحال تم خاموش رہو گے حزام سے بات میں خود کرونگا تم بیچ میں نہیں آؤ گے" بہرام داؤد" پُرسوچ نگاہوں سے برہان کی طرف دیکھتے مستفسر تھے

برہان کے چہرے پر تناؤ آیا" آپ کی خاموشی بڑے نقصان کروائے گی بابا جان۔۔۔ یہ لڑکی حلق میں پھنسی ہڈی کی طرح مسلسل عذاب بنتی جا رہی ہے۔

" اور آپ صرف بات کریں گے۔۔۔ محض لفظی کارووائی آپ کی روش نہیں, کیا ہو گیا ہے آپ کو

صبر رکھو برہان صبر۔۔۔ اتنی جلدی مت کرو, میں اس لڑکی کی حد دیکھنا چاہتا ہوں, کرنے دو اُسے جو" وہ کرنا چاہتی ہے۔۔۔ سارے پتے کھیل کر جب خالی ہاتھ رہ جائے گی پھر ہم اپنا پتا پھینکے گے

.وہ برہان کے شانے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دینے والے انداز میں بولے

☆☆☆☆

آنکھوں میں غصہ لیے جارحانہ انداز میں وہ ایک بار پھر آگے بڑھی تھی "ہٹو میرے راستے سے اندر جانے دو مجھے"

سوری میڈم میں آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتا رئیس سر کے آڈر ہیں, وہ میری جان لے لیں گے"

اب اگر تم نے میرا راستہ روکا تو میں تمہاری جان لے لونگی۔۔۔ پھر کیا کرو گے"

"گیٹ کھولو۔۔۔"

سوری میڈم "گارڈ نے ایک بار پھر معذرت کی تھی"

بلاؤ رئیس کو میں خود بات کرونگی اُس سے "لہجہ مستحکم تھا"

کچھ دیر بعد رئیس وہاں کھڑا اُسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جو کچھ بھی سننے کو تیار نہیں تھی

حزام سر کی اجازت کے بغیر آپ بلکل اندر نہیں جا سکتی۔۔۔ حُر میڈم سے ملنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"میں حُر سے ملے بغیر کہیں نہیں جاؤنگی۔۔۔ سمجھے۔۔۔

"ٹھیک ہے تو کھڑی رہیں پھر کیونکہ گیٹ نہیں کھلے گا"

تم بات کرواؤ میری اپنے حزام سر سے میں بھی دیکھتی ہوں وہ کیسے روکتے ہیں مجھے۔۔۔۔"

لو کرو بات یہاں ہوں میں" سیاہ ہائی نیک کے اوپر سیاہ کوٹ پہنے وہ اب اُنکے قریب آ چکا تھا"

صبیح نے اُس مغرور شخص کو بد دلی سے دیکھا جو ناچاہتے ہوئے بھی خالو کے عہدے پر فائز ہو چکا تھا

"حر سے ملنا ہے یہ۔۔۔رئیس کی طرف غصے سے اشارہ کیا", ملنے نہیں دے رہا مجھے"

"ہاں۔۔۔رئیس نے بتایا مجھے تم آئی ہو"

پھر بھی آپ نے منع کیا؟" پہلے کی نسبت لہجہ مدھم تھا وہ چاہ کر بھی اُسکے سامنے آواز اونچی نہیں کر سکی تھی"

"ہاں۔۔۔پھر بھی"

وہ خالہ ہیں میری۔۔۔آپ یہ رول مجھ پر کیسے لاگو کر سکتے ہیں" اُسکی آنکھوں میں پانی اترا تھا"

ڈیکٹیٹ مت کرو مجھے۔۔۔کیا کرنا ہے کیا نہیں اچھے سے جانتا ہوں, تم کچھ وقت تک حُر سے نہیں مل سکتی تو نہیں مل سکتی۔۔۔"

"آپ اُنہیں قید نہیں کر سکتے۔۔۔"

"میں نے اُسے قید نہیں کیا۔۔۔"

"ایسی کوئی آزادی بھی نہیں دی ہوئی"

وہ خود مختار ہے اور آزاد بھی۔۔۔"دوبدو جواب آیا"

پھر یہ سب کیا ہے؟ کیوں روکا جا رہا ہے مجھے۔۔۔"

"کیا وہ ٹھیک ہیں" آنسو گال سے پھسلنے لگے تھے "کچھ ہوا ہے اُنہیں بتائیں مجھے

ٹھیک ہے وہ" اُسکا متغیر چہرہ دیکھتا وہ برجستگی سے بولا"

"میں کیوں یقین کروں آپ پہ۔۔۔"

"وہ بھی یہی کہتی ہے۔۔۔تم بھی اُسی کی بھانجی ہو پیچھے تھوڑی رہو گی"

"آپ متعبر ہوتے تو کبھی نہ کہتی مگر آپ نے ہمارے ساتھ کبھی کچھ اچھا کیا نہ اچھا ہونے دیا"

تم دونوں خالہ بھانجی بات کو سمجھتی کیوں نہیں۔۔۔کوئی بھی بات کیوں, کیا اور بحث کے بنا مان کیوں"
نہیں لیتی۔۔۔یا پھر یہ خاندانی مسئلہ ہے تم لوگوں کا" اُسے صبیح کا انداز اور اُسکی بات ناگوار گزری تھی

نہیں سمجھنی آپ کی کوئی بات۔۔۔"

میں ساری رات یہی گزار دونگی مگر یہاں سے جاؤنگی نہیں۔۔۔جب تک آپ مجھے حر سے ملنے نہیں دیتے اُس وقت تک ہلونگی نہیں

"سن لیں آپ

ضدی بھی اُسی کی طرح ہے" وہ بڑبڑاتا ہوا پلٹا تو رئیس اُسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا" انکا کیا کرنا ہے"

"اب۔۔۔؟

"بیٹھا رہنے دو۔۔۔رات ہونے والی ہے خود ہی چلی جائے گی"

"سر وہ۔۔"

کیا۔۔؟"رک کر پوچھا"

میڈم حر کو پتا چلا تو۔۔۔" جھجھک کر بولا"

"میں دیکھ لونگا"

رئیس سر ہلا کر رہ گیا

☆☆☆

"شامی صاحب رابطہ ہوا آپ کا حر سے ؟" وہ فون کان سے لگاتی ایک قہر آلود نگاہ گارڈ پر ڈالتی ادھر سے اُدھر چکر کاٹ رہی تھی

"کل سے کوشش کر رہا ہوں اُنکا پرسنل نمبر بھی بند ہے, ہو سکتا ہے وہ خود رابطہ کریں"

"میرا دل چاہ رہا ہے داؤد مینشن کو آگ لگا دوں۔۔۔"

"آپ غصہ نہ کریں اور گھر واپس آجائیں صبح میں خود حزام داؤد سے ملونگا"

"پر شامی صاحب حُر۔۔۔"

میڈم کے لئے پریشان نہ ہوں آپ اگر ایسی ویسی کوئی بات ہوتی تو وہ خود مجھ سے رابطہ کرتیں۔۔"

ویسے بھی دو دن بعد اُنکی مختیار شاہ اور اُسکی جماعت کے ساتھ سیٹینگ ہے اور وہ اس میٹنگ کو ہرگز موخر نہیں کریں گی"

ٹھیک ہے شامی صاحب۔۔۔ رکھتی ہوں" اُنکی تسلی کے باوجود بھی اُسکا دل مطمئن نہیں ہوا تھا بھاری قدموں اور بوجھل دل کے ساتھ وہ خراماں خراماں چلتی داؤد مینشن کے لان میں نسب بلند و بالا فوارے کے قریب آئی وہاں ٹھہر کر گرتے پانی کو بے سبب دیکھے گئی وسیع گول دائرے کے اندر پانی بڑی خوبصورتی سے گر رہا تھا جس کا شور دور تک سنائی دیتا تھا

گہری سانس بھرتی وہ روشنیوں سے جگمگاتے فوارے کے کنارے پر ٹک گئی

پیچھے پانی کے گرنے کا شور ویسا ہی تھا مگر اُسکے اندر بلا کی خاموشی اُتری تھی

اندر کی خاموشی سے دہل کر اُسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اُسکی آنکھ سے پانی ٹپک کر فوارے سے گرتی بوندوں میں شامل ہوا

اُسنے دھیرے سے گردن سیدھی کی پھر روشنیوں میں چمکتے داؤد مینشن کو دیکھنے لگی تو نمکین پانی نے دور کے منظر کو دھندلا دیا

میں آپ کے لئے بہت پریشان ہوں, میرے دل کو قرار نہیں آرہا حُر۔۔۔"

میرا دل کہتا ہے کچھ ہوا ہے پر۔۔۔

سر جھٹک کر اُسنے دونوں ہاتھوں سے اپنا تر چہرہ صاف کیا وہ اس قدر گم سم اور غافل تھی کہ دوسری جانب کسی کی موجودگی کا ادراک نہ کر سکی

چند ثانیئے گزرنے کے بعد پانی کے شور کے بیچ ایک سسکی گھونجی تھی جس نے صبیح اکبر کو اپنی جانب متوجہ کیا

اُسنے بے ساختہ سر اُٹھایا اور اُسی بے ساختگی سے گردن پیچھے موڑی فوارے کے دوسری جانب کسی کی پشت دکھائی دی

اُسے پہچاننے میں زیادہ دقت نہیں ہوئی تھی

صبیح نے گردن واپس سیدھی کی۔۔۔

ایک اور سسکی گھونجی۔۔۔۔

صاف ظاہر تھا دوسری جانب بیٹھا شخص آنسوؤں پر نہیں خود پر جبر کر رہا تھا

رونا چاہتے ہو تو رولو۔۔۔۔"وہ بولے بنا رہ نہیں سکی تھی"

صبیح کی آواز پر اُسنے جھکا سر اُٹھایا"تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟"آواز میں غیر معمولی بوجھل پن تھا لہجے میں بے پناہ حیرت

"وہی جو تم کر رہے ہو۔۔۔"آنسو چھپانے کی کوشش۔۔۔"

میں کچھ دیر کے لئے خاموشی چاہتا تھا۔۔۔"جاذب آواز کی لڑکھڑاہٹ پر قابو کرتا بولا"

میں بھی۔۔۔"صبیح نے سرگوشی کی۔"

اُسے وہاں صبیح کی موجودگی بے حد بری لگی تھی وہ وہاں کیوں آئی تھی۔۔۔کیا کرنے آئی تھی اُسے کوفت ہونے لگی

"میں تنہائی چاہتا تھا مگر تم میری تنہائی میں مخل ہو گئ۔۔۔"

یہ کام تم نے کیا ہے"ٹھنڈے لہجے میں کہا گیا"

میں آج تم سے جھگڑا کرنا نہیں چاہتا۔۔۔" کہنا تو چاہتا تھا میں خود سے لڑتے لڑتے تھک گیا ہوں اب کسی اور سے لڑنے کی سکت نہیں۔۔۔

میں بھی۔۔۔" پانی کے شور میں ایک بار پھر سے سرگوشی گھونجی تھی"

حیرت ہے۔۔۔" انداز استہزائیہ تھا"

مجھے بھی۔۔۔" وہ بھی اُسی کے انداز میں بولی"

جاذب نے سر اُٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا" آج تم میری ہر بات سے اتفاق کرو گی۔۔۔؟ حیرت ہے"

" تمہیں اس سے بھی مسئلہ ہے۔۔۔؟"

اُسکے جواب پر وہ پھیکا سا مسکرایا تھا چند پل پانی کے شور کے علاوہ وہاں دوسری کوئی آواز نہیں تھی پھر فضا میں جاذب کی آواز گھونجی

دنیا سمجھتی ہے ہم کتنی خوشحال کتنی پُرسکون اور لگژری لائف گزار رہے ہیں۔۔۔ ہم کتنی جنگیں لڑ رہے ہیں کیا وہ یہ بات جانتے ہونگے۔۔۔" لہجے میں بلا کی بے بسی تھی

سیاست دان گھرانے کی نیو جنریشن۔۔۔ منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا ہونے والے۔۔۔" صبیح" نے گہری سانس لے کر اضافہ کیا تھا" جنہوں نے سیاست کے نام پر محض تباہی دیکھی۔۔۔

محتشم کمال کی نواسی۔۔۔ حر محتشم کی بھانجی۔۔۔ ہونہہ

وہ دونوں لاشعوری طور پر ایک دوسرے سے اپنی اپنی تکلیف بیان کر رہے تھے

نانا نے سیاست کے نام پر اپنی بیٹی اور داماد کی قربانی دی اور اب حر۔۔۔ وہ میری کوئی بات سننے کو تیار" "نہیں اگر مان جاتیں تو آج میں ہرگز داؤد مینشن میں نہ ہوتی

اور مجھے دیکھو۔۔۔ میری ماں نے خود کو میڈیا کی نظروں میں لانے کے لئے میرے باپ سے وقتی" محبت کا ڈرامہ کیا شہرت حاصل کی اور سب چھوڑ کر انڈسٹری جوائن کر لی۔۔۔

انہوں نے داؤد خاندان کا نام بطور سیڑھی استعمال کیا۔۔ میں اُن کے لئے اَن وانٹڈ چالڈ تھا, جس کی پیدائش پر وہ ناخوش تھیں۔۔۔

اپنی ماں کا ناپسندیدہ بچہ۔۔۔ کیا دنیا کا کوئی بچہ اتنا بدقسمت ہو گا صبیح۔۔۔" وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بولتا جا رہا تھا

صبیح نے مڑ کر اُسکی پشت کو گھورا سفید شرٹ کی آستین کہنی تک فولڈ کیے سیاہ کوٹ گھٹنے پر ڈالے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے ہوئے وہ ضبط کی حدوں کو چھو رہا تھا

اور پہلی بار۔۔۔ پہلی بار صبیح اکبر کو جاذب داؤد پر ترس آیا تھا

اور اُسکے ساتھ ہی جاذب کے ساتھ ہونے والی آخری ملاقات ذہن میں گردش کرنے لگی تھی

وہ اُس کے ساتھ زیادتی کر گئی تھی, انجانے میں ہی سہی مگر وہ اُسکے زخم اُدھیڑ گئی تھی

اور کس طرح اُسکا چہرہ غصے اور اہانت سے سرخ ہوا تھا۔۔۔ صبیح کو آج بھی یاد تھا

"دنیا ہمارے نام اور عہدے کی وجہ خاموش رہتی ہے مگر آنکھیں۔۔۔ وہ تو نہ جانے کیسے کیسے سوال کرتی ہیں۔

صبیح نے اُسے کہتے سنا تھا

میڈیا۔۔۔ اینکر پرسن۔۔۔ چیلنز ان کی زبان کون پکڑے" وہ آنسوؤں کے بیچ بولتا جا رہا تھا

"ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے سوشل سرکل میں ایک ٹاک شو کا کلپ سرکولیٹ کر رہا تھا جس میں میری مدر انوائٹڈ تھیں۔۔۔ جانتی ہو اینکر اُن سے کس طرح کے سوال کر رہا تھا اور وہ۔۔۔ کیا کیا جواب دے رہی تھیں

"بولنا تو دور کی بات میں دوبارہ سوچنا بھی نہیں چاہتا

بولتے بولتے وہ ایک سیکنڈ کے لئے رکا اُسکی سانس پھول رہی تھی تنفس تیز تھا

"میرے پیرنٹس ایک دوسرے کی عزت کو تار تار کر کے دنیا جہاں کے سامنے ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالتے ہیں۔۔۔ اور میں۔۔۔ میں سر اُٹھانے کے قابل نہیں رہتا

and it hurts sabeeh... it hurts...

اور اُسکی تکلیف پر صبیح کو دکھ ہوا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ بے آواز مگر بے تحاشہ روتے ہوئے اُس لڑکے سے ایسا کیا کہے جو اُسکی اذیت کم کر دے

بعض دفعہ دنیا جہاں کے الفاظ دلاسے کے دو بول بولنے کے لئے کم پڑ جاتے ہیں

وہ آہستگی سے چلتی اُسکے قریب آئی پھر اُسکے قریب بیٹھ کر اُسکے شانے پر ہاتھ رکھا

"تم دنیا کے حساس ترین اور نرم دل مرد ہو, اور تمہارے دل کی نرمی تمہارے چہرے پر معصومیت بن کے جھلکتی ہے۔۔۔ اور حفصہ نانی کہتی ہیں جس شخص کے دل میں احساس ہو وہ دنیا کا خوبصورت ترین انسان ہے۔

احساس سے عاری دل بے لچک اور بے اثر ہوتے ہیں اُنکے دلوں کی سختی کرختگی بن کے اُنکے چہروں پر عیاں ہوتی ہے اُنکی زبان تاثیر کھو دیتی ہے"

اُسنے جھکے سر کو ترچھا کر کے اپنی سرخ آنکھوں سے ایک لمحے کے لئے صبیح کو دیکھا تھا پھر سابقہ پوزیشن میں سر گرا دیا

"یہ تمہارے دل کی نرمی ہے جو اتنا سوچتے ہو اور دل کی فلیکسیبیلیٹی دل کو زندہ رکھتی ہے, ایسے دل جتنی بھی چوٹ کھائیں جتنی بھی کھینچا تانی کی جائے ریکور کر جاتے ہیں۔۔۔

اور جانتے ہو نرم دل رکھنے والے اللہ کو کس قدر اچھے لگتے ہیں" وہ دھیمی آواز میں بول رہی تھی

"تم بہت خوش قسمت ہو جاذب داؤد کیونکہ اللہ تمہارے دل کو پسند کرتا کرتا ہے"

وہ اب اپنی ہتھلیوں سے آنکھوں کو دبا رہا تھا, شاید اذیت کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"صبیح نے نرمی سے اُسکا ہاتھ تھاما" مت کرو۔۔۔

اور اب کے جاذب نے بڑی حیرت سے اُسے دیکھا تھا نا جانے ایسا کیا تھا اُسکے لمس میں کہ جاذب داؤد کا دل بڑی رفتار سے ڈھڑکا تھا

پتہ ہے جاذب ہم اس دنیا میں پرفیکٹ لائف گزارنے نہیں آئے۔۔۔ ہم اپنی اپنی مشکلوں۔۔ اپنی اپنی آسانیوں کے ساتھ دنیا میں اُتارے گئے ہیں

ہم یہاں منتخب کردہ راستوں کے مسافر ہیں

تم۔۔۔

میں۔۔۔

ہم سب۔۔۔

وہ اب رو نہیں رہا تھا بس خاموشی سے اُسے سن رہا تھا یونہی سر جھکائے زمین کو تکتا۔۔۔

کچھ دیر وہاں پانی کے شور کے علاوہ دوسری کوئی آواز نہیں تھی پھر جاذب کی آواز اُسکی سماعت سے ٹکرائی تھی

میں سمجھتا تھا صبح اکبر صرف دل دکھانا جانتی ہے۔۔۔اُسکے پاس محض کانٹے ہیں۔۔۔زبان نہیں" انگارہ لیے پھرتی ہے مگر آج جانا کہ مرہم کے الفاظ کا جو ذخیرہ صبیح اکبر کے پاس ہے وہ خزانہ دنیا کی کوئی دوسری لڑکی نہیں رکھتی۔۔۔

تم وہ لڑکی ہو جو لفظوں کے معاملے میں بے حد سفاک ہے۔۔۔اور تم ہی ہو جو لفظوں میں سندل سی خشبور کھتی ہے۔۔۔

تم بڑی انتہا پسند لڑکی ہو صبیح اکبر۔۔۔

تمہارے الفاظ گھائل بھی کرتے ہیں قائل بھی۔۔۔

تمہارے لفظ بہت گہرائی تک اثر کرتے ہیں۔۔۔اندر کہیں۔۔وہ بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھتا بولا

.اور وہ۔۔۔۔وہ بنا پلکیں جھپکائے بڑی بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی تھی

اور پھر جب وہ دو دلوں کو ملانا چاہتا ہے"

تو وہ دلوں کے مابین سکوت کو توڑتا ہے

پھر دو دل ایک سمت میں رواں دواں ہوتے ہیں

اگر جو وہ تمہارے لئے ہے تو وقت ہو یا فاصلہ

جدا نہیں کر سکتا

یہ لکھا جا چکا ہے

دنیا کی تخلیق سے قبل وہ دل تمہارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے

تمہاری روح ازل سے ملاپ کی منتظر ہے

"ملنا مقدر میں طے ہے پر تب جب وہ چاہے۔۔۔

کوٹ شانے پر گرائے دایاں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اب وہ اُسکی نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا

اور چلتے چلتے اُسنے ایک بار پھر اپنی ڈھڑکن محسوس کرنا چاہی۔۔۔ہاتھ دل پر رکھا

تیز بہت تیز تھی ڈھڑکن۔۔۔کیوں تھی۔۔۔وہ دنگ تھا

☆☆☆☆

ٹوسٹر سے بریڈ نکال کر وہ چیز آملیٹ پلیٹ میں رکھ رہا تھا جب شیلف ٹاپ پر پڑا اُسکا فون تھرتھرایا

ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کر کے وہ پلٹا اور اُسی عجلت سے فون کان اور کندھے کے بیچ پھنسا کر "ہیلو" کہتا اُبلتی ہوئی چائے کو مگ میں اُنڈلنے لگا

ہاؤ آر یو مسٹر مہر؟" دوسری جانب سے بھاری پُر اسرار آواز اُسکی سماعت سے ٹکرا کر اُسے ٹھٹھکنے پر" مجبور کر گئی

اُسنے چائے کا مگ وہیں چھوڑ کر گردن سیدھی کی

ایک لمحے کے لئے فون کان سے ہٹا کر نگاہ سکرین پر موجود نمبر پر ڈالی جو غیر شناسا ہونے ساتھ عجیب بھی تھا" کون ہے؟" اُس نے پوچھا

جان پہچان بڑھا کر کیا کریں گے جناب۔۔۔"

آپ کے لئے ایک تحفہ بھجوایا ہے جو آپکے اپارٹمنٹ کے باہر آپکی دید کا منتظر ہے" وہ اُسی طرح ایک ہاتھ سے فون پکڑے تیزی سے چلتا اوپن کچن سے باہر آیا اب وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا دروازہ کھول رہا تھا

جہاں اُسکی نظر فرش پر پڑے سیاہ انویلپ پر گئی جھک کر لفافہ اُٹھایا

امید ہے آپ اس سے مستفید ہونگے اور صحیح وقت پر اسکا استعمال کریں گے "رابطہ منقطع ہو چکا تھا وہ" دروازہ بند کر کے کومن روم میں واپس آیا فون صوفے پر رکھ کے لفافہ اُلٹ پلٹ کر دیکھا

جہاں نہ کسی کا نام تھا نا پتہ۔

چند سیکنڈ وہ یونہی پُر سوچ نظروں سے لفافے کو دیکھتا رہا پھر لفافہ کھولا جس میں فلیش ڈرائیو تھی اور اُسکے ساتھ چسپاں ایک کاغذ

اُسنے تہہ شدہ کاغذ کو اَن فولڈ کیا

"آپ جیسے ایماندار صحافی تک سچ پہنچانا میری ذمہ داری تھی جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا آپ کا فرض ہے"

اُسنے لفافہ ایک طرف پھینک کر ڈرائیو لیپ ٹاپ میں لگائی

سکرین پر چلتے مناظر دیکھ اور سُن کر وہ دنگ رہ گیا تھا

آخری چند سیکینڈ کی ویڈیو دیکھنے کے بعد اُسنے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر تالی بجانے والے انداز میں مارا" آئی نیو اِٹ۔۔۔"لبوں پر مسکراہٹ چھائی

میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں اِسے کب کہاں اور کیسے یوز کرنا ہے

"اب کریں گے فیس ٹو فیس بات۔۔۔مین ٹو مین ٹاک"

☆☆☆☆

(ماضی)

آدھے گھنٹے تک وہ یہاں پہنچ جائے گی کیا تم نے اُسکی رپورٹ دیکھی؟" حر سے بات کر کے وقت" متعین کرنے بعد وہ براق سے پوچھ رہیں تھی

.میں نے کیس ہسٹری سٹڈی کی ہے جسکے مطابق وہ بچپن میں پی ٹی ایس ڈی کا شکار بھی رہی تھی"

"کیا اُس نے تم سے کسی ٹروما یا ناخوشگوار حادثے کا ذکر کیا؟

نہیں۔۔ کبھی نہیں" رخشندہ نے سوچتے ہوئے جواب دیا"

ہمم لیکن اُس دن جو اُسکی کنڈیشن تھی اور جس طرح وہ ری ایکٹ کر رہی تھی"

i think she is re living again that traumatic event

باقی سارے واقعات اور ایشوز اُسی ٹروما سے جڑے ہیں

سب سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے رخشندہ کہ وہ نائٹ میئرز نہیں دیکھ رہی۔۔۔ وہ کھلی آنکھوں سے ,لاشعور میں چلی جاتی ہے وہ روشنی میں خود پر اندھیرا اُترتا محسوس کرتی ہے

"ساتھ ہی اُسکا کلاسٹروفوبیا بھی شدت اختیار کر رہا ہے

مگر وہ تو واپس جانے کی بات کر رہی تھی" رخشندہ فکر مند ہوئیں"

میں خود کرونگا بات۔۔۔کنوینس کرنے کی کوشش کرونگا اُسے

اُسکی مینٹل اِلنس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا" براق نے فائل کو بند کر کے چشمہ اُتار کر کہا

میں بھی اُسے سمجھاؤنگی امید ہے وہ مان جائے گی اور اگر وہ نہیں مانتی تو اُسکی فیملی کو انولو کرنا پڑے گا"

.ہمم ہمم۔۔۔"براق نے سر ہلایا"

☆☆☆☆

اندر داخل ہوتے ہی اُسے رخشندہ کا مسکراتا چہرہ دکھائی دیا" کیسا محسوس کر رہی ہو اب تم؟" اُسنے پوچھا

کچھ بھی محسوس نہیں کر پا رہی یہی میرا سب سے بڑا مسئلہ ہے" اُسنے جیسے بے بسی سے کہا"

رخشندہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھی تھی" کوئی بھی سوال بغیر جواب کے وجود میں نہیں آتا, مسئلہ ہے تو اُسکا حل بھی ہو گا"

آپ اتنی اچھی کیوں ہیں؟" وہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی تھی رخشندہ تھی ہی ایسی اور براق وہ بھی"
۔۔۔بعض اوقات وہ دونوں اُسے کسی دوسری دنیا کی مخلوق لگتے تھے

یہ براق سے پوچھو وہ بتائے گا میں کتنی بری ہوں۔۔۔ میری خامیوں کا ایک ناختم ہونے والا کتابچہ ہے" اُس کے پاس "رخشندہ کے جواب پر اُسکی مسکراہٹ گہری ہوئی

آپ دونوں کی زرا نہیں بنتی پھر بھی ساتھ ہیں" وہ ہنستی ہوئی کہہ رہی تھی"

نہیں حُر ہم دونوں کو ایک دوسرے سے محبت ہے اس لئے ہم ساتھ ہیں" وہ براق کا تصور کرتی کہہ رہی تھیں "ہم ایک دوسرے کو کمپلیمنٹ کرتے ہیں, یہ جو ہماری چھوٹی موٹی تکرار کے مناظر تم دیکھتی ہو نا یہ ایک دوسرے کی اداسی دور کرنے اور دل بہلانے کے لئے کرتے ہیں, حالانکہ ہم نے کبھی ایک دوسرے پر ظاہر نہیں کیا مگر کچھ باتیں بِن کہے سمجھ لی جاتی ہیں اور یہی محبت ہے"

ڈاکٹر براق بہت خوش قسمت ہیں جو آپ اُنکو ملی" وہ رشک سے کہہ رہی تھی"

"نہیں! میں خوش نصیب ہوں جو براق مجھے ملا۔۔۔"

واہ بیگم۔۔۔ یہ بات مجھ سے کبھی کہی نہیں تم نے" اندرونی گلاس ڈور بند کرتے ڈاکٹر براق نے" مداخلت کی وہ حُر کو رخشندہ کے ساتھ دیکھ کر باہر کی طرف آئے تھے

تم خود ہی تو کہتے ہو کہ میں کچھ نہ بھی بولو تو میری آنکھیں سب بتا دیتی ہیں۔۔۔ مجھے لگا تم نے پڑھ لیا" "ہو گا یہ بھی۔۔۔

رخشندہ کے جواب پر حُر قہقہہ لگا کر ہنسی تھی

آپ دونوں پھر سے شروع مت ہوں پلیز۔۔۔" وہ ہنسی روکتی بولی"

رخشندہ نے اُسکا کندھا تھتپایا تھا وہ چاہتی تھی کہ حُر بہتر محسوس کرے اور اپنی کوشش میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھیں

اندر چلو بیٹا! تمہاری ٹریمنٹ سے ریلیٹڈ ڈسکشن کرنی ہے, براق نے حُر کو اندر چلنے کا اشارہ کیا

میں جب تک تمہارے لئے کیک بیک کرتی ہوں" رخشندہ کہتی ہوئی کلینک ایریا سے نکل کر ساتھ ملحقہ پینٹ ہاؤس کی جانب چل دی جو اُنکی اور براق کی ملکیت تھا.

ڈاکٹر براق اور حراب آمنے سامنے بیٹھے تھے اُسے فضا میں یکدم گھٹن سی محسوس ہوئی تھی

کیا میں یہ گلاس ونڈو کھول سکتی ہوں؟" وہ دیوار کے بیچوں بیچ پھیلے چھوڑے گلاس ونڈو کی طرف" اشارہ کرتی پوچھ رہی تھی

" بلکل کھول سکتی ہو۔۔۔"

اُنکی اجازت ملتے ہی وہ لمحے کی تاخیر کے بنا ونڈو کی طرف قدم بڑھا گئی

شیشے دور ہوتے ہی آسمان مزید واضح ہوا تھا اُسنے آسمان کی جانب دیکھ کر ہوا میں سانس خرج کی پھر پلٹی اور واپس کرسی پر جا بیٹھی

اب وجہ بھی بتاؤ۔۔؟"بُراق نے نگاہ گلاس ونڈو کی طرف کر کے اُسے کھولنے کی وجہ پوچھی"

"مجھے گھٹن ہونے لگتی ہے۔۔۔ آسمان دیکھنا چاہتی تھی بس اس لئے"

"کیوں دیکھنا چاہتی تھی؟"

میں آسمان نہ دیکھوں تو مر جاؤں شاید۔۔۔"اُس نے دھیمی آواز میں کہا"

"ایسا کیوں؟"

مجھے نہیں پتہ۔۔۔ عجیب سی حالت ہونے لگتی ہے ایسا لگتا ہے جسے دل کو کچھ ہو جائے گا۔۔۔یوں" جیسے۔۔۔

وہ اضطرابی کیفیت میں انگلیاں مڑوڑنے لگی

ڈاکٹر براق کی نگاہ اُسکے ہاتھوں پر گئی

"امم۔۔۔ میں کیسے ایکسپلین کروں۔۔۔ میں۔۔۔"

,ٹھیک ہے پریشان مت ہو۔۔ میں نے تو یونہی پوچھ لیا تھا"

بس جو کچھ تم فیل کرتی ہو جس وجہ سے بھی کرتی ہو مجھ سے فرینکلی ڈسکس کرو۔۔۔"ڈاکٹر براق کہہ رہے تھے اور وہ کبھی گلاس ونڈو سے دکھائی دیتے آسمان کو دیکھتی تو کبھی مٹھیاں بند کرنے لگتی

صاف ظاہر تھا وہ خود پر قابو پانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی اور ڈاکٹر براق کی زیرک نگاہوں سے اُسکی ہچکچاہٹ اُسکا اضطراب مخفی نہیں رہ سکا تھا, وہ گھبراہٹ کا شکار تھی۔

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟"

"نہیں"

"میڈیسن لے رہی ہو؟"

نہیں۔۔۔"وہ اب کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں جواب دے رہی تھی"

"تم یہاں اکیلی ہو اور میڈیسن بھی نہیں لے رہی, میں نے سختی سے تمہیں کہا تھا دوا مت چھوڑنا"

"چھوڑی نہیں ہے پر چھوڑنا چاہتی ہوں"

تمہاری کنڈیشن ایسی نہیں ہے, ابھی ہم یہ رسک نہیں لے سکتے۔"

تم پی ٹی ایس ڈی کے زیرِ اثر ہو بعض دفعہ کوئی حادثہ یا غیر معمولی واقع انسان کے ذہن پر گہرے نقوش چھوڑ جاتا ہے جس کے اثرات عائندہ زندگی میں کہیں نہ کہیں کسی نا کسی حصے میں ویسی ہی یا پھر اُس سے ملتی جلتی صو تحال کے پیش آنے پر پیشنٹ کو جھنجھوڑ دیتے ہیں

تم بھی کسی المناک سانحہ کو پھر سے جینے لگی ہو۔۔۔جو زندگی میں کبھی نا کبھی تمہارے ساتھ پیش آیا ہو گا

تمہارے تصورات تمہارا برین یہ چیز ایکسیپٹ کر چکا ہے کہ تم اب بھی وہیں ہو۔۔۔

تم اس وقت دو کیفیات کے زیرِ اثر ہو اور یہ دونوں مل کر تمہیں ایک دوسرے سے نکلنے نہیں دے رہی تمہیں۔

تم بند دروازوں, تاریکی یا گاڑی میں بیٹھنے یا پھر کسی ایسی جگہ جہاں دروازے اور کھڑکیاں نہ ہوں یا بند ہوں جیسا کہ ابھی تم نے کیا۔۔۔

بولتے بولتے ڈاکٹر براق نے حُر پر نگاہ ڈالی

یہ سب نارمل نہیں ہے بلکہ کلاسٹروفوبیا کی وجہ سے ہے اور تم اس سے نکل نہیں پا رہی کیونکہ ایسی" صورتحال میں تمہارے لاشعور میں موجود کوئی پرانا واقع اُبھرنے لگتا ہے اور پوسٹ ٹرامیٹک ڈِس آرڈر کی وجہ سے تمہارا برین یہ مان لیتا ہے کہ تم اُسی واقعے اُسی وقت میں قید ہو

اور پھر تم دوہری مشکل میں مبتلا ہو جاتی ہو

اُس دن بھی تم اسی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی

ایفل ٹاور پر تم نے لوگوں کا ہجوم دیکھا ٹریفک دیکھی اور تمہارے برین نے یقین کر لیا کہ تم اُس ہجوم میں پھنس گئی ہو اور کبھی نکل نہیں سکو گی تم پر کلاسٹروفوبیا کے سیمٹمز اثر انداز ہوئے ٹھیک اُسی لمحے تمہاری میموری میں وہ واقعہ اُبھرا تمہارا دماغ اُس کنڈیشن سے خود کو نکالنے میں ناکام رہا اور تم سینس لیس ہو گئ"

وہ اُسے اُسکی تمام تر اُلجھنوں سے آگاہ کر رہے تھے

تمہارا ٹریٹمنٹ کامیاب اس لئے نہیں ہو پا رہا حُر کیونکہ تم نے مجھ سے باتیں چھپائی ہیں۔

اگر تم اب بھی شیئر کر سکوں تو ہم مل کر بہتر حل نکال سکتے ہیں۔

کیا ہے کوئی ایسا حادثہ کوئی ایسی یاد جو تمہیں خوفزدہ کرتی ہو۔۔۔؟ جسکی وجہ سے تم پی ٹی ایس ڈی کا شکار ہو جسکا ادراک مجھے اب ہوا۔۔۔ اور میں سمجھتا رہا کہ تمہیں محض کلاسٹروفوبیا ہے

کیا ایسا ہے حُر یا میں غلط ہوں؟" براق بہت نرمی سے پوچھ رہے تھے

حُر نے آہستگی سے ہاں میں گردن ہلائی

میں جانتا ہوں کچھ باتیں کچھ یادیں دوہرائی جائیں تو تکلیف بڑھ جاتی ہے لیکن تمہیں خود کو اس سب" سے نکالنے کے لئے یہ تکلیف سہنی ہو گی۔

"کیا تم بتاؤ گی مجھے؟

حُر نے جھکا سر اُٹھا کر گردن موڑی وہ پھر سے آسمان دیکھنے لگی تھی

جی۔۔۔"گردن ہلائی"

"کیا ہوا تھا اور کب۔۔؟"

میں بہت چھوٹی تھی اُس وقت۔۔۔ چھوٹا تو وہ بھی تھا مگر اتنا نہیں۔۔۔ مجھ سے کہیں زیادہ سمجھدار تھا"

"وہ۔۔۔

وہ کون؟"ڈاکٹر براق نے پوچھا"

حزام۔۔۔ حزام داؤد میرے ڈیڈ کے بیسٹ فرینڈ کا بیٹا۔۔۔"

"بہزاد داؤد اور قبطیہ داؤد کا اکلوتا بیٹا

☆☆☆☆

(حال)

آپ کنٹرول روم میں کیا کر رہی ہیں؟"وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوتا بولا"

"آپ کے روم کی فوٹیج دیکھنے آئی ہوں"

سر میں میڈم کو کہہ رہا ہوں کہ آپ کی کمرے کی فوٹیج نہیں ہے یہاں نہ کوئی کیمرہ۔۔۔ کنڑول روم میں بیٹھے گارڈ نے وضاحت دینے کی کوشش کی جسے حزام نے بیچ میں ٹوک دیا" ہاں ٹھیک ہے تم اپنا کام کرو۔۔

"آپ چلیں یہاں سے۔۔"

وہ کھڑی رہی

"چلیں۔۔۔ حر یہاں آپ کو کچھ نہیں ملے گا"

اُسکے اسرار پر وہ نا سمجھی سے اُسے دیکھتی باہر آئی

میرے روم میں کیمرہ ہے یہ کوئی نہیں جانتا بہت پرسنل ہے یہ بتایا تھا آپ کو۔۔۔ پھر کیوں آئی"
"یہاں؟

مجھے لگا کنڑول روم گھر میں لگے باقی کیمروں کی فوٹیج کی طرح آپ کے روم کی فوٹیج بھی ہو گی اس لئے"
"دیکھنے آ گئی۔۔

فوٹیج یہاں ہے" اُبان نے ڈرائیو ہاتھ میں لہرا کر مداخلت کی"

تو یہ جانتا ہے آپ کے روم میں کیمرہ ہے۔۔۔" حُر نے طنز کیا"

"میں سب جانتا ہوں۔۔۔"اُبان نے کالر جھاڑے "لو دکھا دو حزام بھابی کو اس میں۔۔۔"

"بھابی۔۔۔"حُر نے حیرت سے کہا"کون بھابی"

"آپ۔۔۔آپ ہیں نا میری بھابی۔۔۔"

"اور کس نے کہا یہ آپ سے۔۔"

کہنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔پتہ ہے مجھے۔۔۔حزام میرے لئے بھائیوں جیسا ہے بلکہ "جیسا"کیا "بھائی ہے یہ میرا۔۔۔اور بھائی کی بیوی "بھابی

کیا آپ نے مذکر مونث نہیں پڑھے کبھی"چہرے پر حیرت لیے پوچھا"

حزام نے اپنا سر تھاما

میں "ان"مذکر کی "مونث"نہیں ہوں۔۔۔"حزام کی طرف اشارہ کر کے کہا"نیکسٹ ٹائم بھابی "مت بلانا مجھے

"ابان نے کندھے اُچکائے اور بڑبڑایا" پتہ نہیں کونسی لوغت ایجاد کرنے لگی ہیں اب یہ۔۔۔

حزام نے بات ختم کرنے کی غرض سے ڈرائیو اُبان کے ہاتھ سے پکڑی

. چلیں۔۔۔دیکھ لیں چل کے تاکہ آپ کو تسلی ہو"

کچھ دیر بعد وہ لیپ ٹاپ میں اُسکے کمرے کی حادثے سے کچھ روز قبل کی فوٹیج دیکھ رہی تھی

جہاں کچھ بھی غیر معمولی نہیں تھا حُر نے اضطرابی کیفیت میں پیشانی سہلائی

"ہم کیا کریں گے مسٹر حزام؟" اُسنے گردن موڑ کر پشت پر کھڑے حزام کی جانب دیکھ کر کہا "ہم اُنکے ٹریپ میں پھنستے جا رہے ہیں اور کوشش کے باوجود بھی کچھ کر نہیں پا رہے"

"ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔ معاملات اتنے سیدھے نہیں ہیں وہ جو کوئی بھی ہے بڑی پلاننگ کے ساتھ کر رہا ہے سب کچھ"

"حُر نے سر ہلایا" یہ جو کچھ ہوا ہے مجھے نہیں لگتا کوئی باہر کا بندہ مینشن میں آیا ہو گا۔۔

کیا کہنا چاہ رہی ہیں آپ؟" وہ نا سمجھی سے بولا"

"میں نے سارے کیمروں کی فوٹیج دیکھی ہے۔۔ اگر اندر آتا تو باہر بھی جاتا۔۔۔ لیکن کوئی اندر آتا تب۔۔۔" وہ اب کرسی چھوڑ کر اُسکی قریب آتی پُر سوچ نگاہوں سے اُسے دیکھتی کہہ رہی تھی

"آپ کہنا چاہ رہی ہیں کوئی مینشن میں رہ کر سب کر رہا ہے۔۔؟"

"بلکل۔۔ کوئی باہر کا اندر آ کے اتنی مہارت سے یہ سب نہیں کر سکتا, آپ کو اور مجھے مزید محتاط رہنے کی ضرورت ہے"

"مگر حُر یہاں سب قابلِ اعتبار ہیں کوئی ایسی حرکت کیسے کر سکتا ہے"

بعض اوقات چیزیں جیسی نظر آتی ہیں ویسی ہوتی نہیں۔۔۔ہر منظر کے پیچھے ایک بیک سٹوری ہوتی" ہے۔ ہمیں ڈیزاسٹر ہوٹل کے روم تک پہنچانے والا اور آپ کے روم کے اے سی میں پوئزن شامل "کروانے کے پیچھے ایک ہی شخص کا ہاتھ لگتا ہے مجھے

اگر یہ سارے حادثات لنکڈ ہیں تو پھر۔۔۔"

۔

پھر کیا؟"حُر نے استہفامیہ ابرو اُچکائی"

پھر فوری نکاح کی خبر اور اِسکے پیچھے کی وجوہات زیادہ دیر تک پوشیدہ نہیں رہ سکتی"حزام نے سوچتے" ہوئے کہا

"اگر وہ یہ کرنا چاہتا تو اب تک کر چکا ہوتا۔۔۔"

دشمن کو اتنا انڈر اسٹیمیٹ نہیں کرنا چاہیئے"

محترمہ۔۔

اگر وہ یہ سب کر سکتا ہے تو سوچیں ہوٹل روم میں ہمیں بند کر کے اتنا بڑا پلان بنا کر وہ خالی ہاتھ رہا ہو گا۔۔۔؟

اگر وہ اب تک خاموش ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اُسکے پاس ایک گولڈن کارڈ ہے۔۔۔ جسے وہ سب سے آخر میں استعمال کرے گا"

اور آپ کے مطابق وہ گولڈن کارڈ ہمارا نکاح ہو سکتا ہے۔۔۔؟ وہ متفکر سی کہہ رہی تھی"

"ہو سکتا ہے۔۔۔ بکل ہو سکتا ہے"

"اگر ایسا کچھ ہوا تو ہم کیا کریں گے۔۔۔ اتنی بڑی قربانی دینے کے بعد بھی اگر سیکنڈل بنا تو۔۔۔"

"میں دیکھ لونگا۔۔"

اگر اُس نے ثابت کر دیا کہ نکاح بعد میں ہوا تھا پہلے نہیں تب۔۔۔؟" وہ مطمئن نہیں ہوئی تھی"

"تب بھی آپ کی عزت پر کوئی حرف نہیں آنے دونگا۔۔۔"

اُسنے حُر کے کندھے پر ہاتھ رکھ یقین دلانا چاہا

اُسنے بے بڑی حیرت سے اپنے شانے پر حزام کے ہاتھ کو دیکھا

ڈونٹ وری۔۔" وہ بولا تھا"

حُر کی نگاہ اپنے شانے سے اُسکے چہرے پر گئی

حزام نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

اُسکے لمس میں کچھ تھا کچھ الگ سا۔۔۔

جسے حُر نے شدت سے محسوس کیا تھا

کیا تھا۔۔۔"دماغ نے سوال داغا۔۔وہ سوچنے لگی"

کیا کچھ نہیں تھا اُسکی ہتھیلی کی حدت میں۔۔۔نرمی اپنائیت کا احساس۔۔۔دل نے جواب دیا"

.چند سیکنڈز کی بات تھی مگر وہ اُسکے لمس میں پوشیدہ اپنائیت اور نرمی کو محسوس کر گئ تھی

☆☆☆

اُس وقت باسکٹ بال کے کورٹ میں چاروں جانب مدھم سفید روشنی دھوئے کی ماند پھیلتی دکھائی دیتی تھی کورٹ کے سیاہ فرش پر سفید لکیریں خاصی روشن تھی بائیں جانب اوپر نیچے لمبی سڑھیاں موجود تھیں جو غالبًا وہاں میچ دیکھنے والوں کے لئے بنائی گئی ہو نگی

باکسٹ بال کے گول ایریا کے بلکل سامنے کی اونچی دیور کے وسط پر بڑے بڑے سیاہ اور سرخ

حروف میں

"پلے"

بٹ ڈونٹ پلے وِد داؤدز" لکھا تھا"

وہ کچھ دیر پہلے ہی داؤد مینشن کے ان دوڑ باکسٹ بال کورٹ میں آیا تھا

لوز سیاہ ٹراؤزر اور سیاہ آدھی آستین والی شرٹ پہنے نا جانے کتنی دیر سے بال زمین پر مار رہا تھا جو ردِ عمل کے باعث واپس اوچھل کر اُسکی ہتھیلی سے ٹکراتی اور وہ پوری قوت سے اُسے فرش پر پٹختا پھر یکدم دوڑ کر ہاتھ فضا میں بلند کرتا اور بال نیٹ رنگ میں گھومتی نیچے گرتی۔

وہاں دور دور تک بال کے فرش پر گرنے کی آواز کے علاوہ جو دوسری محسوس کی جانے والی آواز تھی وہ حزام داؤد کی سانسوں کی تھی

بال کو زمین میں مار کر اُسنے دوڑتے ہوئے ایک اور گول کیا تو پشت پر تالی کی آواز گونجی۔۔۔

"گول حزام چاچو کریں اور مِس ہو۔۔۔ امپوسیبل"

پیچھے کھڑا جاذب داؤد اُسے سراہ رہا تھا جو چند منٹ پہلے ہی وہاں آیا تھا

"بہت دنوں بعد آئے ہیں۔۔ میں تو سمجھا تھا آپ باکسٹ بال کھیلنا چھوڑ چُکے ہیں"

چھوڑی نہیں ہے تمہیں موقع دیا تھا پریکٹس کا" وہ پھولی سانسوں کے بیچ بولا"

ایک دن آئے گا جب میں آپ کو ہرا دونگا" جاذب کورٹ کے اندر آتا بولا"

میری جان وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔۔۔اور اگر آیا تو تم سے ہار کر خوشی ہو گی مجھے۔۔۔"

مگر جیتنے کے لئے تمہیں مجھے ہرانا ہو گا" وہ بال اُسکی طرف اُچھالتا مستفسر تھا

اب بال جاذب کی ہتھیلیوں سے مس کرتی فرش پر ٹکرانے لگی تھی

ایک بات پوچھوں چاچو۔۔۔"وہ بال اُسکی طرف پھینکتا بولا"

پوچھو۔۔"حزام نے رخ موڑ کر گول کرتے ہوئے کہا"

"سارے ایشوز ختم ہونے پر کیا آپ اور وہ۔۔۔ساتھ نہیں رہیں گے ؟"

وہ کون۔۔۔"اُسنے پیشانی پر آیا پسینہ صاف کیا تھا"

وزیر اعظم صاحبہ۔۔۔"جاذب کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ حُر کو کس نام سے پکارے"

"حزام کا گول کرتا ہاتھ تھما تھا"اِٹس ٹو پرسنل جاذب۔۔

"آئی نو چاچو۔۔۔بٹ آئی تھنک شی لائیکس سم ون۔۔۔اینڈ مے بی شی لائیکس یو۔۔"

واٹ۔۔۔"وہ حیرت سے پلٹا تھا بال ہاتھ سے چھوٹی تھی"

چند سیکنڈ اُسنے جاذب کو بے یقینی سے دیکھا اور پھر قہقہہ بلند ہوا

"کیا؟؟۔۔۔"جاذب کو اُسکے یوں ہسنے پر تعجب ہوا ابرو اُٹھا کر قدرے خفگی سے بولا "کیا۔۔"

یعنی تم کہنا چاہ رہے ہو "حر مجھ سے۔۔۔"

"آ۔۔۔وہ مجھے پسند کرتی ہے

"بلکل یہی کہنا چاہتا ہوں"

"دنیا یہاں سے وہاں ہو سکتی ہے لیکن حُر محتشم کو حزام داؤد سے محبت۔۔۔"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

اور کیوں نہیں ہو سکتی انہیں آپ سے محبت؟"وہ ابرو اُچکائے مستفسر تھا "

حر اور محبت۔۔۔دو الگ چیزیں ہیں بلکل مخالف۔۔"

یعنی حُر جیسی لڑکی اور محبت وہ بھی اپنے بدترین حریف سے۔۔۔

سننے میں ہی عجیب لگتا ہے "نہیں۔۔؟

اُسکے استہفامیہ بھنویں اُٹھانے پر حاذب نے اُسے گھورا تھا

"اتنی بھی عجیب بات نہیں ہے یہ ویسے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔لمبا کھینچا"تم کو کیوں لگا کہ وہ مجھے پسند کرتی ہے؟"

"آپ نے اُنکی گولڈ بریسلیٹ دیکھی ہے جو وہ ہر وقت پہنے رکھتی ہیں؟"

ہاں دیکھی ہے۔۔۔تو۔۔؟"وہ ایکدم سنجیدہ ہوا تھا مسکراہٹ سمٹی تھی ٹراؤزر کی جیب سے ٹشو نکال" کرماتھے کا پسینہ صاف کیا مدھم روشنی ایکدم سے آنکھوں کو چبھی تھی بلکل ویسے ہی جیسے اُسکی بریسلٹ کی چمک آنکھوں میں چبھتی تھی

اور کیا لکھا ہے اُس پر؟"جاذب نے پوچھا تھا"

کیا لکھا ہے۔۔۔؟"وہ انجان بنا"

"ایچ۔۔۔"

"تو۔۔۔؟"

"تو آپ کو سمجھنا چاہیئے ناں۔۔"

اس میں سمجھنے والی کیا بات ہے۔۔۔"ایچ"سے حُر۔۔۔"حزام نے کندھے اُچکا کر کہا"

غلط۔۔۔"آپ نے وہ بریسلیٹ غور سے نہیں دیکھی۔۔۔"

اُس میں ایک نہیں دو حروف ہیں"جاذب کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی

"اب کے حزام کو جھٹکا لگا تھا" دو ہوں یا آٹھ تم اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو

آپ کی مشکل آسان کر رہا ہوں۔۔۔ لیکن آپ نہیں چاہتے تو نو پرابلم۔۔۔" جاذب نے آنکھیں گھمائیں

حزام نے تیوری چڑھائی "اگر اتنا بغور مشاہدہ کر چکے ہو تو بتا بھی دو۔۔۔" وہ متجسس ہوا تھا اور حیران بھی کہ وہ اتنی باریکی سے وہ حروف کیوں نہیں دیکھ سکا جو جاذب نے دیکھ لیے تھے

نہیں"۔۔اُس نے گردن نفی میں ہلائی "سب کچھ میں ہی بتاؤں کیا۔۔۔ آپ خود بھی دیکھیں" "۔۔۔ آنکھیں زرا کُھلی رکھیں۔۔۔

اوکے مت بتاؤ۔۔۔ ہو کیئرز "(پرواہ کسے ہے) اُسنے کندھے اُچکائے"

سوچ لیں۔۔۔ بڑا نقصان ہو جائے گا۔۔۔ "

خالی ہاتھ رہ جائے گے اور۔۔۔

"اور۔۔۔؟"

"بڑھاپے میں بھی محبت نصیب نہیں ہو گی آپ کو۔۔۔"

بوڑھے ہو گے تم۔۔۔ تمہارا باپ۔۔۔۔"

"سیدھی طرح بتاتے ہو یا لگاؤں دو۔۔۔"

میرے باپ سے جا کے پوچھ لیں بہت اچھی ٹپس دیں گے۔۔۔ آئے روز کسی نا کسی لڑکی کے ساتھ" ہوتے ہیں۔۔۔ وہ بھی "بڑھاپے" میں۔۔۔ اُسنے زور دے کر کہا "وہ زیادہ اچھی طرح گائیڈ کریں گے "آپ کو۔۔

شرم کرو احسان فراموش۔۔۔ بچپن میں تمہیں اے فار ایپل اور بی بال تمہارے باپ سکھایا تھا؟ تمہیں باسکٹ بال کا چیمپیئن تمہارے باپ نے بنایا یا میں نے۔۔۔

"آج میری باری آئی تو یوں نگاہیں پھیر رہے ہو

ہاں ہاں۔۔۔ زیادہ احسان گنوانے کی ضرورت نہیں محبت کے امتحان و اظہار کی تیاری کرو اکے" سارے احسان اُتار دونگا آپ کے۔۔

جاذب داؤد کسی کا احسان نہیں رکھتا" وہ ہاتھ جھلا کر کہہ رہا تھا

کیسی محبت اور کونسی محبت۔۔۔" وہ بوکھلایا"

نا کیا کریں یار چاچو۔۔۔ بچہ ہوں پر اتنا بھی نہیں۔۔۔ اب اگر "وہ" اچھی لگ ہی گئی ہیں تو ڈنکے کی" چوٹ پر کہیں ناں۔۔۔

"کچھ دیر کے لئے سیاست کو سائیڈ پر کر دیں

جاذب۔۔۔"وہ قدرے سنجیدگی سے بولا تھا"

"ٹھیک ہے بتاتا ہوں, آپ تو مائنڈ ہی کر گئے"

"ہمم بولو جلدی وقت ضائع مت کرو"

"پہلا طالبِ علم دیکھا ہے جو امتحان دینے کو بے تاب ہے"

جاذب۔۔۔"وہ ہاتھ کا مکہ بناتا بولا"

اوکے اوکے۔۔"اُسنے ہاتھ کھڑے کیے پھر کہنے لگا"

اُنکی بریسلٹ پر ایچ لکھا ہے مگر اُسکے ساتھ کچھ اور بھی لکھا ہے غیر واضح پر گہرا۔۔۔"

"اور وہ حرف آپ کو مشکل میں ڈال سکتا ہے۔۔

"حزام نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا"کیسی مشکل میں۔۔

اگر ایچ سے حُر کا نام ہے تو دوسرا حرف اُنکے کسی۔۔۔۔"اُسنے دانستہ بات ادھوری چھوڑی"

اور اُسکے ادھورے جملے پر حزام کا دل ڈوب کر اُبھرا تھا

وہ بریسلٹ بہت یونیک ہے اُس میں دو لینگویج کے حروف کھُودے ہیں ایک انگریزی اور دوسرا" فرینچ۔۔۔

انگریزی میں ایچ اور۔۔۔

اور دوسرا۔۔۔؟"وہ متجسس ہوا تھا"

وہ دوسرا حرف آپ کو اپنی ایفرڈ سے ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔میں آپ کی اتنی ہی مدد کر سکتا ہوں"لبوں پر" مسکراہٹ پھیلی۔۔۔

آپ صرف مجھے تیاری کرواتے تھے ایگزامز دینے میں خود جاتا تھا۔۔۔تو۔۔اُسنے کندھے اُچکا کر" "گردن کو خم دیا"حساب برابر چاچو۔۔۔

حزام نے نگاہیں ترچھی کیں اور ناچاہتے ہوئے بھی جاذب کے انداز پر اُسکے لبوں پر تبسم بکھرا تھا"

میں تمہیں پاس ہونے کے لئے ٹپس بھی دیتا تھا بھول گئے کیا"وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا تھا۔" درحقیقت وہ اُس بریسلٹ کو بھولنا چاہتا تھا ہمیشہ کے لئے۔۔۔مگر جاذب کی باتوں نے اُسے متجسس کر دیا تھا

"ہاں تو میں بھی ٹپس دیتا ہوں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔کیا کرنا ہو گا مجھے؟"

پہلے آپ نے اُنکا ہاتھ پکڑنا ہے نگاہ کلائی پر بلکل نہیں پڑنی چاہیئے ورنہ اُنہیں شک ہو سکتا ہے کہ آپ" کیا تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

"پھر۔۔؟"

آپ نے اُنکی آنکھوں میں دیکھنا ہے۔۔اُنکا مائنڈ ڈائی ورڈ کرنا ہے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"وہ کسی" انسٹرکٹر کی طرح بتانے لگا

آنکھوں میں کیوں۔۔۔حزام کے ذہن میں اُسکی آنکھیں اُبھری تھیں"

کہیں اور نہیں دیکھ سکتے کیا؟بالوں کو۔۔دائیں بائیں۔۔یہاں وہاں۔۔۔اطراف میں۔۔؟"وہ ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ رہا تھا

"آنکھوں میں دیکھنے سے وہ کنفیوز ہونگی فوکس نہیں کر پائے گی کسی چیز پر اور تب آپ۔۔۔"

ایک منٹ۔۔!حزام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اُسے مزید کہنے سے روکا"پہلے یہ بتاؤ تم کتنی لڑکیوں کی" "آنکھوں میں جھانک چکے ہو۔۔۔؟

توبہ کریں۔۔۔"جاذب نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔"ویمن سائیکالوجی بھی کسی چیز نام ہے جس" "سے آپ شاید ناواقف ہیں۔۔۔

حزام نے ابرو سمیٹے آنکھیں چندھی کیں "تمہیں عورتوں کی نفسیات میں اتنی دلچسپی کب سے ہونے
"لگی؟

آپ ایسے کریں چاچو۔۔۔رہنے دیں آپ کے بس کی بات نہیں۔۔۔وہ چڑ کے بولا "ویسے بھی میں "
نالائق بچوں کو کلاسسز نہیں دیتا" ہاتھ کھڑے کیے "شکی انسان۔۔۔" بڑبڑایا

"پھر فرش پر جھک کر بال اُٹھائی اور حزام کی طرف اُچھالی "پریکٹس کریں اشدت ضرورت ہے

وہ کہہ کر کوٹ سے باہر جانے لگا پھر رک کر پلٹا

"!چاچو۔۔۔"

حزام نے گردن گھما کر دیکھا

"میری باتوں پر غور کیجیئے گا"

وہ کہہ کر چلا گیا مگر حزام کے لئے پریکٹس کرنا محال ہوا

ایچ۔۔۔اُسکی بریسلٹ پر ایچ تھا جو۔۔۔مگر وہ فرینچ ورڈ۔۔۔وہ بال زمین پر پٹختا سوچنے لگا"

اچانک ذہن میں جھماکا ہوا

کہیں وہ اُس شخص کو پسند تو نہیں کرتی جسے میں نے۔۔۔"ایک خیال آیا تھا جسے وہ فوراً جھٹک گیا"

اگر ایسا کچھ تھا بھی تو وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔وہ بات جو اُسے برسوں سے پریشان کر رہی تھی جس سے آج تک نظریں چرا رہا تھا وہ جاذب لمحوں میں اُس پر عیاں کر گیا تھا

تو کیا واقعی وہ اُسے پسند۔۔۔۔"اسکے آگے وہ مزید سوچ نہیں سکا تھا"

ناچاہتے ہوئے بھی اُسکا تنفس تیز ہوا اور ساتھ ہی بال کی زمین پر پٹخے جانے کی آواز شدید ہوئی تھی۔

تب ہی تیز تیز قدموں سے چلتی وہ عین اُسکے سامنے آئی "صبیح آئی تھی یہاں؟"سیدھا سوال پوچھا

وہ جو پہلے ہی سر جھکائے غصہ ضبط کر رہا تھا اُسکے جارحانہ استفسار پر بال دور پٹخی تو چند سیکنڈز بعد گہرا سناٹا چھایا

پیشانی پر پسینے کی ننھی بوندیں اب بھی موجود تھی

وہ دو قدم کا فاصلہ طے کر کے اُسکے قریب آیا بلب کی روشنی اُسکے چہرے پر پڑی تو حُر کو اُسکی اُنکھیں بے حد سرخ معلوم ہوئیں چہرے کی رنگت میں بھی کافی حد تک سرخی گھولی ہوئی تھی

آئی تھی۔۔۔اُسے اندر آنے اور آپ سے ملنے سے ہی نے روکا تھا۔۔۔اینی پرابلم؟"اُسکی آواز نے "سکوت میں خلل برپا کیا تھا انداز ایسا تھا جیسے "بس یہی سننا چاہتی تھی

آپ کون ہوتے ہیں اُسے روکنے والے۔۔۔کیوں اُسے واپس بھیجا۔۔۔کیوں نہیں ملنے دیا مجھ " سے؟"حُر کی آواز کورٹ میں گھونجی تھی

میں باتیں دوہرانے کا عادی نہیں۔۔۔ کہہ چکا ہوں آپ نافلحال باہر جائیں گی نہ کسی باہر والے سے "
ملیں گی" دوٹوک جواب آیا

"وہ بھانجی ہے میری۔۔۔ کوئی سٹرینجر نہیں۔۔۔ آپ کیسے روک سکتے ہیں اُسے۔۔۔"

یہ میرا گھر ہے کچھ بھی کر سکتا ہوں" سرخ نگاہیں مزید سرخ ہوئیں"

گھر آپ کا ہی ہے لیکن میں آپ کی پابند ہر گز نہیں۔۔۔ تو آپ میری فیملی سے دور رہیں"

خاص طور پر صبیح اور صائم سے۔۔۔

میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں لیکن اُن دونوں کی تکلیف قطعاً نہیں, سمجھے آپ" وہ شدید طیش کے
عالم میں کہہ رہی تھی

آپ میری بات اگنور نہیں کر سکتی" اُسنے بھی تنبیہ کی"

میں بہت کچھ کر سکتی ہوں حزام داؤد۔۔۔ وہ سب۔۔۔ جہاں آپ کی سوچ بھی نہ پہنچے"

جس طرح سے آپ نے صبیح کو واپس بھیجا ہے اُس سے بہتر الفاظ کا چناؤ کر کے اُسے یہاں آنے کا
"کہیں۔۔۔

"بھول ہے آپ کی۔۔ میں ایسا کچھ نہیں کرونگا"

دل آپ نے دکھایا ہے تو معافی بھی آپ ہی مانگیں گے۔۔۔"لہجہ مدھم تھا مگر کاٹ برقرار تھی"

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"باور کروایا"

"ہر بار آپ دل دکھا کر پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔۔۔"

اور اُسکے جملے پر حزام کی نگاہوں نے بے ساختگی سے اُسکے چہرے کو چھوا تھا

اس بار آپ کو گلٹی ہونا پڑے گا۔۔۔ آپ اُسے یہاں لائیں گے۔۔۔اور اگر آپ ایسا نہیں کریں گے "
"تو۔۔۔

تو۔۔۔؟"حزام نے ابرو اُٹھائی"

میں بغیر کسی بات کی پروا کیے میڈیا کو بتا دونگی کہ پیرس کی لفٹ میں ہونے والا حادثہ اتفاق نہیں تھا"
"بلکہ اُسکے پیچھے آپ کا ہاتھ تھا

"آپ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"

میں کہونگی دی گریٹ حزام داؤد نے اپنی بیوی کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی۔۔۔یہ جانتے ہوئے "
بھی کہ میں۔۔۔۔"وہ کہتے کہتے رک گئی تھی

آپ یہ سب۔۔۔"اُسنے کچھ کہنا چاہا مگر وہ اَن سنی کرتی پھر سے کہنے لگی"

میں یہ سب کر سکتی ہوں۔۔۔مجھے انڈر اسٹیمیٹ مت کریں مسٹر حزام۔۔۔"وہ انگشتِ شہادت اُٹھا کر بولی

حزام کی رگیں تنی تھیں

کال ہر۔۔۔"وہ دوٹوک انداز میں بولی,لہجہ مستحکم تھا"

اُسکے انداز اور قطعی لہجے پر حزام کو برفیلے پہاڑ پر کھڑی ڈری سہمی اُسکے کوٹ کا کونا تھامتی بچی یاد آئی ۔۔۔جو سامنے کھڑی اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اُسے وارن کرتی لڑکی سے یکسر مختلف تھی

"میں آپ کے حکم کا پابند نہیں ہوں۔۔۔سن لیں۔۔۔اور یاد رکھیں یہ بات۔۔۔"

"میں بھی آپکی ملازم نہیں ہوں جو آپ کا حکم بجالائے۔۔۔"

میں اپنی مرضی امپوز نہیں کر رہا آپ پر۔۔آپ کی سیکیورٹی کا خیال کرتے ہوئے یہ سب کرنا پڑا۔۔۔"ناجانے کیوں مگر وہ وضاحت دے گیا

یہ ساری چیزیں میں بھی سمجھتی ہوں۔۔۔کوئی چھوٹی ناسمجھ بچی نہیں ہوں,جانتی ہوں حالات کس قدر نازک ہیں مگر سیکیورٹی کے نام آپ میرے فیملی ممبرز کے ساتھ ایسا رویہ رکھیں یہ ناقابلِ برداشت ہے میرے لئے اور میں۔۔۔"

اور اس لئے آپ مجھے ڈرائیں گی دھمکائیں گی میڈیا کے ہاتھوں ذلیل کروائیں گی۔۔۔یہی ناں۔۔۔"وہ اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے بولا تھا

"یہ سب تو آپ کرتے ہیں آپ کا طریقہ کار ہے یہ میرا نہیں۔۔۔"

بجا فرمایا! آپ تو سیدھا ایکشن لیتی ہیں۔۔۔آپ کو کسی کی ریپوٹیشن کا کیا خیال"اُسنے چبا چبا کر طنز کیا"

"آپ۔۔۔۔"

حزام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اُسے مزید کچھ بھی کہنے سے روکا تھا

آجائے گی وہ آپ سے ملنے۔۔۔رئیس لے آئے گا اُسے یہاں"غصے کے باوجود اُسنے لہجے کو دھیما رکھا تھا

گڈ۔۔۔ایسا ہی ہونا چاہیئے"وہ لفظوں پر زور ڈالتی کہہ کر پلٹ گئی"

.جبکہ حزام نے غصے کے باعث جبڑوں پر دباؤ ڈال کر ضبط کرنے کی کوشش کی

☆☆☆☆

ناصرف صبیح بلکہ اس بار تو حفصہ بھی اُسکی کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھیں۔وہ اُسکے فیصلے کو سراسر غلط قرار دے گئی تھیں

اُسکا سیاست میں آنا اُن سب کی مشکلات میں اضافے کا باعث بنا تھا خاص طور پر اُسکی اپنی زندگی کے لئے۔

اپنی تمام تر گفتگو میں حُر سے بے حد خائف ہونے کے باوجود وہ اُسے نامعلوم کال سے ملنے والی دھمکی کے متعلق بتا نہیں سکی تھیں

وہ اُسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں مگر اُس فون کال کے بعد وہ خود بے حد مضطرب اور فکر مند تھیں

اُنکے نزدیک حُر کی کوئی بھی وضاحت قابلِ قبول نہیں تھی

وہ اُسے مستعفی ہونے کا کہہ رہی تھی اور

حُر نے تھک کر کال ڈراپ کر دی تھی وہ اُنکی بات نہیں مان سکتی۔۔۔اتنا آگے آ کے وہ پیچھے ہٹنا نہیں چاہتی تھی اور اُسکی یہ بات نا تو حفصہ سمجھ رہی تھی نہ صبیح۔

اور اب وہ دونوں پاؤں اوپر کیے کُشن گود میں دبائے بے حد خاموش سے گہری سوچ میں ڈوبی تھی, اُسے چیری یاد آئی تھی اُسکا لمس۔۔اُس کتے پاس گھومنا تو کبھی حُر کے پیروں کے ساتھ اپنے گال رگڑنا۔۔۔

وہ تمام باتیں جو وہ کسی سے نہیں کہتی تھی چیری سے کہہ دیا کرتی تھی وہ بلی اُسکی بہترین سامع تھی

مگر اب۔۔۔

اُسے صبیح کے الفاظ پھر سے یاد آنے لگے

آپ کو صرف خود سے محبت ہے کسی دوسرے کی کوئی اہمیت نہیں آپ کی نگاہ میں۔۔۔"صرف ایک" پل کے لئے اُسنے آنکھیں بند کیں تھی

گلاس ونڈو کے پار سے سورج کی شعائیں اُسکے چہرے پر پڑتی اُسکے نقوش کو واضح کر رہی تھی

حزام چلتے چلتے ٹھہر اتھا حُر نے آنکھیں وا کیں

گہری نگاہوں سے اُسکا چہرہ دیکھنے پر حزام کو غیر معمولی پن کا احساس ہوا

اُسکا چہرہ دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ رونا چاہتی ہو۔۔۔اور بے تحاشہ چاہتی ہو۔۔۔ مگر آنکھیں وہ تو خشک تھیں

اُس تمام عرصے میں پہلی بار حزام کو نہ صرف اُسکے اندر بلکہ آس پاس بھی گہرے سناٹے محسوس ہوئے تھے یا شاید اُسنے پہلی بار محسوس کرنے کی کوشش کی تھی

وہ آہستہ آہستہ چلتا اُسکے قریب آیا کیوں آیا نہیں جانتا تھا۔۔۔کہاں جا رہا تھا بھول چکا تھا

کچھ دیر وہ یونہی زرا فاصلے پر کھڑا رہا جبکہ

وہ اُسی پوزیشن میں بیٹھی رہی جیسے اُس کا آنا بے معنی ہو

کچھ دیر بوف وہ اُسکے قریب بیٹھ رہا تھا

یونہی بیٹھا رہا۔۔۔

بہت دیر بعد حُر کی پلکیں جھک کر اُٹھی تھی مگر نگاہ کا زاویہ ہنوز برقرار تھا

اُس نے حُر کے کُشن کے اوپر دھرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

سب ٹھیک ہے؟"اُسنے پوچھا تھا"

وہ خاموش رہی

تم ٹھیک ہو؟"بہت عرصے بعد بے دھیانی میں وہ اُسے "تم" کہہ گیا تھا"

میں اُسے بہت مِس کر رہی ہوں"وہ یونہی گلاس ونڈو کے پار دیکھتی کہہ رہی تھی"

کِسے"؟قدرے حیرت سے مستفسر تھا"

چیری کو۔۔۔"سرگوشی کی"

بس اتنی سی بات "یکدم اُسکی پریشانی جیسے ختم ہوئی تھی وہ حزام کے لئے واقعی "اتنی "سی بات تھی" مگر حُر کے لئے نہیں تھی

تم ایک چھوٹے جانور کے لئے۔۔۔اُسنے حیرت کے باعث سر نفی میں ہلایا پھر کہنے لگا"

اتنی اپ سیٹ تو تم اُس دن بھی نہیں ہوئی تھی جس دن ہمارا نکاح ہوا تھا"لبوں پر نمایاں سکراہٹ" تھی مگر آنکھیں۔۔۔۔وہ کچھ اور کہہ رہی تھیں

خرید لینا"اُسنے جیسے حل پیش کیا Pet تم ایک اور"

ہر لمس کی ریپلیسمینٹ نہیں ہوتی حزام "وہ بغیر متاثر ہوئے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ کے نیچے سے نکالتی بولی"

جبکہ وہ اُس کے "حزام "کہنے پر بے یقینی سے اُسکا چہرہ دیکھنے لگا تھا

حزام "ادا کرتا اُسکا لہجہ کئی سال پہلے پہاڑوں پر کھڑے اُس کو وہاں تنہا چھوڑ کر جانے پر پکارتی "حُر"" سے بے حد ملتا تھا

ہاں اُسی چھوٹی بچی سے جسے وہ سخت ناپسند کرتا تھا۔۔

فرق تھا تو صرف اتنا کہ تب وہ اُسکا ہاتھ پکڑنا چاہتی تھی اور آج اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے چھڑا رہی تھی

واقعی! بعض لمس زندگی بخشتے ہیں ہاتھ چھڑا لیں تو جان نکلتی محسوس ہوتی ہے" وہ نگاہوں میں یاسیت لیئے بولا تھا

مگر نکلتی نہیں ہے۔۔۔" وہ برجستگی سے کہہ گئی"

پر تکلیف روح نکلنے جیسی ہی ہوتی ہے" وہ جتا رہا تھا"

بدلے میں وہ مسکرائی تھی جیسے بات ہنسی میں اُڑائی ہو

تم پہلے جیسی نہیں رہی" لہجے میں شکوہ نہیں تھا بے پناہ حیرت تھی جسے آج وہ زبان پر لے آیا تھا"

مگر تم اب بھی ویسے ہی ہو۔۔" وہ اثر لیئے بنا بولی"

"اب کہ وہ مسکرایا تھا" کیسا۔۔؟ پوچھا تھا

یہ تو میں کبھی جان ہی نہیں سکی۔۔۔" لہجہ عجیب سا تھا"

اُسے بہت کچھ یاد آیا تھا وہ سر گرا گئی اُٹھایا تب جب اچانک ہی ہوا کے زور نے گلاس ونڈو میں ارتعاش برپا کیا, ہوا سے جھولتے گلاس کی کھڑیوں کو ڈھانپتے سفید اور سنہری امتزاج کے حامل پردوں نے اُسکی توجہ اپنی جانب مبزول کروائی وہ موسم کی یکدم تبدیلی پر حیران تھی۔

حزام کے کمرے میں آنے سے پہلے محض ہلکی پُھلی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور تھوڑی ہی دیر میں موسم بے قابو ہوا تھا۔۔

آسمان پر سیاہ بادل راج کرنے لگے, بجلی بادلوں کا سینہ چاک کرتی اپنی موجودگی کا احساس دلا رہی تھی اور ہواؤں کے ٹھنڈے جھونکوں نے آندھی کی صورت اختیا کی تھی

موسم اُسی رفتار سے بدلا تھا جس رفتار سے حزام داؤد کا دل بدلا تھا

اُسنے ہاتھ بڑھا کر گلاس دوڑ کو آگے سرکایا

حزام اب بھی بے حد خاموشی سے اُسکی جانب دیکھ رہا تھا

اور اب کے اُسکا "دیکھنا" حُر نے شدت سے محسوس کیا تھا

چند گھنٹے پہلے اُنکی تلخ کلامی ہوئی تھی پھر اب۔۔۔

ہاں پھر اب۔۔۔"وہ سوچ کر رہ گئی"

اُسنے حزام کی آنکھوں میں کچھ تلاش کرنے کی سعی کی۔۔۔ مگر اُسکی آنکھیں اس وقت بلکل اُسی کی مانند خاموش تھیں۔۔۔

وہ کہاں تاثرات کو نگاہوں سے ظاہر ہونے دیتا تھا۔۔وہ دوسروں کی نگاہیں پڑھتا تھا مگر خود کو پڑھنے کی اجازت کب دیتا تھا

آپ جب سے یہاں آئی ہیں ایک بار بھی مام سے ملنے کے لئے نہیں کہا اُنہیں دیکھا تک نہیں""
وہ"تم"سے"آپ"پر آیا تھا

آپ کی مدر سے میرا کیا لینا دینا"لہجہ پھر سے غیر شناسا ہوا تھا"

اچھی بات ہے۔۔آپ جتنا ہمارے خاندان سے دور رہیں گی آپ کے لئے"اچھا"ہو گا۔وہ بولا تھا"

کیا واقعی"اچھا"ہو گا؟دل نے بے تُکا سوال کیا تھا۔۔مگر دماغ کی اپنی منتک تھی۔۔۔

مجھے آپ سے یا آپ کے خاندان سے راہ ورسم بڑھانے کا شوق نہیں۔۔۔تمام معاملات کو جتنی"
جلدی ہو سکیں حل کریں۔آپ کی وجہ سے بار بار میں زد میں آجاتی ہوں,نا جانے آپ نے کس کس کا
"اور کیا کیا نقصان کیا ہے کہ وہ آپ کی جان کے درپے ہیں

دونوں پھر سے اجنبی ہوئے تھے

"آپ سے زیادہ فکر مند ہوں میں اور چاہتا ہوں آپ جلد از جلد یہاں سے چلی جائیں۔۔۔"

نا جانے کیوں مگر کہتے ہوئے حزام داؤد کا دل اپنا کُرلایا تھا سو تھوڑی سی تکلیف لفظوں میں لپیٹ کر
مخالف تک پہنچانا چاہی

میں بھی بیوہ کہلانے سے پہلے آپ سے کنارہ چاہتی ہوں۔۔۔میں نہیں چاہتی آپ کے مرنے کے بعد"
"بھی میرا"نام" آپ کے ساتھ منسلک رہے۔۔۔

جتنی نفرت آپ میرے نام سے کرتی ہیں نا یہ اُتنا ہی آپ کی ذات سے جڑتا جا رہا ہے"

پھر چاہے وہ نکاح کے کاغذ ہوں یا علیحدگی کا پروانہ۔۔۔

صورت کوئی بھی ہو نام تو آپ کا مرتے دم تک مجھ سے منسلک رہے گا"انداز ایسا تھا جیسا کہ رہا ہو تمہاری خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی

☆☆☆☆☆

(ماضی)

گزشتہ چند روز سے اُسکی سکرین ویران تھی کئی دنوں سے اُسکے بھیجے جانے والے پیغامات بغیر جواب کے جوں کے توں موجود تھے۔

کیا مصیبت ہے"لیپ ٹاپ کو دور کھسکا کر اُسنے میز پر زور سے ہاتھ مارا"

مجھے فون نمبر لینا چاہیئے تھا اُسکا۔۔۔"اُسنے پھر سے میز پر مکا رسید کر کے غصہ نکالا"

اور تبھی سکرین چمکی

ہاں میں مصروف تھی" اُسکے کے اَن گنت میسیجز کے جواب پر اُسنے ایک سطر میں جواب لکھ بھیجا"

جسے دیکھ کر وہ مزید تیش میں آیا

کہاں مصروف تھی؟ جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا تم نے" اُسنے اپنے تئیں معقول الفاظ کا چناؤ کیا

میں مصروفیت کی وجہ بتانا ضروری نہیں سمجھتی" حُر نے اُسے پہلی سیڑھی پر پٹخا تھا بلکل ویسے ہی جیسے سانپ سیڑھی کے کھیل میں کوئی ننانوے تک پہنچ کر ڈسا جائے

"غصہ تو اُسے بہت آیا تھا مگر پھر بھی وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتا ٹائپ کرنے لگا" تمہیں کیا ہوا ہے؟

کچھ نہیں۔۔۔؟" وہی دوٹوک انداز"

جبل نے دانتوں پر دباؤ ڈالا" نا جانے کیا سمجھتی ہے خود کو۔۔۔" سوچا

"اگر کچھ نہیں ہوا تو پھر تم اسطرح بات کیوں کر رہی ہو مجھ سے۔۔؟"

کس طرح بات کر رہی ہوں۔۔؟" اُسنے سوال کے بدلے سوال کیا"

تو اُسنے برق رفتاری سے ٹائپ کیا

"just like eccentric person....."

حُر کی سکرین پر مخالف سمت سے بھیجے گئے الفاظ ابھرے تھے

"ہے Eccentric تو نہیں کرو مجھ سے بات۔۔۔ناکرو اپنا وقت برباد ایک ایسی انسان کے لئے جو

پل بھر کو ہی صحیح وہ دکھی ضرور ہوئی تھی

کاش کہ وہ اُس لمحے جبل کی طرح ہر دوسرے شخص کو اپنی بات سمجھا سکتی

جیسا کہ اُسکی فرینڈز جو اُسکے برتاؤ سے مایوس ہو کر واپس لوٹ گئی تھیں

وہ اُنکو بھی سمجھا نہیں سکی تھی نا ہی روک کر کوئی وضاحت دے پائی تھی یہ اُسکے اختیار میں نہیں تھا یہ شاید کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔۔۔

جب آپ غلط نہ ہوں اور خود کی کیفیت اور حالات کے بہاؤ کو سمجھ بھی نہ پا رہے ہوں

جب اپنی ہی اُلجھنوں کو سلجھانا بھی چاہیں مگر سمجھ نہ پائیں بلکل ایسے جیسے کوئی شخص اندھیرے سے پریشان ہو اُسے ختم بھی کرنا چاہے اُسکے لئے ہاتھ پاؤں مارے اور یہ بھی نہ جانتا ہو کہ اندھیرے کو دور کرنے کے لئے "روشنی" درکار ہوتی ہے۔۔۔

وہ بھی اپنی بے بسی سے لڑتی گہری اذیت کا شکار تھی۔

اُسکا دل چاہا کہ چیخے چلائے اتنا شور مچائے کہ کہ پوری دنیا اُسکے دکھ میں دکھی ہو۔۔۔ سارا جہان اُسکی اذیت کو محسوس کر لے۔۔۔

زندگی میں بعض دفعہ انسان کو کوئی دولت کوئی لگژری درکار نہیں ہوتی۔۔۔ صرف ایک مخلص شخص چاہیئے ہوتا ہے جو کندھے پر سر رکھ کر چند آنسو گرانے کی اجازت دے دے

جو درد کو ویسے ہی محسوس کرے جیسے آپ کو "ہوتا" ہے

زندگی کے کسی نا کسی لمحے میں انسان کو ایسے شخص کی تمنا ضرور ہوتی ہے جو خاموشی کے پیچھے چیختے چنگاڑتے طوفان کو سن لے جو مسکراہٹ میں پوشیدہ بے چینی کو بھانپ لے جو بنجر آنکھوں میں چھپی نمکین پانیوں سے لکھی درد کی تحریر پڑھ لیں۔۔۔

بس ایک شخص۔۔۔ محض ایک شخص۔۔۔

کیا خاموشی پڑھنے والے ہوتے ہیں۔۔ ہاں ہوتے ہونگے مگر حرمحتشم کے لئے نہیں تھا

☆☆☆☆

ڈاکٹر براق اور وہ ایک پھر آمنے سامنے تھے, گزشتہ ملاقات کے دوران وہ اُنہیں ہر بات ہر واقع بتا چکی تھی جو اُسے یاد کرنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ ازبر تھا, ہر وہ لمحہ جو بعض اوقات اُسکے لئے عذاب ثابت ہوتا تھا

یاداشت کے پنوں پر لکھے اُن واقعات کو دوہراتی وہ بے قابو ہو گئ تھی اُسکی حالت کے پیشِ نظر اُس روز ڈاکٹر براق کو اُسے سکون آور انجیکشن دینا پڑا تھا تا کہ اُسکا ذہن پُر سکون ہو سکے اور آج ایک ہفتے بعد وہ ادھوری گفتگو وہیں سے جوڑ چکے تھے

کیا تم پوری رات اُس کمرے میں رہی تھی؟"وہ پوچھ رہے تھے جواب میں نے اُسنے سر ہلایا تھا"

"میں ایک دو دن غنودگی میں رہنے کے بعد ہوش میں آئی تھی"

"کیا تم اُس واقعے کے بعد اُس سے دوبارہ ملی تھی؟"

"نہیں۔۔میں آج تک اُس سے نہیں ملی"

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد تم نے کسی کو بتایا کہ اُس بچے نے تمہیں بند کیا تھا,وہ تمہیں تنگ کرتا" "رہا؟

نہیں!"وہ ایک بار پھر سے نفی میں سر ہلا گئ"

کیوں۔۔"؟"

"میں بتا نہیں سکی۔۔۔"

"کیوں نہیں بتا سکی۔۔۔؟"

"شاید میں خوفزدہ ہو گئی تھی اس لئے۔۔۔یا اس لئے کہ میں اُسکا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی"

"تم سے کسی نے پوچھا نہیں کہ تم وہاں کیسے پہنچی؟ دروازہ کیسے بند ہوا, تم زخمی کیوں ہوئی"

"پوچھا تھا"

"پھر تم نے کیا کہا؟"

"یہی کہ کھیلتے ہوئے میں اُس کمرے میں گئی اور دروزہ بند ہو گیا جسے میں کھول نہیں سکی"

"ہمم! وہ حر کا چہرہ دیکھتے بولے "اگلی صبح سب کو کیسے پتہ چلا تم وہاں ہو"

"نہیں جانتی۔۔۔کیونکہ تب میں ہوش میں نہیں تھی"

جب وہ تمہیں پہاڑ پر تنہا چھوڑ گیا تھا اُس کے بعد تم محتاط کیوں نہیں ہوئی۔۔۔؟" وہ جاننا چاہ رہے تھے"

حُر ہاتھوں کی انگلیاں چٹخانے لگی تو کچھ دیر خاموشی چھائی

"بولو حُر۔۔۔"

"مجھے لگا تھا کہ وہ اس سے زیادہ برا نہیں کرے گا میرے ساتھ؟"

"کیوں لگا۔۔۔؟"

"معلوم نہیں۔۔۔"

"وہ تمہیں اتنا ناپسند کیوں کرتا تھا۔۔۔؟"

کبھی پوچھا نہیں" وہ اب بھی انگلیاں مروڑ رہی تھی گھٹنے بڑی تیزی سے ہلا رہی تھی"

تمہیں آئس اسکیٹنگ نہیں آتی تھی نا۔۔۔؟" وہ پوچھ رہے تھے حُرنے "ہاں" میں سر ہلایا"

"مگر اب تم بہت اچھی اسکیٹنگ کرتی ہو رائٹ۔۔۔؟"

"جی۔۔۔"

رخشندہ بتا رہی تھی کہ تمہیں کوہ پیمائی کا شوق بھی ہے اور اِسی شوق سے مجبور ہو کے تم نے اناطولیہ کا "آغری داغ یعنی کوہِ ارارات سر کیا۔۔۔ یہ ایک بہت بڑی اچیومنٹ ہے

اُسنے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلایا"

وہ بچی جو پہاڑوں پر تنہا رہ جانے سے ڈرتی تھی وہ گلیشیئر میں چھپے کوہِ ارارات تک جا پہنچی" وہ حیران" ہونے کے باوجود جواب جانتے تھے مگر اُس سے سننا چاہتے تھے

میں وہاں جانا چاہتی تھی۔۔۔ اس لئے۔۔۔ آغری داغ کی چوٹی پر قدم رکھنا میری سب سے بڑی" "خواہش تھی

"کیوں؟ یہ خواہش کیوں جاگی؟"

میں۔۔۔"وہ خاموش ہو گئی"

تم کیا حُر؟ بولو۔۔۔؟"وہ سوالیہ اُبرو اُٹھائے اُسکا جھکا سر دیکھ کر بولے"

میں ہر وہ چیز کرنا چاہتی تھی جو۔۔۔جو وہ کر سکتا تھا۔۔۔بلکہ اُسے سے زیادہ۔۔۔بِنا کسی خوف کے اس" "لئے میں نے اسٹینگ سیکھی

کون؟ کس کی بات کر رہی ہو,"حزام داؤد؟"وہ مستفسر تھے"

جواباً اُسنے ہاں میں سر ہلایا

ایسا کیوں۔۔۔تم تو اُسے ناپسند کرتی ہو نا, غیر اہم ہے وہ تمہارے لئے پھر۔۔۔؟"

اس لئے کیونکہ میں زندگی ایک بار صرف ایک بار اُس سے ملنا چاہتی ہوں"

ملنا چاہتی ہو بٹ وائے؟"لہجے میں حیرت تھی"

تاکہ۔۔۔اُسکو۔۔۔"

اُسکو بتا سکوں کہ اب اگر وہ مجھے سرد پہاڑوں کے بیچ تنہا چھوڑے گا تو بھی میں اُسکے کوٹ کو نہیں تھاموں گی۔۔۔ برف ہوئے بِنا میں اُن پتھروں کی قید سے خود کو آزاد کروالونگی, میں سروائیو کر لونگی۔۔۔ میں سروائیو کرنا سیکھ چکی ہوں, میں پہاڑوں سے ڈرنا چھوڑ چکی"

بُراق قدرے حیرت اور خاموشی سے اُسے سُن رہے تھے کچھ دیر کے لئے سناٹا چھایا جسے ڈاکٹر براق کی آواز نے توڑا تو اُنکے جملے پر وہ گہرے سناٹے کی زد میں آئی

"کیا تم اُسے پسند کرتی تھی حُر۔۔۔؟ اچھا لگتا تھا وہ تمہیں؟"

اور حُر نے بڑی بے یقینی سے ڈاکٹر بُراق کو دیکھا تھا اور کئی سیکنڈ یونہی دیکھتی رہ گئی

تم مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔ اگر ایسا ہے بھی تو۔۔۔"

ہمم بولو۔۔" وہ اُسے خاموش پا کر بولے

میں صرف اُس سے متاثر تھی, وہ بہت ذہین تھا سمجھدار بھی۔۔۔ ایک وسیع فرینڈ سرکل رکھنے والا" "ذہین لڑکا۔۔۔ جسکی آنکھیں چمکتی تھیں مجھے اپیل کرتی تھی

"مگر وہ تمہارے لئے تو کبھی اچھا نہیں رہا۔۔۔ پھر بھی؟"

ہاں وہ مجھے ہمیشہ خوف میں مبتلا کر دیتا تھا پھر بھی۔۔۔"

پھر بھی وہ اپنی ذہانت سے مجھے متاثر کر جاتا تھا۔۔۔میں اُس سے ہر گز متاثر ہونا نہیں چاہتی تھی پھر بھی ہو جاتی تھی

"وہ سب کو بہت اچھے سے ٹریٹ کرتا تھا سوائے میرے

"تم کیوں ہوئی اُس متاثر ایسا کیا خاص تھا اُس میں ؟"

بہت سی کوالٹیز تھی اُس میں۔۔۔وہ میرے یا باقی بچوں جیسا نہیں تھا ڈفرنٹ تھا شاید اس لئے۔۔۔ "

وہ اپنی مدر کی بہت کیئر کرتا تھا اتنی سی ایج میں بھی بلکل بڑوں کی طرح۔۔۔وہ چل نہیں سکتی تھی وہیل چیئر یوز کرتی تھیں۔۔۔بہت رسپونسیبل تھا وہ بہت کمپوزڈ بہت بہادر مگر۔۔۔

مگر۔۔۔؟"ابرو اُٹھا کر پوچھا"

مگر میرے لئے دنیا کا سب سے بُرا بچہ بن جاتا تھا۔۔۔بدترین انسان۔۔۔اور پھر مجھے اُس سے خوف آنے لگا اور جب۔۔۔جب اُسنے مجھے اُس تاریکی میں ڈوبے کمرے میں بند کیا تو اُس روز بہت بہت برا لگا تھا مجھے وہ, بے تحاشا نفرت محسوس ہوئی تھی اُس سے۔۔۔اور میں۔۔۔میں آج بھی اُس سے بے حد ناپسند کرتی ہوں ڈاکٹر بُراق۔۔۔

اور۔۔۔

وہ کہتے کہتے پھر رکی تھی جیسے کہنا بھی چاہتی ہو اور بولنا دشوار بھی ہو

کہو کیا کہنا چاہتی ہو" وہ ڈھارس بندھا رہے تھے"

کیوں لگتا ہے۔۔۔"بلآخر وہ کہہ گئی تھی آواز لرز گئی تھی "جو انسان اچھا لگے اُسکا برا لگنا اتنا"برا"

اور ڈاکٹر بُراق کو ادراک ہوا تھا کہ وہ اُسکی زندگی میں نہیں ہے مگر اُسکے دماغ پر بری طرح حاوی ہے۔۔۔وہ خود کو اُس واقعے کی قید سے آزاد کرنا چاہتی ہے پھر بھی جھٹک نہیں پا رہی وہ شدید ذہنی دباؤ کے زیرِ اثر تھی جو روز بروز اپنی جڑیں مضبوط کر رہا تھا۔

ڈاکٹر بُراق اُسکے ٹریمنٹ اور ذہنی حالت کے متعلق سوچتے ہوئے اُسکی باڈی لنگویج جج کر رہے تھے جبکہ وہ کھڑکی سے باہر کی طرف بدلتے موسم کو دیکھ رہی تھی جو اب بدلا بدلا سا تھا

ناجانے کیوں پیرس کا موسم پل پل بدلتا تھا جیسے اب اس وقت آسمان نے رنگ بدلا تھا بادلوں نے ڈیرہ ڈالا تھا

وہ کھڑکی کے شیشے کے ساتھ ہوا کے زور کے باعث چپکتے سوفٹ میپل کے سرخ پتے دیکھنے لگی تھی جو شیشے سے ٹکرا ٹکرا نیچے گر رہے تھے

اُسنے نگاہیں پھیر کر گردن سیدھی کی

ایک بات پوچھوں آپ سے"؟"

ہمم۔۔"براق نے آہستگی سے سر ہلا دیا"

ہمیں ہر چیز کا اتنا خوف کیوں ہوتا ہے۔۔۔ تنہا رہ جانے کا خوف۔۔۔ دوائیں نہ لی تو ڈپریشن میں چلے جانے کا خوف۔۔۔ یہ خوف وہ خوف۔۔۔

بے خوف ہو کر رہنا کیوں سیکھ لیتے۔۔

میں اس لئے خوف زدہ ہوں کہ یہ سچوئشن مجھے کہاں لے آئی۔۔۔ کہاں لے جائے گی

یہ خوف ختم ہو گا تو کوئی دوسرا خوف اسکی جگہ لے لے گا مگر میں ایسا نہیں چاہتی اینڈ

آئی وانٹ ٹو لِوو د آؤٹ اینی فیئر ڈاکٹر براق۔۔۔

میں اُس قصے کو اُس انسان کو اپنی یاداشت سے تلف کرنا چاہتی ہوں" آواز میں کرب تھا

اگر تم ایسا چاہتی ہو تو تم ایسا کر لو گی۔۔ مجھے یقین ہے حُر" انہوں نے اُسے یقین دلانا چاہا" چاہے جو بھی ہو جائے تم سلیف کنڑول نہیں کھوتی, حالانکہ میں جانتا ہوں یہ سب آسان نہیں مگر تم۔۔۔ تم بہت بہادر ہو"

وہ معدوم سا مسکرائی۔۔۔ دور کہیں یاداشت کے پردے پر کوئی کہتا سنائی دیا" لوزر۔۔۔۔ ڈرپوک۔۔" اُسنے گہری سانس لی" یہ واقعی بہت مشکل ہے شاید موت کی تکلیف سے زیادہ تکلیف دہ۔۔۔

" مگر میں اب اور میڈیسن لینا نہیں چاہتی

یہ بہت اچھی بات ہے کہ میڈیسن چھوڑ کر اپنی وِل پاور کو بروئے کار لانا چاہتی ہو مگع فلحال ہم دواؤں کی "
"مقدار کم تو کر سکتے ہیں لیکن فوری طور پر بند نہیں کر سکتے

لیکن ڈاکٹر اب میں دواؤ کے اثر سے نکلنا چاہتی ہوں۔۔۔مجھے لگتا ہے میرا وجود ان کا محتاج ہوتا جا رہا"
ہے۔۔۔لوں تو ٹھیک رہو نگی نہ لوں تو ایک خوف چمٹا رہتا ہے کہ کچھ ہو جائے گا۔۔۔کوئی آئے گا اور
مجھے دبوچ کر تاریکی کے سپرد کر دے گا۔۔۔پھر میرا وجود سرد پڑنے لگتا ہے یوں جیسے کوئی مجھے برفیلے
پہاڑوں میں قید رہا ہو پھر۔۔پھر میں خود کو اُس برف میں دھنستا ہوا پاتی ہوں اور سب تاریک ہو جاتا
ہے یوں جیسے برف کی سفیدی پر رات کی سیاہی اُتری ہو اور اُس۔۔۔اُس سیاہ رات میں میں اکیلی انجان
کواڑوں میں قید ہوں۔۔۔

میں اُس قید میں خود کو بے بس پاتی ہوں۔۔۔ہاتھ پاؤں مارتی ہوں مگر۔۔۔

وہ بولتی بولتی سر جھکا گئ "اور میں اپنی اس بے بسی سے خائف ہوں۔۔۔" لہجے میں بھی بے بسی تھی

"اور جب تم دوا لیتی ہو تب۔۔۔؟"

پھر سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔میرا دماغ وہ ساری باتیں یوں بھولتا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو, پھر یاد آتا"
ہے کہ اب میں وہاں نہیں ہوں میں برف تلے منجمد نہیں ہو سکتی کیونکہ میں تو انہیں فتح کر چکی ہوں

وہ بول رہی تھی بولتی جا رہی تھی

مجھے لگتا ہے میں دوہری شخصیت کا شکار ہو رہی ہوں۔۔۔ اگر یہی سب ہوتا رہا تو میں صبیح اور صائم کا خیال کیسے رکھونگی۔۔۔ میں اُنہیں اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتی اور نہ ہی میں یہ چاہتی ہوں کہ وہ کبھی مجھے ایسی حالت میں دیکھیں۔۔۔

"میں اُنکے سامنے بے بس ہونا نہیں چاہتی, مجھے بے بسی زہر لگتی ہے

اُسکی آواز بے حد مدھم تھی جیسے ابھی بھی تکلیف سے لڑ رہی ہو مگر نگاہیں خشک تھی یوں جیسے صحرا .۔۔۔ جسکی خشک ریتلی مٹی پر صدیوں سے پانی کی بوندیں نہ برسی ہوں

☆☆☆☆

گزشتہ دو گھنٹے سے وہ آنکھیں وا کیے یونہی لیٹی تھی, جب سے اُسکا ٹریٹمنٹ شروع ہوا تھا وہ خود کو پہلے کی نسبت بہتر محسوس کرنے لگی تھی مگر آج ڈاکٹر براق کے سامنے اُن یادوں کو دوہرانا اُسے بے حد اذیت میں مبتلا کر گیا تھا

میڈیسن لینے کے باوجود بھی دماغ پر دباؤ محسوس کر رہی تھی سو مائنڈ کو ریلیکس کرنے کے لئے ہر اچھی بری سوچ کو جھٹک کر لیٹی لیٹی اپارٹمنٹ کی ہر شے کو دیکھ رہی تھی جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو اور ہر چیز کا بغور جائزہ لیتے اُسے یہی لگا کہ وہ ہر چیز پہلی بار ہی دیکھ رہی ہے

وہ مزید نا جانے کتنی دیر یونہی چیزوں کو تکتی بلاوجہ کروٹ پہ کروٹ بدلتی رہتی اگر ڈور بیل نہ بجتی تو۔۔

ڈور بیل کی آواز پر وہ ٹھٹکی تھی کیونکہ پیرس میں قیام کے دوران کبھی ایسا نہیں ہوا تھا

وہ اُسی حیرت میں گھری سلیپرز پاؤں میں اڑستی دروازہ کھول گئی سامنے للیز فلاورز کا خوبصورت بُکے تھا وہ گردن نکال کر حیرت سے دائیں بائیں دیکھتی بُکے اُٹھاتی واپس مڑی۔

کاؤچ پر بیٹھ کر اُسنے تازہ للیز کو انگلیوں کی پوروں سے چھوا تو وسط میں اندر کی طرف اَٹکا ایک کارڈ دکھائی دیا

اُسنے کارڈ تھام کر بُکے واپس رکھ کر چھوٹے سے کارڈ پر لگا ربن کھولا تو اندر لکھا تھا

I am not very good at saying sorry,but i apologize... Sorry for the pain i caused you

"jabal"

جبل "اُسنے نام پڑھ کے کارڈ بند کیا اور ایک اُچٹتی نگاہ پھولوں پر ڈالی ایک لمحے کے لئے جی چاہا کارڈ" سمیت وہ پھول اُٹھا کے پھینک دے سوچ کر پھول ہاتھ میں اُٹھائے۔۔۔

مگر۔۔۔ مگر وہ ایسا نہیں کر سکی تھی اُسنے کارڈ اُٹھا کر دوبارہ پڑھا۔۔۔ پھر پڑھا۔۔۔

سوری فار دا پین آئی کاز ڈیو "لفظوں پر ہاتھ پھیر کر اُسنے الفاظ دوہرائے تھے پھر ہاتھ بڑھا کر دور پڑا" لیپ ٹاپ اپنی طرف کھینچا آئی ڈی اوپن کی تو دو دن پہلے موصول ہونے والا پیغام اُسکا منتظر تھا

جہاں وہ بار بار اُس سے معافی مانگ رہا تھا اور بھیجے جانے والے آخری پیغام میں لکھا تھا

"تمہارے لئے پھول بھجوا رہا ہوں بالکونی سے باہر مت پھینکا پلیز۔۔۔"

آخری سطر پڑھ کر وہ بے ساختہ مسکرائی تھی۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے وہ واقعی اُن پھولوں کو بالکونی سے باہر پھینکنے کا ارادہ رکھتی تھی

گردن موڑ کر اُسنے ایک بار پھر پھولوں کو دیکھا تھا۔۔۔ بڑی نرمی سے۔۔۔ بڑی محبت سے۔۔۔۔

ٹھک سے ایک نیا پیغام موصول ہوا

کیا پھول پھینک دیئے؟" لکھا تھا, وہ ایک بار پھر مسکرا اُٹھی نا جانے کیوں اُسکی باتیں اور انداز اُسے " مسکرانے پر مجبور کر دیتے تھے

کیا واقعی پھینک دیئے؟" معصوم ایموجی کے ساتھ ایک بار پھر سے اُسکا میسیج سکرین پر چمکا تھا"

نہیں۔۔۔" وہ تیزی سے ٹائپ کر گئ"

"پھر۔۔؟"

قبول کر لیے۔۔" اُسنے جواب لکھ بھیجا"

شکر ہے تمہیں اُن پھولوں پر ترس آ گیا۔۔۔" وہ مشکور ہوا تھا"

پھولوں پر نہیں تم پر ترس آیا ہے وہ سوچ کر رہ گئی لکھا تو محض اتنا کہ "وائٹ للیز پسند ہیں مجھے چاہ کر "
"بھی تمہارے منہ پر نہیں مار سکی۔۔

جواب پڑھ کر وہ پیشانی سہلانے لگا لبوں پر معدوم سی مسکراہٹ در آئی

"پھولوں کا لحاظ انسانوں سے زیادہ کرتی ہو تم"

سکرین پر اُسکا جوابی میسیج پڑھتی وہ سیدھی ہوئی لیپ ٹاپ کی ٹیڑھی سکرین کو بھی سیدھا کیا ساری اداسی ساری بے زاری جیسے دھواں ہوئی تھی

اُسکی باتیں اُسے یونہی ریلیکس کر دیا کرتی تھی

وہ ہمیشہ محسوس کرتی تھی اور پھر اس خیال کو جھٹک دیتی تھی مگر آج اس نے دل میں اعتراف کیا تھا

"اگلی بار بھی تمہیں پھول بھیجوں گا تاکہ انکار نہ کر سکوں تم"

کیا تم پھر سے معافی مانگنے کا ارادہ رکھتے ہو؟" اُسکی انگلیاں لیپ ٹاپ کی کیز پریس کرنے لگی"

"ممکن ہے اگلی بار میں پھولوں کا بھی لحاظ نہ کروں"

"کتنی آؤٹ سپوکن ہو تم۔۔" وہ کہے بنا رہ نہیں سکا تھا"

نہیں کہہ Eccentric جتنی بھی آؤٹ سپوکن ہوں مگر تمہاری طرح بلنٹ نہیں ہوں۔۔۔کسی کو"
"دیتی

اُسکے جواب پر لمحے بھر کے لئے ہی سہی وہ لاجواب ہوا تھا اور یہ بھی جان گیا تھا کہ وہ باتوں کو جلدی بھولنے والوں میں سے نہیں ہے

"معافی مانگ چُکا ہوں تم سے۔۔۔"

"معاف کر چکی ہوں تمہیں۔۔"

"پھر وہ الفاظ بھی بھول جاؤ۔۔۔"

"بعض الفاظ سوئی کی نوک کی مانند ہوتے ہیں جتنا مرضی نظر انداز کر لو چبھتے ہی رہتے ہیں"

اُس کے لئے جواب دینا اُسے قائل کرنا مشکل ہوا تھا, اپنی جلدی بازی پر اُسے ایک بار پھر غصہ آیا تھا"کیا ضرورت تھی ہائپر ہونے کی۔۔آگے کے لئے مجھے محتاط ہونا پڑے گا"اُس نے سوچا تھا

☆☆☆☆☆

(حال)

کیا بات کرنی تھی تم نے مجھ سے؟جلدی بولو وہ وال کلاک پر لگی گھڑی کی طرف دیکھتا بولا

سر حزام داؤد کو آپ پر شک ہو گیا ہے" وہ زرا سا آگے جھکتا اُسے خطرے سے آگاہ کر رہا تھا"

"مخالف کا رنگ بدلا" کیا بکواس کر رہے ہو, وہ کیسے جان سکتا ہے؟

"سر ہوٹل میں ہوئے واقعے کے بعد وہ لوگ خاصے محتاط ہو گئے اور پھر وہ زہر۔۔۔"

اگر وہ زہر اُس روز اُسکی سانسوں میں اُتر جاتا تو آج تم مجھے یہ خبر نہ سنا رہے ہوتے۔۔۔" وہ غصے سے" دھاڑا تھا

اُسنے خشک لبوں پر زبان پھیری۔۔

اگر تم نے مجھے دھوکہ دینے کا سوچا بھی تو گولی تمہارے دماغ کے آر پار کرنے میں ایک لمحہ ضائع" نہیں کرونگا یاد رکھنا" اُسنے وارن کیا

سر میں آپ کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔۔۔ اُس دن نا جانے کیسے حُر محتشم اُسکے بیڈ روم جا پہنچی اور۔۔۔"

ٹھیک ہے بس۔۔" اُسے ہاتھ کھڑا کر کے مزید کچھ کہنے سے روکا" جو ہو چکا اُسکی وضاحت مت دو جلد" "از جلد حزام داؤد کا کام تمام کرو۔۔۔ میں نہیں چاہتا اُسکا شک یقین میں بدلے

"سر میں سوچ رہا تھا اگر ہم میڈیا تک اُنکے نکاح کی خبر پہنچا دیں تو۔۔"

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔۔ میڈیا تک اگر یہ بات پہنچی تو حزام داؤد کو تم تک پہنچے میں دیر نہیں"
"لگے گی۔۔۔ میں اُسکو مردہ دیکھنا چاہتا ہوں بس۔۔۔

سر اگر حُر محتشم سے پہلے حزام داؤد کو کچھ ہو گیا تو وہ خاموش نہیں رہے گی۔۔۔ وہ خاموش رہنے"
"والوں میں سے نہیں ہے

"وہ حزام داؤد کی موت کو سیریس کیوں لے گی۔۔۔ وہ تو خود اُسکی سب سے بڑی دشمن ہے"

"بیوی بھی تو ہے۔۔۔"

"تم حزام داؤد کو قبر میں اُتارنے کا بندوبست کرو حُر کو ہم بعد میں دیکھ لیں گے"

اور مخالف نے سمجھنے کے انداز میں ہلایا

☆☆☆☆☆

نیا سکیورٹی آفیسر حزام کو سیکیورٹی کے حوالے سے آگاہ کر رہا تھا تبھی اُسکی بلاک ہیلز کی آواز نے اُسے
متوجہ کیا

حزام نے مڑ کے دیکھا تھا وہ وسیع لان کے وسط میں بنی کشادہ لمبی راہداری عبور کر رہی تھی رُخ کار
پورچ کی طرف تھا

وہ دائیں طرف کے لان میں کھڑا تھا جبکہ وہ خاصے فاصلے پر چل رہی تھی

"تم اُبان کو ساری تفصیل بتا دو وہ دیکھ لے گا"

عجلت سے کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اب وہ اُس سے چند قدم دور تھا

"کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔؟"

اُسے اپنی پشت پر حزام کی آواز سنائی دی تھی

سن گلاسسز پیشانی سے اوپر کھسکاتی پلٹی

حزام کی طرف دیکھا جو چارکول گرے اور کرسپ وائٹ امتزاج کا تھری پیس سوٹ پہنے خاصا فریش دکھائی دے رہا تھا

ایک ہاتھ جیب میں دوسرے ہاتھ میں فون تھامے وہ سوالیہ ابرو اُچکاتا اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا

"کیا پرابلم ہے آپ کو۔۔؟"

مجھے آپ کی اتنی زیادہ انوالومنٹ اچھی نہیں لگ رہی مسٹر حزام۔۔۔" اُسے حقیقتاً حزام کا رویہ اُلجھا رہا تھا

آپ نے میری گاڑی تبدیل کروادی ہر وقت کے چار گارڈ مسلط کر دیئے میرے سر پر۔۔ آپ کو یہ "
"سب کس نے کہا کرنے کو

میں نے یہ سب کرنا ضروری سمجھا" وہ تحمل سے اُسکی بات سنتا بولا"

"کس کی اجازت سے۔۔۔؟"

"مجھے کسی سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے"

"مگر مجھے اتنی سیکیورٹی سے کوفت ہو رہی ہے۔۔۔ جسٹ ویسٹ آف منی"

"آپ کو مسئلہ کس چیز سے ہے۔۔۔ سیکیورٹی سے یا میری انوالومنٹ سے؟"

مجھے ان سب کی عادت نہیں ہے, اپنا دفاع خود کر سکتی ہوں کہہ چکی ہوں آپ سے۔۔۔ آپ کو یہ "
"سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے اولڈ جینٹل مین۔۔۔

اولڈ جینٹل مین۔۔۔" نگاہوں میں حیرت بھرے وہ زیرِ لب بڑبڑایا"

ناجانے وہ اُسے کتنے اور کیسے کیسے نام دے چکی تھی۔۔۔ اتنے کہ اب اُسے خود کا نام بھولنے لگا تھا

"آپ سمجھ نہیں رہی یہ۔۔۔"

سمجھ تو آپ نہیں رہے۔۔۔"

وہ میرے حصے کی تکلیف تھی مجھے ہی ملنی تھی اُسے کوئی روک نہیں سکتا تھا" وہ مزید بولی تھی

آپ کے حصے کی ہر تکلیف اب میری "بغیر کسی تاثر کے حزام نے سادگی سے کہا تھا"

پر مجھے یہ شراکت قبول نہیں "پیشانی پر خم آئے"

آپ سے اجازت طلب کی کس نے "ابرو اُچکا کر بولا"

اُس نے کچھ کہنے کے لئے لب وا کیے پھر خاموش ہوئی

جبکہ حزام کی خاموش مگر گہریں نگاہیں اُسکے چہرے کو اپنے حصار میں لیے ہوئے تھی اُسکی پیشانی کے نمایاں خم آنکھوں میں اُمڈتی اُلجھن چہرے کی بے چینی۔۔۔

لمحوں کی بات تھی اور اُسکے ہر تاثر کو جان گیا تھا

سو اُس نے مشکل حل کرنا چاہی۔۔۔"اینی تھنگ فوریو" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اُسکی مدھم لیکن پُراثر آواز نے حر کو نگاہ اُٹھانے پر مجبور کیا تھا

الفاظ سادہ تھے مگر جذبات۔۔۔

آہ جذبات۔۔۔وہ تو نظر انداز کرنے کے لئے تھے بڑی صفائی سے نظر انداز کر گئ

ہیرو بننے کا کتنا شوق ہے نا آپ کو۔۔۔"خیال رکھیں اپنا اس عمر میں اگر کوئی ہڈی وڈی ٹوٹ گئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے "وہ قریب آکر اُسکے سینے پر ہاتھ پھیرتی نادیدہ گرد جھاڑتی کہنے لگی

آپ کیوں مجھے بوڑھا ثابت کرنے پر تُلی ہیں "وہ اُسکا ہاتھ تھامتا بولا"

ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں آپ بوڑھے ہیں "وہ اپنا ہاتھ چڑا گئی تھی, مجال ہے جو متاثر ہوئی ہو"

بات اگر ہڈی توڑنے کی ہے تو بتائیں۔۔۔آپ کی خاطر تڑوا لیتے ہیں۔۔۔حکم کریں گی تو توڑ بھی دیں" گے۔۔جیسے آپ کی خوشی۔۔۔

دوسری بات! آپ کے عدسے انتہائی کمزور ہیں محترمہ۔۔۔پہلی فرصت میں بینائی کا علاج کروائیں, اچھا خاصا ینگ اور ڈیشنگ بندہ آپ کو اولڈ مین دکھائی دیتا ہے۔

نکاح ہونے سے پہلے تک وہ موسٹ وانٹڈ بیچلر پولیٹیشن تھا جس سے دو تین نام ور ایکٹریس شادی کی خواہاں تھیں اور آج بھی وہ اُتنا ہی فیمس تھا اُتنا ہی چاہا جاتا تھا

اُسکی ڈریسنگ اور فشن کو فالو کیا جاتا تھا اُسکا ہر انداز ہر جھلک لمحوں میں سوشل میڈیا پر وائرل ہوتی تھی

اپنی ہڈیوں کو آرام دیں۔۔۔دوسروں کی ہڈیوں پر رحم کھائیں "وہ کہہ کر دو قدم پیچھے ہوئی"

اس عورت کی فکر کرنا فضول ہے۔۔۔"وہ سر ہوا میں مارتا پلٹ گیا جبکہ پشت پر اُسکی ہیلز کی آواز اب" آہستہ آہستہ مدھم ہو رہی تھی

☆☆☆☆

ناچاہتے ہوئے بھی وہ خود کو روک نہیں سکا تھا اختلاف اپنی جگہ پر۔۔۔

سامنے لیپ ٹاپ کُھلا تھا اُسنے اُبان کو کال ملائی "وہ مختیار شاہ سے ملنے گئی ہے "اُبان کے فون اُٹھاتے ہی وہ بتانے لگا تھا

تو۔۔۔"؟"

"تو میں نہیں چاہتا وہ اُس سے ملے۔۔۔اور تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے"

"کیا وہ اکیلی ہیں؟"

نہیں احتشام ملک اور پارٹی کے ایک دو ممبرز ساتھ ہیں "وہ سکرین پر دیکھتا کہہ رہا تھا"

"تم اُسے بتا کیوں نہیں دیتے کہ مختیار شاہ نے۔۔۔"

ہمارے پاس ثبوت نہیں ہے اُبان اور بنا ثبوت کے وہ میری بات کا اعتبار کیوں کرے گی "وہ مضطرب" سا کہہ رہا تھا "تم جلد از جلد اُس ڈاکٹر کا پتہ کرواؤ۔۔۔مجھے وہ ہر حال میں زندہ چاہیئے ایک بار اُسکا بیان ریکارڈ ہو گیا تو ہماری آدھی مشکل حل ہو جائے گی"

میں پوری کوشش کر رہا ہوں مگر اُس کا کچھ پتہ نہیں۔۔۔نا جانے کونسی بِل میں چھپا ہے۔"

"تم ایک بار مجھے وہ کرنے دو جو میں کرنا چاہ رہا ہوں پھر دیکھنا خود ہی سامنے آئے گا

"نہیں بلکل نہیں۔۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کرو گے"

اُسکی بیٹی کو کڈنیپ کر کے ہم اُسے محض حراساں گے حزام۔۔۔ جیسے ہی وہ سامنے آئے گا اُسکی بیٹی" اور نواسے کو چھوڑ دیں گے "اُبان نے ایک بار پھر سمجھانا چاہا

وہ دونوں معصوم ہیں اُنہیں اس مسئلے سے دور رہنے دو اُبان, اپنے مقصد کے لئے اُنہیں استعمال کروں" ,۔۔۔ ایسی کم ظرفی نہیں دکھا سکتا میں

تم اپنا کام جاری رکھو اور کسی دوسرے کو اس سب میں انوالو مت کرنا میں تمہارے سوا کسی پر بھروسہ "نہیں کر سکتا۔۔۔

"جانتا ہوں, کوشش بھی کر رہا ہوں اور۔۔۔"

اور کیا۔۔۔؟"اُسنے ابرو اُٹھائی فون دوسرے ہاتھ میں لیا"

"اگر ہم۔۔۔"

"ہم کیا اُبان بولو بھی۔۔"

"اگر حُرمحتشم کو لاعلم رکھتے ہوئے اُسے وہاں۔۔۔ آئی مین اُن پر کون شک کرے گا اگر ہم۔۔۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے, میں حُر کو استعمال کروں۔۔۔ یہ کہنا چاہ رہے ہو تم"

"ہم صرف اُن سے مدد لیں گے حزام۔۔۔"

"اُسکی جان کو خطرے میں ڈال کر۔۔۔؟"

ایسی نوبت نہیں آئے گی اس سے پہلے ہی ہم۔۔۔"

نہیں! ہر گز نہیں حُر کو اس معاملے سے دور رہنے دو۔۔۔" اُسکی آواز میں دبا دبا غصہ تھا جسے اُبان بھانپ گیا تھا

ٹھیک ہے۔۔۔ جو بھی کرنا ہے میں اپنے طور پر کرونگا۔۔ نہیں کرونگا کسی کو حراساں۔۔ نہ ہی حُر کو" انوالو" اُبان نے ہتھیار ڈالے

اُسنے فون کان سے ہٹا کر میز پر پٹخا

نگاہ اب بھی اُسی پر تھی جو احتشام ملک سے کچھ کہہ رہی تھی پھر گردن مختیار شاہ کی طرف گھمائی جو اُسکی کسی بات پر سر ہلا کر ہاں میں ہاں ملا رہا تھا

حزام کی پیشانی کی لکیریں واضح ہوئی تھیں

ہاتھ کا مکا بنا کر فضا میں بلند کر کے نیچے گرایا

چہرے کے تاثرات سے واضح تھا کہ وہ ضبط کرنے کی کوشش میں تھا

☆☆☆☆

وہ اپنی کیفیت سے پریشان ہوتا اُنکے کمرے تک آیا اور کچھ دیر یونہی باہر کھڑا رہا۔۔ پھر ہمت کر کے ڈورناب گھمایا

"ممی کی طبیعت کیسی ہے؟ کیا ڈاکٹر نے میڈیسن تبدیل کی؟"

وہ قبطیہ داؤد کے ساکت وجود کو دیکھتا میری سے پوچھ رہا تھا آواز بے حد مدھم تھی

جی سر لاسٹ ویک چیک اپ کے بعد دوائیں تبدیل کی تھی ڈاکٹر نے" وہ مودب سی بتانے لگی"

"ٹھیک ہے تم جاؤ میں آج کچھ دیر رکوں گا مام کے پاس"

اوکے سر" وہ سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گئی جو داؤد مینشن کے کمرے سے زیادہ کسی ہسپتال کا کمرہ" معلوم ہوتا تھا۔

دروازہ بند ہونے کے بعد وہ قبطیہ کے نزدیک آیا قریب بیٹھ کر اُنکا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگانے لگا جیسے ہر ملاقات پر لگایا کرتا تھا اُسکی آنکھوں میں اُمڈتی نمی بے حد نمایاں تھی جیسے ہر بار اُنہیں دیکھنے کے بعد ہو جایا کرتی تھی

دنیا میں حزام داؤد نے اگر کسی سے سب سے زیادہ محبت کی تھی تو قبطیہ داؤد سے کی تھی۔

آج وہ بہت دِنوں بعد اُنہیں دیکھنے آیا تھا وجہ اُسکی مصروفیت نہیں تھی وجہ قبطیہ داؤد کا خاموش وجود تھا اُنکا ساکن وجود دیکھ کر وہ کئی کئی ہفتے گزر جانے کے بعد بھی نارمل نہیں ہو پاتا تھا سو اُس نے اپنی تکلیف سے آنکھیں چرانا شروع کر دی تھی

وہ اُنکے کمرے کے باہر آ کے رکتا اُنہیں دیکھے بغیر میری سے اُنکی خیریت پوچھتا اور پلٹ جاتا۔

آپ بول سکتی تو آپ سے اپنی پریشانی کا حل پوچھتا۔۔۔ آپ دیکھ سکتی تو دیکھتی کہ جس بچی کو آپ "کبھی معصوم کہا کرتی تھی وہ اب اس قدر بدل چکی کہ بعض دفعہ پہچانی ہی نہیں جاتی۔۔۔ وہ اُنکا ہاتھ سابقہ پوزیشن پر رکھتا بول رہا تھا

آپ کے الفاظ میرے لاشعور میں آج بھی گھوجتے ہیں۔۔۔

تم ایک لڑکی کی حفاظت نہیں کر سکے حزام تم ایک کم ظرف مرد ہو۔"

"تم نے ایک بچی کو مارنا چاہا ایک انسان کو ختم کرنا چاہا۔۔۔ تم نے اُسے کتنا نقصان پہنچایا

پر کیا آپ جانتی ہیں کہ میرے شعور نے جس کو دور کرنا چاہا میرا لاشعور ہمیشہ اُسے ہی تلاش کرتا رہا۔۔۔

لیکن یہ بات سمجھنے میں بہت وقت لگا دیا میں نے "اُسنے ماں کے سامنے جیسے بے بسی سے اعتراف کیا تھا

آپ ہمیشہ مجھ سے کہا کرتی تھی "حزام اُسکا خیال رکھا کرو" آپ نے اُس سے کبھی یہ کیوں نہیں کہا "حزام کی بات مانا کرو۔۔۔

وہ میری کوئی بات نہیں سنتی۔۔۔ہاتھ بڑھاؤں تو جھٹک دیتی ہے۔۔۔وہ مجھ پر اعتبار نہیں کرتی ممی ,اور۔۔۔اور۔۔۔یہ بات مجھے تکلیف دیتی ہے

میں جانتا ہوں کہ اُسکو اس انتہا پر میں نے پہنچایا ہے پر۔۔۔پر ایک بار۔۔۔صرف ایک بار آکر مجھ سے "کہے تو کہ حزام مجھے تمہاری ضرورت ہے ایک آخری بار مجھ پر اعتبار کرے تو سہی

ضبط کے باعث اُسکی آنکھیں سُرخ ہوئی تھیں

وہ نہیں جانتا تھا کہ اُسے حر محتشم سے کب محبت ہوئی تھی۔۔۔کب وہ اُسے اچھی لگی تھی۔۔

تب جب وہ برفیلے پہاڑوں پر کھڑی اپنا گرم اونی کوٹ سمبھالتی خود کو بچانے کی کوشش کے باوجود بھی گر گئی اور حزام کے بڑھے ہاتھ کو یکسر فراموش کرتی اپنے سہارے پر خود کھڑی ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی یا تب جب اُسنے اُسے تاریک کمرے میں بند کیا اور حر نے اُسکی شرٹ کا کونا تھام کر اُسے روکنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

یا اُس لمحے جب بہت عرصے بعد وہ اُسے پیرس میں دکھائی دی۔۔۔وہ سوشل نہیں تھی ٹی وی پر کبھی دکھائی نہیں دیتی تھی سیاست سے نفرت تھی اُسے۔۔۔پہلی نگاہ پڑنے پر اُسے لگا تھا وہ اُس لڑکی کو کہیں دیکھ چکا ہے پھر دو دن بعد بہت زیادہ سوچنے پر اُسکے ذہن میں جھماکا ہوا

اور اُسنے اپنے خدشے کے غلط ہونے کی شدت سے دعا کی۔۔۔

مگر اُسکا خدشہ بلکل صحیح ثابت ہوا تھا۔

اُس نے محتشم کمال اور فریال کے سوشل اکاؤنٹ کھنگال ڈالے تھے مگر کہیں بھی وہ لڑکی اُسے نظر نہیں آئی تھی محتشم کمال کے ساتھ اُسکے بچپن کی ایک ہی تصویر تھی مگر بچپن کی وہ تصویر جو اُسکے سامنے تھی ویسی ہی تصویر ہو بہو اُسکی یاداشت میں بھی تھی مگر وہ لڑکی جس کو وہ دو دن پہلے وہ دیکھ چکا تھا موازنہ کرنے کے لئے ناکافی تھا

اُسکی یادشت میں دھندلا سا عکس تھا اُسکا۔۔۔

پھر کچھ دن بعد وہ لڑکی ایفل ٹاور کے قریب اُسے دوبارہ دکھائی دی اُسکی الجھن ایک بار پھر بڑھ گئی اور اُسی لمحے اُسے حفصہ کمال یاد آئی

فلیٹ میں پہنچتے ہی اُسنے حفصہ کمال کے سوشل اکاؤنٹ سرچ کیے اور وہاں ایک نہیں کئی تصاویر میں حفصہ کمال کے ساتھ حر محتشم بھی تھی۔۔۔

کہیں ہنستی ہوئی۔۔۔ کہیں بلکل سنجیدہ۔۔۔ کہیں سفید فر اور نیلی آنکھوں والی بلی کو ہاتھ میں تھامے محبت پاش نگاہوں سے تکتی

حفصہ کی پروفائل پکچر میں بھی اُسکے بچپن کی تصویر تھی جہاں وہ حسیب کی انگلی تھامنے نگاہیں اوپر کی جانب کیے ہوئے تھی۔

وہ چند لمحوں کے لئے سُن ہوا تھا

بچپن کی نسبت وہ اب خاصی میچور اور صوبر نظر آتی تھی اور بے حد خاموش بھی۔۔۔

یا پھر تب جب وہ اُسکی چوری پکڑے جانے کے بعد اُسکے ہم نام کے جنازے میں شریک ہوئی تھی اور اُسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ کیا کچھ نہیں تھا اُسکی نگاہوں میں۔۔۔

کیا کچھ تھا جو وہ محسوس کر گیا تھا

اُس لمحے اُسکی آنکھوں نے حزام داؤد کو جھنوڑا تھا کہیں بہت اندر تک۔۔۔

پھر اُسنے دیکھا کہ یکدم اُسکے چہرے پر سختی در آئی تھی۔۔۔ نگاہوں میں شکوے کی جگہ غصے اور اجنیت لے لی اور وہ نگاہیں پھیر کر اُسے نظر کرتی آگے بڑھ گئی

یاتب جب وہ ایک بار پھر لمبے عرصے کے بعد پریس کانفرنس میں اچانک اُسکے مقابل آئی تھی۔۔۔ بے حد پُر اعتماد بِلاخوف اُسکی آنکھوں میں جھانک کر اُسکے ہر سوال کا جواب دیتی اُسکے غصے کو یکسر فراموش کرتی۔۔۔

اُسے وارن کرتی۔۔۔جتاتی نگاہوں سے بہت کچھ باور کرواتی۔۔۔اُسے دیکھتی اور ہر بار اپنی نگاہوں سے گراتی اور وہ۔۔

وہ اُسکے انہی تاثرات سے خائف ہوتا مشتعل ہو جاتا

.اُس لڑکی کے چہرے پر کتنے رنگ آتے جاتے تھے۔۔اتنے کہ بعض دفعہ وہ سمجھ نہیں پاتا تھا

☆☆☆☆

"ہمیشہ کی طرح دروازہ کھلنے پر وہ مسکرا کر بولا تھا" کیسی ہو جینی؟

اور بدلے میں جینی نے ہلکی سے آنکھیں بند کر کے جوابی مسکراہٹ کے ساتھ سر کو خم دے کر اُسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا

وہ حدیقہ جہاں کی کرسچن میڈ تھی جو ینگ اور بے حد خوش اخلاق ہونے کے ساتھ خوبصورت بھی تھی

دو خوبصورت خواتین کا اکیلے رہنا ٹھیک نہیں سمجھاؤ اُس اکھڑ مزاج ایس پی صاحبہ کو یہ بات "وہ" صوفے پہ دھستا ہوا کہہ رہا تھا جبکہ جینی ایک بار پھر مسرائی تھی ساتھ ہی کندھے اُچکائے انداز ایسا تھا "جیسے کہتی ہو" کہیں سمجھ ہی نہ جائیں

ہے کہاں؟" وہ فُلی فرنشڈ انتہائی خوبصورت مگر چھوٹے سے گھر کا جائزہ لیتا پوچھ رہا تھا"

وہ کچن میں ہیں" فرنیچر کی ڈسٹنگ کرتی جینی نے رُک کر جواب دیا تھا"

خدا خیر کرے۔۔۔ بہت ہی کوئی اناڑی کُوک ہے تمہاری بوس" اُسنے منہ بنا کر کہا"

اُن کے سامنے مت کہیئے گا اس بات پر چڑ جاتی ہیں وہ۔۔۔ اگر آپ اُنکے کھانے کی تھوڑی سی" تعریف کر دیتے تو یقیناً وہ آپ کی پیش کش پر غور کرتی" جینی نے مشورے سے نوازا

توبہ کرو میں ایسی جان لیوا حرکتیں نہیں کرتا۔۔۔ لاسٹ ٹائم مروت میں اُسکے ہاتھ کے اسٹیک" کھائے تو دو دن ہسپتال کا پھیکا سوپ پینا پڑا تھا۔۔۔

نہیں نہیں یار رہنے دو میں یہ نہیں کر سکتا" اُسنے جھرجھری لے کر ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے شکل یوں بنائی جیسے ابھی بھی اسٹیک اور مشروم سوس کا ذائقہ حلق میں موجود ہو

کون آیا ہے جینی؟" ایپرن پہنے ایک ہاتھ کمر پر دوسرے میں کفگیر تھامے لیون روم کے اندر داخل" ہوئی تھی

میں ہوں" اُسے سامنے دیکھ کر اُبان کھڑا ہوا تھا"

آ۔۔۔ اُبان" وہ منہ بنا کر کہتی پلٹ گئی اور وہ اُسکے پیچھے پیچھے چلتا کچن میں داخل ہوا"

آج کس بیچارے کا پیٹ خراب کرنے کی تیاری کر رہی ہو" شیلف پر دونوں ہاتھ دھرے زرا سا جھک کر اُسکی جانب دیکھتا مستفر تھا جو دوسری جانب کھڑی مگ میں کافی اُنڈیل رہی تھی

"بکو مت۔۔۔ آئے کیوں ہو یہ بتاؤ"

"یار وہی اُس ڈاکٹر کی فیملی۔۔۔ حزام نہیں مان رہا حالانکہ یہ ایک اچھا اوپشن تھا"

یار مت کہا کرو کتنی بار کہا ہے تمہیں" وہ جھنجھلا کر بولی"

سوری! میں ہر بار بھول جاتا ہوں" معصوم سا منہ بنا کر کانوں کی لو کو چھوا"

کافی پیئو گے" وہ پلٹ کر بولی"

جینی بنا کر دے گی تو پی لونگا۔۔" صاف گوئی سے کہا"

مرو تم مت پیئو۔۔" وہ کافی کا مگ منہ سے لگاتی بولی"

تم مہمانوں کے ساتھ اسطرح پیش آتی ہو" وہ بیچارگی سے بولا"

مہمان تمہارے جیسا ہو تو" ہاں۔۔۔" برجستگی سے کہا"

پولیس اسٹیشن میں رہ کر کر یمنلز کو دیکھ دیکھ کر تم بلکل ہی۔۔۔" کہتے کہتے جملہ ادھورا چھوڑ گیا"

میں کیا۔۔" وہ گھوم کر دوسری طرف آئی"

اُبان نے اُسکا چہرہ دیکھا جہاں جوڑے سے نکلتے کچھ بال اُسکے چہرے پر بے ترتیبی سے جُھول رہے تھے

جلاد بنتی جا رہی ہو۔۔۔ نہیں مطلب کوئی لڑکیوں والی بات ہی نہیں ہے تم میں" وہ شیلف ٹاپ کے پیچھے رکھی کرسی پر بیٹھتا بولا

شکریہ تمہارا۔۔۔ اب بولو کیا کہا حزام نے؟" وہ داد وصول کرتی بولی"

" یہی کہ ڈاکٹر کے گھر والوں کو انوالو مت کرو اُنکا اس سب سے کیا تعلق"

"ہمم۔۔" حدیقہ نے سوچتے ہوئے سر ہلایا" ٹھیک ہے تو مت کروانوالو۔۔"

ٹھیک ہے نہیں کرتا انوالو مگر۔۔۔ تفتیش تو کر سکتے ہیں نا۔۔" ابرو اٹھا کر ٹھہر ٹھہر بولا"

کیسی تفتیش۔۔۔؟" حدیقہ نے آنکھیں چندھی کیں"

اگر ایس پی خود چل کے اُن کے گھر جائے اُس لڑکی سے اُسکے باپ کے متعلق سوال کرے تو مجھے لگتا" ہے پورا نہیں تو آدھا سچ تو بتائے گی" وہ سمجھانے والے انداز میں اُسکے چہرے کی طرف دیکھتا کہہ رہا تھا

"ہمم اب سمجھی میری پوزیشن کو استعمال کرتے ہوئے اپنا کام نکلوانا چاہتے ہو تم"

"دوست اگر ایسی پی ہو تو اُسے میرے لئے اتنا تو کرنا چاہیئے نا۔۔۔"

ہاں! تم نے تو جیسے دوستی کا بہت حق ادا کیا ہے۔۔۔ مثالیں قائم کی کیں ہیں" اُسنے بات ہوا میں اُڑائی" ویسے تم نے بڑے بڑے راز دبا کے رکھے ہوئے ہیں اور اب تم دوستی کے نام پر امور شنل بلیک میل کر رہے ہو مجھے۔۔۔

"شرم کرو کچھ اُبان عبداللہ۔۔۔ شرم

کیسی شرم۔۔۔ راز کسی اور کا چھپایا اُس نے اور شرم میں کروں۔۔۔ وہ ایک لمحے کے لئے رکا زبان کو بریک لگی" ویسے کس راز کی بات کر رہی ہو تم۔۔" ابرو اُچکائے

یعنی کوئی راز ہے جو مجھ سے چھپایا جا رہا ہے۔۔۔ جسے تم اور حزام جانتے ہو پر میں نہیں۔۔" وہ طنز کرتی پھر سے گھوم کر کچن میں آئی کڑاہی کا ڈھکن اُتار کر چمچ چلایا

جسے تم مجھ سے اُگلوا رہی تھی۔۔۔ چچ۔۔ چچ۔۔ صحیح کہتا ہے جاذب عورت پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا" چاہیئے۔۔۔ پھر میری قسمت تو ویسے ہی اس معاملے میں بڑی خراب ہے۔۔۔

ویسے کیا کبھی مجھے کوئی بھروسہ مند عورت ملے گی؟" وہ اُسکے پیچھے آکر معصوم شکل بناتا سوچتے ہوئے بولا تھا

ضرور ملے گی اُبان عبداللہ اگر تم اپنے کرتوت ٹھیک کر لو تو۔۔۔"وہ چبا چبا کر بولی"

یہ کام زرا مشکل ہے۔۔۔ گردن نفی میں ہلا کر واپس کرسی پر جا بیٹھا"میں ایسے ہی گزارا کر لوں"
گا۔۔۔ کر لو نگا برداشت,اب کیا کریں۔۔۔"وہ اُسکی پشت تکتا مسکراہٹ دباتا بولا

تبھی وہ پلٹی۔۔۔

اُبان کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔

کس کی بات کر رہے ہو؟"آنکھیں پھیلا کر پوچھا"کہیں تم نے بھی حزام کی طرح کوئی خُفیہ نکاح تو"
"نہیں کیا ہوا,جو ایک دن اچانک منظرِ عام پر آئے گا

میرا خُفیہ نکاح کم از کم تم سے خُفیہ نہیں رہے گا"یقین سے کہا"

"اچھا۔"وہ حیرت سے بولی پھر مستفسر ہوئی"کب جانا ہے ڈاکٹر کی بیٹی گھر؟"

"تم راضی ہو۔۔۔ آں۔۔۔پیشانی پر ہاتھ مارا"کہنے کا مطلب ہے تم تیار ہو وہاں جانے کے لئے؟"

ہمم ہمم۔۔۔"اُسنے ہلایا"

آ۔۔۔اگر تمہارے ہاتھ میں ذائقہ ہوتا۔۔۔اگر تمہارا کھانا کھانے پر میرے ٹیسٹ بڈز اپنے" حواسوں میں رہتے تو تم۔۔۔تم اس پلینٹ کی سب سے بہترین لڑکی ہوتی۔۔مگر افسوس سب کچھ پرفیکٹ نہیں ہوتا" اُسنے افسوس سے سر ہلایا.

☆☆☆☆

(ماضی)

وہ لاشعوری طور پر جبل کی عادی ہوتی جارہی تھی, اُسکی باتوں کی۔۔اُسکے لمبے لمبے پیغامات پر مسکرانے کی بلکل ویسے ہی جیسے کوئی شخص ڈرک ایڈیکٹ ہو جاتا ہے۔۔وہ بھی کئی کئی گھنٹے لیپ ٹاپ کھولے اُسکی منتظر رہتی

حریم کی موت کے بعد بس وہی تھا جس سے وہ اب کبھی کبھار اپنے دل کی کہہ لیا کرتی تھی۔۔

حریم کمال اور اکبر احمد کو روڈ ایکسیڈینٹ میں مروایا گیا اور پھر بڑی صفائی سے اُس قتل کو ایک حادثے کا نام دیا گیا صبیح اور صائم اس وقت گاڑی میں نہ ہونے کی وجہ سے بچ گئے تھے مگر حریم اور اکبر حادثے کے دوران ہی دم توڑ گئے۔

اور حریم کی موت نے حُر کی بچی کُچھی ہمت بھی چھین لی وہ محتشم کمال سے مزید خفگی کا اظہار کرنے لگی

حریم اور اکبر بھائی آپ کی وجہ سے دنیا سے چلے گئے, اُنہیں بے رحمی سے مروادیا گیا اور آپ اب بھی" یہ سب چھوڑنے کو تیار نہیں۔۔۔" وہ دکھ اور صدمے سے کہہ رہی تھی آنسو لکیر کی صورت اُسکا چہرہ بھگو رہے تھے

اُسکی زندگی اتنی ہی تھی" محتشم کمال نے ایک ہی جملے میں بات ختم کی تھی"

وہ بے حد حیرت سے اُنہیں دیکھے گئی" آپ کو حریم کی موت کا کوئی دکھ کوئی ملال نہیں ڈیڈ۔۔۔" آواز میں تکلیف تھی شکوہ تھا

"حریم تمہاری بہن ہی نہیں میری بیٹی بھی تھی اُس کے جانے کا دکھ مجھے تم سے زیادہ ہے حُر"

آپ کو کتنا دکھ ہے صاف نظر آرہا ہے۔۔۔ اتنا دکھ ہے کہ بیٹی کو دنیا سے گئے ایک ہفتہ ہوا ہے اور" "آپ اپنے سیاسی کارکنوں کے ساتھ جلسے بھگت رہے ہیں

میں جتنی بھی تکلیف میں رہوں حریم کو واپس نہیں لا سکتا۔۔۔ میری پارٹی اور جلسوں کا حریم کی" "موت سے کیا تعلق۔۔۔

"تعلق ہے۔۔۔ آپ کی سیاست کی نزر ہوئی ہے حریم اور اکبر بھائی کی زندگی۔۔"

میں سب جانتا ہوں۔۔۔ بہتر ہے تم اس معاملے سے دور رہو" لہجے میں سختی در آئی تھی"

یعنی آپ سیاست نہیں چھوڑیں گے۔۔چاہے کوئی آپ پر قتل کا الزام لگائے یا آپ کی بیٹی کو قتل"
"کرے۔۔۔

تم میری جگہ ہوتی تو تم بھی یہی کرتی۔۔۔اگر خدا نے تمہیں غلط اور صحیح کے درمیان فرق کرنے کا"
"شعور دیا ہوتا اور تم اپنی آنکھوں کے سامنے غلط ہوتا دیکھتی تب تم بھی یہی کرتی حُر۔۔۔

آپ صحیح ہوتے سچے ہوتے تو اتنے تنہا نہ ہوتے "وہ مزید کہہ رہی تھی"

ہر سچا انسان تنہا ہی ہوتا ہے۔۔۔یہ دنیا کا دستور ہے سچ کے ساتھ بھیڑ نہیں ہوتی ہجوم تو جھوٹ کے"
"ساتھ ہوتا ہے

وہ ٹھان چکے تھے تو وہ بھی بے بس ہوئی تھی

پھر جب اُسکی خفگی بے اثر ثابت ہوئی تو وہ سب چھوڑ کر پیرس چلی آئی کسی سے کچھ کہے بغیر۔

وہ جب بھی اُس ٹروما کے زیرِ اثر ہوتی تو سب سے دوری اختیار کر لیتی

اور وہاں تیسری بار اُسکی ملاقات رخشندہ سے ہوئی تو بلآخر اُسنے اپنی مشکل اور ذہنی کیفیت کے متعلق
,رخشندہ سے بات چیت شروع کی

پہلی دو ملاقاتیں محض اتفاق تھی اور دونوں ملاقاتوں میں اجنبیت کو گرانے میں پہل رخشندہ نے کی
تھی, تیسری بار خاص طور پیرس وہ اُنہی لوگوں سے ملنے گئی تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس بار پیرس آنے پر اُسے جبل ملے گا جو کہتا تھا پیرس کے لوگ زندہ دل ہیں تم یہاں رہو گی تو دل بدل جائے گا اور واقعی اُسے اپنا دل بدلتا ہوا محسوس ہوا, پیرس نے اُسے اچھے لوگ دیئے تھے براق رخشندہ اور جبل۔۔۔

بہت عرصے سے وہ دونوں صرف چیٹنگ کر رہے تھے, اپنے ٹریمنٹ کی وجہ سے وہ خود بھی اُس سے ملنا نہیں چاہتی تھی مگر آج وہ بے صبری سے اُسکے پیغام کی منتظر تھی آج وہ جبل سے بات کر کے اُس سے ملنا چاہتی تھی, پیرس سے واپسی پر وہ بہت سی باتوں کا اعتراف کرنا چاہتی تھی

گزشتہ دو روز سے اُنکا رابطہ نہیں ہوا تھا اور گزشتہ دو دن اُسے غیر معمولی اور اُدھورے محسوس ہوئے تھے

لیپ ٹاپ کی چمکتی سکرین آنکھوں میں تکلیف کا باعث بنی تو وہ مایوس ہو کے لیپ ٹاپ ایک طرف کھسکانے لگی تبھی مخصوص نوٹیفیکشن کی آواز پر ڈھرکن منتشر ہوئی

وہ جبل کے نام کے ساتھ ایک خاص قسم کی نوٹیفیکشن بیل سیٹ کر چکی تھی جو خاص اُسکے لئے تھی فون میں لیپ ٹاپ پر۔۔۔اور ہر دفعہ اُس خاص دھن پر اُسکی ڈھڑکن یونہی بے ترتیب ہو جاتی نگاہیں مسکرا اُٹھتی

دو دن سے کہاں تھے تم"؟"

تم انتظار کر رہی تھی میرا؟"جوابی پیغام چمکا"

"نہیں۔۔میں صرف پریشان تھی"

کس لئے"؟"

"تمہارے لئے۔۔"

"کیوں؟"

"تم صبح شام مجھے مسیج کرتے ہو بِلاناغہ کرتے ہو۔۔۔دو دن تم غائب تھے پریشان ہونا فطری ہے"

"یہ سن کر اچھا لگا۔۔۔خوشی ہوئی جان کر کہ تم بھی ایک نارمل ہیومن ہو"

"کیا اب تک میں تمہیں ابنارمل لگتی رہی ہوں"

"نہیں!بس غیر فطری حرکتیں کرتی رہی ہو"

جیسے؟"وہ پوچھ رہی تھی"

تم نے اب تک پیرس نہیں دیکھا۔۔۔اگر کوئی پیرس آ کے پیرس کی خوبصورتی سے محروم رہ سکتا ہے"

"تو وہ تم ہو۔۔۔

اُسکے جواب پر وہ مسکرائی تھی

ایک دن میں سارا پیرس تمہارے ساتھ دیکھو گی۔۔۔"

"مگر ابھی میں تم سے ملنا چاہتی ہوں

اُسکا پیغام پڑھتے جبل کی پیشانی کی سلوٹیں گہری ہوئی

"کیوں۔۔۔؟"

"کیا میں تم سے مل نہیں سکتی۔۔۔؟"

ہاں۔۔۔ مل سکتی ہو" اُسکے چہرے پر اُلجھن واضح تھی"

"تو آج شام چھ بجے دریائے سین پر ملتے ہیں, میں وہاں تمہارا انتظار کرو گی"

آج تو ملنا مشکل۔۔۔۔"

وہ ابھی ٹائپ ہی کر رہا تھا کہ وہ جھٹکے سے اُسکے سامنے آیا

تمہیں تھوڑی سی بھی شرم نہیں آرہی یہ سب کرتے ہوئے, تم نے میرے شوشل آکاؤنٹ یوز کیے"
"اُس لڑکی کو بے وقوف بنانے کے لئے۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔" وہ مشتعل ہوتا روبرو آیا"

ویسے ہی جیسے تم نے ہمت کی میرے پرسنل آکاؤنٹ یوز کرنے کی۔۔۔ میرا نام میری شناخت" استعمال کرنے کی

" اپنے ہم نام ہونے کا بہت فائدہ اُٹھایا ہے تم نے حزام داؤد

وہ دونوں آمنے سامنے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے

وہ دونوں ہم نام تھے مگر بے حد مختلف تھے

اس کی بھاری قیمت وصول کی ہے تم نے۔۔ بھول گئے ہو کیا" حزام داؤد سرخ ہوتی آنکھوں سے اُسکی" طرف تکتا بول رہا تھا

مانتا ہوں اُس لمحے پیسوں کی ضرورت تھی مجھے اس لئے تمہاری آفر قبول کی مگر نہیں جانتا تھا کہ تم" کسی پرانی دشمنی یا جھگڑے کی بنا پر اس لڑکی کو ٹارگٹ کروگے, یہ میری غلطی تھی جو ضرورت کے ہاتھوں مجبور ہو کے تمہاری بات مانی

لیکن اب میں مزید اس کھیل کا حصہ نہیں بنو گا۔۔

ملنے بلایا ہے نا تمہیں اُس نے۔۔۔ اتنے باہمت ہو تو جاؤ۔۔۔ جا کے ملو اُس سے اپنی اصلی شناخت کے" ساتھ حزام داؤد کی حیثیت سے نا کہ حزام کریم بن کے

بکواس بند کرواپنی۔۔۔ایک لمحہ لگے گا مجھے اس اپارٹمنٹ سے اُٹھا کر تمہیں باہر پھینکنے میں۔۔۔جس رستوران میں ویٹر کا کام کر رہے ہو وہاں سے باہر نکوالنے میں۔۔۔"حزام داؤد نے غصے سے وران کیا

"یہ تمہارا پاکستان نہیں جہاں تم اپنے باپ دادا کی سیاسی بیک کی بنا کر مجھے دھمکا سکو۔۔۔یہ پیرس ہے ۔۔۔ہاتھ بھی لگایا تو۔۔۔

تو کیا کرو گے تم ہاں۔۔۔بولو"حزام داؤد آگے بڑھتا ہوا بولا تو حزام کریم کو چار قدم پیچھے لینے پڑے"میں نے تمہیں ہائر کیا رہنے کی جگہ دی اُس کام کی پوری قیمت ادا کی جسے تم نے ادھورا چھوڑا۔۔۔اور اب تم میرے سامنے کھڑے مجھے آنکھیں دکھا رہے ہو,وہ بھی اس لڑکی کی خاطر جسکے پاس میں نے تمہیں بھیجا۔۔۔

جو اس قدر ہمدردی کا بخار چڑھ گیا ہے وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔کہیں تم نے اُسے سب بتا تو نہیں دیا,یا حُر "محتشم نے خرید لیا ہے تمہیں جو میرے سامنے کھڑے اُسکی طرفداری کر رہے ہو

حزام کریم اتنا بھی بکاؤ نہیں ہے جتنا تم نے سمجھ رکھا ہے,جہاں تک بات ہمدردی کی ہے تو ہاں مجھے فکر" ہے اُسکی۔۔۔کیونکہ وہ اچھی لگتی ہے۔۔۔آج ہی اُسے سچائی بتا دونگا اپنے کیے کی معافی مانگوں گا,بتاؤنگا اُسے کہ یہ سب میں نے مجبوراً کیا۔۔اور حزام داؤد نے میری مجبوری کا فائدہ اُٹھایا۔۔۔اور۔۔۔

حزام نے آگے بڑھ کر حزام کریم کے جبڑے پر مُکا رسید کیا تو وہ دوہرا ہوتا گال کو سہلاتا پیچھا ہوا

اُسکے ہونٹ کے کنارے سے خون نکلا تھا

کیا کہا تم نے اچھی لگتی ہے وہ تمہیں۔۔۔" ایک گھوسا اُسکے پیٹ پر پڑا تھا"

ناجانے کیوں پر اُسکا" اچھا" لگنا حزام داؤد کو ہر گز اچھا نہیں لگا تھا" اگر مجھے تم اُس کے آس بھی دکھائی دیئے یا میرا پلان خراب کرنے کی کوشش کی تو وہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا حزام کریم ۔۔۔"

"وہ انگوٹھے سے پھٹے ہوئے کنارے کو رگڑتا سیدھا ہوا" تم مجھے روک سکوں تو روک لینا۔۔۔

اُسکی ڈھٹائی پر حزام داؤد کا چہرہ مزید سُرخ ہوا تھا

☆☆☆☆

ایفل ٹاور اپنی تمام تر خُوب صورتی اور رعنائیاں لیے اُسے بے حد دلکش لگا تھا۔ اور یہ خوبصورتی اُسنے پہلی بار محسوس کی تھی ناجانے کتنی ہی دیر وہ مبہوت کھڑی اس لوہے کے مینار کو تکتی رہی تھی, شام ڈھل چکی تھی ڈھنڈ بڑھ رہی تھی فضا اپنے اندر لاکھوں محبتوں کے راز سموئے سانسوں میں خوشبوئیں سی بھرنے لگی تھی

جانتی ہو جس پر کبھی تم نے غور نہیں کیا وہ پُل اور اس کے نیچے بہتا دریائے سین نہ جانے کتنے عہد و پیماں، اظہارِ محبّت کا امین ٹھہرا ہو گا" سین کے پانیوں میں ایفل کا روشنیوں سے چمکتا عکس دیکھ کر اُسے

جبل کی بات یاد آئی تو اُسنے ایک بار پھر سر اُٹھا کر شہرِ محبت کو دیکھا تھا" تو کیا آج یہ میری محبت کا امین ٹھہرے گا۔۔۔" وہ سوچنے لگی پھر بیش قیمتی بریسلٹ نکال کر ہتھیلی پر پھیلائی

جس میں دو حروف انتہائی نفاست اور خوبصورتی سے جڑے تھے کچھ اسطرح سے کہ ایک دوسرے کو مکمل بھی کرتے اور دکھائی بھی نہ دیتے

اُس نے سنا تھا انتظار مشکل ہوتا ہے آج جانا تھا جان لیوا بھی ہوتا ہے اور اُس لمحے حُر کو انتظار کے لمحے عذاب کے لمحے محسوس ہوئے تھے

بریسلٹ کو ہُڈی کی پاکٹ میں ڈالتی وہ دریائے سین کے پُل کی دوسری طرف پھیلے وسیع و عریض سبزے کی طرف بڑھنے لگی

سین کے خوشبوؤں سے معطر پانی میں ٹھہری کروز سیاحوں سے بھرنے لگی تھی

میں شاید ہی کروز پر کبھی بیٹھ سکوں۔۔۔ شاید میں سین کے پانی کو اتنا قریب سے کبھی نہیں دیکھ سکونگی جیسے باقی دیکھتے ہیں ہاتھ بڑھا کر چھو لیتے ہیں" ایک دن وہ جبل سے بات کرتی ہوئی اُسے بتا رہی تھی

کیوں نہیں بیٹھ سکو گی؟" وہ اپنے جوابی پیغام میں اُس سے پوچھ رہا تھا"

پانی کے اندر اُترنا مشکل ہے۔۔۔ اندر اُتری تو ڈوب جاؤ گی" وہ بتانے لگی"

کوئی یونہی تھوڑی ڈوبتا ہے۔۔" مسکراتی ایموجی کے ساتھ وہ ہنستے ہوئے جواب بھیج چُکا تھا"

ڈوب بھی سکتا ہے" اُسنے برجستگی سے جواب دیا تھا"

"تم میرے ساتھ کروز کا سفر کرنا ڈوبنے نہیں دونگا تمہیں"

ایک بار پھر سے اُسکی کہی بات یاد آئی تو اُسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی "میں یہ سفر صرف تمہارے ساتھ ہی کرونگی" سین میں چلتی کروز کو دیکھ کر اُسنے عہد کیا تھا

وہ دور بہت دور سے تقریباً دوڑتا ہوا اُسے قریب آتا دکھائی دیا تھا

کی سیڑھیوں پر بڑھتے اُسکے قدم تھم گئے تھے وہ پوری کی پوری اُسکی (Trocadero)ٹروکاڈیرو جانب گھومی تھی جواب بلکل سامنے تھا

وہ مفلر کو گردن کے گرد لپیٹی اُسے دیکھنے لگی تھی جسکے چہرے پر بکھرا اضطراب بے حد واضح تھا

تم ٹھیک ہو جبل" وہ پوچھے بنا رہ نہیں سکی تھی"

مخالف نے ایک لمحے کے لئے چہرہ اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا پھر کچھ بولنے کے لئے الفاظ ترتیب دینے لگا حلق خشک تھا سانسیں تیز

میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں" وہ اچانک ساری ہمت جمع کر کے بے حد سنجیدگی سے بولا تھا"

"میں بھی تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں"

جو بات میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں وہ سننے کے بعد تم کچھ کہنے کے قابل نہیں رہو گی۔۔۔" وہ اُسکے چہرے کی طرف دیکھتا کہہ رہا تھا

حُر کی مسکراہٹ معدوم ہوئی نگاہوں میں حیرت در آئی وہ سوالیہ نگاہیں اُسکے چہرے پر گھاڑے اُسے دیکھ رہی تھی

"کچھ چیزوں کی سچائی بتانی ہے تم کو۔۔"

تم کیا بول رہے ہو اور۔۔۔۔"

کی Trocadero اتنا عرصہ تم جس سے بات کرتی رہی وہ میں نہیں تھا۔۔۔ جس سے آج تم ملنے" سیڑھیوں پر کھڑی ہو وہ بھی میں نہیں ہوں۔۔۔

تم نے جس شخص کو جبل کا نام دیا وہ میں نہیں ہوں حُر۔۔۔

میرا نام حزام کریم ہے مجھے حزام داؤد نے ہائر کیا تھا میں پیسے لے کر ایسے چھوٹے موٹے کام کرتا رہتا ہوں مگر یہ کام اُس نوعیت کا نہیں تھا اس کی سنگینی کا اندازہ مجھے بہت بعد میں ہوا۔۔۔

مڈر کڈ نیپنگ۔۔۔ میں ایسے معمالات میں کبھی نہیں پڑتا اس بار کیسے۔۔۔۔۔

وہ بول رہا تھا بولتا جا رہا تھا اور وہ آنکھیں پھیلائے دم بخود کھڑی صرف اُسکا چہرہ تک رہی تھی چہرے کی رنگت سفید پڑتی جا رہی تھی اُسے ٹروکا ڈیرو کا پورا چبوترہ گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا

وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔ حزام داؤد کا اس سب سے کیا لینا دینا وہ سُن ہو چکی تھی

حزام داؤد نے تمہیں ٹریپ کر کے کڈنیپ کرنے کے پیسے دیئے تھے مجھے, اُسکے بعد میرا کام ختم۔۔۔"

جب میں نے مزاحمت کی انکار کیا تو اُسنے مجھے دھمکی دی اور میرے سارے سوشل اکاؤنٹ ہیک کر لیے۔۔۔ لیکن اُسکی مخالفت کے باوجود میں نے تم تک ساری سچائی پہنچا دی ہے آگے کیا کرنا ہے تم بہتر جانتی ہو۔۔۔ مگر مجھے اب اس سب سے دور رکھنا۔۔۔ میرا نام کہیں نہیں آنا چاہیئے۔۔۔ اسے میری التجا سمجھ لو"

وہ ہونک بنی اُسے دیکھ رہی تھی

تو کیا۔۔۔ وہ سب تم ایک۔۔۔" وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیا پوچھے۔۔۔ کونسا سچ جانے"

کیا تم ویٹنری ڈاکٹر۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں ہوں وہ سب ڈرامہ تھا, حزام داؤد کا پلان تھا, اُس نے ایسا کیوں کیا میں نے جانتا۔۔۔"

پر۔۔۔ پر تم نے ایسا کیوں کیا؟" بے حد مدھم لہجے میں وہ کرب سے بولی تھی"

مجھے معاف کر دو میں تو شرمندہ۔۔۔"

کریم تم جاؤ یہاں سے۔۔۔" لہجے کو مضبوط کرتی بے تحاشا حیرت کے باوجود وہ خود کو سمبھالتی ہوئی" بولی تھی

پر تم۔۔۔"

میں نے کہا جاؤ۔۔۔۔"وہ حلق کے بل چلائی"

حزام کریم پلٹ گیا پھر رک کر گردن موڑ کر حُر کو دیکھا وہ ساکت کھڑی تھی نگاہیں فرش پر جمائے۔۔۔

وہ چند سیکنڈز اُسے دیکھتا رہا پھر تیزی سے چلنے لگا کچھ فاصلے پر ہی حزام داؤد نے اُسکے بڑھتے قدموں کو روکا تھا

حُر نے دور سے اُسے دیکھا تو سارا خون جیسے منجمد ہوا تھا

وہ بہت عرصے بعد یوں اُسکی نگاہوں کے سامنے آیا تھا بلکل اچانک۔۔۔ غیر متوقع۔۔۔ مگر وہ لمحے کی تاخیر کے بنا پہچان گئی تھی فاصلے کے باعث اُسکے نقوش نمایا نہیں تھے پھر بھی وہ جان گئی

تھی کہ فاصلے پر کھڑا حزام داؤد تھا

وہ کریم کا کالر پکڑے اُسے کچھ کہہ رہا تھا جبکہ کریم اُسکی کلائی پکڑے اپنا کالر چھڑوا رہا تھا"

حُر کے لئے وہ تمام تر سچائی اور اب یہ۔۔۔اُسکے لئے قدموں پر کھڑے محال ہوا تھا

وہ دونوں اب اونچی آواز میں بول رہے تھے اتنی اونچی آواز میں کہ آس پاس سے گزرتے سیاح دونوں پر نگاہ ڈالتے چند سیکنڈ رُکتے اور پھر سے چلنے لگتے

حزام کریم نے حزام داؤد کی گرفت سے اپنا گریبان چھڑوالیا تھا حزام داؤد انگلی اُٹھا کر نا جانے اُسے کیا کہہ رہا تھا شاید سچائی بتانے پر اُسے دھمکا رہا تھا

کریم اَن سنی کرتا وہاں سے ہٹا تھا اور تیز تیز قدم اُٹھاتا آگے بڑھ گیا جبکہ حزام داؤد ضبط کی کوشش کرتا جبڑوں پر دباؤ ڈالنے لگا حُر چند قدم آگے بڑھی تو حزام کی نگاہ بے ساختہ اُس پر گئی چہرے کے تاثرات مزید بگڑے جبکہ حُر بنا کسی تاثر کے اُسے دیکھے گئی

نگاہوں میں محض شکایت نہیں تھی بہت کچھ تھا۔۔کچھ ایسا جو اب سامنے والے کے وجود کو جھُلسا رہا تھا اُسنے اپنی سیاح جیکٹ کو جھٹکا دیا تھا

رویئے میں اور چہرے پر زرا بھی ندامت نہیں تھی اُسنے قدم اُٹھائے تو حُر نے گھبراہٹ کے عالم میں چاروں طرف دیکھا صرف ایفل ہی نہیں اُسے وہاں موجود ہر شخص ساکت محسوس ہوا تھا حتی کہ وہ

نوبیاہتا جوڑا بھی جو ٹروکاڈیرو کی سیڑھیوں پر اُس سے آگے اوپری سیڑھیوں پر کھڑا خوشی سے تصاویر بنوا رہا تھا جن کو وہاں کھڑی وہ کافی دیر تک دیکھتی اور سراہتی رہی تھی

یکدم اُسے وہ کھکھلاتا جوڑا اداس دکھائی دیا تھا

حزام قدم قدم چلتا قریب آرہا تھا اُنکے مابین فاصلہ سمٹتا جارہا تھا

میں اُس سے ایک بار ملنا چاہتی ہوں ڈاکٹر براق۔۔۔"اُسے اپنے الفاظ یاد آئے تھے"

ہاں وہ اُس سے ملنا چاہتی مگر اس طرح سے نہیں۔۔۔اس انداز میں۔۔۔۔وہاں اُس جگہ اُس لمحے نہیں۔۔۔

اُس کے بڑھتے قدم دیکھ کر یک دم وہ حواسوں میں آئی ہاتھ میں پکڑی بریسلٹ کو مٹھی میں زور سے دبایا اور بنارُکے بڑی تیزی سے اُسکے نزدیک سے گزر گئی اتنی تیزی سے کہ چند منٹوں میں وہ اُس سے دور ہوتی بہت سا فاصلہ طے کر گئی تھی

☆☆☆☆☆

وہ ایفل ٹاور سے نکل آئی تھی حزام داؤد کو پیچھے بہت پیچھے چھوڑ آئی تھی مگر ذہن اب بھی سناٹوں کی زد میں تھا وہ کچھ بھی سوچ نہیں پا رہی تھی سوچنے کی ہمت ہی نہیں رکھتی تھی

وہ کوئی اور بن کے اُس سے جھوٹ بولتا رہا تھا وہ اُس پر اعتبار کرتی رہی تھی کیوں کرتی رہی تھی اُس نے خود سے سوال کیا تھا ہتھیلی میں موجود بریسلیٹ اب بھی مضوطی سے بند مٹھی میں قید تھی

پیرس کی ہوائیں پہلے بھی کچھ کم سرد نہیں تھی مگر اُس لمحے حُر کو وہاں کی ہوائیں مزید سرد محسوس ہوئی تھی جو اُسکے وجود کے اندر داخل ہوتی اُسے فنا کر رہی تھی۔۔۔

وہ بے حد دل گرفتگی سے اُس شہر کو دیکھنے لگی۔۔۔ حیرت سے۔۔۔ حسرت سے۔۔۔ اُس شہر کو جو

شہرِ محبت تھا، جہاں رنگوں کی قوسِ قزح فضا کو ہمہ وقت حسین و رنگین بنائے رکھتی تھی, جس کی گلیوں, شاہ راہوں, دریاؤں, پُلوں اور قدیم و جدید مقامات, غرض ہر جگہ ہر ہر گوشے سے گویا اظہارِ محبّت کا باقاعدہ اعلان ہوتا محسوس ہوتا تھا

مگر وہ شہر اُس سے بہت کچھ چھین گیا تھا وہاں کی ہوائیں اُسکے حق میں نہیں تھی

اُسے ایک ایسے شخص سے محبت ہوئی تھی جسے وہ قابلِ نفرت جانتی تھی

دکھ محبت پر نہیں تھا اُس شخص سے محبت ہونے پر تھا اور اُس سے کہیں زیادہ ملال اعتبار سونپنے کا تھا ہوش و حواس کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد زندگی میں پہلی بار۔۔۔ ہاں پہلی بار اُس نے کسی پر اعتبار کیا اور اب اُس ٹوٹے مان کی کرچیاں اُسکی آنکھوں میں چبھ رہی تھی دل کو لہولہان کر رہی تھی ضبط چھین رہی تھیں۔۔۔

شانزے لیزے کی سڑیٹ کو بے حد عجیب نگاہوں سے دیکھتی کچھ دن پہلے وہ عین اُسی جگہ کھڑی تھی بے حد خوش بہت مطمئن کتنا فرق تھا کل اور آج میں۔۔۔احساسات میں۔۔۔

جذبات بدلے تو اُسے روشنی میں نہائی ہوئی وہ ٹورسٹ اسٹریٹ ویران لگی تھی جیسے اُسکے اندر کی ویرانی نے وہاں کی رونق کو نگل لیا ہو, مگر سب کچھ تو پہلے جیسا ہی تھا سیّاحوں کا ہجوم ویسے ہی رواں دواں تھا مختلف اشیاء اور انواع و اقسام کے خورونوش سے مزّین ہوٹلز لوگوں سے بَھرے ہوئے تھے بلکل ویسے ہی جیسے ہمہ وقت پُر رونق رہتے تھے سیاح اور مقامی لوگ پیرس نائٹ کے نظارے کرتے شانزے لیزے کی مرکزی شاہ راہ پر چلتے ہنستے بولتے تصاویر لیتے گلیوں میں نکلتے جا رہے تھے جہاں نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنی ہیوی بائیکس کے ساتھ کھڑے مشروبِ مغرب اور سگریٹ پھونک رہے تھے۔

ہر طرف مختلف روپ، بہروپ دھارے مقامی نوجوان لڑکے, لڑکیاں اُس سرد حسین شام سے پوری طرح لُطف اندوز ہو رہے تھے۔ریستوران, اور کافی شاپس کے ویٹرز ہاتھ ہلا ہلا کر راہ گیروں کو متوجہ کرتے اندر آنے کی دعوت دے رہے تھے جیسے وہ ہمیشہ کیا کرتے تھے

سب ویسا ہی تھا۔۔۔مگر سب ویسا نہیں تھا

اُس نے مٹھی میں قید بریسلیٹ کو عین نگاہوں کے سامنے کیا ایک ہفتہ قبل جب وہ وہاں بریسلیٹ بنوانے آئی تھی تو نا جانے کتنے ڈیزائنز کی بریسلیٹ دیکھتی رہی پھر اُسنے فرانسیسی لڑکے جو اُس جیولری

شاپ کا مالک تھا کو بے حد مشکل اور ٹوٹی پھوٹی فرینچ میں اُس بریسلیٹ کا ڈیزائن بتایا جسے خاص طور پر وہ کسی کو تحفے میں دینے کے لئے بنوانا چاہتی تھی

لڑکا فرینچ بولنے میں اُسکی جدوجہد کو داد دیتا اُسے سراہنے لگا تھا پھر اُس شاپ سے باہر نکلنے سے پہلے تحفے سب دیتے ہیں مگر جسطرح آپ دے رہی ہیں ویسے "اُسے روک کر فرینچ میں کہنے لگا نہیں۔۔۔ آپ جس کسی کو بھی یہ تحفہ دے رہی ہیں بہت دل سے دے رہی ہیں اور میں اِسے دل سے بنانے کی کوشش کرونگا۔۔۔ کیونکہ دل سے دی جانے والی چیزیں بہت پُرکشش ہوتی ہیں مخالف کو "آپ کے دل کی جانب متوجہ ضرور کرتی ہیں

وہ کچھ الفاظ سمجھی تھی کچھ نہیں پھر بھی مسکراتی ہوئی سر ہلا گئ۔

☆☆☆☆

(حال)

اگلے روز شام چار بجے وہ دونوں وہاں موجود تھے, ایس پی کا نام سنتے ہی پہلے تو وہ لڑکی کچھ پریشان ہوئی پھر چہرے کو بشاش کرتی حدیقہ اور اُبان کو اندر آنے کا راستہ دیا

آپ لوگ یہاں کس سلسلے میں آئے ہیں۔۔۔؟" پچیس چھبیس سالہ لڑکی نے جھجھکتے ہوئے پوچھا"

ڈاکٹر ہشام کے متعلق تفتیش کرنی ہے, جو محتشم کمال کے اپریشن اور فوری ڈیتھ کے بعد اچانک ہی" یہاں سے غائب ہو گئے, جس ملک میں وہ گئے تھے وہاں نہیں ہیں کہاں ہیں یہ کوئی نہیں جانتا" حدیقہ نے مخصوص بارعب سے لہجے میں بغیر تمہید باندھے کہا تو سامنے بیٹھی لڑکی کے چہرے کا رنگ فق ہوا

"کیا آپ بتائیں گی کہ آپ کے فادر کیوں غائب ہیں؟"

آپ میرے پاپا کے متعلق سوال کیوں کر رہی ہیں مجھ سے, انہوں نے کیا کیا ہے؟" سارا خود کو" سمبھالتی ہوئی بولی

یہ سوال تو میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھونگی کہ آخر انہوں نے ایسا کیا کیا ہے جو اُنہیں اتنی مراعات" "لے کر راتوں رات فرار ہونا پڑا

میں کچھ نہیں جانتی وہ کہاں ہیں, پچھلے ایک سال سے میرا اُن سے کوئی رابطہ نہیں" خوف کو چھپاتی وہ" تیزی سے بولی

"یہ کیسے ممکن ہے, آپ اُنکی اکلوتی اولاد ہیں وہ آپ سے اپنا رابطہ کیسے ختم کر سکتے ہیں؟"

"میں آپ سے کہہ رہی ہوں ایس پی صاحبہ میں۔۔میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔"

اچھی طرح سے سوچ سے لیں سارا! کیا آپ واقعی کچھ نہیں جانتی۔۔۔کیونکہ ڈاکٹر ہشام تک تو ہم پہنچ" ہی جائیں گے اگر وہ کسی بھی معاملے میں ملوث ہوئے تو وہ اپنی سزا ضرور بھگتے گے اور آپ اُنکے جرم کو

چھپانے میں اُنکا ساتھ دینے کے لئے برابر کی شریک ہیں اس لئے آپ بھی۔۔۔۔" حدیقہ نے بہت کچھ جتاتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑا

اگر آپ کسی سے ڈر رہی ہیں تو بے فکر رہیں آپ کی پروٹیکشن ہماری ذمہ داری ہے آپ ہر طرح سے" سیو ہونگی, کسی بھی معاملے میں آپ کا نام نہیں آئے گا" اُبان نے یقین دلایا تھا

ہم سیاسی لوگ نہیں ہیں آپ پلیز مجھے اور میری فیملی کو اس سب میں نہ گھسیٹیں, ہم کومن سیول" لوگ سیاستدانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے" اُسنے خوف کے عالم مکس ملتجیانہ لہجے میں التجا کی تو اُسکی بات پر حدیقہ اور اُبان نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

آپ کو کیسے معلوم یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے یا سیاستدان انوالو ہیں اس میں؟" حدیقہ نے ابرو اُٹھا کر" سوال کیا تو سارا کے پیروں سے زمین نکلی تھی

میں آپ سے کہہ چکی ہوں کہ کچھ نہیں جانتی پھر آپ بغیر کسی وجہ کے میرے گھر آ کے مجھ سے" سوال جواب کیوں کر رہے ہیں" آواز میں لرزش تھی

دیکھیں سارا! اُبان گھٹنوں پر دباؤ ڈال کر تھوڑا آگے ہوا" ابھی آپ سے آپ کے گھر میں باعزت طریقے سے چند سوال پوچھ رہے ہیں جن کا اگر آپ ہمیں سچائی سے جواب دیں گی تو عدالت اور پولیس اسٹیشن کے دھکے کھانے سے بچ جائیں گی, ہم جو سوچ رہے ہیں اگر وہ سچ ہے اور اسکے پیچھے

اوپوزیشن کے بندے ہیں جن کا نام یا جنکی پارٹی کا نام آپ جانتی ہیں تو یقین رکھیں سچ سامنے آنے پر
"بھی آپ محفوظ رہیں گی آپ کی فیملی کو کچھ نہیں ہو گا

میں۔۔۔وہ بے حد گھبرائی ہوئی شش و پنج میں مبتلا تھی"

اُبان ٹھیک کہہ رہا ہے سارا اگر آپ سچ بولیں گی تو بحثیت ایس پی نہیں بلکہ بحثیت عورت یقین دلاتی"
ہوں کہ آپ کو کچھ نہیں ہو گا آپ کی پروٹیکشن میری ذمہ داری ہے" حدیقہ نے اب کے دھیمہ لہجہ
اپنایا تھا

وہ کچھ دیر خاموشی سے ان دونوں دیکھے گئی پھر ہمت جمع کر کے بولی" میں زیادہ کچھ نہیں جانتی مگر اتنا
ضرور جانتی ہوں کہ پاپا پر بہت دباؤ ڈالا گیا تھا اُنہیں دھمکی دی گئی تھی کہ اگر محتشم کمال کا آپریشن
کامیاب ہوا تو نہ صرف اُنکا کریئر تباہ ہو گا بلکہ اُنکی جان کو بھی خطرہ ہو گا جب پاپا نے انکار کیا تو انہوں پاپا
کو مجھے مارنے کی دھمکی دی انہوں نے ہر راستہ بند کر دیا اس لئے۔۔۔پاپا کو مجبوراً یہ سب کرنا
پڑا۔۔۔وہ ایسے انسان نہیں ہیں وہ میری خاطر مجبور ہو گئے تھے انہوں نے ہماری زندگی تنگ کر دی
تھی۔۔۔" وہ آنکھوں میں خوف اور نمی لیے بولتی جا رہی تھی

"کس نے دھمکایا آپ کو کس نے کیا یہ سب؟"

رئیس۔۔۔رئیس نام ہے اُسکا۔۔۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر بولی"

اور اب پیروں سے زمین نکلنے کی باری اُبان کی تھی۔۔۔وہ بے یقینی سے سارا کو دیکھنے لگا

ہوش میں تو ہیں آپ۔۔۔رئیس تو داؤد فیملی کا وفادار ہے اور آپ۔۔۔"وہ یکدم اپنی جگہ سے کھڑا" ہوا تھا

حدیقہ نے اُسکا بازو تھاما آنکھوں کے اشارے سے اطمینان رکھنے کو کہا"

اس کے علاوہ کیا جانتی ہو؟"حدیقہ کا اطمینان برقرار تھا"

اور کچھ نہیں جانتی۔۔۔جن دنوں محتشم کمال ہسپتال تھے تب رئیس نامی وہ شخص یہاں آیا تھا پاپا کو" "وارن کیا بس اتنا ہی جانتی ہوں میں

"اور ڈاکٹر ہشام اُن سے کب بات ہوئی؟کیا اُن سے کچھ پوچھنے کی کوشش نہیں کی؟"

نہیں!اور پچھلے کچھ دنوں سے وہ واقعی مجھ سے رابطے میں نہیں ہیں میں اُن کے لئے بہت فکر مند" ہوں۔۔"وہ بے بسی بولی تھی

ٹھیک ہے سارا!اگر تمہارا اُن سے رابطہ ہو تو سب سے پہلے مجھے اطلاع دینا یا اگر تمہارے پاس کوئی اور" معلومات ہوں جو تم بتانا چاہو تو۔۔۔"حدیقہ کے کہنے پر وہ نم آنکھوں سے سر ہلا کر رہ گئ .

☆☆☆

مجھے اُس لڑکی کی بات میں کوئی سچائی نظر نہیں آتی, مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ رئیس۔۔۔" اُبان نے جھنجھلا کر ہاتھ میز پر مارا تھا

وہ دونوں اب شہر کے مشہور ریستوران میں بیٹھے تھے اُبان اب تک حیرت میں گھرا تھا حدیقہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اُسکی بات سنتی گہری سوچ میں مبتلا تھی

"یہ سب رئیس نے نہیں کیا یہ سب رئیس سے کروایا گیا ہے"

رئیس کو کون خریدے گا؟" اسنے اچھنبے سے کہا"

"بِکنے والے کا خریدار تو کوئی بھی ہو سکتا ہے"

یہ سب جاننے کے بعد حزام پتہ نہیں کیا کرے گا کیسے ری ایکٹ کرے گا وہ" اُبان پیشانی مسلتے ہوئے بولا

تمہیں کیا لگتا ہے رئیس کے پیچھے کون ہو گا۔۔۔ کون ہے جس نے محتشم کمال کو مروایا اور اتنی صفائی" سے کہ یہ قتل کسی کو قتل محسوس ہی نہیں ہوا۔۔۔ کسی کا دھیان اسطرف گیا ہی نہیں۔۔۔

"میں اس وقت کچھ بھی سوچنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں حدیقہ۔۔۔ کچھ بھی نہیں"

سب کچھ اتنا سمپل نہیں جتنا بظاہر لگ رہا ہے, رئیس یہ سب کسی کی سپورٹ کے بنا نہیں کر سکتا, اور" اب سوال یہ اُٹھتا ہے کہ اگر محتشم کمال کے قتل میں رئیس ملوث ہے تو پھر باقی سب جو ہوتا آیا ہے کیا اُس میں رئیس کا ہاتھ ہے" حدیقہ اُبان کی جانب دیکھتی کہہ رہی تھی

ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔۔۔" وہ پیشانی پر آیا پسینہ صاف کرتا بولا"

"حُر اور حزام کب تک یہاں پہنچے گے ؟"

پہنچنے والے ہونگے۔۔۔" وہ گھڑی کی طرف دیکھتا خاموش ہوا پھر توقف کے بعد بولا حدیقہ ! کیا حُر کو' یہ سب بتانا چاہیئے اتنی جلدی۔۔۔ بغیر کسی نتیجے پر پہنچے ؟" وہ استہفامیہ ابرو اُٹھاتا مستفسر تھا

بتانا تو ہو گا, اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتے ہیں وہ بھی تب جب دشمن وفاداری کے روپ میں آپ کے" بلکل سامنے ہو۔

"تم سب کو رئیس سے محتاط رہنا پڑے گا, ہماری ایک چھوٹی سی غلطی بہت سے نقصان کروا سکتی ہے

حدیقہ کہہ رہی تھی اُبان نے سر ہلایا

کچھ دیر بعد حُر محتشم اور حزام داؤد گارڈز کے ہمراہ ریستوران کا داخلی دروازہ عبور کر رہے تھے

اُبان کی بے چینی میں اضافہ ہوا تھا حدیقہ نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

حزام نے ہاتھ کھڑا کر کے گاڈز کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا

او! تو اُبان بھی یہاں ہے حدیقہ بھی۔۔۔ کیا آج حدیقہ کے ساتھ ڈنر کا پلان ہے؟" حُرنے کونے کی قدرے الگ تھلگ میز پر اُن دونوں کو بیٹھے دیکھا تو حزام کی طرف زرا سا سر گھماتی بولی

"میں نے کسی کو ڈنر پر نہیں بلایا, حدیقہ نے ہمیں یہاں بلایا ہے کیوں بلایا نہیں جانتا۔۔۔"

آہاں" حُرنے حیرت سے گردن سیدھی کی"

اب وہ دونوں میز کے قریب پہنچ چکے تھے جہاں حدیقہ اور اُبان براجمان تھے۔

☆☆☆

رئیس۔۔۔ تم رئیس کی بات کر رہے ہو رئیس کی۔۔۔؟" نگاہوں میں حیرت لیے وہ لفظوں کو دوہرا رہا تھا جیسے اُبان کی عقل پر شک گزرا ہو

یہ رئیس ہی کی بات کر رہا ہے حزام" حدیقہ نے یقین دلانا چاہا"

وہ جتنا حیران تھا حُر اُتنی ہی ریلیکس بنا کسی تاثر کے وہ اُبان اور حدیقہ کی بات سنتی ساتھ ساتھ سٹرابیری شیک کے چھوٹے چھوٹے سِپ لے رہی تھی جبکہ حزام کی کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی

حدیقہ کے کہنے پر اُسنے ایک ترچھی نگاہ اپنے ہمراہ بیٹھی حُر پر ڈالی "آپ سن رہی ہیں؟" ناچاہتے ہوئے بھی اُسے پوچھنا پڑا تھا

حُر نے حزام کی آنکھوں میں دیکھ کر سر کو جنبش دی

آپ کچھ کہیں گی نہیں؟" حزام نے رُک رُک کر کہا تو بولی "ری ایکٹ کرنے سے کیا ہو گا مسٹر حزام۔۔۔

اس سب کے پیچھے کوئی ہے یہ بات ہم سب پہلے سے جانتے تھے آج رئیس کا چہرہ بے نقاب ہوا ہے کل وہ شخص سامنے آئے گا جس نے رئیس سے یہ سب کروایا۔۔۔

رئیس نے اُس ڈاکٹر کو اُکسایا دھمکایا کہ وہ۔۔۔۔وہ کمال انکل کو۔۔۔۔اُسکے اطمینان کو دیکھتا مزید حیران ہوتا جملہ ادھورا چھوڑ گیا

"اگر میں کہوں کہ میں یہ پہلے سے جانتی تھی تو کیا یقین کریں گے میرا؟"

اُن تینوں نے ایک ساتھ گردن گھما کر حُر کی طرف دیکھا تھا

واٹ! آپ جانتی تھی انکل کمال کو قتل کیا گیا ہے؟" اُبان چہرے پر تعجب لیے مستفسر تھا"

حزام ساکت ہوتی پتلیوں سے اُسے دیکھے گیا

"ہاں! میں جان گئی تھی کہ رئیس ڈیڈ کے قتل میں انوالو ہے"

"تو آپ نے مجھ سے یہ سب کیوں چھپایا؟"

"کیونکہ آپ میرا یقین نہ کرتے۔۔۔"

آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں"؟ حزام اُسکی طرف دیکھتا غصے اور حیرت سے کہہ رہا تھا"

"جانتی ہوں آپ کو اس لئے۔۔۔۔"

"اور ئیلی۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتا کرسی سے پشت ٹکا گیا انداز یوں تھا جیسے "بڑا جانتی ہو مجھے"

حُرا اگر آپ یہ بات جانتی تھی تو کسی سے شیئر کرتی رئیس ہمارے سامنے تھا اگر وہ محتشم کمال کے قتل" میں انوالو ہو سکتا ہے تو وہ کسی دوسرے کا قتل بھی کر سکتا ہے" حدیقہ نے حزام سے نگاہ ہٹا کر حُر کی جانب دیکھا تھا

رئیس اس سب کا حصہ ہے اُس نے یہ سب کسی کے کہنے پر کیا مگر وہ یہ سب کرنا نہیں چاہتا" "تھا۔۔۔ اس لئے میں نے رئیس کے معاملے میں خاموشی اختیار کی

آپ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتی ہیں؟" حزام ایک اُچٹتی نگاہ اُس پر ڈالتا بولا پیشانی کے بل گہرے" ہوئے تھے

ڈیڈ کی ڈیتھ کے بعد مجھے اُنکے کوٹ سے ایک پلے کارڈ ملا تھا

جس میں لکھا تھا

"موت کے کارڈ پر نگاہ رکھو"۔۔۔"وہ دیکھو جو حقیقت ہے وہ نہیں جو دکھائی دے رہا ہے"

"its the death card not the king...."

ساتھ رکھے ہینڈ بیگ سے کارڈ میز پر رکھتی وہ کارڈ پر سیاہ روشنائی سے لکھے الفاظ دوہرا رہی تھی

حدیقہ نے ہاتھ بڑھا کر میز کے وسط پر رکھا کارڈ اپنی طرف کیا

جہاں مِٹے مِٹے وہی الفاظ لکھے تھے حدیقہ نے زیرِ لب وہ الفاظ دوہرائے

its the death card.....

death card

وہ پُر سوچ نگاہوں سے کارڈ کو دیکھتی بار بار کہہ رہی تھی

"is the Ace of the spades"

وہ نتیجے پر پہنچی تھی

ایکزیکلی۔۔۔"از دی ایس آف سپیڈز۔۔۔۔۔"حُر نے ہاں میں ہاں ملائی تاثرات یوں تھے جیسے "
حدیقہ کے بات سمجھ جانے پر مطمئن ہوئی ہو

اُبان اور حزام نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا

آپ دونوں کس بارے میں بات کر رہی ہیں۔۔۔"اُبان نے حدیقہ کے ہاتھ میں موجود کارڈ کو دیکھتے "
ہوئے مداخلت کی

دیکھو یہاں لکھا ہے موت کے کارڈ پر نگاہ رکھو۔۔۔"حدیقہ نے دوہرایا"

تو۔۔؟!"اُبان بولا"

حزام نے آنکھیں چندھی کی

(ایس) کو ڈیتھ کارڈ بھی کہتے ہیں"حُر نے Ace تو مسٹر ڈیٹیکٹو یہ کہ سپیڈز کارڈ کے کھیل میں "
سمجھانے کی کوشش کی

تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔۔۔کیا اسطرح کے پزل سولو کرنے سے قاتل کا پتہ چل جائے "
گا۔۔۔"حزام نے غصے سے کہہ کر میز پر ہاتھ مارا

بلکل!ہم جان جائیں گے قاتل کون ہے۔۔۔"حُر اُسی کے انداز میں بولی"

رئیلی۔۔۔انداز طنزیہ تھا"جب ہم جانتے ہیں اس کے پیچھے رئیس ہے تو کارڈ کارڈ کھیل کے پزل" کیوں حل کریں۔۔۔

رئیس کا گریبان پکڑیں گے تو ساری سچائی سامنے آجائے گی۔۔۔اینڈ اٹز سمپل۔۔۔"کندھے اُچکا کر کہا

بہت کوئی غنڈوں والی سوچ اور اپروچ ہے آپ کی۔۔۔"

"گریبان پکڑیں گے۔۔۔ہونہہ

تو آپ جو کر رہی ہیں وہ کیا ہے۔۔۔"

حزام!۔۔۔حدیقہ نے پکارا"مجھے لگتا ہے حُر ٹھیک کہہ رہی ہے رئیس پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہیں ہے,جو رئیس کے پیچھے ہے تمہیں کیا لگتا ہے اُسکی نظر رئیس پر نہیں ہو گی۔۔۔جو رئیس جیسے بندے کو خرید سکتا ہے وہ اتنا آسان ہدف نہیں ہو گا ہمارے لئے۔۔۔

یہ وقت جذبات میں آ کے معمالات بگاڑنے کا نہیں ہے بلکہ سوچ سمجھ کر قدم اُٹھانے کا ہے تا کہ "نقصان کم سے کم ہو

حزام نے سانس خارج کی حُر نے اُسے مکمل طور پر نظر انداز کیا

تو ایس ڈیٹھ کارڈ ہے اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟"اُبان نے پانی کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے پوچھا"

یہ نوٹ جس نے لکھا ہے در حقیقت اُس نے ہمیں قاتل تک پہنچنے کا راستہ بتایا ہے"

جیسے اُس نے لکھا کہ ڈیتھ کارڈ پر نظر رکھو۔۔۔تو سپیڈز میں ڈیتھ کارڈ ہوا ایس۔۔۔۔

کا ہیڈن مینیگ ہے Ace اور

"symbol of strength and authority"

اس کو نہ دیکھو جو دکھائی دیتا ہے۔۔۔یعنی وہ تلاش کرو جو چھپا ہوا ہے۔

اس کا مطلب کہ پاور میں کون نظر آتا ہے۔۔۔؟

کنگ۔۔۔"اُبان نے پیشانی کھجاتے ہوئے جواب دیا"

بلکل۔۔۔۔لیکن اسٹرینتھ اور ایتھوریٹی اِیس کے پاس ہے یعنی قاتل کے پاس۔۔۔۔ماسٹر مائنڈ کے پاس۔۔۔۔

حسیب آیا؟"پارلر سے گاڑی کی طرف جاتی وہ ایک بار پھر پوچھ رہی تھی۔"

ناجیہ کا سر نفی میں ہلا تھا۔

"تم نے اُسے فون کیا بات ہوئی تمہاری؟"

کتنی بار ٹرائی کیا لیکن نمبر بند ہے, ہو سکتا ہے کوئی ضروری کام ہو" وہ اُسکے برائیڈل ڈریس کو سیٹ" کرتی اُسکے ہمراہ گاڑی میں سوار ہوتی بتانے لگی۔

"ناجیہ کتنا بھی ضروری کام ہو وہ میری شادی کا فنکشن مس نہیں کر سکتا"

"تم کیوں اتنا سوچ ہو رہی ہو آجائے گا"

ہمم وہ سر ہلا گئی۔

☆☆☆

"تم کہاں ہو؟ آج میں اور ممی تمہارے گھر آئے تھے سر وینٹ نے بتایا تم گھر پر نہیں مُلک سے باہر ہو"

ایک میٹنگ تھی اُسی کے لئے آنا پڑا کافی عرصے سے ملتوی ہو رہی تھی کبھی اُنکی طرف سے کبھی میری" "طرف سے

تمہاری میٹنگ میری شادی اٹینڈ کرنے سے زیادہ ضروری تھی۔ یہاں سب تھے ایک تم نہیں" "تھے۔ ممی پاپا بار بار پوچھ رہے تھے بلکہ سب پوچھ رہے تھے

"ضروری نہ ہوتی تو کینسل کر دیتا فریال"

واپس کب آرہے ہو؟" وہ غصے سے پوچھ رہی تھی"

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ویسے بھی ماں کے جانے کے بعد اب وہاں دل نہیں لگتا میرا"

اس بات کا ادراک تمہیں آٹھ ماہ بعد ہو رہا ہے۔ پچھلے آٹھ ماہ سے بھی تم یہاں اکیلے رہ رہے"
"ہو۔ وہاں تو اور بھی اکیلے ہو گے تم۔۔ یہاں میں ہوں، ممی ہیں، ناجیہ، شعیب اور باقی فرینڈز بھی ہیں

"ہمم"

"ہمم کیا؟ بتاؤ مجھے واپس کب آؤ گے؟"

"جب دل سمبھل جائے گا" وہ کہنا چاہتا مگر اُسنے کہا کچھ اور تھا "جب کام ختم ہو جائے گا تو آ جاؤنگا"

تم جلدی اپنا کام ختم کرو اور واپس آؤ۔۔ پھر میں کوئی بہت اچھی سی لڑکی دیکھ کر تمہاری شادی"
"کرواؤں گی ممی اور ناجیہ بھی یہی کہہ رہی ہیں

تمہیں ناجیہ اور شعیب کو اپنی اپنی شادی کے بعد سے میری فکر کیوں ستانے لگی۔ کیا تم تینوں کو میرا"
سکون برا لگ رہا ہے" وہ خائف ہوا تھا۔

میں کچھ بھی سننا نہیں چاہتی۔ ایک تو تم نے میری شادی کا ایوینٹ مس کر دیا اُس کے بعد اب تم مجھ"
"سے بحث کر رہے ہو

تم سے بحث کر بھی لوں تو جیت نہیں سکتا" وہ مبہم سا مسکرایا"

فلحال میری شادی کا خیال ذہن سے نکال دو اور آنٹی کو بھی منع کر دو میں اس وقت ذہنی طور پر تیار" "نہیں ہوں

"جب اچھی لڑکی سامنے ہو گی تو ذہنی طور پر بھی تیار ہو جاؤ گے"

فریال اس بات کو ابھی یہی ختم کر دیتے ہی، جب واپس آو نگا تب دیکھ لیں گے۔"

"مجھے اپنے بارے میں بتاؤ کیسی گزر رہی ہے اور کمال کیسا ہے

ابھی تو چند دن ہی گزرے ہیں زیادہ تر وقت حفصہ اور حریم کے ساتھ گزرتا ہے میرا۔"

مجھے لگا تھا حریم میرے لئے ٹف ثابت ہو گی لیکن ایسا بلکل نہیں ہے وہ سلجھی ہوئی بچی ہے، حفصہ نے بہت اچھی طرح سمبھالا ہے اُسے۔

کبھی کبھی میں اُسے دیکھ کر بہت حیران ہوتی ہوں وہ محض دس برس میں سو برس جیسے پرسن کی طرح بی ہیو کرتی ہے، اتنی کَام اتنی اینو سینٹ ہے، باتوں کو سمجھتی ہے، ہر کام اپنے وقت پر کرتی ہے۔ محتشم "کی طرح بہت آرگنائزڈ ہے

"یعنی تم خوش ہو؟"

"ہاں اب تک تو ایسا ہی ہے"

"مجھے جان کر خوشی ہوئی فریال کہ تم مطمئن ہو"

"میں تمہیں بھی خوش اور مطمئن دیکھنا چاہتی ہوں حسیب۔۔بس تم جلدی واپس آجاؤ"

میں فون رکھ رہا ہوں فریال" فریال کو پھر سے اُسی موضوع پر پلٹتا دیکھ کر وہ رابطہ منقطع کرنے کے" .لئے پَر تولنے لگا

☆☆☆☆☆

شام پانچ بجے کے قریب اُسے ہوش آیا تھا۔ فریال، حفصہ، صبیح، صائم سب وہاں موجود تھے۔

مگر ڈاکٹر نے فوری طور کسی کو اُس سے ملنے کی اجازت نہیں دی تھی۔

اُسکے ہوش میں آنے کی خبر سنتے ہی میڈیا نے اور دیگر ممبران نے اُسکی جلد صحت یابی کے ہمراہ الیکشن جیت جانے پر مبارکباد دی تھی۔

ڈاکٹر کے لاکھ سمجھانے پر بھی وہ احتشام ملک سے ملنے پر بضد تھی۔

ڈاکٹر پلیز ملک صاحب کو بلا دیں" نقاہت زدہ لہجے میں اُسکے بار بار دہرانے پر ڈاکٹر نے تنگ آکر" احتشام ملک کو پانچ منٹ کے لئے ملنے کی اجازت دی تھی۔

کیسی ہیں آپ؟" تین دن اور دو راتوں میں وہ مرجھا سی گئی تھی۔"

احتشام کی آواز پر اُسنے بھاری ہوتی آنکھیں بامشکل وا کیں

ڈرائیور۔۔۔ڈرائیور ٹھیک ہے" نیم وا آنکھوں سے اُنہیں دیکھتی وہ حادثے کے دوران اپنے ہمراہ" لوگوں کی خیریت پوچھ رہی تھی۔

"احتشام ملک نے نفی میں سر ہلایا"

حر کو اپنی سانس اُکھڑتی ہوئی محسوس

"اور گارڈ۔۔۔؟"

اُنکا کا سر ایک بار پھر نفی میں ہلا تھا۔

آپ کے ساتھ جتنے بھی گارڈ تھے اُن میں سے ایک زندہ ہے مگر وہ بھی بہت زیادہ زخمی ہے، ٹریٹمنٹ چل رہا ہے اسکا بچنے کی کوئی خاص امید نہیں

تمام منظر ایک بار پھر اُسکی نگاہوں میں گردش کرنے لگا۔اُسکی آنکھیں جلنے لگی تھی۔"

مبارک ہو آپ کو ہم جیت گئے ہیں" احتشام ملک نے توقف کے بعد کہا تھا۔"

پولیس آپ کا بیان ریکارڈ کرنا چاہتی ہے۔اگر آپ کو کسی پر شک ہے یا کچھ اور تو۔۔۔

وہ اُسکے تاثرات دیکھنے کی غرض سے خاموش ہوئے مگر اُسکا چہرہ بے تاثر تھا۔

میڈیا نے آپ پر حملے کے بعد حزام داؤد اور برہان کا نام اُچھالا ہے۔ وہ آئے تھے یہاں, میڈیا کے سوالوں پر کہنے لگے کہ آپ کو ہوش میں آنے دیا جائے اُسکے بعد آپ کا بیان ریکارڈ ہو گا۔

اُسکی پتلیاں ساکت تھیں وہ بس خاموشی سے اُنہیں سن رہی تھی۔

آپ کہیں تو پولیس اہلکار کو اندر بھیج دوں؟" احتشام ملک پوچھ رہے تھے۔

"حزام داؤد کہاں ہے؟"

"وہ کل رات چند گھنٹوں کے لئے آئے پھر چلے گئے"

میں پولیس کو۔۔۔"

حزام داؤد سے کہیں میں اُس سے ملنا چاہتی ہوں" نقاہت کے باوجود بھی اُسکی آواز کا رعب برقرار تھا"

مگر بیان سے پہلے پولیس راضی نہیں ہو گی۔ میرے اندر آنے پر مجھ سے بھی سوال کر رہے تھے"
جب ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ خود ملنا چاہتی ہیں تب جا کے خاموش ہوئے" احتشام ملک نے اُسے موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا۔

کیا پولیس حزام داؤد کو روک سکتی ہے۔۔۔؟" وہ ایک ہی جملے میں احتشام ملک کو سب کچھ سمجھا گئی" تھی۔

"احتشام ملک کا سر نفی میں ہلا تھا"ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں

☆☆☆☆

سنا ہے کوئی شدت سے میرا منتظر تھا" حر نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا"

ڈرپ میں انجیکشن کا اضافہ کرتی نرس کے ہاتھوں میں لرزش ہوئی تھی۔

وہ سکرین پر جیسا دکھائی دیتا تھا اُسکی شخصیت اُسے کہیں زیادہ جاندار تھی۔ آواز میں ایک دبدبہ سا تھا جو پل بھر کے لئے سماع کو خوف میں مبتلا کر دیتا۔

حر نے نرس کو جانے کا اشارہ کیا

"یقیناً مجھے زندہ دیکھ کر آپ کو کوئی خاص خوشی تو نہیں ہوئی ہو گی؟"

ذرا سی بھی نہیں۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتا جیبوں میں ہاتھ ڈالے مستحکم چال چلتا قریب آیا۔"

آپ مر جاتیں میں آزاد ہو جاتا۔۔۔ آپ سے اور آپ کی بلی سے میری جان چُھوٹ"
جاتی۔۔پر۔۔چچ۔۔۔

اُسنے افسوس ظاہر کیا

"اس بار بہت خوش قسمت ثابت ہوئی ہیں آپ اور آپ کا دشمن۔۔۔بد قسمت۔۔

بڑی ہمدردی محسوس ہو رہی ہو گی ناں آپ کو میرے دشمن سے؟" وہ اُسکی آنکھیں میں آنکھیں ڈالتی پوچھ رہی تھی۔

"ظاہر ہے دشمن کا دشمن تو دوست ہوتا ہے۔ لیکن یہ جان کر خوشی ہوئی کہ میری دشمن کے مجھ سے بھی بڑے دشمن ہیں

"بڑی ڈیمانڈ ہے حرمحتشم صاحبہ آپ کی۔۔۔ ہر شخص آپ سے جان چھڑوانے پر تُلا ہے

مگر سرِ فہرست تو آپ ہی ہیں۔۔" اُسنے طنزیہ ابرو اُچکائے۔"

"بسترِ مرگ پر ہیں مگر انداز کا تیکھا پن وہی کا وہی"

حوصلہ رکھیں حزام داؤد اتنی جلدی تھوڑی چھوڑ کے جاؤنگی آپ کو۔۔ ممکن ہے اس دیارِ فانی سے" آپ مجھ سے پہلے رخصت ہوں۔۔۔" مسلسل بولنے کی وجہ اُسکے خشک لب مزید خشک ہوئے زبان تالو سے چپکنے لگی۔

آپ کی خواہش کہیں ادھوری نہ رہ جائے۔۔ ایسا ہوا تو اچھا نہیں لگے گا مجھے" کہتے ہوئے وہ ذرا سا جھکا" اور پیالے میں رکھے چمچ میں پانی لے کر حر کے لبوں سے لگانا چاہا۔

آبِ حیات ہوتا تب بھی آپ کے ہاتھ سے نہ پیتی۔۔" اُسنے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔"

حزام نے کندھے اُچکاتے چمچ واپس پانی سے پُر پیالے میں رکھا اور بولا "سوچ لیں!۔۔ گولی سے بچی ہیں کہیں پانی کی پیاس سے نہ مر جائیں"

"آپ کی حسرت پر مجھے ایک شعر بڑی شدت سے یاد آرہا ہے گراں نہ گزرے تو سنا دوں؟"

سنا دیں۔۔ کہتے ہیں مرنے والے کی آخری خواہش کا احترام کرنا چاہیئے ہو سکتا ہے یہی آپ کی آخری خواہش ہو۔۔" وہ مسکراہٹ اُچھالتا بولا۔

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن"

"دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

آپ کی زندگی کے جو بچے کھُچے دن ہیں نا۔۔ میری موت کی آرزو اور انتظار میں ہی تمام ہونگے۔

حزام کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

کیا ہوا؟؟ چلیں چھوڑیں۔۔۔"

ہاں یاد آیا".. وہ یکدم پیشانی پر ہاتھ مارتی بولی "ہر کوئی مبارک باد دے رہا ہے آپ مبارک باد نہیں دیں گے مجھے"

حزام نے آنکھیں چندھی کر کے اُسکی جانب دیکھا تھا

وزیر اعظم بننے کی۔۔۔؟" وہ اُسکی نگاہوں کا مفہوم سمجھتی بولی"

لگتا ہے آپ بلکل ٹھیک ہیں۔۔ اتنی تیزی سے زبان جو چل رہی ہے اس لئے بہتر ہے پہلے بیان ریکارڈ" کروالیں" وہ غصے سے کہتا باہر نکلا

پھر دروازے بند کر کے نرس کو اشارہ کیا جو پہلے سے ہی اُسکے باہر آنے کی منتظر تھی

"اُسکے بلانے پر فوراً آگے بڑھی" یس سر

پیشنٹ کو پانی پلا دیں۔۔۔" بغیر گردن ہلائے کہتا آگے بڑھا اور ساتھ ہی آنکھوں سے رئیس کو اشارہ" .کیا تو اُسنے سینے پر ہاتھ رکھ کے سر کو خم دیا

☆☆☆☆

حر مجھے یہ چاچا بھتیجا ذرا بھی پسند نہیں۔۔ میرا دل چاہتا ہے ان دونوں کو شوٹ کر دوں" صبیح کا غصہ کم" نہیں ہو رہا تھا۔

امم ہمم۔۔۔ گرم گرم سوپ کے باعث اُسکے ہونٹ جلے تو ٹشو سے منہ صاف کرتی بولی"

دل تو میرا بھی یہی چاہتا ہے مگر اُنکا غصہ مجھ پر مت اُتارو" اُسکا اشارہ سوپ کی طرف تھا جسے وہ حر کو" پلاتی اُن دونوں پر برہم ہو رہی تھی۔

اوسوری۔۔"وہ ہاتھ روک کر سوپ باؤل میں چمچ ہلاتی اُسے ٹھنڈا کرنے لگی۔"

ویسے کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔؟"وہ اُسکی طرف دیکھتی پوچھ رہی تھی۔"

کہہ رہے تھے میں پورا رائٹ رکھتا ہوں کہ حر سے کون ملے گا کون نہیں۔۔شوہر بننے کا زیادہ ہی شوق" ہو رہا ہے اُنہیں۔

اور کیا آپ جانتی ہیں اس کیس میں حدیقہ جہان کو حزام داؤد کے کہنے پر ہی انوالوڈ کیا گیا ہے۔احتشام انکل بتا رہے تھے۔

ویسے میں نے بھی دیکھا دونوں کے درمیان اچھی خاصی فرینکنس تھی۔جب آپ بے ہوش تھیں تو وہ "خود یہاں آئی تھی حزام داؤد سے بات چیت کے بعد آفیسر کو کوئی ہدایت کرتی چلی گئی

اچھا۔۔۔"وہ حیرت سے بولی۔"

پر آپ نے یہ کیوں کہا کہ فلحال کسی پر شک نہیں۔۔حزام داؤد کا نام کیوں نہیں لیا آپ نے۔۔"

"کہیں آپ کو اپنے اُس چار دن پرانے شوہر سے ہمدردی تو نہیں ہو رہی۔۔۔

"ہمدردی!۔۔وہ بھی حزام سے۔۔۔سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

"پھر ایسا کیوں کیا آپ نے۔۔"

"صبیح کیا تم اس سیاست سے خود کو دور نہیں رکھ سکتی۔ بہتر ہے تم ان معملات میں نہ پڑو"

کیوں نہ پڑوں۔۔؟ اُسنے ابرو اُچکائے "کیا آپ نے میری بات مانی تھی۔۔۔؟ میں نے بھی تو آپ "سے یہی سب کہا تھا"

صبیح۔۔۔ "اُسنے سانس کھینچتے خفگی سے پکارا۔"

ٹھیک ہے ٹھیک ہے! نہیں کرتی مداخلت۔۔ لیکن آپ اُس چھوٹے پیس کو سمجھا دیں بات بات میں "مجھ سے اُلجھنا چھوڑ دے۔۔ بلکہ بہتر ہو گا وہ مجھے نظر آنا بند ہو جائے"

"تم بھی خود پر تھوڑا کنٹرول رکھو۔۔ اب تمہاری خاطر اُسے جِلاوطن کرنے سے تو رہے"

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی دونوں کی نگاہ اندر داخل ہوتے جاذب پر پڑی جو ہاتھ میں بُکے لئے حر کی طرف دیکھتا مسکراتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔

صبیح نے منہ بسورا تو حر نے آنکھیں دکھائیں۔

ویلکم بیک۔۔۔ یہ آپ کے لئے "اُسنے پھول حر کی طرف بڑھائے۔"

تھینک یو جاذب! تھوڑے بہت ایٹی کیٹس اپنے چاچو کو بھی سیکھا دو۔۔ پھول بیمار لوگوں کی صحت پر "اچھا اثر ڈالتے ہیں" وہ پھولوں پر ہاتھ پھیرتی کہہ رہی تھی۔

"تو کیا وہ خالی ہاتھ آئے تھے"

"بلکل۔۔۔"

پتہ نہیں چاچو کب بڑے ہونگے۔۔"اُسنے افسوس سے کہا۔"

پھول لانے کے لئے انہوں نے اپنا اسسٹنٹ جو رکھا ہوا ہے خود تو وہ یہاں دوسروں کو باہر نکالنے اور" رعب جھاڑنے آتے ہیں" صبیح کہے بنا رہ نہیں سکی تھی۔

"اوِسک لیڈی! اسسٹنت کسے کہا؟"

جو اس وقت ہمارے سامنے کھڑا اسسٹنٹ کے فرائض سر انجام دے رہا ہے اُسے "وہ دونوں حر کو" بھلائے ایک بار پھر اپنی اپنی بھڑاس نکالنے لگے۔

تم دونوں چلے جاؤ یہاں سے۔۔"حر دُکھتے سر کو تھامتی بولی۔"

پر سوپ۔۔" صبیح نے ٹھنڈے ہوتے سوپ کو دیکھا۔"

"تم رہنے دو میں خود پی لونگی"

حر کے کہنے پر وہ باؤل رکھتی کھڑی ہوئی

پر میں تو آپ کی عیادت کے لئے آیا تھا" جاذب نے آنے کا مقصد بیان کیا۔"

"شکریہ میں ٹھیک ہوں اب تم جاؤ اور باہر جا کے لڑو"

اُن دونوں نے حر کو بے چارگی سے دیکھا

جاؤ۔۔۔"اُسنے رعایت نہیں دی تھی"

.دونوں نے ایک دوسرے کو غصے سے دیکھا اور آگے پیچھے چلتے باہر نکل گئے

☆☆☆☆

میں آجاؤں؟

"فریال نے سر اُٹھا کر دیکھا" آجاؤ۔۔۔یقیناً ممی نے بلایا ہو گا تمہیں

ہاں انہوں بھی کہا تھا لیکن صرف اُنکے کہنے پر نہیں آیا بہت دن ہو گئے تھے آنٹی انکل اور تم سے ملے اس لئے آج آنا ہی تھا۔

آفس سے سیدھا آرہا ہوں سوچا تھا آج ڈنر تم سب کے ساتھ کرونگا مگر آنٹی ہیں نہیں اور تم تو کبھی پوچھتی ہی نہیں۔۔۔

میں تمہارے لئے کھانا لگوا دیتی ہوں" وہ سنجیدگی سے کہتی پاؤں میں جوتی پہنے لگی۔"

"پہلے یہ بتاؤ چہرے پر بارہ کیوں بجے ہیں؟"

"وہ ایک بار پھر بیڈ پر ڈھے گئ۔ آنکھوں میں نمی تیرنے لگی

کیا ہوا ہے فریال؟ کسی نے کچھ کہا ہے؟

کسی اور کی کیا ضرورے ممی ہی کافی ہیں" آنسو لُڑھک کر گال پر پھسلنے لگے۔"

جب سے واپس آئی ہوں تب سے خفا رہتی ہیں۔ بات کر بھی لیں تو ایسے بولتی ہیں جیسے سارا قصور میرا "ہو۔ لیکن آج تو انہوں حد ہی کر دی

حسیب نے ٹشو باکس سے ٹشو نکال اُسکی طرف بڑھائے۔

تم بہت بدل گئ ہو فریال۔۔۔ ہر وقت روتی رہتی ہو۔ یعنی رونے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں" دیتی۔ سوچ رہا ہوں ٹشو کا کاروبار بھی شروع کر دو جس رفتار سے تم روتی ہو میرے ٹشو باکس تو تم نے "ہی خرید لینے ہیں

بکو مت۔۔۔ وہ روتے روتے ہنسی تھی۔

"کھانا کھایا تم نے؟"

پہلے ممی کی باتیں تو ہضم کر لوں" وہ ٹشو سے ناک رگڑتی بولی۔"

"چلو اُٹھو اور کھانا لگواؤ۔۔ پہلے کھانا کھاتے ہیں پھر بات کریں گے"

"مجھے بھوک نہیں"

"مجھے تو ہے"

"تم کھالو"

"اکیلے ہی کھانا ہوتا تو گھر چلا جاتا۔ آج تم سب کے ساتھ ڈنر کا موڈ تھا"

وہ سر جھکا کر بیٹھی رہی

"فریال اُٹھ بھی جاؤ۔۔۔اب بھوک کے مارے حالت غیر ہو رہی ہے"

وہ سانس بھرتی کھڑی ہوئی پھر دونوں آگے پیچھے باہر نکلے۔

کھانا میز پر لگ چکا تھا اور وہ نا جانے کن سوچوں میں غرق تھی۔ حسیب نے اُسکی بے نیازی دیکھی پھر خود ہی اُسکے سامنے رکھی پلیٹ میں کھانا سرو کرنے لگا۔

تم رہنے دو میں لے لونگی" وہ گہری سانس بھرتی بولی۔"

اب وہ خاموشی سے اپنی پلیٹ بھرنے لگا۔ اور ساتھ ساتھ اُسکی جانب بھی دیکھ رہا تھا جو پلیٹ میں بلاوجہ چمچ چلانے کے سوا کچھ نہیں کر رہی تھی۔

وہ کھانا شروع کر چکا تھا۔ اور فریال بولنا

ممی مجھ سے بہت زیادہ ناراض ہیں حسیب۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کروں, کہاں جاؤں۔"

وہ میری کوئی بات سننے کو تیار نہیں۔ کہتی ہیں سارا قصور تمہارا ہے فریال۔۔اپنی مرضی سے شادی کی تھی تو نبھاتی بھی۔

"مگر تم تو جانتے ہو ناں۔۔۔میں نے کوشش کی تھی تمہارے سمجھانے پر واپس گئی تو تھی

"آنٹی کیا چاہتی ہیں اب؟"

"وہ چاہتی ہیں میں دوسری شادی کر لوں"

"منہ کی طرف جاتا ہاتھ رُکا تھا اُسنے چمچ واپس پلیٹ میں رکھا اور بولا "تو کر لو۔۔"

ایسے ری ایکٹ مت کرو حسیب جیسے یہ کوئی معمولی بات ہے۔پہلی شادی کا تجربہ اتنا برا رہا ہے کہ اب" "شادی کے بارے سوچنا بھی نہیں چاہتی

"تو ٹھیک ہے فلحال نہ کرو پہلے سوچ لو خود کو وقت دو پھر کر لینا۔۔"

سوچنے کی نوبت تو تب آئے جب ممی مجھے کچھ سوچنے دیں۔وہ تو مجھے سوچنے کا وقت بھی نہیں دے" "رہی۔ کہتی ہیں پہلے تم نے فیصلہ کیا تھا اب ہمیں کر لینے دو

"میں آنٹی سے بات کرونگا۔کم از کم وہ تمہیں تھوڑا وقت تو دیں"

"حسیب مجھے شادی کرنی ہی نہیں ہے"

"یہ کوئی حل تو نہیں فریال"

"شادی بھی کوئی حل نہیں"

فریال!۔۔اپنی زندگی کے ساتھ کھیلنا بند کرو اب۔۔ تمہیں سب نے سمجھایا تھا کہ محتشم کمال ناٹ گڈ فار یو لیکن تم نے نہیں سنی۔۔۔

پھر سب نے کہا کہ ایڈجسٹ کرو۔۔۔ ہر چیز کو انا کا مسئلہ مت بناؤ حر کے متعلق سوچو مگر تم نے یہاں بھی کسی کی نہیں مانی۔

لوگ زندگی میں بہت سے مسائل کا شکار ہوتے ہیں لیکن وہ تمہاری طرح ہر چیز سے بھاگتے نہیں ہیں۔۔ فیس کرتے ہیں۔۔۔ بھاگ جانا ہر مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔

تم کمال کو جانتی تھی اُسکی سچوئیشن اور ترجیحات سے واقف تھی اُس کے باوجود تم نے یہ سب کیا۔

تم نے اُس کو صرف اس لئے چھوڑا تا کہ اُسے بتا سکو کہ تم رہ سکتے ہو تو میں بھی رہ سکتی ہوں۔۔ تمہارے پاس چوائسسز ہیں، مجھ سے بہتر ترجیحات ہیں تو میرے پاس بھی تمہیں چھوڑ دینے کا آپشن ہے۔

"اب پھر تم وہی غلطی دوہرا رہی ہو۔۔۔ اُسے چھوڑ دیا فائن۔۔ وجہ جو بھی تھی۔۔۔ ناؤ موو آن

وہ کھانا بھول چکا تھا۔

ہاں ہاں!۔۔۔ میں اُسے یہی دکھانا چاہتی تھی کہ دیکھو میں تمہارے بغیر بھی زندہ رہ سکتی ہوں۔۔۔ تم نہیں ہوگے تو مر نہیں جاؤنگی" وہ اُسکی کی بات پہ برہم ہوتی اعتراف کر رہی تھی ."

مرتا تو کوئی بھی نہیں فریال! سانس تو سب ہی لے لیتے ہیں" وہ بے حد مدھم لہجے میں بولا تھا۔ "

مگر کچھ لوگوں کی جگہ کبھی پُر نہیں ہوتی

چاہے زندگی میں ہزاروں کا اضافہ ہو یا لاکھوں کا۔۔۔ وہ "ایک "بس واحد وہی نہ ہو تو خوشی پوری نہیں ہوتی ادھوری ہی رہتی ہے۔

چاہے انسان آگے بڑھ جائے پھر بھی۔۔۔ پھر بھی۔۔۔ کچھ نہ کچھ تو پیچھے چھوٹ ہی جاتا ہے جو ساری زندگی کلِک کرتا رہتا ہے سب ہے" پر وہ تو نہیں "اینڈ یو نو واٹ تم اب ریگریکٹ کر رہی ہو ملال کا شکار ہو رہی ہو۔۔۔ تمہیں کمال کو چھوڑنے کا اتنا دکھ نہیں جتنا اُسے چھوڑنے کی قیمت ادا کرنے کا ہے۔۔ تم نے وہ قیمت حر کی صورت ادا کی اور اب تم پچھتا رہی ہو۔۔

اب اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ شادی نہ کرنے سے تم اپنا پچھتاوا کم کر لو گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔ تم "شادی کرو یا نا کرو یہ چیز تمہیں ساری زندگی کلِک کرتی رہے گی

فریال سر جھکاتی میز کے کنارے پر انگلی پھیرنے لگی اُسکی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگی تھی۔ مگر وہ اُسے کوئی جواب نہیں دے سکی تھی

حسیب وہ واحد شخص تھا جو اُسے پڑھ لیتا تھا پڑھ کر سمجھ لیتا تھا اور بعض اوقات وہ خود بھی حیران رہ جاتی تھی۔

☆☆☆☆

آپ نے یہ کیوں کہا کہ آپ کو کسی پر شک نہیں؟ آخر کوئی تو ہو گا جس پر ڈاوٹ ہو۔۔ کوئی بھی" ہو سکتا ہے آپ بتائیں مجھے؟" حدیقہ جہان اُسکے سامنے بیٹھی پوچھ رہی تھی۔

"مجھے آپ پر شک ہے۔۔۔ اب کیا جائے؟"

جی" اُسکے جواب پر وہ حیرت سے مستفسر تھی۔"

آپ اتنا کنسرن کیوں شو کر رہی ہیں؟ جب کہہ دیا کہ فلحال کسی پہ شک نہیں تو بات ختم ہو جانی" چاہیئے" بات کے اختتام پر ہاتھ ہوا میں لہرایا جیسے فل سٹاپ لگایا ہو۔

یہ مسئلہ اب پولیس کا ہے اور آپ کی جان کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔"

اگر ایکشن نہ لیا گیا تو یہ حملہ دوبارہ بھی ہو سکتا ہے" پولیس یونیفارم میں ملبوس حدیقہ جہان ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے حرسے پوچھ رہی تھی جو اُسکے کسی بھی سوال میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی تھی۔

آپ واقعی مجھے بچانے آئی ہیں یا کسی اور کی حفاظت کرنے۔۔۔؟" وہ ابرو اُچکاتی پوچھ رہی۔"

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں"

یہ تو انکی عادت ہے تم تسلی سے تفتیش کرو جو پوچھنا ہے پوچھو۔۔۔" جواب کمرے کی دہلیز پار کرتے حزام کی طرف سے آیا تھا۔

حر نے تیوری چڑھائی

حدیقہ جہان نے بے بسی سے حزام کی طرف دیکھا

"آپ کیوں نہیں بتا رہی؟"

"حزام اب براہِ راست اُسکی آنکھوں میں جھانکتا پوچھ رہا تھا"

آپ پلیز باہر جائیں گی میں حزام سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں" اُس کے اسٹیٹفارو ڈانداز پر وہ" ہکا بکا سی حزام کو جانب دیکھنے لگی۔

"تم باہر انتظار کرو حدیقہ میں آتا ہوں"

حزام کے کہنے پر وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اُسکی طرف دیکھتی باہر نکل گئ۔

شاید ایس پی صاحبہ برا مان گئی ہیں" وہ اُسکی پشت تکتی کہہ رہی تھی۔"

بیان کیوں نہیں دے رہی ہیں آپ؟" وہ اُسکی بات نظر انداز کرتا پوچھ رہا تھا"

آپ کا نام لونگی تو حدیقہ جہان کو اچھا نہیں لگے گا" وہ کندھے اُچکاتی بولی۔"

حزام نے آنکھیں چندھی کر کے سر ذرا سا ترچھا کیا انداز ایسا تھا جیسے اُسکی بات سمجھنے کی سعی کر رہا ہو اور پھر اُسنے حر کو مسکراتے ہوئے دیکھا

"آپ سمجھ رہی ہیں جو کچھ ہوا ہے وہ میں نے کیا ہے؟"

"آپ کے علاوہ کوئی کر سکتا ہے؟"

"ٹھیک ہے اگر آپ کو یقین ہے تو تو میرا نام لے سکتی ہیں۔۔۔ کس نے روکا ہے؟

آپ نے جو کرنا تھا کیا میں جو کر رہی ہوں مجھے کرنے دیں۔ میرے معملات میں بے جا مداخلت" "کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔۔ اور ہاں اپنے چاہنے والوں کو بھی بتا دیں

حزام نے استہفامیہ بھنویں اُچکائیں "چاہنے والے! حدیقہ جہان؟ آپ سمجھ رہی ہیں اس کیس میں "حدیقہ کو شامل کرنے کے پیچھے وجہ میری پروٹیکشن ہے

سمجھنے کی ضرورت ہی نہیں صاف ظاہر ہے۔

"وہ اس قدر دلچسپی لے رہی ہے جیسے اَسکا ذاتی مسئلہ ہو۔۔۔ اُسکا مقصد مجرم کو سزا دینا نہیں بچانا ہے

اور مجرم کون ہے۔۔۔"میں" وہ اپنی جانب اشارہ کرتا بولا۔

بلکل !لیکن میں صرف مصلیحتاً خاموش ہوئی ہوں بخش نہیں رہی۔۔۔

بات اگر میری ہوتی تو آپ کو رعایت دی جاسکتی تھی لیکن جو لوگ بے وجہ قتل کیے گئے اُنکے خون کی قیمت ادا کرنی پڑے گی آپ کو"

آپ سے بات کرنی ہے" صبیح اندر داخل ہوتی بولی مگر حزام کو دیکھ کر خاموش ہوئی۔اُسکے چہرے پر" پریشانی کے اثار واضح تھے۔

تم اتنی پریشان کیوں ہو؟" حر اُسکے خاموش ہو جانے پر بولی۔"

کیا آپ نے بھی نیوز نہیں دیکھی۔۔ مگر نیوز کی کیا ضرورت ہے آپ تو پہلے سے ہی جانتے ہونگے" وہ" حزام کی طرف دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

اب میں نے کیا کر دیا؟" حزام کی پیشانی کے بل گہرے ہوئے۔"

کیا ہوا ہے صبیح؟" حر نا سمجھی سے اُن دونوں کی جانب دیکھتی پوچھ رہی تھی۔"

آج آپ نے ڈسچارج ہونا ہے اور اس سے پہلے ہی میڈیا پر آپ کے ریسیپشن کی خبریں گردش کر رہی" ہیں۔

کیا آپ کو پتہ ہے نیکسٹ سنڈے آپ کا ریسپشن ہے۔اور میڈیا آپ کے ری سیپشن کو کور کرنے کے لئے بے تاب ہے"

صبیح کے کہنے پر اُسنے حیرت سے حزام کی طرف دیکھا تو وہ "میں بھی کچھ نہیں جانتا" والے انداز میں جواباً اُسے گھورنے لگا۔"

ڈونٹ ٹیل کے آپ کچھ نہیں جانتے" حر نے انگلی اُٹھا کر غصے سے کہا۔"

آپ اور آپ کی بھانجی اس دنیا میں مجھ پر الزام لگانے کے لئے آئی ہیں۔مجھے نہیں معلوم یہ ری سیپشن بیچ میں کہاں سے آگیا"

اور کتنے جھوٹ بولیں گے حزام داؤد۔۔۔کتنے۔۔؟انجان بننے کی اداکاری نہ کریں آپ جانتے تھے بلکہ آپ نے یہ سب خود کروایا تاکہ مجھے آپ کے خلاف بولنے کا موقع ہی نہ ملے اور اس حملے سے میڈیا کی توجہ مبذول کروا سکیں یہ بتا سکیں کہ ہم تو اپنا ریسیپشن بہت دھوم دھام سے سیلیبریٹ کر رہے ہیں اور مجھ پر ہونے والے قاتلانہ حملے سے آپ کا کوئی تعلق نہیں"

آپ تو سب جانتی ہیں بلکہ مجھ سے زیادہ جانتی ہیں مجھے۔۔۔اگر آپ کو لگتا ہے یہ سب میں نے کیا اور ری سیپشن کی نیوز بھی میرے کہنے پر نشر کی جا رہی ہے تو ٹھیک ہے تیاری کریں پھر کیونکہ آپ ٹھیک ہوں یا نہ ہوں تقریب تو اب ہو کے رہے گی۔

اور اگر میڈیا کے سامنے انحراف کر سکتی ہیں تو کر دیں" وہ اُسے چیلنج کرتا صبیح کو گھورتا وہاں سے جا چکا تھا۔

حر یہ کیا تماشہ ہے؟" صبیح متفکر سی پوچھ رہی تھی۔"

"یہ اب میری مجبوری کا فائدہ اُٹھا رہا ہے جانتا ہے میں اس پوزیشن میں نہیں کہ انکار کر سکوں"

تو اب آپ اُنکے دھمکانے پر کچھ کرنے کے بجائے اُن کے ساتھ پیرس جا کے ری سیپشن کی تقریب" منائیں گی؟" وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

نکاح حزام داؤد کے ساتھ ہوا ہے توری سیپشن بھی اُسی کے ساتھ ہو گا نا۔۔" صبیح کے کہنے پر وہ چڑ کر" بولی۔

حر یہ لوگ اس معاملے کی جڑیں مضبوط کر کے ہمیں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں آپ کو ایسا نہیں" "لگتا؟

صبیح میں فوری ردِ عمل نہیں دے سکتی۔ ہر فیصلہ جذباتی ہو کے نہیں کیا جا سکتا مگر حزام داؤد زیادہ دیر" اپنے قدموں پر کھڑا نہیں رہ سکے گا ایک ہی بار اُسکے پیروں سے زمین کھینچوں گی اور پھر اُس کو سمبھلنے .کا موقع ہی نہیں ملے گا" لہجہ اٹل تھا

☆☆☆☆

بی بی ام کو ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔" میڈیسن کی وجہ سے بے وقت نیند لینے کے باعث وہ"
شام کو بے دار ہوئی تھی اور اب مزید سونے کا ارادہ ترک کرتی کسی سیاسی کتاب کی ورق گردانی کر رہی
تھی جب سٹڈی کی لائٹ جلتی دیکھ کر گل خان اپنی عرضی لے کر دہلیز پر استادہ تھا۔

کیا بات ہے گل خان بڑے جاہ و جلال میں ہو" وہ اُس پر ایک سرسری نگاہ ڈالتی پھر سے کتاب کی"
.طرف متوجہ ہوئی

"آپ کا طبیعت کیسا ہے؟"

"گل خان! اُسنے تنبیہ کی "جو بات کرنے آئے ہو وہ کرو"

"بی بی آپ ناں۔۔ گل فشاں کو واپس بھیج دو وہ بہت تنگ کرتا ہے"

کیوں گل فشاں کیا کہتی ہو تم گل خان"

"کو؟

کافی کا مگ لیئے اندر آتی گل فشاں کو دیکھ کر جہاں گل خان کی آواز دبی وہیں حرنے اُس سے سوال کیا
تھا۔

ام نے کیا کہنا اسے۔ ام تو اسکی طرف دیکھتا تک نہیں بات کرنا تو دور کی بات ہے" وہ ترچھی نگاہوں"
سے گل خان کو وارن کرتی بولی۔

ہاں بولو گل خان؟" وہ جھولتی کرسی کے ساتھ دوسری جانب رکھی چھوٹی گول میز پر کتاب رکھتی" پوچھ رہی تھی۔

جھوٹ بول رہا ہے یہ۔۔ چوبیس گھنٹے یہ امارے ارد گرد منڈلاتا رہتا ہے تنگ کرتا ہے ام کو۔۔ اس کی" وجہ سے ام کسی کام پر دھیان نہیں دے پاتا۔

"یہ ادھر رہا تو ام کو پاگل کر دے گا اِسے بھیج دو اِدھر سے

ام کوئی اس کے کام میں خلل تھوڑی ڈالتا ہے جو ایسے بات کرتی ہے۔ ام تو اپنے کام سے کام رکھتا" ہے" وہ جوابی کارروائی کرتی اپنا دفاع کر رہی تھی۔

او خدا کو جان دینا ہے تم نے کیوں جھوٹ بولتا ہے۔ کیا تم ام کو تنگ نہیں کرتا چھیڑتا نہیں۔۔ کھاؤ" "۔۔ کھاؤ قسم اور بولو کے نہیں کرتا

حر نے گہری نگاہیں گل فشاں کی جانب کی جو اب خاموش کھڑی تھی۔

گل فشاں۔۔۔! چھیڑتی ہو تم گل خان کو؟" وہ کافی کا گھونٹ بھرتی پوچھ رہی تھی۔"

آں! تھوڑا۔۔ تھوڑا۔۔ پر اُتنا نہیں جیسے یہ کہہ رہا ہے۔۔۔ یہ چڑنا بند کر دے ام چھیڑنا چھوڑ دے" گا" وہ گردن ہلاتی گل خان کی طرف خفگی سے اشارہ کرتی کہہ رہی تھی۔

دیکھا ام سچ بول رہا تھا ناں" گل خان کی آنکھیں چمکی یوں جیسے کوئی بڑی فتح حاصل کی ہو مگر حر کی اگلی بات پر گل خان کا منہ اترا وہیں گل فشاں کی چہرے پر رونق آئی

"اسے اور چھیڑا کرو گل فشاں۔۔۔ تھوڑا تھوڑا نہیں زیادہ"

ٹھیک ہے جی! جیسا آپ کہیں" وہ تیزی سے سر ہلاتی خوشی سے کہہ رہی تھی۔"

سٹڈی میں آتی فریال اُن دونوں کو وہاں دیکھ کر رکی تھی۔

گل خاں نے پیچھے ہٹ کر اُسے اندر جانے کا راستہ فراہم کیا اور گل فشاں بھی سر ہلاتی باہر نکل گئ۔

سِلک کی گہری سرمئی رنگ ساڑھی میں ملبوس گھنے شولڈ کٹ بالوں کو ایک طرف گرائے سلیقے سے ساڑھی کا پلو بازو پر کیئے وہ اجازت طلب نگاہوں سے حر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

جبکہ فریال کا بغور جائزہ لینے کے بعد وہ سوچ رہی تھی کہ آخر اُسکے باپ کو اُسکی ماں اچھی کیوں نہیں لگ سکی۔

اُسے خاموش دیکھ کر فریال کو خود بولنا پڑا

"میں واپس جا رہی تھی سوچا جانے سے پہلے تم سے مل لوں"

"زحمت کی آپ نے"

زخم ٹھیک ہے تمہارا؟" وہ پچھلی بات نظر انداز کرتی ہو چھ رہی تھی۔

بظاہر تو ٹھیک ہے" وہ پھر سے کتاب اُٹھا کر پڑھنے لگی۔ جبکہ فریال کو سمجھ نہیں آرہا تھا اور کیا کہے۔"

ہمارے درمیان اتنا فاصلہ ہے اتنی فارمیلٹیز ہیں کے اب ایک دوسرے سے بات کرنے کے لئے بھی" الفاظ نہیں مل سکتے" حر کے کہے جانے والے جملے اُسے یاد آئے تھے اور فریال کو اعتراف کرنا پڑا

ہاں ٹھیک ہی تو کہتی ہے میرے پاس میری بیٹی سے بات کرنے کے لئے لفظ ہی نہیں, ہیں بھی تو" "ترتیب نہیں دے پا رہی

میں اب ٹھیک ہوں۔۔ اگر کہیں تھوڑا بہت زخم باقی ہے تو وہ بھی بھر جائے گا۔ اس کے علاوہ کچھ کہنا" ہے آپ نے؟" وہ سر اُٹھا کر کب سے خاموش کھڑی فریال کو دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

اُسنے نفی میں سر ہلایا" کہہ دوں تو بھی تم نہیں مانو گی۔"

اگر تم میری بات مان کر سیاست چھوڑ دیتی تو یہ زخم نہ ملتا تمہیں" فریال نے شکوہ کیا تھا۔

"چھوڑ دینا ہر مسئلے کا حل نہیں ہوتا بعض زخم تقدیر میں لکھے جاتے ہیں مل کے ہی رہتے ہیں"

اور وہ شکوہ نہ کرتے ہوئے بھی بہت کچھ جتا گئی تھی فریال نے نگاہیں چرائیں۔

"چلتی ہوں اپنا خیال رکھنا"

. آپ بھی۔۔۔"وہ فریال کی جانب دیکھے بغیر بولی تھی"

☆☆☆☆☆

ایک ہفتے بعد وہ پیرس میں موجود ری سیپشن کی تقریب کے لئے تیار ہو رہی تھی۔ مختلف نیوز چینلز کے رپوٹرز تقریب کو کور کرنے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ اُسکا زخم مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا تھا لیکن تکلیف کی شدت میں کمی ضرور آئی تھی۔

تیار ہونے سے پہلے ڈاکٹر نے اُسکا چیک اپ کیا تھا

گڈ! اب نے بہت جلدی ری کور کیا ہے۔ ایسے پیشنٹ بہت کم ہوتے ہیں بعض پیشنٹ تو مائینر سرجری سے ہی گھبرا جاتے ہیں اُنہیں لگتا ہے وہ کبھی ٹھیک نہیں ہونگے۔

مگر جس طرح آپ کی بون ڈیمیج ہوئی اور جس تیزی سے آپ ریکور کر رہی ہیں مجھے پوری امید ہے آپ کا بازو پہلے کی طرح موو کرنے لگے گا۔

ڈاکٹر خالص انگریزی لہجے میں اُسے سراہتے ہوئے امید بھی دلا رہا تھا۔

مجھے بھی پوری امید ہے۔ ویسے اب موومینٹ کرنے پر مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوتی"وہ بھی مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی۔

دوسری طرف رپوٹرز کے جواب دیتا حزام داؤد ہمیشہ کی طرح سیاہ میں ملبوس تھا۔ مدھم مویسقی فینسی لائٹ کی روشنیاں اور ہوٹل کے پرفیشل عملے کا ہلکا بُھکار قص وہاں کے ایمبیانس کو مزید پُرکشش بنا رہے تھے

"سر آپ نے ری سیپشن کے لیے پیرس کا انتخاب کیوں کیا؟"

اس پہلے وہ جواب دیتا انٹرنس گیٹ پر حُر کی موجودگی نے تمام رپوٹرز سمیت اُسے بھی متوجہ کیا۔

اُسنے پہلی بار سیاہ رنگ پہنا تھا یا شاید حزام داؤد نے پہلی بار اُسے سیاہ رنگ میں ملبوس دیکھا تھا۔

وہ اُسکے پہنے جانے والے ہر رنگ کو نوٹس کیا کرتا تھا جو کہ ایک غیر ارادی عمل تھا۔

وہ زیادہ تر لائٹ, برائٹ اور ٹھنڈے رنگوں کا انتخاب کرتی تھی۔

مگر آج کے ایوینٹ کے لیے اُس نے سیاہ رنگ منتخب کیا تھا

زمین کو چھوتی خوبصورت سیاہ لانگ میکسی اُس میں کہیں کہیں جڑے ننھے سفید موتی جو روشنی کے باعث یکدم جگمگانے لگتے اور پھر روشنی معدوم ہو جاتی، اُسکی میکسی کی سائیڈ پر لگا سیاہ مصنوعی گلاب اُسکے سیاہ رنگ ہمہ وقت اسٹیٹ رہنے والے بال کرل ہو کر شانے سے نیچے تک آرہے تھے۔

اُسکی ہلیز کی آواز ہمیشہ کی طرح آج بھی اُسکے کانوں میں پڑ رہی تھی مگر میکسی میں چھپ کر دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

اُسکی مغرور ابرو کی اُٹھان۔۔اُسکی نگاہوں کا تیکھا پن اور اُن میں پنہاں تیور آج بھوری اور سیاہ رنگ کے میک اپ لُک سے مزید تیکھے تیکھے معلوم ہوتے تھے۔

اُسکی مڑی مڑی قدرتی پلکیں کچھ زیادہ مڑی اور گھنی محسوس ہوتی پروفیشنل میک اپ آرٹسٹ کی مہارت کی بخوبی عکاسی کر رہی تھی۔

حزام داؤد کی غیر ارادی طور پر اُٹھنے والی نگاہ اب پلٹنے سے انکاری تھی۔وہ اُسکے دل کو کبھی اچھی نہیں لگی تھی ہمیشہ بری لگی تھی بے حد بری۔۔۔مگر آج بھلی لگ رہی تھی۔۔۔بے حد۔۔بے حساب لگ رہی تھی

وہ اُس شادی کا پسِ منظر وہاں اپنی اور باقی ہر شخص کی موجودگی سے پل بھر کے لیے غافل ہوا تھا۔

اور یہ غفلت حزام داؤد کو مشکل سے دوچار کرنے والی تھی,تکلیف میں مبتلا کرنے والی تھی۔بعض چیزیں محض افسانوں میں ہی نہیں حقیقت میں بھی ہو جایا کرتی ہیں۔جیسے حزام داؤد اُس لمحے کا قیدی ہوا تھا اُس کا دل وہ قید تا عمر کے لیے چاہتا تھا۔

کاش وہ ویسے نہ ملے ہوتے جیسے ملے تھے۔۔

کاش چیزیں اتنی پیچیدہ نہ ہوتیں۔۔۔

کاش وہ دشمن نہیں دوست ہوتے۔۔

کاش کہ حرمحتشم کے دل کو حزام داؤد کے دل سے محبت ہو جاتی

کاش کے اُسکا باپ بہزاد داؤد کا قاتل نہ ہوتا۔۔۔۔

کاش۔۔۔

کاش۔۔۔

یکدم اُسکا دل کسی اور لَے پر ڈھڑکا تھا

بے ساختہ ہی اُسکے دل نے اَن گنت دعائیں کی تھیں۔

وہ آہستگی سے چلتا اُس کے قریب آیا۔

للیز کا گلدستہ اُسکے آگے کیا, جو اُسے کرنا ہی تھا دکھاوے کے لیے

مگر دل کی کیفیت بدلتے ہی احساسات بھی بدلے تھے۔

وہ مسکراتے ہوئے تھام گئی تھی۔

اُسے مسکرانا ہی تھا یہ پہلے سے طے تھا

مگر دونوں کی مسکراہٹوں میں فرق تھا۔۔۔

ایک کی مسکراہٹ محض دکھاوا تھی دھوکہ تھی۔۔

دوسرے کی مسکراہٹ میں اب محبت شامل ہوئی تھی۔۔وفا کی آمیزش تھی۔۔

وہ اب ہاتھ بڑھا کر اُس کا ہاتھ تھام لینا چاہتا تھا۔کیمروں نے اُن دونوں کو فوکس کیا تھا۔

اب دنوں نے ہلکا پھلکا کپل ڈانس کرنا تھا۔وہ جانتی تھی سکرپٹ ازبر تھا۔

حر نے حزام کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا تھا۔

وہ سکرپٹ کو بھُلا بیٹھا تھا۔

وہ اپنے اور اُسکے مابین ہونے والے معاہدے کو فراش کرتا اپنے دل سے نئے معاہدے طے کر رہا تھا۔

اب وہ کمیروں اور نگاہوں دونوں کا مرکز تھے۔مگر حزام داؤد کا دل حر محتشم کی ہستی کو مرکز گردانتا اُسکے ارد گرد گرد رقصاں تھا۔۔خوشی سے۔۔۔جھوم جھوم کر۔۔

جو ہر نگاہ سے اوجھل تھا حتیٰ کہ اُس نگاہ سے بھی جسکے مدار میں "دل" گردش کر رہا تھا۔

پانچ منٹ گزر چکے ہیں، اتنا ڈرامہ کافی ہے" وہ کہہ رہی تھی۔"

مگر وہ سن نہیں رہا تھا

حزام داؤد میں آپ سے کہہ رہی ہوں" وہ اُسکی جانب نگاہیں اُٹھاتی بولی۔"

میں سن رہا ہوں" بنا منظوری کے وہ پورے استحقاق سے کہہ رہا تھا۔"

ٹھیک ہے۔۔۔بہت ہوا" اُسنے ہاتھ چھڑوانا چاہا'

حزام نے گرفت ڈھیلی نہیں کی تھی۔وہ اب حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔

اُسکی نگاہوں کا زاویہ نہیں بدلا تھا وہ ویسے ہی اُن تیکھی مغرور نگاہوں میں جھانک رہا تھا۔

ڈھیٹ انسان۔۔۔یوں میری نگاہوں میں جھانکنے کا حق کس نے دیا" وہ تیوری چڑھائے غصے سے" گھورتی سوچ رہی تھی۔

اُسکی آنکھوں کی حرکت پر حزام کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ در آئی۔۔جیسے اُسکی ابرو کا اشارہ" اور نگاہوں کا مفہوم سمجھ گیا ہو۔

دل نے۔۔۔"اُسکی شور مچاتی مسکراہٹ جواب دے رہی تھی"

اتنا خوبصورت نظر آنے کا حق آپ کو کس نے دیا؟ بے ساختہ ہی اُسکی زبان پھسلی تھی۔"

حر نے مسکراتے ہوئے اپنی لمبی سیاہ نوکیلی ہیل کمال مہارت اور پوری قوت سے اُسکے پاؤں پر رکھی۔

وہ قدم پیچھے نہیں لے سکا تھا۔اُسکی نوکیلی ہیل کی شدت وہ اپنے برانڈڈ شوز سے بھی محسوس کر رہا تھا۔

دباؤ بڑھانے پر اُسنے حر کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

میری ہیل مجھ سے زیادہ پُر اثر اور قابلِ ستائش ہے۔۔۔یاد رکھنا" وہ اُسکے شانے کے قریب آکر بولی" اور پھر دور ہوتی آگے کی طرف چلنے لگی۔

وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو پا رہا تھا سو با مشکل چلتا گولائی شکل کے خوبصورت صوفے پر جا بیٹھا۔

کون کمبخت کہتا ہے کہ یہ عورت بیمار ہے۔۔۔"

گولی ان کے بازو پر نہیں پاؤں پر لگنی چاہیئے تھی۔۔

سسسس! آگ لگے ایسی پسندیدگی پر اور لعنت ہو ایسے شوز کے برانڈ پر جو عورتوں کی جوتیوں کو اس قدر پائیداری دے رہے ہیں۔۔۔

کمبخت تو ہم جیسے معصوم مردوں کو بھگتنا پڑتا ہے

وہ درد کی شدت سے بِلبلاتا مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

مختیار شاہ یہاں کیا کر رہا ہے رئیس؟" مختیار شاہ کو دیکھتے ہی وہ حیران ہوا تھا جو ہشاش بشاش سا لبوں پر" گہری مسکراہٹ سجائے احتشام ملک کے ہمراہ حر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"حر میڈم کا گیسٹ ہے انہوں نے بلایا ہے اِسے یہاں"

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"اُسنے دبے دبے غصے سے کہا۔"

مختیار شاہ کی موجودگی سے زیادہ اُسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ حر نے اُسے خود بلایا ہے یکدم اُسے حر بہت بری لگی تھی۔وہ مسلسل اُس کا ضبط آزما رہی تھی۔

"سر میں نہیں جانتا تھا وہ آئے گا ورنہ پہلے ہی بندوبست کر دیتا"

رئیس تم کسی کام کے نہیں رہے "اُسنے غصے اور افسوس کا ملا جُلا تاثر لیے نفی میں سر ہلایا پھر فون نکال کر پیغام ٹائپ کیا۔

دور کھڑے احتشام ملک نے پیغام دیکھنے کے بعد حزام کی طرف دیکھا پھر حر کو مخاطب کیا

"میڈم حزام سر کے ساتھ فوٹو شوٹ ہے آپ کا وہ انتظار کر رہے ہیں"

اُسنے مختیار شاہ کو مسکرا کر دیکھتے گردن موڑ کر سرگوشی کی "کرنے دو"لاپروائی سے کہا گیا

"میڈم! آپ نہ گئی تو وہ خود یہاں آجائیں گے"

تو۔۔؟"اُسنے احتشام ملک کو گھورتے ہوئے کہا"

"اہم موضوع پر بات کر رہی ہوں ناں میں۔۔۔"

جی جانتا ہوں یہ ضروری ہے مگر حزام سر کہہ رہے ہیں۔۔۔

"اینی بر ابلم ؟" مختیار شاہ نے ابرو اُچکاتے مداخلت کی"

مسئلہ تو کوئی نہیں لیکن ہمیں ایک میٹنگ ارینج کرنی چاہیئے شاہ صاحب! ویسے بھی یہ موقع طویل اور" "اہم گفتگو کے لئے مناسب نہیں, آپ کیا کہتے ہیں

"میں متفق ہوں آپ کی بات سے یہ آپ کا اور حزام کا دن ہے سیاسی گفتگو تو چلتی ہی رہتی ہے"

"تو پھر احتشام صاحب آپ کو جگہ اور وقت بتادیں گے"

حر کے کہنے پر اُسنے اثبات میں سر ہلا کر ایک قدم پیچھے لیا اور بازو سیدھا کر کے مسکراتے ہوئے جانے کا اشارہ کیا۔

گھٹیا آدمی" مختیار شاہ کی مسکراہٹ دیکھ کر حزام نے آنکھیں چندھی کر کے زیرِ لب کہا پھر حر کو" قریب آتا دیکھ کر رخ موڑا

لگتا ہے میرے بغیر دل نہیں لگ رہا مسٹر گروم" وہ اُسکے نزدیک آکر کہتی اُسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی" تھی جہاں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

مختیار شاہ کو کیوں بلایا؟" وہ اُسکی طرف دیکھے بِنا ڈرنک کا گھونٹ بھرتا پوچھ رہا تھا"

سنجیدگی محض نگاہوں میں ہی نہیں لہجے میں بھی تھی

"میرا ری سیپشن ہے جسے چاہے انوائٹ کروں"

ری سیپشن میرا بھی ہے اور میری اجازت کے بغیر یہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا" آنکھوں کی سرخی" واضح تھی۔

آپ مجھے اپنی مرضی کے مطابق چلا نہیں سکتے, جو اپنی پارٹی کے لئے بہتر سمجھوں گی وہی کرونگی, آپ" "میرے معاملات سے دور رہیں

بے تحاشا غصے کے باوجود اُسنے خود کو نارمل رکھنے کی سعی کی۔

سامنے کھڑی لڑکی اُسکی ہر بات کی نفی کرتی آئی تھی وہ جانتا تھا مگر اُس سے نفرت میں وہ اپنا یا داؤد خاندان کے کسی فرد کا نقصان کرلے یہ بات حزام داؤد کی برداشت سے باہر تھی, اور اس سب سے بڑھ کر وہ وہاں کسی قسم کی بدمزگی نہیں چاہتا تھا اُن کے ریسیپشن کا ایونٹ پورے پاکستان میں لائیو دیکھا جارہا تھا رپوٹرز اور میڈیا کی نظر اُن پر تھی ایسے حالات میں اُسکا ہر قدم ناپا تُلا تھا, سو تمام تر تنازاعات کو ایک طرف جھونکتا وہ بے حد اطمینان سے بولا

وہ محض اپنے مفاد کے لئے آپ کے ساتھ ہمدردی کا دکھاوا کر رہا ہے جس دن اُسے ہمارے ایک" "ساتھ ہونے کی اصل وجہ معلوم ہو گی اُس دن وہ آپ کو بلیک میل کرے گا" وہ ایک برا آدمی ہے

آپ سے بھی زیادہ برا۔۔؟ آپ سے بھی بڑا بلیک میلر؟" وہ ابرو اُچکاتی پوچھ رہی تھی۔"

حر کے الفاظ اُسے بری طرح چبھے تھے۔

وہ آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے, اُس سے جتنا دور رہیں گی اُتنا ہی اچھا ہو گا" وہ خالی گلاس کو تکتا بولا"

نقصان تو آپ نے بھی پہنچایا ہے مجھے ایک بار نہیں کئی بار۔۔۔ سب سے زیادہ خطرہ تو مجھے آپ سے ہے آپ سے دور ہونا زیادہ بہتر ثابت ہو گا میرے لئے

لیکن سب کچھ جانتے ہوئے بھی میں یہاں آپ کے ساتھ خوشی خوشی میرج سیریمنی انجوائے کر رہی ہوں

وہ پل بھر کے لئے سانس اندر لینے کو رُکی پھر نگاہ اُٹھا کر حزام کی سُرخ ہوتی آنکھوں کی جانب دیکھا

بدترین دشمن کو پوری دنیا کے سامنے اپنا لائف پاٹنر متعارف کرونے سے زیادہ بڑی غلطی تو نہیں کی میں نے, مختیار سے تو آج ملی ہوں یہاں۔۔۔ اُسنے ہاتھ سے تقریب میں موجود لوگوں کی طرف اشارہ کیا

مگر آپ کے گھر میں رہتی ہوں بِنا کسی حفاظتی اقدام کے ممکن ہے آپ آدھی رات کو میرا گلہ دبا دیں یا کھانے میں زہر ملا دیں, ٹیرس سے دھکا دیں یا پھر۔۔۔۔

حزام نے بھنویں سُکیڑ کر آنکھیں چندھی کی اور گردن موڑ کے اُسے دیکھا" یا پھر جیکی کے آگے ڈال دوں چند منٹوں میں محترمہ حُر کا نام ماضی کا قصہ بن کر سنہری حروف میں لکھا جائے گا" حزام نے اُسکا ادھورا جملہ مکمل کیا

"کون جیکی؟"

بے حد خونخوار میرا وفادار کُتا۔۔۔میں"

نے بہت سے لوگوں کو صرف اُس کے خوف سے مرتے ہوئے دیکھا ہے گولی سے بچ گئی ہیں مگر ضروری نہیں ہر بار ایسا ہو" اُسنے لفظوں پر زور دیا وہ زیادہ دیر اُسکی باتیں برداشت نہیں کر سکا تھا۔

"دھمکا رہے ہیں آپ مجھے"

"وران کر رہا ہوں"

"میں نے خوف زدہ ہونا سیکھا ہی نہیں "

رئیلی۔۔۔"وہ بڑی حیرت سے پوچھ رہا تھا جیسے اُسکے جملے کو بہت انجوائے کیا ہو"

جی ہاں۔۔پھر بھی مطلع کرنے کے لئے شکریہ تصویر بنوالیں اب؟"وہ فوٹو گرافر کو قریب آتا دیکھ کر" بولی

"مجھے آپ کے ساتھ تصویر بنوانے کا کوئی شوق نہیں"

مجبوری ہے بنوانی تو پڑے گی اس لئے منہ سیدھا کر کے سمائل دیں پلیز۔۔۔میں نہیں چاہتی آپ کی" "وجہ سے میرے ری سیپشن کی تصویریں خراب ہوں

اُسکی بات پر حزام نے ضبط سے مٹھیاں بند کیں اور کیمرے کی طرف دیکھتا جبراً مسکرایا۔

ایک فیک ری سیپشن کو لے کر آپ کچھ زیادہ ہی ٹچی ہو رہی ہیں" اُسکا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ کر ایک" اور پوز دیتا وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میری خواہش تھی کہ اپنے ری سیپشن پر سب سے زیادہ اچھی لگوں اتنی اچھی کہ مسٹر گروم کو خود کی" قسمت پر رشک ہو۔۔۔اب مجھے کیا پتہ تھا کہ میری شادی آپ سے ہو جائے گی۔۔۔آپ سے۔۔۔" نگاہوں میں بے پناہ حیرت لیے وہ اُسکے سینے پر انگلی ٹھوکتی بولی

اپنے دشمن سے حادثاتی نکاح پر اس قدر ہشاش بشاش ہیں آپ۔۔اگر یہ نکاح آپ کے پسندیدہ شخص" "کے ساتھ آپ کی دلی رضامندی سے ہوتا تب کیا کرتی؟

میں تب بھی اتنی ہی خوش ہوتی جتنی اس وقت ہوں اور اپنی شادی کی تصاویر کو لے کر اِتنی ہی" "ایکسائیڈڈ ہوتی جتنی آج ہوں۔۔۔

ہمم! چاہے یہ شادی چند ماہ یا پھر سال بھر تک ختم ہی ہو جائے" اُسنے حقیقت یاد کروائی دوسرے الفاظ میں زخموں کو تازہ کیا۔۔۔وہ تو یوں خوش ہو رہی تھی جیسے سب کچھ من مرضی سے ہو رہا ہو۔

حر کی مسکراہٹ گہری ہوئی اُس نے دونوں ہاتھ حزام کی گردن کے اطراف میں حائل کئے

کل کس نے دیکھا ہے مسٹر گروم۔۔۔چند روز پہلے تک تو ہم یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ آج یہاں" "ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے سب سے معتبر رشتے میں منسلک ہو جائیں گے۔۔۔

دونوں کا فیس اس طرف پلیز" فوٹو گرافر نے ڈائریکشن دی تو دونوں نے گردن گھما کر سامنے کیمرہ" کی جانب دیکھا اب تصویر کچھ یوں تھی کہ حر کے دونوں ہاتھ حزام کی گردن کے اطراف میں تھے چہرہ ایک دوسرے کے قریب کیئے وہ دونوں ہی کیمرے کی سمت گردن گھما کر دیکھ رہے تھے

وہ دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ رہے تھے مگر حزام بنا دیکھے ہی حر کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ محسوس کر سکتا تھا۔

کیا آپ نے سوچا تھا؟" پوز تبدیل کر کے اُس نے حزام سے پوچھا"

"میں ڈراونی چیزوں کے متعلق نہیں سوچتا۔۔۔پھر چاہے وہ دِکھنے میں کتنی ہی حسین کیوں نہ ہوں"

جب آپ ایسی باتیں کرتے ہیں تو بڑے معصوم لگتے ہیں" انداز ایسا تھا جیسے اُسکے سامنے کوئی بچہ کھڑا" ہو جسکی بات اور ایکسپریشن سے وہ بہت لطف اندوز ہوئی ہو

جب آپ اتنی خوش ہوتی ہیں تو نا جانے کیوں مجھے لگتا ہے وہ ہوٹل والا ڈرامہ آپ نے کیا, مجھے بے" ہوش کیا اور۔۔۔

اور وہاں میڈیا کو بلایا۔۔ پھر آپ سے نکاح کیا اور اب ہنسی خوشی آپ کے ساتھ تصویریں بنوا رہی" ہوں۔۔۔

یہی ناں۔۔۔؟

"چچ چچ! سو سیڈ۔۔۔ کتنی زیادتی ہو گئی آپ کے ساتھ۔۔۔

افسوس سے کہا گیا

شدید زہر لگ رہی ہیں اس وقت "اُسکا انداز اُسکی باتیں لبوں سے نہ ہٹنے والی مسکراہٹ۔۔۔۔"

وہ حقیقتاً اُسے "زہر" ہی تو لگی تھی

اور آپ زہر قہر۔۔۔ "برجستگی سے جواب آیا"

ایسا نہیں لگتا یہ ایک بڑے پیمانے کی فلم ہے اور ہم سب بے وقوف تماشائی بنے پردے کے سامنے کھڑے تالیاں پِیٹ رہے ہیں۔

دور ایستادہ حر اور حزام کو ہاتھوں میں ہاتھوں ڈالے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے کیمرے کے لئے پوز دیتا ہوا دیکھ کر وہ اب بھی اُتنا ہی شاک تھا جتنا کے اول روز اُن کے نکاح کی خبر کو لے کر تھا۔

مجھ سے یہ سب ہضم نہیں ہو رہا سیری اسلی۔۔۔

اُسنے ساتھی رپوٹر کے کان میں ایک اور سوگوشی کی جو اُس کے ہمراہ ایونٹ کی کوریج کے لئے آئی تھی۔

کرائم رپوٹنگ کرتے کرتے تمہارا دماغ کریمنل جیسا ہو گیا ہے سیدھی تصویر بھی اُلٹی نظر آتی ہے تمہیں۔

تو تم مانتی ہو جو سٹوری ان خاندانوں نے گھڑی ہے وہ سچ ہے؟ نگاہوں میں حیرت اور بے یقنی لیئے وہ پوچھ رہا تھا۔

سدرہ نے کندھے اُچکائے "تمہیں دکھائی نہیں دے رہا وہ دونوں ایک ساتھ کتنے خوش ہیں اور حزام داؤد۔۔۔ یہ اُس سے کہیں زیادہ ڈیشنگ ہے جتنا سکرین پر نظر آتا ہے مجھے تو یہ ایک آئیڈیل کپل لگ رہا ہے۔

چند روز قبل یہی آئیڈیل کپل کسی میدانِ جنگ میں اُترے مخالفین کا نقشہ پیش کر رہا تھا جو جنگ جتنے کے لئے کچھ بھی کرنے کو تھے, دنیا اور اپنے سیاسی بیک گراؤنڈ کی پرواکیے بغیر ایک دوسرے کو مار دینے کی دھمکی دے رہے تھے اور تو اور انہی کے پارٹی کے بندے ایک دوسرے سے سخت نفرت کا "اظہار کرتے کچھے چٹے کھولتے حر پر قاتلانہ حملے کا ذمہ دار داؤد خاندان کو ٹھہرا رہے تھے

اُسنے اچھنبے سے نفی میں سر کو جنبش دی "جو بھی ہو میں ان کی اسٹوری کو سچ نہیں مانتا۔۔جانی دشمن آج آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایسے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں جیسے اطراف میں کوئی اور موجود ہو ہی نہ ہو۔۔۔

کہتے ہوئے اُس نے کانوں کو ہاتھ لگائے "تم دیکھتی جاؤ سدرہ میں اصل اسٹوری کا پتہ لگا کر رہونگا اور کل تم دیکھنا اپنے شو میں کرتا کیا ہوں۔

کیا کروگے تم؟ وہ پوری کی پوری اُسکی جانب گھومی تھی۔

ان لوگوں کو تب تک سکون سے رہنے نہیں دونگا جب تک یہ سچ نہیں اُگلتے۔۔۔عوام کو بے وقوف بنایا "ہوا ہے ان دو ٹکے کے سیاستدانوں نے

ایسا کچھ بھی مت کرنا جس سے تمہاری جاب اور جان خطرے میں آجائے۔۔پہلے بھی دو مشہور چیلنز" سے نکالے جا چکے ہو یہاں سے نکالے گئے تو کوئی چینل تمہیں منہ نہیں لگائے گا اور اس بار تمہارے گھر کی گروسری میں نہیں کرواؤنگی یاد رکھنا۔۔۔"اُسنے انگلی اُٹھا کر تنبیہ کی۔

تمہیں زیادہ دکھ کس بات کا ہے معروف چینل سے بے عزت کر کے نکالے جانے پر یا جو تھوڑے بہت پیسے تم نے مجھ پر خرچ کر دیئے اُس پر۔۔۔؟

تھورے بہت۔۔۔" آنکھیں صدمے اور حیرت سے پھیل گئی تھی "پورے پانچ ماہ پیٹ پالا ہے تمہارا ہر ماہ اپنی آدھی سیلری تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کی ہے احسان فراموش۔۔۔" اُسنے دبا دبا احتجاج کیا۔

احسان کر کے جتنانے والوں پر لعنت برستی ہے رپوٹر صاحبہ "ہنسی کو بڑی مہارت سے دباتے ہوئے" کہا گیا

وہ غصے سے رُخ موڑتی پیر پٹختی واک واٹ کر گئی۔

"ویسے ایک بات کہوں؟"

ناں" کہوں تو خاموش ہو جائیں گی؟" وہ اب اُسکا ہاتھ تھامتا کیمرے کو دیکھتا ایک اور پوز دیتے ہوئے" بولا

"بلکل نہیں"

"پھر پوچھ کیوں رہی ہیں کہہ دیں"

"آپ کی حدیقہ بڑی حسرت بھری نگاہوں سے ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔اس ڈرامے کے چکر میں
"دل ٹوٹ گیا ہو گا بے چاری کا

اُس کے کہنے پر حزام نے حدیقہ کی طرف دیکھا جو حزام کے متوجہ ہونے پر مسکرا دی تھی۔

"کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟"

"پسند کرتی ہے وہ آپ کو"

"آپ سے کس نے کہا"

"کہنے کی کیا ضرورت ہے جس طرح وہ مجھے دیکھ رہی ہے لگتا ہے نظروں سے ہی قتل کر دے گی۔اب
اُسے کیا معلوم میں کس دل سے آپ کو برداشت کر رہی ہوں۔۔۔بلکہ میرا بس چلے تو ابھی جا کے اُس
"سے کہہ دوں حزام داؤد تمہیں ہی مبارک ہو

حر کی بات اور انداز پر حزام نے تیوری چڑھائی

"بہت شوق ہو رہا ہے میری شادی کا کہیں تو آج ہی پرپوز کر دوں اُسے۔ویسے بھی آج کسی نے مجھ سے
کہا ہے کہ بے حد ہینڈسم اور پُرکشش لگ رہا ہوں اور بقول آپ کے وہ مجھے پسند بھی کرتی تو فوراً ہاں کہہ
"دے گی

"آپ کو اس خوش فہمی میں کس نے مبتلا کر دیا؟"اُسکا اشارہ ہینڈسم اور پُرکشش کی طرف تھا۔

آپ دونوں تھوڑا قریب آئیں اور سر پلیز میم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اُنکے ہاتھوں کی طرف دیکھیں فوٹو گرافر کے کہنے پر اُن دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

یقیناً یہ تعریفی کلمات حدیقہ نے کہے ہونگے ؟"اُسنے پوچھتے ہوئے مبہم سا اُبرو اُچکایا۔

حزام نے نگاہوں کے بیچ مُخل ہوتے اُسکے چہرے پر آتے بال آہستگی سے پیچھے کرتے سر کو ہلکا سا خم دے کر ہاں میں جواب دیا۔

"شاید وہ جانتی نہیں کہ رابرٹ پیٹنسن دنیا کا پُر کشش ترین مرد ہے اس لئے"

اِمم ہمم!"اُسنے آنکھیں چندھی کیں چہرے کے تاثرات یوں بگڑے جیسے کوئی بد ذائقہ شے منہ میں" گھلی ہو ہاتھ بے ساختہ اپنے گولڈن براؤن بالوں پر گیا تھا,یہ فریش ہیئر لُک اور کلر اُس نے آج کے دن کے لئے کروایا تھا۔

وہ خوفناک گہری نیلی آنکھوں والا رابرٹ پیٹسن جسکی آنکھیں بلکل آپ کی بلی جیسی"
"ہیں۔۔۔وحشت ناک

خبر دار جو چیری کی آنکھوں کی برائی کی تو۔۔۔"اُسنے گھورتے ہوئے وارن کیا انگشتِ شہادت کی" سمت مخالف کی جانب تھی۔

مخالف کی نگاہیں اُسکے ہاتھ کی اُٹھی انگلی سے ہوتی چہرے پر گئی "میں نے آپ کی بلی نہیں رابرٹ پیٹنسن کی آنکھوں کو برا کہا ہے سوسکیری آئز (اتنی خوفناک آنکھیں)" آنکھیں بند کر کے ابرو اُٹھائے گئے

آٹر یکٹیو اینڈ یونیک آئز پانی جیسی شفاف! اور مجھے رابرٹ پیٹنسن کی آنکھیں اس لئے پسند ہیں کیونکہ " وہ چیری سے مشابہت رکھتی ہیں۔ اس لئے آپ رابرٹ کو برا نہیں کہیں گے" وہ بے حد سنجیدگی سے کہہ رہی تھی

حزام کو اُس رابرٹ پیٹنسن سے زیادہ چیری سے نفرت محسوس ہوئی تھی

"آپ اُس چھوٹے جانور کے لئے کچھ زیادہ سنجیدہ ہیں۔۔۔ زیادہ ہی ٹچی"

شاید ہر انسان اپنی پسندیدہ چیزوں کو لے کر ایسے ہی ٹچی ہوتا ہے اور بار بار اُسے جانور نہ " کہیں۔۔۔ کتنی دفعہ بتایا ہے چیری نام ہے اُسکا

کیا ہمارے پاس اُس پالتو جانور کے علاوہ کوئی اور موضوع نہیں ہے بات کرنے کے لئے؟" اُسنے چڑ کر " کہا۔

ہے نا! آپ کی حدیقہ۔۔ اُسکے بارے میں فرینکلی بات کر سکتے ہیں آپ مجھ سے" اُسنے سرگوشی کی "

بلی۔۔۔رابرٹ پیٹسن۔۔۔حدیقہ۔۔۔بات کو کہاں سے کہاں لے آئیں یہ,اُسنے سر ہلاتے ہوئے سوچا تھا۔

☆☆☆☆☆

ری سیپشن کے اختتام پر پارکنگ میں کھڑی گاڑیوں کا ہجوم کم ہوا تھا آسمان کی رنگت میں تبدیلی رونما ہوئی خُنک ہوا نے ماحول کو خوشگوار کیا۔

موسم کی تبدیلی کو محسوس کرتا پاکٹ میں ہاتھ ڈالے آہستگی سے حدیقہ کے ہمراہ چلتا وہ اُسکا مشکور تھا

تم میرے ایک بار کہنے پر سب چھوڑ کر ری سیپشن اٹینڈ کرنے چلی آئی حر کو لاعلم رکھتے اُسکی پروٹیکشن" "کو ممکن بنایا اس کے لئے شکریہ

دوسرے الفاظ میں وہ کہنا چاہتا تھا حُر پر نظر رکھنے کے لئے میں تمہارا مشکور ہوں۔

ڈارک گرین سِلک ساڑھی گہری لپ سٹک اور پشت پر کُھلے چھوڑے گئے بال اُسے یونیفارم کی نسبت منفرد بنا رہے تھے۔

شکریہ کہہ کر شرمندہ کیوں کر رہے ہو تمہاراری سیپشن ہو میں نہ آؤں ایسا ہو سکتا ہے؟" وہ سوالیہ" نگاہیں اُٹھاتی پوچھ رہی تھی۔

وہ بغور اُسے دیکھتا نفی میں سر ہلا گیا جبکہ ذہن حر کی باتوں میں اُلجھا تھا۔

مختیار شاہ کو حر محتشم کے ساتھ دیکھ کر حیرت ہوئی مجھے, تم نے اُسے روکا نہیں, یا پھر وہ جانتی نہیں کہ " وہ کیا کچھ کر چکا ہے اور کیا کر سکتا ہے" وہ آنکھوں میں حیرت لئے مستفسر تھی۔

"پیشانی پر ہاتھ پھیرتا وہ حدیقہ کی جانب دیکھنے لگا" وہ کچھ بھی نہیں جانتی

"حدیقہ کا سر ہلا تھا جیسے افسوس ہوا ہو" نئی ہے نا سیاست میں۔۔

خیر! پھر اپنی ہی بات کی نفی کی" وجہ جو بھی ہو تمہیں اُسے سمجھانا چاہیئے, اُس نے حادثے کے بارے "میں بھی مجھ سے غلط بیانی کی اُس کے انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ مجھے ٹال رہی ہے

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو کیا اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے؟ حساسیات یکدم بحال ہوئی تھیں۔

جیسے وہ میرے سیدھے سوالات کے اُلٹے جواب دے رہی تھی اور میرے بے حد اصرار کے باوجود بھی پولیس فورس کو اُسکی حفاظت کے لئے منع کیا اس سب سے تو یہی لگتا ہے کہ اُس نے خود پر یہ حملہ کروایا ہے۔

بات کے اختتام پر کندھے اُچکائے گئے۔ حدیقہ اُس کی سوچ کو الفاظ دے گئی تھی, حادثے کے بعد جسطرح وہ بیان دینے, حدیقہ سے ملنے اور میڈیا کے سامنے آنے سے انکاری تھی حزام کو اُس لمحے شدت سے احساس ہوا کہ حر نے حملہ خود کروایا ہو۔

کسی حد تک حدیقہ کی بات سے متفق ہونے کے باوجود اُس نے بڑی مہارت سے اپنے تاثرات پر قابو پاتے حدیقہ کی جانب دیکھا لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی "واٹ نان سنسیس حدیقہ! وہ ایسا نہیں کر سکتی اور رہا سوال مختیار شاہ کا تو اُسکی اتنی ہمت نہیں کہ وہ حریامجھ سے منسلک کسی بھی شخص کو نقصان پہنچا سکے, اور مختیار شاہ کی موجودگی کا یہاں یہ مقصد بلکل نہیں کہ حر اور مختیار نے آپس میں مل کر یہ حملہ پلان کیا تھا"

تو پھر وہ یہاں کیا کر رہا تھا؟ کیا واقعی حر اتنی معصوم ہے؟" وہ بے حد حیرت سے پوچھ رہی تھی۔"

وہ مختیار شاہ کو مدعو کرے یا کسی دوسرے حریف کو جب تک میں اُسکے پیچھے کھڑا ہوں ہاتھ لگانا تو دور" کوئی اُسے نظر اُٹھا کر دیکھ بھی نہیں سکتا"

وہ آنکھیں چندھی کرتی بغور اُسے دیکھنے لگی "کچھ عرصہ پہلے تک تم اُس لڑکی کی شکل تک دیکھنا گوارہ نہیں کرتے تھے آج بیوی کی حثیت سے اندھا اعتبار کرتے ہوئے اُسکی ڈھال بنے کھڑے ہو"

اس میں نیا کیا ہے؟ ہر شوہر یہی کرتا ہے" اُسنے اپنے تئیں حدیقہ کے شک کو دور کرنے کی سعی کی, حر سے مخالفت کے باوجود وہ شادی کی اصل وجہ سے حدیقہ کو بھی لاعلم رکھنا چاہتا تھا۔

"ہر شوہر ایسا نہیں کرتا"

"تو کرنا چاہیئے"

حدیقہ کی بے چینی میں اضافہ ہوا تھا"ڈونٹ سے حزام۔۔۔ڈونٹ سے۔۔جو دنیا کو دکھا رہے ہو مجھے مت دکھاؤ جو لوگوں سے چھُپا رہے وہ مجھ سے مت چھپاؤ

"ایم یور بیسٹ فرینڈ۔۔۔اور پہلا حق دوستوں کا ہوتا ہے

"تم کیا کہہ رہی ہو میں سمجھا نہیں"

حزام داؤد بات کا مفہوم نہ سمجھے کیا یہ ممکن ہے؟"اضطرابی کیفیت میں کہا گیا"کیا واقعی یکدم وہ" تمہیں اتنی اچھی لگنے لگی کہ فوراً خُفیہ نکاح کر لیا اُس سے؟یا میں سمجھوں کہ حر سے شادی کر کے اپنا "سیاسی فیوچر سکیور کیا ہے؟

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا ایک چھناکے سے شیشے کے چکنا چُور ہونے کی آواز آئی چند قدم کے فاصلے پر زمین بوس ہوئے شیشے کے چھوٹے چھوٹے ذرات دور تک بکھرے تھے بیک وقت سامنے کا منظر دیکھتے .دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اندر کی جانب بھاگے

☆☆☆☆☆

غیر ارادی طور پر انگشتِ شہادت کلائی پر پہنی بریسلٹ پر پھیر رہی تھی, کشادہ کوری دوڑ عبور کرتی وہ بظاہر ارد گرد سے غافل تھی اُسکی ہیلز وہی مخصوص آواز بکھیرتی خاموشی کو چیر رہی تھی

مسکراتے چہرے کے ساتھ وہ یکدم پلٹی تھی

کچھ کہنا چاہتی ہو میری؟" اُس کے اچانک پلٹ کر یوں سوال کرنے پر میری خاصی حیران ہوئی" تھی۔ وہ کافی دیر سے اُسے روک کر کہنا چاہ رہی تھی

کیا لفٹ سے نیچے جا سکتے ہیں؟" سڑھیوں سے کافی وقت لگے گا اور آپ تو بیمار ہیں" میری نے نرم سی" آواز میں اپنے سنہرے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

بیمار تو تم لگ رہی ہو میری اس لیے اگر لفٹ کا استعمال کرنا چاہتی ہو تو کر سکتی ہو" کہہ کر وہ ایک بار پھر" سے چلنے لگی

"میری تیزی سے آگے آئی" اور آپ؟

"کیا لفٹ استعمال نہیں کرتیں؟"

میری کے سوال پر اُسکے چہرے پر ایک تاریک سایہ لہرایا تھا ہاتھ بے ساختہ دل کے مقام پر گیا فوری طور پر خود کو کمپوز کر کے اُسنے اپنی کیفیت پر قابو پانے کی سعی کی۔

لفٹ سے جانا کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا مگر حرمحتشم کے لئے یہ "بہت بڑا مسئلہ" تھا

مگر وہ کسی کو اپنا ویک پوائنٹ نہیں دینا چاہتی تھی۔

.ٹھیک ہے لفٹ سے چلتے ہیں" راستہ تبدیل ہوا تھا اب وہ دونوں لفٹ کی جانب قدم بڑھا رہی تھیں"

☆☆☆☆

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"

"ہر انسان کا ویک پوائنٹ ہوتا ہے۔اُس کا بھی ہو گا"

"کیا تم اتنا سا کام نہیں کر سکتے؟"

اُسکا ویک پوائنٹ جاننے کے بعد تم کیا کرو گے؟"وہ ٹھوڑی کُھجاتا مستفسر ہوا تھا"

"کسی دشمن کا ویک پوائنٹ جان کر کیا کیا جاتا ہے؟"

بلیک میل۔۔۔"دور کسی غیر مرئی نقطے کو تکتے چٹکی بجا کر جواب آیا پھر جوش یکدم مدھم ہوا"تم" واقعی اُسے بلیک میل کرو گے؟"وہ اب حیران ہوا تھا

کرنا نہیں چاہتا۔۔۔مگر ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔"

بیک اپ کے طور پر دشمن کا راز ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔۔۔تا کہ جب وہ آپ پر حملہ کرے تو آپ جوابی "وار کے لئے تیار ہوں

اُبان کو دکھ ہوا تھا شدید صدمہ۔۔۔"اب تم عورت پر وار کرو گے "کم از کم وہ حزام سے ایسی توقع نہیں رکھتا تھا

اس لئے پلیٹ میں موجود ایک اور کوکی اُٹھاتا بے حد افسوس سے بولا

حزام نے آنکھیں چندھی کر کے اُس سستے اداکار کو دیکھا

اور اُس عورت نے جو میرا جینا حرام کیا ہے وہ۔۔۔ مجھ سے نکاح کیا۔۔۔ کرسی چھینی۔۔۔ اور۔۔۔"

اور۔۔؟" اُسنے استہفامیہ ابرو اُچکائے"

حزام کے لبوں پر پُراسرار مسکراہٹ چھائی سر نفی میں ہلا "اتنا سب کچھ کیا ہے میرے لئے اب میرا بھی فرض بنتا ہے کہ اُسے سرپرائز دوں۔۔۔ منہ دکھائی دوں۔۔۔۔"

کوئی منہ دکھائی میں اپنی بیوی کو خوف زدہ بھی کر سکتا ہے؟" وہ حیران تھا بے یقین بھی۔۔۔"

بیوی حرمحتشم ہو تو کوئی مضائقہ بھی نہیں" وہ سنجیدہ تھا"

اس وقت تم ایک سیریل کلر جیسا بے ہیو کر رہے ہو حزام۔۔۔" مجھے یقین نہیں آرہا۔۔ اُبان نے کندھے اُچکائے

"جو کچھ میرے ساتھ ہو رہا ہے مجھے بھی یقین نہیں آرہا"

تم سریس ہو" حلق میں گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی"

سو فیصد"۔۔۔"

اُبان کے چہرے کے زاویے بگڑے "وہ ایک معصوم اور پیاری سیاست دان ہے اوپر سے اب تو تمہاری بیوی بھی ہے۔۔۔اب کیا تم اُس کے ساتھ یہ کرو گے "اُسے دکھ کھائے جا رہا تھا بلکل ویسے ہی جیسے وہ کوکیز کھائے جا رہا تھا

تمہیں کس بات کا صدمہ ہے اُسکے معصوم ہونے کا یا میری بیوی ہونے کا؟"وہ شرٹ کے اُپری بٹن" ڈھیلے کرتا بولا

"دونوں پر۔۔۔"

وہ معصوم تو بلکل نہیں ہے۔۔۔ مگر بد قسمتی سے میری بیوی ضرور ہے. اور اُسے کس طرح ہینڈل کرنا" ہے مجھے اچھے سے آتا ہے۔

کل تم ری سیپشن کے ختم ہونے سے پہلے میرا کام کر دینا"وہ کرسی کی پشت پر لٹکتا ہوا کوٹ ہاتھ میں لیتا" اپنی جگہ چھوڑ کے اندر کی جانب جا رہا تھا جب کہ اُبان کو میٹھی کوکی کڑوی معلوم ہوئی تھی "کس قدر خطرناک آدمی ہے یہ۔۔

. آہ بیچاری حر۔۔۔"سوچتے ہوئے اُس نے جھرجھری لی

☆☆☆☆☆

حر جیت گئی حزام ہار گیا اب اس کے پیچھے آپ کے کیا مفادات ہیں آپ خود بتانا پسند کریں گے بابا"
"جان

تمہارا مسئلہ پتہ ہے کیا ہے برہان؟" سگار کا آخری کش لیتے اُنہوں نے دونوں ہاتھ صوفے کی پشت پر"
پھیلائے "تم بے صبرے ہو, تحمل سے کام نہیں لیتے۔۔۔ تم جذباتی فیصلے کر کے بس کر گزرنا جانتے ہو
اور یہی تمہاری سب سے بڑی خامی ہے۔

تمہارے غلط اقدام کی وجہ سے آج ہم یہاں کھڑے ہیں اور میں صرف تمہاری غلطیوں کو سدھارنے
"کی کوشش کر رہا ہوں

ہا۔۔۔ "اُسنے دونوں ہاتھ صوفے پر دھپ سے گراتے آہ خارج کی پھر استہزائیہ ہنسا" بلکل آپ"
میری غلطیوں کو سدھار رہے ہیں۔۔۔ حر کو وزیر اعظم بنا کر اور اب وہ سب کچھ برباد کر دے گی سب
کچھ۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا جب حزام جیت رہا تھا تو آخر اُس لڑکی کو اضافی بیس ہزار ووٹ کیوں ڈلوائے آپ
نے؟

آل موسٹ سیونٹی پرسنٹ عوام حزام کے حق میں تھے, یہ بات آپ جانتے تھے۔۔۔ دن رات میڈیا
عوام سے اُنکی رائے لے رہے تھے اور تقریباً ستر فیصد مرد "عورت" کی لیڈر شپ چاہتے ہی نہیں

تھے۔۔۔یہ چیز ہمارے حق میں تھی مگر آپ کے بوگس ووٹوں کی وجہ سے حر محتشم "دی پرائم منسٹر آف پاکستان" کے عہدے پر براجمان ہو گئ۔۔۔

کریڈڈ گوز ٹو یو بابا جان" تالی بجا کر اپریشیٹ کیا انداز میں جھنجھلاہٹ اور نفرت تھی۔

"تم کیا چاہتے ہو برہان, ہم کرسی ہاتھ سے جانے دیتے؟"

کرسی ہمارے ہاتھ سے جا چکی ہے بلکہ آپ نے حر محتشم کو خود دان کی ہے۔"

پہلے آپ نے مجھے رَد کر کے حزام کو فوقیت دی اور اب حر کو مدِ مقابل لا کھڑا کیا۔

کیا میں آپ کی اپنی اولاد ہوں۔۔؟ اور اگر ہوں تو یہ سب کیوں بابا جان۔۔۔کیوں؟" لہجے میں غصہ, نفرت, اور شکوہ تھا

"تم اس معاملے کو زیادہ ہی سنجیدہ لے رہے ہو۔میں نے تم سے کہا نا بھروسہ رکھو مجھ پر"

کرسی ہمارے خاندان کے لئے ہمیشہ سے ہی مسئلہ رہی ہے بابا جان۔"

جو چیز رگوں میں سرایت کر کے خون میں شامل ہو جائے اُس سے دستبرداری تو موت ہے۔

آپ میری رگوں سے بہتا خون نچوڑ لیں اور میں کراہ تک نہ کروں۔۔۔" نگاہوں میں حیرت تھی صدمہ تھا۔

مت بھولو برہان یہ نشہ تم میں مجھ سے منتقل ہوا ہے۔ کیا تمہیں بہرام داؤد دیوانہ لگتا ہے جو اُس کل "
"کی لڑکی کو کرسی تھما کر خود آرام سے بیٹھ جائے۔۔۔ کیا تمہیں اپنے باپ پر اعتبار نہیں؟

اعتبار ہے باباجان۔۔ مگر میں اس سب کی وجہ جاننا چاہتا ہوں, میں تب تک پُر سکون نہیں ہو سکتا جب "
"تک جان نہ لوں کہ آپ نے یہ سب کیوں کیا

تم جو کرنا چاہتے تھے کیا۔۔۔ کیا میں نے مداخلت کی؟ کوئی سوال کیا؟ نہیں ناں۔۔"

اب جو میں کر رہا ہوں مجھے کرنے دو۔۔۔ جب کوئی تیسرا آپ کے دشمن کے خون کا پیاسا بن جائے تو اپنے ہاتھ خون سے نہیں رنگتے بلکہ دور بیٹھ کر تماشہ دیکھتے ہیں" اتنا جان لینا کافی ہے یا کچھ اور بھی سننا چاہتے ہو۔؟ بہرام داؤد کے چہرے پر مسکراہٹ تھی برہان ورطہ حیرت میں گھرا سوچ کے گھوڑے دوڑاتا معاملے کی تہہ تک پہنچنے کی سعی کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆

ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں اور دوسرے ہاتھ سے فریش منٹ کا گلاس تھامے وہ آہستگی سے چلتا اُسکے قریب جا رہا تھا۔

نگاہ روشنیوں میں ڈوبی محفل پر تھی

"کام ہو گیا؟"

اُسکی اچانک آمد پر اُبان عبداللہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی "میں ایک بے ضرر سا ڈیٹیکٹو ہوں اور تم مجھے احساسِ جرم میں مبتلا کرنے پر تُلے ہو"

اُسکی شکل دیکھ کر حزام کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی بھوری اور سیاہ امتزاج والی روشن آنکھوں میں روشنیوں کا عکس پڑا تو وہ مزید نمایاں ہوئیں

تحفہ کسی اور دن دے دینا آج تو ویسے بھی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ پھر وہ زخمی بھی ہے "اُففف لہجے میں کتنا درد تھا

تو آج پیار الگنے کا مارجن دوں اُسے؟" وہ گھونٹ حلق سے نیچے اُتارتا پوچھ رہا تھا۔"

"دیا جا سکتا ہے۔۔۔"

اور کیوں دیا جائے؟" وہ ڈرنگ ایریا کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتا مستفسر ہوا۔"

پیارے لوگوں کا اتنا تو حق بنتا ہے یار" وہ بھرپور انداز میں اُسکی طرفداری کر رہا تھا۔"

حزام کی مسکراہٹ گہری ہوئی انداز ایسا تھا جیسے میں "ٹلنے" والا نہیں۔۔۔

اور اس لئے بھی کیونکہ۔۔۔"

کیونکہ؟

کیونکہ وہ ایک عورت ہے "بڑی بودی دلیل تھی"

"اب کے حزام کا قہقہہ بلند ہوا "خطرناک عورت کہو

ٹھیک ہے۔۔۔ "اُبان نے کندھے اُچکائے "تمہارے نزدیک عورت ہونا کوئی کمزوری نہیں۔۔۔ تم" اُسے ازاے ہیومن ٹریٹ کر رہے ہو۔۔۔ مگر۔۔۔

مگر۔۔۔؟"وہ آخری گھونٹ بھر کر گلاس رکھ رہا تھا۔"

"وہ زخمی بھی تو ہے"

اتنی معمولی چھوٹ اُس پر بے اثر ہے "آخری دلیل بھی رَد کی گئ"

اُبان نے غصیلی نگاہوں سے اُسے گھورا تھا "معاملہ سیریس ہو گیا تو میرا اگلہ مت پکڑنا۔۔۔ "اُسنے وارن کیا

"اسکی ضرورت پیش نہیں آئے گی مجھ سے پہلے وہ خود تمہاری گردن دبوچ لے گی"

"کیسے دوست ہو تم۔۔۔ دوست کو مروانے پر تُلے ہو۔۔۔"

وہ ہنوز مسکرا رہا تھا

.کیسے شوہر ہو۔۔۔ زخمی بیوی کو بلیک میل کرنا چاہتے ہو "لہجے میں افسوس ہی افسوس تھا"

☆☆☆☆☆

یہ پیرس کا "لے کرسٹل پیرس" ریستوران تھا جہاں شام کے وقت خاصی چہل پہل تھی وہ اُس وقت رستوران کے اندرونی حصے میں بیٹھی تھی جبکہ نگاہ بیرونی حصے پر تھی جہاں نیلی اور سرمئی امتزاج کی روشنیاں مل کر عجب سا منظر پیش کر رہی تھی اُس منظر کو عجیب بنانے میں کچھ ہاتھ موسم کا بھی تھا جہاں سیاہ بادل ہلکی پھلکی رِم جھم کا باعث بنے تھے, بارش کی ننھی باندیں ریستوران کے شفاف شیشے پر گر کر پھسل رہی تھیں۔

وہ اپنا پسندیدہ اریبِک کیوزین آڈر کر چکی تھی۔ آج وہ وہاں اکیلی ہی آئی تھی انوشے اور عرشیہ واپس جا چکی تھیں اور اُنکے لاکھ اصرار پر بھی وہ ساتھ نہیں گئی تھی

اپنے پسندیدہ رستوران میں بیٹھی پسندیدہ کیوزین کا انتظار کرتی یکدم وہ بے زار ہوئی دل پر ناقبلِ بیان سا جمود طاری ہوا تھا چہرے پر آتی بالوں کی لٹوں کو کان پیچھے کرتی کوفت کا شکار ہوئی تھی

تبھی۔۔۔ تبھی وہ رستوران کے اندر داخل ہوا تھا دونوں کی نگاہ ملی تھی اُسے خوشگوار حیرت ہوئی لبوں کی مسکراہٹ گہری وہ ہاتھ ہلاتا اُسکی طرف آرہا تھا اپنے ساتھ موجود تین لڑکوں کو جن میں دو تقریباً اُسی کے ہم عمر تھے اور ایک عمر میں بڑا تھا کو دوسری میز پر جانے کا اشارہ کیا.

حرنے سر گرایا "وہ اُسکی طرف کیوں آرہا تھا۔۔ وہ اُسے دیکھ کر اتنا کیوں مسکرا رہا تھا۔۔ وہ آج کل جن چیزوں سے دور ہونا چاہ رہی تھی آخر وہ لپک لپک کر اُسکی طرف کیوں آرہی تھیں"

ہیلو مس بور! کیسی ہو؟" وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ رہا تھا"

"ناچاہتے ہوئے بھی اُسے جواب دینا پڑا "ٹھیک ہوں"

تمہاری فرینڈز کہاں ہیں" وہ ارد گرد نگاہیں دوڑاتا پوچھ رہا تھا"

"وہ واپس چلی گئی ہیں"

"کہاں؟ پاکستان؟"

ہمم "اُسنے سر ہلایا"

تم نہیں گئی؟" وہ بڑے ہی ان فارمل انداز میں اُس سے بات چیت کر رہا تھا۔"

تم اپنے دوستوں کو چھوڑ کر یہاں کیوں آ گئے؟" وہ چاہتی تھی کہ وہ وہاں سے چلا جائے اور مزید" سوال نہ کریں

وہ۔۔۔" اُسنے بایاں ہاتھ کرسی کی پر پشت پر رکھ کر اپنی گردن گھما کے پیچھے کی میز پر بیٹھے اُن تین" لڑکوں کو دیکھا" ہمیشہ انہی کے ساتھ ہوتا ہوں, ہم چاروں ایک ہی اپارٹمنٹ میں رہتے ہیں۔

"تم اکیلی آئی ہو یہاں تو آج میں تمہیں کمپنی دے سکتا ہوں

اور تم مجھے کمپنی دینا کیوں چاہتے ہو؟" بے زاریت اب اُسکے چہرے سے بھی عیاں تھی"

"کیونکہ ہم دوست ہیں"

"اور ایسا کب ہوا؟"

بہت پہلے۔۔۔امم۔۔۔"اُسنے کنپٹی پر سوچنے کے سے انداز میں ہاتھ رکھا"جب ایفل ٹاور پر ملے"
"تھے شاید تب۔۔۔

"ٹوبی اونسٹ مجھے تم پسند نہیں"سارا لحاظ ایک طرف رکھ کے بلآخر آخر اُس نے کہہ دیا"

مجھے خوشی ہوئی۔۔۔آخر تم نے اپنے دل کی بات کہہ ہی دی,جو بات آپ کو تکلیف دے وہ کہہ دینی"
"چاہیئے

"کیسا انسان تھا اپنی برائی سن کے خوش ہو رہا تھا۔"وہ سوچ کر رہ گئی"میرا پیچھا کب چھوٹے گا اس سے"

اب کیا ہوا اینی پرابلم؟"اُسے خاموش پا کر وہ ابرو اُچکا تا پوچھ رہا تھا۔"

اور یہ کہ۔۔۔"

کہ۔۔۔؟

مجھے ایسے لوگ بلکل پسند نہیں جو سیاست پر بات کریں۔"

"جو عوام کا تو بھلا کریں اور اپنی فیملی کو بھول جائیں

وہ بڑی دلچسپی اور حیرت سے آنکھیں پھیلائے اُسے سن رہا تھا"سیاست دان کی بیٹی کو سیاست پسند نہیں۔۔"ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کے حیرت سے کہا گیا۔

"ہاں!...اور مجھے تمہارا نام بھی پسند نہیں۔۔۔"

"ہیں۔۔۔"اب کے اُسے حیرت کے ساتھ ساتھ صدمہ بھی پہنچا"نام میں کیا برائی ہے؟"

اُس کے سوال پر یکدم اُسے کچھ یاد آیا تھا

And I hate you

(اور مجھے تم سے نفرت ہے)

"Great!you are also very wise"

(گریٹ تم تو بہت سمجھدار بھی ہو)انداز ایسا تھا جیسے بات کے سمجھ جانے پر خوش ہوا ہو۔

"ایک اور بات۔۔۔"

"I hate you too۔۔۔ and we will always be enemies"

(مجھے بھی تم سے نفرت ہے اور ہم ہمیشہ دشمن رہیں گے)

ساتھ ہی ٹھا کی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہوا تھا دھول اور مٹی سے اٹے اندھیرے کمرے میں اُس کا دم گھٹا تھا خوف وحشت کے باعث پورا وجود پسینے سے تر ہوا تھا .

کیا ہوا؟ کیا سوچنے لگی "اُسنے میز بجا کر اُسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا"

وہ ہڑبڑا کے اُسکی جانب دیکھنے لگی

"جواب نہیں دیا تم نے؟"

"کیونکہ۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ مجھے اس نام سے نفرت ہے"

وہ کیوں؟" وہ گلاس کے کنارے پر انگلی پھیرتا مستفسر ہوا"

"بس ہے تو ہے۔۔۔"

.بڑی عجیب منتک ہے" وہ آہ بھرتا بولا"

☆☆☆☆☆

پیرس میں اُتری رات خاصی سرد تھی, فنکشن کے اختتام پر ایسا کچھ ہو گا کوئی نہیں جانتا تھا۔

رپوٹرز نے خبروں کو چینلز پر نشر کرنے میں ذرا سی بھی تاخیر نہیں کی تھی۔

اُسے ہسپتال لے جانے کے بجائے ڈاکٹر کو ہنگامی بنیاد پر وہاں بلایا گیا

ہر شخص پریشان تھا مشتعل عوام احتجاج کرنے سڑکوں پر آ پہنچے تھے "آخر کون تھا جو حر محتشم کو مسلسل نقصان پہنچانے پر تُلا تھا اُسے مارنا چاہتا تھا۔

نیوز اینکر سنسنی پھیلانے کی خاطر خبر کو پڑھا چڑھا کر پیش کر رہی تھی

کچھ رپوٹر مائیک ہاتھ میں لیے حدیقہ کا راستہ روکے ہوئے تھے

آپ کے ہوتے ہوئے ایسا کیوں ہوا؟ دوسری بار جان جاتے جاتے بچی آخر وجوہات کیا ہیں؟ کیا" سکیورٹی کے انتظامات ٹھیک نہیں تھے, یا اس سب میں سکیورٹی بھی شامل ہے, اور حملہ آور کی مدد کر "رہی ہے؟

سکیورٹی کی غلطی نہیں ہے انہوں نے اپنا کام بہت اچھے طریقے سے کیا تقریب ویسے بھی ختم ہو چکی" تھی حر محتشم کو اپنے ذاتی گارڈ کے ساتھ ہوٹل روم تک پہنچنا تھا لیکن انہوں نے گارڈز کو منع کر دیا, اس "میں پولیس کی کیا غلطی

"پھر غلطی کس کی ہے ایس پی صاحبہ؟ عوام اپنی لیڈر کے لئے پریشان ہیں وہ جاننا چاہتے ہیں؟"

"ہم پتہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ حادثہ کیوں پیش آیا"

مس میری "اُنکے ہمراہ" سننے میں آرہا ہے روم کی طرف جاتے وقت حزام داؤد کی پرانی سرویونٹ" تھی۔

کیا یہ بات درست ہے؟ اور گارڈ کی جگہ مس میری اُنکے ساتھ کیوں تھی؟" مہر علی نے آگے بڑھ کے سوال کیا۔

میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی جب تک حر کوئی بیان نہیں دے دیتی یا واقع کی تصدیق نہیں" "کر دیتی

آپ انکار کیسے کر سکتی ہیں جبکہ کیمرے نے مس میری کو وہاں فوکس کیا۔ وہ خاصی شاکڈ" تھیں۔۔۔ اب لفٹ میں ایسا کیا ہوا جو مس میری تو حواسوں میں تھی جبکہ حر میڈم زرد رنگت لئے "بے ہوش پائی گئی۔

نو مور کمنٹ پلیز۔۔۔ راستے سے ہٹیں مجھے اندر جانے دیں" پولیس اہلکار دوڑ کر آگے آئے تاکہ ایس" "پی حدیقہ کے لئے راستہ بنایا جا سکے

حر محتشم لفٹ میں بے ہوش پائی گئی, لفٹ کے بھاری شیشوں کا ٹوٹ جانا اور وہ بھی ایسے برے طریقے" سے یہ سب کوئی معمولی بات نہیں۔۔۔ بلکہ تویش ناک ہے" بٹی ہوئی سکرین کے ایک طرف نیوز اینکر کی تصویر جبکہ دوسری جانب حادثے کے مناظر دکھائے جا رہے تھے جہاں حر محتشم مکمل طور پر بے ہوش تھی اور میری وحشت اور خوف کے زرِ اثر منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے پھٹی پھٹی نگاہوں سے کبھی حر تو کبھی دور دور تک بکھرے لفٹ کے شیشے کو دیکھ رہی تھی۔

چند ہی لمحوں میں کیا ہوا کوئی نہیں جانتا۔ لفٹ میں کیا ہوا تا حال اس کے متعلق بھی اطلاعات "
موصول نہیں ہو رہی ہیں۔

وہاں لفٹ میں اُنکے ہمراہ مس میری تھی مگر اب تک وہ بھی منظرِ عام پر نہیں آئیں نہ ہی ہمارے کسی رپوٹر کو حرمحتشم صاحبہ سے ملنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔

"اس وقت تک کی خبر کے مطابق وہ بلکل ٹھیک ہیں اور ہوش میں بھی آچکی ہیں

. مزید خبروں اور اپ ڈیڈ کے لئے ہمارے ساتھ رہیئے

فریال نے گہری سانس لیتے ٹیلی ویژن کی آواز بند کی تھی۔

وہ خبر کے نشر ہونے سے لے کر اب تک کئی کالز کر چکی تھیں مگر پچھلے چار گھنٹوں میں اُسکی کسی سے کوئی بات نہیں ہو سکی تھی۔

ہر شخص حادثے کی نوعیت اور وجہ سے لاعلم تھا حرکا لفٹ میں جانا پھر وہاں سے نیم مردہ حالت میں پایا جانا لفٹ کے بھاری شیشوں کا چکنا چور ہونا۔۔۔

یہ سب اب تک ایک راز کی مانند تھا تجسس میں مبتلا کر دینے والا۔۔

محض تین لوگ تھے جو واقع کی اصل وجہ سے واقف تھے

اُبان عبداللہ۔۔۔ حزام داؤد اور حر محتشم۔۔۔

☆☆☆☆☆

"ہم کہاں جارہے ہیں حسیب کچھ بتاؤ تو سہی"

سیٹ بیلٹ باندھتی کوئی تیسری بار وہ اپنا سوال دوہرا رہی تھی۔

"تم کچھ دیر خاموش رہ سکتی ہو۔۔ اگر رہ لو گی تو مہربانی ہو گی"

تم سسپینس کیوں کری ایٹ کر رہے ہو" وہ بے زار ہوئی تھی جب سے محتشم کمال اور اُسکی راہیں جدا ہوئی تھی وہ اسی طرح بے ہیور کرتی تھی۔

تم نہیں بتا رہے"؟"

"نہیں"

اُسنے تھک کر سر کو سیٹ کی پشت پر گرا دیا

حسیب نے ایک نگاہ اُسکے اداس چہرے پر ڈالی تو اُسے دُکھ ہوا تھا

وہ خود ہی فیصلہ کر کے اب خود کی پچھتا رہی تھی اور بعض پچھتاوے جان لیوا ہوتے ہیں روح کو مار ڈالتے ہیں۔

حر سے ملوانے لے کر جا رہا ہوں" اُسکی کیفیت کا اندازہ لگا تا وہ مزید خاموش نہیں رہ سکا تھا"

واقعی" چہرہ یکدم روشن ہوا تھا"

اب اس معاملے میں مذاق تو نہیں کرو نگا تم سے۔۔پہلے ہم حر سے ملیں گے پھر ڈنر پر چلیں اُس کے " بعد شاپنگ۔۔۔

ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟"اُسنے تائید چاہی

اس وقت اگر تم مجھ سے میری جان بھی مانگ لو تب بھی انکار نہیں۔۔۔کتنے دنوں بعد ملو گی میں اُس " سے۔۔"خوشی کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں نمی بھی تھی

" مگر حسیب!اُسکی جانب رُخ موڑا"کمال مانا کیسے ؟"

"کمال کچھ نہیں جانتا"

"پھر ؟"

"وہ کمال کی بہن ہے ناں۔۔۔"

"حفصہ۔۔؟"

ہمم وہی۔۔۔اُس سے بات کر کے ریکوسٹ کی میں نے تو وہ مان گئی کوئی برتھ ڈے پارٹی ہے آج تو وہ"
وہاں حر کو بھی ساتھ لائے گی

"اسطرح تم اُس سے مل لو گی اور کمال کو پتہ بھی نہیں چلے گا

حفصہ نے انکار نہیں کیا"وہ سابقہ پوزیشن پر سر گراتی پوچھنے لگی"

نہیں۔۔اینڈ آئی تھنک کہ وہ کمال سے خاصی مختلف ہے بات کو سمجھنے والی کول مائنڈڈ لڑکی لگتی ہے"
"جبکہ کمال کو یہ خوبیاں چھو کر بھی نہیں گزری

"ہاں۔۔۔وہ واقعی مختلف ہے بلکل تمہاری طرح"

میری طرح۔۔۔"وہ حیران ہوا تھا"

ہاں!یقین مانو اُسکی بہت سی باتیں اور عادتیں تم سے ملتی ہیں, کبھی کبھی تو میں خود بھی حیران ہو جاتی"
"تھی

.ہو سکتا ہے"اُسنے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا"

☆☆☆☆☆

وہ حر سے ملنے کے لئے جتنی پُر جوش اور خوش تھی اب اُتنی ہی حیرت زدہ اور دکھی تھی۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ یونہی خاموش بیٹھی تھی حسیب نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے تسلی دینے کی کوشش کی

"یہاں کافی دیر ہو گئی ہے ہمیں اب چلنا چاہیئے"

اُس نے میرا ہاتھ جھٹک دیا حسیب۔۔۔"

اُس نے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا۔۔۔

میرے پکارنے پر اُسنے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا

وہ حفصہ کے ساتھ لپٹ رہی تھی مجھ سے دور ہو رہی تھی۔

چہرے پر درد واضح تھا سرخ ہوتی آنکھیں بلآخر چھلکنے لگی

وہ مجھ سے دور ہو گئی ہے حسیب۔۔۔وہ مجھے پہچان نہیں رہی تھی"وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی" تھی

"میری بیٹی کی آنکھوں میں میرے لئے اجنبیت تھی۔۔

"خاموش ہو جاؤ فریال پلیز خاموش ہو جاؤ۔۔"

"سب مجھ سے دور گئے میں نے سب کو کھو دیا"

"حر تمہاری بیٹی ہے اور ہمیشہ رہے گی اس حقیقت کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا"

تم کمال کو نہیں جانتے وہ اپنی ضد کا پکا ہے, اُس نے یہ سب اس لئے کیا تا کہ حر مجھ سے متنفر ہو جائے"
"وہ مجھے بھول جائے تا کہ میں اُسکی کسٹڈی کے لئے کوٹ تک نہ جا سکوں

"جن سے محبت کی جائے اُن سے یوں بد گمان نہیں ہوتے فری"

نہیں ہے مجھے اُس سے محبت۔۔۔"وہ غصے سے بولی تھی"

"تم نے اُس سے شادی کے لئے ایک جنگ لڑی تھی اور آج کہہ رہی ہو محبت نہیں ہے"

ہاں نہیں ہے۔۔۔اُس سے شادی کر کے میں نے بہت بڑی غلطی کی, مجھے پاپا کی بات مان لینی چاہیئے"
تھی۔۔۔وہ ٹھیک کہتے تھے

انہوں نے مجھ سے کہا تھا"تم وہ نہیں دیکھ رہی فریال جو میں دیکھ رہا ہوں" بلکل ٹھیک کہا تھا

بعض اوقات ایک انسان۔۔۔ایک تعلق کے حصول کے لئے ہم سب گوا دیتے ہیں حتی کہ اپنا آپ"
بھی۔۔۔"میں نے پاپا کی بات مان لی ہوتی تو آج اس مقام پر نہ ہوتی۔

"تم بتاؤ مجھے حسیب! کیا میں ایسی تھی۔۔۔ایسی۔۔؟

اُس نے اپنی طرف اشارہ کیا

چہرے پر دکھ, تکلیف, کرب کیا کچھ نہیں تھا

حسیب کو اُس لمحے فریال پر ترس آیا تھا وہ واقعی "وہ" فریال نہیں رہی تھی

اُسکا باطن ہی نہیں ظاہر بھی بدل گیا تھا۔

تمہیں اس مشکل سے خود کو نکالنا ہو گا فریال اس لمحے سب سے اہم تمہاری اپنی ذات ہے دوسرا کوئی نہیں"

"وہ بیٹی ہے میری حسیب۔۔۔میں کیسے بھول جاؤں"

میں حر کو بھولنے کا نہیں کہہ رہا جو کچھ تمہاری زندگی میں ہو رہا ہے اس کو بھلانے کی بات کر رہا ہوں, تمہاری مینٹل کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے اُس پر تم نے خود کو بلکل تنہا کر لیا ہے۔

"یہ سب تمہارے لئے ٹھیک نہیں

"تم مجھے گھر ڈراپ کر دو بس۔۔۔میں گھر جانا چاہتی ہوں"

"آنٹی تمہیں دیکھ کر پریشان ہو نگی"

"تو کیا کروں میں۔۔۔"

وہ اُجھڑی اُجھڑی اور بے زار تھی جیسے زندگی سے ہی مایوس ہو گئی ہو

"اس وقت تم ہر سوچ کو ذہن سے نکال دو ہم بیچ پر چلتے ہیں تمہارا موڈ اچھا ہو جائے گا"

کتنی دیر کے لئے۔۔۔؟ایک یا دو گھنٹے۔۔اُس کے بعد۔۔۔؟"

"کچھ دیر کے لئے موڈ چینج کرنے سے میری زندگی کی حقیقت بدل تو نہیں جائے گی

تم اگر تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرو گی تو ہی اس میں کمی محسوس کر پاؤ گی,اور اگر خود پر حاوی کر لو گی تو کبھی اسکے عذاب سے جان نہیں چھڑا سکو گی"

تکلیف کم ہو بھی جائے تو کیا ہو گا حسیب۔جو شگاف پڑ چکا ہے وہ تو نہیں بھرے گا,میرا ماضی تو نہیں بدلے گا"

"ہاں نہیں بدلے گا لیکن آگے کی زندگی تو آسان ہو جائے گی ناں۔۔۔"

میں اس وقت کچھ بھی سننا نہیں چاہتی فلحال تم مجھے گھر چھوڑ دو میرا دماغ پھٹ رہا ہے"وہ کھوئے سے انداز میں کہہ رہی تھی دیکھنے والا اُسکی ابتر حالت دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ وہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔

ٹھیک ہے"اُسنے بے بسی سے اگنیشن میں چابی گھمائی تھی "

☆☆☆☆☆

یس یس بڈی یس۔۔۔رن۔۔۔رن۔۔۔رن۔۔۔" سُرخ و سفید رنگت والا وہ بچہ پُرجوش انداز میں "
اپنی بیسٹ فرینڈ کو بک اپ کر رہا تھا جس کی وجہ سے اُسکا چہرہ مزید سُرخ ہوتا جا رہا تھا سانس پھول رہی
تھی

ہرادو۔۔۔ہرادو اس ڈرپوک کو۔۔۔ آئی سوئیر میرے سارے ماؤنٹین واریئر تمہارے۔۔۔ آئس "
"برگ کے ہارسسز تمہارے۔۔۔

وہ بھورے کوٹ والی اُس کی آواز پر لرز گئی تھی اُسکی آواز اُسکا جوش اُسکا اعتماد اُسے بزل کر رہے تھے "

سُرخ اونی کوٹ زیب تن کیے ہوئے وہ مزید تیزی سے بھاگنے لگی

بھورا لانگ کوٹ پہنے ہوئے اُسکی رفتار سست ہوئی۔۔۔ آخر کیا تھا اُس آواز میں جو وہ آگے ہوتے
ہوئے بھی پیچھے رہ گئ۔۔۔ آخر کیوں وہ چِلا چِلا کر اُسے ڈِسٹریک کر رہا تھا

وہ یکدم بوکھلا گئی تھی یوں جیسے اُسکی آواز مائنڈ کنٹرول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور اسے سست رفتار
بنا رہی ہو۔

"رن۔۔۔بڈی رن۔۔۔۔۔"

وہ سُرخ باڈر کراس کر گئی تھی

پیچھے رہ جانے والی نم آنکھوں سے آگے بڑھ جانے والی کو دیکھ رہی تھی

وہ بھاگتا ہوا فاتح کے قریب آیا۔۔۔

"I know you will not embarrass me"

(میں جانتا تھا تم مجھے شرمندہ نہیں کرو گی)

برٹش لہجے میں کہہ کر کندھا تھپتھپایا گیا۔

وہ آئس برگ ہارسسز اب میرے" اُس نے ایک ادا سے اُسے اُسکا وعدہ یاد دلایا۔"

اوویا۔۔۔ وہ میرے فیورٹ ہیں بٹ اب کیونکہ میں پرامس کر چکا ہوں تو وہ تمہارے۔۔۔" اُسے" افسوس بھی ہوا تھا مگر خوشی بھی تھی کہ اُسکی بیسٹ فرینڈ نے اُسے کسی بھی قسم کی پشیمانی سے بچا لیا تھا۔

آئی نو وہ تمہیں پسند ہیں مگر وہ مجھے بھی اچھے لگتے ہیں اینڈ یو نو بڈی۔۔۔" سر دپڑتے ہاتھوں سے سر پر" "پہنی اُونی ٹوپی کو درست کیا

ڈیڈی کو ویسے ہاسسز اور ماؤنٹین کہیں نہیں ملے۔۔۔" بڑے افسوس سے مسئلہ بتایا گیا۔

وہ پیٹ پکڑ کے ہنسنے لگا جیسے اُسکی بات پر محظوز ہوا ہو۔

بھورے کوٹ والی پسِ منظر میں چلی گئی تھی

وہ میں نے خود بنائے تھے "کیا انداز تھا کیسا جوش تھا جیسے سب کچھ جانتا ہو۔۔۔ بہت کچھ کر گزرنے کا" ہنر رکھتا ہو۔

رئیلی "چھوٹی چھوٹی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں"

"یس۔۔۔ اور آئس برگ ہارسسز میں نے پیرس سے لئے مجھے میرے انکل نے گفٹ کیے تھے وہ"

اور کیا تمہیں اتنا نہیں پتہ کہ اپنا گفٹ کسی کو نہیں دیتے۔۔۔ یہ بیڈ مینرز ہیں "وہ جو"

کچھ فاصلے پر کھڑی اُنکی گفتگو سن رہی تھی برف پر گرتی پڑتی اُنکے نزدیک آئی اور ڈرتے ڈرتے اُس اِل مینرڈ کو مینرز سکھانے کی کوشش کی۔

کچھ اُس پر غصہ بھی تھا آخر کیوں وہ اتنی زور زور سے چیخ رہا تھا اتنی زور سے کہ اُسکی آواز پہاڑوں سے ٹکرا کر پلٹ پلٹ کر اُسکو ڈسٹرب کرنے لگی

بٹ میں پرامس کر چکا ہوں اور اپنے کیے گئے پرامس نہیں توڑتا یو لوزر "وہ اپنے ہی سائز جتنی چھڑی" برف میں گاڑھتا بولا۔

سرخ کوٹ والی کچھ تذبذب کا شکار ہوئی تھی

"آخر کونسی بات زیادہ بری تھی وعدہ توڑنا یا اپنا تحفہ بطور تحفہ کسی اور کو دینا"

بھورے کوٹ والی کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی"

"تم دنیا کے سب سے روڈ اور بد تمیز بچے ہو"

بد تمیز بچے نے دونوں ہاتھ دائیں بائیں کمر پر دھر کے تیوری چڑھائی

آنکھوں سے نکلتے ہوئے پانی کو ننھے ہاتھوں سے صاف کیا گیا

میں نے تم سے کیا بد تمیزی کی ہے؟" وہ عین اُس کے سر پر کھڑا ہو کے دھاڑا"

تم نے مجھے لوزر کہا" دنیا کا سب سے بڑا دکھ تھا جو رو رو سنایا گیا اور سننے والا بڑا ہی بے حس تھا ہنس ہنس" کے لوٹ پوٹ ہوا۔

لوز کو لوزنہ کہوں تو وِنر کہوں" اپنی بات کی تائید سُرخ کوٹ والی سے چاہی"

یس یو آر رائٹ بڈی۔۔۔ شی از لوزر۔۔۔۔

"لوزر۔۔۔ لوزر۔۔۔ لوزر۔۔۔"

وہ دونوں زور و شور سے کہنے لگے تو

لوزر نے سہم کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا

"سب سن رہے ہیں پلیز چپ ہو جاؤ۔۔۔"

ہاہاہا۔۔۔اب بد تمیز بچہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے اور زور سے ہنسا

"کون سن لے گا یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔کیا تم نے کوئی گھوسٹ دیکھا ہے"

لوزر کو شرمندگی کے احساس نے آن گھیرا وہ ہمیشہ اُسے ایسے ہی پزل کر دیتا تھا

اپنی باتوں سے۔۔۔اپنی ہنسی سے۔۔۔اپنی خوفناک آنکھوں سے۔۔۔

وہ کیسے بتاتی "گھوسٹ تو "وہ" تھا۔۔۔جو ہر لمحہ اُسے ڈراتا تھا

وہ دونوں جیسے حلق پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہے تھے جی چاہا" کہہ "دے مگر۔۔۔کیسے کہا جائے آخر دہشت جو اتنی تھی

ہاں ہاں سُن لے گے "آخر اپنی عزت بھی تو پیاری تھی سو کانوں پر ہاتھ رکھ کے چیخ کے کہا"

اچھا کون ہے ؟"وہ اب اُسکی نم آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا"

یہ۔۔۔برف۔۔۔یہ پہاڑ۔۔۔اور۔۔۔اور۔۔۔

گال پر پھسلتے آنسو کو جلدی سے صاف کیا ارد گرد نگاہ دوڑائی

اور۔۔۔۔

اور اب وہ پھنس گئ تھی

اور؟" آنکھیں دکھا کر پوچھا"

اُسکا حلق خشک ہوا تھا" اور وہ تمہارے آئس برگ ہارسسز" سب سن لیں گے سب۔۔۔۔

ہاتھوں کو کھول کر اُن "سب" کی عکاسی کی گئ۔

میں نے تم سے کہا تھا ناں بڈی۔۔۔ شی از مینٹلی سِک۔۔۔" سرگوشیانہ انداز میں سرخ کوٹ والی" کے کان میں کہا

سرگوشی سن لی گئ تھی

سرخ کوٹ والی نے متعجب نگاہوں سے اُسے دیکھا

یہ بہت عجیب باتیں کرتی ہے۔ دیکھو جیسے ابھی کہہ رہی تھی پہاڑ سن لیں گے۔۔۔"

اب پہاڑ بھی سنتے ہیں کیا؟" سرخ کوٹ والی کی آنکھیں پھیلی تھی وہ ذرا سا آگے ہوئی چھوٹے چھوٹے" ہاتھ لبوں کے اطراف میں رکھے اور کان کے نزدیک جا کے بولنے لگی" ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو ماؤنٹینز آر نان لیونگ۔۔۔" جیسے یاد آیا ہو

اور اب کے لوزر کو دُکھ ہوا تھا, ٹھوڑی لرزنے لگی سوں سوں کر کے آنسو روکنے کی سعی کی "یہ تو وہ" "بھی جانتی تھی پر۔۔۔۔

آہ۔۔۔ گوسٹ کی وحشت نے اُسے پزل کیا پھر وہ ڈری اور "ڈر" نے سارا کام خراب کیا

تو قصور کس کا ہوا۔۔۔ گوسٹ کا ناں "دل میں حساب کتاب کر کے خود کو تسلی دی گوسٹ پر الزام ثابت ہوا اور دل نے خود کو "بری" کیا۔

تم چھوڑو اس لوزر سائیکو کو آؤ میں تمہیں بتاؤ کہ میں نے یہ ماؤنٹین واریئر کیوں بنائے تھے اور مجھے یہ" کیوں پسند ہیں" وہ سرخ کوٹ والی کے شانے پر ہاتھ رکھتا چلنے لگا

.جبکہ کہ "لوزر" وہیں کھڑی رہ گئ

☆☆☆☆☆

تم نے کہا تھا ان چھٹیوں میں چند دن تم میرے ساتھ گزاروں گے مجھے وقت دو گے اور کوئی کام نہیں" "کرو گے پھر تم بیگ کیوں پیک کر رہے ہو

اُسے باہر جانے کے لیے تیار دیکھ کر وہ مایوسی سے پوچھ رہی تھی۔

میری زندگی میں تم سے زیادہ بھی اہم چیزیں ہیں فریال۔۔۔ مجھ پر ذمہ داری ہے, میں سب کچھ" "چھوڑ چھاڑ کر تمہارے ساتھ ہینگ آؤٹ نہیں کر سکتا

صرف تین دن کی بات ہے" وہ اُسکی تلخی کو انداز کرتی کہہ رہی تھی۔"

یہ حسیب کی باتوں کا اثر تھا جو ایک بار پھر وہ تحمل سے کام لے رہی تھی۔

تمہارے لیے صرف تین دن ہونگے لیکن یقین کرو" میں اس وقت تین گھنٹے بھی ضائع نہیں"
کر سکتا۔ میں لیڈر بننے جا رہا ہوں اور سیاست کوئی مذاق نہیں ہے پورے ملک کی ذمہ داری ہے مجھ
"پر۔ اپنے کیے کے لئے جواب دہ ہوں میں

"ذمہ داری تو ہم بھی ہیں ہمارے معاملے میں بھی تم جواب دہ ہو کمال"

"فریال پلیز۔۔۔ موڈ خراب مت کرو۔ اور نہ ہی میرا وقت برباد کرو"

"یعنی تم کہہ رہے ہو کہ تم میں میرے ساتھ رہو گے تو وقت برباد کرو گے اپنا؟"

"ایسا تم خود سوچ رہی ہو۔۔ میں نے نہیں کہا"

"تمہارے لیے دنیا کی ہر شے اہم ہے سوائے میرے"

میرے پاس تمہارے شکوے سننے کا وقت نہیں ہے۔ تم نے ڈنر پر جانا ہے, ملک سے باہر جانا ہے یا"
کوئی پارٹی آرگنائز کرنی ہے تو تم کرو جتنے پیسے چاہے خرچ کرو انجوائے کرو اپنے فرینڈز کو انوائٹ کرو"
وہ اب قدرے نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔

کوئی بھی دوست تمہاری جگہ نہیں لے سکتا کمال۔ میری ہر انجوئے منٹ تمہارے بغیر پھیکی ہے"
"ادھوری ہے

وہ نم آنکھوں سے اُسے دیکھتی کہہ رہی تھی

"فریال بچوں کی طرح ضد نہ کیا کرو۔۔۔ مجھے تمہاری یہ لاابالی حرکتیں اور جذباتی پن پسند نہیں۔۔"

تمہاری اُنہی باتوں نے مجھے ڈپریشن کا مریض بنا دیا ہے کمال۔۔۔ صبح شام خود کو پُرسکون رکھنے کی"
خاطر نا جانے کتنی دوائیاں کھاتی ہوں مگر دل پھر بھی بے قرار ہی رہتا ہے" وہ بہتے آنسو صاف کرتے
ہوئے کہہ رہی تھی "تمہاری پاس پوری دنیا کے لئے وقت ہے بس ایک "فریال" کے لئے وقت کا
"فقدان ہے

"تمہاری انہی باتوں اور خود ساختہ مفروضوں نے تمہیں ڈپریش کا مریض بنایا ہے میں نے نہیں۔۔۔"

اور اُس توہین کا کیا جو تم میری کرتے ہو۔۔ مجھے نظر انداز کر کے۔۔۔"

"کیسا لگتا ہے جب کوئی آپ کی توہین کرے۔۔ رتی برابر بھی اہمیت نہ دے۔۔۔

فار گاڈ سیک فریال۔۔۔ بدلو خود کو۔۔۔ نکالو ان سوچوں سے خود کو باہر۔"

میں تمہیں نظر انداز نہیں کرتا, میں صرف اپنے پولیٹیکل کریئر پر فوکس کر رہا ہوں, تمہیں اتنی سی
"بات سمجھ کیوں نہیں آرہی

تو تم سیاست چھوڑ دو۔۔۔ ہماری خاطر۔۔۔ تمہارے پاس سب کچھ تو ہے کسی چیز کی کمی نہیں۔۔۔ پھر اتنے پیسے کا کیا کرو گے تم۔

دن رات کمپینز کرتے ہو۔۔ کام کرتے ہو۔۔ تم اپنا آپ بھی بھول گئے ہو آخر یہ سیاست کیا دے گی تمہیں؟"

میں یہ سب پیسوں کی خاطر نہیں کر رہا۔۔۔ پیشن ہے یہ میرا۔۔۔ سیاست کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔۔۔ لیکن تم کچھ نہیں سمجھو گی اور نہ ہی اب میں تمہیں کچھ سمجھانا چاہتا ہوں اس لیے تم باہر چلی جاؤ"

"میں کہیں نہیں جاؤ نگی نہ تمہیں جانے دونگی"

میں نے پہلے ہی سب بتا دیا تھا کہ اب میری اولین ترجیح سیاست ہے اور اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو یہ شادی مت کرو۔

اور اگر کرنا چاہتی ہو تو کبھی مجھ سے اپنی زندگی یا اس شادی کو لے کر نفع نقصان کی بات مت کرنا۔

تمہارا لائف سٹائل اور میری ترجیحات مختلف ہیں اس لئے تم پیچھے ہٹ جاؤ

مگر تم نے ضد کی اقبال انکل کو میرے سامنے لا کھڑا کیا۔۔ وہ میرے لیے صرف میرے باپ کے عزیز دوست نہیں تھے بلکہ باپ جیسے تھے۔۔ میں چاہ کر بھی اُنکی بات رد نہیں کر سکا۔

یہ شادی اور میرا ساتھ تمہاری اپنی چوائس تھی پھر یہ بحث کیوں؟"

"اور اگر تم ہر دوسرے دن بعد یہی جنگ جاری رکھو گی تو میرے لئے برداشت کرنا مشکل ہو جائے گا تنگ تو میں آ گئی ہوں۔۔۔ تمہاری روز روز کی نصیحتوں سے۔۔ تم اپنے آگے کسی کو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔۔۔

"تمہاری نگاہ میں سب غلط ہیں بس تم ٹھیک ہو

تنگ آ گئی ہو تو جا سکتی ہو" وہ ہر روز کی اس بحث سے زچ ہو گیا تھا۔"

تم کس طرح کے انسان ہو کمال۔۔۔ کس طرح کے۔ اُسکی آواز میں نمی گھُلی تھی۔"

کیا نہیں کیا میں نے تمہارے لیے۔۔ کیا سے کیا کر لیا خود کو

تم نے کہا تمہیں فیشن انڈسٹری پسند نہیں۔۔۔

میں نے چھوڑ دی

تم نے کہا فریال حریم سے محبت کرو اُسے ماہ جبین کی کمی محسوس نہ ہو۔۔

میں نے حریر اُسے فوقیت دی۔۔۔ اپنی اولاد ایک طرف کر کے حریم کو سینے سے لگایا۔

میں نے زندگی میں کبھی معمولی سی چیز پر بھی کمپرومائز نہیں کیا پر تمہاری خاطر یہ بھی کیا۔۔

لیکن اس سب کے باوجود تم کچھ بھی سننا نہیں چاہتے سمجھنا نہیں چاہتے" وہ تھک کر کاؤچ پر ڈھے گئی تھی۔

میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمیں اب ساتھ نہیں رہنا چاہیئے۔"

"میں تمہاری خاطر سیاست پہ کمپرومائز نہیں کر سکتا

فریال کو اُسکی بے حسی پر رونا آیا۔۔۔

تم اگر یہ سب برداشت نہیں کر سکتی تو چلی جاؤ میں واقعی تمہیں نہیں روکونگا۔۔ لیکن حر تمہارے" ساتھ نہیں جائے گی۔

"تم جب چاہو یہاں آؤ حر کے ساتھ چند گھنٹے گزارو یا چند دن تمہیں کوئی نہیں روکے گا

اُسکا انداز دوٹوک تھا۔

فریال نے گیلی آنکھوں سے اُسکا بے تاثر چہرہ دیکھا" تو یہ ہر قربانی مجھ سے چاہتا ہے" اب کے فریال کی نگاہوں میں اُسکے لیے اجنبیت در آئی تھی جیسے وہ اُس شخص کو جانتی ہی نہ ہو

ایک وقت تھا جب وہ اُسکی شخصیت سے متاثر تھی مگر آج اُسکی جانب دیکھنے سے بھی گریزاں تھی۔

☆☆☆☆☆

رات کے کسی پہر اُسکی آنکھ کھُلی تھی سرد موسم میں بھی حلق خشک محسوس ہوا تو نگاہ دائیں جانب گھمائی جگ سے پانی گلاس میں اُنڈیلا جو پیاس بجھانے کے لئے ناکافی تھا

ایک کے بعد دوسرا اور تیسرا گلاس خالی کر کے سابقہ پوزیشن میں رکھا۔

سلیپر پہن کر شال کندھوں پر ڈالی آہستگی سے چلتی بالکونی میں آئی

حادثے کا تعلق اُس فون کال سے تھا یا وجہ کچھ اور ہے "وہ اب تک شاک کے عالم تھی سوچنے پر بھی کوئی سرا ہاتھ نہیں آرہا تھا

کیا میری نے کیا یہ سب۔۔۔

نہیں۔۔۔

وہ تو میرے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی بلکہ کوئی بھی نہیں جانتا پھر۔۔۔۔

اب اُسے خود پر غصہ آنے لگا تھا بات پریشانی کی تھی۔۔۔وہ بات جو اُسکے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا اب جان گیا تھا, نقصان پہچانا آسان ہو گیا تھا

کچھ دواؤں کا اثر تھا اور زیادہ سوچوں کا اُسے اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہوا

کم ڈاؤن۔۔۔ریلیکس۔۔"طویل سانس خارج کرتی وہ خود کو تسلی دینے لگی "مجھے اس معاملے پر تحمل
"سے سوچنا ہو گا

خود کو نارمل کر کے وہ پلٹنے لگی جب نگاہ پول کے گرد ٹہلتے فون کان سے لگائے حزام داؤد پر پڑی

سیاہ ہائی نیک اور سیاہ ٹراؤزر پہنے وہ ان فارمل سے حلیے میں تھا

گولڈن براؤن بال بے ترتیب تھے وہ نیچے ہوا خوری کے لئے جانا چاہتی تھی اُسے دیکھتے ہی ارادہ ترک کیا پھر اچانک کچھ یاد آنے پر پہلے خیال کی نفی کرتی گراؤنڈ فلور کی طرف چل دی۔

نیچے آنے پر اُسے ٹھنڈ کا شدت سے احساس ہوا تھا شال کو دونوں ہاتھوں سے تھام اچھی طرح لپیٹا

فون بند کرتا وہ مڑا تو نگاہ نزدیک آتی حر پر پڑی بے ساختہ لبوں نے مسکراہٹ کا احاطہ کیا

ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا وہ قریب آچکی تھی

پھر کیسا لگا میرا گفٹ؟"مسکراہٹ مزید گہری ہوئی"

اُسنے پہلے نا سمجھی سے بھوری آنکھوں میں جھانکا پھر یکدم سے جھما کا ہوا۔۔۔

کچھ ایسا تھا جو وہ مِس کر گئی تھی۔۔۔کچھ ایسا تھا جو اُسے ہٹ کر رہا تھا۔۔۔

وہ سوچ سوچ کر تھک گئی تھی مگر وہ "حزام داؤد" کو کیوں بھول گئی تھی۔۔۔

وہ اتنا کُول بن رہا تھا تو اس لئے۔۔۔

یکدم اس قدر پُر سکون دکھائی دینے لگا تھا تو اس لئے۔۔۔

آخر حزام داؤد سے خیر کی توقع کیسے کی جا سکتی تھی

اُفف۔۔۔ تو وہ تعریف کر کے اُسے بے وقوف بنا رہا تھا۔۔ اُسکی توجہ ہٹا رہا تھا, لوگ محض الفاظ بدلنے میں ماہر ہوتے ہیں مگر وہ تو تاثرات بدل لینے کا بھی ماہر تھا

حزام داؤد تو وہ شخص تھا جس کی آنکھیں نہ سچ کا پتہ دیتی تھی نا جھوٹ کا۔۔۔

لمحوں کے لئے ہی سہی مگر وہ غافل کیوں ہو گئی تھی۔۔

یہ سب آپ نے کیا؟" نگاہوں میں پل بھر کے لئے حیرت اُبھری تھی"

مخالف کی نگاہیں چمکی تھیں خود کو داد دینے کے سے انداز میں کالر جھاڑے

بیوی ذہین ہو سیاست دان بھی تو تحفہ ٹکر کا ہونا چاہیئے" معمولی تحفے تو حرمحتشم کی شان کے خلاف" ہیں۔

تحفہ وصول کرنے والا اتنا عالیشان ہو تو تحفہ دینے والے کو کم میں سودا نہیں کرنا چاہیئے۔

تو پھر کیسا لگا آپ کو میرا ویڈنگ گفٹ" وہ سر کو ذرا سا جھکا تا عین اُسکی آنکھوں جھانکتا پوچھ رہا تھا۔

حر کے لبوں کا احاطہ زہر خندہ مسکراہٹ نے کیا

"یقین مانو ایسے تحفے کی توقع تو میں نے بھی نہیں کی تھی"

کر دیا ناں حیران۔۔"ابرو اُچکاتے پوچھا گیا "

واقعی۔۔۔"انداز داد دینے والا تھا"تحفے سے زیادہ اپنی سوچ پر حیران ہوں آخر بھول کیسے گئی کے "
"میرے سامنے حزام داؤد ہو اور گھٹیا پن کا مظاہرہ نہ کرے۔۔۔کیسے ممکن ہے

یہ۔۔۔یہ۔۔۔چیز"اُسنے ہاتھ لہرا کر اُسکے جواب کو خُوب انجوائے کیا تھا"

شرم نہیں آئی آپ کو مسٹر حزام۔۔"نگاہوں میں نفرت ہی نفرت تھی"

نہیں۔۔۔بلکل نہیں۔۔۔۔ویسے ہی جیسے آپ کو نہیں آئی"چبا چبا کر کہا گیا۔"

حر نے آنکھیں چندھی کی

خود کو زخمی کیا چوٹ پہنچائی۔۔۔۔جسٹ فار اے سیٹ"(صرف ایک کرسی کے لئے)تو یہی تھا آپ "
کا فیئر پلے۔۔۔؟

حر نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

کانٹ بی لیو۔۔۔"سچ کا پہاڑہ پڑھنے والی حر محتشم کرسی کے لئے اس حد تک گر گئی۔۔۔"

ویل ڈن "تالی بجا کر داد دی گئ"

اب حر کی پیشانی پر بل پڑے "لفٹ میں اُس ڈرامے کی ضرورت کیا تھی مجھ سے پوچھ لیا ہوتا میں بتا دیتی۔۔۔۔

"اور اگر جان ہی گئے تھے تو موقع کیوں گوا دیا

کبھی کبھار دشمنوں کو مار جن دے دینا چاہیئے مائی ڈیئر وائف تا کہ پیروں سے زمین کھینچی جا سکے" " سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولا۔

وہ شال کو ایک ہاتھ سے مضبوطی سے تھام کر اُسکے مقابل آئی گرفت اس قدر مضبوط تھی جیسے ضبط کر رہی ہو۔۔۔ اور بڑی مشکل سے کر رہی ہو

میں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ میرا دشمن اس قدر کم ظرفی کا مظاہرہ کرے گا۔۔۔ غلطی کی یاد رکھنا" "چاہیئے تھا

اُسکی رگیں تنی تھی "اُس وقت میری دشمن کی اعلی ظرفی کہاں گئ تھی جب وہ خود پر حملہ کروا کے دنیا جہاں کے سامنے مجھے مشکوک کر رہی تھی "کیا یہ ہے حر محتشم کی اعلی ظرفی تھی۔۔۔۔؟ نفرت سے کہا گیا

حر کے چہرے کی رنگت پل بھر کے لئے اُڑی تھی "میں نے۔۔۔؟" اپنی طرف اشارہ کیا "میں نے خود پر حملہ کروایا۔۔۔

"کس لئے۔۔۔؟ تاکہ خود کو زخمی کر سکوں؟

,تاکہ ووٹ حاصل کر سکو۔۔۔ مجھے ہرا سکو۔۔۔ دنیا کے سامنے بدنام کر سکو"

انڈر اسٹیمیٹ کیا میں نے آپ کو" وہ نفی میں گردن ہلا رہا تھا انداز ایسا تھا جیسے اپنی لاعلمی پر افسوس کر رہا ہو۔

تو نہیں کرنا چاہیئے تھا" وہ گردن اونچی کرتی کہہ رہی تھی جیسے اُسے غلطی کا احساس دلا رہی ہو۔"

آپ میری سوچ سے زیادہ فاسٹ ہیں"؟۔۔ وہ آنکھوں میں غصہ لیئے کہہ رہا تھا" آپ نے عین وقت" پر اپنا راستہ تبدیل کیا,لوکیشن چینج کی۔۔۔ کیونکہ جس شاہراہ سے آپ نے گزرنا تھا وہاں سخت سکیورٹی تھی وہاں آپ کا پلان فلاپ ہو سکتا تھا۔۔۔" وہ اب اُسے سراہ رہا تھا۔۔۔ داد دے رہا تھا

میری بیوی کو اتنا ہی شارپ ہونا چاہیئے۔۔۔

ڈرپوک لوگ مجھے اٹریکٹ نہیں کرتے۔۔۔

یونو!۔۔۔وہ سر اُٹھا کر اُسکی جانب دیکھنے لگا"اس وقت مجھے آپ پر شدید غصہ آرہا ہے اتنا کہ دل چاہ"
رہا ہے اسی لمحے آپکے سینے میں گولی اُتار کر آپ کے جھوٹ کو سچ کر دوں۔۔۔اور ساتھ ہی آپ کی
بے باکی پر پیار آرہا ہے مجھے۔۔۔۔اتنا کہ آپکے زخم پر مرہم رکھ دوں۔

کیا بیک وقت ایک ہی شخص پر ایک ہی لمحے میں پیار اور غصہ آسکتا ہے؟"وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتا
سوال کر رہا تھا

"بلکل آسکتا ہے۔۔۔جیسے مجھے آرہا ہے"

کیا۔۔۔پیار؟"وہ پھر سے مسکرا رہا تھا"

ہاں۔۔۔"پیار۔۔!اتنا کہ زہر کا خنجر آپ کے دل میں گاڑ دوں۔۔۔اور افسوس بھی نہ کروں"وہ"
اُسی کے انداز میں بولی تھی

حزام گردن جھکا کے دل کھول کے ہنسا تھا

پھر سر کو اُٹھائے بنا ہی گردن موڑی"آئی لائک یور ایٹی ٹیوڈ"(مجھے تمہاری یہ ادا پسند ہے)

ہاتھ سے اُسکی طرف اشارہ کر کے سراہا

سوچیں اگر دشمنوں کو پتہ لگ جائے تو ایک لمحہ نہ لگائیں آپ کو ختم کرنے میں۔مرنے کے بعد زخمی"
"ہونے سے کہیں زیادہ ہمدردی سمیٹیں گی

اور کیا ہوا اگر راتوں رات حزام داؤد ہی نہ رہے تو۔۔۔؟" انداز پُر سوچ تھا" الزام بھی نہیں آئے گا"
"کسی پر۔۔۔" اُبھرتے ہوئے نوجوان سیاستدان کا آئیلورو فوبیا کے باعث انتقال

ہیڈ لائز کچھ ایسی ہی ہونگی۔۔۔ وہ اب ہاتھ کنپٹی رکھ کر سوچنے کے انداز میں بولی

حزام کی مسکراہٹ سمٹی

چند دن کی دلھن اور پھر حزام داؤد کی بیوہ۔۔۔" چچ چچ چچ۔۔۔"

حزام داؤد کی بیوہ زیادہ ہمدردیاں سمیٹے گی۔۔۔ نہیں۔۔۔؟" وہ اب استہفامیہ ابرو اُچکاتی پوچھ رہی تھی
"جیسے کہہ رہی" میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا

کیا ہوا؟ ٹینشن ہو رہی ہو" سینے پر ہاتھ باندھتی پوچھنے لگی "

حزام کا چہرہ پل بھر میں سُرخ ہوا تھا

"آپ اپنی بلی کو اس لئے لائی ہیں؟ تاکہ مجھے مار سکیں۔۔۔"

"توبہ!۔۔۔ کانوں کو ہاتھ لگایا" معصوم سی بلی ہے کوئی قاتلہ تھوڑی ہے

میری بیماری کو لے کر مجھے بلیک میل کر رہی ہیں؟" وہ مشتعل ہوا تھا"

اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں مسٹر حزام۔۔ کم ڈاؤن۔۔۔"

کیا میں خفا ہوئی آپ سے ؟ کیا میں نے غصہ کیا؟" افف کیا احسان تھا کیا بے نیازی۔۔۔

اب تو آپ کو مجھ پر بلکل بھی پیار نہیں آرہا ہو گا۔۔۔؟ ہے ناں؟" معصومیت کی انتہا تھی۔"

حزام کا پارہ ہائی ہوا

وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے رہی تھی اور حزام کو وہ "پتھر" اپنے سر پر پڑتے محسوس ہو رہے تھے۔

برابری کی سطح پر دشمنی نبھانا چاہتے ہیں تو پھر۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکی تھی حزام کی نگاہوں نے "
اُسے ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا

چلیں معاف کیا۔۔ مگر ہر بار معاف نہیں کرو نگی۔۔۔ اگر دوبارہ غلطی کی تو سزا بھگتنی ہو گی" انداز"
وارننگ دینے جیسا تھا۔

حزام کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا

وہ نہ کہتے ہوئے بھی کیا کہہ گئ تھی وہ بڑی اچھی طرح سمجھ گیا تھا

"تم میرے راز کی حفاظت کرو میں تمہارے راز پوشیدہ رکھو نگی"

ٹھنڈ بڑھ گئی ہے چلنا چاہیئے اب" حزام کے سر دپڑتے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی وہ اپنائیت سے ایسے بولی"
جیسے اُن کے مابین کوئی سرد مہری نہیں

"دونیوز رپوٹر پول کے دوسری سائڈ پر ہیں ہماری دو تین تصویریں بھی لے چکے ہیں"

وہ پنجوں کے بل اُونچی ہوتی حزام کے کان میں سرگوشی کرنے لگی

حزام نے زرا سی نگاہ ترچھی کی وہ اُس لمحے اُسکے بے حد قریب تھی اور بڑی بے باکی سے اُسکے تاثرات دیکھنے کی سعی کر رہی تھی۔

"آں ہاں۔۔۔ پیچھے مت دیکھیں انہیں شک ہو جائے گا"

اُسکی گردن موڑنے سے پہلے ہی وہ اُسے روک چکی تھی

تو کیا اب اُن کے سامنے آپ کے ساتھ رومانس کروں" چڑ چڑا جواب آیا"

اب کے مسکرانے کی باری حر کی تھی

"ٹوبی اونسٹ۔۔۔ حزام داؤد صرف ایکشن میں اچھا لگتا ہے"

"حزام نے تیوری چڑھائی "گوٹو ہیل وِدیور تھاٹز

. کہہ کر وہ ہوٹل کے اندرونی حصے کی جانب چل دیا

☆☆☆☆

جب نانا کی ڈیتھ کے ہوئی تھی تب آپ نے پوری رات جاگ کر گزاری تھی پھر سیاسی گرما گرمی نے" آپ کو نیند سے دور کیا۔۔ مگر آج۔۔۔ آج تو جشن کا دن تھا آپ کے لئے پھر آنکھوں سے نیند کیوں "غائب ہے؟ اب تو آپ کو پُر سکون ہو جانا چاہیئے آپ نے ضد کی اور جیت گئیں

وہ لان میں رکھی گئ آرام دہ کرسی پر آڑی ترچھی پوزیشن میں لیٹنے کے سے انداز میں آنکھیں موندیں ہوئے تھی لکڑی کی بنی نئے طرز کی فینسی میز پر دھرا کافی کا کپ خالی تھا صبیح کی آمد پر اُسنے نگاہیں ذرا سی واہ کیں اور ایک بار پھر اُسی طرح بند کر لیں۔

صبیح چہرے پر آتی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کرتی سامنے کی کرسی اُسکے نزدیک کرتی براجمان ہوئی پھر گردن گھما کر اُسے دیکھا

کل آپ کی اوتھ سیر یمنی (حلف برداری کی تقریب) ہے کیا اُسکی وجہ سے جاگ رہی ہیں یا دو دن" "پہلے پیرس میں جو ہوا اُسکی وجہ سے پریشان ہیں؟

تمہیں کس نے کہا میں پریشان ہوں؟" اُسنے پُر سکون لہجے میں استفسار کیا"

"کیا نہیں ہیں؟"

امم ہمم" اُسنے تردید کی۔"

مگر میں ہوں۔۔۔ آپ بے ہوش کیوں ہوئی تھیں؟" صبیح کی نگاہ اب اُسکے چہرے پر تھی جس کی آنکھیں ہنوز بند تھیں

"کیونکہ میں بھی انسان ہوں۔ گولی لگی تھی مجھے۔۔۔ شاید تم بھول گئی"

آپ بلکل ٹھیک تھیں فنکشن شروع ہونے سے ڈاکٹر نے آپ کا کمپلیٹ چیک اپ بھی کیا تھا پھر" اچانک۔۔۔" اُسنے دانستہ بات ادھوری چھوڑی

صبیح تم بہت زیادہ سوچنے لگی ہو اور ضرورت سے زیادہ سوال بھی کرنے لگی ہو؟ تمہیں صرف اپنی" لائف اور سٹڈی پر فوکس کرنا چاہیئے, کیونکہ یہ خود ساختہ سوچیں تمہاری نارمل روٹین لائف کو ڈسٹرب کر رہی ہیں۔ تم ان چیزوں سے دور رہ کر اپنے فیوچر پر فوکس کیوں نہیں کر رہی" اُسنے بند آنکھیں کُھول کر نگاہیں صبیح کی جانب کر کے پوچھا

کیونکہ میں بھی انسان ہوں "کھونے" سے ڈرتی ہوں۔"

یہ سوچ کر میری روح کانپ جاتی ہے کہ اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔" صبیح کی آواز مدھم تھی آنکھیں نم.

آپ اپنے ہی نہیں بلکہ ہمارے ساتھ بھی برا کر رہی ہیں, پہلے حزام داؤد سے شادی کی پھر اُن کے گھر شفٹ ہو گئی اس کے بعد وہ روڈ پر ہونے والی شدید فائرنگ اور پیرس میں ہونے والا حادثہ۔۔۔

آپ اس سے بھی زیادہ بڑی مشکل میں پھنس سکتی ہیں اور اگر ایسا ہوا تو ہم کیا کریں گے ؟" صبیح کے چہرے پر بے بسی تھی

اتنا نہیں ڈرنا چاہیئے صبیح۔۔۔ ورنہ بعض ڈر آزمائش بن جایا کرتے ہیں, اور حقیقت کا روپ دھار کر" "روح کے ساتھ لپٹ جاتے ہیں۔۔۔ جان نہیں چھوڑتے حتی کہ جان چلی جاتی ہے

"یہ سب انسان کے بس میں نہیں ہے۔۔۔"

"انسان کے بس میں سب ہے۔۔۔"

سب آپ جیسے نہیں ہوتے۔۔۔" اُسنے غصے سے کہا تھا"

"اور میں کیسی ہوں ؟"

بہت سفاک۔۔ جابر۔۔۔ پتھر۔۔۔ آپ کو کسی کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔۔۔ بلکل پتھر کی طرح" "ساکت و جامد ہیں۔۔۔

اور تم سے یہ کس نے کہا کہ کسی کو "کسی" کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔۔۔ ؟"

اب کے صبیح نے نگاہیں اُٹھا کر اُسے دیکھا وہ اُسی کی جانب دیکھ رہی تھی

دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوتا صبیح جو آپ کی تکلیف محسوس کر سکے۔۔۔اُسی شدت اُسی تڑپ کے ساتھ رو سکے جیسے آپ روتے ہیں۔۔۔

کوئی آپ کی تکلیف کم نہیں کر سکتا کوئی آپ کا درد نہیں بانٹ سکتا۔۔۔

اگر بانٹا جا سکے تو ٹیسیں مدھم نہ ہو جائیں

درد اگر تقسیم ہو جاتے تو "ختم" نہ ہو جاتے۔۔۔

سب سے کارآمد دلاسہ وہی ہوتا ہے جو آپ خود کو دیتے ہیں اور خود کو تھپکی دینے کے لئے بہت ہمت درکار ہوتی ہے

ہمت کو حوصلے کا سہارا چاہیئے اور حوصلہ خوف کو کُچلنے سے آتا ہے, دنیا بے خوف لوگوں کی ہے۔

یہاں زندہ رہنے کے کچھ اصول ہیں اگر تم نے دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جینا نہ سیکھا تو یہ قدموں تلے روند دے گی پھر نہ تو تمہارا وجود باقی رہے گا نہ کوئی نشان۔

اس وقت مجھے کچھ بھی سمجھانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ میرا مائنڈ ان حادثات کو قبول نہیں کر پا رہا۔۔۔

"اس لئے پلیز آپ میری بات مان جائیں۔۔۔یہ جنگ چھوڑ دیں

دو دن بعد بطور وزیر اعظم میری حلف برداری کی تقریب ہے اور تم مجھ سے ایسی باتیں کر رہی"
"ہو۔۔۔یہ بہت اَن فیئر ہے صبیح۔۔

میں چاہتی ہوں آپ حلف برداری سے انکار دیں پیچھے ہٹ جائیں۔۔۔چھوڑ دیں کرسی۔۔۔حزام"
داؤد سے علیحدہ ہو جائیں۔۔۔

"بلکہ ہم پاکستان ہی چھوڑ دیتے ہیں شفٹ ہو جاتے ہیں پھر نہ کوئی سیاست ہو گی نہ قتل وغارت

کیسی بے وقوفانہ باتیں کر رہی ہو"حر کو صبیح کے انداز پر غصہ آیا تھا"

چاہتی کیا ہیں آپ۔۔۔"صبیح کی آواز قدرے اونچی ہوئی تھی"

تم کیا چاہتی ہو۔۔"وہ ٹیک چھوڑتی سیدھی ہوئی تھی"

"سکون چاہتی ہوں۔۔اور آپ ہم سب کی زندگی کو بے سکون کرنے پر تُلی ہیں"

تو چھوڑ دو مجھے چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔لاتعلق ہو جاؤ مجھ سے"حر نے بے حد آہستگی سے جواب دیا تھا"

صبیح کے اشتعال میں اضافہ ہوا تھا مگر نگاہوں میں افسوس ہی افسوس تھا جیسے دکھ ہوا ہو

آپ صرف اپنے بارے میں سوچتی ہیں آپ کو محض خود سے محبت ہے۔۔۔بہت خود غرض ہیں"
آپ"خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کرتی وہ بامشکل بول پا رہی تھی۔

ہاں میں ایسی ہی ہوں۔۔۔خود غرض۔۔۔مطلبی۔۔۔لالچی۔۔۔"وہ کرسی چھوڑتی کھڑی ہوئی اور ننگے پاؤں لان عبور کرنے لگی اُسکے پیروں کے وزن سے گھاس دب دب کر اُبھر رہا تھا جبکہ دوسری جانب صبیح کا دل ڈوب رہا تھا آنسو آنکھوں میں منجمد ہوئے تھے.

☆☆☆☆☆

"مجھے آپ سے ملنا ہے واپس کب آئیں گے آپ؟"کمرے میں داخل ہوتے ہی اُسنے شناسا نمبر ڈائل کیا تھا اور مخالف کے فون اُٹھاتے ہی فوری اُسکی آمد کا پوچھا

"تم ٹھیک ہو؟"

"میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔بلکل بھی نہیں۔۔کیا آپ جلدی واپس نہیں آسکتے؟ایک بار مجھ سے مل لیں"

"تم نے وہ کیا جو۔۔۔"

سب کیا ہے مگر اُسکے باوجود بھی خود کو بہتر محسوس نہیں کر پا رہی۔۔۔"

وہ فون کے دوسری جانب موجود شخص کی بات کاٹتی عجلت سے بولی

I don't understand how to explain my problem

i...

میں سمجھ نہیں پارہی اپنی مشکل کیسے بیان کروں)

(میں۔۔۔

"listen!No need to explain I can understand"

(سنو!وضاحت کی ضرورت نہیں میں سمجھ سکتا ہوں)

بہت سال بعد میرے ساتھ ایک بار پھر سے یہ سب کیوں ہو رہا ہے, کیا واقعی یہ سب ویسا ہے یا"
"میں۔۔۔

اس کا جواب مجھ سے بہتر خود تم اپنے آپ کو دے سکتی ہو۔"

"فلحال میں فوری طور پر واپس نہیں آسکتا کچھ دن لگیں گے اگر تم چاہو تو کسی اور۔۔۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں میں آپ کا انتظار کرونگی, آپ جانتے ہیں میں آپ کے سوا کسی پر بھروسہ "
"نہیں کرتی اور اب تو میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ کسی اور سے یہ سب ڈسکس کروں

"ہمم اینی وے کانگریچولیشن"

"تھینکس۔۔۔"

اس سے پہلے اُنکی گفتگو مزید طوالت اختیار کرتی حزام داؤد کا نمبر اُسکی فون کی سکرین پر بلنک کرنے لگا

"میں رکھتی ہوں پھر بات کرونگی آپ سے"

"اوکے ٹیک کیئر۔۔

رابطہ منقطع ہوتے ہی اُسنے حزام کی کال اٹینڈ کی "سونے سے پہلے میری آواز سننا چاہتے تھے؟

اِف آئی ایم ناٹ رانگ "لگتا ہے عادت ہو رہی ہے آپ کو میری "لہجہ یکدم ہشاش بشاش کرتی وہ اُسی ٹون میں مخاطب تھی جو ٹون وہ خالصاً حزام داؤد کے لئے اپناتی تھی

چبھتی سی۔۔۔بہت کچھ جتاتی سی۔۔۔باور کراتی سی۔۔

کچھ مخالف کو طیش دلاتی سی۔۔۔مخالف کا سکون تہس نہس کرتی آواز۔۔۔

وہی پُر سکون۔۔۔پُر اثر سی آواز جو پل بھر کے لئے کسی بھی شخص کو سمبھلنے اور بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دے

ٹھیک کہا دشمن کا چہرہ دکھائی دیتا رہے تو انسان غافل نہیں ہوتا اب آپ سامنے تو ہیں نہیں تو سوچا" آواز ہی سن لو"

دوسری جانب بھی حزام داؤد تھا ہار نہ ماننے والا تاثرات اور لہجے کو بدل لینے والا

ویسے آپ پہلے سے زیادہ توانا لگ رہی ہیں جبکہ میں تو سمجھ رہا تھا محترمہ حرڈر گئ ہیں"

اس لئے پیرس سے یکدم غائب ہو گئیں ایک دن بھی صبر نہیں ہوا میرے بغیر ہی فلائٹ لی اور یہ پاکستان واپس۔۔۔

اُسنے ہاتھ سے ہوائی جہاز کا اشارہ کر کے منہ سے آواز نکالی

میرے ساتھ آتیں تو سفر زیادہ حسین ہو جاتا آپ کا۔۔۔

مگر سفر تو دور کی بات آپ تو یہاں مبارک باد وصول کرنے بھی نہیں رکیں, میرا کمرہ ہی نہیں گھر بھی چھوڑ کے بھاگ گئ آپ, لگتا ہے میرے سرپرائزز آپ کو زیادہ پسند نہیں آتے۔۔۔

ابھی تو جیکی سے ملوانا تھا آپ کو اور۔۔۔

حر نے ناگواری سے رُخ موڑا آنکھیں مینچ کر سانس اندر کھینچا

بہت بولنے لگے ہیں آپ مسٹر حزام بہت زیادہ۔۔۔اور آج تو لگتا ہے خوش بھی ہیں آواز میں بھی" چاشنی گھلی ہے مگر الفاظ۔۔۔۔

"وہی پرانے انگارے۔۔۔

مخالف کا قہقہہ بلند ہوا تھا

حر جی بھر کے بد مزا ہوئی تھی

میری بیوی وزیر اعظم بنی ہے دو دن بعد ملک کو سمبھالنے کے لئے حلف اُٹھانے جا رہی ہے اس پر" "خوشی تو بنتی ہے۔۔۔اور اظہار بھی

صدمہ سر چڑھ کے بول رہا ہے یقیناً دل میں بہت درد محسوس ہو رہا ہو گا, بر داشت نہیں ہو رہا تو" بتائیں "گہرے سیاہ بالوں کو ایک طرف آگے کی جانب کر کے وہ بیڈ کراؤن سے سہارا لیتی بولی

سیاہ رنگ جچتا ہے آپ پر۔۔۔سیاہ بال۔۔۔سیاہ میکسی۔۔۔سیاہ نائٹ سوٹ۔۔۔اور۔۔۔

خیر جانے دیں

اُسکے انداز پر حر نے بے اختیار کمرے کا جائزہ لیا وہ کیسے جان گیا تھا کہ وہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھی

پل بھر کے لئے دونوں جانب خاموشی چھائی تھی جسے حر کے جملے نے توڑا

کیا آپ کچھ ایسا کر رہے ہیں مسٹر حزام جو آپ کو نہیں کرنا چاہیئے؟" وہ اب کمرے کے چاروں طرف" نگاہیں گھما رہی تھی

مثلاً۔۔۔" بے حد اطمینان سے پوچھا گیا"

آپ جانتے ہیں میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں۔۔" اُسنے لفظوں پر زور دیا""

میں کیسے جان سکتا ہوں آپ کے دل میں تھوڑی رہتا ہوں" انداز چڑانے والا تھا"

"حر کی پیشانی پر بل اُبھرے" آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں نے بلیک ڈریس پہنا ہے؟

او۔۔۔ کیا واقعی آپ بلیک ڈریس میں ہیں؟" لہجے میں بے پناہ حیرت تھی"

"ہاں۔۔۔ اور اب یہ مت کہیئے گا آپ نے اندازہ لگایا ہے"

"میں آپ کے بارے میں اندازے نہیں لگاتا۔۔۔"

"یعنی آپ نے میرے کمرے میں کمرہ نصب کیا ہے؟"

"نہیں۔۔۔"

جھوٹ۔۔۔! مجھے ڈبل کراس مت کریں مسٹر حزام" اب کے لہجہ ترش ہوا تھا"

"آپ کی قسم میں نے آپ کے کمرے میں کوئی کیمرہ نصب نہیں کیا"

اُسکی فرینکنس پر حر جز بز ہوئی فون کان سے ہٹا کر حیرت سے فون کو گھورا

کیا آپ میری باتوں سے پریشان ہو رہی ہیں؟" اُسکے لہجے میں عجیب سی خوشی تھی جو حر کو بھلی نہیں" لگی تھی

آپ کی یہ حسرت کبھی پوری نہیں ہو گی مسٹر گروم۔۔۔"

پریشان تو میں بلکل نہیں ہوں البتہ حیران ضرور ہوں۔۔۔ آپ کو جیت جانے کا اتنا یقین تھا پھر ہار کر اتنے خوش کیوں ہیں۔۔۔ کوئی خاص وجہ۔۔۔؟"

,وہ کُھل کے ہنسا تھا" آپ جیتیں یا میں بات تو اب ایک ہی ہے

"کیا نہیں ہے؟

میرے پاس آپ کی بے تکی باتیں سننے کا وقت نہیں ہے" اُسنے فون بند کر کے ایک طرف رکھا"

اس بوڑھے کا دماغ کھسک گیا ہے۔

بڑبڑاتی ہوئی وہ آنکھیں بند کر گئی۔

☆☆☆☆

بعض دفعہ دل چاہتا ہے انسان ماضی میں واپس جا کر ماضی کی غلطیوں کو ٹھیک کر لے ان تمام" کوتاہیوں کو جو روح کو گھائل کرتی ہیں"

وہ ریت پر آڑی ترچھی لکیریں بناتی کہہ رہی تھی۔

میں پچھتا رہی ہوں بہت زیادہ ریگریکٹ ہے مجھے حسیب۔۔۔میں نے بابا کی بات مان لی ہوتی تو سب "
مختلف ہوتا۔

۔"میں تمہیں یہاں اس لئے تو نہیں لایا کہ تم ماضی کی تلخیوں میں کھو کر خود کو کوسو۔۔۔

"جو ہو گیا تم اُسے بدل نہیں سکتی پھر ماضی کے متعلق سوچ کر خود کو ہلکان کیوں کر رہی ہو

فریال نے اُسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ یونہی ریت پر لکیریں بناتی رہی اور وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا غائب دماغی سے اُن لکیروں کو تکتا رہا۔

اُس لمحے ساحلِ سمندر پر لہروں کا شور تھا اور ہواؤں کی خاموشی کو چیرتی سنناہٹ مگر اُن دونوں کے دلوں میں انتہا کی خاموشی تھی۔

حسیب غیر معمولی طور پر خاموش تھا ورنہ وہ اکثر اُسے چیئر اپ کرنے کی کوشش کرتا تھا۔وہ جتنی بھی خاموش رہتی مگر وہ بولتا ہی رہتا مختلف چیزیں دکھا کر اُسکا دھیان بٹانے کی کوشش کرتا۔

اگر وہ پہلے والی فریال ہوتی تو لمحوں کی تاخیر کے بنا جان جاتی کہ سامنے بیٹھا شخص کس قدر ڈسٹرب ہے

مگر وہ تو پچھتاوں میں گھری دنیا جہاں سے بے زار تھی۔

شادی کرنا چاہو گی مجھ سے ؟"کئی ثانیئے اُسکے جھکے چہرے کو دیکھنے کے بعد وہ اطمینان سے بولا"

اُسکے اچانک کیئے جانے والے سوال پر وہ چونکی تھی۔

سمندر کی تیز رفتار لہر اُسکے پاؤں کو چھوتی واپس پلٹ گئی۔

وہ نگاہوں میں حیرت لیے بے اختیار ہی سر اُٹھا کر اُسکا چہرہ دیکھنے لگی جہاں بلا کی سنجیدگی تھی۔

وہ حسیب سے ایسے سوال کی توقع نہیں کرتی تھی۔ مر کر بھی نہیں۔۔۔

تم کب سے مذاق کرنے لگے حسیب" وہ آنسو صاف کر کے مسکرائی"

مذاق تو نہیں کر رہا ہاں اگر تم میری سنجیدگی سے کہی بات کو مذاق میں اُڑا دینا چاہتی ہوں تو ٹھیک ہے"
"تمہاری خاطر محبت کو مذاق کہہ دیتا ہوں

اُسکی اگلی بات پر وہ مزید ششدر رہ گئی۔

محبت۔۔۔"محبت کہاں سے آ گئی بیچ میں؟" یکدم اُسے اپنا دم گھٹا ہوا محسوس ہوا تھا"

محبت۔۔۔۔وہ تو ہمیشہ سے ہی تھی مگر تم کہیں کھو گئی تھی۔"

میری محبت تو آج تک اُسی دہلیز پر تمہاری منتظر ہے جہاں تم محتشم کمال کا ہاتھ تھامتی اسے پیروں میں روندتی چلی گئی تھی۔۔۔

اُسکے لہجے میں کچھ تو تھا جو فریال کو محتاط کر گیا تھا۔ یکدم وہ اُسے اجنبی محسوس ہوا تھا

آج تم کیسی باتیں کر رہے ہو حسیب" وہ اُسکی باتوں سے پریشان ہوتی مستفسر ہوئی۔"

پتہ نہیں کیسی باتیں کر رہا ہوں, مجھے لگتا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔دل بوجھل ہے آج بہت""
"اُسکی آنکھوں کے کنارے زرا زرا نم ہوئے تھے

فریال کی حیرت میں کچھ اور اضافہ ہوا تھا

تم پہلے ایسے نہیں تھے حسیب" وہ کہے بنا رہ نہیں سکی تھی۔"

فریال اقبال ایسی ہی تھی جو محسوس کیا بول دیا۔

تم بھی تو پہلے ایسی نہیں تھی فریال" حسیب عالمگیر نے آج دل کی کہنے کی ٹھانی تھی۔"

کیا ہوا ہے؟" وہ اُسکی کیفیت سمجھ نہیں پا رہی تھی۔"

"کیسے۔۔۔؟"

تمہیں اور کیسے..؟ فریال کے آنسو خشک ہونے لگے تھے"

بڑی دیر کر دی تم نے یہ سوال کرنے میں, اتنی مدت لگا دی فریال۔۔۔اتنی کہ حسیب عالمگیر وہ رہا ہی" نہیں جو تھا۔

بعض سوال اگر مدتوں بعد پوچھے جائیں تو تکلیف تازہ ہو جاتی ہے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔۔۔ تم آج مجھ سے یہ سوال نہ کرتی, جب تب نہیں کیا تو آج بھی نہ کرتی۔۔۔۔

اب مجھ سے اب یہ مت پوچھوں کہ کیا ہوا ہے حسیب؟" کیونکہ آج اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔

مجھ سے یہ کہو کہ کیا تھے اور کیا ہو گئے ہو حسیب" اب کے اُسکی آنکھوں میں سرخی اُتری تھی۔

فریال کو پہلی بار حسیب عالمگیر کی نگاہوں سے خوف محسوس ہوا تھا۔

"تمہاری طبیعت واقعی ٹھیک نہیں ہے کہو تو ڈاکٹر کے پاس لے چلوں؟"

"دوستی نبھا رہی ہو؟"

"تم بھی تو آج تک نبھاتے آئے ہو, آج مجھے بھی نبھا لینے دو"

"میں نے تو محبت نبھائی ہے۔۔۔"

تمہاری باتیں مجھے پریشان کر رہی ہیں۔۔۔ میں ہرٹ ہو رہی ہوں حسیب۔۔۔"

مجھ سے ایسا مذاق مت کرو" وہ گلوگیر لہجے میں بولی

میں مذاق نہیں کر رہا۔۔۔ لیکن۔۔۔ میں تمہیں ہرٹ بھی کرنا نہیں چاہتا" آواز میں کرب تھا اپنی بے بسی پر گہرا صدمہ

وہ آج جو کہنا نہیں چاہتا تھا کہہ رہا تھا

جو سننا نہیں چاہتا تھا سن رہا تھا

اُسنے سنا تھا محبت تباہ کرتی ہے اور اُسنے خود کو تباہ ہوتا دیکھا تھا

مجھے تمہارا یہ انداز اور بات پسند نہیں آئی حسیب۔۔۔"

میں سمجھتی تھی دنیا کا کوئی شخص بھی دھوکہ دے سکتا ہے مگر حسیب عالمگیر نہیں۔۔۔ لیکن یہاں بھی میں نے منہ کی کھائی۔۔۔

میں جسے اپنا بہترین دوست سمجھ کر اپنی زندگی کی ہر اچھی بری بات شیئر کرتی رہی وہ۔۔۔۔

وہ۔۔۔ آنسو اُسکی آنکھوں سے پھسلنے لگے تھے۔

اور یہاں حسیب عالمگیر نے خود کو بے بس پایا تھا۔۔۔ وہ اُسے چاہتا تھا اور اُسکی ماننا بھی چاہتا تھا۔

وہ دونوں چیزیں یک مشت مانگ رہا تھا یہ بھول کر کہ محبت اس پر اتنی مہربان کبھی نہیں رہی

تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔اور مجھے تو لگتا ہے کمال کے اس رویئے کے پیچھے بھی تمہارا ہاتھ تھا۔۔۔تم چاہتے تھے کہ میرا گھر برباد ہو جائے۔۔۔

مبارک ہو حسیب عالمگیر تمہاری مراد بر آئی" وہ غصے سے آنسوؤں کے بیچ کہتی اُسکی جانب نفرت سے دیکھ رہی تھی

.اور حسیب عالمگیر کو اُس لمحے سانس لینا دنیا کا مشکل امر محسوس ہوا

وہ نگاہیں پھیرے گالوں کو بری طرح رگڑتی کھڑی ہوئی تھی

حسیب کو لگا فریال ہی نہیں پوری دنیا اُس سے روٹھ گئی ہے۔

وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا" فریال میری بات سنو۔۔۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔

جبکہ وہ بنا مڑے تیز تیز قدموں سے گاڑی کی طرف قدم بڑھانے لگی اور حسیب ریت کے بت کی مانند .وہیں ڈھیر ہوا تھا

☆☆☆☆☆

کیا میں آپ سے مل سکتی ہوں؟" اگلی صبح ناشتے کی میز پر حدیقہ کی کال نے اُسے کچھ حیران کیا تھا۔"

کوئی خاص وجہ ؟" وہ کافی کا گھونٹ بھرتی پوچھنے لگی تھی"

میڈیا کا بہت پریشر ہے پیرس میں لفٹ کے معاملے کو لے کر تفصیلات چاہتے ہیں اب تک آپ کی" "طبیعت ناساز ہے کہہ کر بات ٹالتی رہی لیکن مجھ پر ڈیپارٹمنٹ کا بھی پریشر ہے

حزام داؤد سے اس قدر کلوز ہونے کے باوجود بھی یہ انجان ہے, مگر۔۔۔

"وہ اپنی حیرت پر قابو پاتی بولی" کیا آپ کو واقعی نہیں پتا۔۔

نہیں۔۔۔ میں تو خود حیران ہوں کہ جو ہوا وہ کیسے ہوا۔ سیکیورٹی میں نے خود چیک کی تھی ہوٹل میں" جس راستے سے آپ نے گزرنا تھا وہ بھی۔۔۔ پھر۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ کیا کوئی ایسی بات ہے جو آپ چھپا رہی ہیں۔۔ کیا کسی نے آپ کو کوئی دھمکی دی تھی؟

"ایسا کچھ نہیں ہے, لفٹ خراب تھی اور کچھ نہیں۔۔۔"

"پھر شیشے کیسے ٹوٹے؟"

"یہ میں نہیں جانتی۔۔۔ لفٹ چلتے چلتے رک گئ تھی"

"لیکن آپ بے ہوش ہوئیں تھی کیا میری نے کچھ کیا تھا؟"

نہیں میری نے کچھ نہیں کیا وہ بلکل بے قصور ہے۔"

لفٹ میں جو بھی ہوا وہ حادثہ تھا اور کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا تھا, اسکے پیچھے کسی کا ہاتھ نہیں اور جہاں تک بات بے ہوشی کی ہے توری سیپشن سے پہلے ڈاکٹر نے مجھے میڈیسن دی تھی۔

"فنکشن کی تھکاوٹ اور دواؤں کا اثر تھا اس لئے مجھے چکر آ گئے تھے

کچھ دیر وہ خاموش رہی پھر بولی "آر یو شیور یہ ایک معمولی حادثہ تھا۔۔۔وہاں کچھ غیر معمولی نہیں تھا؟" وہ یقین کرنا نہیں چاہتی تھی مگر حُر کا لہجہ اور اُسکی پُر یقین آواز اُسے یقین دلا رہی تھی کہ وہ جو کہہ رہی ہے بلکل سچ ہے۔

"اف کورس۔۔۔اگر میں وہاں کچھ بھی غلط محسوس کرتی تو اب تک خاموش نہ ہوتی"

"او کے فائن! آپ آج اپنا بیان ریکارڈ کروا دیں تا کہ میں فائل مکمل کر سکوں"

"ٹھیک ہے آپ احتشام صاحب سے وقت طے کر لیں میں بیان دے دونگی"

تھینک یو اینڈ ٹیک کیئر یور سلیف" اُسنے رسمی انداز میں خدا حافظ کہہ کر فون بند کیا جبکہ حر سر ہوا میں مارتی ناشتے کی میز کی طرف پلٹ گئ.

☆☆☆☆☆

گھڑی پر دوپہر کا ایک بج رہا تھا ہفتوں کی بے یقنی اور سیاسی ہلچل کے بعد بآخر وہ بطور وزیر اعظم ایوانِ صدر میں حلف لے رہی تھی

ٹی وی سکرین پر چلتے ٹکرز میں واضح طور پر حزام داؤد کی غیر موجودگی کو ہائی لائٹ کیا جا رہا تھا۔

تقریب سے چند منٹ قبل آراکین اسمبلی, میڈیا کے نمائندے, سفارتکار اور سنیٹرز اپنی مخصوص نشستیں سمبھال چکے تھے مگر حزام داؤد کی غیر موجودگی پر سوالات اُٹھائے جا رہے تھے۔

برہان داؤد نے "وہ مائیگرین کی وجہ سے نہیں آسکے اُنکے معالج نے اُنہیں آرام کا مشورہ دیا ہے" کہہ کر میڈیا کو ٹالنے کی کوشش کی تھی مگر داؤد خاندان کے کسی دوسرے فرد یا پارٹی کے نمائندے نے اس بات کی تصدیق یا تردید نہیں کی تھی۔

اوتھ سیریمنی شروع ہو چکی تھی وزاتِ عظمی کے لئے حلف اُٹھاتے لمحے بھر کے لئے اُس کا وجود کپکپایا تھا۔

لحظے بھر کے لئے اُسنے اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کی اور پھر اوتھ کا آغاز کیا

وہ وہاں خود آئی یا لائی گئی تھی وجہ جو بھی تھی مگر اُس وقت اُسکے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آچکی تھی

اللہ گواہ بنا کر وہ حلف لے رہی تھی تو اُسکے سامنے وہ اپنے ہر فعل کے لئے جواب دہ تھی۔

اور اِسی ایک سوچ نے اُسکے وجود کو چند ثانیئے کے لئے جھنجوڑا تھا وہ بھول گئی تھی کہ کہاں آئی ہے کیوں آئی ہے دنیا میں اُسے کس عزت و تکریم اور عہدے سے نوازا جا رہا ہے۔

رب نے اُسے دنیا میں عزت دی تھی اُسے آخرت میں بھی سرخرو ہونا تھا اُسے رب کے سامنے بری ہونا تھا۔

وہاں ایوانِ صدر میں کھڑی وہ محض بڑے بڑے عہدیداروں کے سامنے حلف نہیں اُٹھا رہی بلکہ خود سے عہد و پیمان کر رہی تھی جن کی خلاف ورزی پر اُسے ضمیر کی عدالت میں پیش ہونا تھا

اور ضمیر کی عدالت دنیا کی عدالت سے کڑی اور سخت ہوتی ہے مگر اُن کے لئے جو ضمیر کو زندہ رکھتے ہوں.

اور وہ ضمیر کو ابدی نیند سلانے والوں میں سے نہیں تھی وہ حرمحتشم تھی دنیا سے پہلے خود کو ضمیر کے کٹہرے میں لا پٹخنے والی.

☆☆☆

عہدیداران سے مبارک باد وصول کرتی وہ ہائی سکیورٹی کے نرغے میں پارکنگ کی جانب چل دی میڈیا نے راستہ روکنے اور سوالات کرنے کی کوشش کی مگر وہ فلوقت میڈیا کے کسی اچھے برے سوال کا کوئی جواب دینا نہیں چاہتی تھی۔

وہ ابھی اپنی بلٹ پروف گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی جب پارکنگ میں عین اُسکے سامنے حزام کی گاڑی آکر رکی۔

اُسنے گلاسسز پیشانی کے اوپر ٹکائے, اُسکے اطراف میں چلتے گاڈز کو بھی رکنا پڑا تھا۔

گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا "کانگریچولیشن ڈیئر وائف" تازہ للیز سے سجا بوکے اُسکے آگے کیا تو وہ چند سیکنڈز کے لئے حیران ہوئی پھر جھک کر اُسکے برابر آئی بوکے تھاما اور سیدھا اُسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی" تھینکس ڈیئر گروم۔۔۔اب تک کی وصول کی جانے والی تمام مبارک بادیں ایک طرف اور آپ کا کانگریچولیشن کہنا ایک طرف۔۔۔۔

"مجھے امید نہیں تھی آپ آئیں گے مگر حزام داؤد امیدوں پر پانی نہ پھیرے یہ کیسے ممکن ہے

رائٹ۔۔۔ آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں آج کی تقریب مس کر دونگا انفیکٹ آج آپ کے آفیشلی" عہدہ سمبھالنے کی خوشی میں میری طرف سے کنڈل لائٹ ڈنر۔۔۔۔

رئیس تم ڈرائیور کو لے کر گاڈز کی گاڑی میں گھر پہنچوں۔۔۔اپنی مسسز کے لئے آج میں خود ڈرائیو" "کرونگا

اوکے سر" وہ سر ہلاتا ڈرائیور کے ہمراہ گاڑی سے نیچے اُترا"

اب یہ کیا نیا تماشہ کرنے لگے ہیں" گاڑی کے کھلے دروازے کو دیکھ کر وہ سوچ کر رہ گئی"

اُسے وہیں استادہ دیکھ کر حزام نے ایک ہاتھ دل پر رکھ بڑے احترام سے "پلیز۔۔۔" کہا تو لمحے بھر کے لئے اُسے اپنی سماعتوں پر شُبہ ہوا اور بصارت پر حیرانی

پھر ارد گرد کے ہجوم اور میڈیا کی موجودگی کے باعث اپنی حیرت پر قابو پاتی بغیر کوئی سوال کیے گاڑی میں بیٹھی وہ بھی فرنٹ سیٹ سمبھال چکا تھا.

☆☆☆☆☆

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اُس نے ایک ترچھی نگاہ انہماک سے ڈرائیو کرتے حزام پر ڈالی "یہ کیا نیا تماشہ شروع کیا ہے آپ نے؟"

تماشے تو نہیں کر رہا ڈرائیو کر رہا ہوں" جملہ مکمل کرتے اُسکی نگاہ حر کے چہرے سے ہوتی اُسکے ہاتھوں" تک گئی بائیں ہاتھ کی کلائی میں بریسلٹ چمک رہی تھی اور ہمیشہ کی طرح وہ اُسکی چمک سے خائف ہوا تھا

"ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنائی جانے والی انگھوٹھی غائب تھی" آپ نے رِنگ اُتار دی؟

حر نے بے اختیار اپنے ہاتھ کو دیکھا" ہاں اُتار دی۔۔۔ مگر آپ کب سے مجھے نوٹس کرنے لگے" وہ رُخ اُسکی طرف موڑ کر دونوں ابرو اُچکاتی پوچھ رہی تھی۔

حزام نے کندھے اُچکائے" یہ وہی انگھوٹھی ہے جس کے لوز ہونے پر آپ نے فوٹو شوٹ ڈیلے کیا مجھ سے جھگڑا کیا اور اب اطمینان سے کہہ رہی ہیں" اتار دی۔۔۔

اُس کے الفاظ سے زیادہ حر کو اُسکا انداز عجیب لگا تھا" آپ انگھوٹھی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں؟ ہم نے یہ شادی ایک معمولی انگوٹھی کو ڈسکس کرنے کے لئے تو نہیں کی۔۔۔"

"معمولی انگوٹھی۔۔۔ آپ نے اُس انگوٹھی کی خاطر ٹیز کیا تھا مجھے"

اُس لمحے وہ اُس کی بات اور انداز پر حیران ہونے کے سوا کرتی بھی کیا۔۔۔ اُسکی آنکھوں میں افسوس صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ اور کیوں دے رہا تھا یہی بات حر کو حیران کرنے کے لئے کافی تھی

""" آپ نے جو کچھ کیا تھا وہ اُس کا ردِ عمل تھا۔۔۔

یکدم مشتعل ہوتے اُسنے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا" کیا کیا تھا میں نے آپ کے ساتھ۔۔۔

حر نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا تھا وہ غصے میں تھا مگر کیوں۔۔۔

نقصان تو آپ کے خاندان نے پہنچایا۔۔۔ میرے بابا کو مروا دیا آپ کے ڈیڈ نے۔۔ ہمارا خاندان" اُجاڑا۔۔۔ میری ماں کا ہوش کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رہا۔۔۔

کس کی وجہ سے۔۔۔؟

"آپ کے خاندان کی وجہ سے۔۔۔

میرے ڈیڈ پر الزام مت لگائیں۔۔۔ اُن پر کوئی جرم ثابت نہیں کر سکے تھے آپ کے چچا۔۔۔" حر" کی آواز قدرے اونچی ہوئی تھی۔

"مجرم کب اعتراف کرتا ہے کہ اُس نے جرم کیا ہے"

یہ تو وقت ثابت کرے گا مسٹر حزام کہ جرم کس نے کیا اور قاتل کون ہے اور آپ۔۔۔" وہ چہرہ اُسکی جانب کرتی انگلی اُٹھاتی بولی" دراصل آپ سے اپنی ہار برداشت نہیں ہو پا رہی۔۔۔ اس لئے اپنا غصہ دوسری طرف نکالنے کی کوشش میں ہیں۔

صاف صاف کہیں ناں۔۔۔ تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ کرسی ہاتھ سے نکل گئی اور آپ ہاتھ ملتے رہ گئے۔۔۔ ساری شاز شیں رائیگاں گئ"

"لعنت بھیجتا ہوں آپ کی سوچ پر۔۔۔"

مائنڈ یور ٹنگ مسٹر حزام۔ میں اسطرح کے الفاظ برداشت نہیں کرونگی۔۔۔۔"

"گاڑی روکیں۔۔۔۔

گاڑی نہیں رُکے گی۔۔" وہ بھی اُسکے جیسا انداز اپناتا قطعی لہجے میں بولا"

میں آپ کو شوٹ کر دوگی۔۔۔۔" وہ کڑے تیور لیے بولی"

مجھے آپ کے ہاتھوں سے موت قبول ہے" وہ اُسکی پیش کش قبول کرتا مسکرا کر بولا"

"اب یہ مت کہیئے گا میں گاڑی سے گود جاؤنگی"

نہیں! میں آپ کو دھکا دینا پسند کرونگی" غصے سے کہتی وہ چہرہ موڑ گئ۔"

اپنی جان کتنی پیاری ہے آپ کو۔۔۔"

اتنی کہ مجھے موت کے گھاٹ اُتار دیں گی" وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھاتا بولا

آپ میرے ساتھ برا کریں گے تو ظاہر ہے میں بھی خاموش نہیں رہوں گی اور اگر آپ نے گاڑی کی سپیڈ مجھے خوفزدہ کرنے کے لئے بڑھائی ہے تو بتادوں آٹو موبائل ریسنگ کی شوقین رہی ہوں, اور فرانس میں ڈریگ ریسنگ کی ونر بھی"

حزام کا پیر یکدم بریک پر پڑا "ناچاہتے بھی وہ اُس سے امپریس ہوا تھا مگر اعتراف۔۔۔وہ مر کے بھی نہ کرتا۔

آخر یہ لڑکی کسی چیز سے خوفزدہ ہوتی بھی ہے یا۔۔۔" وہ سوچ کر رہ گیا۔"

وہ بھی آٹو موبائل ریسنگ کا شوقین تھا اور ڈریگ ریسنگ بھی کر چکا تھا مگر جیتا کبھی نہیں۔

ہار نے اُسکی دلچسپی کو ختم کر دیا تو اُسنے ریسنگ چھوڑ دی اور ایسا فرانس میں ہونے والے آخری مقابلے کے بعد ہوا تھا جب اُسے اس بات پر شدید صدمہ پہنچا تھا کہ ڈریگ ریسنگ میں اُسے مات دینے والی ایک ایشین "لڑکی" ہے۔

اُسے ہارنے سے زیادہ اس بات کا دکھ تھا کہ وہ ایک لڑکی سے ہار گیا ہے اور میک کے لاکھ روکنے کے باوجود وہ ونر کی اناؤنسمیٹ سے پہلے ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔

تو کیا وہ ایشیین ونر حر محتشم تھی۔۔۔"وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگا جو ہنوز رُخ موڑے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی"

وہ حیران تھا بے حد حیران

کونسے سیزن کی ونر تھی آپ۔۔۔؟"حزام کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا"

"سیزن 10۔۔۔"

حزام نے آہ بھری تو اُسے ہرانے والی اور کوئی نہیں "حر" ہی تھی۔۔۔ڈریگ ریسنگ چھوڑنے کی وجہ ""ہار" تھی اور ہار کا سبب "حر

سیزن 10 کے بعد اُسنے کبھی ڈریگ ریس نہیں کی تھی بلکہ وہ ریس چھوڑ چکا تھا۔

آپ نے گاڑی کیوں روک دی؟"جب کافی دیر تک گاڑی سٹارٹ نہیں ہوئی تو وہ حزام کی جانب دیکھتی مستفسر ہوئی"

میں ڈرائیو نہیں کرونگا"نپا تُلا جواب آیا"

"کیوں؟ڈنر پر نہیں جانا کیا؟"

"حزام نے ابرو اُچکایا"کونسا ڈنر؟؟

"جو آپ نے کروانا تھا"

"وہ گاڑی سے نیچے اُترتا بولا "بھاڑ میں گیا ڈنر۔۔۔

حر نے اچھنبے سے اُسے دیکھا "یہ آدمی میری سمجھ سے بالاتر ہے "زیرِلب بڑبڑاتی وہ گاڑی سے باہر نکلی

"کیا ہوا ہے, باہر کیوں آ گئے ؟"

"میں ڈرائیور نہیں ہوں آپ کا جو آپ کے لئے ڈرائیو کروں"

حر نے کندھے اُچکائے "مگر میں نے کب کہا آپ ڈرائیو کریں۔۔۔ آپ نے اپنی مرضی سے ڈرائیور کو "گاڑی سے اُتارا تھا

حزام نے گردن گھما کر اُسکی طرف دیکھا جو حیرت بھری نگاہوں سے اُسکو تک رہی تھی

نہ تو میں آپ کے ساتھ ڈنر کی خواہاں ہوں نہ لانگ ڈرائیو کی "وہ مزید گویا ہوئی تھی"

وہ ایک بار پھر گاڑی سے ٹیک لگاتا بنا جواب دیئے ناک کی سیدھ میں دیکھنے لگا تو حر کو خود ہی اُسکے قریب "آنا پڑا "بیچ سڑک گاڑی روک کر اور ایسی حرکتیں کر کے کیا جتانا چاہ رہے ہیں

حزام کی کنپٹی کی رگیں تنی تھیں "مجھے میرے سوالوں کے جواب چاہیئں" وہ انگلی اُٹھاتا کہہ رہا تھا "چاہتی کیا ہیں آپ۔۔۔ کیوں میری زندگی اور گھر میں گھس آئی ہیں۔ کیوں ریستوران میں مجھے بلا کر "نکاح کی پلاننگ کی۔۔۔

آپ پھر سے وہی سب کیوں دوہرا رہے ہیں۔ بتا چکی ہوں میں نے کچھ۔۔۔۔"

آپ اینو سینٹ ہیں میں مان ہی نہیں سکتا۔"

یہ سب آپ کا پلان تھا ورنہ آپ کوئی دوسرا حل بھی نکال سکتی تھیں۔۔۔ اُس بند کمرے سے خود کو بچانے کے لئے نکاح آخری آپشن ہونا چاہیئے تھا مگر آپ نے بغیر کسی دیگر تدارک کے سیدھا نکاح کی بات کی۔۔۔۔

آپ نے خود پر حملہ کروایا۔۔۔ دنیا کی ہمدردی سمیٹی۔۔۔

کیوں؟؟" آواز معمول سے زیادہ اونچی تھی

ہاتھ باندھتی وہ اُسکے نزدیک آئی اور اُسکی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھتی تحمل سے بولی "کیا حل تھا ہمارے پاس۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ اس نکاح کے سوا اور تھا کوئی راستہ وہاں سے عزت بچا کر نکل آنے کا۔۔۔۔

بولیں۔۔۔ چپ کیوں ہیں؟

"اور بات جہاں تک حملے کی ہے تو مسٹر حزام داؤد ان باتوں کے لئے میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں

چند لمحے تیز ہوا کے شور کے سوا وہاں کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ گہری خاموشی لیے وہ دونوں ایک دوسرے کی نگاہوں میں دیکھ رہے تھے یوں جیسے اپنا اپنا عکس تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

چند ثانیئے گزر جانے کے بعد حزام نے نگاہوں کا رخ پھیر اتھا یوں جیسے مزید اُسکی بولتی آنکھوں میں دیکھنے کی سکت نہ رکھتا ہو۔

آپ خاموش ہیں کیونکہ آپکے پاس میرے کسی سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔ اُس بند کمرے کی پیچھے" کی حقیقت آپ اور میں جانتے تھے مسٹر حزام۔۔۔ دنیا نہیں۔۔۔

اگر ہم اپنی پوری زندگی بھی لگا دیتے تب بھی کوئی ہماری بات پر اعتبار نہ کرتا۔۔۔

وہ کمرہ۔۔۔ تازہ پھول۔۔۔ اور۔۔۔

اُسنے رک کر گہری سانس لی

اگر اُس وقت میں انکار دیتی آپ کی بات کو جھوٹا ثابت کر دیتی تو کیا کر لیتے آپ۔۔۔

میڈیا کے سامنے آپ پر الزام لگا دیتی تب کیا بگاڑ لیتے آپ میرا۔۔۔ کون سنتا آپ کی۔۔۔

یہ میرے لئے آپ سے نکاح کرنے سے زیادہ آسان تھا۔

اُس وقت میری پوزیشن جتنی سٹرانگ تھی یوں۔۔یوں۔۔۔اُس نے چٹکی بجا کر مثال دی آپ کی ذات اور عزت کے پرخچے اُڑ جاتے۔داؤد خاندان کا چشم و چراغ اپنے ساتھ پورے خاندان کی عزت لے ڈوبتا۔۔۔

آپ کو میرا احسان مند ہونا چاہیئے مسٹر حزام۔

عزت بچانے کے ساتھ ساتھ میں نے آپ کا ساتھ قبول کیا۔۔۔اگر حالات مختلف ہوتے تو میں آپ کے ساتھ نکاح کرنے کے بجائے مر جانا پسند کرتی۔۔۔

"آپ کی سنگت پر موت کو ترجیح دیتی

حر کے آخری جملے پر اُسنے جبڑوں پر دباؤ ڈالا

وہ اُس کے سامنے اُسکی ذات اور اُسکے "ساتھ" کو کوڑیوں کے بھاؤ کر رہی تھی۔

مجھ پر شک کرنے اور انگھوٹھی جیسی بے کار چیزوں پر مجھ سے جھگڑا کر کے اپنی انا کو تسکین دینے کے" بجائے اگر آپ اس معاملے کو سلجھانے میں اپنی صلاحیتیں صَرف کریں گے تو بہت جلد مجھ سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔

ہم دونوں کے لئے یہی بہتر رہے گا کہ آپ اُس انسان کو تلاش کریں جس نے ہمیں اس مقام تک پہنچایا ہے۔ تا کہ اُسے کیفرِ کردار تک پہنچا کر ہم ایک دوسرے کو خدا حافظ کہیں"

اگر آپ سب کچھ کر سکتی ہیں تو اُس شخص کی تلاش میں میری مدد کیوں درکار ہے؟ جائیں ڈھونڈیں اُسے۔۔۔ماریں گولی۔۔۔جان چھڑا لیں مجھ سے۔۔۔"

ویسے بھی آپ تو "سب کچھ" کر سکتی ہیں۔

ڈریگ ریس جیت سکتی ہیں۔۔۔الیکشن جیت سکتی ہیں۔۔۔

انگھوٹھی اُتار سکتی ہیں۔۔" وہ چبا چبا کر بولا

تو آخری الفاظ پر حر کو ایک بار پھر تعجب ہوا تھا

ڈھونڈ لونگی۔۔ مگر یہ جنگ صرف میری نہیں ہے آپ کو بھی پھسانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ نقصان اگر میرا ہوتا تو آپ بھی نہ بچتے اس لئے اپنی میل ایگو کو سائیڈ پر رکھ کے اس معاملے میں میرا ساتھ دیں۔"

"اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں مجھے۔۔۔کیا پوری رات یہیں گزارنی ہے؟

وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا پیٹھ موڑ گیا

"ٹھیک ہے کھڑے رہیں یہاں۔۔۔ جاری ہوں میں۔۔۔"

اُسنے گاڑی کی نزدیک پہنچ کر ایک بار مڑ کر حزام کو دیکھا تھا جو اپنی جگہ سے ٹس سے مَس نہیں ہوا تھا

وہ کندھے اُچکاتی ڈرائیونگ سیٹ سمبھال گئ پھر کچھ سوچ کر گاڑی اُسکے قریب لا کر ہارن بجایا گردن اونچی کر کے چہرہ شیشے کے قریب کیا "یقین مانیں آپ کو مار کر خود کو بیوہ کرنے کا میرا ارادہ ہر گز نہیں ہے۔ اس لئے آپ میرے ساتھ اس گاڑی میں سفر کر سکتے ہیں بہت اچھی ڈرائیور ہوں میں۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟ وہ ابرو اُچکاتی بولی زیادہ مت سوچیں نکاح کے کاغذ پر کئے گئے دستخط نے مجھے یہاں رُکنے پر مجبور کیا ہے مسٹر گروم۔۔۔

"اگر آپ صرف "حزام داؤد" ہوتے تو یہ گاڑی یہاں کبھی نہ رکتی

حزام نے ایک ترچھی نگاہ اُسکے چہرے پر ڈالی تھی۔

وہ نگاہیں اُٹھائے اُسکے جواب کی منتظر تھی۔

کیسی معصومیت تھی اُس کے چہرے پر۔۔۔

کتنا بول جاتی تھی وہ۔۔۔ کتنی بری لگتی تھی۔۔۔ پھر بھی "بری" کیوں نہیں لگتی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆

تم ایسا سلوک کیوں کر رہی ہو فریال؟ میں نے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔

دروازہ کھولو پلیز بات کرنی ہے تم سے۔۔۔

پلیز فریال پلیز۔۔۔۔

وہ مسلسل دروازہ بجاتا اُسکی منتیں کر رہا تھا۔

گزشتہ تین روز سے وہ نہ تو حسیب کی کوئی کال اٹینڈ کر رہی تھی نہ کسی میسج کا جواب دے رہی تھی اُس کے گھر آنے پر ملنے سے انکار کر چکی تھی مجبوراً وہ خود اُسکے کمرے کے دروازے پر کھڑا اُسکی آواز سننے کو ترس رہا تھا۔

اُسے منانے کے جتن کر رہا تھا۔

اگر محبت کرنا غلطی تھی تو حسیب سے وہ غلطی سرزد ہوئی تھی اور نا جانے کتنے سالوں سے وہ محبت جیسے گناہ کی سزا کاٹ رہا تھا۔

وہ فریال کا دل دُکھانا نہیں چاہتا تھا۔

مگر نا جانے کیوں اُس روز وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی محبت اُس پر عیاں کر بیٹھا جس محبت کو وہ کئی سالوں سے دل میں کسی راز کی مانند دفن کیے جی رہا تھا۔

فریال۔۔۔

اُسنے تھک کر آخری دفعہ دروازے پر دستک دی تھی۔

دل خدشات سے بھر گیا آنکھیں نمکین پانیوں سے۔

پلیز۔۔۔

بھاری ہوتی آواز میں اُس نے ایک بار پھر التجا کی تھی۔

ناب گھومنے کی آواز پر وہ پلٹا جبکہ وہ دروازہ کھول کر پلٹ چکی تھی۔وہ دوڑ کر دہلیز تک آیا

فریال بیڈ کے کنارے پر ٹِک گئی اُسکی جانب پشت تھی۔

میں اندر آجاؤں "پہلی بار وہ اجازت طلب کر رہا تھا"

پہلی بار فریال کا جی چاہا وہ کبھی اُسکے سامنے نہ آئے۔

"میں نے تمہارا دل دُکھایا۔۔۔بتاؤ کیا سزا دوں خود کو"

فریال کی آنکھوں سے بہتا پانی شدت اختیار کر گیا۔

میں نے تم سے محبت ضرور کی ہے فریال مگر باخدا تمہارا برا کبھی نہیں چاہا۔ میں نے ہمیشہ تمہاری خوشی" چاہی اور آج بھی۔۔۔۔

"حفصہ سے شادی کر لو حیسب۔۔۔"

اور حسیب کو لگا اُسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔ پانی آنکھوں میں ٹھہر گیا بلکل ویسے ہی جیسے لمحے بھر کے لئے اُسکی سانسیں ٹھہر گئی تھیں۔

"خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیر تا وہ دقت سے بولا تھا" کیا کہا؟

وہ تمہیں پسند کرتی ہے, اچھی لڑکی ہے۔ کسی کا برا نہیں سوچتی کسی کے ساتھ برا نہیں کرتی۔ دوسروں" کی خوشیوں کو اپنی خوشی پر مقدم رکھتی ہے۔ جیسے تم رکھتے ہو۔

"تم دونوں ایک سے ہو۔۔۔ تم دونوں کو ایک ساتھ ہونا چاہیئے

وہ مجھے پسند کرتی ہے۔۔۔ تم کمال کو اور میں۔۔۔"

"اس کہانی میں میرا کیا کردار ہے؟

تم کیا چاہتے ہو؟" وہ اُسی پوزیشن میں اُسکی جانب پشت کیئے مستفسر تھی"

تمہاری خوشی۔۔۔" وہ وہیں دہلیز پر استادہ بولا تھا"

"میری خوشی تمہاری اور حفصہ کی شادی میں ہے"

حسیب نے آگے بڑھنے کے لئے قدم اُٹھایا تھا

میں وہ نہیں کر سکتی جو تم چاہتے ہو۔۔۔ میں نے کبھی تمہارے متعلق ایسا نہیں سوچا نہ کبھی سوچوں"
"گی

حسیب کے بڑھتے قدم تھم گئے

میں ہمیشہ تمہاری دوست رہنا چاہتی ہوں حسیب۔۔۔"

. دوستی کے رشتے کو کوئی دوسرا رنگ دوسرا نام مت دو۔۔۔ ورنہ میری آخری امید بھی ختم ہو جائے گی

تم پر جو مان ہے مجھے اُسے در گور مت کرو۔ محبت دغا دیتی ہے دوستی پر دھوکے کا داغ نہ لگنے دو, ورنہ یہ رشتہ بھی محبت کی طرح رسوا ہو جائے گا۔

آواز میں نمی گُھلی تھی

محبت کھو چکی ہوں دوست کھونا نہیں چاہتی" آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی یوں جیسے ضبط ہار گئی ہو۔

. کب کرنی ہے شادی؟" اُسکی سماعتوں سے حسیب کی بوجھل آواز ٹکرائی تھی"

☆☆☆☆

اُٹھ گئی تم؟"وہ قریب ہی بیٹھتا بولا"

جواباًہاں میں سر ہلانے پر اُسکے سلکی بال معصوم چہرے پر آئے۔

"بھوک لگی ہے؟"

سوال پوچھنے پر اُسنے سر زور زور سے ہلایا

چلو آج ساتھ کھانا کھاتے ہیں وہ ٹرالی آگے کرتا محبت سے بولا۔

"ڈیڈی۔۔"

"یس مائی ڈول"

"آئی ڈزناٹ لائک انکلز فیملی۔۔۔آئی وِل ناٹ گو دیئر اینی مور"

(ڈیڈی مجھے انکل کی فیملی بلکل پسند نہیں۔میں اب وہاں نہیں جاؤنگی۔)

"بٹ وائے"

(ایسا کیوں)وہ مسکراتا ہوا اُسکی جانب متوجہ ہوا

"آئی ڈونٹ نو

(مجھے نہیں پتہ)اُسنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر پتہ نہیں کا اشارہ کیا اور کمال مہارت سے اصل وجہ چھپا گئ

اُسکی بات سے وہ خاصا پریشان ہوا

"قبطیہ کے ساتھ چھٹیاں گزارنے کی ضد تم نے خود کی تھی پھر کیا ہوا"

یس شی از نائس بٹ۔۔۔دیئر فیملی"

"اُسنے چہرے کے عجیب زوائے بنائے "ایکچلی اٹ واز دی سکیرِسٹ ٹرپ آف مائی لائف

(وہ اچھی ہیں مگر اُنکی فیملی۔۔۔در حقیقت یہ میری زندگی کا سب سے خوفناک ٹرپ تھا)

اُسکی آنکھوں میں واضح خوف تھا جسے وہ اپنے ڈیڈی سے چاہ کر بھی چھپا نہیں پا رہی تھی۔

اوکے ڈونٹ گو۔۔۔ہم اس بارے میں پھر بات کریں گے مگر ابھی اس فروٹ باؤل میں موجود"
"سارے فروٹ ختم کرو تا کہ میں تمہیں دوائی دے سکوں

وہ سر ہلاتی اپنے ننھے ہاتھوں سے باؤل سے فروٹ پلیٹ میں نکالنے لگی, پہلی پلیٹ اپنے ڈیڈی کے آگے رکھی دوسری اپنے۔

وہ کئی دنوں بعد ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے اگر وہ اتنی بیمار نہ ہوتی تو شاید وہ دونوں آج بھی ایک ساتھ نہ ہوتے۔

.یکدم اور شدید پڑنے والے دورے نے اُسکے باپ کو سب کچھ بھولنے پر مجبور کر دیا تھا

☆☆☆☆☆

آف وائٹ بزنس سوٹ آنکھوں پر سن گلاسسز فریش ہیئر کٹ کے ساتھ وہ داؤد مینشن کا داخلی گیٹ عبور کر کے گاڑی سے اُتر کر طویل راہ داری عبور کر رہی تھی تبھی وسیع رقبے پر پھیلے باغیچے میں کھڑی میری کی نگاہ اُس پر پڑی جو دوسری ملازمہ کو وہاں کی صفائی اور لان چیئرز کی تبدیلی کا کہہ رہی تھی۔

حدیقہ کے وہاں رکنے پر ٹھٹکی پھر دھوپ کی شدت کے باعث اُنکھیں چندھی کرتی اُسے دیکھنے لگی اور تیزی سے چلتی اُس کے قریب آئی

"ہیلو میم! آپ حزام سر ملنے آئی ہو نگی مگر وہ اس وقت گھر پہ نہیں ہیں"

میں حزام سے نہیں تم سے ملنے آئی ہوں" وہ سن گلاسسز کو ڈیزائینر بیگ کی سٹریپ میں خوبصورتی سے" پھنساتی کہہ رہی تھی

میری کی حیرت میں اضافہ ہوا" مجھ سے۔۔۔" انگلی اپنی جانب کرتی وہ متعجب نگاہوں سے دیکھتی بولی

ہاں تم سے۔۔" وہ لان کی طرف قدم بڑھاتی بولی تو میری کو ناچاہتے ہوئے بھی اُسکی تقلید کرنی پڑی۔"

آنکھ کے اشارے سے وہاں پر موجود باقی ملازموں کو چلتا کرتی وہ کرسی پر بیٹھ چکی تھی میز پر موجود اخبار کھول کر آگے کیا

میری تذبذب کا شکار ہوئی

"میں نے کچھ بھی نہیں کیا پھر آپ مجھ سے کیوں۔۔۔"

تم نے کچھ کیا نہیں مگر جو ہوا وہ دیکھا ضرور تھا,اس لئے مجھ سے کچھ بھی چھپانے کی کوشش مت کرو۔"

"لفٹ کے اندر اور اُس سے پہلے جو بھی ہوا سب سچ سچ بتاؤ۔۔

.حدیقہ کے سوال اور دوٹوک انداز پر میری کا چہرہ متغیر ہوا

"م۔۔۔میں کچھ نہیں جانتی"

میری!صرف سچ۔۔۔۔"لہجہ مستحکم تھا میری کا حلق خشک ہوا۔"

میں واقعی کچھ نہیں جانتی۔۔۔کیوں ہوا اور کیسے۔"

صرف اتنا جانتی ہوں کہ ہم لفٹ کے اندر گئے اور نیکسٹ فلور پر لفٹ بند ہو گئی مکمل اندھیرا چھا گیا,اُس کے بعد حرمیڈم بہت اونچی آواز میں سانس لینے لگی۔۔۔

مگر میں کچھ دیکھ نہیں سکی وہاں بہت اندھیرا تھا اور۔۔۔

"اور؟"

حر میڈم کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر وہ بول نہیں پا رہی تھی میں بھی بہت گھبرا گئی تھی اس کے بعد"
اچانک اُنکی آواز بند ہو گئی اور پھر دو سے تین منٹ بعد لفٹ کے شیشے ٹوٹ گئے

"پھر یکدم روشنی ہوئی اور حر میڈم بے ہوش تھی

"لائٹ کتنی دیر بند رہی اور لفٹ کتنی دیر رکی؟"

"تقریباً بیس سے پچیس منٹ"

"کیا تم نے لفٹ کے اندر جانے سے پہلے کسی کو دیکھا تھا؟ کوئی تھا وہاں پر؟"

"نہیں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں تھا"

"حر نے کچھ کھایا تھا؟ یعنی جب وہ تمہارے ساتھ تب؟"

"نہیں۔۔"

کوئی میڈیسن؟" وہ سوالیہ نگاہوں سے اُسکی جانب دیکھ رہی تھی"

"نہیں۔۔۔"

حدیقہ نے آہ خارج کی

"میں جاؤں؟"

ہمم "اُسنے سر ہلایا۔"

کچھ تو ہے جو نظر نہیں آرہا۔۔۔یا تو حر کچھ چھپا رہی ہیں یا پھر کسی کو بچا رہی ہیں۔۔۔ مگر سوال یہ ہے" کہ کسے؟" وہ کنپٹی سہلاتی سوچ کے گھوڑے دوڑا رہی تھی

☆☆☆☆

اس کی شکل دیکھ لی ہے اور اب آج کا پورا دن برباد" کندھے پر جُھلتا بیگ غصے سے آگے کرتی وہ کالج" کیفے میں دوستوں کے ہمراہ بیٹھے جاذب داؤد کو دیکھ کر بولی۔

ایسے مت کہو ہی از سو چارمنگ" بینش خوبصورت نقوش والے جاذب داؤد کی تعریف کیے بنا نہیں رہ" سکی۔

مغرور کہو۔۔۔" وہ شیشے کا دروازہ دھیکلتی اندر داخل ہوتی بولی"

غرور جچتا ہے اُس پر۔۔۔ آخر داؤد خاندان کا چشم و چراغ ہے حزام داؤد کا بھتیجا ہے, اور اب تو کرسی" "بھی اُنکے گھر کی ہے

تم بھول رہی ہو وہ میری خالہ ہیں" صبیح کو نا جانے کیوں جاذب سے چڑ ہوئی تھی"

"اور تمہاری خالہ رشتے میں اب اُسکی چچی لگتی ہیں"

بینش کی بات نے اُسکے غصے میں اضافہ کیا تھا۔ایک طرف وہ حر کے لیے دیئے رویئے پر پریشان تھی اور کچھ دنوں سے محتشم کمال بھی یاد آرہے تھے اور اُس پر بینش کی بے تکی باتوں کا اثر تھا کہ وہ جاذب کے سر پر جا پہنچی بیگ زور سے اُسکے آگے میز پر پٹخا

"یہ میری ٹیبل ہے۔۔۔چلتے بنو۔۔۔"

اُسکے ہتک امیز رویئے پر جاذب کے تیور بگڑے

"لڑکی تمیز سے۔۔۔۔کالج کیفے تمہارے باپ کی جاگیر نہیں ہے"

میرے باپ کا نام مت لو۔۔۔"وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اُسے گھورتی دھاڑی تھی "

اگر باپ کے نام پر اتنی تکلیف ہوتی ہے تو پھر اپنی اوقات میں رہا کرو"وہ کرسی کو پیر سے ٹھوکر مارتا" کھڑا ہو چکا تھا۔

"اور تم۔۔۔تم بتاؤ گے مجھے میری اوقات کیا ہے؟"

وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی

مجبور کرو گی تو ضرور بتاؤنگا۔۔۔"اُسکے اشتعال میں بھی کمی نہیں آئی تھا"

کیا بتاؤ گے۔۔۔ہاں بولو۔۔۔"وہ ہاتھ باندھتی مزید اُسکے سامنے آئی"

اور غصے کے باعث اسکا اٹھتا ہاتھ گونج کے ساتھ جاذب کا گال سرخ کر گیا تھا۔

کیفے میں موجود ہجوم دم سادھے انہیں دیکھ رہا تھا

تمہاری حقیقت یہ ہے جاذب داؤد کہ تمہارا باپ آئے روز کسی نئی لڑکی کے ساتھ ڈنر کرتا یا شاپنگ کرواتا پایا جاتا ہے جو ایک کریکٹر لیس آدمی ہے اور تم اُسکی بگڑی ہوئی اولاد۔۔۔

تمہاری ماں نیم پاگل۔۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔یو۔۔۔"

اُسکی دھاڑ پر صبیح کے بولتے لب پیوست ہوئے۔

جاذب کا ہاتھ ہوا میں معلق۔۔۔

شدتِ ضبط اور غصے کے باعث اُسکا چہرہ کپکپا رہا تھا سرخ چہرہ اور سرخ آنکھیں لیے وہ بامشکل خود کو روکے ہوئے تھا

چھوڑو جاذب چلو یہاں سے۔۔۔"اُسکے دوستوں نے آگے بڑھ کر اُسکا بازو کھینچا تھا"

چھوڑو مجھے۔۔۔۔جواب دینے دو اس کوڑھ مغز کو۔۔۔"

کان کھول کے سنو صبیح اکبر۔۔۔ یہ میری اُس نیم پاگل ماں کی ہی تربیت ہے جو آج تمہارا یہ نازک" گال میرے ہاتھ کے زد سے محفوظ رہا اگر تربیت بیچ میں نہ آتی تو آج بھرے مجمے میں تمہاری عزت دو کوڑی بھی نہ رہتی۔۔۔

"مگر ہر بار ایسا ہو یہ ضروری نہیں اس لئے آج کے بعد اپنی شکل مجھے مت دکھانا صبیح اکبر۔۔۔

وہ ٹیبل کو پوری قوت سے زمین بوس کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا جبکہ صبیح ماؤف ہوتے ذہن کے ساتھ اطراف میں جمع لوگوں کو دیکھے گئ.

☆☆☆☆

تم اُس کے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہو۔"

کیا تمہیں وہ اچھی نہیں لگتی؟" وہ سنگترے چھیلتی اُسکی جانب دیکھتی پوچھ رہی تھی جواب جھولے کی رفتار کم کرتا باغیچے کے پھولوں کو دیکھ رہا تھا لبوں پر مسکراہٹ تھی آنکھوں میں شرارت جیسے اپنی ماں کی بات سے لطف اندوز ہوا ہو

"شی از کیوٹ اینڈ اینوسیٹ۔۔"

اور اپنی ماں کی بات پر وہ کھِلکھلا کر ہنسا تھا

"سنگترہ چھیلتے اُسکے ہاتھ رُک گئے اب وہ خفگی سے اُسے گھور رہی تھی "ناٹ اے جوک

"دس از اے جوک۔۔۔"

(یہ مذاق ہی ہے)

رئیلی۔۔۔؟"وہ حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھتی پوچھ رہی تھی جس کے لبوں پر مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی۔

"timid اینڈ mousy لیس۔۔۔ شی از سٹوپڈ"

بٹ آئی تھنک شی از شائے"وہ قدرے بہتر لفظ کا چناؤ کرتی اُسکی سوچ بدلنے لی سعی کرنے لگی۔"

ناجانے وہ کیوں اتنا خائف ہو گیا تھا اُس سے جو دوستی پر آمادہ ہی نہیں تھا۔

لیو اِٹ ممی"وہ جھولا چھوڑ تا اب اپنے چھوٹے ہاتھوں سے پوری قوت لگا تا ماں کی وہیل چیئر گھسیٹنے لگا۔"

اُسے بیٹے کی باتوں نے نہ صرف حیرت بلکہ پریشانی سے بھی دوچار کیا تھا اُسنے اُسکا ہاتھ نرمی سے تھام کر اپنے سامنے کیا

"تم ایسے بچے تو نہیں ہو؟"

میں ایسا ہی بچہ ہوں"انداز میں کوئی لچک نہیں تھی"

تمہارے اور بھی فرینڈز ہیں تم کسی کے ساتھ ایسا بی ہیو نہیں کرتے۔۔ پھر۔۔۔؟" وہ سوالیہ نگاہوں سے گھورتی پوچھ رہی تھی

شی از ناٹ مائی فرینڈ۔۔۔" بڑی بے زاری سے جواب دیا گیا"

بن تو سکتی ہے ناں۔۔۔ کیا تم دونوں کی دوستی کروانے میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں؟" وہ اُسکے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتی پوچھ رہی تھی۔

وہ کوفت کا شکار ہوتا ہاتھ چھڑانے لگا۔

وہ بے حد حیرانی سے اپنے سات سالہ بیٹے کو دیکھنے لگی جو یکدم اُسے بہت بڑا محسوس ہوا تھا۔

اگر وہ یہاں آئی تو میں آپ سے بات نہیں کرونگا۔۔۔"

وہ اچھی نہیں ہے۔ شی از مینٹلی سِک۔۔۔ اُسنے میرے ٹوائز توڑ دیئے۔۔ ہنی کو مارا۔۔۔ اور خود زور زور سے رونے لگی۔۔

"وہ جب بھی یہاں آتی ہے یہی ہوتا ہے۔۔۔ وہ مجھے بہت اریٹیٹ کرتی ہے مام

. وہ ہاتھ ہلا ہلا کر سرخ ہوتے چہرے سے اپنی ناپسندیدگی کی وجوہات بیان کر رہا تھا

☆☆☆☆

"ہیلو"

حر کہاں ہے؟"

احتشام ملک کی فون سے آتی آواز نے اُسے خائف کیا تھا"

وہ اس وقت میٹنگ روم میں ہیں اگر کوئی ضروری بات۔۔۔۔"

"میری بات کروائیں اُس سے"

"لیکن سر اتنے لوگوں کے بیچ اُنہیں ڈسٹرب کیا تو وہ خفا ہونگی آپ۔۔۔"

ٹھیک ہے آپ نہ کریں اُنہیں ڈسٹرب۔۔۔یہ کام میں خود آ کے کر لیتا ہوں "اُسکی بات پر احتشام" ملک فون کو دیکھتے اپنا سر تھام گئے۔

وہ رئیس کی طرف فون اُچھالتا تیزی سے پلٹا تو

سامنے برہان سنگ گلاسسز اُتار تا طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اُسے دیکھ رہا تھا

بہت اچھا لگا تمہیں یوں دیکھ کر حزام۔۔۔سچ بولوں تو اب تم پر ترس آتا ہے کیا حیثیت رہ گئی ہے" تمہاری۔۔۔ملک پر بھی بیوی کا راج اور گھر پہ بھی۔۔۔

بڑا دکھ ہوتا ہے تمہارے لئے۔۔۔بدترین دشمن شریک حیات بن گئی۔۔۔آخر کیا فائدہ ہوا تمہاری قربانی کا؟

بابا الگ ناراض ہیں تم سے۔۔۔کیوں نہ ہوں اُنکے ہونہار بھتیجے کی وجہ سے سارا وقار مٹی جو گیا ہے اُنکا۔

وہ اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا کہہ رہا تھا

"رہی حرمحتشم تو اُسکے نزدیک تم کوڑیوں سے بھی ہلکے ہو افسوس۔۔افسوس۔۔۔"

حزام نے اپنے کندھے سے اُسکا ہاتھ جھٹکا" تمہیں میری بیوی کے لئے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے,وہ مجھے کیا سمجھتی ہے کیا نہیں۔۔۔یہ کم از کم تمہارا مسئلہ نہیں ہے برہان۔۔۔

سٹے آوے فارم مائی افیئرز۔۔"وہ تنبیہہ کرتا اُسے پرے دھکیلتا لان عبور کرنے لگا تو رئیس کو بھی دوڑ کر اُسکی پیروی کرنی پڑی

کچھ دیر بعد وہ اُسکے عین سامنے کھڑا تھا۔

پارٹی کے دیگر ممبران اور احتشام ملک نے اُسے دیکھ کر اپنی نشستیں چھوڑیں حرنے ایک نگاہ باقی سب پر ڈالی اور ایک سرسری نگاہ حزام داؤد پر جو آنکھوں میں غصہ لیے اُسکی جانب دیکھ رہا تھا۔

میں بہت اہم ڈسکشن کر رہی۔۔۔" وہ دھیمی آواز میں باقی افراد کی موجودگی کو دھیان میں رکھتی
کچھ کہہ رہی تھی جبکہ وہ اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے بولا "مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے
ابھی۔۔۔"

چلیں۔۔" وہ کرسی کے ہتھے پر دباؤ ڈالتی اُسکی نگاہوں کا مفہوم سمجھتی بولی تو حزام نے ایک بار پھر
مداخلت کی "یہیں بات کرنی ہے۔۔ آپ سب باہر انتظار کریں" اُسنے ہاتھ سے دروازے کی جانب
اشارہ کیا نگاہ احتشام ملک کی طرف تھی۔

,تمام افراد کے باہر جاتے ہی حرنے پیشانی پر بل ڈالے اُسے دیکھا "یہ کیا طریقہ ہے

"مت بھولیں میں یہاں بحثیت وزیر اعظم موجود ہوں اور۔۔۔

مگر میرے سامنے میری بیوی ہے۔۔۔" وہ کرسی گھسیٹتا عین اُسکے سامنے بیٹھتا بولا"

"تو اس وقت ایسے کونسے مذاکرات کرنے تھے اپنی "بیوی" سے کہ چند گھنٹے صبر نہیں ہو سکا۔۔۔"

آپ مذاکرات پر آمادہ ہی کہاں ہوتی ہیں" کچھ دیر پہلے وہ جتنے غصے میں دکھائی دیتا تھا اب اُسکے"
برعکس خاصے اچھے موڈ میں جواب دے رہا تھا تاثرات اور لہجہ یکدم بدلا تھا

حرنے ابرو اُٹھا کر خفگی سے اُسے دیکھا

"بولیں کیا ضروری بات ہے؟"

جو پروجیکٹ ہم نے رکوائے تھے اقتدار میں آتے آپ نے اُن کو ری سٹارٹ کرنے کا نوٹیفیکشن"
"کیوں جاری کیا وہ بھی بنا مشاورت

میرے نزدیک اُن دونوں پروجیکٹ کی تکمیل اہم ہے۔۔جو بہتر لگا وہ کر دیا" اُسنے بنا سوچے برجستگی"
سے کہا

آپ غلطی کر رہی ہیں حر صاحبہ۔۔۔دشمنی میں اتنی اندھی نہ بنیں کہ ملک کا بیڑا غرق کر دیں"

اُس سے زیادہ اہم پراجیکٹ موجود ہیں جن کو ترجیح دینا ضروری ہے۔

ملک کے پاس اتنا پیسہ نہیں جو بے تکے پروجیکٹ پر ضائع کیا جائے

"بہتر ہو گا اگر آپ سیاست اور دشمنی کو الگ الگ رکھیں

وہ پروجیکٹ آپ کے نزدیک غیر اہم ہے میرے نزدیک نہیں۔۔۔اگر یہ پروجیکٹ مکمل ہو جاتا"
"ہے تو یقیناً بہت سے لوگوں کو اُسکے توسط سے روزگار ملے گا

میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے لانگ ٹرم پلینگ کے ساتھ۔۔۔اس بروجیکٹ سے صرف"
"عوام کو نہیں ملکی معیشیت کو بھی فائدہ ہو گا

آپ کو لگتا ہے آپ کی اس سو کالڈ پلینگ تک آپ کے پاس یہ کرسی رہے گی" حزام نے سامنے کرسی"
کی طرف اشارہ کر کے اُسے بہت کچھ باور کروانے کی کوشش کی

اتنے لمبے عرصے سے تک آپ کو مجھ سمیت دوسرا کوئی بھی یہاں ٹکنے دے گا؟۔۔۔ آپ کے اس پروجیکٹ کے مکمل ہونے سے پہلے آپ کو یہاں سے کِک آؤٹ کر دیا جائے گا۔

اُس وقت یہی عوام آپ کے خلاف ہونگے کہ محترمہ نے کرسی پر بیٹھ کر آخر کیا ہی کیا ہے۔۔۔

آپ کیا سمجھتی ہیں اس عوام کو۔۔۔۔

چار آٹے کی بوریوں پر خوش ہونے والے عوام صرف "حال" کا سوچتی ہے مستقبل کا نہیں۔۔۔

جو مستقبل آپ اُنہیں دینے کی خواہاں ہیں جب تک آپ کا ڈریم پروجیکٹ پورا ہو گا اُس وقت تک عوام ہی آپ کے خلاف ہو گی

یہ قوم مچھلی کیسے پکڑی جاتی ہے یہ سیکھنا نہیں چاہتی۔۔۔ وہ چاہتے ہیں محض ایک مچھلی اُنکے ہاتھ میں تھمادی جائے۔۔۔ بس۔۔۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں

سال میں مشکل سے دو دفعہ ذلالت سے حاصل ہونے والی کچھ خیراتی رقم لمبی قطار میں دن بھر کی مشقت سے ملنے والی ناقص آٹے کی ایک آدھ بوری اور یہ عوام خوش۔۔۔ اُسنے کندھے اُچکائے

جب وہ یونہی خوش ہیں تو پھر کیوں خود کو خوار کر رہی ہیں؟

آپ لانگ ٹرم سوچیں وزیر اعظم صاحبہ۔۔۔ خزانہ لٹا کر روزگار فراہم کرنا کوئی اچھی اسٹیرجی نہیں ہے"

اواب سمجھی۔۔۔ کہیں آپ کا اشارہ اُس پرجیکٹ کی طرف تو نہیں جن کے پورا ہونے سے صرف اور"
صرف داؤد خاندان کے بینک بیلنس میں اضافہ ہو گا؟ دونوں بازو کی کہنیاں میز پر ٹکا کر دونوں ہاتھوں
کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسائے وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جو اب خفگی اور غصے کا ملا
جلا تاثر لیے اُسکے چہرے کو تک رہا تھا

"خاندانی مفاد کے لئے غلط کو صحیح تو نہ کہیں مسٹر گروم۔۔۔"

میرے خاندان کے بارے میں کچھ مت کہیں۔۔۔ ہم آپ سے بہتر سیاست جانتے ہیں۔۔۔"

"آپ کی طرح جذباتی فیصلے نہیں کرتے

واقعی!۔۔۔ آپ لوگوں کا جذبات سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔۔۔ آپ کسی کی تکلیف کو کیا"
سمجھیں گے جہاں تک بات بہرام داؤد کی ہے تو وہ سیاہ کو سفید کرنا اور عوام کو بے وقوف بنانا بہت اچھے
"سے جانتے ہیں یہ گُر تو میں مر کے بھی نہیں سیکھ سکتی

"آپ بھول رہی ہیں کہ۔۔۔"

بھول تو آپ رہے ہیں مسٹر حزام۔۔۔ مجھے وہ الفاظ آج بھی یاد ہیں۔۔۔ بھلے وہ چہرہ کسی اور کا تھا مگر
الفاظ تو آپ کے تھے۔۔۔

پاور ملنے سے پہلے جو صرف ملکی مفاد کا پرچار کرتا تھا آج ذاتی مفادات کی خاطر ملک کو داؤ پر لگانے پر تُلا ہے۔

دشمنی اور سیاست کو تو آپ لا رہے ہیں بیچ میں۔۔۔افسوس۔۔۔

افسوس کہ آپ کی سیاسی تربیت آپ کے چچانے کی ہے باپ نے نہیں۔۔۔اور آپ اُنکی سیاست کی اندھی تقلید کرتے ہیں"

آپ حد سے بڑھ رہی ہیں" وہ مشتعل ہوتا دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر ذرا سا آگے جھکتا بولا"

مجھ پر برہم ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔۔۔اُسنے انگلی اُٹھا کر تنبیہ کی "بہرام داؤد کی سیاسی بصیرت" کا چشمہ اُتار کر دیکھیں گے تو آپ کو تصویر بہتر نظر آئے گی

وہ لب بھینچے غصہ ضبط کرنے کی سعی کر رہا تھا

اینی وے میرے پاس مزید بحث کرنے کا وقت نہیں۔۔۔ویسے بھی بہت ٹائم ویسٹ کر دیا آپ نے" میرا" میز پر رکھے سنگ گلاسسز ہاتھ میں لیتی بولی

آپ غلطی پر ہیں۔۔۔۔یہ سیاست ہے یہاں داؤ پیچ چلتے ہیں آپ جیسے فیئر پلے کے عادی یہاں زیادہ" دیر ٹِک نہیں سکتے۔۔۔

تھوڑی سی "سیاست" سیکھیں۔۔۔اُسنے لفظوں پر زور دیا۔لہجے میں دبا دبا غصہ تھا

لمبی ریس کے گھوڑے کو بہت چالاکی سے چال چلنی پڑتی ہے تبھی وہ ریس میں پاؤں جمائے کھڑا رہ سکتا ہے

ضروری تو نہیں آپ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماریں۔۔۔ بعض دفعہ دشمن سے ہاتھ ملانا اُسے پیٹھ دکھانے سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے" وہ اُسکی طرف دیکھتا کہہ رہا تھا انداز سمجھانے والا تھا

"حُر نے گلاسسز پیشانی سے اوپر بالوں میں پھنسائے "باہر بیٹھے لوگ میرا انتظار کر رہے ہیں

آخر یہ لڑکی میری بات سمجھ کیوں نہیں رہی۔۔۔ کیوں اپنے پیچھے دشمنوں کی فوج کھڑی کر رہی ہے" وہ اُسکی پشت گھورتا میز پر مُکا رسید کرتا بڑبڑایا

☆☆☆☆☆

وہ پچھلے لان میں لگا پرانا جھولا جھولنے کی غرض سے سب سے نگاہ بچا کر اُدھر چلی آئی تھی یا پھر اُس بدتمیز بچے سے چھپنے کی سعی کر رہی تھی وجہ جو بھی تھی مگر وہ اُس شرارتی بدلحاظ بچے کی وجہ سے اب اپنی فیورٹ پلیس اور پرسن دونوں سے دور ہو گئی تھی۔

"ڈیڈی کو اگر انکل سے ارجنٹ میٹنگ نہ کرنی ہوتی تو میں یہاں کبھی نہ آتی"

سفید نیٹ کا فراک سمبھالتی وہ اب جھولے پر جا بیٹھی تھی پھر دھیرے دھیرے جھولا جھولنے لگی

زنگ آلود پرانا جھولا بے ہنگم سی آوازیں پیدا کرتا وہاں موجود اونچے گھنے درختوں کو مزید خوفناک بنانے کا موجب تھا جو گزشتہ برسوں سے ضروری کانٹ چھانٹ اور دیکھ بھال نہ ہونے کے باعث خاصے پُراصرار لگتے تھے۔

"ویلکم لوزر۔۔ویلکم آگین۔۔۔ آئی تھنک تمہاری کوئی سیلف ریسپیکٹ نہیں ہے"

دونوں ہاتھ سینے پر دھرے وہ عین اُسکی پشت پر جھولے کو مزید تیزی سے آگے کی جانب پُش کرتا اپنی بھڑاس نکال رہا تھا

جھولے کی بڑھتی رفتا اور بد تمیز بچے کی وحشت ناک آواز اُسکے اوسان خطا کرنے کے لئے کافی تھی

تم اتنی زور زور سے جھولا مت دو پلیز میں گر جاؤں گی۔۔۔"معصوم بچی معصومیت سے بولی جبکہ حلق خشک ہو رہا تھا"

کیوں؟لوزر کو ڈر بھی لگتا ہے؟"وہ رفتار کو مزید تیز کرتا نفرت سے پوچھ رہا تھا۔"

"ن۔۔ نہیں مجھے ڈر نہیں لگتا۔۔۔ آئی ایم ویری بریو۔۔۔۔"

رئیلی۔۔۔!لہجے میں مصنوعی حیرت تھی"

ہو سیڈ؟"(کس نے کہا)

"ڈیڈی۔۔۔"

"اوتوڈیڈی کی لوزر بریو ہے, پھر تو مجھے اور زور سے جھولا دینا چاہیئے۔۔۔کیونکہ تم تو ڈرتی نہیں"

جھولے کی رفتار کے ساتھ اُسکی دھڑکن اور آنسوؤں کی رفتار میں بھی اضافہ ہو رہا تھا

پلیز۔۔۔پلیز جھولا روکو میں۔۔۔میں گر جاؤنگی۔۔۔مجھے چوٹ لگ جائے گی۔۔۔میری فراک گندی ہو جائے گی۔۔

"ڈیڈی۔۔۔۔آنٹی۔۔۔پلیز ہیلپ۔۔۔

اُسکی بے بسی پر وہ بڑے بد نما انداز میں مسکرایا" یہاں کوئی نہیں آئے گا ڈیئر لوزر۔۔۔نہ تمہاری آواز سنے گا۔۔۔"

پلیز مجھے نیچے اُتارو۔۔۔جھولا روکو۔۔۔"یکایک اُسے ہر چیز سے خوف محسوس ہونے لگا قد آور گھنے درخت۔۔۔فرش پر جا بجا بکھرے سوکھے پتے ڈھلتی شام۔۔۔

اور سب سے زیادہ حزام داؤد کا رویہ

پلیز حزام پلیز۔۔۔۔کہتے کہتے ہچکی بندھ گئ"

سرخ و سفید رنگت لئے بریٹش لب و لہجہ والے اُس بچے کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ اُبھری۔۔۔

وہ کیوں خوش نہ ہوتا آخر کار اُسی کی وجہ سے اُسکی ماں نے اُسکی بیسٹ بڈی اور ملازموں کے سامنے تھپڑ جو مارا تھا۔۔۔ پہلی بار۔۔۔

وہ ہرٹ ہوا تھا۔۔۔ اُسکی ماں اُس سے خفا ہوئی تھی۔۔۔ وہی تو تھی وجہ۔۔۔

اُس روز اُسکی ماں نے اُسے سزا دی تھی اور آج وہ اُسے سزا دے رہا تھا۔

وہ حزام داؤد تھا جو نفرت کا جواب دوگنی نفرت سے دیا کرتا تھا, اُسکے لئے اُسکی فیملی اول نمبر پر تھی وہ اپنی محبتوں میں شراکتیں قبول نہیں کرتا تھا۔

تم تو کہہ رہی تھی تمہیں ڈر نہیں لگتا, کیا اب تمہیں ڈر لگ رہا ہے" معصوم چہرے پر بلا کی معصومیت سجاتا آنکھیں پٹپٹا کر پوچھ رہا تھا۔

نو۔۔۔ نہیں۔۔۔" آنسوؤں کے بیچ اُسنے زور شور سے نفی میں سر ہلایا۔"

اوکے۔۔۔" غصے میں آکر اُسنے جھولے کو اور تیز کیا تو وہ اچھلتی ہوتی ہوئی سامنے درخت سے ٹکراتی" زمین بوس ہوئی۔

خون پھوارے کی مانند اُسکے سر اور ناک سے بہنے لگا سفید فراک کا رنگ لمحوں میں تبدیل ہوا تھا

رِستا خون اور دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اُسکے سر پر کھڑا وہ بچہ۔۔۔

اُسکے وجود پر کپکپاہٹ طاری ہوئی۔

پیشانی سے ہاتھوں پر لگنے والے خون کو دیکھ کر وہ مارے خوف کے بے حس و حرکت اُسے دیکھ رہی تھی جو انتہائی غصے سے بھوری جرسی کو جھاڑ تا اُسے گھُور رہا تھا۔

جب اُس نے پہلی بار اُس بچے کو دیکھا تھا تو اُسے اُسکی آنکھیں بے حد اچھی لگی تھیں جس کا برملا اظہار وہ اُسکی ماں سے بھی کر چکی تھی۔

قبطیہ کے سوال کرنے پر کہ حزام کی آنکھیں اُسے کیوں اچھی لگی وہ کوئی جواب نہیں دے سکی تھی شاید اُسکی ڈکشنری میں الفاظ کی کمی تھی جس کی بنا پر وہ اُس وقت اُسکی آنکھوں کو گہرا اور پُرکشش نہیں کہہ سکی تھی

"کہا تو محض اتنا کہ "بہت بہت اچھی ہیں

مگر اُس لمحے اُسے دنیا میں حزام کی آنکھوں سے زیادہ بری شے اور کوئی نہیں لگی تھی۔

وحشت ناک۔۔۔۔

سفاک۔۔۔۔

بے حس۔۔۔

خوفزدہ کر کے جسم سے لہو کو نچوڑ دینے والی آنکھیں۔۔۔

اب بولو تمہیں ڈر لگ رہا ہے مجھ سے۔۔۔۔؟ دیکھو تمہیں کتنی چوٹ لگی ہے خون بھی بہہ رہا"
ہے۔ اگر تم میری بات نہیں مانو گی تو میں تمہیں اُس روم میں بند کر دونگا۔۔۔ وہاں بہت اندھیرا ہے
اور سنیک بھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔ بولو۔۔۔ مانو گی میری بات

اُسنے خوفزدہ نگاہوں سے لکڑی کے پرانے دروازے کو دیکھا جو بند تھا۔

وہ منظر بہتا خون اور حزام کی آواز۔۔۔ اُسنے زور سے کانوں پر ہاتھ رکھا

تو نہیں مانو گی۔۔۔ "اُسنے آگے بڑھ کے اُسکا ہاتھ تھاما"

وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہوئی تھی خوف ایسا تھا جیسے جان نکل جائے گی

اب تم اس کمرے میں رہو گی اور یہیں مر جاؤ گی۔۔۔ کوئی ڈھونڈنے نہیں آئے گا تمہیں۔۔۔ نہ "
"تمہاری ڈیڈ باڈی کسی کو ملے گی

نہیں۔۔ مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کے مت جاؤ حزام پلیز۔۔۔

میں تمہارے گھر پھر کبھی نہیں آؤنگی آئی پرامس۔۔۔میں قبطیہ آنٹی سے بھی نہیں ملونگی

"۔۔پرامس

"ہمم۔۔۔"چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پیشانی مسلتا وہ کچھ سوچنے لگا"بٹ آئی کانٹ ٹرسٹ یو"

وہ بے اعتباری کی انتہا پر تھا اُسے اُس معصوم صورت والی اپنے سے چھوٹی بچی پر بلکل بھروسہ نہیں تھا

وہ اُسکا کتنا نقصان کر چکی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا سوائے "اُس کے"۔۔۔

میں تمہیں لے کر جاؤنگا تو تم سب کو بتادو گی کہ تمہیں یہ چوٹ میری وجہ سے لگی ہے"وہ اب اُسکے"
پھٹے ہوئے سر کی طرف اشارہ کرتا کہہ رہا تھا"پھر میری ممی مجھ سے ناراض ہو جائیں گی

"اینڈ آئی ڈونٹ وانٹ ٹو میک ممی اینگری

وہ مزید سہم گئی۔۔۔وہ جو اعتبار کرنے کو تیار نہیں تھا۔

ناجانے کیوں وہ اُس سے اتنا خائف ہو گیا تھا کہ اُسے سنیک(سانپ) کے ساتھ بند کمرے میں
چھوڑنے کے لئے تیار تھا۔

اُسکا ننھا ذہن خود سے چند سال بڑے اُس بچے کے ایکشن اور غصے کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا

اُسے یاد تھے تو محض اپنے خسارے۔۔۔

جن کا وہ اظہار کر گئی

تم نے پہلے میری فیورٹ ڈول برف میں گم کی پھر ماؤنٹین پر مجھے دھکا دیا۔"

آئرہ کے سامنے میری انسلٹ کی۔۔۔مجھے لوزر کہا۔۔۔

مجھے برف میں اوپر اتنی۔۔۔اوپر اکیلا چھوڑ گئے

اُسنے دونوں ہاتھ کھول کے بلندی کو اشارے سے بتانے کی کوشش کی۔

اب۔۔اب مجھے مارا۔۔۔

آواز میں لرزاطاری ہوا تھاروانی سے پھسلتے آنسو گلابی گالوں کو بھگو رہے تھے

مجھے اتنی زیادہ چوٹ بھی لگی ہے۔۔۔خون پر نگاہ پڑتے ہی اُسے نئے سرے سے تکلیف کا احساس ہوا تھا

دیکھو۔۔۔دیکھو کتنی زیادہ چوٹ لگی ہے۔وہ مزید شدت سے رونے لگی

تم۔۔تم ایک گندے بد تمیز بچے ہو۔۔۔

And I hate you

(اور مجھے تم سے نفرت ہے)

گالوں کو رگڑ کر بڑی معصومیت سے کہا گیا

"Great!you are also very wise"

(گریٹ تم تو بہت سمجھدار بھی ہو)انداز ایسا تھا جیسے بات کے سمجھ جانے پر خوش ہوا ہو۔

ایک اور بات۔۔۔"

"I hate you too۔۔۔ and we will always be enemies"

(مجھے بھی تم سے نفرت ہے اور ہم ہمیشہ دشمن رہیں گے)

"حزام کا انداز ایسا تھا جیسے "ہمیشہ یہ بات یاد رکھنا

میں گندا بچہ ہوں اس لئے مجھ سے اور ممی سے دور رہو۔۔۔وہ صرف میری ممی ہیں۔۔۔وہ صرف" مجھ سے پیار کرتی ہیں۔۔۔اُن کو تم جیسے لوزر نہیں پسند۔۔۔

آئرہ میری فرینڈ ہے وہ تمہاری فرینڈ کبھی نہیں بنے گی

اس لئے تم اب یہیں رہو گی وہ عجلت سے پیچھے مڑا۔۔۔

اُسنے تیزی سے آگے بڑھ کر اُسکی اُونی جرسی کا کونا تھامنے کی ناکام کوشش کی تو اُسنے خود کو حر کی گرفت سے آزاد کروایا اور لمحے کی تاخیر کے بنا باہر نکلا ساتھ ہی ٹھاکی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہوا تھا دھول اور مٹی سے اٹے اندھیرے کمرے میں اُس کا دم گھٹنے لگا تھا خوف اور وحشت کے باعث پورا وجود پسینے سے تر ہوا تھا

پرانے بوسیدہ دروازے کی درزوں میں جمی مٹی نے روشنی اور ہوا کا آخری رابطہ بھی حر سے منقطع کیا

دروازے کے باہر وہ ہکا بکا کھڑا رہ گیا

دروازے کے اُس پار پہلی دفعہ حر کو سانس لینے میں دشواری محسوس ہوئی

سائیں سائیں کرتا بند کمرہ گُھپ اندھیرا پرانے سامان کی سانسوں کو روکتی بدبو اور اُسکے اندر اُترتا گہرا سناٹا۔

وہ دوسری بار حزام داؤد کی وجہ سے لفظ خوف اور اُسکے ہمراہ آنے والی بے بسی سے آشنا ہوئی تھی۔۔۔

وہ نرم خو اور رحم دل بچہ پہلی بار اتنا سفاک ہوا تھا۔۔۔اِن سیکیور رہوا تھا۔۔۔ حر محتشم کی وجہ سے۔۔۔

کچھ دیر وہ خوف و ہراس میں گھرا بند دروازے کو دیکھتا رہا۔۔۔پھر اُسنے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔۔۔

مگر اُسکے ننھے ہاتھوں میں اتنی قوت نہیں تھی کہ وہ لکڑی کے بھاری پرانے دروازے کو جس کی درزیں زنگ آلود تھی اُسکی جگہ سے ہلا پاتا جو اٹک چکا تھا۔

"حر۔۔۔"اندر کی مکمل خاموشی نے اُسے گھبراہٹ میں مبتلا کیا تھا"حر پلیز آنسر می۔۔۔۔"

وہ جو کر چکا تھا اب خود بھی اپنے عمل پر سہم گیا تھا

دوسری جانب مکمل خاموشی تھی۔۔

حُر!۔۔ آر یو اوکے۔۔۔؟

اندر سے کچھ گرنے کی آواز آئی۔۔۔ آخری آواز۔۔۔

.اور وہ دوڑتا ہوا وہاں سے فرار ہو گیا

☆☆☆☆☆

حزام ہم نے اُسے داؤد خاندان کی بہو اس لئے نہیں بنایا کہ وہ ہماری سیاسی بنیادیں ہلا دے"

آخر ہم اُسے جس کام سے منع کرتے ہیں وہ اُنہیں اپنی ضد کیوں بنا لیتی ہے۔۔۔؟

تم نے اُسے روکا کیوں نہیں" دونوں ہاتھ پشت پر باندھے کندھوں پر شال ڈالے وہ خاصے غصے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہے تھے۔

اُسنے پیشانی سہلاتے چہرہ اُٹھا کر اُنہیں دیکھا

"وہ ہماری ضد میں کچھ نہیں کر رہی تایا جی۔۔۔ جو ملک کے لئے بہتر سمجھتی ہے وہی کر رہی ہے"

وہ تمہاری بیوی ہے اور تم اُسے ہینڈل نہیں کر پا رہے۔۔ وہ داؤد خاندان کی بہو ہے اُسے وہی کرنا ہو گا" جو ہم چاہتے ہیں" برہان داؤد نے لقمہ دیا

اپنی بیوی کو کیسے ہینڈل کرنا ہے میں جانتا ہوں یہ سب مجھے تم سے سیکھنے کی ضرورت نہیں۔"

"وہ کچھ غلط نہیں کر رہی اُسکا فیصلہ بلکل ٹھیک ہے

حزام کے انداز پر وہ استہزائیہ مسکرایا" تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے اس شادی میں مرضی شامل تھی تمہاری۔۔۔

خیر وجہ جو بھی تھی اس طرفداری کی۔۔۔ اپنی بیوی کو سمجھاؤ صحیح فیصلے کرتے کرتے کہیں اُس کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو جائے" برہان نے الفاظ اور چہرے کے تاثرات سے بہت کچھ باور کروانے کی کوشش کی

وہ ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا اُسکے روبرو آیا" میں کسی کو اُس تک پہنچنے دونگا تب۔۔۔" وہ بھنویں اُٹھا کر اُسکی آنکھیں میں دیکھتا بولا

کیوں محبت ہو گئی ہے اُس سے یا ہمدردی کا بخار ہے" برہان نے اشتعال انگیز انداز میں بہرام داؤد کی
"طرف دیکھتے اونچی آواز میں کہا" انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہا ہو" بابا جان! آپ کا پلان فلاپ

"نہیں۔۔۔ اٹیچمنٹ ایشوز ہیں۔۔۔ بڑی بری عادت ہو گئی ہے اُسکی"

دیکھ لیا بابا جان میں نے کہا تھا نا کہ یہ دونوں مل کر ہم سب کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ یہ دونوں وہاں"
"اپنی مرضی سے موجود تھے ان دونوں نے۔۔۔

کن دونوں کی بات کر رہے ہیں برہان صاحب" وہ ہاتھ میں پہنی بریسلیٹ کو گھماتی اندر داخل ہوتی"
مخاطب تھی

آؤ بیٹا تمہارا ہی ذکرِ خیر ہو رہا تھا, بڑی لمبی عمر ہے تمہاری"

اقتدار میں آتے ہی بہت اچھے اسٹیپ لے رہی ہو جہاں ہماری ضرورت ہو ضرور بتانا۔۔۔ ویسے حزام تو
تمہارے ساتھ ہے ہی" بہرام داؤد نے حُر کو اندر آتے دیکھ کر جتانے والے انداز میں حزام کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا, وہ مخاطب حُر سے تھے مگر سنا حزام کو رہے تھے

محفل میں چل رہی تھی ہمارے قتل کی تیاری"

ہم پہنچے تو بولے بڑی لمبی عمر ہے تمہاری" حر نے مسکراتے ہوئے برہان داؤد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
جبکہ برہان کے چہرے کے بگڑے تاثرات حر سے مخفی نہ رہ سکے

یو جسٹ۔۔۔"وہ مشتعل ہوتا آگے بڑھا۔۔۔"

حزام غیر محسوس انداز میں حر کے سامنے آیا اور برہان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے آہستگی سے پیچھے کیا

اب برہان اور حر کے درمیان حزام کھڑا تھا

رات بہت ہو گئی ہے کل بات کریں گے تایا جی۔۔۔"

شب بخیر برہان"وہ نگاہوں ہی نگاہوں میں برہان کو وارن کرتا حر کا ہاتھ تھام کر باہر نکلا

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔"وہ اُسکے پیچھے چلتی اُسکی پشت گھورتی بولی"

مینرز نہیں آپ کو بنا دستک دیئے بغیر کوئی کسی کی پرائیویسی ڈسٹرب کرتا ہے کیا"وہ رک کر ایڑی کے بل پیچھے گھومتا بولا

کوئی بنا اجازت کسی کا ہاتھ اتنے زور سے پکڑتا ہے کیا"حر نے سوال در سوال کیا"

حزام نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا وہ اُس کا ہاتھ اتنی مضبوطی سے تھامے ہوا تھا کہ حر کی کلائی پر پہننی جانے والی بریسلٹ کا نشان اُسکے ہاتھوں کی انگلیوں پر ثبت تھا

آپ کو ڈر تھا برہان مجھ پر ہاتھ اُٹھائے گا"وہ سوالیہ نگاہیں اُٹھاتی پوچھ رہی تھی"

"مجھے خوف تھا کہیں آپ اُس پر نہ ہاتھ اُٹھا دیں"

حرنے خفگی سے اُسے گھوراتے ہوئے جواب دیا

"چیری میرے ساتھ روم میں سوئے گی۔۔"

تو۔۔۔؟"حزام نے کندھے اُچکائے"

میں آپ کے روم میں سو رہی ہوں میرے روم کا اے سی خراب ہے اس لئے آگاہ کر رہی ہوں"
چیری میرے ساتھ ہو گی۔۔۔اگر آپ کو کوئی مسئلہ ہے تو دوسرا کمرہ ڈھونڈ لیں"فریش ہیئر کٹ کے باعث آگے آتے بالوں کو پیچھے کرتی آگے بڑھی

یہ دونوں بلیاں میری ہی نیند برباد کرنے پر کیوں تُلی ہیں آخر"وہ اُسکی پشت گھورتا بولا تھا"

☆☆☆☆

گزشتہ گزری شاموں کی طرح وہ آج بھی بِلاجواز پیرس کی کشادہ سڑکوں پر سادہ سا حُلیہ لیئے پچھلے تین گھنٹوں سے ٹہل رہی تھی۔

چلتی تو رُکنے کا نام نہ لیتی رُکتی کئی ساعتیں بت کی مانند کسی نہ کسی کی عمارت کو دیکھتی رہتی

کچھ دنوں سے وہ حفصہ سے بھی رابطے میں نہیں تھی,اُسکی کلاس فیلوز جو اُسکے ساتھ آئی تھیں واپس جا چکی تھیں,حفصہ کے لاکھ اصرار پر بھی وہ واپس نہیں گئی تھی۔

یوں جیسے سب کچھ فراموش کر چکی ہو اُسکی فالتو بلی اُسکی لاپرواہی کی وجہ سے بیمار ہو گئی تھی

وہ کیا کر رہی تھی نہیں جانتی تھی کیا کرنا چاہتی تھی اُسکی سمجھ سے باہر تھا

ایک طرف فریال تھی جو کہنے کو اُسکی ماں تھی جسے اُسنے کبھی قریب سے دیکھا تک نہیں تھا اگر دیکھا بھی تو وہ لمحہ اُسکی یاداشت میں کہیں نہیں تھا

دوسری طرف محتشم کمال جو اُس سے اور باقی ہر شے سے لاتعلق تھے سوائے سیاست کے مگر یہ وہ دکھ نہیں تھا جو اُسے کھائے جا رہا تھا اُسکا تعلق اُن دونوں سے نہیں حریم سے تھا۔۔۔ جس کی زندگی محتشم کمال کی سیاست کی نظر ہو گئی تھی۔

اُسے صبیح اور صائم کی فکر تھی۔۔۔ وہ اپنی ذات میں اتنے خلا لیے اُن کو کیسے سمبھالے گی۔۔۔ رشتوں کے نام پر کن رشتوں کی گنتی کروائے گی

وہ لڑکی بچپن سے ٹروما سے گزر رہی تھی جو اب شدت اختیار کر گیا تھا۔

کھلی فضا میں اُسے گھٹن کا احساس ہوا وہ دل پر ہاتھ کر پوری قوت سے سانس لینے لگی ارد گرد سے گزرتے لوگ اُسے دیکھنے لگے تھے

"ساتھ سے گزرتے ہوئے اُدھیر عمر شخص نے لمحے بھر کو رُک کر اُسکی طرف دیکھا" آر یو اوکے ؟

وہ نا جانے کب سے اُسے پکار رہا تھا مگر وہ سن کہاں رہی تھی۔

مجبوراً اُس شخص کو تھوڑا سا جھکنا پڑا حر کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا

فائن۔۔۔ایم او کے۔۔"خود کو سمبھالتی وہ بامشکل الفاظ ادا کر پائی تھی"

پاس کھڑا شخص کندھے اُچکاتا آگے بڑھ گیا جبکہ دور کھڑے شخص کے تجسس میں اضافہ ہوا وہ دوڑتا ہوا قریب بنے کیفے میں داخل ہوا۔

میز پر کافی اور پِینٹ کیک سے انصاف کرتے ہوئے اپنے ہم عمر لڑکے کا ہاتھ پکڑا "وہ اس وقت باہر ہے "جاؤ جا کے پوچھو وہ ٹھیک ہے

اگر وہ ٹھیک نہیں بھی ہے تو بھی مجھے کچھ نہیں بتائے گی ویسے بھی میں کافی ٹھنڈی کرنے کے موڈ میں " نہیں ہوں "اُسنے صاف انکار کیا

اپنا فون نکالوں اور ابھی اُسے کال کرو "وہ کیفے کے شفاف شیشے سے باہر کی جانب اُسے دیکھتا مستفسر " تھا جبکہ وہ اب فٹ پاتھ پر بیٹھ رہی تھی اُسنے پانی کی بوتل منہ سے لگائی

"اُس نے مجھے اپنا نمبر دیا ہی کب۔۔۔۔"

اُسکے جواب پر سامنے والے لڑکے نے بے حد خشمگین نگاہوں سے اُسے گھورا "تمہیں اُس سے دوستی "کرنی تھی اُسکا نمبر لینا تھا۔۔۔تم نے دونوں میں سے ایک کام بھی نہیں کیا

لیکن وہ سب کہا اور کیا جو تم نے کہنے اور کرنے کے لئے کہا تھا, اس سے زیادہ کیا کروں۔۔۔ ویسے بھی"
"وہ لڑکی مجھے کسی کی باتوں میں آنے والی لگتی نہیں

ساری باتیں بعد میں فلحال تم اُسکے پاس جاؤ اور اُسے اُسکے فلیٹ تک چھوڑ کے آؤ" وہ کافی کا مگ اُسکے"
ہاتھ سے پکڑتا میز پر پٹختا بولا

اچھی زبردستی ہے" وہ ٹانگ سے کرسی پیچھے کرتا جیکٹ جھاڑتا کیفے سے باہر نکلا"

آپ یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہیں سب ٹھیک ہے؟" ساری ناگواری پیچھے چھوڑتا وہ بھرپور اداکاری سے"
بولا

حر نے سر اُٹھا کر دیکھا پھر بنا کچھ کہے سر واپس گھٹنوں پر گرا دیا

"آپ ٹھیک ہیں؟"

نہیں۔۔۔" آہستگی سے جواب آیا"

"میں آپ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں؟"

"آپ جانوروں کے ڈاکٹر ہیں میری کیا مدد کریں گے۔۔"

اُسکے جواب پر اُسنے سر کُھجا کر پلٹ کر کیفے کے اندر سے جھانکتے ہوئے شخص کو دیکھا

"پھر گردن سیدھی کر کے بولا "میں آپ کو آپ کے فلیٹ تک چھوڑ دیتا ہوں

کیوں۔۔میں چل نہیں سکتی یا راستہ نہیں آتا مجھے "ابرو اکٹھی کیں"

"آپ کی طبیعت خراب ہے اس لئے۔۔۔"

اسکی ضرورت نہیں۔۔۔میں جہاں رکی ہوں وہ جگہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے کچھ دیر بعد خود چلی جاؤنگی"

لیکن مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ آپ صحیح سلامت پہنچ گئی ہیں, آپ ایسا کریں اپنا نمبر دے دیں۔۔یا ای میل۔۔۔اینی تھنگ۔۔"اُسنے جھجھک کر کہا

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں دو چار دن بعد اپ یقیناً مجھے کہیں نہ کہیں ضرور دکھائی دیں" "گے تب پوچھ لیجے گا میری خیریت۔۔۔ٹھیک۔۔۔

وہ فٹ پاتھ سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی پھر گلے میں پہنا مفلر ہاتھ سے ڈھیلا کیا اور آگے بڑھ گئ

☆☆☆☆☆

ایسا نہیں تھا کہ اُس گھر میں آنے کے بعد وہ حزام داؤد کے کمرے میں پہلی بار آئی تھی فرق یہ تھا کہ وہ پہلی بار اُسکے کمرے کے ڈیکور اور کلر اسکیم کو اتنی توجہ سے دیکھ رہی تھی۔

بہت سال پہلے جب وہ اُس کمرے میں آئی تھی تب بھی وہاں کی چیزوں اور اُس کمرے سے متاثر ہوئی تھی اور آج اتنے سالوں بعد وہ ٹھیک اُسی جگہ کھڑی کمرے کو ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اگر دشمنی آڑے نہ آتی تو یقیناً وہ اُسکی چوائس کو سراہتی مگر ایک سرد آہ بھر کر اُسنے اے سی کی کولنگ بڑھا دی اور کشادہ بیڈ کے وسط میں لیٹ گئی چیری کچھ دیر اُسکے ساتھ کھیلتی رہی پھر کاؤچ پر جا بیٹھی

حر نے کروٹ لی آنکھیں بند کیں پھر یکایک بند آنکھوں کے پیچھے حزام کا چہرہ دکھائی دیا جو ایکدم برہان کے سامنے آکر اُسے پیچھے دھکیل رہا تھا۔۔۔کچھ دیر پہلے اُسنے یہی کیا پر۔۔۔

وہ کشمکش کا شکار ہوئی۔

وہ اُسے بچا رہا تھا اپنے انداز سے۔۔۔اُسے بِنا جتائے پروٹیکٹ کر رہا تھا

اتنا تو وہ جان گئی تھی مگر کیوں کر رہا تھا۔۔۔یہ نہیں جان پا رہی تھی

بے چینی میں اُسنے پھر سے کروٹ بدلی

اگر اُسنے مجھے مارنا ہوتا تو لفٹ میں مجھے مار سکتا تھا وہ جان گیا تھا کہ مجھے۔۔۔"

پھر کیوں۔۔۔

نہیں۔۔۔

مار تو وہ کئی سال پہلے چکا ہے مجھے۔

تاریک سانسوں کو قید میں جکڑتے کمرے کے اندر۔۔۔وہ صرف میرا ویک پوائنٹ جاننا چاہتا تھا تاکہ جب چاہے میری مجبوری سے فائدہ اُٹھائے۔۔۔

مگر آج وہ برہان کے سامنے کیوں آیا۔۔۔کیا وہ مجھے یہ باور کروانا چاہ رہا ہے کہ مجھے اُس پر اعتبار کرنا چاہیئے۔۔اُس پر۔۔۔یعنی حزام داؤد پر۔۔۔

بنا پلکیں چھپکائے چھت کو تکتی وہ گہری سوچ میں تھی

"اعتبار تو اُس پر میں مر کے بھی نہ کروں لیکن وہ تیسرا شخص کون ہے جو ہم دونوں کو تباہ کرنا چاہتا ہے"

سوچتے ہوئے اُسنے ایک بار پھر کروٹ لی مگر اس بار دل پر بوجھ محسوس ہوا گلے میں خراش اور سانس لینے میں کچھ دقت محسوس ہوئی تو وہ منہ سے سانس لیتی ایکدم اُٹھ بیٹھی نگاہ چیری پر گئی جو بڑی خاموشی سے کاؤچ پر سر رکھے ہوئے تھی

چند سیکنڈ بعد اُسے احساس ہوا کہ وہ منہ سے بھی سانس لینے میں ناکام ہو رہی ہے فضا میں جیسے آکسیجن کی کمی ہوئی تھی کمرے میں بے حد عجیب سے بدبو پھیلی ناقابلِ برداشت۔۔۔اور اگلے لمحے اُسے وہ جگہ الارمنگ لگی ہاتھ کے قریب پڑا اُکشن ایک طرف اُچھالتی دروازے کی طرف بھاگی ناب گھمایا مگر دروازہ لاک تھا۔اُسکے چیخنے چلانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔

ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ کے دروازے سے پشت ٹکاتی پلٹی نگاہ چیری پر پڑی اور جو سوچ اُسکے ذہن میں آئی اُسے جھٹک کر وہ چیری کے پاس بھاگی اُسے گود میں اُٹھا کر جگانے کی کوشش تھی مگر وہ نیند میں نہیں تھی۔۔۔وہ بے ہوش تھی یا شاید۔۔

اُسکی سروائیو کرنے کی کپیسٹی اتنی ہی تھی حر وہاں کتنی دیر تک سروائیو کر سکتی تھی یہ سوچنے سے پہلے ہی اُسکا ذہن چیری کے بے جان وجود کو دیکھ کر ماؤف ہونے لگا تھا

وہ اُس بند کمرے میں چیری کو بچانے کے لئے کیا کر سکتی تھی۔۔۔وہ خود کو بچانے کے لئے کیا سکتی تھی۔۔۔

یکدم اُسے محسوس ہوا وہ کسی ویل ڈیکور اور انتہائی نفاست سے سجائے روشن کمرے میں نہیں بلکہ اُسی اندھرے تاریک کمرے میں قید کر دی گئی ہے جہاں کئی سال پہلے تھی

اُس رات وہ وہاں سے بچ گئی تھی صبح کی روشنی نے اُس اندھیرے کو ختم کیا تھا مگر چیری کے بے حس و حرکت وجود کو دیکھ کر اُسے لگا اِس رات کی کوئی صبح نہیں ہو گی

چیری۔۔۔"ناجانے اُسنے کیوں پکارا۔۔"

چیری۔۔۔"بڑی شدت سے۔۔۔"

چیری۔۔۔"کرب سے۔۔۔"

چیری۔۔۔"حر کی آواز مدھم ہوتی خاموشی میں ڈھل گئی"

بعض اوقات خود کو سہارا دینا دنیا میں کسی بھاری سے بھاری وجود کو سہارا دینے سے زیادہ تکلیف دہ اور مشکل ہوتا ہے اُس لمحے چیری کو دیکھ کو حر کو بھی یہی لگا وہ کھڑی نہیں ہو سکے گی۔۔۔اگر ہو گئی تو گر جائے گی۔

پالتو چیزوں کے ساتھ اتنا لگاؤ اچھا نہیں ہوتا"بہت پہلے ایک بار حفصہ نے اُس سے کہا تھا"

ہاں مگر انسانوں اور باقی مخلوق سے لگاؤ میں " لگاؤ کسی بھی شے کے ساتھ ہو مہلک ہی ہوتا ہے پھپھو" بڑا فرق ہے۔۔۔یہ انسانوں کی طرح بلاوجہ نقصان نہیں پہنچاتے آپ کے پیروں سے زمین نہیں کھینچتے۔۔۔دل کو ٹھیس نہیں پہنچاتے۔۔۔یہ کام انسان کرتا ہے"اُسنے حفصہ سے کہا تھا

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ چھوڑ کے جانے والا انسان ہو یا کوئی پالتو بلی بیچ محبت حائل ہو تو تکلیف یکساں ہوتی ہے۔۔دل ایک ہی طرح سے دُکھتا ہے۔۔۔سانسیں ویسے ہی تھمتی ہیں۔۔۔دنیا ویسے ہی ویران ہوتی ہے۔۔۔اندھیرا ویسے ہی چھاتا ہے

☆☆☆☆☆

شِٹ۔۔۔"ناب گھماتا وہ واپس دوسرے کمرے کی طرف بھاگا پھر بالکونی سے ہوتا اپنے کمرے کی" بالکونی میں آیا سامنے پڑی کرسی پوری قوت سے ریلنگ پر لگے کشادہ شیشے کے دروازے پر ماری اور دوڑ کے اندر داخل ہوا

اندر داخل ہو کر سانس لینے پر اُسے گلے میں شدید خراش محسوس ہوئی کمرے میں پھیلی بدبو سے دماغ میں ٹیس اُٹھی رگوں میں کھنچاؤ محسوس ہوا

مگر وہ ہر شے فراموش کرتا اُسکا ہاتھ تھام گیا

حر۔۔۔"اُسنے مقابل کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پکارا"

حر کا ایک ہاتھ اپنے گلے پر تھا اور دوسرا حزام کے کی گرفت میں جبکہ وہ خود کھانستی ہوئی دوہری ہو رہی تھی اُسکے چہرے پر زردی گھلی تھی

باہر چلو۔۔۔"وہ اُسکا ہاتھ تھامتا ٹوٹے ہوئے شیشے کی کرچیاں پھلانگتا اُسے باہر لانے کی کوشش کر رہا" تھا اور وہ کھانستی ہوئی اندر چیری کے بے جان وجود کی جانب اشارہ کر رہی تھی جبکہ حزام نے اُسکے گرد بازو حائل کیا کندھے پر دباؤ ڈالا انداز تسلی دینے والا تھا"شاید وہ مر چکی ہے پلیز تم باہر چلو"وہ دھیرے دھیرے اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کہہ رہا تھا

اُس لمحے حزام کی اپنی سانسیں اُکھڑ رہی تھی مگر اُسے اپنی پروا نہیں تھی وہ بس کسی بھی طرح حر کو وہاں سے نکالنا چاہتا تھا

سب ٹھیک ہے چلو۔۔۔"وہ اب نرمی سے اُسکا گال سہلاتا کہہ رہا تھا"

حر نے کھانستے ہوئے ذرا سی نگاہ اُس پر ڈالی اُسکا چہرہ بے تاثر تھا جبکہ اُسکی نگاہوں میں کچھ تھا۔۔۔کچھ ایسا جسے وہ کوئی بھی نام دینے سے قاصر تھی اُسکے برعکس حر کا چہرہ مزید زرد پڑ چکا تھا ہونٹ کی رنگت سیاہی مائل ہونے لگی

وہ اُسے اسی طرح اپنے ساتھ لگائے دوسرے کمرے میں لایا جہاں وہ کچھ دیر پہلے موجود تھا

حر زور زور سے سانس لیتی گلہ مسل رہی تھی

پانی پیئیں میں رئیس کو کال کرتا ہوں" کہہ کر وہ فون کی طرف پلٹا جبکہ حر نے اُسکا بازو تھام کر سر " نفی میں ہلایا

"آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے میں رئیس سے۔۔۔"

وہ تیزی سے اُسکا بازو تھامتی ایک بار پھر نفی میں سر ہلانے لگی" مجھ پر شک کرنے کے لئے پوری زندگی پڑی ہے فلحال آپ کو آکسیجن۔۔۔

میں نہیں چاہتی کسی کو اس واقع کے بھنک پڑے۔۔۔ صبح ڈاکٹر کے پاس میں خود چلی جاؤنگی" وہ بند ہوتی آواز اور گلے کی تکلیف کے باوجود بھی اُسے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

جبکہ حزام تیزی سے کمرے کی کھڑکیاں کھولنے لگا تاکہ وہ کُھل کر سانس لے سکے

کھڑکیوں کے کُھلتے ہی لان سے ٹھنڈی خشبودار ہوا اندر داخل ہوئی وہ آہستگی سے چلتی کھڑکی کے نزدیک آئی تو حزام نے پلٹ کرنا سمجھی سے اُسے دیکھا

آپ رات ایسی حالت میں گزار لیں گی؟" وہ اُسکے گلے کی طرف اشارہ کرتا کہہ رہا تھا جواب بھی گلے کی تکلیف کو دور کرنے کی خاطر مسلسل ہنکارہ بھر رہی تھی

اُسکے سوال پر حرنے اثبات میں سر ہلایا

حزام نے کارنر پر پڑی میز پر موجود جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا پھر گلے کی خراش کی گولیاں اور کچھ دیگر میڈیسن ہتھیلی پر رکھ کر اُسکی طرف بڑھائی" آپ اس وقت شدید تکلیف میں ہیں مگر میری بات نہیں مانیں گی جانتا ہوں۔۔۔

"یہ کھالیں کچھ بہتر محسوس کریں گی

حرنے بنا کچھ کہے دوائیاں ایک ایک کر کے منہ میں ڈالی

جبکہ حزام پیشانی سہلاتا صوفے پر جا بیٹھا

اتنا تو وہ جانتا تھا کہ اتنی سکیورٹی اور گارڈز کی موجودگی میں کوئی گھر کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔۔۔ مگر کوئی نہ صرف گھر کے اندر داخل ہوا تھا بلکہ اُسکے بیڈ روم تک بھی جا پہنچا تھا

اگر وہ لیپ ٹاپ پر آخری باہر اُسے دیکھنے سے پہلے سو جاتا تو۔۔۔۔

اس سوچ کے آتے ہی اُسنے بے ساختہ حر کی طرف دیکھا جو اب دھیرے دھیرے کھانستی کھڑی کے بلکل قریب کھڑی تھی ہوا کے باعث اُسکے کان میں موجود گلاب کے ڈیزائن کے ائیر رنگز کے ساتھ لٹکتا پتا ہوا کے باعث ہل رہا تھا۔۔۔ روشنی کے باعث جگمگا رہا تھا

حزام کی نگاہ اُسکے چہرے سے ایئر رنگز اور ائیر رنگز سے چہرے کے گرد گردش کرنے لگی

بعض اوقات ایسا کیوں لگتا ہے جیسے جینے کے لئے یہ ضروری ہے" وہ اُسکی جانب دیکھتا سوچ میں پڑ گیا"

ٹھیک اُسی لمحے حر نے گردن موڑ کر اُسکی طرف دیکھا آنکھوں میں حیرت تھی

حزام کو محض ایک سیکنڈ لگا تھا اور وہ اُسکی نگاہوں میں اُبھرتا سوال جان گیا پھر ٹیک چھوڑتا کھڑا ہوا اور آہستگی سے چلتا اُسکے قریب آیا

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ کمرے میں کچھ گڑ بگڑ ہے؟ آپ اچانک وہاں آئے جیسے آپ کو معلوم ہو اندر" کیا ہوا ہے" وہ ٹھہر ٹھہر کر دقت سے پوچھ رہی تھی

"کمرہ لاک تھا وہاں میرے علاوہ کوئی نہیں تھا پھر کیسے۔۔۔؟

میرے روم میں کیمرہ لگا ہے جو میرے پرسنل لیپ ٹاپ کے ساتھ اٹیچ ہے رات کو سونے سے پہلے "
"میں نے عادتاً دن بھر کی فوٹیج چیک کی اور پھر۔۔۔

پھر آپ لائیو مجھے دیکھنے لگے "اُسنے ابرو اُٹھا کر کچھ سنجیدگی سے کہا"

میں صرف اپنا کمرہ دیکھ رہا تھا" حزام نے تصیح کی"

"جب آپ جانتے تھے وہاں میں ہوں پھر یہ حرکت کیوں کی۔۔۔؟"

میں اگر ایسا نہ کرتا تو آپ زندہ کھڑی مجھ سے تفتیش نہ کر رہی ہوتیں۔ آپ کو میرا شکریہ ادا کرنا"
چاہیئے اس بار میں نے آپ کی جان بچائی ہے ورنہ جس طرح آپ نے اے سی کی کولنگ بڑھائی تھی
اگر میں بروقت وہاں نہ آتا تو صبح ہونے سے پہلے آپ موجودہ وزیر اعظم سے سابقہ وزیر اعظم

ہو چکی ہوتیں۔

یقیناً اب آپ سوچ رہی ہونگی کہ یہ سب میری پلاننگ ہے۔۔ آپ کے روم کا اے سی میں نے خراب
کروایا ہوگا تاکہ آپ مجبور ہو کر میرے روم میں آئیں اور میں آپ کو ہمیشہ کی نیند سلا سکوں۔۔۔ یہی
ناں۔۔۔" بات مکمل کر کے اُسنے اُبرو اُٹھا کر تصدیق چاہی

ایسا ہو بھی سکتا ہے۔۔۔ مگر اے سی کے ذریعے وہ زہریلی گیس مجھے نہیں آپ کو مارنے کے لئے" تھی۔۔ میں نے جیسے ہی اے سی آن کیا کچھ دیر بعد پورے کمرے میں عجیب سی بدبو پھیلنے لگی, یکدم آکسیجن کی کمی ہو گئی۔۔

پر حیرت کی بات تو یہ ہے کہ اے سی میں اتنی بڑی گڑبڑ ہوئی اور کسی نے دیکھا بھی نہیں۔۔۔ یہاں تک کہ آپ کو بھی کچھ پتہ نہیں چل سکا جبکہ آپ تو اپنے روم کی دن بھر کی فوٹیج بھی دیکھ چکے تھے" وہ اب اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہی تھی جبکہ حزام کو اُسکی جان بچانا مہنگا پڑ گیا۔۔۔ وہ کیسے بھول گیا تھا کہ سامنے حر ہے جسے اتنی آسانی سے قائل نہیں کیا جا سکتا

آپ کے روم میں کوئی کیمرہ ہوتا تو اے سی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے والا پکڑا جا چکا ہوتا" حُر کی" آنکھوں میں شک واضح تھا جیسے جان گئی ہو وہ جھوٹ کہہ رہا ہے

مقابل بھی حزام تھا جو قائل کرنا جانتا تھا

آپ کی انفارمیشن میں اضافہ کر دوں کہ کیمرہ کمرے کے اندر ہے باہر نہیں۔۔۔ اور اے سی والا" "کارنامہ جس نے بھی سرانجام دیا باہر سے دیا اندر سے نہیں۔۔۔

مگر اتنی سخت سکیورٹی کے بعد کوئی گھر میں آیا کیسے۔۔۔؟" وہ متعجب سی بولی"

جیسے میں بے ہوشی کی حالت میں ہوٹل روم میں پہنچا۔۔۔ آپ پہنچی۔۔۔ جسکی وجہ سے ہم یہاں پہنچے۔۔۔اُسی کی وجہ سے۔"

اس سب یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ جو بھی ہے ہم دونوں کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور نڈر اتنا کہ میرے کمرے تک آ پہنچا"

"اُسکی بات نے حر کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا" کیا آپ کو کسی پر شک ہے حزام؟

محض شک کی بنیاد پر ہم اُس تک نہیں پہنچ سکتے۔۔۔ پھر سیاست جیسے دھندے میں تو دوستی کی آڑ میں دشمنی نبھائی جاتی ہے۔ ایسے دو رُخے چہروں میں وہ ایک چہرہ تلاش کرنا اتنا آسان نہیں ہے مگر میں پوری کوشش کر رہا ہوں لیکن سب سے پہلے آج کے حادثے کی چھان بین ضروری ہے, ابھی آپ ریسٹ کریں صبح اس بارے میں بات کریں گے"

میں ٹھیک ہوں۔۔۔" مسلسل کھانسے اور خراش کے باعث آواز میں محسوس کی جانے والی تبدیلی اور بھاری پن تھا"

"آپ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔"

آپ نے مجھے واپس اندر جانے سے کیوں روکا مسٹر حزام؟" اُسکے چہرے پر واضح افسردگی تھی"

"حزام نے بے یقینی سے اُسے دیکھا" آپ مزید چند سیکنڈ بھی وہاں رکتی تو سانسیں تھم جاتی

میں صرف چیری کو باہر لانا چاہتی تھی" اُسکی آواز مزید مدھم ہوئی تھی"

حزام نے شُبہ دور کرنے کی غرض سے اُسکی آنکھوں میں جھانکا مگر وہاں کوئی نمی نہیں تھی پر کچھ تھا۔۔ کوئی ایسا تاثر جسے وہ سمجھ نہیں پایا تھا

"آپ اُسے باہر لا کر کیا کرتیں۔۔۔ وہ تو مر گئی تھی"

حر نے بے اختیار سانس خارج کی" آپ کا سایہ میرے لئے ہمیشہ بھاری رہا ہے" لہجے میں خفگی نہیں تھی مگر حزام کو پھر بھی سینے کے مقام پر چھبن سی محسوس ہوئی

آپ کو وہ بے حد ناپسند تھی۔۔۔ جیسے۔۔۔۔" وہ کہتے کہتے رک گئی آواز میں افسردگی تھی"

حزام نے بے اختیار اُسکا چہرہ دیکھا جہاں اب خاموشی تھی وہ چہرہ موڑ کر کھڑکی کے پار دیکھنے لگی۔۔۔ یہ ضبط کی انتہا تھی

"مگر میں نے یہ نہیں چاہا تھا کہ وہ۔۔۔۔"

میں آپ کے روم کی فوٹیج دیکھنا چاہتی ہوں حزام داؤد" اُسکی بات پر حزام کے لبوں کی جنبش معدوم ہوئی

مجھے وہ ساری ریکاڈنگ دیکھنی ہے" وہ کھانستی ہوئی دقت سے بول رہی تھی جبکہ اچانک مطالبے پر حزام کے پیروں سے زمین نکلی

آپ فوٹیج دیکھ کر کیا کریں گی "خود کو سمبھالتا ہوا بولا"

"شاید کوئی کُلو مل جائے۔۔۔"

"یہ اتنا آسان نہیں ہے, ویسے بھی یہ مسئلہ میرے گھر کا ہے میں خود ہینڈل کر لونگا"

"آپ نے مسئلہ حل کیا ہوتا تو چیری نہ مرتی۔۔۔"

"آپ زندہ ہیں یہ کافی نہیں ہے کیا۔۔۔؟"

"مر تو میں بھی سکتی تھی۔۔۔اگر آپ نہ آتے تو۔۔"

کیسے نہ آتا۔۔۔"وہ بے اختیار بولا تھا"

حر نے بے ساختہ نگاہ اُٹھا کر اُسکی جانب دیکھا

یعنی کہ میں۔۔میں اپنا روم دیکھ رہا تھا تو ظاہر ہے آپ بھی وہاں تھیں۔۔۔اب میرے حصے کی تکلیف" آپ نے جھیلی ہے تو میں آپ کو تکلیف میں دیکھ کر اَن دیکھا کیسے کرتا, اس لئے وہاں آپ کو سیکیور کرنے آیا" اُسنے لبوں پر زبان پھیری

"اگر آپ کی جگہ میں آج وہاں ہوتا تو یقیناً اس وقت آپ میری زوجہ نہیں بیوہ کہلاتیں"

اصولاً تو میرے روم میں جانے کے بعد آپ کو کیمرہ آف کر دینا چاہیئے تھا مگر یہاں آپ کی بے شرمی" میرے کام آئی۔۔۔پر آگے سے احتیاط کیجیئے گا۔

"خیر۔۔۔ چھوڑیں یہ سب۔۔۔میں آپ سے فوٹیج کی بات کر رہی تھی وہ دیکھائیں مجھے۔۔

اپنی حالت دیکھیں ذرا۔۔۔فوٹیج دیکھنے سے زیادہ تو آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے مگر حرمحتشم مجھ سے" "ضد نہ لگائے یہ کیسے ممکن ہے

"اتنی کمزور نہیں ہوں کہ ذرا سی تکلیف بے بس کر دے"

اور اس ذرا سی تکلیف نے آپ کا کیا حال کر دیا ہے" وہ اُسکی بند ہوتی آواز اور چہرے کی زرد رنگت کی" "جانب اشارہ کرتا کہہ رہا تھا" ابھی آرام کریں کل بات کریں گے

آرام۔۔۔آپ کو لگتا ہے میں کرونگی" اُسنے نفی میں سر ہلایا" آپ مجھے۔۔۔"

"حر میں نے کہا ناں صبح بات کریں گے۔۔۔"

"میں صبح تک انتظار نہیں کر سکتی۔۔۔"

"میں آپ کی ہر بات نہیں مان سکتا۔۔۔"

حر نے خفگی سے اُسے دیکھا مزید کچھ کہنے کے لئے لب وا کیے مگر آواز کا گلہ گھٹ چکا تھا

دروازہ لاک کر لیں میں باہر ہی ہوں۔۔۔ کوئی مسئلہ ہو تو فورا فون کیجیئے گا" وہ جھک کر لیپ ٹاپ اُٹھاتا" بولا پھر دروازے کے قریب جا کر پلٹا" ٹیکسٹ کر دیجئے گا۔۔۔ اب میں خاموشی کی زبان تو سمجھنے سے "رہا

اُسکی بات پر حر کا ہاتھ ایکدم اپنے گلے پر گیا جو اب درد کی شدت سے دُکھ رہا تھا اور آواز بلکل بند ہو چکی تھی

فکر تو ایسے کر رہے ہیں جیسے ویل وشر ہوں میرے۔۔۔"

وہ اُسکی پشت گھورتی سوچ کر رہ گئ

☆☆☆☆☆

(ماضی)

اگلے روز وہ ایفل کے ٹاور کے قریب بیٹھی خالی الذہنی کے ساتھ لوگوں کے ہجوم کو دیکھ رہی تھی یوں جیسے اس سے زیادہ اہم کام کوئی نہ ہو, لیپ ٹاپ کی سکرین مدھم ہو چکی تھی نوٹیفیکشن بار کے ساؤنڈ نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا

اُسکی وال پر دو ہی لوگ اُسکی فرینڈ لسٹ میں شامل تھے ایک حفصہ اور دوسرا سب سے خاص انسان حسیب۔۔۔

حسیب کی ڈیتھ کے بعد بہت عرصہ وہ اپنی پروفائل کھول نہیں سکی تھی اُسکے دوستوں کی لسٹ میں ایک شخص کی کمی ہوئی ہو گئ وہ اُسکی اور حفصہ کمال کی زندگی میں زیادہ عرصہ موجود رہنے والا شخص نہیں تھا مگر جس طرح وہ اُن دونوں کو ٹریٹ کیا کرتا تھا اُنہیں سپیشل فیل کرواتا تھا دوسرا کوئی شخص وہ جگہ نہیں بھر سکتا تھا

پیرس آنے سے پہلے حفصہ کی تنہائی سے خوفزدہ ہو کر اُسنے کہا تھا" آپ دوسری شادی کیوں نہیں کر لیتی حفصہ پھپھو۔۔۔اگر آپ ہم تینوں کی وجہ ایسا کر رہی ہیں تو نہ کریں,میں صبیح اور صائم کو سمبھال لونگی"

اور جواب میں اُس نے کہا تھا" میں کسی کے لئے کچھ نہیں کر رہی حُر۔۔۔

جو کچھ کر رہی ہوں اپنے لئے کر رہی ہوں۔میری زندگی میں اب جو خانہ خالی ہو چکا ہے اُسے صرف حسیب ہی پورا کرتا تھا وہی کر سکتا تھا۔۔۔کوئی حسیب جیسا ہوتا تو میں اس بارے میں ضرور سوچتی۔۔۔

"مگر وہ ایک ہی تھا اُس جیسا اس دنیا میں دوسرا کوئی نہیں ملے گا

حُر کو رنج ہوا تھا بے حد دُکھ۔۔۔

حسیب کی جگہ تو دوسرا اُسکی زندگی میں بھی کوئی نہیں لے سکتا تھا۔

اپنی اور حسیب کی تصویر سے نگاہ ہٹا کر اُسنے نوٹیفیکشن دیکھا" جہاں اُسی شخص کی تصویر نگاہوں کے سامنے تھی۔۔۔

اُسنے سر جھٹکا تھا۔۔۔ پھر نا چاہتے ہوئے بھی ریکوسٹ ایکسیپٹ کی۔

اور مخالف تو جیسے منتظر تھا فوراً میسج بھیجا

"مجھے امید نہیں تھی کہ آپ میری دوستی قبول کریں گی"

آپ کو ایسا کیوں لگا؟" بنا تاخیر وہ ٹائپ کر گئ"

"آپ کو میری شکل کچھ خاص پسند نہیں شاید اس لئے۔۔۔۔"

مجھے آپ کی شکل وصورت سے کیا مسئلہ ہو گا۔۔۔ البتہ۔۔۔"

ادھورا جملہ دیکھ کر اُسنے جوابی پیغام ٹائپ کیا

"البتہ۔۔۔؟"

آپ کے نام سے مسئلہ ہے۔۔۔ میں ایسے کسی شخص کو اپنا دوست نہیں کہہ سکتی جس کا نام "حزام" ہو"

"کیوں؟ اتنا پیارا نام ہے "حزام"

ہو گا۔۔۔ مگر مجھے نہیں پسند۔۔"نا جانے کیوں مگر ایکدم اُسکا تنفس تیز ہوا تھا"

"اوکے۔۔۔تو آپ کا دوست رہنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا"

"آپ کیا کر سکتے ہیں؟"

"کچھ بھی۔۔"

"اپنا نام بدل سکتے ہیں؟"

کچھ دیر کے لئے دوسری جانب خاموشی چھائی

کیا نام رکھوں۔۔۔؟"ایک بار پھر سے اُسکا پیغام سکرین پر جگمگا رہا تھا"

یہ تو آپ کو سوچنا چاہیئے"حر نے ٹائپ کیا"

مسئلہ آپ کو ہے تو آپ ہی بتا دیں جو نام آپ مجھے دینا چاہیں"اُسنے فراغ دلی کا مظاہرہ کیا"

جبل۔۔۔"جبل نام پسند ہے مجھے آپ یہ نام رکھ سکتے ہیں"

پیغام پڑھ کر مخالف کے لبوں پر گہری مسکراہٹ پھیلی تھی

کیوں پسند ہے آپ کو یہ نام؟"اُسنے مسکراتے ہوئے ٹائپ کیا"

پہاڑ پسند ہیں مجھے۔۔۔پہاڑوں کی نسبت سے یہ نام دیا ہے آپ کو" حُر نے وضاحت دی"

مخالف نے نگاہ چندھی کر کے بغور اُسکا پیغام پڑھا ایک بار نہیں کئی بار۔۔۔۔

واقعی۔۔۔؟یقین نہیں آرہا" اُسنے بے ساختگی سے لکھ بھیجا اور پھر اپنی جلد بازی پر پچھتایا"

اس میں بے یقینی کی کیا بات ہے؟" وہ پوچھنے لگی"

یونہی پوچھ لیا لڑکیوں کو عموماً ایسی چیزیں پسند نہیں ہوتی اس لئے" خاص کر تم جیسی لڑکیوں کو"

پہلا جملہ لکھنے کے بعد اُسنے دوسرا جملہ محض سوچا تھا لکھا نہیں تھا

"آپ کے مطابق کیا پسند ہوتا ہے لڑکیوں کو۔۔۔؟"

"نازک مزاج لڑکیوں کو نازک چیزیں ہی پسند آتی ہیں"

"آپ سے کس نے کہا لڑکیاں نازک مزاج ہوتی ہیں؟"

کیا نہیں ہوتی؟" تعجب بھری ایموجی کے ہمراہ مختصر سا جملہ اُسکی سکرین پر تھا"

نہیں۔۔۔لڑکیاں رحم دل ہوتی ہیں۔۔۔اور آپ مرد اُنکی رحم دلی کو بزدلی قرار دیتے ہیں, لڑکیاں"
"دل کی جگہ پر "دل" ہی رکھتی شاید اس لئے

کیامرد پتھر دل ہوتا ہے؟"اُسنے پوچھا تھا"

سفاک ضرور ہوتا ہے"حُر نے فوراًجواب لکھ بھیجا"

"آپ سارے مردوں کو ایک ہی کیٹاگیری میں نہیں رکھ سکتی۔۔۔یہ ناانصافی ہو گی"

آپ بھی ساری لڑکیوں کو ایک ہی فریم میں فٹ کرنے کی کوشش نہ کریں۔۔۔یہ بھی ناانصافی"
"ہو گی

اُسکے جواب پر اب وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا اُسے اس طرح کی گفتگو اور ایسے جواب کی توقع نہیں تھی کم از کم حُر سے تو بلکل بھی نہیں

لگتا ہے آپ برا مان گئ۔۔عموماً لڑکیاں یہی کرتی ہیں"وہ ارادتاً بولا"

کیسا کرتی ہیں؟"حُر نے جلدی سے لکھ بھیجا"

جب بات اُنکے مخالفت میں جا رہی ہو اور لاجواب ہو جائیں تو ناراض ہو جاتی ہیں"کھٹاک سے جواب"
آیا

آپ سے کس نے کہا میں ناراض ہو رہی ہوں۔مگر۔۔۔لگتا ہے آپ کو میرا جواب پسند نہیں آیا,عموماً"
"آپ لوگ یہی کرتے ہیں

کیا کرتے ہیں ہم؟" وہ متجسس ہوا تھا"

"آپ کو انٹیلیجنٹ لڑکیاں اچھی نہیں لگتی۔۔۔جولا جواب کر دیں"

"اُسکے جواب پر وہ قدرے سنجیدہ ہوا تھا" آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں

"بلکل ویسے ہی جیسے آپ ہم لڑکیوں کو ڈرپوک کہہ سکتے ہیں"

او۔۔۔تو سارا فساد اُس پہلے سوال کا تھا اُس پہلی بات کا تھا

ایسا نہیں ہے آپ مِس جج کر رہی ہیں" مسکراتی ایموجی کے ساتھ جواب آیا مگر در حقیقت اُسے غصہ" آیا تھا لیکن وہ پہلی کنورسیشن کے دوران ہی تعلقات خراب کرنا نہیں چاہتا تھا اس لئے مصلیحتاً بات کو سمیٹنے لگا

میں بلکل صحیح جج کر رہی ہوں۔اس بات سے آپ کی ایگوہرٹ ہوتی ہے کہ عورت آپ کو آپ کے" فرائض یاد دلائے یا آپ سے زیادہ سمجھدار ہو تو آپ اس بات کو نہ تو برداشت کرتے ہیں نا تسلیم۔۔۔

غلطی سے کر بھی لیں تو عورت کے سامنے اس کا اظہار نہیں کرتے,اس معاملے میں بڑے تنگ دل" ہوتے ہیں آپ لوگ

حُر کا پیغام پڑھنے بعد غصے کے باعث اُسنے لب بھینچے تھے

آپ خود کو حاوی کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں عورت کو دوسرے مسائل میں اُلجھاتے ہیں تا کہ "
inferiority وہ الجھی رہے گلٹ کا شکار رہے اُسکا دھیان اپنی خوبیوں کی طرف نہ جائے وہ
میں مبتلا ہو۔۔۔ complex

آپ ہم عورتوں کے ساتھ مائنڈ گیم کھیلتے ہیں آپ اُسے صرف عورت کی طرح ٹریٹ کرتے ہیں انسان
"کی طرح نہیں

آپ عورتیں بھی ہر جگہ عورت ہونے کا فائدہ اُٹھاتی ہیں اپنے فائدے کے لئے عورت کارڈ کھیلنے سے "
گریز نہیں کرتی۔۔۔

آپ آنسو بہا کر ہم مردوں کو جابر ثابت کر دیتی ہیں "غصے میں لپٹے اُسکے الفاظ حر کی سکرین پر
تھے۔۔۔

تو نہ دُکھایا کریں ہمارا دل۔۔۔نہ مجبور کیا کریں ہمیں آنسو بہانے پر۔۔۔"

بن جائیں اتنے اچھے کہ عورت آپ کے لئے روئے آپ کی "وجہ" نہیں۔۔۔

چیخ چیخ کر اسپیکرز پر جینڈر بیلنس سے متعلق متاثر کن تقاریر تو آپ بہت کرتے ہیں مگر جب بات اُن پر
عمل پیرا ہونے کی آئے تب کیا کرتے ہیں آپ۔۔۔ کہاں چلی جاتی ہے آپ کی ساری لفاظی؟" اُسنے
مزید لکھا تھا

کونسے ایسے اعلانیہ دعوے کرتے ہیں ہم جن پر پورا نہیں اترے یا جھوٹے ثابت ہوئے ہیں"
۔۔۔؟"وہ تیش میں آیا تھا۔

وہ میل شوونسٹ ہر گز نہیں تھا پھر بھی وہ ضبط کھو رہا تھا یا پھر حُر محتشم کا ایسا کہنا اُسے زیادہ برا لگ رہا تھا

جواب دیں مجھے کیوں خاموش ہو گئی ہیں اب؟"

دوسری طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اُسنے تیزی ٹائپ کیا

اُسنے بات کو اس نہج پر لانے کا ہر گز نہیں سوچا تھا وہ اُس سے محض ہلکی پھلکی چیٹ کرنا چاہتا تھا تا کہ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے پہلا قدم اُٹھا سکے مگر نا جانے کیوں اُسے شدید غصہ آرہا تھا۔۔یا شاید حُر سے اسطرح کے جملے سن کر آرہا تھا۔۔

یقیناً دوسری طرف اگر حُر کی جگہ کوئی اور ہوتی تو اُسکا ری ایکشن مختلف ہوتا۔

آپ کہتے ہیں کہ عورت کی مرضی کو اہمیت دیتے ہیں۔۔۔مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی آپ کو" انکار کر دے تو آپ اُسکی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں۔۔۔,ٹارچر کرتے ہیں۔۔۔رسوا ہو جانے کے خوف میں مبتلا کرتے ہیں

برابری کی سطح پر کسی آرگنائزیشن میں کام کرتے اور خود سے آگے جاتا دیکھیں تو حراساں کرتے ہیں مختلف حربے استعمال کر کے اُسے پریشان کرتے ہیں تا کہ وہ تنگ آ کے ہار مان لے۔۔۔

آپ کسی لیڈی بوس کو ایکسیپٹ نہیں کرتے۔۔۔ آپ اُسکے آرڈر فالو کرنے میں ہتک محسوس کرتے ہیں۔۔ اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں

اور گھریلو مسائل کی تو ایک لمبی فہرست ہے۔۔۔ کہیں تو بتاؤں آپ کو۔۔۔؟

کیا آپ کو نہیں لگتا ان معملات میں آپ اَن فیئر ہیں۔۔

اگر یہی سب ایک عورت آپ کے ساتھ کریں تو کیا آپ اس کو ایسے جسٹی فائی کریں گے جیسے اب کر رہے ہیں۔۔۔

اگر وہ بھرے مجمے میں آپ کی عزت دو کوڑی کی کریں تو کیسا لگے گا۔۔۔

اگر انکار کرنے پر چہرے پر تیزاب پھینکے تو اُس چہرے کے ساتھ معاشرے میں اُسی اعتماد کے ساتھ سرواؤ کر سکیں گے آپ جیسے ہمارے معاشرے کی باقی عورتیں کرتی ہیں۔۔۔

جیسے آپ بڑے آرام سے طلاق یافتہ بیوہ یا کسی بچے کی ماں کو اپنانے سے انکار کرتے ہیں۔۔ اگر اپنا بھی لیں تو اُسکے بچوں کو ایکسیپٹ نہیں کرتے۔۔۔ اگر یہی سب ایک عورت کرے تو کیا تب بھی آپ وہی درس دیں گے جو عموماً ایسے حالات میں عورت کو دیا جاتا ہے۔۔۔

جب بات برابری کی ہے ہی نہیں تو پھر کیوں کرتے ہیں آپ برابری کی بات۔۔۔

آپ مانیں یا نہ مانیں مگر معاشرہ عورت کے لئے فراغ دلی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔۔۔وہ آج بھی عورت کے معاملے میں تنگ نظر ہے

اور میں آپ کو بتاؤں عورت اور مرد میں کیا فرق ہے۔۔۔

ہم عورتیں آپ مردوں سے کہیں زیادہ بہادر ہوتی ہیں جس فراغ دلی اور اعلی ظرفی سے عورت مرد کو اُسکی خامیوں سمیت قبول کرتی ہیں آپ مرد اپنے دل میں اُتنی وسعت نہیں رکھتے۔۔۔

ایک عورت مرد کے افیئر کو جاننے کے بعد بھی نہ صرف اُسکے ساتھ رہتی ہے بلکہ اُسکے زار کو اپنے دل میں دفن بھی رکھتی ہے۔

کیا آپ لوگ ایسا کرتے ہیں؟اتنی فراغ دلی دکھاتے ہیں کہ اُسے معاف کر سکیں۔

وہ وہ یکے بعد دیگر میسج ٹائپ کرتی جارہی تھی جبکہ وہ ضبط اور خاموشی سے پڑھتا جارہا تھا

بلآخر اُسنے گہری سانس لی

"کیا یہ بحث ہم کسی اور دن نہیں کر سکتے۔۔۔؟

بحث نہیں ہے یہ۔۔۔میں صرف اُس پہلو پر روشنی ڈالنے کی کوشش کر رہی ہوں جس سے معاشرہ نگاہ چراتا ہے"

!اوکے "

ہم مرد بہت برے ہوتے ہیں۔۔۔ مطلبی اور سفاک ہوتے ہیں۔۔۔

بے رحم اور سنگ دل بھی۔۔۔

سخاوت کے تمام جھنڈے تو آپ لڑکیوں نے گاڑے ہیں اِن فیکٹ اگر آپ لڑکیاں نہ ہوتی تو دنیا کب کی ختم ہو چکی ہوتی۔۔۔

مگر کم از کم میرا شمار اُن بیس فیصد مردوں ہوتا ہے جس نے نا تو کسی لڑکی کو حراساں کیا نہ کسی کے چہرے کو جُھسلایا۔۔۔نہ ورک پلیس پر کسی کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

میں عورت کو شخصی آزادی دینے کا قائل ہوں, اُسے عورت نہیں انسان کی طرح ہی ٹریٹ کرتا ہوں۔۔۔

مجھے اپنے سے دس سال بڑی لڑکی سے شادی کرنے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔شرط صرف اتنی ہے کہ لڑکی پیاری ہونی چاہیے کم از کم اس معاملے میں کمپرومائز نہیں کہہ سکتا اور اگر آپ اس کے لئے خود غرض کہنا چاہیں تو بھی برا نہیں مانوں گا۔۔۔

تو۔۔۔

مجھے چھوڑ کر آپ باقی کے اسی فیصد مردوں کا سر پھاڑ سکتی ہیں۔۔

کیا اب ہم اس بحث کو ختم کر سکتے ہیں؟ ہماری خرابیوں کی مزید تفصیلات کسی اور دن پر اُدھار رکھ لیتے ہیں۔

اُسکے آخری مسیج پر ناچاہتے ہوئے بھی اُسکے لبوں پر معدوم سی مسکراہٹ بکھری تھی ساتھ ہی اُسنے لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کر دی.

کیا یہ حُر تھی۔۔۔ کیا واقعی یہ وہی ہے؟" وہ ورطہ حیرت میں گھرا سوچنے لگا جبکہ "

اُسکے مخالف بیٹھا شخص جو کافی دیر سے اُسکی بے چینی اور ہاتھ کی تھرکتی انگلیاں دیکھ رہا تھا اُسکے چہرے کے بدلتے تاثرات اُسے تجسس میں مبتلا کر رہے تھے

تم کرنا کیا چاہتے ہو؟" ایکدم اُسکا چہرہ متغیر ہوتا دیکھ کر بلآخر اُسنے پوچھا تھا۔"

حزام نے لیپ ٹاپ ایک طرف رکھا اور ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا

وہ اُسکی بات سن رہا تھا یا نہیں مگر یکدم اُسکے چہرے کے تناؤ میں کمی واقع ہوئی تھی لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ چھائی گہری سانس لیتا ایک بار پھر پیچھے ہوا اور دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کر کے سر کے پیچھے بالوں میں پھنسائے۔

دوسرا شخص اپنے بیڈ سے چھلانگ لگاتا اُسکی طرف آیا اور سر آگے کر کے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے وہ نگاہیں گھاڑیں ہوئے تھا

تم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟" استہفامیہ ابرو اُچکا تا وہ بے حد سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا"

وہی جو تم کرنے میں ناکام رہے ہو" عنابی لب ایک بار پھر مسکرا اُٹھے تھے"

☆☆☆☆☆☆

(حال)

کمرے میں آنے اور کچھ دیر ٹہلنے کے بعد وہ صوفے پر جا بیٹھا لیپٹ ٹاپ آن کیا مقصد ایک ہی تھا۔۔۔

بہت دنوں سے وہ دماغ کو جھوٹی تسلی دے کر قائل کر رہا تھا کہ وہ "اُس" پر صرف اس لئے نگاہ رکھے ہوئے ہے کیونکہ وہ اُس پر اعتبار نہیں کرتا مگر حقیقت اسکے برعکس تھی وہ اُس پر نہیں۔۔ بلکہ اُسکے حوالے سے کسی بھی شخص پر اعتبار نہیں کرتا تھا۔

وہ غیر ارادی طور پر اُسے پروٹیکٹ کر رہا تھا۔۔۔ کرتا آیا تھا

حُر کی بیش قیمتی انگھوٹھی میں جڑے ننھے سے پوشیدہ کیمرے سے حزام داؤد کے علاوہ دوسرا کوئی شخص واقف نہیں تھا,

جو اُسنے خاص حر کے لئے بنوائی تھی تاکہ وہ اُسکی ہر "حرکت" پر نگاہ رکھ سکے اگر وہ خود انگھوٹھی کا مطالبہ نہ کرتی تو یقیناً حزام کے لئے وہ رِنگ اُس کو پہنانا ایک بڑا مسئلہ ہوتا مگر یہاں وہ خوش قسمت ٹھہرا تھا۔

ری سیپشن کے دوران پیرس کی لفٹ میں جب وہ شدید گھٹن کے باعث دم توڑنے کے قریب تھی تب وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اتنی شدید نوعیت کے کلاسٹر وفوبیا کا شکار ہے۔

وہ محض اُسکا ویک پوائنٹ جاننا چاہتا تھا اُسے نقصان پہنچانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا مگر وہ لفٹ جو اُسنے خود رکوائی تھی نہیں جانتا تھا کہ عین وقت پر خراب ہو جائے گی اور معاملہ اس قدر سنگین ہو جائے گا

اگر وہ لفٹ میں سے اُسے باہر نکالنے کے لئے گولی چلانے کا آرڈر نہ دیتا تو یقیناً حر کی جان خطرے میں پڑ جاتی

اُس رات وہ اُسکا ویک پوائنٹ تو جان گیا تھا مگر پوری رات سو نہیں سکا تھا۔۔۔

اُسنے حر محتشم سے کہا تھا یہ تمہارا ویڈنگ گفٹ ہے مگر وہ الفاظ اُس لمحے کتنے بھاری تھے اُنکا بوجھ حزام داؤد سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا نہ ہی کوئی دوسرا حزام داؤد کی طرح اپنی اندرونی کیفیات پوشیدہ رکھنے کا ماہر تھا۔

اور اب۔۔۔اب بھی لیپ ٹاپ میز پر رکھے اُسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا

اُسکے بیڈ پر لیٹی بے چینی میں بدلی گئی حر کی پہلی کروٹ چہرے کے بدلتے تاثرات۔۔۔پھر چہرے پر عیاں ہوتی الجھن۔۔۔

بِنا پلکیں جھپکائیں فینسی چھت کی جانب دیکھنا اور دیکھتے ہی جانا۔۔۔

چیری کو پیار کرنا۔۔۔پلکیں جھپکا کر گہرا سانس لینا

پھر یکدم اُسکا ساکت ہو جانا۔۔۔حیرت سے آنکھوں کا پھیلنا۔۔۔

اُسنے چند سکینڈ مزید دیکھا اور اگلے ہی پل وہ باہر کی طرف بھاگا دیوانہ وار دروازے کا بیرونی ناب گھمایا۔۔۔اور ناب گھماتے ہوئے چند لمحوں کے لئے وہ سب کچھ بھول گیا تھا یاد تھی تو صرف وہ۔۔۔ضروری تھا تو محض اُسکا زندہ رہنا

بہت سال پہلے وہ اسی طرح کمرے میں بند تھیں۔۔۔اُسنے اُسے پکارا تھا اُسکی آستین کھینچی تھی اُسکی جرسی تھامی تھی اور آج۔۔۔آج حزام داؤد کو محسوس ہوا وقت اُسے پیچھے بہت پیچھے لے گیا ہے جہاں وہ حر کو اُس سیاہ بدبو زدہ سے کمرے سے باہر نکلنا چاہتا ہے آج وہ اُسکو وہاں تنہا چھوڑ کر واپس نہیں جانا چاہتا جہاں وہ صرف اُسکی وجہ سے تھی.

اُس شام اُسے کمرے میں بند کرنے کے بعد وہ چند ماہ تک یہی سمجھتا رہا تھا کہ حر مر چکی ہے اُسکا لاشعور آج بھی یہی کہہ رہا تھا کہ وہ مر جائے گی

مگر آج وہ اُسے وہاں سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا وہ تکلیف میں تھی مگر زندہ تھی اور یہ حقیقت حزام داؤد کی سانسوں پر حاوی ہوتی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے کافی تھی۔

"اب کیا سوچ رہے ہو؟ اُسے گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر اُبان نے مداخلت کی" آگے کیا کرنا ہے؟"

وہ جو چند گھنٹے قبل ہونے والے واقع کے متعلق سوچ رہا تھا اُبان کی پکار پر گزشتہ سوچوں کو جھٹک کر کہنے لگا

ساری ڈیٹیل بتائی تو ہے تم کو۔۔۔ نکالو کوئی حل "اُسنے بالوں میں ہاتھ مار کر پشت صوفے سے "
"ٹکائی "اب دو گھنٹے بعد صبح ہو جائے گی اس سے پہلے مجھے فوٹیج چاہیئے تا کہ حر کی تسلی ہو سکے

جب تمہارے کمرے میں کوئی کیمرہ تھا نہیں تو سوچ سمجھ کر بولنا تھا۔۔۔ اب میں فوٹیج کہاں سے پیدا" کروں "کہہ کر اُبان نے اپنا سر تھام لیا

اُسنے اتنی اچانک سوال کیا کہ۔۔ مجھے کیسے پتہ چلا کمرے میں گڑبڑ ہے۔۔۔ روم میں کیمرے کا نہ کہتا"
"تو کیا کرتا۔۔۔

"تو نہ جاتے وہاں۔۔۔ پہلے خود کو سیو کرتے۔۔ سوچ سمجھ کر قدم اُٹھاتے۔۔۔"

وہ مر جاتی اُبان۔۔۔ "اُبان کی بات پر یکدم اُسکی ہارٹ بیٹ کی رفتار بڑھی تھی"

"تو مر جاتی۔۔۔"

کیسے مرنے دیتا۔۔۔ "بے اختیار اُسکے لبوں سے الفاظ ادا ہوئے تھے"

اُبان نے ٹیڑھی نگاہوں سے اُسے گھورا" تمہیں حرمحتشم کی اتنی فکر کب سے ہونے لگی؟ری سیپشن والے دن تو تم کچھ سننے پر تیار نہیں تھے۔۔۔خوامخواہ انکو لفٹ میں پھنسایا۔۔۔شکر مناؤ سب کچھ جان کر بھی وہ حدیقہ کے سامنے خاموش رہی"

اُسکی نہیں اپنی فکر تھی۔۔۔اگر اُسے یہاں کچھ ہو جاتا تو سارا الزام ہمارے خاندان پر عائد ہوتا۔۔۔بس اس لئے.

اور دوسری بات وہ میرے لئے نہیں اپنے لئے خاموش رہی۔۔۔" اُسنے کندھے اُچکائے

آئی سی۔۔۔اُبان پیشانی مسلتا پراسرار انداز میں بولا" اپنے لئے خاموش رہی یا تم نے دھمکی دی۔۔۔اُسکا ویک پوائنٹ لیک کرنے کی" وہ ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر رازدانہ انداز میں بولا

حزام نے پہلو بدلا" میری انکوائری کے بجائے جس مقصد کے لئے تمہیں اس وقت یہاں بلایا ہے اُسکا حل بتاؤ"

حر کو ٹالنا ناممکن ہے,اتنی پینک کر دینے والی صورتِحال میں اگر انہوں نے اپنے حواسوں پر قابو رکھ کر تم سے اتنے سوال کیے ہیں تو طبیعت کی مکمل بحالی پر تو۔۔۔۔

اُبان نے ابرو اُچکا کر جملہ ادھورا چھوڑا" بہتر یہی ہے تم انہیں بتا دو کہ انگھوٹھی میں لگے کیمرہ سے تم نے سب دیکھا تھا,تمہارے روم میں کوئی کیمرہ نہیں ہے نا ہی تمہارے پاس کوئی فوٹیج ہے"

گریٹ۔۔۔ تاکہ وہ انگھوٹھی اُتار کر میرے منہ پر دے ماریں۔۔۔اور جو کچھ میں نے نہیں کیا اُسکا الزام بھی مجھ پر آئے"

یہ بات پہلے سوچنی چاہیئے تھی آخر ضرورت کیا تھی خفیہ انداز میں اُن پر نگاہ رکھنے کی۔۔۔"

کیونکہ میں اُس پر بھروسہ نہیں کر سکتا, میں غلطی نہیں دوہرا سکتا جو بابا نے کی تھی, محتشم کمال نے دوستی کی آڑ میں جو کچھ بابا کے ساتھ کیا میں نہیں چاہتا حر میرے کسی فیملی ممبر کے ساتھ وہ دوہرائے۔۔۔۔"

آفیشلی تو حر محتشم بھی تمہاری فیملی ہے" وہ جانچتی نگاہوں سے حزام کو دیکھتا کہہ رہا تھا"

اُسے زندگی میں شامل کرنا مجبوری تھی۔۔۔مجھے اپنی اور خاندان کی ریپوٹیشن بچانی تھی, ورنہ حر اور میں کبھی ایک ساتھ نہ ہوتے"

ہمم" اُسنے اثبات میں سر ہلایا" بہزاد انکل کو محتشم کمال نے قتل کروایا تھا اس کا ثبوت آج تک نہیں ملا۔۔۔پھر تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو"

وہ اپنی نشست چھوڑتا کھڑا ہوا اور چلتا ہوا وسیع دیوار گیر کھڑکی کے پاس آیا نگاہ اُٹھانے پر آسمان پہ دور تک اندھیرا تھا مگر چاند اپنی تمام تر روشنی کے ساتھ چمک رہا تھا حزام نے گہری سانس لی

انہوں بابا کو اور ہماری پارٹی کو پِیک پر چھوڑا۔۔۔تب جب بابا کو اُنکی سب سے زیادہ ضرورت تھی"
انہوں نے معمولی سی بات پر اپنے راستے الگ کر لئے۔۔۔بابا کو مارنے کی دھمکی دی۔۔۔

اور پھر اپنی دھمکی پر عمل کیا۔

حر بھی اُنہی کا خون ہے وہ کیسے مختلف ہو گی, مجھے آج بھی یہی لگتا ہے کہ اُس روز ہوٹل میں بلانے اور
"بے ہوشی کے پیچھے اُنہی کا ہاتھ ہے

کم آن حزام۔۔۔تم اُنہیں مِس جج کر رہے ہو, وہ انتہا کی حد تک صاف گو ضرور ہیں مگر اتنی چھوٹی"
حرکت کر سکتی ہیں میں نہیں مانتا۔۔۔اگر اُن سے شادی پر تمہارا نقصان ہوا ہے تو نقصان اُن کا بھی ہوا
پھر انہوں نے خود معاہدہ کیا تھا کہ شادی محض دونوں خاندان کی ریپوٹیشن کو بچانے کے لئے ہے,
معاملات سیٹل ہوتے ہی تم جو کہو گے وہی ہو گا۔

اور آج۔۔۔آج بھی انجانے میں انہوں نے تمہاری جاج بچائی ہے اگر وہاں تم ہوتے تو بہت کچھ غلط
"ہو سکتا تھا

"ہو سکتا ہے یہ بھی اُنہی کا پلان ہو"

اور وہ یہ کیوں کریں گی "اُبان اپنی جگہ چھوڑتا اُسکے برابر آیا"

"تاکہ مجھے اعتماد میں لے سکیں۔۔۔"

"اور وہ تمہیں اعتماد میں لینا کیوں چاہیں گی؟"

اُسکی بات پر حزام کافی دیر خاموش رہا تو اُبان نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا" جتنی مشکل میں تم ہو اُس سے دوگنی مشکل میں وہ ہیں۔۔۔وہ دشمنوں کے ساتھ ساتھ تم سے بھی لڑ رہی ہے حزام۔۔۔۔

اور حزام نے جھکا سر اُٹھا کر بے اختیار اُبان کو دیکھا

اُبان نے سر ہلایا" میں ٹھیک کہہ رہا ہوں, جب تک اُس انسان کا پتہ نہیں لگ جاتا جس کی وجہ سے تم نکاح کرنے پر مجبور ہوئے اور اب جو گھر میں داخل ہو کر بھی حملہ کر رہا ہے تب تک اُنکا ساتھ دینا چاہیئے تمہیں"

"اُس پر اعتبار کرنا مشکل ہے"

"وہ بھی تو یہ مشکل کام کر رہی ہیں"

وہ پہلے ہی دل و دماغ کی جنگ میں پھنسا تھا مزید اُبان کی باتوں نے اُسکا رہا سہا سکون چھینا تھا

وہ اُس پر اعتبار نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔دوستی نہیں چاہتا تھا اور محبت۔۔۔محبت تو بلکل بھی نہیں

مگر ہر شے اُسکے اختیار سے باہر ہو رہی تھی

تم ابھی جاؤ اُبان مجھے سوچنے دو حر کو کیسے کام ڈاؤن کرنا ہے" وہ ایک بار پھر صوفے پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ کھول چکا تھا ارادہ حر کا جائزہ لینے کا تھا۔

اُبان سنٹرل میز سے فون اُٹھا کر باہر کی طرف چل دیا

دروازہ بند ہو جانے پر اُسنے سکرین کی طرف دیکھا لیمپ لائٹ کی روشنی میں آنکھیں بند کیے وہ بیڈ کے وسط میں دراز تھی۔۔۔ چہرے پر اطمینان ایسا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

حزام کو محسوس ہوا اُسکے چہرے پر وہی معصومیت ہے جو برفیلے پہاڑوں پر ہارنے کے بعد خود کو ڈیفینڈ کرتے ہوئے تھی

بلا کی معصومیت لیئے وہ اُسکے چہرے کو تکتی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر تب حزام نے اُسے بولنے کا موقع نہیں دیا تھا۔

اور تھک کر اُسنے اپنے ننھے ہاتھ کانوں پر رکھے تھے

"میں تمہاری بات تب مانوں گا جب تم اکیلی آئس سکیٹنگ کرو گی"

بِلاشبہ وہ ایک ماہر آئس سکیٹر تھا پر وہ۔۔۔

وہ نہیں تھی۔۔۔

اُسکی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں

یہ حزام تھا جو اُسے اپنے ساتھ زبردستی وہاں کھینچ لایا تھا

اُن دونوں کو سکیٹنگ بورڈ اُٹھاتا دیکھ کر وہ آئرہ کے قریب آئی "مجھے بھی ساتھ لے چلو" بے حد شرمندگی سے کہا گیا

وہاں اکیلے رہ جانے کا خوف اُسکے چہرے پر عیاں تھا

حزام کے لبوں پر فتحانہ مسکراہٹ در آئی "ڈرپوک" وہ ہاتھوں پر گلوز چڑھاتا بولا

حر کی آنکھوں میں نمی اُتری تھی اب وہ کیسے بتاتی کہ وہ ڈرپوک نہیں ہے بس سکیٹنگ کرنا نہیں جانتی۔

آنکھوں میں آیا پانی بہنے سے پہلے پلکوں پر برف بن چکا تھا اُسنے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پلکوں کو رگڑ کر برف جھاڑی

آر یو ریڈی" بورڈ پر کھڑے ہو کے اُسنے آئرہ سے پوچھا تو وہ برف میں چھڑی کو گھاڑتی زور زور سے" اثبات میں سر ہلانے لگی اُسکا سرخ اونی کوٹ برف گرنے کے باعث شانوں سے سفید ہوتا معلوم ہو رہا تھا

یو کانٹ۔۔"(تم نہیں کر سکتی) اُسنے آئرہ کی بات سننے کے بعد پیچھے مڑ کر حر کو دیکھ کر افسوس سے کہا" تھا

. جسکی پلکوں پر ٹھہرا پانی ایک بار پھر سے برف بننے لگا تھا

حزام نے لیپ ٹاپ کو ذرا سا فولڈ کیا پھر گہرا سانس لے کر آنکھیں پوری شدت سے بند کیں اُسے برف سے ڈھکی وہ آنکھیں آج بھی یاد تھی۔۔۔ مڑ کر اُسے پیچھے دیکھنے پر مجبور کر دینے والی۔۔۔ پل بھر کے لئے منجمد کر دینے والی۔۔۔

جس بے اختیاری سے اُسنے آنکھیں بند کیں تھی اُسی شدت سے وا کیں لیپ ٹاپ سکرین سیدھی کی ایک بار پھر وہ نگاہوں کے سامنے تھی اور اُس لمحے حزام داؤد کو اعتراف کرنا پڑا کہ وہ اُسکی بند آنکھیں بِنا پلکیں جھپکائے تا دیر دیکھ سکتا تھا مگر اُسکی آنکھوں کے اندر جھانکنے کی سکت نہیں رکھتا۔۔۔ جب کہ وہ یہ کام بڑے آرام سے کر جاتی تھی بڑے اعتماد سے کرتی تھی

☆☆☆☆

کتنے عرصے بعد یہ اُسکی حُر سے پہلی بات چیت تھی گو گفتگو کا اختتام اچھے موڑ پر نہیں ہوا تھا مگر اُسے ایک عجیب سی خوشی ملی تھی حُر محتشم کو بے وقوف بنا کر اُسے ٹیز کر کے ہمیشہ وہ ایسی ہی خوشی محسوس کرتا تھا

جبل۔۔۔ "اُسنے مسکراتے لبوں کے ہمراہ دوہرایا تھا"

ناجانے کیوں اُسے بچپن کے وہ دن یاد آئے تھے جب وہ اُن کے ساتھ ویکیشنز پر گئی تھی

اُسنے قبطیہ سے بے حد ضد کی تھی

اگر وہ ڈرپوک لوزر لڑکی ہمارے ساتھ گئی تو میں وہاں نہیں جاؤنگا" سینے پر ہاتھ باندھ کر منہ پھولا تا وہ" حتمی فیصیلہ سنا رہا تھا۔

حزام!" قبطیہ نے بے حد محبت سے پکارا تھا در حقیقت وہ حزام کے رویے پر بے حد پریشان تھی وہ ایسا" بچہ نہیں تھا جیسا حُر کے لئے بن جاتا تھا۔۔۔ضدی۔۔۔روڈ۔۔۔کسی حد تک خطرناک بھی

مگر اس بار وہ سختی سے کام لینا نہیں چاہتی تھی۔

"کیا تم انکل کمال کو برا فیل کروانا چاہتے ہو۔۔؟"

جواب میں اُسنے غصے سے گردن نفی میں گھمائی تھی انداز اب بھی وہی تھا

اگر ہم اُسے ساتھ نہیں لے جائیں گے تو کمال انکل تمہارے ڈیڈ کے ساتھ مل کر سارا کام کیسے ختم" "کریں گے

مسئلہ انکل کمال کا نہیں ہے ممی۔۔۔"

اُس چھوٹی لڑکی کا ہے

میں انکل کمال کو بہت پسند کرتا ہوں لیکن اُس بچی کو نہیں "انگریزی لب ولہجہ رکھنے والے حزام داؤد نے انگریزی میں جملے ادا کیے

ایند وائے یو ڈونٹ لائک ہر؟"قبطیہ نے سوال کیا تھا"

آئی ڈونٹ نو۔۔"اُسنے کندھے اُچکا کر بے چارگی سے کہا تھا"

وجہ ہو تو بھی کسی سے اتنی نفرت نہیں کرتے حزام۔۔۔"

نفرت اچھی چیز نہیں ہے"وہ اُسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

وہ تم سے چھوٹی ہے تم بڑے ہو اور بڑے چھوٹوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتے, شی از سویٹ لِٹل گرل۔۔۔تم اُس سے دوستی کرو گے تو وہ تمہیں اچھی لگے گی"

کیا آپ کی اُس سویٹ لِٹل گرل کو ساتھ لے جانا ضروری ہے ممی۔۔"قبطیہ کی بات کو نظر انداز کرتا" بولا تو اُسکے جواب پر قبطیہ نے اپنا سر تھاما وہ بلکل بھی اُسے مارجن دینے کو تیار نہیں تھا

ہمم"اُسنے سر ہلایا"انکل کمال بابا کے ساتھ جا رہے ہیں وہ اکیلی اپنے گھر میں کیسے رہے گی"قبطیہ نے" ایک بار پھر تحمل سے کہا

جیسے میں رہتا ہوں جب کبھی آپ اور بابا نہیں ہوتے"اُسنے دونوں ہاتھ گھما کر حل پیش کیا"

"تم بہادر ہو اس لئے۔۔۔"

"وہ اتنی بہادر کیوں نہیں ہو سکتی ممی۔۔۔"

اور قبطیہ کو اُسکی بے بسی پر ہنسی آئی پھر ہنسی روکتی اُسے سمجھانے لگی "بی کاز شی از اے ڈفرنٹ ہیومن ۔۔"

"پر آپ تو کہتی ہیں سب ہیومن ایک جیسے ہوتے ہیں"

افف حزام۔۔۔کتنے سوال پوچھتے ہو تم "وہ اُسکے سوالوں سے گھبرا ہی تو گئی تھی"

. آپ بھی مجھے کنفیوز کرتی ہیں ممی۔۔۔"وہ دھیرے سے مگر خفگی سے کہتا وہاں سے چلا گیا"

اور پھر اُسنے گہری خاموشی اختیار کی اتنی کہ ہر طرف سناٹا چھا گیا

اُسنے سفر کی تیاری سے لے کر وہاں پہنچنے تک حُر کو اچھے سے ٹریٹ کیا اتنے اچھے سے کہ وہ اُسکی اچھائی سے سہم گئی

یہ تمہارے لئے "اُسکے یخ ہوتے ہاتھوں کی جانب دیکھتا وہ اپنے گلوز اُتار کر اُسے پیش کر رہا تھا"

چند پل وہ معصومیت سے اُسے تکتی رہی در حقیقت وہ شش و پنج میں مبتلا تھی

اتنی سخاوت کی امید جو نہیں تھی

تم یہاں بیمار ہو گئ تو ممی مجھ سے خفا ہو نگی اور میں اپنی ممی کو خفا کرنا نہیں چاہتا" وجہ بیان کی"

اُسنے سر د پڑتا ہاتھ بڑھا کر گلوز تھامے "یہ بڑے ہیں" گلوز پہننے کے بعد اپنے ہاتھوں کو دیکھتی کہہ رہی تھی

تم چھوٹی ہو" اُسنے فوراً یاد کروایا"

ریس لگاؤ گی؟"۔۔۔تم آئرہ کے ساتھ ریس لگاؤ جیتنے والے کو میں پرائز دونگا پھر ہم آئس اسکیٹنگ" کریں گے

اُسنے خود ہی سارا پلان ترتیب دیا تو حُر کا ننھا دل تیزی سے ڈھڑکنے لگا نا جانے کیوں مگر وہ حزام داؤد سے خوف زدہ ہو جاتی تھی وہ رائے نہیں لیتا تھا فیصلہ سناتا تھا

میں۔۔۔میں نہیں جاؤ نگی۔۔۔"بڑی ہمت سے کہا"

کیوں؟"وہ آنکھیں دکھاتا بولا"

"میں نے نہیں کرنی کوئی ریس۔۔۔"

"تو پھر تم یہاں کیا کرنے آئی تھی ڈرپوک پِستی۔۔۔"

اور حُر کو وہ دونوں نام بے حد بُرے لگے تھے۔ آنکھیں پانی سے نم ہونے لگی "میں نہیں جاؤنگی۔۔۔" گھبراہٹ کے باعث اٹک اٹک کر کہا

دیکھو بڈی دیکھو۔۔۔ یہ کتنی ڈرپوک ہے ریس کرنے سے پہلے ہی ہار مان رہی ہے" وہ اُس پر ہنسا تھا"

میں ڈرپوک نہیں ہوں نہ ہی پِسستی ہوں۔۔۔ مجھے پھر سے ایسے مت کہنا" اُسنے فوراً سے آنکھیں رگڑ" کر کہا

کہونگا۔۔۔ بار بار کہونگا۔۔" کیا کروگی تم" وہ اُسکے وے وی بالوں کی ایک لٹ کھینچتا بولا"

ڈونٹ ٹچ مائی ہیئر" اُسے بھی اب غصہ آیا تھا"

"حزام نے ناک پھلائی" ڈرپوک پسستی۔۔۔

اور میں یہ تب تک کہتا رہونگا جب تک تم ریس جیت نہیں جاتی

اوکے میں آئرہ کے ساتھ ریس کرونگی پر بار بار مجھے ایسے نہیں کہو" اُسنے جیسے التجا کی"

تو پھر چلو۔۔۔" آئرہ نزدیک آکر بولی"

اُسنے بھی جوش میں سر ہلا دیا

ریس شروع ہوئی مگر وہ اُسکی جنگاڑتی آواز سے پزل ہو کر برف پر گری اور دھنس گئی۔۔۔ریس ہار گئی۔۔۔

وہ جیت گیا اُسکی جتاتی آنکھوں میں بہت کچھ تھا جیسے پہلے سے جانتا ہو وہ ہار جائے گی

یہ غم کیا کم تھا جو اب وہ اُسے زبردستی اسکیٹنگ کے لئے اونچے برفیلے پہاڑوں پر لے گیا

اُسکے لاکھ انکار کے باوجود بنا کسی کو بتائے

"یہ تمہاری سزا ہے۔۔۔ہارنے والے کو سزا ملتی ہے"

وہ کہاں سننے والا تھا آئرہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

وہ اُسکی مدد سے وہاں تک پہنچ تو گئی مگر کون جانتا تھا وہ وہاں اُسکو واپس نہ لانے کی نیت سے لے جا رہا تھا

مجھے یہاں نہیں چھوڑو حزام۔۔۔"وہ اُسکے کوٹ کا کونا تھامتی کہہ رہی تھی"

"تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں۔۔۔؟"

ہمم"اُسنے زور سے سر ہلایا"

میں تمہیں ساتھ لے کر جانے والا نہیں۔۔۔تم خود آسکتی ہو تو آجاؤ اسکیٹنگ بورڈ ہے نا تمہارے"

"پاس۔۔۔

مجھے یہ نہیں آتا۔۔۔"اُسکا دل پتے کی مانند لرزنے لگا"

تم نہیں لے جاؤ گے تو میں یہاں فریز ہو جاؤ نگی۔۔۔پھر میں سردی سے مر جاؤ نگی۔۔۔تم چاہتے ہو میں۔۔۔میں مر جاؤں"بے حد معصومیت سے اُسنے اپنا خوف اُس سے بیان کیا تھا

سو واٹ۔۔۔مر جاؤ۔۔۔"اُسنے بے حد آسانی سے کندھے اُچکا کر جواب دیا"

موسم میں تبدیلی آئی آسمان سے برف گرنا شروع ہو چکی تھی اُسکی آنکھوں میں آیا پانی پلکوں پر ٹھہر کر جمنے لگا

وہ چھوٹی بچی اُس وقت نہیں جانتی تھی کہ دُکھ کیا ہوتا ہے۔۔۔جب ہوتا ہے تو کیسے محسوس ہوتا ہے مگر حزام کی بات پر اُسنے سوچا کہ "دکھ "یہی ہوتا ہے۔۔۔

وہ چاہتا تھا وہ "مر "جائے۔۔۔

موت کے متلعق اُسکا ننھا ذہن صرف اتنا جانتا تھا کہ مرنے والے دور بہت دور چلے جاتے ہیں دوبارہ کبھی نظر نہیں آتے اور

"اُس لمحے وہ ہر شے بھول گئی یاد رہا تو صرف اتنا"وہ ایسا کیوں چاہتا تھا

کیوں چاہتا تھا کہ وہ پوری دنیا کو نظر نہ آئے

اُسکی یاداشت میں کہیں کوئی ایسا لمحہ نہیں تھا جب اُسنے دانستہ طور پر اُس بچے کو ہرٹ کیا ہو جس سے وہ خود بے حد متاثر تھی

کیا جو پیارے لگتے ہیں وہ ایسے کرتے ہیں؟" اُسنے خود سے سوال کیا تھا"

پھر یکدم اُسے فریال یاد آئی تھی" ممی نے بھی یہی کیا تھا وہ بھی چلی گئی تھیں, عروش بھی مجھے چھوڑ کے چلی گئ اُسے ایکدم اپنی نینی یاد آئی جس سے وہ کافی حد تک مانوس ہو گئی تھی پھر کچھ عرصے بعد اُسنے نوکری چھوڑ دی تھی۔

وہ آگے بڑھا تو حُر کے ہاتھ سے اُسکے کوٹ کا کونا چھوٹ گیا

اُسے بے حد مایوسی ہوئی تھی" حزام۔۔۔!اُسنے بے حد آہستگی سے اُسے پکارا تھا اور اُس بچے نے بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا

برف پہلے کی نسبت زور و شور سے گرنے لگی

اُسکے بالوں پر چمکنے لگی

اُسکے کوٹ کے بھورے رنگ کو چھپانے لگی

اور وہ پلٹ گیا۔۔۔ہاں وہ پلٹ گیا تھا

پھر وہ آئرہ کو اشارہ کرتا اسکیٹنگ بورڈ دوڑتا برف کو چیرتا اوجھل ہو گیا وہ وہیں بے یقینی سے کھڑی رہ گئی۔۔۔

وہ اُسے ڈرا سکتا تھا دھمکا سکتا تھا مگر اُسے وہاں "مرنے" کے لئے چھوڑ کے جا سکتا تھا یہ بات اُس بچی کے لئے بہت بڑی تھی مرنے سے بھی زیادہ بڑی۔۔۔۔

اور شاید تکلیف دہ بھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ قبطیہ کے سامنے کھڑا بری طرح ڈانٹ کھا رہا تھا اُسکے لاکھ اسرار پر بھی وہ حُر کی گمشدگی کے متعلق کچھ نہیں بولا تھا

"وہ تمہارے ساتھ تھی کہاں گئی پھر؟"

مجھے نہیں پتہ ممی۔۔۔میں نہیں جانتا" یہی جملہ وہ اُسکے ہر سوال کے جواب میں دوہراتا رہا تھا"

آئرہ کرسی پر نگاہیں جھکائے بیٹھی تھی۔

دو گھنٹوں کی مشقت کے بعد ملازم حُر کو ڈھونڈ لایا تھا مگر وہ بیڈ پر بے سدھ پڑی تھی اُسکی سانسوں کی آواز نمایاں ہوتی کمرے میں وقفے وقفے سے گھونج رہی تھی

کافی دیر برف میں رہنے کی وجہ سے اُسے سردی لگ گئی تھی ٹھنڈک کے ساتھ بخار نے بھی آجکڑا تھا اور ان تمام باتوں سے ہٹ کر وہ حزام سے بری طرح خوفزدہ ہو گئی تھی

آبتدائی ٹریٹمنٹ کے بعد سے اب تک اُسے ہوش نہیں آیا تھا اور قبطیہ اُسکے لئے بے حد پریشان تھی

تم نے حُر کو وہاں کو کیوں چھوڑا حزام بولو "قبطیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کے اُسے دو لگائے مگر اس لمحے "
وہ اُسکے بے

بی ہیویر پر اتنی شاکڈ تھی کہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کس کے لئے زیادہ پریشان ہو۔۔۔ ہوش سے بیگانہ
اُس بچی کے لئے یا عجیب و غریب حرکتیں کرتے اُس بچے کے لئے جو اُسکی اکلوتی اولاد تھا

قبطیہ کے استفسار پر وہ نگاہیں جھکائے کھڑا رہا

میں تم سے پوچھ رہی ہوں کیوں چھوڑا اُسے وہاں۔۔؟ اُسے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"

"حزام تم یہ سب کیوں کر رہے ہو بتاؤ گے مجھے ؟

اُسنے سر جھکائے ہی تیز ترچھی نگاہ بیڈ پر پڑی حُر پر ڈالی تو اُسکی نگاہوں میں موجود غصہ اور نفرت قبطیہ
سے مخفی نہ رہ سکی

تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے حزام۔۔۔ تم ایک چھوٹی بچی کے ساتھ ایسا کرو گے میں سوچ بھی نہیں "
سکتی تھی

کتنا سمجھایا تھا یہاں آنے سے پہلے تمہیں کہ خیال رکھنا حُر کا مگر تم نے۔۔۔" آخر میں قبطیہ کی آواز لرز
گئی وہ اتنا شدت پسند کیوں ہو گیا تھا اُسے یہ بات اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی

"عائندہ مجھ سے بات مت کرنا۔۔۔ تم میرے بیٹے نہیں ہو"

حزام نے بڑی بے یقینی سے قبطیہ کی طرف دیکھا

آج تم یہاں نہیں سوؤ گے۔۔ جب تک ہم یہاں ہیں حُر میرے ساتھ رہے گی تم دوسرے روم میں"
"جاؤ اور جب تک میں نہ کہوں تم باہر نہیں آؤ گے نہ ہی آئرہ کے ساتھ کھیلو گے

پر ممی یہ۔۔۔ یہ میرا روم ہے میں رہو نگا آپ کے ساتھ"

"پھر اُسنے حر کی طرف بے حد نفرت سے اشارہ کیا" یہ نہیں۔۔۔

اتنی دیر بعد یہ پہلا جملہ پہلا احتجاج تھا جو اُس نے کیا تھا

پھر دوڑ کر حُر کے قریب آیا اور کمبل کھینچ کر اُتارنا چاہا تو ضبط کے باوجود قبطیہ نے اُسکا ہاتھ تھاما اور ایک زور دار تھپڑ اُسکے گال پر مارا

وہ سرخ اور خشمگین نگاہیں لئے ماں کو تکنے لگا

"گیٹ آوٹ حزام۔۔۔ اینڈ ڈونٹ ڈو دس اگین۔۔۔"

اُسکے پیدا ہونے سے لے کر اب تک یہ پہلی بار تھا جج قبطیہ نے یوں بے بس ہو کر اُس پہ ہاتھ اُٹھایا تھا

آئی ہیٹ ہر۔۔۔۔ شی از جسٹ اے۔۔۔۔

حزام۔۔۔"قبطیہ کے غصے سے پکارنے پر اُسکی چلتی زبان رکی تھی"

آئی سیڈ گو۔۔۔"کہنے کے ساتھ اُسنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو آنسو اُسکی آنکھوں سے بہہ نکلے اُسکی بڑی" بڑی آنکھیں پانی سے بھرنے لگی اور گلابی گلاب سرخی مائل ہوئے پھر وہ دوڑتا ہوا کمرے سے نکل گیا

☆☆☆☆

اگلے روز اُسنے آئی ڈی نیم تبدیل کیا پھر اُسے مسیج ٹائپ کرنے لگا

"کیسی ہیں آپ۔۔۔"

وہ جو مووی دیکھنے کے ساتھ ساتھ سی فوڈ بنا رہی تھی نوٹیفیکیشن بار میں "جبل" نام دیکھ کر حیران ہوئی

پھر مسیج اوپن کر کے جوابی پیغام لکھنے لگی

میں نے آپ سے آئی ڈی پر نام تبدیل کرنے کے لئے تو نہیں کہا تھا" وہ بے حد حیرت کا شکار تھی"

"میرا نام پسند بھی تو نہیں تھا آپ کو"

"تو اس لئے کیا آپ اپنی پہچان بدل لیں گے؟"

"اگر آپ میری دوستی قبول کریں تو میں یہ بھی کر سکتا ہوں"

اف خدا۔۔۔کیا یہ پاگل ہے" وہ سوچ کر رہ گئی"

گہرا سانس لیتی وہ سٹو کی جانب پلٹی اور چولہا بند کیا دل یکدم اُچاٹ ہوا تھا۔۔۔

حزام۔۔۔"اُسنے آنکھیں بند کر کے زیرِ لب دوہرایا"

یہ نام کسی آسیب کی طرف کیوں چمٹ گیا ہے مجھ سے۔۔۔کیوں میں اُس شخص اور اُن واقعات کے خوف سے باہر نکل نہیں پا رہی۔۔۔

کیوں وہ اژدھا بنا اب تک مجھ پر حاوی ہے۔۔۔آخر کیوں۔۔۔۔"اُسنے کرب سے سوچا

کیا ہوا؟"جبل کا میسیج بلنک کرنے لگا"

میں بہت اچھے موڈ کے ساتھ اپنے لئے سی فوڈ بنا رہی تھی مگر آپ نے میرا موڈ خراب کر دیا اور تو کچھ "بھی نہیں ہوا"

اُسکے صاف اور سیدھے جواب پر وہ مسکرایا پھر لکھا

حالانکہ میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا۔۔۔پھر بھی سوری"سینڈ کا بٹن پریس کرتا وہ تیزی سے دوسرا" پیغام لکھنے لگا

"اگر آپ چاہیں تو میں یہاں پہ آپ کو سب سے اچھا سی فوڈ کِھلا سکتا ہوں"

"اسکی ضرورت نہیں ہے"

ضرورت ہے مگر آپ مان نہیں رہی اور اگر آپ نہیں مانیں گی تو آپ ایک اچھے سی فوڈ کے ذائقے "
"سے محروم رہ جائیں گی سوچ لیں۔۔۔

اُسکے جواب پر وہ مسکرائی تھی "ٹھیک ہے تو پھر ایک گھنٹے بعد ایفل ٹاور پر ملتے ہیں" وہ واقعی اُسکے
"اچھے سی فوڈ" سے محروم رہنا نہیں چاہتی تھی

اور پھر پورے ایک گھنٹے بعد وہ ایفل ٹاور کے نیچے کھڑی اُسکا انتظار کرنے لگی۔

دو آنکھوں نے اُسے دور سے دیکھا تھا تبسم نے لبوں کا احاطہ کیا

میں اُس سے کیا بات کرونگا" وہ سامنے کھڑے شخص کی لبوں کی مسکراہٹ دیکھتا روہانسا ہوا"

وہی سب جو راستے میں تمہیں سمجھایا ہے" سیاہ جیکٹ میں ملبوس ہاتھ سینے پر باندھتا بولا"

" یہ غلط ہے۔۔۔وہ معصوم ہے"

اتنی نہیں جتنی دکھائی دیتی ہے, اور تمہیں اُس سے اتنی ہمدری کیوں ہو رہی ہے آخر جانتے کیا ہو تم"
"اُس کے بارے میں

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔۔۔ہو رہی ہے مجھے اُس سے ہمدردی"

"مت کرو۔۔۔کم از کم اُس سے ہمدردی مت کرو"

"تو پھر اس سب کے پیچھے جو وجہ ہے بتا دو مجھے تا کہ میں اُس سے ہمدردی نہ کر سکوں"

"تمہارا جاننا ضروری نہیں ہے"

اگر میرا جاننا ضروری نہیں تو پھر میں اس سب کا حصہ بھی نہیں بن سکتا" اُسنے دوٹوک انداز میں بات کی"

یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔"اُسکی سرخ آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھی"

وہ سانس بھر کر رہ گیا" دیکھو اگر اُسے پتہ چل گیا جو کچھ ہوتا آیا ہے اُس کے سکرپٹ رائٹر تم ہو تو وہ مجھ سے ناراض ہو جائے گی اگر تم چاہتے ہو میں تمہاری انسٹرکشن کے مطابق اُس سے بات کروں تو میں یہ نہیں کرنے والا۔۔۔

پہلے میں نے تمہارے کہنے پر اُسکی بلی بیمار کی پھر ویٹنری ڈاکٹر بن کے اُسکا علاج کیا۔۔۔وہ تو شکر ہے اسسٹنٹ نے چند پیسے لے کر مجھے کلینک کے اندر جانے دیا ٹریمنٹ کے لئے گائیڈ کیا ورنہ وہ لڑکی اُسی دن جان جاتی کہ میں ڈاکٹر نہیں اناڑی ہوں۔

"اب مزید میں کچھ نہیں کرونگا

"تمہیں اُسکی ناراضگی کی فکر کیوں ہے آخر؟"

کیونکہ تم اُسکے متعلق غط فہمی کا شکار ہو اُسے اقتدار کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں۔۔ سیاست سے بلکل" بھی دلچسپی نہیں اُسے۔۔ وہ اپنے باپ جیسی نہیں ہے

"میں نے سیاست سے متعلق ہر وہ بات کی جو تم نے کہی تھی مگر وہ ویسی نہیں ہے جیسا تم سوچ رہے ہو

یہ سب میں جانتا ہوں۔۔۔ میں نے تم سے کہا تھا مجھے اُسکی پرسنل انفارمیشن چاہیئے۔۔۔ وہ پیرس میں" کیوں ہے, اپنے پیرنٹس کے طرح سوشل کیوں نہیں۔۔۔ وہ کیا کرتی ہے کہاں جاتی ہے۔۔۔ ہر چیز۔۔۔۔

مگر تم اتنے ہفتوں تک کچھ معلوم نہیں کر سکے کیوں؟"لبوں پر چھایا تبسم غائب ہوا نگاہوں میں غصہ لیے وہ اُسکی جانب دیکھتا پوچھ رہا تھا

میں نے بہت کوشش کی مگر اُس لڑکی نے اپنے بارے کچھ نہیں بتایا۔۔۔ وہ جلد اعتبار کرنے والوں" "میں سے نہیں ہے

"مگر میری کوشش تو کامیاب ہوئی دیکھو سامنے کیسے وہ بار بار ٹائم دیکھ رہی ہے, انتظار کر رہی ہے میرا"

ہاں تو ٹھیک ہے یہ تمہارا مسئلہ ہے تو میرے کندھے پر بندوق کیوں رکھتے ہو اپنے مسائل خود حل" "کرو۔۔۔ میں تمہارے لئے اپنا ٹرپ کیوں برباد کروں۔۔۔ خود کو مشکوک کیوں کروں

وہ شرٹ جھاڑتا آگے بڑھ گیا جبکہ وہ اُسکی پشت گھورتا سوچنے لگا کہ اب حُر کو کیا جواب دے۔۔۔یا کونسا نیا پلان ترتیب دے مگر اس وقت وہ چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا

☆☆☆☆

بہت دیر گزر جانے کے بعد بھی جب وہ وہاں نہیں آیا تو حُر کو مایوسی ہوئی۔۔۔آخر کیوں وہ اُسکے بلانے پر وہاں چلی آئی۔

اُسے پچھتاوا ہونے لگا

پھر ایکدم وہ گھبراہٹ محسوس کرنے لگی اُسنے فوراً فلیٹ پر پہنچنے کا سوچا پر واپسی کا راستہ اُسکے لئے بے حد بھاری ثابت ہوا وہ ایک بار پھر اُسی کیفیت کا شکار ہونے لگی تھی جس سے وہ چند ماہ پہلے گزری تھی شاید وہ چند روز سے ریگولر ڈوز نہیں لے رہی تھی اس لئے۔۔۔

آگے کی جانب اُٹھتے قدم بری طرح لڑکھڑائے تھے

چاروں جانب روشنی تھی پھر بھی اُسے اندھیرا محسوس ہوا تھا گردونواں کے شور غُل کے باوجود اُسے اپنا وجود سناٹوں کی زد میں گھرا ہوا معلوم ہوا

دل سُکڑ کر پھیلا تھا یا پھیل کر سُکڑا تھا جو بھی تھا مگر اُسکے لئے یہ سب کسی عذاب سے کم نہیں تھا۔

کتنی بھیڑ تھی اُسکے آس پاس۔۔۔ہنستے مسکراتے گنگناتے چہرے۔۔۔ کتنی بے بس تھی وہ جو کسی کو تھام کر اپنی بے بسی بیان نہیں کر سکتی تھی کس قدر سناٹا تھا جو اندر ہی اندر اُسے نگل رہا تھا۔

جسم اگر کسی بیماری میں مبتلا ہو تو دماغ تدارک کی کئی صورتیں پیش کرتا ہے پر جب دماغ ہی بیماری کی زد میں ہو تو کیا کرے کوئی

اُسنے خود کو پینک ہونے سے روکا ٹھنڈ میں بھی اُسکا پورا وجود پسینے سے شرابور ہونے لگا جسم پر کپکپاہٹ طاری تھی اور ہاتھ لرزنے لگے

ایک لمحے کے لئے دماغ نے حل پیش کیا"خود کو ختم کرلو۔۔" جسے اُسنے پوری شدت سے جھٹک کر رد کیا

آنکھوں کی سرخی بے حد نمایاں تھی وہ ٹاور سے کچھ دور ہری گھاس پر بیٹھتی چلی گئ

پھر اُسنے خود کو موبائل پر کچھ نمبر ڈائل کرتے ہوئے پایا دماغ ہر شعور ہر شور ہر سوچ ہر فکر سے بے گانہ ہونے لگا

ہی۔۔۔

ہیلو۔۔۔

وہ لفظ بھولنے لگی تھی

وہ کچھ بول پائی تھی یا نہیں مگر دوسری جانب موجود شخص اُسکی سانسوں کی بے ترتیبی سے اُسکی ذہنی حالت بھانپ چکا تھا

آر یو اوکے۔۔۔؟"فون کے دوسری طرف کوئی پوچھ رہا تھا"

بدلے میں اُسنے بے بسی سے سر ہلایا یہ اُس اذیت کی انتہا تھی جس سے وہ پچھلے چند سالوں سے تن تنہا لڑ رہی تھی

اُسکے ہاتھ سے فون چھوٹ چکا تھا دماغ کا جسم سے رابطہ منقطع ہوتا محسوس ہوا

غالباً اُسکے قریب سے گزرتے ہوئے لوگوں میں سے کسی ایک نے ایفل ٹاور نام لیا تھا تو فون کے دوسری طرف موجود شخص کو اندازہ ہوا وہ کہاں ہو گی۔۔۔اُنہوں نے فون پٹخا اور باہر کی طرف بھاگے۔

☆☆☆

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟"

کل کی نسبت وہ آج بشاش دکھائی دیتی تھی مگر اُسکا سر بری طرح سے دُکھ رہا تھا

"کب سے یہاں ہوں میں, کون لایا یہاں؟"

"ابھی تمہارا مائنڈ دواؤں کے زیرِ اثر ہے خود کو اتنا اسٹریس مت دو حُر"

"پر میں تو۔۔۔"

"براق لائے تمہیں یہاں اچھی حالت نہیں تھی تمہاری"

"میں نے آپ دونوں کو پریشان کیا"

"بلکل! اگر آج تمہیں کچھ ہو جاتا تو واقعی ہم دونوں بہت دکھی ہو جاتے"

اُسنے سر جھٹکا تھا

ابھی کچھ دیر بعد براق آئے گا تو تم سے پوچھے گا۔۔۔"اُسنے بے حد شرمندگی سے رخشندہ کو دیکھا"
"پھر مستفسر ہوئی"میں واپس جانے سے پہلے خود بھی ملنا چاہتی تھی آپ دونوں سے

" واپس۔۔۔؟"رخشندہ نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا"براق بتا رہا تھا تم کورس مکمل کر کے جاؤ گی"

"اُسی سلسلے میں ڈاکٹر براق سے بات کرنی ہے مجھے"

.اور ڈاکٹر رخشندہ نے بے بسی سے اُسے دیکھا تھا

☆☆☆☆

براق سے اپوائنٹ منٹ لینے کے بعد اُسنے کچن میں جا کر کیٹ فوڈ نکالا جو تقریباً ختم ہو چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دونوں ہاتھ شلیف پر جمائے کچھ سوچتی رہی

پھر لیپ ٹاپ کھولا نیت جبل کو مسیج کرنے کی تھی تبھی ٹھک سے اُسکا پیغام موصول ہوا

"میں جانتا ہوں آپ ناراض ہونگی اُس روز آپ کو لنچ پر بلا کر میں خود وہاں نہیں پہنچ سکا اور نہ ہی اتنے دن آپ سے کوئی رابطہ کر سکا"

اور وہ جو اُس روز اپنی خرابی طبیعت کے باعث اُسے کچھ بھی مطلع نہیں کر سکی تھی اُسکا پیغام پڑھ کے پُر سکون ہو گئی

"میں ناراض نہیں ہوں"

"واقعی۔۔؟"

"بلکل۔۔۔"

"مگر مجھے افسوس ہے۔۔۔یقیناً آپ میرا انتظار کرتی رہی ہونگی"

"انتظار کیا تھا مگر اتنا نہیں کہ آپ کو افسوس ہونے لگے"

تھنک گاڈ۔۔۔مجھے لگا آپ بہت زیادہ ناراض ہونگی" اُسنے ہنستی ہوئی ایموجی کے ساتھ پیغام بھیجا"

اگر اُس روز وہ بات مان جاتا تو آج یقیناً وہ اُس سے کسی اور موضوع پر بات کر رہا ہوتا مگر۔۔۔

ویسے میں ناراض ہو بھی سکتی تھی, اور۔۔۔"

"اگر ہو جاتی تو پھر کیا کرتے آپ؟

"منالیتا آپ کو۔۔۔"

"اور اگر میں نا مانتی تو۔۔؟"

"تو بھی میں کوشش جاری رکھتا"

"کب تک جاری رکھتے۔۔۔؟"

"جب تک آپ راضی نہ ہو جاتیں۔۔۔"

"تھکنے لگتے آپ۔۔۔"

بعض تھکاوٹیں سکون دیتی ہیں" عجیب سا جملہ تھا۔۔۔ نہیں بھی تھا تو کم از کم حُر کو عجیب ضرور لگا تھا وہ" عام لڑکیوں کی طرح نہیں تھی جو لفاظی سے متاثر ہوتی

مجھے منانا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔"

"ویسے بھی بے رخی جب طوالت اختیار کر جائے تو سکون کی جگہ بے زراریت لے لیتی ہے

"آپ اتنی بری طرح اور اتنا طویل ناراض ہوتی ہیں کہ منانے والا بے زار ہو جائے؟"

"میں ہر کسی سے ناراض نہیں ہوتی مگر جب ہو جاؤں تو "بری طرح" ہی ناراض ہوتی ہوں"

"پھر تو مجھے دعا کرنی پڑے گی کہ آپ مجھ سے کبھی ناراض نہ ہوں۔۔۔"

اُسکی بات پر وہ ایک بار پھر سے خاموش ہوئی

تو کچھ دیر بعد اُس نے دوبارہ میسج کیا

"کیا کر رہی ہیں آپ؟"

"کیٹ فوڈ نکال رہی تھی مگر ختم ہو گیا ہے تو اب گروسری کرنے کا سوچ رہی ہوں"

کیا ہم مل سکتے ہیں۔۔؟" وہ پوچھ رہا تھا"

ابھی۔۔؟" وہ حیران ہوئی"

"ابھی۔۔۔"

"کہاں؟"

"گروسری سٹور میں"

"آپ وہاں کیا کریں گے۔۔؟"

"آپ کے ساتھ گروسری کرونگا۔۔"

."یہ سب کرنے کے بجائے اگر پیرس دیکھ لیں تو زیادہ اچھا ہو گا" اُسنے انکار کرنے کی کوشش کی

بقول آپ کے یہ محبتوں کا شہر ہے۔۔۔ سٹی آف لائٹس ہے" وہ اُسی کے جملے اُسے یاد دلا رہی تھی

خوبصورتی تو بہت ہے یہاں۔۔۔ آپ اس شہر میں آئیں اور آپ کو اس سے محبت نہ ہو ایسا ہو ہی نہیں" سکتا

یہاں کی بارش۔۔۔ یہاں کا موسم۔۔۔ یہاں کے لوگ۔۔۔ اس شہر کی روشنیاں ہر شے میں محبت ہے خیر

"آپ کو پیرس میں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟

میرے پاس پیرس کو لے کر آپ جتنی نالج نہیں۔۔۔ اور نہ ہی آپ کی طرح اسکی فضاؤں میں رومان" "فیل کرتی ہوں

اُسکی بات پر وہ ہنسا تھا

"آپ میرے ساتھ یہ شہر دیکھیں گی تو محبت ہو جائے گی اس کی ہواؤں سے۔۔۔"

اب کے وہ اُسکی بات پر ہنسی تھی اور ہنستی چلی گئ" آپ نے کبھی شاعری کے بارے میں نہیں سوچا
"۔۔۔؟بڑی پوئٹک باتیں کرتے ہیں۔۔۔افسانوی سی

"میں کہاں شاعری کرتا ہوں وہ تو آپ کرتی ہیں۔۔۔خاصا اچھا ذوق ہے آپ کا"

"اُسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا" آپ نے کہاں۔۔۔۔

"حیران مت ہوں آپ کی وال پر چند ایک اشعار دیکھے تھے وہیں سے پتہ چلا"

او۔۔"اُسکے لب گولائی کی شکل میں تبدیل ہوئے۔۔۔وہ بھول گئ تھی کہ حفصہ کے بعد اب وہ بھی"
اُسکی فرینڈ لسٹ میں شامل ہو چکا ہے

اور کونسی غزلیں پسند ہیں آپ کو, پسندیدہ شاعر کون ہے آپ کا؟"وہ پوچھ رہا تھا"

"مگر اُسکا موڈ ایکدم تبدیل ہوا تھا" آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

"یونہی۔۔جاننا چاہتا ہوں آپ کے بارے میں, آپ کی پسند ناپسند کے بارے میں"

بدلے میں وہ استہزائیہ مسکرائی پھر بے حد سنجیدگی سے کچھ ٹائپ کرنے لگی

لکھا دیکھ کر "typing" اور سکرین پر

وہ اُسکے جواب کا بے صبری سے انتظار کرنے لگا

کچھ باتیں ان کہی رہنے دو"

کچھ باتیں ان کہی رہنے دو

کچھ باتیں ان سنی رہنے دو

سب باتیں دل کی کہہ دیں اگر

پھر باقی کیا رہ جائے گا

سب باتیں ان کی سن لیں اگر

پھر باقی کیا رہ جائے گا

اک اوجھل بے کلی رہنے دو

اک رنگیں ان بنی دنیا پر

"اک کھڑکی ان کھلی رہنے دو

وہ مدھم آواز میں اُسکی بیھجی گئ غزل پڑھ رہا تھا

ایک ہی میسج میں اُسنے جبل کو جواب بھی دیا اور اُسے مزید سوالات کرنے اُسکی ذات سے متعلق گھوج لگانے سے روکا بھی تھا۔۔۔ناجانے کیا تھا اُن لفظوں میں کہ وہ مزید کچھ بھی ٹائپ نہیں کر سکا تھا اور پھر دونوں جانب گہری بولتی خاموشی چھا گئ.

☆☆☆☆☆

(حال)

صبح ہوتے ہی وہ رئیس کے سر پہ کھڑا دھاڑ رہا تھا۔

مجھے صرف جواب چاہیئے رئیس۔۔۔"

وہ جو کوئی بھی تھا میرے گھر کے اندر داخل کیسے ہوا۔۔۔؟" آنکھوں میں سرخی لیے وہ اُسکی کوئی وضاحت سننے کو تیار نہیں تھا

سر آئی ڈونٹ نو کہ کیسے۔۔۔م۔۔۔میں نے ساری سکیورٹی چیک کرلی ہر کیمرے کی سی سی ٹی وی" "فوٹیج بھی مگر کوئی غیر معمولی بات یا حرکت دکھائی نہیں دی, انفیکٹ سر میں تو۔۔۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔" وہ غصے سے کہتا آگے بڑھا تھا اگر اُبان اُسکے سینے پر دباؤ ڈال کر" اُسے پیچھے نہ کرتا تو وہ رئیس کا گال سرخ کر چکا ہوتا

"کم ڈاؤن مین۔۔۔جسٹ کم ڈاؤن۔۔"

آئی کانٹ۔۔۔"نہ اُسکے چہرے کے تاثرات بدلے تھے نہ آواز کی گرج آنکھوں کی سرخی اُسکے اندونی خلفشار کو باخوبی اُجاگر کر رہی تھی

اینڈ اِن مائی لیگسی شی از اے کوئن۔۔۔دین ہاؤ سَم ون بلڈی ٹیز(legacy)دس از مائی لیگیسی"

"ہر۔۔۔۔۔

اب کے اُبان نے اُسے حیرت سے دیکھا"تم جاؤ رئیس اور جو کہا ہے وہ کرو"اُسنے گردن موڑ کر رئس کو جانے کا اشارہ کیا

پھر سر نفی میں ہلاتا پیچھے ہوا"یہ سب کیا ہے حزام؟کنٹرول یور سلیف۔۔۔تم ٹیمپر لوز کر رہے ہو غصے کو قابو میں رکھو اور پھر معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرو"

کل رات وہ میرے گھر میں میرے کمرے میری ہی آنکھوں کے سامنے مر جاتی اُبان۔۔۔کوئی میرے گھر کے اندر آکر سیفلی باہر چلا گیا اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں۔۔۔تم کہتے ہو ٹیمپر لوز نہ کروں۔۔۔کم آن۔۔۔"یکدم اُسے اُبان پر بھی غصہ آیا تھا

تمہیں اس قدر غصہ ہے کس بات کا؟ہاں۔۔۔کسی نامعلوم کے تمہارے بیڈ روم تک آنے پر یا محترمہ حُر کو نقصان پہنچنے پر"وہ نگاہیں اُٹھائے مستفسر تھا

"تم کیا سننا چاہتے ہو؟"

"وہی جو اس وقت تم چھپانے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔

میں کچھ چھپا نہیں رہا اتنے مصائب کے ہوتے میں ایک اور الزام اور میڈیا کی بکواس افورڈ نہیں" کر سکتا بتا چکا ہوں تمہیں۔۔۔

تم جانتے ہو اگر اُسے کچھ ہو جاتا تو کیا ہوتا۔ میڈیا میں کیسا ہنگامہ ہوتا۔۔۔ کیسی کیسی خبریں گردش کرتی۔

"اور برہان۔۔۔ اُسے ایک اور موقع مل جاتا

ٹھیک ہے میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں مگر آپے سے باہر ہونے اور رئیس پر چلانے سے کچھ نہیں" ہو گا۔

وہ جو کوئی بھی ہے بہت نڈر اور شارپ ہے۔ میں نہیں چاہتا تم غصے میں کچھ ایسا کرو جس سے وہ شخص فائدہ اُٹھائے۔۔ اس لئے ٹھنڈے ہو جاؤ

"آرام سے بیٹھو اور سوچو اب کیا کرنا ہے

"میں جانتا ہوں اب مجھے کیا کرنا ہے"

اُسکی بات پر اُبان نے سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلایا

حزام فون پر ایک بار پھر رئیس کو تفصیلات سے آگاہ کرنے لگا

پھر اُبان کی طرف گھوما "یار تم۔۔۔

آخر تم کیوں بھول جاتے ہو کہ تمہارے پاس ایک عدد اُبان عبداللہ ہے۔۔۔بے فکر ہو جاؤ تمہارے "
مسئلے کا حل ڈھونڈ لیا ہے میں نے "انداز پُر جوش تھا

"حزام کو ایکدم اسٹریس میں کمی محسوس ہوئی "واقعی۔۔؟

ہمم "اُبان نے آنکھیں بند کر کے سر ہلایا"

کیا کرو گے تم؟ "وہ آنکھیں چندھی کرتا پوچھ رہا تھا"

"دو گھنٹے بعد فوٹیج دونگا تمہیں۔۔۔جو تم اپنی ضرورت سے زیادہ سمجھدار بیگم کو دکھا سکتے ہو"

"کیا میری سمجھدار بیوی جان تو نہیں جائے گی کہ فوٹیج نقلی ہے؟"

زندگی بھر نہیں۔۔۔ "اُبان نے یقین سے کہا"

گریٹ "تمام عرصے میں پہلی بار حزام کے لبوں پر مسکراہٹ چھائی تھی "میں یہی چاہتا ہوں وہ زندگی "
"بھر انجان رہے

ایسا ہی ہو گا۔۔میں فوٹیج ریڈی کرتا ہوں "وہ حزام کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا"

☆☆☆

اُبان سے بات چیت کرنے کے بعد وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا ارادہ حُر کی خیریت معلوم کرنے اور اُسے ہسپتال لے جانے کا تھا مگر کمرہ خالی تھا

اتنی صبح وہ کہاں جاسکتی تھی حزام کو تشویش لاحق ہوئی۔

پہلے ہوٹل اور پھر رات کے واقع کے بعد وہ بے حد محتاط ہو گیا تھا مگر حُر اُسکی ہارٹ بیٹ کو مزید تیز کرنے کے لئے ان واقعات سے بڑھ کر تھی

اُسنے کوٹ کی سائیڈ سے فون نکال کر رئیس کا نمبر ملایا

رئیس حُر گھر پر نہیں ہے گاڑی نکلواؤ اور تم میرے ساتھ۔۔۔۔"

سر وہ کچھ دیر پہلے ٹیرس پر گئی ہیں" رئیس نے اُسکے اضطراب کو کم کرنے کی غرض سے فوراً مطلع کیا"

حزام نے غصے سے سر جھٹک کر فون کان سے ہٹایا اور ٹیرس کی جانب قدم بڑھا دیئے

سفید رنگ کا کُرتا جس پر سفید دھاگے کی ہم رنگ کڑھائی تھی سفید دوپٹہ شانے پر ڈالے کرسی پر بیٹھی وہ نہ صرف پائن ایپلز کھا رہی تھی بلکہ پورے ٹیرس کا جائزہ بھی لے رہی تھی

سامنے موجود فینسی میز پر نہ صرف مختلف اور جدید سٹائل کی فروٹ باکسٹ اور فروٹ پلیٹس پائن ایپلز سے بھری تھی بلکہ پائن ایپل سے بھری اُن پلیٹس میں موجود پائن ایپل کے تراشے مختلف اشکال اور طریقوں سے کاٹے گئے تھے, میز کے وسط میں پائن ایپل کیک بھی موجود تھا

عجیب سے طرز کا بنا بلند نمایاں کیک۔۔۔ جسے دیکھ کر لگتا تھا خاص طور پر بنوایا گیا ہو وہ نہ کوئی محل تھا نا عمارت بلکہ کیک کی شکل میں وہ عجیب سی سینری تھی جس کی سیڑھیاں پائن ایپل اور چاکلیٹ سے بنائی گئی تھی جو چاکلیٹ سے بنے ایک چھوٹے ہٹ کی جانب جاتی تھی ہٹ کے پیچھے عجیب و غریب مناظر اور مدھم سرخی مائل آسمان نمایاں تھا

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں" وہ اُسے سر پر استادہ مستفسر تھا"

غصے کے باعث چہرے کے عضلات کا تناؤ واضح تھا

اُسنے پائن ایپل کیک سے کیک کو سائیڈ پر کیا اور ٹھنڈے پائن ایپل کا ایک ٹکڑا منہ میں ڈالا

بریک فاسٹ کر رہی ہوں۔۔ آپ کریں گے ؟" پوچھتے ساتھ ہی اُسنے ایک پلیٹ میں روسٹڈ پائن ایپل" نکال کر پلیٹ میز کی دوسری جانب رکھی پھر کٹلری باکس سے فورک نکال کر پلیٹ میں اُسکا اضافہ کیا

"انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہی ہو" میں سرو کر چکی ہوں اب بیٹھیں

اُسکے اطمینان سے کہنے اور آگے کی کارروائی دیکھنے کے بعد حزام کی نگاہ میز پر گئی جہاں ہر ڈش پائن ایپل سے بنی تھی

پائن ایپل سیلڈ۔۔پائن ایپل جوس۔۔۔روسٹڈ پائن ایپل جن کو پائن ایپل کے اندر ہی سرو کیا گیا تھا,پائن ایپل اینڈ بلیک بینز ٹیکو,

سویٹ اینڈ بیکڈ بینز ود پائن ایپلز۔۔۔گلیزڈ چکن اینڈ پائن ایپل۔۔۔پائن ایپل موکٹیل ود جنجر۔۔۔

اور اُن سب میں سب عجیب اور نمایاں وہ کیک۔۔۔

اُس نے حیرت اور قدرے روانگی سے ایک ایک ڈش کا نام لیا آخری ڈش کا نام لیتا کیک پر نگاہ ڈالتا وہ بے حد حیرت سے حر کو دیکھنے لگا دایاں ابرو سوالیہ انداز میں اُٹھا تھا" اتنے بڑے حادثے کے بعد آپ یہاں بیٹھی پائن ایپل ڈے منا رہی ہیں جبکہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ باہر نہیں آئیں گی۔۔۔پھر بھی۔۔۔

آپ ہر بات کو ایسے ہی اگنور کرتی ہیں یا کسی بات کو سیریس بھی لیتی ہیں" وہ غصے میں نہیں تھا حیرت میں تھا وہ اس وقت اُسکے سامنے تھی بات کر رہی تھی مگر معاملہ برعکس بھی ہو سکتا تھا

حزام کی بات پر اُسنے سر ہلایا" ہوتی ہوں۔۔۔جب کوئی پائن ایپل کیک سے پائن ایپل نکال کے کھائے "جو صرف میں نے کھانے تھے تب۔۔

اور حزام نے تعجب سے اُسے دیکھا تھا"واقعی۔۔۔آپ۔۔۔پائن ایپل کیک۔۔۔"اُسنے حیرت سے سر جھٹک کر افسوس سے کہا

"ہاں۔۔میرا فیورٹ ہے"

تو آپ کو اس پر صدمہ ہوتا ہے؟"نگاہوں کی حیرانگی اب بھی برقرار تھی آخر وہ اُس سے سیدھے" جواب کی امید رکھ بھی کیسے سکتا تھا

"بلکل۔۔۔"

میرے حصے کے سارے پائن ایپل آپ کھا سکتی ہیں مجھے کبھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا"اُسنے خفگی سے کہا"

آپ نہ کہتے تب بھی میں یہی کرتی۔۔۔"وہ موکٹیل کا گھونٹ بھرتی بولی تھی"

"میں نے آپ سے زیادہ حیران کرنے والی مخلوق شاید ہی دیکھی ہو۔۔۔"

"کیوں کیا آپ کو پائن ایپل نہیں پسند۔۔؟"

ڈسکسٹنگ۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتا پینٹ کے جیب میں ہاتھ ڈالتا رُخ موڑ کر کھڑا ہوا"آپ کی جان کو" خطرہ ہے۔۔۔میں نے آپ کو کمرے سے باہر نکلنے سے منع کیا تھا اور یہاں۔۔۔اُسنے گھوم کر وسیع "ٹیرس کی جانب اشارہ کیا تھا"یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے

کیا ہو گا۔۔۔؟" وہ نشست چھوڑتی خراماں خراماں چلتی اُسکے نزدیک آئی "

جو اتنی سکیورٹی کے بعد اے سی میں پوائزن ملا سکتا ہے, ہمیں ایسی سچوئشن میں ڈال سکتا ہے جو ہمیں" "شادی کرنے پر مجبور کر دے وہ اس وقت آپ کے سینے میں گولی بھی اُتار سکتا ہے

تو آپ مجھے اتنی آسانی سے مرنے دیں گے" بڑی بے ساختگی سے پوچھا گیا"

آپ اتنی آسانی سے میرا پیچھا چھوڑ دیں گی؟" وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا"

اُسکا سفید آنچل ہوا کے باعث حزام کے سیاہ کوٹ سے لپٹ رہا تھا

مگر پھر بھی میں آپ کو مرنے نہیں دونگا۔۔۔ کل آپ نے میرے حصے کی تکلیف جھیلی ہے عائندہ" آپ پر آنے والی تکلیف میرے وجود کو گھائل کرے گی۔۔۔ حزام داؤد کسی کا احسان نہیں رکھتا۔۔۔

جسکے احسان کے باعث زندہ ہوں اُس پر زندگی وارنے کا حوصلہ بھی رکھتا ہوں" اُسنے اپنے سیاہ کوٹ پر پھیلتے اُسکے سفید آنچل کو غیر محسوس انداز سے پیچھے کرتے ہوئے کہا

فلحال آپ کسی سے نہیں ملیں گی نہ باہر جائیں گی کم از کم کچھ دن تو بلکل بھی نہیں" وہ ایک بار پھر سے رُخ موڑ کر کہہ رہا تھا

حُر نے اُسکا بازو تھام کر اُسے پیچھے مڑنے پر مجبور کیا" آپ نہ صرف میرے معاملات میں بے جا مداخلت کر رہے ہیں بلکہ حد سے تجاوز بھی کر رہے ہیں"

حزام نے اُسکا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا" آپ اس وقت معاملے کی سنگینی کو نہیں سمجھ رہیں۔۔۔اور کتنا نقصان کروائیں گی میرا"

نقصان۔۔۔؟"اُسنے طنزیہ دوہرایا"

"اب وہی کریں گی جو میں کہونگا۔۔۔باہر نہیں جائیں گی تو نہیں جائیں گی"

میں آپ کی وجہ سے اپنے پلانز چینج نہیں کر سکتی"برجستہ جواب آیا"

اس میں ہم سب کی بھلائی ہے۔۔۔خاص طور پر آپ کی۔۔۔"اُسنے لفظوں پر زور دیا"

"موت سے سامنا کروانے والا زندگی کی بات کرتا اچھا نہیں لگتا حزام داؤد۔۔۔"

"حزام نے نگاہوں کا رُخ بدلا پھر توقف کے بعد گویا ہوا"جو صورتیحال ہے آپ کو اس سے ڈرنا چاہیئے

میں ڈرنا چھوڑ چکی ہوں اور جہاں تک بات تکلیف کی ہے تو یہ تکلیف اُس تکلیف کے آگے بے حد" چھوٹی ہے جو میں نے کئی سال پہلے جھیلی تھی یا ویڈنگ گفٹ کے نام پر جو کچھ پیرس کی لفٹ میں آپ کی مرہومنت سے سہہ چکی ہوں۔۔۔وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتی کہہ رہی تھی جسکا چہرہ بے تاثر تھا

"سانسوں کی بندش بہت جھیلی ہے میں اس تکلیف کی عادی ہوں"

حزام نے بے ساختگی سے اُسکے چہرے کی جانب دیکھا"جو ہو چکا اُسکا حساب پھر کبھی۔۔۔مگر۔۔۔

وہ ٹھہرا تھا ایک قدم آگے بڑھایا پھر بولا "کچھ دن آپ باہر نہیں جائیں گی۔۔۔ یہ میرا گھر ہے یہاں میرے رولز فالو کیے جاتے ہیں۔۔۔ آپ وزاعظم پاکستان ہونگی مگر میرے سامنے میری بیوی کھڑی ہے۔۔ گوٹ اِٹ۔۔۔؟ اُستہفامیہ ابرو اُچکائے

آپ میرے باڈی گارڈ نہیں ہیں اس لیے مجھے پروٹیکٹ کرنا چھوڑ دیں, میں اپنی حفاظت کر سکتی" ہوں۔۔۔ "وہ اُسکی آنکھوں میں جھانکتی لفظوں پر زور دیتی بولی

باڈی گارڈ ہوتا تو کب کا پیچھے ہٹ جاتا مگر شوہر ہوں ناں۔۔۔ کیا کروں"

آپ کی پروٹیکشن آخری سانس تک کرونگا" وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتا مسکرا کر بولا

بعض دفعہ آپ یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم دشمن ہیں" بے حد سنجیدگی سے یاد دلایا گیا"

آپ بھی یہ بھول جاتی ہیں کہ ہمارے مابین دشمنی کے علاوہ بھی ایک رشتہ ہے جو ہر تعلق ہر جذبے" "سے زیادہ معتبر ہے

ایک لمحے کے لیے دونوں کی نگاہیں ٹکرائیں پھر دونوں نے نگاہوں کا زاویہ بدلا

میری حفاظت سے زیادہ آپ کو اپنی حفاظت کی ضرورت ہے, کوئی بڑی صفائی سے آپ کے بیڈ روم" تک گُھس آیا ہے" اُسنے باور کروایا

کوئی بڑی آسانی سے میری زندگی میں بھی گُھس آیا ہے۔۔۔اُسکا کیا کیا جائے؟"وہ بھی کہاں ہار ماننے والا تھا"

بے فکر رہیں زیادہ عرصہ آپ کی زندگی میں نہیں رہونگی۔۔۔جیسے ہی آپ اُس انسان کو میرے سامنے لا کر اپنی کمٹمنٹ پوری کریں گے اُسی دن میں بھی اپنی کمٹمنٹ نبھاؤ گی"

افف!ہر بات میں بحث کرتی ہیں آپ۔۔۔"

"خیر ابھی چلیں میرے ساتھ

کہاں؟"اُسے اچھنبا ہوا"

"ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کروانے"

"اسکی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہوں اب"

"آپکی آنکھیں اور آواز صاف بتا رہی ہے کہ آپ کتنی ٹھیک ہیں"

ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے کہا میں باہر نہیں جا سکتی۔۔۔"ابرو اُچکا کر کہا"

میں نے کہا اکیلی نہیں جائیں گی۔۔۔مگر اب تو میں ساتھ ہوں ناں۔۔۔"آواز مدھم تھی مگر لفظوں کی گونج حُر کو کہیں بہت اندر سنائی دی"میں ساتھ ہوں ناں۔۔۔

میں کہیں نہیں جارہی۔۔۔ آپ کے ساتھ تو قطعی نہیں" وہ خود کو سمبھالتی ہوئی بولی"

"مرضی سے نہیں جائیں گی تو مرضی کے خلاف لے جاؤنگا۔۔۔ سوچ لیں۔۔۔"

آپ۔۔۔"

اُسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اُسکا ہاتھ تھام چکا تھا

یہ کیا طریقہ ہے" وہ اپنا ہاتھ اُسکی مضبوط گرفت میں دیکھ کر تلملائی"

وہی جو آپ کی سمجھ میں آتا ہے" کہہ کر وہ یونہی اُ سکا ہاتھ پکڑے پورچ کی جانب چل دیا"

☆☆☆☆

حزام اب تک زندہ ہے وجہ؟" اشتعال انگیز لہجے میں استفسار کیا"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ سب کچھ تہس نہس کر دیتا

سر میں نے سارا کام صفائی سے کیا تھا مگر نا جانے کیا ہوا کہ وہ کمرے میں گیا ہی نہیں بلکہ اُسکی جگہ حُر" محتشم وہاں تھی پر اُسکا بھی نقصان نہیں ہوا, وہ بھی زندہ بچ گئی" وہ اُسے تفصیلات بتا رہا تھا

تم پر اتنا پیسہ اس لئے نہیں لگا رہا کہ تم مجھے میرے نقصان سے آگاہ کرو۔۔۔"

تمہیں بیسٹ شوٹر میں نے بنایا۔۔۔ کس لئے؟ تا کہ اپنی ناکامی کی داستان سن سکوں۔۔۔

میرا کام نہ ہوا تو گردن کٹوا دونگا تمہاری "اُسنے نقاب پوش کو متنبہ کیا

"سر مجھے وقت دیں کچھ پلان کرتا ہوں۔۔۔اور اس بار شکایت کا موقع نہیں دونگا"

آخری موقع ہے یہ۔۔۔حزام داؤد کے مردہ ہونے اور تمہارے زندہ رہنے کا"

"اور ہاں! احتیاط سے سارا کام کرنا کسی کو شک نہیں ہونا چاہیئے تم پر

"جی سر"

ہمم۔۔۔اب نکلو یہاں سے "ہاتھ سے اشارہ کر کے رعونت سے کہا تو نقاب پوش محتاط انداز میں" دائیں بائیں دیکھتا اُس سیاہ گاڑی سے دور ہو گیا۔

☆☆☆☆

پوائیزن انجیکٹ نہیں کیا گیا صرف ایئر میں تھا اس لئے زیادہ پریشانی کی بات نہیں ہاں اگر زیادہ دیر پوائزنگ ایئر ان ہیل کرتی تو مسئلہ ہو سکتا تھا۔

میں نے سارے ٹیسٹ کر لئے ہیں کچھ میڈیسن پر سکرائب کر رہا ہوں ون ویک آپ نے یہ میڈیسن لینی ہے۔

ڈاکٹر اُسے تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا جن کو اُس سے زیادہ حزام نے غور سے سنا تھا

اینی اَدر ایشو ڈاکٹر؟" وہ اپنی تسلی کے لئے پوچھ رہا تھا"

ناٹ ایٹ آل۔۔" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا"

کچھ دیر بعد وہ ہسپتال کا کوریڈور عبور کر رہے تھے جب حزام کے پیچھے چلتی اچانک ہی وہ اپنا توازن کھو بیٹھی آگے چلتے حزام نے زمین بوس ہونے سے پہلے اُسے تھاما تھا

ہیل کریک ہونے کی وجہ اُسکا پاؤں بری طرح مڑا تھا سمبھلنے کی کوشش میں وہ ایک بار پھر لڑکھڑائی تھی

حزام کی نگاہ اُسکی فینسی بلاک ہیلز پر گئی

"آخر آپ لڑکیاں اتنے ڈیکوریٹڈ شوز پہنتی ہی کیوں ہیں؟"

ڈیکوریٹڈ۔۔۔" اُسنے دوہرا کر حزام کے ڈیکوریٹڈ کی ڈیفنیشن سمجھنے کی سعی کی"

شوز اُتار رہا تھا Cap tae تبھی اُسکی نظر حزام کے حرکت کرتے پاؤں پر گئی وہ اپنے ہیوانہ براؤن

حُر کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

اب وہ جھک کر اُسکے سامنے اپنے شوز رکھ رہا تھا

یہ پہن لیں" لہجہ بے حد سادہ تھا انداز ایسا تھا جیسے سب نارمل ہو۔۔۔"

وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی

آپ میرے ساتھ ہوتے ہوئے یوں ننگے پاؤں چلیں گی تو اچھا نہیں لگے گا مجھے" وہ اُسکی سوالیہ نگاہیں اور چہرے پر در آئی حیرت دیکھتا بولا

آپ مانیں یا نہ مانیں بٹ۔۔۔ آئی ایم اے نائس گائے" کندھے اُچکا کر بولا"

"جھوٹ کے بعد ہر سچائی مشکوک ہو جاتی ہے"

اور میں۔۔۔ مر کے بھی آپ کی اچھائی پر اعتبار نہ کروں

وہ اُسکے کیپ ٹوئے پہنتی خود کو حیرت سے نکالتی بولی

"میں امید کر رہا تھا آپ مجھے شکریہ کہیں گی"

کس لئے؟" اُسنے نے بے حد اطمینان سے پوچھا"

کس لئے۔۔۔ یعنی۔۔۔" اُسنے سر افسوس سے نفی میں ہلا کر آہ بھری" صحیح بات ہے شکریہ کیوں ادا کریں گی آپ کے لئے ننگے پاؤں چلنا تو میرا فرض ہے ناں" چڑ کر کہا

بلکل۔۔۔" وہ متاثر ہوئے بِنا بولی"

اور وہ آہ بھر کر ہاتھ آگے کی جانب کرتا اُسے چلنے کا اشارہ کرنے لگا

☆☆☆☆☆

بابا جان حُر کو کرسی پر بٹھانے کا آپ کا فیصلہ سراسر غلط ثابت ہوا ہے۔"

آپ کی چاہت کے مطابق تو کچھ ہوا نہیں۔۔۔

حزام ساری دشمنی بھلا کر اپنی بیوی کی تیمارداری کر رہا ہے, آپ نے کہا دشمن کا دشمن دوست۔۔۔ مگر مجھے ایسا کچھ دکھائی نہیں دیتا" وہ دور سے نظر آتے حزام اور حُر کو آگے پیچھے چلتا دیکھ کر بولا

صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔ زندگی میں پہلی بار غلط فیصلہ ہوا مجھ سے اور اب اُس غلطی کے اثرات دکھائی" دینے لگے ہیں۔

شاید حزام بھول گیا ہے کہ محتشم کمال کی وجہ اُسکا باپ اس دنیا میں نہیں۔۔۔ اور وہ اُسکی بیٹی کے لئے "سوفٹ کارنر رکھتا ہے

بھول رہا ہے تو یاد کروائیں اُسے۔۔۔ بتائیں کے کمال نے کیا کیا تھا اور اُسکی بیٹی اس گھر کا حصہ نہیں" ہو سکتی وہ زیادہ عرصہ یہاں نہیں رہ سکتی۔۔۔

یہ ہماری سیاست ہے وہ ہم سے پوچھے بغیر اتنے بڑے بڑے فیصلے کیسے کر سکتی ہے۔ اپوزیشن میں ہم بھی ہیں ہماری بھی نشستیں ہیں

مگر! وہ ہمارے خاندان کی بہو ہے تو ہمارے ہاتھ بندھے ہیں۔۔۔ لہجہ طنزیہ ہوا

ظاہر ہے مخالفت میں بات کریں گے تو نظروں میں آئیں گے

میں نے فوری طور نکاح کے لئے رضامندی اس لئے ظاہر کی تھی تاکہ اُس لڑکی کو پریشرائز کر کے " خاموش کروا سکیں مگر وہ میری سوچ سے زیادہ سمجھدار نکلی۔۔۔ ہر وہ پتا جو میں کھیلنا چاہتا تھا وہ ہماری طرف پھینک رہی ہے,

کچھ کرنا پڑے گا اب ورنہ یہ لڑکی ہمیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑے گی "بہرام داؤد تمام عرصے میں پہلی بار فکر مند ہوئے تھے

مگر فلحال تم خاموش رہو گے حزام سے بات میں خود کرونگا تم بیچ میں نہیں آؤ گے "بہرام داؤد" پُرسوچ نگاہوں سے برہان کی طرف دیکھتے مستفسر تھے

برہان کے چہرے پر تناؤ آیا" آپ کی خاموشی بڑے نقصان کروائے گی بابا جان۔۔۔ یہ لڑکی حلق میں پھنسی ہڈی کی طرح مسلسل عذاب بنتی جا رہی ہے۔

"اور آپ صرف بات کریں گے۔۔۔ محض لفظی کارووائی آپ کی روش نہیں, کیا ہو گیا ہے آپ کو

صبر رکھو برہان صبر۔۔۔ اتنی جلدی مت کرو, میں اس لڑکی کی حد دیکھنا چاہتا ہوں, کرنے دو اُسے جو" وہ کرنا چاہتی ہے۔۔۔ سارے پتے کھیل کر جب خالی ہاتھ رہ جائے گی پھر ہم اپنا پتا پھینکے گے

.وہ برہان کے شانے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دینے والے انداز میں بولے

☆☆☆☆

آنکھوں میں غصہ لیے جارحانہ انداز میں وہ ایک بار پھر آگے بڑھی تھی "ہٹو میرے راستے سے اندر جانے دو مجھے"

سوری میڈم میں آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتا رئیس سر کے آڈر ہیں, وہ میری جان لے لیں گے"

اب اگر تم نے میرا راستہ روکا تو میں تمہاری جان لے لونگی۔۔۔ پھر کیا کرو گے"

"گیٹ کھولو۔۔۔"

سوری میڈم "گارڈ نے ایک بار پھر معذرت کی تھی"

بلاؤ رئیس کو میں خود بات کرونگی اُس سے "لہجہ مستحکم تھا"

کچھ دیر بعد رئیس وہاں کھڑا اُسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جو کچھ بھی سننے کو تیار نہیں تھی

حزام سر کی اجازت کے بغیر آپ بلکل اندر نہیں جا سکتی۔۔۔ حُر میڈم سے ملنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"میں حُر سے ملے بغیر کہیں نہیں جاؤنگی۔۔۔ سمجھے۔۔۔

"ٹھیک ہے تو کھڑی رہیں پھر کیونکہ گیٹ نہیں کھلے گا"

تم بات کرواؤ میری اپنے حزام سر سے میں بھی دیکھتی ہوں وہ کیسے روکتے ہیں مجھے۔۔۔۔"

لو کرو بات یہاں ہوں میں" سیاہ ہائی نیک کے اوپر سیاہ کوٹ پہنے وہ اب اُنکے قریب آ چکا تھا"

صبیح نے اُس مغرور شخص کو بد دلی سے دیکھا جو ناچاہتے ہوئے بھی خالو کے عہدے پر فائز ہو چکا تھا

"حر سے ملنا ہے یہ۔۔۔رئیس کی طرف غصے سے اشارہ کیا", ملنے نہیں دے رہا مجھے"

"ہاں۔۔۔رئیس نے بتایا مجھے تم آئی ہو"

پھر بھی آپ نے منع کیا؟" پہلے کی نسبت لہجہ مدھم تھا وہ چاہ کر بھی اُسکے سامنے آواز اونچی نہیں کر سکی تھی"

"ہاں۔۔۔پھر بھی"

وہ خالہ ہیں میری۔۔۔آپ یہ رول مجھ پر کیسے لاگو کر سکتے ہیں" اُسکی آنکھوں میں پانی اترا تھا"

ڈیکٹیٹ مت کرو مجھے۔۔۔کیا کرنا ہے کیا نہیں اچھے سے جانتا ہوں, تم کچھ وقت تک حُر سے نہیں مل سکتی تو نہیں مل سکتی۔۔۔"

"آپ اُنہیں قید نہیں کر سکتے۔۔۔"

"میں نے اُسے قید نہیں کیا۔۔۔"

"ایسی کوئی آزادی بھی نہیں دی ہوئی"

وہ خود مختار ہے اور آزاد بھی۔۔۔"دوبدو جواب آیا"

پھر یہ سب کیا ہے؟ کیوں روکا جا رہا ہے مجھے۔۔۔"

"کیا وہ ٹھیک ہیں" آنسو گال سے پھسلنے لگے تھے "کچھ ہوا ہے اُنہیں بتائیں مجھے

ٹھیک ہے وہ" اُسکا متغیر چہرہ دیکھتا وہ برجستگی سے بولا"

"میں کیوں یقین کروں آپ پہ۔۔۔"

"وہ بھی یہی کہتی ہے۔۔۔تم بھی اُسی کی بھانجی ہو پیچھے تھوڑی رہو گی"

"آپ متعبر ہوتے تو کبھی نہ کہتی مگر آپ نے ہمارے ساتھ کبھی کچھ اچھا کیا نہ اچھا ہونے دیا"

تم دونوں خالہ بھانجی بات کو سمجھتی کیوں نہیں۔۔۔کوئی بھی بات کیوں, کیا اور بحث کے بنا مان کیوں"
نہیں لیتی۔۔۔یا پھر یہ خاندانی مسئلہ ہے تم لوگوں کا" اُسے صبیح کا انداز اور اُسکی بات ناگوار گزری تھی

نہیں سمجھنی آپ کی کوئی بات۔۔۔"

میں ساری رات یہی گزار دونگی مگر یہاں سے جاؤنگی نہیں۔۔۔جب تک آپ مجھے حر سے ملنے نہیں دیتے اُس وقت تک ہلونگی نہیں

"سن لیں آپ

ضدی بھی اُسی کی طرح ہے" وہ بڑبڑاتا ہوا پلٹا تو رئیس اُسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا" انکا کیا کرنا ہے"

"اب۔۔۔؟

"بیٹھا رہنے دو۔۔۔رات ہونے والی ہے خود ہی چلی جائے گی"

"سر وہ۔۔"

کیا۔۔؟"رک کر پوچھا"

میڈم حر کو پتا چلا تو۔۔۔" جھجھک کر بولا"

"میں دیکھ لونگا"

رئیس سر ہلا کر رہ گیا

☆☆☆

"شامی صاحب رابطہ ہوا آپ کا حر سے ؟" وہ فون کان سے لگاتی ایک قہر آلود نگاہ گارڈ پر ڈالتی ادھر سے اُدھر چکر کاٹ رہی تھی

"کل سے کوشش کر رہا ہوں اُنکا پرسنل نمبر بھی بند ہے, ہو سکتا ہے وہ خود رابطہ کریں"

"میرا دل چاہ رہا ہے داؤد مینشن کو آگ لگا دوں۔۔۔"

"آپ غصہ نہ کریں اور گھر واپس آجائیں صبح میں خود حزام داؤد سے ملونگا"

"پر شامی صاحب حُر۔۔۔"

میڈم کے لئے پریشان نہ ہوں آپ اگر ایسی ویسی کوئی بات ہوتی تو وہ خود مجھ سے رابطہ کرتیں۔۔"

ویسے بھی دو دن بعد اُنکی مختیار شاہ اور اُسکی جماعت کے ساتھ سیٹینگ ہے اور وہ اس میٹنگ کو ہرگز موخر نہیں کریں گی"

ٹھیک ہے شامی صاحب۔۔۔ رکھتی ہوں" اُنکی تسلی کے باوجود بھی اُسکا دل مطمئن نہیں ہوا تھا بھاری قدموں اور بوجھل دل کے ساتھ وہ خراماں خراماں چلتی داؤد مینشن کے لان میں نسب بلند و بالا فوارے کے قریب آئی وہاں ٹھہر کر گرتے پانی کو بے سبب دیکھے گئی وسیع گول دائرے کے اندر پانی بڑی خوبصورتی سے گر رہا تھا جس کا شور دور تک سنائی دیتا تھا

گہری سانس بھرتی وہ روشنیوں سے جگمگاتے فوارے کے کنارے پر ٹک گئی

پیچھے پانی کے گرنے کا شور ویسا ہی تھا مگر اُسکے اندر بلا کی خاموشی اُتری تھی

اندر کی خاموشی سے دہل کر اُسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اُسکی آنکھ سے پانی ٹپک کر فوارے سے گرتی بوندوں میں شامل ہوا

اُسنے دھیرے سے گردن سیدھی کی پھر روشنیوں میں چمکتے داؤد مینشن کو دیکھنے لگی تو نمکین پانی نے دور کے منظر کو دھندلا دیا

میں آپ کے لئے بہت پریشان ہوں, میرے دل کو قرار نہیں آرہا حُر۔۔۔"

میرا دل کہتا ہے کچھ ہوا ہے پر۔۔۔

سر جھٹک کر اُسنے دونوں ہاتھوں سے اپنا تر چہرہ صاف کیا وہ اس قدر گم سم اور غافل تھی کہ دوسری جانب کسی کی موجودگی کا ادراک نہ کر سکی

چند ثانیئے گزرنے کے بعد پانی کے شور کے بیچ ایک سسکی گھونجی تھی جس نے صبیح اکبر کو اپنی جانب متوجہ کیا

اُسنے بے ساختہ سر اُٹھایا اور اُسی بے ساختگی سے گردن پیچھے موڑی فوارے کے دوسری جانب کسی کی پشت دکھائی دی

اُسے پہچاننے میں زیادہ دقت نہیں ہوئی تھی

صبیح نے گردن واپس سیدھی کی۔۔۔

ایک اور سسکی گھونجی۔۔۔۔

صاف ظاہر تھا دوسری جانب بیٹھا شخص آنسوؤں پر نہیں خود پر جبر کر رہا تھا

رونا چاہتے ہو تو رولو۔۔۔۔"وہ بولے بنا رہ نہیں سکی تھی"

صبیح کی آواز پر اُسنے جھکا سر اُٹھایا"تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟"آواز میں غیر معمولی بوجھل پن تھا لہجے میں بے پناہ حیرت

"وہی جو تم کر رہے ہو۔۔۔"آنسو چھپانے کی کوشش۔۔۔"

میں کچھ دیر کے لئے خاموشی چاہتا تھا۔۔۔"جاذب آواز کی لڑکھڑاہٹ پر قابو کرتا بولا"

میں بھی۔۔۔"صبیح نے سرگوشی کی۔"

اُسے وہاں صبیح کی موجودگی بے حد بری لگی تھی وہ وہاں کیوں آئی تھی۔۔۔کیا کرنے آئی تھی اُسے کوفت ہونے لگی

"میں تنہائی چاہتا تھا مگر تم میری تنہائی میں مخل ہو گئ۔۔۔"

یہ کام تم نے کیا ہے"ٹھنڈے لہجے میں کہا گیا"

میں آج تم سے جھگڑا کرنا نہیں چاہتا۔۔۔" کہنا تو چاہتا تھا میں خود سے لڑتے لڑتے تھک گیا ہوں اب کسی اور سے لڑنے کی سکت نہیں۔۔۔

میں بھی۔۔۔" پانی کے شور میں ایک بار پھر سے سرگوشی گھونجی تھی"

حیرت ہے۔۔۔" انداز استہزائیہ تھا"

مجھے بھی۔۔۔" وہ بھی اُسی کے انداز میں بولی"

جاذب نے سر اُٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا" آج تم میری ہر بات سے اتفاق کرو گی۔۔۔؟ حیرت ہے"

"تمہیں اس سے بھی مسئلہ ہے۔۔۔؟"

اُسکے جواب پر وہ پھیکا سا مسکرایا تھا چند پل پانی کے شور کے علاوہ وہاں دوسری کوئی آواز نہیں تھی پھر فضا میں جاذب کی آواز گھونجی

دنیا سمجھتی ہے ہم کتنی خوشحال کتنی پُرسکون اور لگژری لائف گزار رہے ہیں۔۔۔ ہم کتنی جنگیں لڑ رہے ہیں کیا وہ یہ بات جانتے ہونگے۔۔۔" لہجے میں بلا کی بے بسی تھی

سیاست دان گھرانے کی نیو جنریشن۔۔۔ منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا ہونے والے۔۔۔" صبیح" نے گہری سانس لے کر اضافہ کیا تھا" جنہوں نے سیاست کے نام پر محض تباہی دیکھی۔۔۔

محتشم کمال کی نواسی۔۔۔ حر محتشم کی بھانجی۔۔۔ ہونہہ

وہ دونوں لاشعوری طور پر ایک دوسرے سے اپنی اپنی تکلیف بیان کر رہے تھے

"نانا نے سیاست کے نام پر اپنی بیٹی اور داماد کی قربانی دی اور اب حر۔۔۔ وہ میری کوئی بات سننے کو تیار نہیں اگر مان جاتیں تو آج میں ہرگز داؤد مینشن میں نہ ہوتی"

"اور مجھے دیکھو۔۔۔ میری ماں نے خود کو میڈیا کی نظروں میں لانے کے لئے میرے باپ سے وقتی محبت کا ڈرامہ کیا شہرت حاصل کی اور سب چھوڑ کر انڈسٹری جوائن کر لی۔۔۔

انہوں نے داؤد خاندان کا نام بطور سیڑھی استعمال کیا۔۔ میں اُن کے لئے اَن وانٹڈ چالڈ تھا, جس کی پیدائش پر وہ ناخوش تھیں۔۔۔

اپنی ماں کا ناپسندیدہ بچہ۔۔۔ کیا دنیا کا کوئی بچہ اتنا بدقسمت ہو گا صبیح۔۔۔" وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بولتا جا رہا تھا

صبیح نے مڑ کر اُسکی پشت کو گھورا سفید شرٹ کی آستین کہنی تک فولڈ کیے سیاہ کوٹ گھٹنے پر ڈالے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے ہوئے وہ ضبط کی حدوں کو چھو رہا تھا

اور پہلی بار۔۔۔ پہلی بار صبیح اکبر کو جاذب داؤد پر ترس آیا تھا

اور اُسکے ساتھ ہی جاذب کے ساتھ ہونے والی آخری ملاقات ذہن میں گردش کرنے لگی تھی

وہ اُس کے ساتھ زیادتی کر گئی تھی, انجانے میں ہی سہی مگر وہ اُسکے زخم اُدھیڑ گئی تھی

اور کس طرح اُسکا چہرہ غصے اور اہانت سے سرخ ہوا تھا۔۔۔ صبیح کو آج بھی یاد تھا

"دنیا ہمارے نام اور عہدے کی وجہ خاموش رہتی ہے مگر آنکھیں۔۔۔ وہ تو نہ جانے کیسے کیسے سوال کرتی ہیں۔

صبیح نے اُسے کہتے سنا تھا

میڈیا۔۔۔ اینکر پرسن۔۔۔ چیلنز ان کی زبان کون پکڑے" وہ آنسوؤں کے بیچ بولتا جا رہا تھا

"ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے سوشل سرکل میں ایک ٹاک شو کا کلپ سرکولیٹ کر رہا تھا جس میں میری مدر انوائٹڈ تھیں۔۔۔ جانتی ہو اینکر اُن سے کس طرح کے سوال کر رہا تھا اور وہ۔۔۔ کیا کیا جواب دے رہی تھیں

"بولنا تو دور کی بات میں دوبارہ سوچنا بھی نہیں چاہتا

بولتے بولتے وہ ایک سیکنڈ کے لئے رکا اُسکی سانس پھول رہی تھی تنفس تیز تھا

"میرے پیرنٹس ایک دوسرے کی عزت کو تار تار کر کے دنیا جہاں کے سامنے ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالتے ہیں۔۔۔ اور میں۔۔۔ میں سر اُٹھانے کے قابل نہیں رہتا

and it hurts sabeeh... it hurts...

اور اُسکی تکلیف پر صبیح کو دکھ ہوا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ بے آواز مگر بے تحاشہ روتے ہوئے اُس لڑکے سے ایسا کیا کہے جو اُسکی اذیت کم کر دے

بعض دفعہ دنیا جہاں کے الفاظ دلاسے کے دو بول بولنے کے لئے کم پڑ جاتے ہیں

وہ آہستگی سے چلتی اُسکے قریب آئی پھر اُسکے قریب بیٹھ کر اُسکے شانے پر ہاتھ رکھا

"تم دنیا کے حساس ترین اور نرم دل مرد ہو, اور تمہارے دل کی نرمی تمہارے چہرے پر معصومیت بن کے جھلکتی ہے۔۔۔ اور حفصہ نانی کہتی ہیں جس شخص کے دل میں احساس ہو وہ دنیا کا خوبصورت ترین انسان ہے۔

احساس سے عاری دل بے لچک اور بے اثر ہوتے ہیں اُنکے دلوں کی سختی کرختگی بن کے اُنکے چہروں پر عیاں ہوتی ہے اُنکی زبان تاثیر کھو دیتی ہے"

اُسنے جھکے سر کو ترچھا کر کے اپنی سرخ آنکھوں سے ایک لمحے کے لئے صبیح کو دیکھا تھا پھر سابقہ پوزیشن میں سر گرا دیا

"یہ تمہارے دل کی نرمی ہے جو اتنا سوچتے ہو اور دل کی فلیکسیبیلیٹی دل کو زندہ رکھتی ہے, ایسے دل جتنی بھی چوٹ کھائیں جتنی بھی کھینچا تانی کی جائے ریکور کر جاتے ہیں۔۔۔

اور جانتے ہو نرم دل رکھنے والے اللہ کو کس قدر اچھے لگتے ہیں" وہ دھیمی آواز میں بول رہی تھی

"تم بہت خوش قسمت ہو جاذب داؤد کیونکہ اللہ تمہارے دل کو پسند کرتا کرتا ہے"

وہ اب اپنی ہتھلیوں سے آنکھوں کو دبا رہا تھا, شاید اذیت کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"صبیح نے نرمی سے اُسکا ہاتھ تھاما" مت کرو۔۔۔

اور اب کے جاذب نے بڑی حیرت سے اُسے دیکھا تھا نا جانے ایسا کیا تھا اُسکے لمس میں کہ جاذب داؤد کا دل بڑی رفتار سے ڈھڑکا تھا

پتہ ہے جاذب ہم اس دنیا میں پرفیکٹ لائف گزارنے نہیں آئے۔۔۔ ہم اپنی اپنی مشکلوں۔۔ اپنی اپنی آسانیوں کے ساتھ دنیا میں اُتارے گئے ہیں

ہم یہاں منتخب کردہ راستوں کے مسافر ہیں

تم۔۔۔

میں۔۔۔

ہم سب۔۔۔

وہ اب رو نہیں رہا تھا بس خاموشی سے اُسے سن رہا تھا یونہی سر جھکائے زمین کو تکتا۔۔۔

کچھ دیر وہاں پانی کے شور کے علاوہ دوسری کوئی آواز نہیں تھی پھر جاذب کی آواز اُسکی سماعت سے ٹکرائی تھی

میں سمجھتا تھا صبح اکبر صرف دل دکھانا جانتی ہے۔۔۔اُسکے پاس محض کانٹے ہیں۔۔۔زبان نہیں" انگارہ لیے پھرتی ہے مگر آج جانا کہ مرہم کے الفاظ کا جو ذخیرہ صبیح اکبر کے پاس ہے وہ خزانہ دنیا کی کوئی دوسری لڑکی نہیں رکھتی۔۔۔

تم وہ لڑکی ہو جو لفظوں کے معاملے میں بے حد سفاک ہے۔۔۔اور تم ہی ہو جو لفظوں میں سندل سی خشبور کھتی ہے۔۔۔

تم بڑی انتہا پسند لڑکی ہو صبیح اکبر۔۔۔

تمہارے الفاظ گھائل بھی کرتے ہیں قائل بھی۔۔۔

تمہارے لفظ بہت گہرائی تک اثر کرتے ہیں۔۔۔اندر کہیں۔۔وہ بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھتا بولا

.اور وہ۔۔۔۔وہ بنا پلکیں جھپکائے بڑی بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی تھی

اور پھر جب وہ دو دلوں کو ملانا چاہتا ہے"

تو وہ دلوں کے مابین سکوت کو توڑتا ہے

پھر دو دل ایک سمت میں رواں دواں ہوتے ہیں

اگر جو وہ تمہارے لئے ہے تو وقت ہو یا فاصلہ

جدا نہیں کر سکتا

یہ لکھا جا چکا ہے

دنیا کی تخلیق سے قبل وہ دل تمہارے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے

تمہاری روح ازل سے ملاپ کی منتظر ہے

"ملنا مقدر میں طے ہے پر تب جب وہ چاہے۔۔۔

کوٹ شانے پر گرائے دایاں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اب وہ اُسکی نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا

اور چلتے چلتے اُسنے ایک بار پھر اپنی ڈھڑکن محسوس کرنا چاہی۔۔۔ہاتھ دل پر رکھا

تیز بہت تیز تھی ڈھڑکن۔۔۔کیوں تھی۔۔۔وہ دنگ تھا

☆☆☆☆

ٹوسٹر سے بریڈ نکال کر وہ چیز آملیٹ پلیٹ میں رکھ رہا تھا جب شیلف ٹاپ پر پڑا اُسکا فون تھرتھرایا

ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کر کے وہ پلٹا اور اُسی عجلت سے فون کان اور کندھے کے بیچ پھنسا کر "ہیلو" کہتا اُبلتی ہوئی چائے کو مگ میں اُنڈلنے لگا

ہاؤ آر یو مسٹر مہر؟" دوسری جانب سے بھاری پُر اسرار آواز اُسکی سماعت سے ٹکرا کر اُسے ٹھٹھکنے پر" مجبور کر گئی

اُسنے چائے کا مگ وہیں چھوڑ کر گردن سیدھی کی

ایک لمحے کے لئے فون کان سے ہٹا کر نگاہ سکرین پر موجود نمبر پر ڈالی جو غیر شناسا ہونے ساتھ عجیب بھی تھا" کون ہے؟" اُس نے پوچھا

جان پہچان بڑھا کر کیا کریں گے جناب۔۔۔"

آپ کے لئے ایک تحفہ بھجوایا ہے جو آپکے اپارٹمنٹ کے باہر آپکی دید کا منتظر ہے" وہ اُسی طرح ایک ہاتھ سے فون پکڑے تیزی سے چلتا اوپن کچن سے باہر آیا اب وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا دروازہ کھول رہا تھا

جہاں اُسکی نظر فرش پر پڑے سیاہ انویلپ پر گئی جھک کر لفافہ اُٹھایا

امید ہے آپ اس سے مستفید ہونگے اور صحیح وقت پر اسکا استعمال کریں گے" رابطہ منقطع ہو چکا تھا وہ" دروازہ بند کر کے کومن روم میں واپس آیا فون صوفے پر رکھ کے لفافہ اُلٹ پلٹ کر دیکھا

جہاں نہ کسی کا نام تھا نا پتہ۔

چند سیکنڈ وہ یونہی پُر سوچ نظروں سے لفافے کو دیکھتا رہا پھر لفافہ کھولا جس میں فلیش ڈرائیو تھی اور اُسکے ساتھ چسپاں ایک کاغذ

اُسنے تہہ شدہ کاغذ کو اَن فولڈ کیا

"آپ جیسے ایماندار صحافی تک سچ پہنچانا میری ذمہ داری تھی جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا آپ کا فرض ہے"

اُسنے لفافہ ایک طرف پھینک کر ڈرائیو لیپ ٹاپ میں لگائی

سکرین پر چلتے مناظر دیکھ اور سُن کر وہ دنگ رہ گیا تھا

آخری چند سیکینڈ کی ویڈیو دیکھنے کے بعد اُسنے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر تالی بجانے والے انداز میں مارا" آئی نیو اِٹ۔۔۔"لبوں پر مسکراہٹ چھائی

میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں اِسے کب کہاں اور کیسے یوز کرنا ہے

"اب کریں گے فیس ٹو فیس بات۔۔۔مین ٹو مین ٹاک"

☆☆☆☆

(ماضی)

آدھے گھنٹے تک وہ یہاں پہنچ جائے گی کیا تم نے اُسکی رپورٹ دیکھی؟" حر سے بات کر کے وقت" متعین کرنے بعد وہ براق سے پوچھ رہیں تھی

.میں نے کیس ہسٹری سٹڈی کی ہے جسکے مطابق وہ بچپن میں پی ٹی ایس ڈی کا شکار بھی رہی تھی"

"کیا اُس نے تم سے کسی ٹروما یا ناخوشگوار حادثے کا ذکر کیا؟

نہیں۔۔ کبھی نہیں" رخشندہ نے سوچتے ہوئے جواب دیا"

ہمم لیکن اُس دن جو اُسکی کنڈیشن تھی اور جس طرح وہ ری ایکٹ کر رہی تھی"

i think she is re living again that traumatic event

باقی سارے واقعات اور ایشوز اُسی ٹروما سے جڑے ہیں

سب سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے رخشندہ کہ وہ نائٹ میئرز نہیں دیکھ رہی۔۔۔ وہ کھلی آنکھوں سے ,لاشعور میں چلی جاتی ہے وہ روشنی میں خود پر اندھیرا اُترتا محسوس کرتی ہے

"ساتھ ہی اُسکا کلاسٹروفوبیا بھی شدت اختیار کر رہا ہے

مگر وہ تو واپس جانے کی بات کر رہی تھی" رخشندہ فکر مند ہوئیں"

میں خود کرونگا بات۔۔۔کنوینس کرنے کی کوشش کرونگا اُسے

اُسکی مینٹل اِلنس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا" براق نے فائل کو بند کر کے چشمہ اُتار کر کہا

میں بھی اُسے سمجھاؤنگی امید ہے وہ مان جائے گی اور اگر وہ نہیں مانتی تو اُسکی فیملی کو انولو کرنا پڑے گا"

.ہمم ہمم۔۔۔"براق نے سر ہلایا"

☆☆☆☆

اندر داخل ہوتے ہی اُسے رخشندہ کا مسکراتا چہرہ دکھائی دیا" کیسا محسوس کر رہی ہو اب تم؟" اُسنے پوچھا

کچھ بھی محسوس نہیں کر پا رہی یہی میرا سب سے بڑا مسئلہ ہے" اُسنے جیسے بے بسی سے کہا"

رخشندہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھی تھی" کوئی بھی سوال بغیر جواب کے وجود میں نہیں آتا, مسئلہ ہے تو اُسکا حل بھی ہو گا"

آپ اتنی اچھی کیوں ہیں؟" وہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی تھی رخشندہ تھی ہی ایسی اور براق وہ بھی"
۔۔۔بعض اوقات وہ دونوں اُسے کسی دوسری دنیا کی مخلوق لگتے تھے

یہ براق سے پوچھو وہ بتائے گا میں کتنی بری ہوں۔۔۔ میری خامیوں کا ایک ناختم ہونے والا کتابچہ ہے" اُس کے پاس "رخشندہ کے جواب پر اُسکی مسکراہٹ گہری ہوئی

آپ دونوں کی زرا نہیں بنتی پھر بھی ساتھ ہیں" وہ ہنستی ہوئی کہہ رہی تھی"

نہیں حُر ہم دونوں کو ایک دوسرے سے محبت ہے اس لئے ہم ساتھ ہیں" وہ براق کا تصور کرتی کہہ رہی تھیں "ہم ایک دوسرے کو کمپلیمنٹ کرتے ہیں, یہ جو ہماری چھوٹی موٹی تکرار کے مناظر تم دیکھتی ہو نا یہ ایک دوسرے کی اداسی دور کرنے اور دل بہلانے کے لئے کرتے ہیں, حالانکہ ہم نے کبھی ایک دوسرے پر ظاہر نہیں کیا مگر کچھ باتیں بِن کہے سمجھ لی جاتی ہیں اور یہی محبت ہے"

ڈاکٹر براق بہت خوش قسمت ہیں جو آپ اُنکو ملی" وہ رشک سے کہہ رہی تھی"

"نہیں! میں خوش نصیب ہوں جو براق مجھے ملا۔۔۔"

واہ بیگم۔۔۔ یہ بات مجھ سے کبھی کہی نہیں تم نے" اندرونی گلاس ڈور بند کرتے ڈاکٹر براق نے" مداخلت کی وہ حُر کو رخشندہ کے ساتھ دیکھ کر باہر کی طرف آئے تھے

تم خود ہی تو کہتے ہو کہ میں کچھ نہ بھی بولو تو میری آنکھیں سب بتا دیتی ہیں۔۔۔ مجھے لگا تم نے پڑھ لیا" "ہو گا یہ بھی۔۔۔

رخشندہ کے جواب پر حُر قہقہہ لگا کر ہنسی تھی

آپ دونوں پھر سے شروع مت ہوں پلیز۔۔۔" وہ ہنسی روکتی بولی"

رخشندہ نے اُسکا کندھا تھتپایا تھا وہ چاہتی تھی کہ حُر بہتر محسوس کرے اور اپنی کوشش میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھیں

اندر چلو بیٹا! تمہاری ٹریمنٹ سے ریلیٹڈ ڈسکشن کرنی ہے, براق نے حُر کو اندر چلنے کا اشارہ کیا

میں جب تک تمہارے لئے کیک بیک کرتی ہوں" رخشندہ کہتی ہوئی کلینک ایریا سے نکل کر ساتھ ملحقہ پینٹ ہاؤس کی جانب چل دی جو اُنکی اور براق کی ملکیت تھا.

ڈاکٹر براق اور حراب آمنے سامنے بیٹھے تھے اُسے فضا میں یکدم گھٹن سی محسوس ہوئی تھی

کیا میں یہ گلاس ونڈو کھول سکتی ہوں؟" وہ دیوار کے بیچوں بیچ پھیلے چھوڑے گلاس ونڈو کی طرف" اشارہ کرتی پوچھ رہی تھی

" بلکل کھول سکتی ہو۔۔۔"

اُنکی اجازت ملتے ہی وہ لمحے کی تاخیر کے بنا ونڈو کی طرف قدم بڑھا گئی

شیشے دور ہوتے ہی آسمان مزید واضح ہوا تھا اُسنے آسمان کی جانب دیکھ کر ہوا میں سانس خرج کی پھر پلٹی اور واپس کرسی پر جا بیٹھی

اب وجہ بھی بتاؤ۔۔؟"بُراق نے نگاہ گلاس ونڈو کی طرف کر کے اُسے کھولنے کی وجہ پوچھی"

"مجھے گھٹن ہونے لگتی ہے۔۔۔ آسمان دیکھنا چاہتی تھی بس اس لئے"

"کیوں دیکھنا چاہتی تھی؟"

میں آسمان نہ دیکھوں تو مر جاؤں شاید۔۔۔"اُس نے دھیمی آواز میں کہا"

"ایسا کیوں؟"

مجھے نہیں پتہ۔۔۔ عجیب سی حالت ہونے لگتی ہے ایسا لگتا ہے جسے دل کو کچھ ہو جائے گا۔۔۔یوں" جیسے۔۔۔

وہ اضطرابی کیفیت میں انگلیاں مڑوڑنے لگی

ڈاکٹر براق کی نگاہ اُسکے ہاتھوں پر گئی

"امم۔۔۔ میں کیسے ایکسپلین کروں۔۔۔ میں۔۔۔"

,ٹھیک ہے پریشان مت ہو۔۔ میں نے تو یونہی پوچھ لیا تھا"

بس جو کچھ تم فیل کرتی ہو جس وجہ سے بھی کرتی ہو مجھ سے فرینکلی ڈسکس کرو۔۔۔"ڈاکٹر براق کہہ رہے تھے اور وہ کبھی گلاس ونڈو سے دکھائی دیتے آسمان کو دیکھتی تو کبھی مٹھیاں بند کرنے لگتی

صاف ظاہر تھا وہ خود پر قابو پانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی اور ڈاکٹر براق کی زیرک نگاہوں سے اُسکی ہچکچاہٹ اُسکا اضطراب مخفی نہیں رہ سکا تھا, وہ گھبراہٹ کا شکار تھی۔

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟"

"نہیں"

"میڈیسن لے رہی ہو؟"

نہیں۔۔۔"وہ اب کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں جواب دے رہی تھی"

"تم یہاں اکیلی ہو اور میڈیسن بھی نہیں لے رہی, میں نے سختی سے تمہیں کہا تھا دوا مت چھوڑنا"

"چھوڑی نہیں ہے پر چھوڑنا چاہتی ہوں"

تمہاری کنڈیشن ایسی نہیں ہے, ابھی ہم یہ رسک نہیں لے سکتے۔"

تم پی ٹی ایس ڈی کے زیرِ اثر ہو بعض دفعہ کوئی حادثہ یا غیر معمولی واقع انسان کے ذہن پر گہرے نقوش چھوڑ جاتا ہے جس کے اثرات عائندہ زندگی میں کہیں نہ کہیں کسی نا کسی حصے میں ویسی ہی یا پھر اُس سے ملتی جلتی صو تحال کے پیش آنے پر پیشنٹ کو جھنجھوڑ دیتے ہیں

تم بھی کسی المناک سانحہ کو پھر سے جینے لگی ہو۔۔۔جو زندگی میں کبھی نا کبھی تمہارے ساتھ پیش آیا ہو گا

تمہارے تصورات تمہارا برین یہ چیز ایکسیپٹ کر چکا ہے کہ تم اب بھی وہیں ہو۔۔۔

تم اس وقت دو کیفیات کے زیرِ اثر ہو اور یہ دونوں مل کر تمہیں ایک دوسرے سے نکلنے نہیں دے رہی تمہیں۔

تم بند دروازوں, تاریکی یا گاڑی میں بیٹھنے یا پھر کسی ایسی جگہ جہاں دروازے اور کھڑکیاں نہ ہوں یا بند ہوں جیسا کہ ابھی تم نے کیا۔۔۔

بولتے بولتے ڈاکٹر براق نے حُر پر نگاہ ڈالی

یہ سب نارمل نہیں ہے بلکہ کلاسٹروفوبیا کی وجہ سے ہے اور تم اس سے نکل نہیں پا رہی کیونکہ ایسی" صورتحال میں تمہارے لاشعور میں موجود کوئی پرانا واقع اُبھرنے لگتا ہے اور پوسٹ ٹرامیٹک ڈِس آرڈر کی وجہ سے تمہارا برین یہ مان لیتا ہے کہ تم اُسی واقعے اُسی وقت میں قید ہو

اور پھر تم دوہری مشکل میں مبتلا ہو جاتی ہو

اُس دن بھی تم اسی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی

ایفل ٹاور پر تم نے لوگوں کا ہجوم دیکھا ٹریفک دیکھی اور تمہارے برین نے یقین کر لیا کہ تم اُس ہجوم میں پھنس گئی ہو اور کبھی نکل نہیں سکو گی تم پر کلاسٹروفوبیا کے سیمٹمز اثر انداز ہوئے ٹھیک اُسی لمحے تمہاری میموری میں وہ واقعہ اُبھرا تمہارا دماغ اُس کنڈیشن سے خود کو نکالنے میں ناکام رہا اور تم سینس لیس ہو گئ"

وہ اُسے اُسکی تمام تر اُلجھنوں سے آگاہ کر رہے تھے

تمہارا ٹریٹمنٹ کامیاب اس لئے نہیں ہو پا رہا حُر کیونکہ تم نے مجھ سے باتیں چھپائی ہیں۔

اگر تم اب بھی شیئر کر سکوں تو ہم مل کر بہتر حل نکال سکتے ہیں۔

کیا ہے کوئی ایسا حادثہ کوئی ایسی یاد جو تمہیں خوفزدہ کرتی ہو۔۔۔؟ جسکی وجہ سے تم پی ٹی ایس ڈی کا شکار ہو جسکا ادراک مجھے اب ہوا۔۔۔ اور میں سمجھتا رہا کہ تمہیں محض کلاسٹروفوبیا ہے

کیا ایسا ہے حُر یا میں غلط ہوں؟" براق بہت نرمی سے پوچھ رہے تھے

حُر نے آہستگی سے ہاں میں گردن ہلائی

میں جانتا ہوں کچھ باتیں کچھ یادیں دوہرائی جائیں تو تکلیف بڑھ جاتی ہے لیکن تمہیں خود کو اس سب" سے نکالنے کے لئے یہ تکلیف سہنی ہو گی۔

"کیا تم بتاؤ گی مجھے؟

حُر نے جھکا سر اُٹھا کر گردن موڑی وہ پھر سے آسمان دیکھنے لگی تھی

جی۔۔۔"گردن ہلائی"

"کیا ہوا تھا اور کب۔۔؟"

میں بہت چھوٹی تھی اُس وقت۔۔۔ چھوٹا تو وہ بھی تھا مگر اتنا نہیں۔۔۔ مجھ سے کہیں زیادہ سمجھدار تھا"

"وہ۔۔۔

وہ کون؟"ڈاکٹر براق نے پوچھا"

حزام۔۔۔ حزام داؤد میرے ڈیڈ کے بیسٹ فرینڈ کا بیٹا۔۔۔"

"بہزاد داؤد اور قبطیہ داؤد کا اکلوتا بیٹا

☆☆☆☆

(حال)

آپ کنٹرول روم میں کیا کر رہی ہیں؟"وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوتا بولا"

"آپ کے روم کی فوٹیج دیکھنے آئی ہوں"

سر میں میڈم کو کہہ رہا ہوں کہ آپ کی کمرے کی فوٹیج نہیں ہے یہاں نہ کوئی کیمرہ۔۔۔ کنڑول روم میں بیٹھے گارڈ نے وضاحت دینے کی کوشش کی جسے حزام نے بیچ میں ٹوک دیا" ہاں ٹھیک ہے تم اپنا کام کرو۔۔

"آپ چلیں یہاں سے۔۔"

وہ کھڑی رہی

"چلیں۔۔۔ حر یہاں آپ کو کچھ نہیں ملے گا"

اُسکے اسرار پر وہ نا سمجھی سے اُسے دیکھتی باہر آئی

میرے روم میں کیمرہ ہے یہ کوئی نہیں جانتا بہت پرسنل ہے یہ بتایا تھا آپ کو۔۔۔ پھر کیوں آئی"
"یہاں؟

مجھے لگا کنڑول روم گھر میں لگے باقی کیمروں کی فوٹیج کی طرح آپ کے روم کی فوٹیج بھی ہو گی اس لئے"
"دیکھنے آ گئی۔۔

فوٹیج یہاں ہے" اُبان نے ڈرائیو ہاتھ میں لہرا کر مداخلت کی"

تو یہ جانتا ہے آپ کے روم میں کیمرہ ہے۔۔۔" حُر نے طنز کیا"

"میں سب جانتا ہوں۔۔۔"اُبان نے کالر جھاڑے "لو دکھا دو حزام بھابی کو اس میں۔۔۔"

"بھابی۔۔۔"حُر نے حیرت سے کہا"کون بھابی"

"آپ۔۔۔آپ ہیں نا میری بھابی۔۔۔"

"اور کس نے کہا یہ آپ سے۔۔"

کہنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔پتہ ہے مجھے۔۔۔حزام میرے لئے بھائیوں جیسا ہے بلکہ "جیسا" کیا "بھائی ہے یہ میرا۔۔۔اور بھائی کی بیوی "بھابی

کیا آپ نے مذکر مونث نہیں پڑھے کبھی"چہرے پر حیرت لیے پوچھا"

حزام نے اپنا سر تھاما

میں "ان" مذکر کی "مونث" نہیں ہوں۔۔۔"حزام کی طرف اشارہ کر کے کہا"نیکسٹ ٹائم بھابی" "مت بلانا مجھے

"ابان نے کندھے اُچکائے اور بڑبڑایا" پتہ نہیں کونسی لوغت ایجاد کرنے لگی ہیں اب یہ۔۔۔

حزام نے بات ختم کرنے کی غرض سے ڈرائیو اُبان کے ہاتھ سے پکڑی

. چلیں۔۔۔دیکھ لیں چل کے تاکہ آپ کو تسلی ہو"

کچھ دیر بعد وہ لیپ ٹاپ میں اُسکے کمرے کی حادثے سے کچھ روز قبل کی فوٹیج دیکھ رہی تھی

جہاں کچھ بھی غیر معمولی نہیں تھا حُر نے اضطرابی کیفیت میں پیشانی سہلائی

"ہم کیا کریں گے مسٹر حزام؟" اُسنے گردن موڑ کر پشت پر کھڑے حزام کی جانب دیکھ کر کہا "ہم اُنکے ٹریپ میں پھنستے جا رہے ہیں اور کوشش کے باوجود بھی کچھ کر نہیں پا رہے"

"ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔ معاملات اتنے سیدھے نہیں ہیں وہ جو کوئی بھی ہے بڑی پلاننگ کے ساتھ کر رہا ہے سب کچھ"

"حُر نے سر ہلایا" یہ جو کچھ ہوا ہے مجھے نہیں لگتا کوئی باہر کا بندہ مینشن میں آیا ہو گا۔۔

کیا کہنا چاہ رہی ہیں آپ؟" وہ نا سمجھی سے بولا"

میں نے سارے کیمروں کی فوٹیج دیکھی ہے۔۔ اگر اندر آتا تو باہر بھی جاتا۔۔۔ لیکن کوئی اندر آتا تب۔۔۔" وہ اب کرسی چھوڑ کر اُسکی قریب آتی پُر سوچ نگاہوں سے اُسے دیکھتی کہہ رہی تھی

"آپ کہنا چاہ رہی ہیں کوئی مینشن میں رہ کر سب کر رہا ہے۔۔؟"

بلکل۔۔ کوئی باہر کا اندر آ کے اتنی مہارت سے یہ سب نہیں کر سکتا, آپ کو اور مجھے مزید محتاط رہنے کی ضرورت ہے"

"مگر حُر یہاں سب قابلِ اعتبار ہیں کوئی ایسی حرکت کیسے کر سکتا ہے"

بعض اوقات چیزیں جیسی نظر آتی ہیں ویسی ہوتی نہیں۔۔۔ہر منظر کے پیچھے ایک بیک سٹوری ہوتی" ہے۔ ہمیں ڈیزاسٹر ہوٹل کے روم تک پہنچانے والا اور آپ کے روم کے اے سی میں پوئزن شامل "کروانے کے پیچھے ایک ہی شخص کا ہاتھ لگتا ہے مجھے

اگر یہ سارے حادثات لنکڈ ہیں تو پھر۔۔۔"

۔

پھر کیا؟"حُر نے استہفامیہ ابرو اُچکائی"

پھر فوری نکاح کی خبر اور اِسکے پیچھے کی وجوہات زیادہ دیر تک پوشیدہ نہیں رہ سکتی"حزام نے سوچتے" ہوئے کہا

"اگر وہ یہ کرنا چاہتا تو اب تک کر چکا ہوتا۔۔۔"

دشمن کو اتنا انڈر اسٹیمیٹ نہیں کرنا چاہیئے"

محترمہ۔۔

اگر وہ یہ سب کر سکتا ہے تو سوچیں ہوٹل روم میں ہمیں بند کر کے اتنا بڑا پلان بنا کر وہ خالی ہاتھ رہا ہو گا۔۔۔؟

اگر وہ اب تک خاموش ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اُسکے پاس ایک گولڈن کارڈ ہے۔۔۔ جسے وہ سب سے آخر میں استعمال کرے گا"

اور آپ کے مطابق وہ گولڈن کارڈ ہمارا نکاح ہو سکتا ہے۔۔۔؟ وہ متفکر سی کہہ رہی تھی"

"ہو سکتا ہے۔۔۔ بکل ہو سکتا ہے"

"اگر ایسا کچھ ہوا تو ہم کیا کریں گے۔۔۔ اتنی بڑی قربانی دینے کے بعد بھی اگر سیکنڈل بنا تو۔۔۔"

"میں دیکھ لونگا۔۔"

اگر اُس نے ثابت کر دیا کہ نکاح بعد میں ہوا تھا پہلے نہیں تب۔۔۔؟" وہ مطمئن نہیں ہوئی تھی"

"تب بھی آپ کی عزت پر کوئی حرف نہیں آنے دونگا۔۔۔"

اُسنے حُر کے کندھے پر ہاتھ رکھ یقین دلانا چاہا

اُسنے بے بڑی حیرت سے اپنے شانے پر حزام کے ہاتھ کو دیکھا

ڈونٹ وری۔۔" وہ بولا تھا"

حُر کی نگاہ اپنے شانے سے اُسکے چہرے پر گئی

حزام نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

اُسکے لمس میں کچھ تھا کچھ الگ سا۔۔۔

جسے حُر نے شدت سے محسوس کیا تھا

کیا تھا۔۔۔"دماغ نے سوال داغا۔۔وہ سوچنے لگی"

کیا کچھ نہیں تھا اُسکی ہتھیلی کی حدت میں۔۔۔نرمی اپنائیت کا احساس۔۔۔دل نے جواب دیا"

.چند سیکنڈز کی بات تھی مگر وہ اُسکے لمس میں پوشیدہ اپنائیت اور نرمی کو محسوس کر گئ تھی

☆☆☆

اُس وقت باسکٹ بال کے کورٹ میں چاروں جانب مدھم سفید روشنی دھوئے کی ماند پھیلتی دکھائی دیتی تھی کورٹ کے سیاہ فرش پر سفید لکیریں خاصی روشن تھی بائیں جانب اوپر نیچے لمبی سڑھیاں موجود تھیں جو غالبًا وہاں میچ دیکھنے والوں کے لئے بنائی گئی ہو نگی

باکسٹ بال کے گول ایریا کے بلکل سامنے کی اونچی دیور کے وسط پر بڑے بڑے سیاہ اور سرخ

حروف میں

"پلے"

بٹ ڈونٹ پلے وِد داؤدز" لکھا تھا"

وہ کچھ دیر پہلے ہی داؤد مینشن کے ان دوڑ باکسٹ بال کورٹ میں آیا تھا

لوز سیاہ ٹراؤزر اور سیاہ آدھی آستین والی شرٹ پہنے نا جانے کتنی دیر سے بال زمین پر مار رہا تھا جو ردِ عمل کے باعث واپس اوچھل کر اُسکی ہتھیلی سے ٹکراتی اور وہ پوری قوت سے اُسے فرش پر پٹختا پھر یکدم دوڑ کر ہاتھ فضا میں بلند کرتا اور بال نیٹ رنگ میں گھومتی نیچے گرتی۔

وہاں دور دور تک بال کے فرش پر گرنے کی آواز کے علاوہ جو دوسری محسوس کی جانے والی آواز تھی وہ حزام داؤد کی سانسوں کی تھی

بال کو زمین میں مار کر اُسنے دوڑتے ہوئے ایک اور گول کیا تو پشت پر تالی کی آواز گونجی۔۔۔

"گول حزام چاچو کریں اور مِس ہو۔۔۔ امپوسیبل"

پیچھے کھڑا جاذب داؤد اُسے سراہ رہا تھا جو چند منٹ پہلے ہی وہاں آیا تھا

"بہت دنوں بعد آئے ہیں۔۔ میں تو سمجھا تھا آپ باکسٹ بال کھیلنا چھوڑ چُکے ہیں"

چھوڑی نہیں ہے تمہیں موقع دیا تھا پریکٹس کا" وہ پھولی سانسوں کے بیچ بولا"

ایک دن آئے گا جب میں آپ کو ہرا دونگا" جاذب کورٹ کے اندر آتا بولا"

میری جان وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔۔۔اور اگر آیا تو تم سے ہار کر خوشی ہو گی مجھے۔۔۔"

مگر جیتنے کے لئے تمہیں مجھے ہرانا ہو گا" وہ بال اُسکی طرف اُچھالتا مستفسر تھا

اب بال جاذب کی ہتھیلیوں سے مس کرتی فرش پر ٹکرانے لگی تھی

ایک بات پوچھوں چاچو۔۔۔"وہ بال اُسکی طرف پھینکتا بولا"

پوچھو۔۔"حزام نے رخ موڑ کر گول کرتے ہوئے کہا"

"سارے ایشوز ختم ہونے پر کیا آپ اور وہ۔۔۔ساتھ نہیں رہیں گے ؟"

وہ کون۔۔۔"اُسنے پیشانی پر آیا پسینہ صاف کیا تھا"

وزیر اعظم صاحبہ۔۔۔"جاذب کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ حُر کو کس نام سے پکارے"

"حزام کا گول کرتا ہاتھ تھما تھا"اِٹس ٹو پرسنل جاذب۔۔

"آئی نو چاچو۔۔۔بٹ آئی تھنک شی لائیکس سم ون۔۔۔اینڈ مے بی شی لائیکس یو۔۔"

واٹ۔۔۔"وہ حیرت سے پلٹا تھا بال ہاتھ سے چھوٹی تھی"

چند سیکنڈ اُسنے جاذب کو بے یقینی سے دیکھا اور پھر قہقہہ بلند ہوا

"کیا؟؟۔۔۔"جاذب کو اُسکے یوں ہسنے پر تعجب ہوا ابرو اُٹھا کر قدرے خفگی سے بولا "کیا۔۔"

یعنی تم کہنا چاہ رہے ہو "حر مجھ سے۔۔۔"

"آ۔۔۔وہ مجھے پسند کرتی ہے

"بلکل یہی کہنا چاہتا ہوں"

"دنیا یہاں سے وہاں ہو سکتی ہے لیکن حُر محتشم کو حزام داؤد سے محبت۔۔۔"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

اور کیوں نہیں ہو سکتی انہیں آپ سے محبت؟"وہ ابرو اُچکائے مستفسر تھا "

حر اور محبت۔۔۔دو الگ چیزیں ہیں بلکل مخالف۔۔"

یعنی حُر جیسی لڑکی اور محبت وہ بھی اپنے بدترین حریف سے۔۔۔

سننے میں ہی عجیب لگتا ہے "نہیں۔۔؟

اُسکے استہفامیہ بھنویں اُٹھانے پر حاذب نے اُسے گھورا تھا

"اتنی بھی عجیب بات نہیں ہے یہ ویسے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔لمبا کھینچا"تم کو کیوں لگا کہ وہ مجھے پسند کرتی ہے؟"

"آپ نے اُنکی گولڈ بریسلیٹ دیکھی ہے جو وہ ہر وقت پہنے رکھتی ہیں؟"

ہاں دیکھی ہے۔۔۔تو۔۔؟"وہ ایکدم سنجیدہ ہوا تھا مسکراہٹ سمٹی تھی ٹراؤزر کی جیب سے ٹشو نکال" کرماتھے کا پسینہ صاف کیا مدھم روشنی ایکدم سے آنکھوں کو چبھی تھی بلکل ویسے ہی جیسے اُسکی بریسلٹ کی چمک آنکھوں میں چبھتی تھی

اور کیا لکھا ہے اُس پر؟"جاذب نے پوچھا تھا"

کیا لکھا ہے۔۔۔؟"وہ انجان بنا"

"اچ۔۔۔"

"تو۔۔۔؟"

"تو آپ کو سمجھنا چاہیئے ناں۔۔"

اس میں سمجھنے والی کیا بات ہے۔۔۔"اچ"سے حُر۔۔۔"حزام نے کندھے اُچکا کر کہا"

غلط۔۔۔"آپ نے وہ بریسلیٹ غور سے نہیں دیکھی۔۔۔"

اُس میں ایک نہیں دو حروف ہیں"جاذب کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی

"اب کے حزام کو جھٹکا لگا تھا" دو ہوں یا آٹھ تم اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو

آپ کی مشکل آسان کر رہا ہوں۔۔۔ لیکن آپ نہیں چاہتے تو نو پرابلم۔۔۔" جاذب نے آنکھیں گھمائیں

حزام نے تیوری چڑھائی "اگر اتنا بغور مشاہدہ کر چکے ہو تو بتا بھی دو۔۔۔" وہ متجسس ہوا تھا اور حیران بھی کہ وہ اتنی باریکی سے وہ حروف کیوں نہیں دیکھ سکا جو جاذب نے دیکھ لیے تھے

نہیں"۔۔ اُس نے گردن نفی میں ہلائی "سب کچھ میں ہی بتاؤں کیا۔۔۔ آپ خود بھی دیکھیں" "۔۔۔ آنکھیں زرا کُھلی رکھیں۔۔۔

اوکے مت بتاؤ۔۔۔ ہو کیئرز" (پرواہ کسے ہے) اُسنے کندھے اُچکائے"

سوچ لیں۔۔۔ بڑا نقصان ہو جائے گا۔۔۔"

خالی ہاتھ رہ جائے گے اور۔۔۔

"اور۔۔۔؟"

"بڑھاپے میں بھی محبت نصیب نہیں ہو گی آپ کو۔۔۔"

بوڑھے ہو گے تم۔۔۔ تمہارا باپ۔۔۔۔"

"سیدھی طرح بتاتے ہو یا لگاؤں دو۔۔۔"

میرے باپ سے جا کے پوچھ لیں بہت اچھی ٹپس دیں گے۔۔۔ آئے روز کسی نا کسی لڑکی کے ساتھ" ہوتے ہیں۔۔۔ وہ بھی "بڑھاپے" میں۔۔۔ اُسنے زور دے کر کہا "وہ زیادہ اچھی طرح گائیڈ کریں گے "آپ کو۔۔

شرم کرو احسان فراموش۔۔۔ بچپن میں تمہیں اے فار ایپل اور بی بال تمہارے باپ سکھایا تھا؟

تمہیں باسکٹ بال کا چیمپیئن تمہارے باپ نے بنایا یا میں نے۔۔۔

"آج میری باری آئی تو یوں نگاہیں پھیر رہے ہو

ہاں ہاں۔۔۔ زیادہ احسان گنوانے کی ضرورت نہیں محبت کے امتحان و اظہار کی تیاری کرو اکے" سارے احسان اُتار دونگا آپ کے۔۔

جاذب داؤد کسی کا احسان نہیں رکھتا" وہ ہاتھ جھلا کر کہہ رہا تھا

کیسی محبت اور کونسی محبت۔۔۔" وہ بوکھلایا"

نا کیا کریں یار چاچو۔۔۔ بچہ ہوں پر اتنا بھی نہیں۔۔۔ اب اگر "وہ" اچھی لگ ہی گئی ہیں تو ڈنکے کی" چوٹ پر کہیں ناں۔۔۔

"کچھ دیر کے لئے سیاست کو سائیڈ پر کر دیں

جاذب۔۔۔"وہ قدرے سنجیدگی سے بولا تھا"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے بتاتا ہوں, آپ تو مائنڈ ہی کر گئے"

"ہمم بولو جلدی وقت ضائع مت کرو"

"پہلا طالبِ علم دیکھا ہے جو امتحان دینے کو بے تاب ہے"

جاذب۔۔۔"وہ ہاتھ کا مکہ بناتا بولا"

اوکے اوکے۔۔"اُسنے ہاتھ کھڑے کیے پھر کہنے لگا"

اُنکی بریسلٹ پر ایچ لکھا ہے مگر اُسکے ساتھ کچھ اور بھی لکھا ہے غیر واضح پر گہرا۔۔۔"

"اور وہ حرف آپ کو مشکل میں ڈال سکتا ہے۔۔

"حزام نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا"کیسی مشکل میں۔۔

اگر ایچ سے حُر کا نام ہے تو دوسرا حرف اُنکے کسی۔۔۔۔"اُسنے دانستہ بات ادھوری چھوڑی"

اور اُسکے ادھورے جملے پر حزام کا دل ڈوب کر اُبھرا تھا

وہ بریسلٹ بہت یونیک ہے اُس میں دو لینگویج کے حروف کھُودے ہیں ایک انگریزی اور دوسرا" فرینچ۔۔۔

انگریزی میں ایچ اور۔۔۔

اور دوسرا۔۔۔؟"وہ متجسس ہوا تھا"

وہ دوسرا حرف آپ کو اپنی ایفرڈ سے ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔میں آپ کی اتنی ہی مدد کر سکتا ہوں"لبوں پر" مسکراہٹ پھیلی۔۔۔

آپ صرف مجھے تیاری کرواتے تھے ایگزامز دینے میں خود جاتا تھا۔۔۔تو۔۔اُسنے کندھے اُچکا کر" "گردن کو خم دیا"حساب برابر چاچو۔۔۔

حزام نے نگاہیں ترچھی کیں اور ناچاہتے ہوئے بھی جاذب کے انداز پر اُسکے لبوں پر تبسم بکھرا تھا"

میں تمہیں پاس ہونے کے لئے ٹپس بھی دیتا تھا بھول گئے کیا"وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا تھا۔" درحقیقت وہ اُس بریسلٹ کو بھولنا چاہتا تھا ہمیشہ کے لئے۔۔۔مگر جاذب کی باتوں نے اُسے متجسس کر دیا تھا

"ہاں تو میں بھی ٹپس دیتا ہوں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔کیا کرنا ہو گا مجھے؟"

پہلے آپ نے اُنکا ہاتھ پکڑنا ہے نگاہ کلائی پر بلکل نہیں پڑنی چاہیئے ورنہ اُنہیں شک ہو سکتا ہے کہ آپ" کیا تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

"پھر۔۔؟"

آپ نے اُنکی آنکھوں میں دیکھنا ہے۔۔اُنکا مائنڈ ڈائی ورڈ کرنا ہے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"وہ کسی" انسٹرکٹر کی طرح بتانے لگا

آنکھوں میں کیوں۔۔۔حزام کے ذہن میں اُسکی آنکھیں اُبھری تھیں"

کہیں اور نہیں دیکھ سکتے کیا؟بالوں کو۔۔دائیں بائیں۔۔یہاں وہاں۔۔۔اطراف میں۔۔؟"وہ ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ رہا تھا

"آنکھوں میں دیکھنے سے وہ کنفیوز ہونگی فوکس نہیں کر پائے گی کسی چیز پر اور تب آپ۔۔۔"

ایک منٹ۔۔!حزام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اُسے مزید کہنے سے روکا"پہلے یہ بتاؤ تم کتنی لڑکیوں کی" "آنکھوں میں جھانک چکے ہو۔۔۔؟

توبہ کریں۔۔۔"جاذب نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔"ویمن سائیکالوجی بھی کسی چیز نام ہے جس" "سے آپ شاید ناواقف ہیں۔۔۔

حزام نے ابرو سمیٹے آنکھیں چندھی کیں "تمہیں عورتوں کی نفسیات میں اتنی دلچسپی کب سے ہونے
"لگی؟

آپ ایسے کریں چاچو۔۔۔رہنے دیں آپ کے بس کی بات نہیں۔۔۔وہ چڑ کے بولا "ویسے بھی میں "
نالائق بچوں کو کلاسسز نہیں دیتا" ہاتھ کھڑے کیے "شکی انسان۔۔۔" بڑبڑایا

"پھر فرش پر جھک کر بال اُٹھائی اور حزام کی طرف اُچھالی "پریکٹس کریں اشدت ضرورت ہے

وہ کہہ کر کوٹ سے باہر جانے لگا پھر رک کر پلٹا

"!چاچو۔۔۔"

حزام نے گردن گھما کر دیکھا

"میری باتوں پر غور کیجیئے گا"

وہ کہہ کر چلا گیا مگر حزام کے لئے پریکٹس کرنا محال ہوا

ایچ۔۔۔اُسکی بریسلٹ پر ایچ تھا جو۔۔۔مگر وہ فرینچ ورڈ۔۔۔وہ بال زمین پر پٹختا سوچنے لگا"

اچانک ذہن میں جھماکا ہوا

کہیں وہ اُس شخص کو پسند تو نہیں کرتی جسے میں نے۔۔۔"ایک خیال آیا تھا جسے وہ فوراً جھٹک گیا"

اگر ایسا کچھ تھا بھی تو وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔وہ بات جو اُسے برسوں سے پریشان کر رہی تھی جس سے آج تک نظریں چرا رہا تھا وہ جاذب لمحوں میں اُس پر عیاں کر گیا تھا

تو کیا واقعی وہ اُسے پسند۔۔۔۔"اسکے آگے وہ مزید سوچ نہیں سکا تھا"

ناچاہتے ہوئے بھی اُسکا تنفس تیز ہوا اور ساتھ ہی بال کی زمین پر پٹخے جانے کی آواز شدید ہوئی تھی۔

تب ہی تیز تیز قدموں سے چلتی وہ عین اُسکے سامنے آئی "صبیح آئی تھی یہاں؟"سیدھا سوال پوچھا

وہ جو پہلے ہی سر جھکائے غصہ ضبط کر رہا تھا اُسکے جارحانہ استفسار پر بال دور پٹخی تو چند سیکنڈز بعد گہرا سناٹا چھایا

پیشانی پر پسینے کی ننھی بوندیں اب بھی موجود تھی

وہ دو قدم کا فاصلہ طے کر کے اُسکے قریب آیا بلب کی روشنی اُسکے چہرے پر پڑی تو حُر کو اُسکی اُنکھیں بے حد سرخ معلوم ہوئیں چہرے کی رنگت میں بھی کافی حد تک سرخی گھولی ہوئی تھی

آئی تھی۔۔۔اُسے اندر آنے اور آپ سے ملنے سے ہی نے روکا تھا۔۔۔اینی پرابلم؟"اُسکی آواز نے "سکوت میں خلل برپا کیا تھا انداز ایسا تھا جیسے "بس یہی سننا چاہتی تھی

آپ کون ہوتے ہیں اُسے روکنے والے۔۔۔کیوں اُسے واپس بھیجا۔۔۔کیوں نہیں ملنے دیا مجھ " سے؟"حُر کی آواز کورٹ میں گھونجی تھی

میں باتیں دوہرانے کا عادی نہیں۔۔۔ کہہ چکا ہوں آپ نافلحال باہر جائیں گی نہ کسی باہر والے سے "
ملیں گی" دوٹوک جواب آیا

"وہ بھانجی ہے میری۔۔۔ کوئی سٹرینجر نہیں۔۔۔ آپ کیسے روک سکتے ہیں اُسے۔۔۔"

یہ میرا گھر ہے کچھ بھی کر سکتا ہوں" سرخ نگاہیں مزید سرخ ہوئیں"

گھر آپ کا ہی ہے لیکن میں آپ کی پابند ہر گز نہیں۔۔۔ تو آپ میری فیملی سے دور رہیں"

خاص طور پر صبیح اور صائم سے۔۔۔

میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں لیکن اُن دونوں کی تکلیف قطعاً نہیں, سمجھے آپ" وہ شدید طیش کے
عالم میں کہہ رہی تھی

آپ میری بات اگنور نہیں کر سکتی" اُسنے بھی تنبیہ کی"

میں بہت کچھ کر سکتی ہوں حزام داؤد۔۔۔ وہ سب۔۔۔ جہاں آپ کی سوچ بھی نہ پہنچے "

جس طرح سے آپ نے صبیح کو واپس بھیجا ہے اُس سے بہتر الفاظ کا چناؤ کر کے اُسے یہاں آنے کا
"کہیں۔۔۔

"بھول ہے آپ کی۔۔ میں ایسا کچھ نہیں کرونگا"

دل آپ نے دکھایا ہے تو معافی بھی آپ ہی مانگیں گے۔۔۔"لہجہ مدھم تھا مگر کاٹ برقرار تھی"

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"باور کروایا"

"ہر بار آپ دل دکھا کر پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔۔۔"

اور اُسکے جملے پر حزام کی نگاہوں نے بے ساختگی سے اُسکے چہرے کو چھوا تھا

اس بار آپ کو گلٹی ہونا پڑے گا۔۔۔ آپ اُسے یہاں لائیں گے۔۔۔اور اگر آپ ایسا نہیں کریں گے "
"تو۔۔۔

تو۔۔۔؟"حزام نے ابرو اُٹھائی"

میں بغیر کسی بات کی پروا کیے میڈیا کو بتا دونگی کہ پیرس کی لفٹ میں ہونے والا حادثہ اتفاق نہیں تھا"
"بلکہ اُسکے پیچھے آپ کا ہاتھ تھا

"آپ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"

میں کہونگی دی گریٹ حزام داؤد نے اپنی بیوی کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی۔۔۔یہ جانتے ہوئے"
بھی کہ میں۔۔۔۔"وہ کہتے کہتے رک گئی تھی

آپ یہ سب۔۔۔"اُسنے کچھ کہنا چاہا مگر وہ اَن سنی کرتی پھر سے کہنے لگی"

میں یہ سب کر سکتی ہوں۔۔۔مجھے انڈر اسٹیمیٹ مت کریں مسٹر حزام۔۔۔"وہ انگشتِ شہادت اُٹھا کر بولی

حزام کی رگیں تنی تھیں

کال ہر۔۔۔"وہ دوٹوک انداز میں بولی,لہجہ مستحکم تھا"

اُسکے انداز اور قطعی لہجے پر حزام کو برفیلے پہاڑ پر کھڑی ڈری سہمی اُسکے کوٹ کا کونا تھامتی بچی یاد آئی ۔۔۔جو سامنے کھڑی اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اُسے وارن کرتی لڑکی سے یکسر مختلف تھی

"میں آپ کے حکم کا پابند نہیں ہوں۔۔۔سن لیں۔۔۔اور یاد رکھیں یہ بات۔۔۔"

"میں بھی آپکی ملازم نہیں ہوں جو آپ کا حکم بجالائے۔۔۔"

میں اپنی مرضی امپوز نہیں کر رہا آپ پر۔۔آپ کی سیکیورٹی کا خیال کرتے ہوئے یہ سب کرنا پڑا۔۔۔"ناجانے کیوں مگر وہ وضاحت دے گیا

یہ ساری چیزیں میں بھی سمجھتی ہوں۔۔۔کوئی چھوٹی ناسمجھ بچی نہیں ہوں,جانتی ہوں حالات کس قدر نازک ہیں مگر سیکیورٹی کے نام آپ میرے فیملی ممبرز کے ساتھ ایسا رویہ رکھیں یہ ناقابلِ برداشت ہے میرے لئے اور میں۔۔۔"

اور اس لئے آپ مجھے ڈرائیں گی دھمکائیں گی میڈیا کے ہاتھوں ذلیل کروائیں گی۔۔۔یہی ناں۔۔۔"وہ اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے بولا تھا

"یہ سب تو آپ کرتے ہیں آپ کا طریقہ کار ہے یہ میرا نہیں۔۔۔"

بجا فرمایا! آپ تو سیدھا ایکشن لیتی ہیں۔۔۔آپ کو کسی کی ریپوٹیشن کا کیا خیال"اُسنے چبا چبا کر طنز کیا"

"آپ۔۔۔۔"

حزام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اُسے مزید کچھ بھی کہنے سے روکا تھا

آجائے گی وہ آپ سے ملنے۔۔۔رئیس لے آئے گا اُسے یہاں"غصے کے باوجود اُسنے لہجے کو دھیما رکھا تھا

گڈ۔۔۔ایسا ہی ہونا چاہیئے"وہ لفظوں پر زور ڈالتی کہہ کر پلٹ گئی"

.جبکہ حزام نے غصے کے باعث جبڑوں پر دباؤ ڈال کر ضبط کرنے کی کوشش کی

☆☆☆☆

ناصرف صبیح بلکہ اس بار تو حفصہ بھی اُسکی کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھیں۔وہ اُسکے فیصلے کو سراسر غلط قرار دے گئی تھیں

اُسکا سیاست میں آنا اُن سب کی مشکلات میں اضافے کا باعث بنا تھا خاص طور پر اُسکی اپنی زندگی کے لئے۔

اپنی تمام تر گفتگو میں حُر سے بے حد خائف ہونے کے باوجود وہ اُسے نامعلوم کال سے ملنے والی دھمکی کے متعلق بتا نہیں سکی تھیں

وہ اُسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں مگر اُس فون کال کے بعد وہ خود بے حد مضطرب اور فکر مند تھیں

اُنکے نزدیک حُر کی کوئی بھی وضاحت قابلِ قبول نہیں تھی

وہ اُسے مستعفی ہونے کا کہہ رہی تھی اور

حُر نے تھک کر کال ڈراپ کر دی تھی وہ اُنکی بات نہیں مان سکتی۔۔۔اتنا آگے آ کے وہ پیچھے ہٹنا نہیں چاہتی تھی اور اُسکی یہ بات نا تو حفصہ سمجھ رہی تھی نہ صبیح۔

اور اب وہ دونوں پاؤں اوپر کیے کُشن گود میں دبائے بے حد خاموش سے گہری سوچ میں ڈوبی تھی, اُسے چیری یاد آئی تھی اُسکا لمس۔۔اُس کتے پاس گھومنا تو کبھی حُر کے پیروں کے ساتھ اپنے گال رگڑنا۔۔۔

وہ تمام باتیں جو وہ کسی سے نہیں کہتی تھی چیری سے کہہ دیا کرتی تھی وہ بلی اُسکی بہترین سامع تھی

مگر اب۔۔۔

اُسے صبیح کے الفاظ پھر سے یاد آنے لگے

آپ کو صرف خود سے محبت ہے کسی دوسرے کی کوئی اہمیت نہیں آپ کی نگاہ میں۔۔۔"صرف ایک" پل کے لئے اُسنے آنکھیں بند کیں تھی

گلاس ونڈو کے پار سے سورج کی شعائیں اُسکے چہرے پر پڑتی اُسکے نقوش کو واضح کر رہی تھی

حزام چلتے چلتے ٹھہر اتھا حُر نے آنکھیں وا کیں

گہری نگاہوں سے اُسکا چہرہ دیکھنے پر حزام کو غیر معمولی پن کا احساس ہوا

اُسکا چہرہ دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ رونا چاہتی ہو۔۔۔اور بے تحاشہ چاہتی ہو۔۔۔ مگر آنکھیں وہ تو خشک تھیں

اُس تمام عرصے میں پہلی بار حزام کو نہ صرف اُسکے اندر بلکہ آس پاس بھی گہرے سناٹے محسوس ہوئے تھے یا شاید اُسنے پہلی بار محسوس کرنے کی کوشش کی تھی

وہ آہستہ آہستہ چلتا اُسکے قریب آیا کیوں آیا نہیں جانتا تھا۔۔۔کہاں جا رہا تھا بھول چکا تھا

کچھ دیر وہ یونہی زرا فاصلے پر کھڑا رہا جبکہ

وہ اُسی پوزیشن میں بیٹھی رہی جیسے اُس کا آنا بے معنی ہو

کچھ دیر بوف وہ اُسکے قریب بیٹھ رہا تھا

یونہی بیٹھا رہا۔۔۔

بہت دیر بعد حُر کی پلکیں جھک کر اُٹھی تھی مگر نگاہ کا زاویہ ہنوز برقرار تھا

اُس نے حُر کے کُشن کے اوپر دھرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

سب ٹھیک ہے؟"اُسنے پوچھا تھا"

وہ خاموش رہی

تم ٹھیک ہو؟"بہت عرصے بعد بے دھیانی میں وہ اُسے "تم" کہہ گیا تھا"

میں اُسے بہت مِس کر رہی ہوں"وہ یونہی گلاس ونڈو کے پار دیکھتی کہہ رہی تھی"

کِسے"؟قدرے حیرت سے مستفسر تھا"

چیری کو۔۔۔"سرگوشی کی"

بس اتنی سی بات "یکدم اُسکی پریشانی جیسے ختم ہوئی تھی وہ حزام کے لئے واقعی "اتنی "سی بات تھی" مگر حُر کے لئے نہیں تھی

تم ایک چھوٹے جانور کے لئے۔۔۔اُسنے حیرت کے باعث سر نفی میں ہلایا پھر کہنے لگا"

اتنی اپ سیٹ تو تم اُس دن بھی نہیں ہوئی تھی جس دن ہمارا نکاح ہوا تھا"لبوں پر نمایاں سکراہٹ" تھی مگر آنکھیں۔۔۔۔وہ کچھ اور کہہ رہی تھیں

خرید لینا"اُسنے جیسے حل پیش کیا Pet تم ایک اور"

ہر لمس کی ریپلیسمینٹ نہیں ہوتی حزام "وہ بغیر متاثر ہوئے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ کے نیچے سے نکالتی بولی"

جبکہ وہ اُس کے "حزام" کہنے پر بے یقینی سے اُسکا چہرہ دیکھنے لگا تھا

حزام "ادا کرتا اُسکا لہجہ کئی سال پہلے پہاڑوں پر کھڑے اُس کو وہاں تنہا چھوڑ کر جانے پر پکارتی "حُر"" سے بے حد ملتا تھا

ہاں اُسی چھوٹی بچی سے جسے وہ سخت ناپسند کرتا تھا۔۔

فرق تھا تو صرف اتنا کہ تب وہ اُسکا ہاتھ پکڑنا چاہتی تھی اور آج اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے چھڑا رہی تھی

واقعی! بعض لمس زندگی بخشتے ہیں ہاتھ چھڑا لیں تو جان نکلتی محسوس ہوتی ہے" وہ نگاہوں میں یاسیت لیئے بولا تھا

مگر نکلتی نہیں ہے۔۔۔" وہ برجستگی سے کہہ گئی"

پر تکلیف روح نکلنے جیسی ہی ہوتی ہے" وہ جتا رہا تھا"

بدلے میں وہ مسکرائی تھی جیسے بات ہنسی میں اُڑائی ہو

تم پہلے جیسی نہیں رہی" لہجے میں شکوہ نہیں تھا بے پناہ حیرت تھی جسے آج وہ زبان پر لے آیا تھا"

مگر تم اب بھی ویسے ہی ہو۔۔" وہ اثر لیئے بنا بولی"

"اب کہ وہ مسکرایا تھا" کیسا۔۔؟ پوچھا تھا

یہ تو میں کبھی جان ہی نہیں سکی۔۔۔" لہجہ عجیب سا تھا"

اُسے بہت کچھ یاد آیا تھا وہ سر گرا گئی اُٹھایا تب جب اچانک ہی ہوا کے زور نے گلاس ونڈو میں ارتعاش برپا کیا, ہوا سے جھولتے گلاس کی کھڑیوں کو ڈھانپتے سفید اور سنہری امتزاج کے حامل پردوں نے اُسکی توجہ اپنی جانب مبزول کروائی وہ موسم کی یکدم تبدیلی پر حیران تھی۔

حزام کے کمرے میں آنے سے پہلے محض ہلکی پُھلی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور تھوڑی ہی دیر میں موسم بے قابو ہوا تھا۔۔

آسمان پر سیاہ بادل راج کرنے لگے, بجلی بادلوں کا سینہ چاک کرتی اپنی موجودگی کا احساس دلا رہی تھی اور ہواؤں کے ٹھنڈے جھونکوں نے آندھی کی صورت اختیا کی تھی

موسم اُسی رفتار سے بدلا تھا جس رفتار سے حزام داؤد کا دل بدلا تھا

اُسنے ہاتھ بڑھا کر گلاس دوڑ کو آگے سرکایا

حزام اب بھی بے حد خاموشی سے اُسکی جانب دیکھ رہا تھا

اور اب کے اُسکا "دیکھنا" حُر نے شدت سے محسوس کیا تھا

چند گھنٹے پہلے اُنکی تلخ کلامی ہوئی تھی پھر اب۔۔۔

ہاں پھر اب۔۔۔"وہ سوچ کر رہ گئی"

اُسنے حزام کی آنکھوں میں کچھ تلاش کرنے کی سعی کی۔۔۔ مگر اُسکی آنکھیں اس وقت بلکل اُسی کی مانند خاموش تھیں۔۔۔

وہ کہاں تاثرات کو نگاہوں سے ظاہر ہونے دیتا تھا۔۔۔وہ دوسروں کی نگاہیں پڑھتا تھا مگر خود کو پڑھنے کی اجازت کب دیتا تھا

آپ جب سے یہاں آئی ہیں ایک بار بھی مام سے ملنے کے لئے نہیں کہا اُنہیں دیکھا تک نہیں""
وہ"تم"سے"آپ"پر آیا تھا

آپ کی مدر سے میرا کیا لینا دینا"لہجہ پھر سے غیر شناسا ہوا تھا"

اچھی بات ہے۔۔آپ جتنا ہمارے خاندان سے دور رہیں گی آپ کے لئے"اچھا"ہو گا۔وہ بولا تھا"

کیا واقعی"اچھا"ہو گا؟دل نے بے تُکا سوال کیا تھا۔۔۔مگر دماغ کی اپنی منتک تھی۔۔۔

مجھے آپ سے یا آپ کے خاندان سے راہ ورسم بڑھانے کا شوق نہیں۔۔۔تمام معاملات کو جتنی"
جلدی ہو سکیں حل کریں۔آپ کی وجہ سے بار بار میں زد میں آجاتی ہوں,نا جانے آپ نے کس کس کا
"اور کیا کیا نقصان کیا ہے کہ وہ آپ کی جان کے درپے ہیں

دونوں پھر سے اجنبی ہوئے تھے

"آپ سے زیادہ فکر مند ہوں میں اور چاہتا ہوں آپ جلد از جلد یہاں سے چلی جائیں۔۔۔"

نا جانے کیوں مگر کہتے ہوئے حزام داؤد کا دل اپنا کُرلایا تھا سو تھوڑی سی تکلیف لفظوں میں لپیٹ کر
مخالف تک پہنچانا چاہی

میں بھی بیوہ کہلانے سے پہلے آپ سے کنارہ چاہتی ہوں۔۔۔میں نہیں چاہتی آپ کے مرنے کے بعد "
" بھی میرا "نام" آپ کے ساتھ منسلک رہے۔۔۔

جتنی نفرت آپ میرے نام سے کرتی ہیں نا یہ اُتنا ہی آپ کی ذات سے جڑتا جا رہا ہے"

پھر چاہے وہ نکاح کے کاغذ ہوں یا علیحدگی کا پروانہ۔۔۔

صورت کوئی بھی ہو نام تو آپ کا مرتے دم تک مجھ سے منسلک رہے گا" انداز ایسا تھا جیسا کہ رہا ہو
تمہاری خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی

☆☆☆☆☆

(ماضی)

گزشتہ چند روز سے اُسکی سکرین ویران تھی کئی دنوں سے اُسکے بھیجے جانے والے پیغامات بغیر جواب
کے جوں کے توں موجود تھے۔

کیا مصیبت ہے "لیپ ٹاپ کو دور کھسکا کر اُسنے میز پر زور سے ہاتھ مارا"

مجھے فون نمبر لینا چاہیئے تھا اُسکا۔۔۔"اُسنے پھر سے میز پر مکا رسید کر کے غصہ نکالا"

اور تبھی سکرین چمکی

ہاں میں مصروف تھی" اُسکے کے اَن گنت میسیجز کے جواب پر اُسنے ایک سطر میں جواب لکھ بھیجا"

جسے دیکھ کر وہ مزید تیش میں آیا

کہاں مصروف تھی؟ جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا تم نے" اُسنے اپنے تئیں معقول الفاظ کا چناؤ کیا

میں مصروفیت کی وجہ بتانا ضروری نہیں سمجھتی" حُر نے اُسے پہلی سیڑھی پر پٹخا تھا بلکل ویسے ہی جیسے سانپ سیڑھی کے کھیل میں کوئی ننانوے تک پہنچ کر ڈسا جائے

"غصہ تو اُسے بہت آیا تھا مگر پھر بھی وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتا ٹائپ کرنے لگا" تمہیں کیا ہوا ہے؟

کچھ نہیں۔۔۔؟" وہی دوٹوک انداز"

جبل نے دانتوں پر دباؤ ڈالا" نا جانے کیا سمجھتی ہے خود کو۔۔۔" سوچا

"اگر کچھ نہیں ہوا تو پھر تم اسطرح بات کیوں کر رہی ہو مجھ سے۔۔؟"

کس طرح بات کر رہی ہوں۔۔؟" اُسنے سوال کے بدلے سوال کیا"

تو اُسنے برق رفتاری سے ٹائپ کیا

"just like eccentric person....."

حُر کی سکرین پر مخالف سمت سے بھیجے گئے الفاظ ابھرے تھے

"ہے Eccentric تو نہیں کرو مجھ سے بات۔۔۔ناکرو اپنا وقت برباد ایک ایسی انسان کے لئے جو"

پل بھر کو ہی صحیح وہ دکھی ضرور ہوئی تھی

کاش کہ وہ اُس لمحے جبل کی طرح ہر دوسرے شخص کو اپنی بات سمجھا سکتی

جیسا کہ اُسکی فرینڈز جو اُسکے برتاؤ سے مایوس ہو کر واپس لوٹ گئی تھیں

وہ اُنکو بھی سمجھا نہیں سکی تھی نا ہی روک کر کوئی وضاحت دے پائی تھی یہ اُسکے اختیار میں نہیں تھا یہ شاید کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔۔۔

جب آپ غلط نہ ہوں اور خود کی کیفیت اور حالات کے بہاؤ کو سمجھ بھی نہ پا رہے ہوں

جب اپنی ہی اُلجھنوں کو سلجھانا بھی چاہیں مگر سمجھ نہ پائیں بلکل ایسے جیسے کوئی شخص اندھیرے سے پریشان ہو اُسے ختم بھی کرنا چاہے اُسکے لئے ہاتھ پاؤں مارے اور یہ بھی نہ جانتا ہو کہ اندھیرے کو دور کرنے کے لئے "روشنی" درکار ہوتی ہے۔۔۔

وہ بھی اپنی بے بسی سے لڑتی گہری اذیت کا شکار تھی۔

اُسکا دل چاہا کہ چیخے چلائے اتنا شور مچائے کہ کہ پوری دنیا اُسکے دکھ میں دکھی ہو۔۔۔ سارا جہان اُسکی اذیت کو محسوس کر لے۔۔۔

زندگی میں بعض دفعہ انسان کو کوئی دولت کوئی لگژری درکار نہیں ہوتی۔۔۔ صرف ایک مخلص شخص چاہیئے ہوتا ہے جو کندھے پر سر رکھ کر چند آنسو گرانے کی اجازت دے دے

جو درد کو ویسے ہی محسوس کرے جیسے آپ کو "ہوتا" ہے

زندگی کے کسی نا کسی لمحے میں انسان کو ایسے شخص کی تمنا ضرور ہوتی ہے جو خاموشی کے پیچھے چیختے چنگاڑتے طوفان کو سن لے جو مسکراہٹ میں پوشیدہ بے چینی کو بھانپ لے جو بنجر آنکھوں میں چھپی نمکین پانیوں سے لکھی درد کی تحریر پڑھ لیں۔۔۔

بس ایک شخص۔۔۔ محض ایک شخص۔۔۔

کیا خاموشی پڑھنے والے ہوتے ہیں۔۔ ہاں ہوتے ہونگے مگر حرمحتشم کے لئے نہیں تھا

☆☆☆☆

ڈاکٹر براق اور وہ ایک پھر آمنے سامنے تھے, گزشتہ ملاقات کے دوران وہ اُنہیں ہر بات ہر واقع بتا چکی تھی جو اُسے یاد کرنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ ازبر تھا, ہر وہ لمحہ جو بعض اوقات اُسکے لئے عذاب ثابت ہوتا تھا

یاداشت کے پنوں پر لکھے اُن واقعات کو دوہراتی وہ بے قابو ہو گئ تھی اُسکی حالت کے پیشِ نظر اُس روز ڈاکٹر براق کو اُسے سکون آور انجیکشن دینا پڑا تھا تا کہ اُسکا ذہن پُر سکون ہو سکے اور آج ایک ہفتے بعد وہ ادھوری گفتگو وہیں سے جوڑ چکے تھے

کیا تم پوری رات اُس کمرے میں رہی تھی؟"وہ پوچھ رہے تھے جواب میں نے اُسنے سر ہلایا تھا"

"میں ایک دو دن غنودگی میں رہنے کے بعد ہوش میں آئی تھی"

"کیا تم اُس واقعے کے بعد اُس سے دوبارہ ملی تھی؟"

"نہیں۔۔میں آج تک اُس سے نہیں ملی"

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد تم نے کسی کو بتایا کہ اُس بچے نے تمہیں بند کیا تھا,وہ تمہیں تنگ کرتا" "رہا؟

نہیں!"وہ ایک بار پھر سے نفی میں سر ہلا گئ"

کیوں۔۔"؟"

"میں بتا نہیں سکی۔۔۔"

"کیوں نہیں بتا سکی۔۔۔؟"

"شاید میں خوفزدہ ہو گئی تھی اس لئے۔۔۔یا اس لئے کہ میں اُسکا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی"

"تم سے کسی نے پوچھا نہیں کہ تم وہاں کیسے پہنچی؟ دروازہ کیسے بند ہوا, تم زخمی کیوں ہوئی"

"پوچھا تھا"

"پھر تم نے کیا کہا؟"

"یہی کہ کھیلتے ہوئے میں اُس کمرے میں گئی اور دروزہ بند ہو گیا جسے میں کھول نہیں سکی"

"ہمم! وہ حر کا چہرہ دیکھتے بولے "اگلی صبح سب کو کیسے پتہ چلا تم وہاں ہو"

"نہیں جانتی۔۔۔کیونکہ تب میں ہوش میں نہیں تھی"

جب وہ تمہیں پہاڑ پر تنہا چھوڑ گیا تھا اُس کے بعد تم محتاط کیوں نہیں ہوئی۔۔۔؟" وہ جاننا چاہ رہے تھے"

حُر ہاتھوں کی انگلیاں چٹخانے لگی تو کچھ دیر خاموشی چھائی

"بولو حُر۔۔۔"

"مجھے لگا تھا کہ وہ اس سے زیادہ برا نہیں کرے گا میرے ساتھ؟"

"کیوں لگا۔۔۔؟"

"معلوم نہیں۔۔۔"

"وہ تمہیں اتنا ناپسند کیوں کرتا تھا۔۔۔؟"

کبھی پوچھا نہیں" وہ اب بھی انگلیاں مروڑ رہی تھی گھٹنے بڑی تیزی سے ہلا رہی تھی"

تمہیں آئس اسکیٹنگ نہیں آتی تھی نا۔۔۔؟" وہ پوچھ رہے تھے حُرنے "ہاں" میں سر ہلایا"

"مگر اب تم بہت اچھی اسکیٹنگ کرتی ہو رائٹ۔۔۔؟"

"جی۔۔۔"

رخشندہ بتا رہی تھی کہ تمہیں کوہ پیمائی کا شوق بھی ہے اور اِسی شوق سے مجبور ہو کے تم نے اناطولیہ کا "آغری داغ یعنی کوہِ ارارات سر کیا۔۔۔ یہ ایک بہت بڑی اچیومنٹ ہے

اُسنے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلایا"

وہ بچی جو پہاڑوں پر تنہا رہ جانے سے ڈرتی تھی وہ گلیشیئر میں چھپے کوہِ ارارات تک جا پہنچی" وہ حیران" ہونے کے باوجود جواب جانتے تھے مگر اُس سے سننا چاہتے تھے

میں وہاں جانا چاہتی تھی۔۔۔ اس لئے۔۔۔ آغری داغ کی چوٹی پر قدم رکھنا میری سب سے بڑی" "خواہش تھی

"کیوں؟ یہ خواہش کیوں جاگی؟"

میں۔۔۔"وہ خاموش ہو گئی"

تم کیا حُر؟ بولو۔۔۔؟"وہ سوالیہ اُبرو اُٹھائے اُسکا جھکا سر دیکھ کر بولے"

میں ہر وہ چیز کرنا چاہتی تھی جو۔۔۔جو وہ کر سکتا تھا۔۔۔بلکہ اُسے سے زیادہ۔۔۔بِنا کسی خوف کے اس" "لئے میں نے اسٹینگ سیکھی

کون؟ کس کی بات کر رہی ہو,"حزام داؤد؟"وہ مستفسر تھے"

جواباً اُسنے ہاں میں سر ہلایا

ایسا کیوں۔۔۔تم تو اُسے ناپسند کرتی ہو نا, غیر اہم ہے وہ تمہارے لئے پھر۔۔۔؟"

اس لئے کیونکہ میں زندگی ایک بار صرف ایک بار اُس سے ملنا چاہتی ہوں"

ملنا چاہتی ہو بٹ وائے؟"لہجے میں حیرت تھی"

تاکہ۔۔۔اُسکو۔۔۔"

اُسکو بتا سکوں کہ اب اگر وہ مجھے سرد پہاڑوں کے بیچ تنہا چھوڑے گا تو بھی میں اُسکے کوٹ کو نہیں تھاموں گی۔۔۔ برف ہوئے بِنا میں اُن پتھروں کی قید سے خود کو آزاد کروالونگی, میں سروائیو کر لونگی۔۔۔ میں سروائیو کرنا سیکھ چکی ہوں, میں پہاڑوں سے ڈرنا چھوڑ چکی"

بُراق قدرے حیرت اور خاموشی سے اُسے سُن رہے تھے کچھ دیر کے لئے سناٹا چھایا جسے ڈاکٹر براق کی آواز نے توڑا تو اُنکے جملے پر وہ گہرے سناٹے کی زد میں آئی

"کیا تم اُسے پسند کرتی تھی حُر۔۔۔؟ اچھا لگتا تھا وہ تمہیں؟"

اور حُر نے بڑی بے یقینی سے ڈاکٹر بُراق کو دیکھا تھا اور کئی سیکنڈ یونہی دیکھتی رہ گئی

تم مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔ اگر ایسا ہے بھی تو۔۔۔"

ہمم بولو۔۔" وہ اُسے خاموش پا کر بولے

میں صرف اُس سے متاثر تھی, وہ بہت ذہین تھا سمجھدار بھی۔۔۔ ایک وسیع فرینڈ سرکل رکھنے والا" ذہین لڑکا۔۔۔ جسکی آنکھیں چمکتی تھیں مجھے اپیل کرتی تھی"

"مگر وہ تمہارے لئے تو کبھی اچھا نہیں رہا۔۔۔ پھر بھی؟"

ہاں وہ مجھے ہمیشہ خوف میں مبتلا کر دیتا تھا پھر بھی۔۔۔"

پھر بھی وہ اپنی ذہانت سے مجھے متاثر کر جاتا تھا۔۔۔میں اُس سے ہر گز متاثر ہونا نہیں چاہتی تھی پھر بھی ہو جاتی تھی

"وہ سب کو بہت اچھے سے ٹریٹ کرتا تھا سوائے میرے

"تم کیوں ہوئی اُس متاثر ایسا کیا خاص تھا اُس میں ؟"

بہت سی کوالٹیز تھی اُس میں۔۔۔وہ میرے یا باقی بچوں جیسا نہیں تھا ڈفرنٹ تھا شاید اس لئے۔۔۔"

وہ اپنی مدر کی بہت کیئر کرتا تھا اتنی سی ایج میں بھی بلکل بڑوں کی طرح۔۔۔وہ چل نہیں سکتی تھی وہیل چیئر یوز کرتی تھیں۔۔۔بہت رسپونسیبل تھا وہ بہت کمپوزڈ بہت بہادر مگر۔۔۔

مگر۔۔۔؟"ابرو اُٹھا کر پوچھا"

مگر میرے لئے دنیا کا سب سے بُرا بچہ بن جاتا تھا۔۔۔بدترین انسان۔۔۔اور پھر مجھے اُس سے خوف آنے لگا اور جب۔۔۔جب اُسنے مجھے اُس تاریکی میں ڈوبے کمرے میں بند کیا تو اُس روز بہت بہت برا لگا تھا مجھے وہ, بے تحاشا نفرت محسوس ہوئی تھی اُس سے۔۔۔اور میں۔۔۔میں آج بھی اُس سے بے حد ناپسند کرتی ہوں ڈاکٹر بُراق۔۔۔

اور۔۔۔

وہ کہتے کہتے پھر رکی تھی جیسے کہنا بھی چاہتی ہو اور بولنا دشوار بھی ہو

کہو کیا کہنا چاہتی ہو" وہ ڈھارس بندھا رہے تھے"

کیوں لگتا ہے۔۔۔"بلآخر وہ کہہ گئی تھی آواز لرز گئی تھی "جو انسان اچھا لگے اُسکا برا لگنا اتنا"برا"

اور ڈاکٹر بُراق کو ادراک ہوا تھا کہ وہ اُسکی زندگی میں نہیں ہے مگر اُسکے دماغ پر بری طرح حاوی ہے۔۔۔وہ خود کو اُس واقعے کی قید سے آزاد کرنا چاہتی ہے پھر بھی جھٹک نہیں پا رہی وہ شدید ذہنی دباؤ کے زیرِ اثر تھی جو روز بروز اپنی جڑیں مضبوط کر رہا تھا۔

ڈاکٹر بُراق اُسکے ٹریمنٹ اور ذہنی حالت کے متعلق سوچتے ہوئے اُسکی باڈی لنگویج جج کر رہے تھے جبکہ وہ کھڑکی سے باہر کی طرف بدلتے موسم کو دیکھ رہی تھی جو اب بدلا بدلا سا تھا

ناجانے کیوں پیرس کا موسم پل پل بدلتا تھا جیسے اب اس وقت آسمان نے رنگ بدلا تھا بادلوں نے ڈیرہ ڈالا تھا

وہ کھڑکی کے شیشے کے ساتھ ہوا کے زور کے باعث چپکتے سوفٹ میپل کے سرخ پتے دیکھنے لگی تھی جو شیشے سے ٹکرا ٹکرا نیچے گر رہے تھے

اُسنے نگاہیں پھیر کر گردن سیدھی کی

ایک بات پوچھوں آپ سے"؟"

ہمم۔۔"براق نے آہستگی سے سر ہلا دیا"

ہمیں ہر چیز کا اتنا خوف کیوں ہوتا ہے۔۔۔ تنہا رہ جانے کا خوف۔۔۔ دوائیں نہ لی تو ڈپریشن میں چلے جانے کا خوف۔۔۔ یہ خوف وہ خوف۔۔۔

بے خوف ہو کر رہنا کیوں سیکھ لیتے۔۔

میں اس لئے خوف زدہ ہوں کہ یہ سچوئشن مجھے کہاں لے آئی۔۔۔ کہاں لے جائے گی

یہ خوف ختم ہو گا تو کوئی دوسرا خوف اسکی جگہ لے لے گا مگر میں ایسا نہیں چاہتی اینڈ

آئی وانٹ ٹو لِوو د آؤٹ اینی فیئر ڈاکٹر براق۔۔۔

میں اُس قصے کو اُس انسان کو اپنی یاداشت سے تلف کرنا چاہتی ہوں" آواز میں کرب تھا

اگر تم ایسا چاہتی ہو تو تم ایسا کر لو گی۔۔ مجھے یقین ہے حُر" انہوں نے اُسے یقین دلانا چاہا" چاہے جو بھی ہو جائے تم سلیف کنڑول نہیں کھوتی, حالانکہ میں جانتا ہوں یہ سب آسان نہیں مگر تم۔۔۔ تم بہت بہادر ہو"

وہ معدوم سا مسکرائی۔۔۔ دور کہیں یاداشت کے پردے پر کوئی کہتا سنائی دیا" لوزر۔۔۔۔ ڈرپوک۔۔" اُسنے گہری سانس لی" یہ واقعی بہت مشکل ہے شاید موت کی تکلیف سے زیادہ تکلیف دہ۔۔۔

" مگر میں اب اور میڈیسن لینا نہیں چاہتی

یہ بہت اچھی بات ہے کہ میڈیسن چھوڑ کر اپنی وِل پاور کو بروئے کار لانا چاہتی ہو مگ فلحال ہم دواؤں کی مقدار کم تو کر سکتے ہیں لیکن فوری طور پر بند نہیں کر سکتے"

لیکن ڈاکٹر اب میں دواؤ کے اثر سے نکلنا چاہتی ہوں۔۔۔مجھے لگتا ہے میرا وجود ان کا محتاج ہوتا جا رہا ہے۔۔۔لوں تو ٹھیک رہو نگی نہ لوں تو ایک خوف چمٹا رہتا ہے کہ کچھ ہو جائے گا۔۔۔کوئی آئے گا اور مجھے دبوچ کر تاریکی کے سپرد کر دے گا۔۔۔پھر میرا وجود سرد پڑنے لگتا ہے یوں جیسے کوئی مجھے برفیلے پہاڑوں میں قید رہا ہو پھر۔۔پھر میں خود کو اُس برف میں دھنستا ہوا پاتی ہوں اور سب تاریک ہو جاتا ہے یوں جیسے برف کی سفیدی پر رات کی سیاہی اُتری ہو اور اُس۔۔۔اُس سیاہ رات میں میں اکیلی انجان کواڑوں میں قید ہوں۔۔۔

میں اُس قید میں خود کو بے بس پاتی ہوں۔۔۔ہاتھ پاؤں مارتی ہوں مگر۔۔۔

وہ بولتی بولتی سر جھکا گئ "اور میں اپنی اس بے بسی سے خائف ہوں۔۔۔" لہجے میں بھی بے بسی تھی

"اور جب تم دوا لیتی ہو تب۔۔۔؟"

پھر سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔میرا دماغ وہ ساری باتیں یوں بھولتا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو, پھر یاد آتا ہے کہ اب میں وہاں نہیں ہوں میں برف تلے منجمد نہیں ہو سکتی کیونکہ میں تو انہیں فتح کر چکی ہوں"

وہ بول رہی تھی بولتی جا رہی تھی

مجھے لگتا ہے میں دوہری شخصیت کا شکار ہو رہی ہوں۔۔۔ اگر یہی سب ہوتا رہا تو میں صبیح اور صائم کا خیال کیسے رکھونگی۔۔۔ میں اُنہیں اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتی اور نہ ہی میں یہ چاہتی ہوں کہ وہ کبھی مجھے ایسی حالت میں دیکھیں۔۔۔

"میں اُنکے سامنے بے بس ہونا نہیں چاہتی, مجھے بے بسی زہر لگتی ہے

اُسکی آواز بے حد مدھم تھی جیسے ابھی بھی تکلیف سے لڑ رہی ہو مگر نگاہیں خشک تھی یوں جیسے صحرا .۔۔۔ جسکی خشک ریتلی مٹی پر صدیوں سے پانی کی بوندیں نہ برسی ہوں

☆☆☆☆

گزشتہ دو گھنٹے سے وہ آنکھیں وا کیے یونہی لیٹی تھی, جب سے اُسکا ٹریٹمنٹ شروع ہوا تھا وہ خود کو پہلے کی نسبت بہتر محسوس کرنے لگی تھی مگر آج ڈاکٹر براق کے سامنے اُن یادوں کو دوہرانا اُسے بے حد اذیت میں مبتلا کر گیا تھا

میڈیسن لینے کے باوجود بھی دماغ پر دباؤ محسوس کر رہی تھی سو مائنڈ کو ریلیکس کرنے کے لئے ہر اچھی بری سوچ کو جھٹک کر لیٹی لیٹی اپارٹمنٹ کی ہر شے کو دیکھ رہی تھی جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو اور ہر چیز کا بغور جائزہ لیتے اُسے یہی لگا کہ وہ ہر چیز پہلی بار ہی دیکھ رہی ہے

وہ مزید نا جانے کتنی دیر یونہی چیزوں کو تکتی بلاوجہ کروٹ پہ کروٹ بدلتی رہتی اگر ڈور بیل نہ بجتی تو۔۔

ڈور بیل کی آواز پر وہ ٹھٹکی تھی کیونکہ پیرس میں قیام کے دوران کبھی ایسا نہیں ہوا تھا

وہ اُسی حیرت میں گھری سلیپرز پاؤں میں اڑستی دروازہ کھول گئی سامنے للیز فلاورز کا خوبصورت بُکے تھا وہ گردن نکال کر حیرت سے دائیں بائیں دیکھتی بُکے اُٹھاتی واپس مڑی۔

کاؤچ پر بیٹھ کر اُسنے تازہ للیز کو انگلیوں کی پوروں سے چھوا تو وسط میں اندر کی طرف اَٹکا ایک کارڈ دکھائی دیا

اُسنے کارڈ تھام کر بُکے واپس رکھ کر چھوٹے سے کارڈ پر لگا ربن کھولا تو اندر لکھا تھا

I am not very good at saying sorry,but i apologize... Sorry for the pain i caused you

"jabal"

جبل "اُسنے نام پڑھ کے کارڈ بند کیا اور ایک اُچٹتی نگاہ پھولوں پر ڈالی ایک لمحے کے لئے جی چاہا کارڈ" سمیت وہ پھول اُٹھا کے پھینک دے سوچ کر پھول ہاتھ میں اُٹھائے۔۔۔

مگر۔۔۔ مگر وہ ایسا نہیں کر سکی تھی اُسنے کارڈ اُٹھا کر دوبارہ پڑھا۔۔۔ پھر پڑھا۔۔۔

سوری فار دا پین آئی کاز ڈیو "لفظوں پر ہاتھ پھیر کر اُسنے الفاظ دوہرائے تھے پھر ہاتھ بڑھا کر دور پڑا" لیپ ٹاپ اپنی طرف کھینچا آئی ڈی اوپن کی تو دو دن پہلے موصول ہونے والا پیغام اُسکا منتظر تھا

جہاں وہ بار بار اُس سے معافی مانگ رہا تھا اور بھیجے جانے والے آخری پیغام میں لکھا تھا

"تمہارے لئے پھول بھجوا رہا ہوں بالکونی سے باہر مت پھینکا پلیز۔۔۔"

آخری سطر پڑھ کر وہ بے ساختہ مسکرائی تھی۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے وہ واقعی اُن پھولوں کو بالکونی سے باہر پھینکنے کا ارادہ رکھتی تھی

گردن موڑ کر اُسنے ایک بار پھر پھولوں کو دیکھا تھا۔۔۔ بڑی نرمی سے۔۔۔ بڑی محبت سے۔۔۔۔

ٹھک سے ایک نیا پیغام موصول ہوا

کیا پھول پھینک دیئے؟" لکھا تھا، وہ ایک بار پھر مسکرا اُٹھی نا جانے کیوں اُسکی باتیں اور انداز اُسے " مسکرانے پر مجبور کر دیتے تھے

کیا واقعی پھینک دیئے؟" معصوم ایموجی کے ساتھ ایک بار پھر سے اُسکا میسیج سکرین پر چمکا تھا"

نہیں۔۔۔" وہ تیزی سے ٹائپ کر گئ"

"پھر۔۔؟"

قبول کر لیے۔۔" اُسنے جواب لکھ بھیجا"

شکر ہے تمہیں اُن پھولوں پر ترس آ گیا۔۔۔" وہ مشکور ہوا تھا"

پھولوں پر نہیں تم پر ترس آیا ہے وہ سوچ کر رہ گئی لکھا تو محض اتنا کہ "وائٹ للیز پسند ہیں مجھے چاہ کر "
"بھی تمہارے منہ پر نہیں مار سکی۔۔

جواب پڑھ کر وہ پیشانی سہلانے لگا لبوں پر معدوم سی مسکراہٹ در آئی

"پھولوں کا لحاظ انسانوں سے زیادہ کرتی ہو تم"

سکرین پر اُسکا جوابی میسج پڑھتی وہ سیدھی ہوئی لیپ ٹاپ کی ٹیڑھی سکرین کو بھی سیدھا کیا ساری اداسی ساری بے زاری جیسے دھواں ہوئی تھی

اُسکی باتیں اُسے یونہی ریلیکس کر دیا کرتی تھی

وہ ہمیشہ محسوس کرتی تھی اور پھر اس خیال کو جھٹک دیتی تھی مگر آج اس نے دل میں اعتراف کیا تھا

"اگلی بار بھی تمہیں پھول بھیجوں گا تاکہ انکار نہ کر سکوں تم"

کیا تم پھر سے معافی مانگنے کا ارادہ رکھتے ہو؟" اُسکی انگلیاں لیپ ٹاپ کی کیز پریس کرنے لگی"

"ممکن ہے اگلی بار میں پھولوں کا بھی لحاظ نہ کروں"

"کتنی آؤٹ سپوکن ہو تم۔۔" وہ کہے بنا رہ نہیں سکا تھا"

نہیں کہہ Eccentric جتنی بھی آؤٹ سپوکن ہوں مگر تمہاری طرح بلنٹ نہیں ہوں۔۔۔کسی کو"
"دیتی

اُسکے جواب پر لمحے بھر کے لئے ہی سہی وہ لاجواب ہوا تھا اور یہ بھی جان گیا تھا کہ وہ باتوں کو جلدی بھولنے والوں میں سے نہیں ہے

"معافی مانگ چُکا ہوں تم سے۔۔۔"

"معاف کر چکی ہوں تمہیں۔۔"

"پھر وہ الفاظ بھی بھول جاؤ۔۔۔"

"بعض الفاظ سوئی کی نوک کی مانند ہوتے ہیں جتنا مرضی نظر انداز کر لو چبھتے ہی رہتے ہیں"

اُس کے لئے جواب دینا اُسے قائل کرنا مشکل ہوا تھا, اپنی جلدی بازی پر اُسے ایک بار پھر غصہ آیا تھا"کیا ضرورت تھی ہائپر ہونے کی۔۔آگے کے لئے مجھے محتاط ہونا پڑے گا"اُس نے سوچا تھا

☆☆☆☆☆

(حال)

کیا بات کرنی تھی تم نے مجھ سے؟جلدی بولو وہ وال کلاک پر لگی گھڑی کی طرف دیکھتا بولا

سر حزام داؤد کو آپ پر شک ہو گیا ہے" وہ زرا سا آگے جھکتا اُسے خطرے سے آگاہ کر رہا تھا"

"مخالف کا رنگ بدلا" کیا بکواس کر رہے ہو, وہ کیسے جان سکتا ہے؟

"سر ہوٹل میں ہوئے واقعے کے بعد وہ لوگ خاصے محتاط ہو گئے اور پھر وہ زہر۔۔۔"

اگر وہ زہر اُس روز اُسکی سانسوں میں اُتر جاتا تو آج تم مجھے یہ خبر نہ سنا رہے ہوتے۔۔۔" وہ غصے سے" دھاڑا تھا

اُسنے خشک لبوں پر زبان پھیری۔۔

اگر تم نے مجھے دھوکہ دینے کا سوچا بھی تو گولی تمہارے دماغ کے آر پار کرنے میں ایک لمحہ ضائع" نہیں کرونگا یاد رکھنا" اُسنے وارن کیا

سر میں آپ کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔۔۔ اُس دن نا جانے کیسے حُر محتشم اُسکے بیڈ روم جا پہنچی اور۔۔۔"

ٹھیک ہے بس۔۔" اُسے ہاتھ کھڑا کر کے مزید کچھ کہنے سے روکا" جو ہو چکا اُسکی وضاحت مت دو جلد" "از جلد حزام داؤد کا کام تمام کرو۔۔۔ میں نہیں چاہتا اُسکا شک یقین میں بدلے

"سر میں سوچ رہا تھا اگر ہم میڈیا تک اُنکے نکاح کی خبر پہنچا دیں تو۔۔"

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔۔ میڈیا تک اگر یہ بات پہنچی تو حزام داؤد کو تم تک پہنچے میں دیر نہیں"
"لگے گی۔۔۔ میں اُسکو مردہ دیکھنا چاہتا ہوں بس۔۔۔

سر اگر حُر محتشم سے پہلے حزام داؤد کو کچھ ہو گیا تو وہ خاموش نہیں رہے گی۔۔۔ وہ خاموش رہنے"
"والوں میں سے نہیں ہے

"وہ حزام داؤد کی موت کو سیریس کیوں لے گی۔۔۔ وہ تو خود اُسکی سب سے بڑی دشمن ہے"

"بیوی بھی تو ہے۔۔۔"

"تم حزام داؤد کو قبر میں اُتارنے کا بندوبست کرو حُر کو ہم بعد میں دیکھ لیں گے"

اور مخالف نے سمجھنے کے انداز میں ہلایا

☆☆☆☆☆

نیا سکیورٹی آفیسر حزام کو سیکیورٹی کے حوالے سے آگاہ کر رہا تھا تبھی اُسکی بلاک ہیلز کی آواز نے اُسے
متوجہ کیا

حزام نے مڑ کے دیکھا تھا وہ وسیع لان کے وسط میں بنی کشادہ لمبی راہداری عبور کر رہی تھی رُخ کار
پورچ کی طرف تھا

وہ دائیں طرف کے لان میں کھڑا تھا جبکہ وہ خاصے فاصلے پر چل رہی تھی

"تم اُبان کو ساری تفصیل بتا دو وہ دیکھ لے گا"

عجلت سے کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اب وہ اُس سے چند قدم دور تھا

"کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔؟"

اُسے اپنی پشت پر حزام کی آواز سنائی دی تھی

سن گلاسسز پیشانی سے اوپر کھسکاتی پلٹی

حزام کی طرف دیکھا جو چارکول گرے اور کرسپ وائٹ امتزاج کا تھری پیس سوٹ پہنے خاصا فریش دکھائی دے رہا تھا

ایک ہاتھ جیب میں دوسرے ہاتھ میں فون تھامے وہ سوالیہ ابرو اُچکاتا اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا

"کیا پرابلم ہے آپ کو۔۔؟"

مجھے آپ کی اتنی زیادہ انوالومنٹ اچھی نہیں لگ رہی مسٹر حزام۔۔۔" اُسے حقیقتاً حزام کا رویہ اُلجھا رہا تھا

آپ نے میری گاڑی تبدیل کروادی ہر وقت کے چار گارڈ مسلط کر دیئے میرے سر پر۔۔ آپ کو یہ "
"سب کس نے کہا کرنے کو

میں نے یہ سب کرنا ضروری سمجھا" وہ تحمل سے اُسکی بات سنتا بولا"

"کس کی اجازت سے۔۔۔؟"

"مجھے کسی سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے"

"مگر مجھے اتنی سیکیورٹی سے کوفت ہو رہی ہے۔۔۔ جسٹ ویسٹ آف منی"

"آپ کو مسئلہ کس چیز سے ہے۔۔۔ سیکیورٹی سے یا میری انوالومنٹ سے؟"

مجھے ان سب کی عادت نہیں ہے, اپنا دفاع خود کر سکتی ہوں کہہ چکی ہوں آپ سے۔۔۔ آپ کو یہ "
"سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے اولڈ جینٹل مین۔۔۔

اولڈ جینٹل مین۔۔۔" نگاہوں میں حیرت بھرے وہ زیرِ لب بڑبڑایا"

ناجانے وہ اُسے کتنے اور کیسے کیسے نام دے چکی تھی۔۔۔ اتنے کہ اب اُسے خود کا نام بھولنے لگا تھا

"آپ سمجھ نہیں رہی یہ۔۔۔"

سمجھ تو آپ نہیں رہے۔۔۔"

وہ میرے حصے کی تکلیف تھی مجھے ہی ملنی تھی اُسے کوئی روک نہیں سکتا تھا" وہ مزید بولی تھی

آپ کے حصے کی ہر تکلیف اب میری "بغیر کسی تاثر کے حزام نے سادگی سے کہا تھا"

پر مجھے یہ شراکت قبول نہیں "پیشانی پر خم آئے"

آپ سے اجازت طلب کی کس نے "ابرو اُچکا کر بولا"

اُس نے کچھ کہنے کے لئے لب وا کیے پھر خاموش ہوئی

جبکہ حزام کی خاموش مگر گہریں نگاہیں اُسکے چہرے کو اپنے حصار میں لیے ہوئے تھی اُسکی پیشانی کے نمایاں خم آنکھوں میں اُمڈتی اُلجھن چہرے کی بے چینی۔۔۔

لمحوں کی بات تھی اور اُسکے ہر تاثر کو جان گیا تھا

سو اُس نے مشکل حل کرنا چاہی۔۔۔"اینی تھنگ فوریو" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اُسکی مدھم لیکن پُراثر آواز نے حر کو نگاہ اُٹھانے پر مجبور کیا تھا

الفاظ سادہ تھے مگر جذبات۔۔۔

آہ جذبات۔۔۔وہ تو نظر انداز کرنے کے لئے تھے بڑی صفائی سے نظر انداز کر گئ

ہیرو بننے کا کتنا شوق ہے نا آپ کو۔۔۔"خیال رکھیں اپنا اس عمر میں اگر کوئی ہڈی وڈی ٹوٹ گئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے "وہ قریب آکر اُسکے سینے پر ہاتھ پھیرتی نادیدہ گرد جھاڑتی کہنے لگی

آپ کیوں مجھے بوڑھا ثابت کرنے پر تُلی ہیں "وہ اُسکا ہاتھ تھامتا بولا"

ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں آپ بوڑھے ہیں "وہ اپنا ہاتھ چڑا گئی تھی, مجال ہے جو متاثر ہوئی ہو"

بات اگر ہڈی توڑنے کی ہے تو بتائیں۔۔۔آپ کی خاطر تڑوا لیتے ہیں۔۔۔حکم کریں گی تو توڑ بھی دیں" گے۔۔جیسے آپ کی خوشی۔۔۔

دوسری بات! آپ کے عدسے انتہائی کمزور ہیں محترمہ۔۔۔پہلی فرصت میں بینائی کا علاج کروائیں, اچھا خاصا ینگ اور ڈیشنگ بندہ آپ کو اولڈ مین دکھائی دیتا ہے۔

نکاح ہونے سے پہلے تک وہ موسٹ وانٹڈ بیچلر پولیٹیشن تھا جس سے دو تین نام ور ایکٹریس شادی کی خواہاں تھیں اور آج بھی وہ اُتنا ہی فیمس تھا اُتنا ہی چاہا جاتا تھا

اُسکی ڈریسنگ اور فشن کو فالو کیا جاتا تھا اُسکا ہر انداز ہر جھلک لمحوں میں سوشل میڈیا پر وائرل ہوتی تھی

اپنی ہڈیوں کو آرام دیں۔۔۔دوسروں کی ہڈیوں پر رحم کھائیں "وہ کہہ کر دو قدم پیچھے ہوئی"

اس عورت کی فکر کرنا فضول ہے۔۔۔"وہ سر ہوا میں مارتا پلٹ گیا جبکہ پشت پر اُسکی ہیلز کی آواز اب" آہستہ آہستہ مدھم ہو رہی تھی

☆☆☆☆

ناچاہتے ہوئے بھی وہ خود کو روک نہیں سکا تھا اختلاف اپنی جگہ پر۔۔۔

سامنے لیپ ٹاپ کُھلا تھا اُسنے اُبان کو کال ملائی "وہ مختیار شاہ سے ملنے گئی ہے "اُبان کے فون اُٹھاتے ہی وہ بتانے لگا تھا

تو۔۔۔"؟"

"تو میں نہیں چاہتا وہ اُس سے ملے۔۔۔اور تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے"

"کیا وہ اکیلی ہیں؟"

نہیں احتشام ملک اور پارٹی کے ایک دو ممبرز ساتھ ہیں "وہ سکرین پر دیکھتا کہہ رہا تھا"

"تم اُسے بتا کیوں نہیں دیتے کہ مختیار شاہ نے۔۔۔"

ہمارے پاس ثبوت نہیں ہے اُبان اور بنا ثبوت کے وہ میری بات کا اعتبار کیوں کرے گی "وہ مضطرب" سا کہہ رہا تھا "تم جلد از جلد اُس ڈاکٹر کا پتہ کرواؤ۔۔۔مجھے وہ ہر حال میں زندہ چاہیئے ایک بار اُسکا بیان ریکارڈ ہو گیا تو ہماری آدھی مشکل حل ہو جائے گی"

میں پوری کوشش کر رہا ہوں مگر اُس کا کچھ پتہ نہیں۔۔۔نا جانے کونسی بِل میں چھپا ہے۔"

"تم ایک بار مجھے وہ کرنے دو جو میں کرنا چاہ رہا ہوں پھر دیکھنا خود ہی سامنے آئے گا

"نہیں بلکل نہیں۔۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کرو گے"

اُسکی بیٹی کو کڈنیپ کر کے ہم اُسے محض حراساں گے حزام۔۔۔ جیسے ہی وہ سامنے آئے گا اُسکی بیٹی" اور نواسے کو چھوڑ دیں گے "اُبان نے ایک بار پھر سمجھانا چاہا

وہ دونوں معصوم ہیں اُنہیں اس مسئلے سے دور رہنے دو اُبان, اپنے مقصد کے لئے اُنہیں استعمال کروں" ,۔۔۔ ایسی کم ظرفی نہیں دکھا سکتا میں

تم اپنا کام جاری رکھو اور کسی دوسرے کو اس سب میں انوالو مت کرنا میں تمہارے سوا کسی پر بھروسہ "نہیں کر سکتا۔۔۔

"جانتا ہوں, کوشش بھی کر رہا ہوں اور۔۔۔"

اور کیا۔۔۔؟" اُسنے ابرو اُٹھائی فون دوسرے ہاتھ میں لیا"

"اگر ہم۔۔۔"

"ہم کیا اُبان بولو بھی۔۔"

"اگر حُرمحتشم کو لاعلم رکھتے ہوئے اُسے وہاں۔۔۔ آئی مین اُن پر کون شک کرے گا اگر ہم۔۔۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے, میں حُر کو استعمال کروں۔۔۔ یہ کہنا چاہ رہے ہو تم"

"ہم صرف اُن سے مدد لیں گے حزام۔۔۔"

"اُسکی جان کو خطرے میں ڈال کر۔۔۔؟"

ایسی نوبت نہیں آئے گی اس سے پہلے ہی ہم۔۔۔"

نہیں! ہر گز نہیں حُر کو اس معاملے سے دور رہنے دو۔۔۔" اُسکی آواز میں دبا دبا غصہ تھا جسے اُبان بھانپ گیا تھا

ٹھیک ہے۔۔۔ جو بھی کرنا ہے میں اپنے طور پر کرونگا۔۔ نہیں کرونگا کسی کو حراساں۔۔ نہ ہی حُر کو" انوالو" اُبان نے ہتھیار ڈالے

اُسنے فون کان سے ہٹا کر میز پر پٹخا

نگاہ اب بھی اُسی پر تھی جو احتشام ملک سے کچھ کہہ رہی تھی پھر گردن مختیار شاہ کی طرف گھمائی جو اُسکی کسی بات پر سر ہلا کر ہاں میں ہاں ملا رہا تھا

حزام کی پیشانی کی لکیریں واضح ہوئی تھیں

ہاتھ کا مکا بنا کر فضا میں بلند کر کے نیچے گرایا

چہرے کے تاثرات سے واضح تھا کہ وہ ضبط کرنے کی کوشش میں تھا

☆☆☆☆

وہ اپنی کیفیت سے پریشان ہوتا اُنکے کمرے تک آیا اور کچھ دیر یونہی باہر کھڑا رہا۔۔ پھر ہمت کر کے ڈورناب گھمایا

"ممی کی طبیعت کیسی ہے؟ کیا ڈاکٹر نے میڈیسن تبدیل کی؟"

وہ قبطیہ داؤد کے ساکت وجود کو دیکھتا میری سے پوچھ رہا تھا آواز بے حد مدھم تھی

جی سر لاسٹ ویک چیک اپ کے بعد دوائیں تبدیل کی تھی ڈاکٹر نے" وہ مودب سی بتانے لگی"

"ٹھیک ہے تم جاؤ میں آج کچھ دیر رکوں گا مام کے پاس"

اوکے سر" وہ سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گئی جو داؤد مینشن کے کمرے سے زیادہ کسی ہسپتال کا کمرہ" معلوم ہوتا تھا۔

دروازہ بند ہونے کے بعد وہ قبطیہ کے نزدیک آیا قریب بیٹھ کر اُنکا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگانے لگا جیسے ہر ملاقات پر لگایا کرتا تھا اُسکی آنکھوں میں اُمڈتی نمی بے حد نمایاں تھی جیسے ہر بار اُنہیں دیکھنے کے بعد ہو جایا کرتی تھی

دنیا میں حزام داؤد نے اگر کسی سے سب سے زیادہ محبت کی تھی تو قبطیہ داؤد سے کی تھی۔

آج وہ بہت دِنوں بعد اُنہیں دیکھنے آیا تھا وجہ اُسکی مصروفیت نہیں تھی وجہ قبطیہ داؤد کا خاموش وجود تھا اُنکا ساکن وجود دیکھ کر وہ کئی کئی ہفتے گزر جانے کے بعد بھی نارمل نہیں ہو پاتا تھا سو اُس نے اپنی تکلیف سے آنکھیں چرانا شروع کر دی تھی

وہ اُنکے کمرے کے باہر آ کے رکتا اُنہیں دیکھے بغیر میری سے اُنکی خیریت پوچھتا اور پلٹ جاتا۔

آپ بول سکتی تو آپ سے اپنی پریشانی کا حل پوچھتا۔۔۔ آپ دیکھ سکتی تو دیکھتی کہ جس بچی کو آپ "کبھی معصوم کہا کرتی تھی وہ اب اس قدر بدل چکی کہ بعض دفعہ پہچانی ہی نہیں جاتی۔۔۔ وہ اُنکا ہاتھ سابقہ پوزیشن پر رکھتا بول رہا تھا

آپ کے الفاظ میرے لاشعور میں آج بھی گھوجتے ہیں۔۔۔

تم ایک لڑکی کی حفاظت نہیں کر سکے حزام تم ایک کم ظرف مرد ہو۔"

"تم نے ایک بچی کو مارنا چاہا ایک انسان کو ختم کرنا چاہا۔۔۔ تم نے اُسے کتنا نقصان پہنچایا

پر کیا آپ جانتی ہیں کہ میرے شعور نے جس کو دور کرنا چاہا میرا لاشعور ہمیشہ اُسے ہی تلاش کرتا رہا۔۔۔

لیکن یہ بات سمجھنے میں بہت وقت لگا دیا میں نے "اُسنے ماں کے سامنے جیسے بے بسی سے اعتراف کیا تھا

آپ ہمیشہ مجھ سے کہا کرتی تھی "حزام اُسکا خیال رکھا کرو" آپ نے اُس سے کبھی یہ کیوں نہیں کہا "حزام کی بات مانا کرو۔۔۔

وہ میری کوئی بات نہیں سنتی۔۔۔ہاتھ بڑھاؤں تو جھٹک دیتی ہے۔۔۔وہ مجھ پر اعتبار نہیں کرتی ممی ,اور۔۔۔اور۔۔۔یہ بات مجھے تکلیف دیتی ہے

میں جانتا ہوں کہ اُسکو اس انتہا پر میں نے پہنچایا ہے پر۔۔۔پر ایک بار۔۔۔صرف ایک بار آکر مجھ سے "کہے تو کہ حزام مجھے تمہاری ضرورت ہے ایک آخری بار مجھ پر اعتبار کرے تو سہی

ضبط کے باعث اُسکی آنکھیں سُرخ ہوئی تھیں

وہ نہیں جانتا تھا کہ اُسے حر محتشم سے کب محبت ہوئی تھی۔۔۔کب وہ اُسے اچھی لگی تھی۔۔

تب جب وہ برفیلے پہاڑوں پر کھڑی اپنا گرم اونی کوٹ سمبھالتی خود کو بچانے کی کوشش کے باوجود بھی گر گئی اور حزام کے بڑھے ہاتھ کو یکسر فراموش کرتی اپنے سہارے پر خود کھڑی ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی یا تب جب اُسنے اُسے تاریک کمرے میں بند کیا اور حر نے اُسکی شرٹ کا کونا تھام کر اُسے روکنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

یا اُس لمحے جب بہت عرصے بعد وہ اُسے پیرس میں دکھائی دی۔۔۔وہ سوشل نہیں تھی ٹی وی پر کبھی دکھائی نہیں دیتی تھی سیاست سے نفرت تھی اُسے۔۔۔پہلی نگاہ پڑنے پر اُسے لگا تھا وہ اُس لڑکی کو کہیں دیکھ چکا ہے پھر دو دن بعد بہت زیادہ سوچنے پر اُسکے ذہن میں جھماکا ہوا

اور اُسنے اپنے خدشے کے غلط ہونے کی شدت سے دعا کی۔۔۔

مگر اُسکا خدشہ بلکل صحیح ثابت ہوا تھا۔

اُس نے محتشم کمال اور فریال کے سوشل اکاؤنٹ کھنگال ڈالے تھے مگر کہیں بھی وہ لڑکی اُسے نظر نہیں آئی تھی محتشم کمال کے ساتھ اُسکے بچپن کی ایک ہی تصویر تھی مگر بچپن کی وہ تصویر جو اُسکے سامنے تھی ویسی ہی تصویر ہو بہو اُسکی یاداشت میں بھی تھی مگر وہ لڑکی جس کو وہ دو دن پہلے وہ دیکھ چکا تھا موازنہ کرنے کے لئے ناکافی تھا

اُسکی یادشت میں دھندلا سا عکس تھا اُسکا۔۔۔

پھر کچھ دن بعد وہ لڑکی ایفل ٹاور کے قریب اُسے دوبارہ دکھائی دی اُسکی الجھن ایک بار پھر بڑھ گئی اور اُسی لمحے اُسے حفصہ کمال یاد آئی

فلیٹ میں پہنچتے ہی اُسنے حفصہ کمال کے سوشل اکاؤنٹ سرچ کیے اور وہاں ایک نہیں کئی تصاویر میں حفصہ کمال کے ساتھ حر محتشم بھی تھی۔۔۔

کہیں ہنستی ہوئی۔۔۔ کہیں بلکل سنجیدہ۔۔۔ کہیں سفید فر اور نیلی آنکھوں والی بلی کو ہاتھ میں تھامے محبت پاش نگاہوں سے تکتی

حفصہ کی پروفائل پکچر میں بھی اُسکے بچپن کی تصویر تھی جہاں وہ حسیب کی انگلی تھامنے نگاہیں اوپر کی جانب کیے ہوئے تھی۔

وہ چند لمحوں کے لئے سُن ہوا تھا

بچپن کی نسبت وہ اب خاصی میچور اور صوبر نظر آتی تھی اور بے حد خاموش بھی۔۔۔

یا پھر تب جب وہ اُسکی چوری پکڑے جانے کے بعد اُسکے ہم نام کے جنازے میں شریک ہوئی تھی اور اُسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ کیا کچھ نہیں تھا اُسکی نگاہوں میں۔۔۔

کیا کچھ تھا جو وہ محسوس کر گیا تھا

اُس لمحے اُسکی آنکھوں نے حزام داؤد کو جھنوڑا تھا کہیں بہت اندر تک۔۔۔

پھر اُسنے دیکھا کہ یکدم اُسکے چہرے پر سختی در آئی تھی۔۔۔ نگاہوں میں شکوے کی جگہ غصے اور اجنیت لے لی اور وہ نگاہیں پھیر کر اُسے نظر کرتی آگے بڑھ گئی

یاتب جب وہ ایک بار پھر لمبے عرصے کے بعد پریس کانفرنس میں اچانک اُسکے مقابل آئی تھی۔۔۔ بے حد پُر اعتماد بِلاخوف اُسکی آنکھوں میں جھانک کر اُسکے ہر سوال کا جواب دیتی اُسکے غصے کو یکسر فراموش کرتی۔۔۔

اُسے وارن کرتی۔۔۔جتاتی نگاہوں سے بہت کچھ باور کرواتی۔۔۔اُسے دیکھتی اور ہر بار اپنی نگاہوں سے گراتی اور وہ۔۔

وہ اُسکے انہی تاثرات سے خائف ہوتا مشتعل ہو جاتا

.اُس لڑکی کے چہرے پر کتنے رنگ آتے جاتے تھے۔۔اتنے کہ بعض دفعہ وہ سمجھ نہیں پاتا تھا

☆☆☆☆

"ہمیشہ کی طرح دروازہ کھلنے پر وہ مسکرا کر بولا تھا" کیسی ہو جینی؟

اور بدلے میں جینی نے ہلکی سے آنکھیں بند کر کے جوابی مسکراہٹ کے ساتھ سر کو خم دے کر اُسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا

وہ حدیقہ جہاں کی کرسچن میڈ تھی جو ینگ اور بے حد خوش اخلاق ہونے کے ساتھ خوبصورت بھی تھی

دو خوبصورت خواتین کا اکیلے رہنا ٹھیک نہیں سمجھاؤ اُس اکھڑ مزاج ایس پی صاحبہ کو یہ بات "وہ" صوفے پہ دھستا ہوا کہہ رہا تھا جبکہ جینی ایک بار پھر مسرائی تھی ساتھ ہی کندھے اُچکائے انداز ایسا تھا "جیسے کہتی ہو" کہیں سمجھ ہی نہ جائیں

ہے کہاں؟" وہ فُلی فرنشڈ انتہائی خوبصورت مگر چھوٹے سے گھر کا جائزہ لیتا پوچھ رہا تھا"

وہ کچن میں ہیں" فرنیچر کی ڈسٹنگ کرتی جینی نے رُک کر جواب دیا تھا"

خدا خیر کرے۔۔۔ بہت ہی کوئی اناڑی کُوک ہے تمہاری بوس" اُسنے منہ بنا کر کہا"

اُن کے سامنے مت کہیئے گا اس بات پر چڑ جاتی ہیں وہ۔۔۔ اگر آپ اُنکے کھانے کی تھوڑی سی" تعریف کر دیتے تو یقیناً وہ آپ کی پیش کش پر غور کرتی" جینی نے مشورے سے نوازا

توبہ کرو میں ایسی جان لیوا حرکتیں نہیں کرتا۔۔۔ لاسٹ ٹائم مروت میں اُسکے ہاتھ کے اسٹیک" کھائے تو دو دن ہسپتال کا پھیکا سوپ پینا پڑا تھا۔۔۔

نہیں نہیں یار رہنے دو میں یہ نہیں کر سکتا" اُسنے جھرجھری لے کر ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے شکل یوں بنائی جیسے ابھی بھی اسٹیک اور مشروم سوس کا ذائقہ حلق میں موجود ہو

کون آیا ہے جینی؟" ایپرن پہنے ایک ہاتھ کمر پر دوسرے میں کفگیر تھامے لیون روم کے اندر داخل" ہوئی تھی

میں ہوں" اُسے سامنے دیکھ کر اُبان کھڑا ہوا تھا"

آ۔۔۔ اُبان" وہ منہ بنا کر کہتی پلٹ گئی اور وہ اُسکے پیچھے پیچھے چلتا کچن میں داخل ہوا"

آج کس بیچارے کا پیٹ خراب کرنے کی تیاری کر رہی ہو" شیلف پر دونوں ہاتھ دھرے زرا سا جھک کر اُسکی جانب دیکھتا مستفر تھا جو دوسری جانب کھڑی مگ میں کافی اُنڈیل رہی تھی

"بکو مت۔۔۔ آئے کیوں ہو یہ بتاؤ"

"یار وہی اُس ڈاکٹر کی فیملی۔۔۔ حزام نہیں مان رہا حالانکہ یہ ایک اچھا اوپشن تھا"

یار مت کہا کرو کتنی بار کہا ہے تمہیں" وہ جھنجھلا کر بولی"

سوری! میں ہر بار بھول جاتا ہوں" معصوم سا منہ بنا کر کانوں کی لو کو چھوا"

کافی پیئو گے" وہ پلٹ کر بولی"

جینی بنا کر دے گی تو پی لونگا۔۔" صاف گوئی سے کہا"

مرو تم مت پیئو۔۔" وہ کافی کا مگ منہ سے لگاتی بولی"

تم مہمانوں کے ساتھ اسطرح پیش آتی ہو" وہ بیچارگی سے بولا"

مہمان تمہارے جیسا ہو تو" ہاں۔۔۔" برجستگی سے کہا"

پولیس اسٹیشن میں رہ کر کر یمنلز کو دیکھ دیکھ کر تم بلکل ہی۔۔۔" کہتے کہتے جملہ ادھورا چھوڑ گیا"

میں کیا۔۔" وہ گھوم کر دوسری طرف آئی"

اُبان نے اُسکا چہرہ دیکھا جہاں جوڑے سے نکلتے کچھ بال اُسکے چہرے پر بے ترتیبی سے جُھول رہے تھے

جلاد بنتی جا رہی ہو۔۔۔ نہیں مطلب کوئی لڑکیوں والی بات ہی نہیں ہے تم میں" وہ شیلف ٹاپ کے پیچھے رکھی کرسی پر بیٹھتا بولا

شکریہ تمہارا۔۔۔ اب بولو کیا کہا حزام نے؟" وہ داد وصول کرتی بولی"

" یہی کہ ڈاکٹر کے گھر والوں کو انوالو مت کرو اُنکا اس سب سے کیا تعلق"

"ہمم۔۔" حدیقہ نے سوچتے ہوئے سر ہلایا" ٹھیک ہے تو مت کروانوالو۔۔"

ٹھیک ہے نہیں کرتا انوالو مگر۔۔۔ تفتیش تو کر سکتے ہیں نا۔۔" ابرو اٹھا کر ٹھہر ٹھہر بولا"

کیسی تفتیش۔۔۔؟" حدیقہ نے آنکھیں چندھی کیں"

اگر ایس پی خود چل کے اُن کے گھر جائے اُس لڑکی سے اُسکے باپ کے متعلق سوال کرے تو مجھے لگتا" ہے پورا نہیں تو آدھا سچ تو بتائے گی" وہ سمجھانے والے انداز میں اُسکے چہرے کی طرف دیکھتا کہہ رہا تھا

"ہمم اب سمجھی میری پوزیشن کو استعمال کرتے ہوئے اپنا کام نکلوانا چاہتے ہو تم"

"دوست اگر ایسی پی ہو تو اُسے میرے لئے اتنا تو کرنا چاہیئے نا۔۔۔"

ہاں! تم نے تو جیسے دوستی کا بہت حق ادا کیا ہے۔۔۔ مثالیں قائم کی کیں ہیں" اُسنے بات ہوا میں اُڑائی" ویسے تم نے بڑے بڑے راز دبا کے رکھے ہوئے ہیں اور اب تم دوستی کے نام پر امور شنل بلیک میل کر رہے ہو مجھے۔۔۔

"شرم کرو کچھ اُبان عبداللہ۔۔۔ شرم

کیسی شرم۔۔۔ راز کسی اور کا چھپایا اُس نے اور شرم میں کروں۔۔۔ وہ ایک لمحے کے لئے رکا زبان کو بریک لگی" ویسے کس راز کی بات کر رہی ہو تم۔۔" ابرو اُچکائے

یعنی کوئی راز ہے جو مجھ سے چھپایا جا رہا ہے۔۔۔ جسے تم اور حزام جانتے ہو پر میں نہیں۔۔" وہ طنز کرتی پھر سے گھوم کر کچن میں آئی کڑاہی کا ڈھکن اُتار کر چمچ چلایا

جسے تم مجھ سے اُگلوا رہی تھی۔۔۔ چچ۔۔ چچ۔۔ صحیح کہتا ہے جاذب عورت پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا" چاہیئے۔۔۔ پھر میری قسمت تو ویسے ہی اس معاملے میں بڑی خراب ہے۔۔۔

ویسے کیا کبھی مجھے کوئی بھروسہ مند عورت ملے گی؟" وہ اُسکے پیچھے آکر معصوم شکل بناتا سوچتے ہوئے بولا تھا

ضرور ملے گی اُبان عبداللہ اگر تم اپنے کرتوت ٹھیک کر لو تو۔۔۔"وہ چبا چبا کر بولی"

یہ کام زرا مشکل ہے۔۔۔ گردن نفی میں ہلا کر واپس کرسی پر جا بیٹھا"میں ایسے ہی گزارا کر لوں گا۔۔۔ کر لو نگا برداشت,اب کیا کریں۔۔۔"وہ اُسکی پشت تکتا مسکراہٹ دباتا بولا"

تبھی وہ پلٹی۔۔۔

اُبان کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔

کس کی بات کر رہے ہو؟"آنکھیں پھیلا کر پوچھا"کہیں تم نے بھی حزام کی طرح کوئی خُفیہ نکاح تو"

"نہیں کیا ہوا,جو ایک دن اچانک منظرِ عام پر آئے گا

میرا خُفیہ نکاح کم از کم تم سے خُفیہ نہیں رہے گا"یقین سے کہا"

"اچھا۔"وہ حیرت سے بولی پھر مستفسر ہوئی"کب جانا ہے ڈاکٹر کی بیٹی گھر؟"

"تم راضی ہو۔۔۔ آں۔۔۔پیشانی پر ہاتھ مارا"کہنے کا مطلب ہے تم تیار ہو وہاں جانے کے لئے؟"

ہمم ہمم۔۔۔"اُسنے ہلایا"

آ۔۔۔اگر تمہارے ہاتھ میں ذائقہ ہوتا۔۔۔اگر تمہارا کھانا کھانے پر میرے ٹیسٹ بڈز اپنے" حواسوں میں رہتے تو تم۔۔۔تم اس پلینٹ کی سب سے بہترین لڑکی ہوتی۔۔مگر افسوس سب کچھ پرفیکٹ نہیں ہوتا"اُسنے افسوس سے سر ہلایا.

☆☆☆☆

(ماضی)

وہ لاشعوری طور پر جبل کی عادی ہوتی جارہی تھی,اُسکی باتوں کی۔۔اُسکے لمبے لمبے پیغامات پر مسکرانے کی بلکل ویسے ہی جیسے کوئی شخص ڈرک ایڈیکٹ ہو جاتا ہے۔۔وہ بھی کئی کئی گھنٹے لیپ ٹاپ کھولے اُسکی منتظر رہتی

حریم کی موت کے بعد بس وہی تھا جس سے وہ اب کبھی کبھار اپنے دل کی کہہ لیا کرتی تھی۔۔

حریم کمال اور اکبر احمد کو روڈ ایکسیڈینٹ میں مروایا گیا اور پھر بڑی صفائی سے اُس قتل کو ایک حادثے کا نام دیا گیا صبیح اور صائم اس وقت گاڑی میں نہ ہونے کی وجہ سے بچ گئے تھے مگر حریم اور اکبر حادثے کے دوران ہی دم توڑ گئے۔

اور حریم کی موت نے حُر کی بچی کُچھی ہمت بھی چھین لی وہ محتشم کمال سے مزید خفگی کا اظہار کرنے لگی

حریم اور اکبر بھائی آپ کی وجہ سے دنیا سے چلے گئے, اُنہیں بے رحمی سے مروادیا گیا اور آپ اب بھی"
یہ سب چھوڑنے کو تیار نہیں۔۔۔" وہ دکھ اور صدمے سے کہہ رہی تھی آنسو لکیر کی صورت اُسکا چہرہ
بھگو رہے تھے

اُسکی زندگی اتنی ہی تھی" محتشم کمال نے ایک ہی جملے میں بات ختم کی تھی"

وہ بے حد حیرت سے اُنہیں دیکھے گئی" آپ کو حریم کی موت کا کوئی دکھ کوئی ملال نہیں ڈیڈ۔۔۔" آواز
میں تکلیف تھی شکوہ تھا

"حریم تمہاری بہن ہی نہیں میری بیٹی بھی تھی اُس کے جانے کا دکھ مجھے تم سے زیادہ ہے حُر"

آپ کو کتنا دکھ ہے صاف نظر آرہا ہے۔۔۔ اتنا دکھ ہے کہ بیٹی کو دنیا سے گئے ایک ہفتہ ہوا ہے اور"
"آپ اپنے سیاسی کارکنوں کے ساتھ جلسے بھگت رہے ہیں

میں جتنی بھی تکلیف میں رہوں حریم کو واپس نہیں لا سکتا۔۔۔ میری پارٹی اور جلسوں کا حریم کی"
"موت سے کیا تعلق۔۔۔

"تعلق ہے۔۔۔ آپ کی سیاست کی نزر ہوئی ہے حریم اور اکبر بھائی کی زندگی۔۔"

میں سب جانتا ہوں۔۔۔ بہتر ہے تم اس معاملے سے دور رہو" لہجے میں سختی در آئی تھی"

یعنی آپ سیاست نہیں چھوڑیں گے۔۔چاہے کوئی آپ پر قتل کا الزام لگائے یا آپ کی بیٹی کو قتل"
"کرے۔۔۔

تم میری جگہ ہوتی تو تم بھی یہی کرتی۔۔۔اگر خدا نے تمہیں غلط اور صحیح کے درمیان فرق کرنے کا"
"شعور دیا ہوتا اور تم اپنی آنکھوں کے سامنے غلط ہوتا دیکھتی تب تم بھی یہی کرتی حُر۔۔۔

آپ صحیح ہوتے سچے ہوتے تو اتنے تنہا نہ ہوتے "وہ مزید کہہ رہی تھی"

ہر سچا انسان تنہا ہی ہوتا ہے۔۔۔یہ دنیا کا دستور ہے سچ کے ساتھ بھیڑ نہیں ہوتی ہجوم تو جھوٹ کے"
"ساتھ ہوتا ہے

وہ ٹھان چکے تھے تو وہ بھی بے بس ہوئی تھی

پھر جب اُسکی خفگی بے اثر ثابت ہوئی تو وہ سب چھوڑ کر پیرس چلی آئی کسی سے کچھ کہے بغیر۔

وہ جب بھی اُس ٹروما کے زیرِ اثر ہوتی تو سب سے دوری اختیار کر لیتی

اور وہاں تیسری بار اُسکی ملاقات رخشندہ سے ہوئی تو بلآخر اُسنے اپنی مشکل اور ذہنی کیفیت کے متعلق
,رخشندہ سے بات چیت شروع کی

پہلی دو ملاقاتیں محض اتفاق تھی اور دونوں ملاقاتوں میں اجنبیت کو گرانے میں پہل رخشندہ نے کی
تھی, تیسری بار خاص طور پیرس وہ اُنہی لوگوں سے ملنے گئی تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس بار پیرس آنے پر اُسے جبل ملے گا جو کہتا تھا پیرس کے لوگ زندہ دل ہیں تم یہاں رہو گی تو دل بدل جائے گا اور واقعی اُسے اپنا دل بدلتا ہوا محسوس ہوا, پیرس نے اُسے اچھے لوگ دیئے تھے براق رخشندہ اور جبل۔۔۔

بہت عرصے سے وہ دونوں صرف چیٹنگ کر رہے تھے, اپنے ٹریمنٹ کی وجہ سے وہ خود بھی اُس سے ملنا نہیں چاہتی تھی مگر آج وہ بے صبری سے اُسکے پیغام کی منتظر تھی آج وہ جبل سے بات کر کے اُس سے ملنا چاہتی تھی, پیرس سے واپسی پر وہ بہت سی باتوں کا اعتراف کرنا چاہتی تھی

گزشتہ دو روز سے اُنکا رابطہ نہیں ہوا تھا اور گزشتہ دو دن اُسے غیر معمولی اور اُدھورے محسوس ہوئے تھے

لیپ ٹاپ کی چمکتی سکرین آنکھوں میں تکلیف کا باعث بنی تو وہ مایوس ہو کے لیپ ٹاپ ایک طرف کھسکانے لگی تبھی مخصوص نوٹیفیکشن کی آواز پر ڈھرکن منتشر ہوئی

وہ جبل کے نام کے ساتھ ایک خاص قسم کی نوٹیفیکشن بیل سیٹ کر چکی تھی جو خاص اُسکے لئے تھی فون میں لیپ ٹاپ پر۔۔۔اور ہر دفعہ اُس خاص دھن پر اُسکی ڈھڑکن یونہی بے ترتیب ہو جاتی نگاہیں مسکرا اُٹھتی

دو دن سے کہاں تھے تم"؟"

تم انتظار کر رہی تھی میرا؟"جوابی پیغام چمکا"

"نہیں۔۔میں صرف پریشان تھی"

کس لئے"؟"

"تمہارے لئے۔۔"

"کیوں؟"

"تم صبح شام مجھے مسیج کرتے ہو بِلاناغہ کرتے ہو۔۔۔دو دن تم غائب تھے پریشان ہونا فطری ہے"

"یہ سن کر اچھا لگا۔۔۔خوشی ہوئی جان کر کہ تم بھی ایک نارمل ہیومن ہو"

"کیا اب تک میں تمہیں ابنارمل لگتی رہی ہوں"

"نہیں!بس غیر فطری حرکتیں کرتی رہی ہو"

جیسے؟"وہ پوچھ رہی تھی"

تم نے اب تک پیرس نہیں دیکھا۔۔۔اگر کوئی پیرس آ کے پیرس کی خوبصورتی سے محروم رہ سکتا ہے"

"تو وہ تم ہو۔۔۔

اُسکے جواب پر وہ مسکرائی تھی

ایک دن میں سارا پیرس تمہارے ساتھ دیکھو گی۔۔۔"

"مگر ابھی میں تم سے ملنا چاہتی ہوں

اُسکا پیغام پڑھتے جبل کی پیشانی کی سلوٹیں گہری ہوئی

"کیوں۔۔۔؟"

"کیا میں تم سے مل نہیں سکتی۔۔۔؟"

ہاں۔۔۔ مل سکتی ہو" اُسکے چہرے پر اُلجھن واضح تھی"

"تو آج شام چھ بجے دریائے سین پر ملتے ہیں, میں وہاں تمہارا انتظار کرو گی"

آج تو ملنا مشکل۔۔۔۔"

وہ ابھی ٹائپ ہی کر رہا تھا کہ وہ جھٹکے سے اُسکے سامنے آیا

تمہیں تھوڑی سی بھی شرم نہیں آرہی یہ سب کرتے ہوئے, تم نے میرے شوشل آکاؤنٹ یوز کیے"
"اُس لڑکی کو بے وقوف بنانے کے لئے۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔" وہ مشتعل ہوتا روبرو آیا"

ویسے ہی جیسے تم نے ہمت کی میرے پرسنل آکاؤنٹ یوز کرنے کی۔۔۔ میرا نام میری شناخت" استعمال کرنے کی

" اپنے ہم نام ہونے کا بہت فائدہ اُٹھایا ہے تم نے حزام داؤد

وہ دونوں آمنے سامنے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے

وہ دونوں ہم نام تھے مگر بے حد مختلف تھے

اس کی بھاری قیمت وصول کی ہے تم نے۔۔ بھول گئے ہو کیا" حزام داؤد سرخ ہوتی آنکھوں سے اُسکی" طرف تکتا بول رہا تھا

مانتا ہوں اُس لمحے پیسوں کی ضرورت تھی مجھے اس لئے تمہاری آفر قبول کی مگر نہیں جانتا تھا کہ تم" کسی پرانی دشمنی یا جھگڑے کی بنا پر اس لڑکی کو ٹارگٹ کروگے, یہ میری غلطی تھی جو ضرورت کے ہاتھوں مجبور ہو کے تمہاری بات مانی

لیکن اب میں مزید اس کھیل کا حصہ نہیں بنو گا۔۔

ملنے بلایا ہے نا تمہیں اُس نے۔۔۔ اتنے باہمت ہو تو جاؤ۔۔۔ جا کے ملو اُس سے اپنی اصلی شناخت کے" ساتھ حزام داؤد کی حیثیت سے نا کہ حزام کریم بن کے

بکواس بند کرواپنی۔۔۔ایک لمحہ لگے گا مجھے اس اپارٹمنٹ سے اُٹھا کر تمہیں باہر پھینکنے میں۔۔۔جس" رستوران میں ویٹر کا کام کر رہے ہو وہاں سے باہر نکوالنے میں۔۔۔"حزام داؤد نے غصے سے وران کیا

یہ تمہارا پاکستان نہیں جہاں تم اپنے باپ دادا کی سیاسی بیک کی بنا کر مجھے دھمکا سکو۔۔۔یہ پیرس ہے" ۔۔۔ہاتھ بھی لگایا تو۔۔۔

تو کیا کرو گے تم ہاں۔۔۔بولو"حزام داؤد آگے بڑھتا ہوا بولا تو حزام کریم کو چار قدم پیچھے لینے پڑے"میں نے تمہیں ہائر کیا رہنے کی جگہ دی اُس کام کی پوری قیمت ادا کی جسے تم نے ادھورا چھوڑا۔۔۔اور اب تم میرے سامنے کھڑے مجھے آنکھیں دکھا رہے ہو,وہ بھی اس لڑکی کی خاطر جسکے پاس میں نے تمہیں بھیجا۔۔۔

جو اس قدر ہمدردی کا بخار چڑھ گیا ہے وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔کہیں تم نے اُسے سب بتا تو نہیں دیا,یا حُر "محتشم نے خرید لیا ہے تمہیں جو میرے سامنے کھڑے اُسکی طرفداری کر رہے ہو

حزام کریم اتنا بھی بکاؤ نہیں ہے جتنا تم نے سمجھ رکھا ہے,جہاں تک بات ہمدردی کی ہے تو ہاں مجھے فکر" ہے اُسکی۔۔۔کیونکہ وہ اچھی لگتی ہے۔۔۔آج ہی اُسے سچائی بتا دونگا اپنے کیے کی معافی مانگوں گا,بتاؤنگا اُسے کہ یہ سب میں نے مجبوراً کیا۔۔اور حزام داؤد نے میری مجبوری کا فائدہ اُٹھایا۔۔۔اور۔۔۔

حزام نے آگے بڑھ کر حزام کریم کے جبڑے پر مُکا رسید کیا تو وہ دوہرا ہوتا گال کو سہلاتا پیچھا ہوا

اُسکے ہونٹ کے کنارے سے خون نکلا تھا

کیا کہا تم نے اچھی لگتی ہے وہ تمہیں۔۔۔"ایک گھوسا اُسکے پیٹ پر پڑا تھا"

ناجانے کیوں پر اُسکا"اچھا"لگنا حزام داؤد کو ہر گز اچھا نہیں لگا تھا"اگر مجھے تم اُس کے آس بھی دکھائی دیئے یا میرا پلان خراب کرنے کی کوشش کی تو وہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا حزام کریم ۔۔۔"

"وہ انگوٹھے سے پھٹے ہوئے کنارے کو رگڑتا سیدھا ہوا"تم مجھے روک سکوں تو روک لینا۔۔۔

اُسکی ڈھٹائی پر حزام داؤد کا چہرہ مزید سُرخ ہوا تھا

☆☆☆☆

ایفل ٹاور اپنی تمام تر خُوب صورتی اور رعنائیاں لیے اُسے بے حد دلکش لگا تھا۔اور یہ خوبصورتی اُسنے پہلی بار محسوس کی تھی ناجانے کتنی ہی دیر وہ مبہوت کھڑی اس لوہے کے مینار کو تکتی رہی تھی,شام ڈھل چکی تھی ڈھنڈ بڑھ رہی تھی فضا اپنے اندر لاکھوں محبتوں کے راز سموئے سانسوں میں خوشبوئیں سی بھرنے لگی تھی

جانتی ہو جس پر کبھی تم نے غور نہیں کیا وہ پُل اور اس کے نیچے بہتا دریائے سین نہ جانے کتنے عہد و پیماں،اظہارِ محبّت کا امین ٹھہرا ہو گا"سین کے پانیوں میں ایفل کا روشنیوں سے چمکتا عکس دیکھ کر اُسے

جبل کی بات یاد آئی تو اُسنے ایک بار پھر سر اُٹھا کر شہرِ محبت کو دیکھا تھا" تو کیا آج یہ میری محبت کا امین ٹھہرے گا۔۔۔" وہ سوچنے لگی پھر بیش قیمتی بریسلٹ نکال کر ہتھیلی پر پھیلائی

جس میں دو حروف انتہائی نفاست اور خوبصورتی سے جڑے تھے کچھ اسطرح سے کہ ایک دوسرے کو مکمل بھی کرتے اور دکھائی بھی نہ دیتے

اُس نے سنا تھا انتظار مشکل ہوتا ہے آج جانا تھا جان لیوا بھی ہوتا ہے اور اُس لمحے حُر کو انتظار کے لمحے عذاب کے لمحے محسوس ہوئے تھے

بریسلٹ کو ہُڈی کی پاکٹ میں ڈالتی وہ دریائے سین کے پُل کی دوسری طرف پھیلے وسیع و عریض سبزے کی طرف بڑھنے لگی

سین کے خوشبوؤں سے معطر پانی میں ٹھہری کروز سیاحوں سے بھرنے لگی تھی

میں شاید ہی کروز پر کبھی بیٹھ سکوں۔۔۔ شاید میں سین کے پانی کو اتنا قریب سے کبھی نہیں دیکھ سکونگی جیسے باقی دیکھتے ہیں ہاتھ بڑھا کر چھو لیتے ہیں" ایک دن وہ جبل سے بات کرتی ہوئی اُسے بتا رہی تھی

کیوں نہیں بیٹھ سکو گی؟" وہ اپنے جوابی پیغام میں اُس سے پوچھ رہا تھا"

پانی کے اندر اُترنا مشکل ہے۔۔۔ اندر اُتری تو ڈوب جاؤ گی" وہ بتانے لگی"

کوئی یونہی تھوڑی ڈوبتا ہے۔۔" مسکراتی ایموجی کے ساتھ وہ ہنستے ہوئے جواب بھیج چُکا تھا"

ڈوب بھی سکتا ہے" اُسنے برجستگی سے جواب دیا تھا"

"تم میرے ساتھ کروز کا سفر کرنا ڈوبنے نہیں دونگا تمہیں"

ایک بار پھر سے اُسکی کہی بات یاد آئی تو اُسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی "میں یہ سفر صرف تمہارے ساتھ ہی کرونگی" سین میں چلتی کروز کو دیکھ کر اُسنے عہد کیا تھا

وہ دور بہت دور سے تقریباً دوڑتا ہوا اُسے قریب آتا دکھائی دیا تھا

کی سیڑھیوں پر بڑھتے اُسکے قدم تھم گئے تھے وہ پوری کی پوری اُسکی (Trocadero)ٹروکاڈیرو جانب گھومی تھی جواب بلکل سامنے تھا

وہ مفلر کو گردن کے گرد لپیٹی اُسے دیکھنے لگی تھی جسکے چہرے پر بکھرا اضطراب بے حد واضح تھا

تم ٹھیک ہو جبل" وہ پوچھے بنا رہ نہیں سکی تھی"

مخالف نے ایک لمحے کے لئے چہرہ اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا پھر کچھ بولنے کے لئے الفاظ ترتیب دینے لگا حلق خشک تھا سانسیں تیز

میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں" وہ اچانک ساری ہمت جمع کر کے بے حد سنجیدگی سے بولا تھا"

"میں بھی تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں"

جو بات میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں وہ سننے کے بعد تم کچھ کہنے کے قابل نہیں رہو گی۔۔۔" وہ اُسکے چہرے کی طرف دیکھتا کہہ رہا تھا

حُر کی مسکراہٹ معدوم ہوئی نگاہوں میں حیرت در آئی وہ سوالیہ نگاہیں اُسکے چہرے پر گھاڑے اُسے دیکھ رہی تھی

"کچھ چیزوں کی سچائی بتانی ہے تم کو۔۔"

تم کیا بول رہے ہو اور۔۔۔۔"

کی Trocadero اتنا عرصہ تم جس سے بات کرتی رہی وہ میں نہیں تھا۔۔۔ جس سے آج تم ملنے" سیڑھیوں پر کھڑی ہو وہ بھی میں نہیں ہوں۔۔۔

تم نے جس شخص کو جبل کا نام دیا وہ میں نہیں ہوں حُر۔۔۔

میرا نام حزام کریم ہے مجھے حزام داؤد نے ہائر کیا تھا میں پیسے لے کر ایسے چھوٹے موٹے کام کرتا رہتا ہوں مگر یہ کام اُس نوعیت کا نہیں تھا اس کی سنگینی کا اندازہ مجھے بہت بعد میں ہوا۔۔۔

مڈر کڈ نیپنگ۔۔۔ میں ایسے معمالات میں کبھی نہیں پڑتا اس بار کیسے۔۔۔۔۔

وہ بول رہا تھا بولتا جا رہا تھا اور وہ آنکھیں پھیلائے دم بخود کھڑی صرف اُسکا چہرہ تک رہی تھی چہرے کی رنگت سفید پڑتی جا رہی تھی اُسے ٹروکا ڈیرو کا پورا چبوترہ گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا

وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔ کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔ حزام داؤد کا اس سب سے کیا لینا دینا وہ سُن ہو چکی تھی

حزام داؤد نے تمہیں ٹریپ کر کے کڈنیپ کرنے کے پیسے دیئے تھے مجھے, اُسکے بعد میرا کام ختم۔۔۔"

جب میں نے مزاحمت کی انکار کیا تو اُسنے مجھے دھمکی دی اور میرے سارے سوشل اکاؤنٹ ہیک کر لیے۔۔۔ لیکن اُسکی مخالفت کے باوجود میں نے تم تک ساری سچائی پہنچا دی ہے آگے کیا کرنا ہے تم بہتر جانتی ہو۔۔۔ مگر مجھے اب اس سب سے دور رکھنا۔۔۔ میرا نام کہیں نہیں آنا چاہیئے۔۔۔ اسے میری التجا سمجھ لو"

وہ ہونک بنی اُسے دیکھ رہی تھی

تو کیا۔۔۔ وہ سب تم ایک۔۔۔" وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیا پوچھے۔۔۔ کونسا سچ جانے"

کیا تم ویٹنری ڈاکٹر۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں ہوں وہ سب ڈرامہ تھا, حزام داؤد کا پلان تھا, اُس نے ایسا کیوں کیا میں نے جانتا۔۔۔"

پر۔۔۔ پر تم نے ایسا کیوں کیا؟" بے حد مدھم لہجے میں وہ کرب سے بولی تھی"

مجھے معاف کر دو میں تو شرمندہ۔۔۔"

کریم تم جاؤ یہاں سے۔۔۔" لہجے کو مضبوط کرتی بے تحاشا حیرت کے باوجود وہ خود کو سمبھالتی ہوئی" بولی تھی

پر تم۔۔۔"

میں نے کہا جاؤ۔۔۔۔"وہ حلق کے بل چلائی"

حزام کریم پلٹ گیا پھر رک کر گردن موڑ کر حُر کو دیکھا وہ ساکت کھڑی تھی نگاہیں فرش پر جمائے۔۔۔

وہ چند سیکنڈز اُسے دیکھتا رہا پھر تیزی سے چلنے لگا کچھ فاصلے پر ہی حزام داؤد نے اُسکے بڑھتے قدموں کو روکا تھا

حُر نے دور سے اُسے دیکھا تو سارا خون جیسے منجمد ہوا تھا

وہ بہت عرصے بعد یوں اُسکی نگاہوں کے سامنے آیا تھا بلکل اچانک۔۔۔ غیر متوقع۔۔۔ مگر وہ لمحے کی تاخیر کے بنا پہچان گئی تھی فاصلے کے باعث اُسکے نقوش نمایا نہیں تھے پھر بھی وہ جان گئی

تھی کہ فاصلے پر کھڑا حزام داؤد تھا

وہ کریم کا کالر پکڑے اُسے کچھ کہہ رہا تھا جبکہ کریم اُسکی کلائی پکڑے اپنا کالر چھڑوا رہا تھا"

حُر کے لئے وہ تمام تر سچائی اور اب یہ۔۔۔اُسکے لئے قدموں پر کھڑے محال ہوا تھا

وہ دونوں اب اونچی آواز میں بول رہے تھے اتنی اونچی آواز میں کہ آس پاس سے گزرتے سیاح دونوں پر نگاہ ڈالتے چند سیکنڈ رُکتے اور پھر سے چلنے لگتے

حزام کریم نے حزام داؤد کی گرفت سے اپنا گریبان چھڑوالیا تھا حزام داؤد انگلی اُٹھا کر نا جانے اُسے کیا کہہ رہا تھا شاید سچائی بتانے پر اُسے دھمکا رہا تھا

کریم اَن سنی کرتا وہاں سے ہٹا تھا اور تیز تیز قدم اُٹھاتا آگے بڑھ گیا جبکہ حزام داؤد ضبط کی کوشش کرتا جبڑوں پر دباؤ ڈالنے لگا حُر چند قدم آگے بڑھی تو حزام کی نگاہ بے ساختہ اُس پر گئی چہرے کے تاثرات مزید بگڑے جبکہ حُر بنا کسی تاثر کے اُسے دیکھے گئی

نگاہوں میں محض شکایت نہیں تھی بہت کچھ تھا۔۔کچھ ایسا جو اب سامنے والے کے وجود کو جھُلسا رہا تھا اُسنے اپنی سیاح جیکٹ کو جھٹکا دیا تھا

رویئے میں اور چہرے پر زرا بھی ندامت نہیں تھی اُسنے قدم اُٹھائے تو حُر نے گھبراہٹ کے عالم میں چاروں طرف دیکھا صرف ایفل ہی نہیں اُسے وہاں موجود ہر شخص ساکت محسوس ہوا تھا حتی کہ وہ

نوبیاہتا جوڑا بھی جو ٹروکاڈیرو کی سیڑھیوں پر اُس سے آگے اوپری سیڑھیوں پر کھڑا خوشی سے تصاویر بنوا رہا تھا جن کو وہاں کھڑی وہ کافی دیر تک دیکھتی اور سراہتی رہی تھی

یکدم اُسے وہ کھکھلاتا جوڑا اداس دکھائی دیا تھا

حزام قدم قدم چلتا قریب آرہا تھا اُنکے مابین فاصلہ سمٹتا جارہا تھا

میں اُس سے ایک بار ملنا چاہتی ہوں ڈاکٹر براق۔۔۔"اُسے اپنے الفاظ یاد آئے تھے"

ہاں وہ اُس سے ملنا چاہتی مگر اس طرح سے نہیں۔۔۔اس انداز میں۔۔۔۔وہاں اُس جگہ اُس لمحے نہیں۔۔۔

اُس کے بڑھتے قدم دیکھ کر یک دم وہ حواسوں میں آئی ہاتھ میں پکڑی بریسلٹ کو مٹھی میں زور سے دبایا اور بنارُکے بڑی تیزی سے اُسکے نزدیک سے گزر گئی اتنی تیزی سے کہ چند منٹوں میں وہ اُس سے دور ہوتی بہت سا فاصلہ طے کر گئی تھی

☆☆☆☆☆

وہ ایفل ٹاور سے نکل آئی تھی حزام داؤد کو پیچھے بہت پیچھے چھوڑ آئی تھی مگر ذہن اب بھی سناٹوں کی زد میں تھا وہ کچھ بھی سوچ نہیں پا رہی تھی سوچنے کی ہمت ہی نہیں رکھتی تھی

وہ کوئی اور بن کے اُس سے جھوٹ بولتا رہا تھا وہ اُس پر اعتبار کرتی رہی تھی کیوں کرتی رہی تھی اُس نے خود سے سوال کیا تھا ہتھیلی میں موجود بریسلیٹ اب بھی مضوطی سے بند مٹھی میں قید تھی

پیرس کی ہوائیں پہلے بھی کچھ کم سرد نہیں تھی مگر اُس لمحے حُر کو وہاں کی ہوائیں مزید سرد محسوس ہوئی تھی جو اُسکے وجود کے اندر داخل ہوتی اُسے فنا کر رہی تھی۔۔۔

وہ بے حد دل گرفتگی سے اُس شہر کو دیکھنے لگی۔۔۔ حیرت سے۔۔۔ حسرت سے۔۔۔ اُس شہر کو جو

شہرِ محبت تھا، جہاں رنگوں کی قوسِ قزح فضا کو ہمہ وقت حسین و رنگین بنائے رکھتی تھی, جس کی گلیوں, شاہ راہوں, دریاؤں, پُلوں اور قدیم و جدید مقامات, غرض ہر جگہ ہر ہر گوشے سے گویا اظہارِ محبّت کا باقاعدہ اعلان ہوتا محسوس ہوتا تھا

مگر وہ شہر اُس سے بہت کچھ چھین گیا تھا وہاں کی ہوائیں اُسکے حق میں نہیں تھی

اُسے ایک ایسے شخص سے محبت ہوئی تھی جسے وہ قابلِ نفرت جانتی تھی

دکھ محبت پر نہیں تھا اُس شخص سے محبت ہونے پر تھا اور اُس سے کہیں زیادہ ملال اعتبار سونپنے کا تھا ہوش و حواس کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد زندگی میں پہلی بار۔۔۔ ہاں پہلی بار اُس نے کسی پر اعتبار کیا اور اب اُس ٹوٹے مان کی کرچیاں اُسکی آنکھوں میں چبھ رہی تھی دل کو لہولہان کر رہی تھی ضبط چھین رہی تھیں۔۔۔

شانزے لیزے کی سڑیٹ کو بے حد عجیب نگاہوں سے دیکھتی کچھ دن پہلے وہ عین اُسی جگہ کھڑی تھی بے حد خوش بہت مطمئن کتنا فرق تھا کل اور آج میں۔۔۔احساسات میں۔۔۔

جذبات بدلے تو اُسے روشنی میں نہائی ہوئی وہ ٹورسٹ اسٹریٹ ویران لگی تھی جیسے اُسکے اندر کی ویرانی نے وہاں کی رونق کو نگل لیا ہو, مگر سب کچھ تو پہلے جیسا ہی تھا سیّاحوں کا ہجوم ویسے ہی رواں دواں تھا مختلف اشیاء اور انواع و اقسام کے خورونوش سے مزّین ہوٹلز لوگوں سے بَھرے ہوئے تھے بلکل ویسے ہی جیسے ہمہ وقت پُر رونق رہتے تھے سیاح اور مقامی لوگ پیرس نائٹ کے نظارے کرتے شانزے لیزے کی مرکزی شاہ راہ پر چلتے ہنستے بولتے تصاویر لیتے گلیوں میں نکلتے جارہے تھے جہاں نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنی ہیوی بائیکس کے ساتھ کھڑے مشروبِ مغرب اور سگریٹ پھونک رہے تھے۔

ہر طرف مختلف روپ، بہروپ دھارے مقامی نوجوان لڑکے, لڑکیاں اُس سرد حسین شام سے پوری طرح لُطف اندوز ہورہے تھے۔ریستوران, اور کافی شاپس کے ویٹرز ہاتھ ہلا ہلا کر راہ گیروں کو متوجہ کرتے اندر آنے کی دعوت دے رہے تھے جیسے وہ ہمیشہ کیا کرتے تھے

سب ویسا ہی تھا۔۔۔مگر سب ویسا نہیں تھا

اُس نے مٹھی میں قید بریسلیٹ کو عین نگاہوں کے سامنے کیا ایک ہفتہ قبل جب وہ وہاں بریسلیٹ بنوانے آئی تھی تو نا جانے کتنے ڈیزائنز کی بریسلیٹ دیکھتی رہی پھر اُسنے فرانسیسی لڑکے جو اُس جیولری

شاپ کا مالک تھا کو بے حد مشکل اور ٹوٹی پھوٹی فرینچ میں اُس بریسلیٹ کا ڈیزائن بتایا جسے خاص طور پر وہ کسی کو تحفے میں دینے کے لئے بنوانا چاہتی تھی

لڑکا فرینچ بولنے میں اُسکی جدوجہد کو داد دیتا اُسے سراہنے لگا تھا پھر اُس شاپ سے باہر نکلنے سے پہلے تحفے سب دیتے ہیں مگر جسطرح آپ دے رہی ہیں ویسے "اُسے روک کر فرینچ میں کہنے لگا نہیں۔۔۔ آپ جس کسی کو بھی یہ تحفہ دے رہی ہیں بہت دل سے دے رہی ہیں اور میں اِسے دل سے بنانے کی کوشش کرونگا۔۔۔ کیونکہ دل سے دی جانے والی چیزیں بہت پُرکشش ہوتی ہیں مخالف کو "آپ کے دل کی جانب متوجہ ضرور کرتی ہیں

وہ کچھ الفاظ سمجھی تھی کچھ نہیں پھر بھی مسکراتی ہوئی سر ہلا گئی۔

☆☆☆☆

(حال)

اگلے روز شام چار بجے وہ دونوں وہاں موجود تھے, ایس پی کا نام سنتے ہی پہلے تو وہ لڑکی کچھ پریشان ہوئی پھر چہرے کو بشاش کرتی حدیقہ اور اُبان کو اندر آنے کا راستہ دیا

آپ لوگ یہاں کس سلسلے میں آئے ہیں۔۔۔؟" پچیس چھبیس سالہ لڑکی نے جھجھکتے ہوئے پوچھا"

ڈاکٹر ہشام کے متعلق تفتیش کرنی ہے, جو محتشم کمال کے اپریشن اور فوری ڈیتھ کے بعد اچانک ہی" یہاں سے غائب ہو گئے, جس ملک میں وہ گئے تھے وہاں نہیں ہیں کہاں ہیں یہ کوئی نہیں جانتا" حدیقہ نے مخصوص بارعب سے لہجے میں بغیر تمہید باندھے کہا تو سامنے بیٹھی لڑکی کے چہرے کا رنگ فق ہوا

"کیا آپ بتائیں گی کہ آپ کے فادر کیوں غائب ہیں؟"

آپ میرے پاپا کے متعلق سوال کیوں کر رہی ہیں مجھ سے, انہوں نے کیا کیا ہے؟" سارا خود کو" سمبھالتی ہوئی بولی

یہ سوال تو میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھونگی کہ آخر انہوں نے ایسا کیا کیا ہے جو اُنہیں اتنی مراعات" "لے کر راتوں رات فرار ہونا پڑا

میں کچھ نہیں جانتی وہ کہاں ہیں, پچھلے ایک سال سے میرا اُن سے کوئی رابطہ نہیں "خوف کو چھپاتی وہ" تیزی سے بولی

"یہ کیسے ممکن ہے, آپ اُنکی اکلوتی اولاد ہیں وہ آپ سے اپنا رابطہ کیسے ختم کر سکتے ہیں؟"

"میں آپ سے کہہ رہی ہوں ایس پی صاحبہ میں۔۔میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔"

اچھی طرح سے سوچ سے لیں سارا! کیا آپ واقعی کچھ نہیں جانتی۔۔۔کیونکہ ڈاکٹر ہشام تک تو ہم پہنچ" ہی جائیں گے اگر وہ کسی بھی معاملے میں ملوث ہوئے تو وہ اپنی سزا ضرور بھگتے گے اور آپ اُنکے جرم کو

چھپانے میں اُنکا ساتھ دینے کے لئے برابر کی شریک ہیں اس لئے آپ بھی۔۔۔۔" حدیقہ نے بہت کچھ جتاتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑا

اگر آپ کسی سے ڈر رہی ہیں تو بے فکر رہیں آپ کی پروٹیکشن ہماری ذمہ داری ہے آپ ہر طرح سے" سیو ہونگی, کسی بھی معاملے میں آپ کا نام نہیں آئے گا" اُبان نے یقین دلایا تھا

ہم سیاسی لوگ نہیں ہیں آپ پلیز مجھے اور میری فیملی کو اس سب میں نہ گھسیٹیں, ہم کومن سیول" لوگ سیاستدانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے" اُسنے خوف کے عالم مکس ملتجیانہ لہجے میں التجا کی تو اُسکی بات پر حدیقہ اور اُبان نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

آپ کو کیسے معلوم یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے یا سیاستدان انوالو ہیں اس میں؟" حدیقہ نے ابرو اُٹھا کر" سوال کیا تو سارا کے پیروں سے زمین نکلی تھی

میں آپ سے کہہ چکی ہوں کہ کچھ نہیں جانتی پھر آپ بغیر کسی وجہ کے میرے گھر آ کے مجھ سے" سوال جواب کیوں کر رہے ہیں" آواز میں لرزش تھی

دیکھیں سارا! اُبان گھٹنوں پر دباؤ ڈال کر تھوڑا آگے ہوا" ابھی آپ سے آپ کے گھر میں باعزت طریقے سے چند سوال پوچھ رہے ہیں جن کا اگر آپ ہمیں سچائی سے جواب دیں گی تو عدالت اور پولیس اسٹیشن کے دھکے کھانے سے بچ جائیں گی, ہم جو سوچ رہے ہیں اگر وہ سچ ہے اور اسکے پیچھے

اوپوزیشن کے بندے ہیں جن کا نام یا جنکی پارٹی کا نام آپ جانتی ہیں تو یقین رکھیں سچ سامنے آنے پر بھی آپ محفوظ رہیں گی آپ کی فیملی کو کچھ نہیں ہو گا"

میں۔۔۔وہ بے حد گھبرائی ہوئی شش و پنج میں مبتلا تھی"

اُبان ٹھیک کہہ رہا ہے سارا اگر آپ سچ بولیں گی تو بحثیت ایس پی نہیں بلکہ بحثیت عورت یقین دلاتی ہوں کہ آپ کو کچھ نہیں ہو گا آپ کی پروٹیکشن میری ذمہ داری ہے" حدیقہ نے اب کے دھیمہ لہجہ اپنایا تھا

وہ کچھ دیر خاموشی سے ان دونوں دیکھے گئی پھر ہمت جمع کر کے بولی" میں زیادہ کچھ نہیں جانتی مگر اتنا ضرور جانتی ہوں کہ پاپا پر بہت دباؤ ڈالا گیا تھا اُنہیں دھمکی دی گئی تھی کہ اگر محتشم کمال کا آپریشن کامیاب ہوا تو نہ صرف اُنکا کریئر تباہ ہو گا بلکہ اُنکی جان کو بھی خطرہ ہو گا جب پاپا نے انکار کیا تو انہوں پاپا کو مجھے مارنے کی دھمکی دی انہوں نے ہر راستہ بند کر دیا اس لئے۔۔۔پاپا کو مجبوراً یہ سب کرنا پڑا۔۔۔وہ ایسے انسان نہیں ہیں وہ میری خاطر مجبور ہو گئے تھے انہوں نے ہماری زندگی تنگ کر دی تھی۔۔۔" وہ آنکھوں میں خوف اور نمی لیے بولتی جا رہی تھی

"کس نے دھمکایا آپ کو کس نے کیا یہ سب؟"

رئیس۔۔۔رئیس نام ہے اُسکا۔۔۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر بولی"

اور اب پیروں سے زمین نکلنے کی باری اُبان کی تھی۔۔۔وہ بے یقینی سے سارا کو دیکھنے لگا

ہوش میں تو ہیں آپ۔۔۔رئیس تو داؤد فیملی کا وفادار ہے اور آپ۔۔۔" وہ یکدم اپنی جگہ سے کھڑا" ہوا تھا

حدیقہ نے اُسکا بازو تھاما آنکھوں کے اشارے سے اطمینان رکھنے کو کہا"

اس کے علاوہ کیا جانتی ہو؟" حدیقہ کا اطمینان برقرار تھا"

اور کچھ نہیں جانتی۔۔۔جن دنوں محتشم کمال ہسپتال تھے تب رئیس نامی وہ شخص یہاں آیا تھا پاپا کو" "وارن کیا بس اتنا ہی جانتی ہوں میں

"اور ڈاکٹر ہشام اُن سے کب بات ہوئی؟ کیا اُن سے کچھ پوچھنے کی کوشش نہیں کی؟"

نہیں! اور پچھلے کچھ دنوں سے وہ واقعی مجھ سے رابطے میں نہیں ہیں میں اُن کے لئے بہت فکر مند" ہوں۔۔" وہ بے بسی بولی تھی

ٹھیک ہے سارا! اگر تمہارا اُن سے رابطہ ہو تو سب سے پہلے مجھے اطلاع دینا یا اگر تمہارے پاس کوئی اور" معلومات ہوں جو تم بتانا چاہو تو۔۔۔" حدیقہ کے کہنے پر وہ نم آنکھوں سے سر ہلا کر رہ گئ.

☆☆☆

مجھے اُس لڑکی کی بات میں کوئی سچائی نظر نہیں آتی, مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ رئیس۔۔۔" اُبان نے جھنجھلا کر ہاتھ میز پر مارا تھا

وہ دونوں اب شہر کے مشہور ریستوران میں بیٹھے تھے اُبان اب تک حیرت میں گھرا تھا حدیقہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اُسکی بات سنتی گہری سوچ میں مبتلا تھی

"یہ سب رئیس نے نہیں کیا یہ سب رئیس سے کروایا گیا ہے"

رئیس کو کون خریدے گا؟" اسنے اچھنبے سے کہا"

"بِکنے والے کا خریدار تو کوئی بھی ہو سکتا ہے"

یہ سب جاننے کے بعد حزام پتہ نہیں کیا کرے گا کیسے ری ایکٹ کرے گا وہ" اُبان پیشانی مسلتے ہوئے بولا

تمہیں کیا لگتا ہے رئیس کے پیچھے کون ہو گا۔۔۔ کون ہے جس نے محتشم کمال کو مروایا اور اتنی صفائی سے کہ یہ قتل کسی کو قتل محسوس ہی نہیں ہوا۔۔۔ کسی کا دھیان اسطرف گیا ہی نہیں۔۔۔"

"میں اس وقت کچھ بھی سوچنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں حدیقہ۔۔۔ کچھ بھی نہیں"

سب کچھ اتنا سمپل نہیں جتنا بظاہر لگ رہا ہے, رئیس یہ سب کسی کی سپورٹ کے بنا نہیں کر سکتا, اور"
اب سوال یہ اُٹھتا ہے کہ اگر محتشم کمال کے قتل میں رئیس ملوث ہے تو پھر باقی سب جو ہوتا آیا ہے کیا
اُس میں رئیس کا ہاتھ ہے" حدیقہ اُبان کی جانب دیکھتی کہہ رہی تھی

ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔۔۔" وہ پیشانی پر آیا پسینہ صاف کرتا بولا"

"حُر اور حزام کب تک یہاں پہنچے گے ؟"

پہنچنے والے ہونگے۔۔۔" وہ گھڑی کی طرف دیکھتا خاموش ہوا پھر توقف کے بعد بولا حدیقہ ! کیا حُر کو'
یہ سب بتانا چاہیئے اتنی جلدی۔۔۔ بغیر کسی نتیجے پر پہنچے ؟" وہ استہفامیہ ابرو اُٹھاتا مستفسر تھا

بتانا تو ہو گا, اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتے ہیں وہ بھی تب جب دشمن وفاداری کے روپ میں آپ کے"
بلکل سامنے ہو۔

"تم سب کو رئیس سے محتاط رہنا پڑے گا, ہماری ایک چھوٹی سی غلطی بہت سے نقصان کروا سکتی ہے

حدیقہ کہہ رہی تھی اُبان نے سر ہلایا

کچھ دیر بعد حُر محتشم اور حزام داؤد گارڈز کے ہمراہ ریستوران کا داخلی دروازہ عبور کر رہے تھے

اُبان کی بے چینی میں اضافہ ہوا تھا حدیقہ نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

حزام نے ہاتھ کھڑا کر کے گاڈز کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا

او! تو اُبان بھی یہاں ہے حدیقہ بھی۔۔۔ کیا آج حدیقہ کے ساتھ ڈنر کا پلان ہے؟" حُرنے کونے کی قدرے الگ تھلگ میز پر اُن دونوں کو بیٹھے دیکھا تو حزام کی طرف زرا سا سر گھماتی بولی

"میں نے کسی کو ڈنر پر نہیں بلایا, حدیقہ نے ہمیں یہاں بلایا ہے کیوں بلایا نہیں جانتا۔۔۔"

آہاں" حُرنے حیرت سے گردن سیدھی کی"

اب وہ دونوں میز کے قریب پہنچ چکے تھے جہاں حدیقہ اور اُبان براجمان تھے۔

☆☆☆

رئیس۔۔۔ تم رئیس کی بات کر رہے ہو رئیس کی۔۔۔؟" نگاہوں میں حیرت لیے وہ لفظوں کو دوہرا رہا تھا جیسے اُبان کی عقل پر شک گزرا ہو

یہ رئیس ہی کی بات کر رہا ہے حزام" حدیقہ نے یقین دلانا چاہا"

وہ جتنا حیران تھا حُر اُتنی ہی ریلیکس بنا کسی تاثر کے وہ اُبان اور حدیقہ کی بات سنتی ساتھ ساتھ سٹرابیری شیک کے چھوٹے چھوٹے سِپ لے رہی تھی جبکہ حزام کی کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی

حدیقہ کے کہنے پر اُسنے ایک ترچھی نگاہ اپنے ہمراہ بیٹھی حُر پر ڈالی "آپ سن رہی ہیں؟" ناچاہتے ہوئے بھی اُسے پوچھنا پڑا تھا

حُر نے حزام کی آنکھوں میں دیکھ کر سر کو جنبش دی

آپ کچھ کہیں گی نہیں؟" حزام نے رُک رُک کر کہا تو بولی "ری ایکٹ کرنے سے کیا ہو گا مسٹر حزام۔۔۔

اس سب کے پیچھے کوئی ہے یہ بات ہم سب پہلے سے جانتے تھے آج رئیس کا چہرہ بے نقاب ہوا ہے کل وہ شخص سامنے آئے گا جس نے رئیس سے یہ سب کروایا۔۔۔

رئیس نے اُس ڈاکٹر کو اُکسایا دھمکایا کہ وہ۔۔۔۔وہ کمال انکل کو۔۔۔۔اُسکے اطمینان کو دیکھتا مزید حیران ہوتا جملہ ادھورا چھوڑ گیا

"اگر میں کہوں کہ میں یہ پہلے سے جانتی تھی تو کیا یقین کریں گے میرا؟"

اُن تینوں نے ایک ساتھ گردن گھما کر حُر کی طرف دیکھا تھا

واٹ! آپ جانتی تھی انکل کمال کو قتل کیا گیا ہے؟" اُبان چہرے پر تعجب لیے مستفسر تھا"

حزام ساکت ہوتی پتلیوں سے اُسے دیکھے گیا

"ہاں! میں جان گئی تھی کہ رئیس ڈیڈ کے قتل میں انوالو ہے"

"تو آپ نے مجھ سے یہ سب کیوں چھپایا؟"

"کیونکہ آپ میرا یقین نہ کرتے۔۔۔"

آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں"؟ حزام اُسکی طرف دیکھتا غصے اور حیرت سے کہہ رہا تھا"

"جانتی ہوں آپ کو اس لئے۔۔۔۔"

"اور ئیلی۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتا کرسی سے پشت ٹکا گیا انداز یوں تھا جیسے "بڑا جانتی ہو مجھے"

حُرا اگر آپ یہ بات جانتی تھی تو کسی سے شیئر کرتی رئیس ہمارے سامنے تھا اگر وہ محتشم کمال کے قتل" میں انوالو ہو سکتا ہے تو وہ کسی دوسرے کا قتل بھی کر سکتا ہے" حدیقہ نے حزام سے نگاہ ہٹا کر حُر کی جانب دیکھا تھا

رئیس اس سب کا حصہ ہے اُس نے یہ سب کسی کے کہنے پر کیا مگر وہ یہ سب کرنا نہیں چاہتا" "تھا۔۔۔اس لئے میں نے رئیس کے معاملے میں خاموشی اختیار کی

آپ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتی ہیں؟" حزام ایک اُچٹتی نگاہ اُس پر ڈالتا بولا پیشانی کے بل گہرے" ہوئے تھے

ڈیڈ کی ڈیتھ کے بعد مجھے اُنکے کوٹ سے ایک پلے کارڈ ملا تھا

جس میں لکھا تھا

"موت کے کارڈ پر نگاہ رکھو"۔۔۔"وہ دیکھو جو حقیقت ہے وہ نہیں جو دکھائی دے رہا ہے"

"its the death card not the king...."

ساتھ رکھے ہینڈ بیگ سے کارڈ میز پر رکھتی وہ کارڈ پر سیاہ روشنائی سے لکھے الفاظ دوہرا رہی تھی

حدیقہ نے ہاتھ بڑھا کر میز کے وسط پر رکھا کارڈ اپنی طرف کیا

جہاں مِٹے مِٹے وہی الفاظ لکھے تھے حدیقہ نے زیرِ لب وہ الفاظ دوہرائے

its the death card.....

death card

وہ پُر سوچ نگاہوں سے کارڈ کو دیکھتی بار بار کہہ رہی تھی

"is the Ace of the spades"

وہ نتیجے پر پہنچی تھی

ایکزیکلی۔۔۔"از دی ایس آف سپیڈز۔۔۔۔۔"حُر نے ہاں میں ہاں ملائی تاثرات یوں تھے جیسے "
حدیقہ کے بات سمجھ جانے پر مطمئن ہوئی ہو

اُبان اور حزام نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا

آپ دونوں کس بارے میں بات کر رہی ہیں۔۔۔"اُبان نے حدیقہ کے ہاتھ میں موجود کارڈ کو دیکھتے "
ہوئے مداخلت کی

دیکھو یہاں لکھا ہے موت کے کارڈ پر نگاہ رکھو۔۔۔"حدیقہ نے دوہرایا"

تو۔۔؟!"اُبان بولا"

حزام نے آنکھیں چندھی کی

(ایس) کو ڈیتھ کارڈ بھی کہتے ہیں"حُر نے Ace تو مسٹر ڈیٹیکٹو یہ کہ سپیڈز کارڈ کے کھیل میں "
سمجھانے کی کوشش کی

تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔۔۔کیا اسطرح کے پزل سولو کرنے سے قاتل کا پتہ چل جائے "
گا۔۔۔"حزام نے غصے سے کہہ کر میز پر ہاتھ مارا

بلکل!ہم جان جائیں گے قاتل کون ہے۔۔۔"حُر اُسی کے انداز میں بولی"

رئیلی۔۔۔انداز طنزیہ تھا"جب ہم جانتے ہیں اس کے پیچھے رئیس ہے تو کارڈ کارڈ کھیل کے پزل" کیوں حل کریں۔۔۔

رئیس کا گریبان پکڑیں گے تو ساری سچائی سامنے آجائے گی۔۔۔اینڈ اٹز سمپل۔۔۔"کندھے اُچکا کر کہا

بہت کوئی غنڈوں والی سوچ اور اپروچ ہے آپ کی۔۔۔"

"گریبان پکڑیں گے۔۔۔ہونہہ

تو آپ جو کر رہی ہیں وہ کیا ہے۔۔۔"

حزام!۔۔۔حدیقہ نے پکارا"مجھے لگتا ہے حُر ٹھیک کہہ رہی ہے رئیس پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہیں ہے,جو رئیس کے پیچھے ہے تمہیں کیا لگتا ہے اُسکی نظر رئیس پر نہیں ہو گی۔۔۔جو رئیس جیسے بندے کو خرید سکتا ہے وہ اتنا آسان ہدف نہیں ہو گا ہمارے لئے۔۔۔

یہ وقت جذبات میں آ کے معمالات بگاڑنے کا نہیں ہے بلکہ سوچ سمجھ کر قدم اُٹھانے کا ہے تا کہ "نقصان کم سے کم ہو

حزام نے سانس خارج کی حُر نے اُسے مکمل طور پر نظر انداز کیا

تو ایس ڈیٹھ کارڈ ہے اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟"اُبان نے پانی کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے پوچھا"

یہ نوٹ جس نے لکھا ہے در حقیقت اُس نے ہمیں قاتل تک پہنچنے کا راستہ بتایا ہے"

جیسے اُس نے لکھا کہ ڈیتھ کارڈ پر نظر رکھو۔۔۔تو سپیڈز میں ڈیتھ کارڈ ہوا ایس۔۔۔۔

کا ہیڈن مینیگ ہے Ace اور

"symbol of strength and authority"

اس کو نہ دیکھو جو دکھائی دیتا ہے۔۔۔یعنی وہ تلاش کرو جو چھپا ہوا ہے۔

اس کا مطلب کہ پاور میں کون نظر آتا ہے۔۔۔؟

کنگ۔۔۔"اُبان نے پیشانی کھجاتے ہوئے جواب دیا"

بلکل۔۔۔۔لیکن اسٹرینتھ اور ایتھوریٹی اِیس کے پاس ہے یعنی قاتل کے پاس۔۔۔۔ماسٹر مائنڈ کے پاس۔۔۔۔

ہم یہاں سپیڈز کارڈز نہیں کھیل رہے۔۔۔کنگ کوئن اِیس۔۔۔۔"

کیا ہم ایسے قاتل تک پہنچیں گے ؟"حزام نے کندھے اُچکا کر کہا

یہ کارڈ مجھے ڈیڈ کے اُس کوٹ سے ملا جو ہسپتال جاتے وقت انہوں نے پہنا ہوا تھا"حُر نے لفظوں پر" زور دیا

تو؟ایک کارڈ ہمیں قاتل تک کیسے پہنچا سکتا ہے؟ہو سکتا ہے انکل کمال سپیڈز کھیلتے ہوں اور پلے کارڈ"
"اُنکے پاس رہ گیا ہو

ڈیڈ کارڈز نہیں کھیلتے تھے۔۔۔کھیلنا جانتے ہی نہیں تھے۔۔۔"

"پر کوئی اور شخص کارڈز کھیلتا ہے بہت شوق سے۔۔۔ماہر ہے وہ کارڈز کا

کارڈز تو۔۔۔وہ کہتے کہتے رُکا چونکا پھر بولا

رئیس۔۔۔رئیس کھیلتا ہے۔۔حزام اُسکے چہرے کی جانب دیکھتا بڑی حیرت سے مستفسر تھا"

ہاں!رئیس۔۔۔"اور یہ ہینڈ رائٹنگ بھی رئیس کی ہے"اُسنے ایک اور انکشاف کیا تھا"

"آپ اتنے وثوق سے ساری باتیں کیسے کہہ سکتی ہیں؟"

میں اتنے عرصے سے آپ کے گھر میں محض میڈیا کے ڈر سے نہیں رہ رہی۔۔۔صرف اس پلے کارڈ"
"پر لکھے ان لفظوں کی سچائی تک پہنچنے کے لئے وہاں تھی

تو کیا۔۔حزام اور آپ کے نکاح کے پیچھے بھی وہی شخص تو نہیں جس کہنے پر قتل کیا گیا؟"اُبان نے"
سوالیہ نگاہوں سے اُن دونوں دیکھا جبکہ حدیقہ نے حیرت سے۔۔۔"ایک منٹ!کس نکاح کی بات
ہو رہی ہے۔۔۔اور میڈیا کے ڈر سے کیوں رہیں گی آپ داؤد مینشن میں۔۔۔؟کیا یہاں کچھ ایسا ہے جو
"میں مِس کر رہی ہوں۔۔۔اینی تھنگ؟

اُسنے پوچھا تو اُبان کو اپنی جلد بازی پر غصہ آیا

بے چارگی سے حزام کی جانب دیکھا

دراصل ڈیزاسٹر ہوٹل میں ہمارا ملنا اتفاق نہیں تھا پلان تھا کسی کا, ہم دونوں کو ہوٹل کے کمرے تک " لایا گیا اُس کے بعد میڈیا کو وہاں بھیجا گیا تا کہ الیکشن سے پہلے ہماری ریپوٹیشن خراب کی جائے اُس وقت خود کو سیوزون میں لانے کے لئے میڈیا سے کہنا پڑا کہ ہم۔۔۔

ہم نکاح کر چکے ہیں, معاملات کو ہینڈل کرنے کے لئے ہمیں فوری نکاح کرنا پڑا تا کہ بات کو دبایا جاسکے "حزام بول رہا تھا

حدیقہ حیرتوں کی زد میں تھی

واقعی! حیرت سے بولی۔۔۔ آپ دونوں کا نکاح۔۔۔

تبھی سب اتنا غیر متوقع تھا۔ حدیقہ نے افسوس سے سر ہلایا "تم دونوں خود کو میرا بیسٹ فرینڈ کہتے ہو اور اتنی بڑی بات چھپائی مجھ سے۔۔" حدیقہ نے پہلے حزام اور پھر اُبان کی جانب دیکھا

"اُبان نے کندھے اُچکائے "میں کیا کہہ سکتا ہوں حزام نہیں چاہتا تھا کسی کو پتہ چلے۔۔

کسی کو۔۔۔ "حدیقہ نے الفاظ دوہرائے "

ظاہر ہے جتنی بات پھیلتی اُتنے ہی مسائل بڑھتے "حزام نے صفائی پیش کی"

ہم رئیس کی بات کر رہے تھے اُس پہ فوکس کرتے ہیں "اُبان نے حدیقہ کی نگاہوں کو نظر انداز" کر کے توجہ اصل مسئلے کی جانب کروائی

تمہیں بعد میں دیکھ لونگی والے تاثر سے اُبان کو تنبیہ کرتی وہ حُر کی طرف متوجہ ہوئی "آپ کو یقین" ہے حُر یہ لکھائی رئیس کی ہے؟" حدیقہ کارڈ کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتی پوچھ رہی تھی

سو فیصد۔۔۔ایک دن اچانک رئیس کے ہینڈ ریٹن پیپرز میری نگاہوں سے گزرے تو مجھے محسوس ہوا" کہ یہ لکھائی کچھ الفاظ کی مخصوص بناوٹ میں پہلے دیکھ چکی ہوں, فوری طور پر مجھے کچھ یاد نہیں آیا لیکن کچھ دن بعد جب میں نے اس پلے کارڈ کو دوبارہ دیکھا تو ایکدم میرے ذہن وہ پیپرز آئے میں نے فوراً ,ہینڈ رائٹنگ میچ کی, پھر میں کئی بار رئیس کو کارڈ کھیلتے ہوئے بھی دیکھ چکی تھی

اپنا شک دور کرنے کے لئے میں نے دونوں ہینڈ رائٹنگ ایکسپرٹ سے میچ کروائی تو میرا شک صحیح ثابت "ہوا

یعنی رئیس خاموش رہ کر خود کو سیو کرنا چاہتا ہے اور ہماری مدد بھی۔۔۔" حدیقہ سمجھتے ہوئے سر ہلا کر" بولی

تو آپ قاتل کسے سمجھ رہی تھی, اور اصل قاتل کون ہے؟ کیونکہ رئیس تو مہرہ ہے جسے استعمال کیا" گیا" اُبان نے پوچھا تو حُر نے ایک زرا سی نگاہ حزام پر ڈالی

تمہاری پارٹی کا چیئر پرسن کون ہے۔۔۔؟" وہ مدھم آواز سے اُبان کی جانب دیکھتی پوچھ رہی تھی" دھیان حزام کی طرف تھا

چیئر پرسن تو حزام ہے۔۔۔" وہ اچھنبے سے بولا"

بظاہر کنگ کون ہوا؟" اُسنے پھر سے پوچھا تو چند لمحوں کی خاموشی چھائی"

حزام کے سینے میں ٹیس اُٹھی" آپ مجھے قاتل سمجھ رہی ہیں۔۔۔ مجھے" وہ یوں پوچھ رہا تھا جیسے یقین نہ آیا ہو

ہاں! اُس وقت سب سے پہلا شک آپ پر ہی جاتا تھا, آپ تھے جو میڈیا میں ڈیڈ کے خلاف بول رہے تھے, آپ ہی تھے جنہوں نے ہسپتال جانے سے پہلے اُن سے آخری ملاقات کی۔۔۔ میں بہت عرصے تک یہی سمجھتی رہی کہ اس کے پیچھے آپ ہو سکتے ہیں اور شاید یہی سمجھتی رہتی اگر مجھے یہ کوڈ سمجھ نہ آتا تو۔۔۔

کیا مطلب۔۔؟" اُبان نے سوالیہ نگاہیں کارڈ پر مرکوز کیں"

یہاں لکھا ہے

"وہ دیکھو جو حقیقت ہے وہ نہیں جو دکھائی دے رہا ہے"

its the death card not the king

وہ ڈیتھ کارڈ ہے۔۔۔ وہ اِیس ہے۔۔۔ وہ جو ہر طرح کی طاقت چاہتا ہے اتھورٹی چاہتا ہے۔۔۔

وہ کنگ نہیں ہے۔۔۔ قاتل حزام داؤد نہیں ہے۔۔۔ قاتل اِیس ہے۔۔۔ قاتل۔۔۔ بہرام داؤد ہے۔۔۔

اُبان کا منہ کُھلا تھا حزام نے کرسی چھوڑی۔۔۔

حدیقہ کے کچھ بولنے کے لئے وا ہوتے لب ساکت ہوئے

چند لمحوں کی خاموشی چھائی پھر حزام کی آواز گھونجی

وِل یو پلیز شٹ اپ!۔۔۔ کیا لگتا ہے آپ کو کچھ بھی کہیں گی اور ہم مانیں گے۔۔۔" سرخ چہرہ لیئے تلخی سے بولا تھا

حزام آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔۔ پلیز بیٹھ جاؤ۔۔۔" اُبان نے کھڑے ہو کے اُسکے کندھے پر دباؤ ڈال کر بات سمبھالنے کی کوشش کی

وہ تینوں ہی شدید حیرت میں مبتلا تھے حُریوں بہرام داؤد کا نام لے گی وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

اُبان ٹھیک کہہ رہا ہے تم تحمل سے بات تو پوری۔۔۔"

کیوں سنو حدیقہ میں یہ ساری بکواس۔۔۔۔بابا کے قتل میں محتشم کمال ملوث تھے مگر۔۔۔ مگر ہم" خاموش رہے۔۔۔اور یہ خاموشی کا فائدہ اُٹھا کر میرے ہی خاندان پر جرم عائد کر رہی ہیں۔۔۔

انہیں کبھی میں قاتل لگتا ہوں کبھی تایا جان۔۔۔

جبکہ اصل میں قاتل اِنکا۔۔۔۔

مائنڈ یور لینگویج۔۔ڈیڈ اُس قتل کا حصہ نہیں تھے,انہوں نے ہمیشہ پیور سیاست کی ہے, آپ کے تایا" کی طرح قاتل نہیں ہیں وہ۔۔۔انہوں نے بلیک کو وائیٹ نہیں کیا۔۔۔

سیاست کی خاطر اُنہوں نے اپنی بیٹی گوائی,اپنا رشتہ ختم کیا۔۔۔ آپ لوگوں نے صرف اپنی سیاست چمکائی۔۔۔جو ملک کی بہتری کے لئے کچھ کرنا چاہتے تھے اُنہیں راستے سے ہٹایا, آپ کے خاندان کو صرف پاور سے مطلب ہے جس کے لئے آپ بے رحمانہ قتل کرتے ہیں,لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اُٹھا کر اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں اُنہیں" وہ یکدم کرسی چھوڑتی اُسکے روبرو کھڑی کہہ رہی تھی

تم دونوں ایک دوسرے پر الزام لگا رہے ہو۔۔۔ تم دونوں غلط کر رہے ہو" حدیقہ میز کے دوسری" جانب آکر بولی

کیا تم نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ مجھ پر شک کرتی رہی ہیں مجھے قاتل سمجھتی رہی ہیں اور اب تایا جی۔۔۔" وہ مشتعل ہوتا بولتا جا رہا تھا یوں جیسے اپنی سماعت اور حُر کے الفاظ پر یقین نہ آیا ہو

حزام یہ سب سچ ہو بھی سکتا ہے تم تحمل سے بات سنو تو ہم آگے کچھ پلان کریں۔۔۔ پھر سچ اور جھوٹ سب کے سامنے آجائے گا" اُبان کے کہنے پر اُسنے خفگی سے اُسے دیکھا تھا انداز ایسا تھا "یعنی تم بھی۔۔۔"

پلاننگ! کیسی پلاننگ۔۔۔ کیا کچھ نہیں تھا اُسکے چہرے پر اشتعال, حیرت, تکلیف, صدمہ۔۔۔۔"

"مجھے کچھ بھی پلان نہیں کرنا نہ مزید کسی کی کوئی بکواس سننی ہے

"حزام تم۔۔۔۔"

میں کیا حدیقہ۔۔۔ میں کیا۔۔۔؟ تم چاہتی ہو میں اپنے خاندان اپنے تایا کے خلاف خُفیہ پلاننگ کروں۔۔۔ کیا یہ چاہتے ہو تم اُبان۔۔۔

اگر رئیس ملوث ہے تو اس بات کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تایا جی اس خونی کھیل کا حصہ ہیں, میں کیسے مان لوں۔۔۔" اُس وقت حزام داؤد کا بس نہیں چل رہا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے

میں اُنکے خلاف پلاننگ کا نہیں کہہ رہی بلکہ سچ اور جھوٹ کو سامنے لانے کی بات کر رہی ہوں اور حُر" نے محض شک ظاہر کیا ہے اپنا اور شک کے دائرے میں کوئی بھی آسکتا ہے میں یا تم بھی۔۔۔

"تم بھتیجے بن کے نہیں صرف حزام داؤد بن کے سوچو۔۔ پلیز۔۔۔

ہر بار انکے شک کے دائرے میں میرا خاندان ہی کیوں آتا ہے۔۔۔" آواز میں دکھ تھا"وہ میرے" خاندان کا حصہ ہیں حدیقہ۔۔۔ اور تم۔۔۔ تم کہہ رہی ہو میں ری ایکٹ نہ کروں؟"وہ غصے سے نہیں تکلیف سے کہہ رہا تھا

اگر وہ واقعی قاتل ہوئے تو کیا تب بھی آپ بہرام داؤد کو سپورٹ کریں گے؟ اُنکے قتل کو چھپائے" گے, انکار کریں گے۔ حُر بلکل اُسکے آتی پوچھنے لگی

اس وقت آپ مجھ سے کچھ نہ کہیں تو بہتر ہو گا۔۔۔ میرے سامنے نا آئیں تو زیادہ اچھا ہو گا"بولتے" ہوئے ایک پل کو اُسکی آواز لرزی تھی پر اگلے ہی لمحے اُسنے خود پر قابو پایا تھا

یہ وقت تکرار کا نہیں ہے, تم سب میرے ساتھ گھر چلو وہاں بیٹھ کے بات کریں گے۔ اس طرح" مسئلے کا حل نہیں نکلے گا" حدیقہ نے کہا تو اُبان نے ہاں میں گردن ہلائی" حدیقہ ٹھیک کہہ رہی ہے یہ جگہ مناسب نہیں ہے

پلیز حزام ٹرائی ٹو انڈر اسٹینڈ" اُبان نے کہا تو بنا کچھ کہے وہ باہر کی جانب چل دیا

. آپ دونوں جلدی باہر آئیں" اُبان تیزی سے حزام کے پیچھے جاتا بولا تھا"

☆☆☆☆

(ماضی)

پینٹ ہاؤس میں واپس آ کے اُسنے میڈیسن ہتھیلی پر رکھی اور پانی کا گلاس بھر کر نگل لیں

"میں تمہیں ڈوبنے نہیں دونگا۔۔۔"

ہم دریائے سین ایک ساتھ دیکھیں گے۔۔۔ کروز کا سفر کریں گے, تم میرا ہاتھ پکڑ کے آنکھیں بند" "کر لینا۔۔۔ پھر اچھا فیل کرو گی

سکرین پر جگ مگ کرتے الفاظ بار بار اُسکی آنکھوں کے سامنے آ رہے تھے, وہ بار بار لگاتار آنکھیں مسل رہی تھی

"وہ میں نہیں تھا حزام داؤد تھا۔۔۔ وہ میرے سوشل اکاؤنٹ یوز کرتا رہا۔۔"

"اُسنے مجھے ہائر کیا تھا۔۔۔ پیسے دیئے تھے۔۔"

"اُس نے ایکسٹرا ایڈونٹیج اپنے ہم نام ہونے پر اُٹھایا۔۔"

لفظوں کی بازگشت سے اُسکا سر چکرایا بے اختیار اُسنے دونوں ہاتھ کان پر رکھ کر آواز کا راستہ روکا۔۔

آنکھیں مینچ کر لفظوں کو نظر انداز کرنا چاہا۔۔۔

اُسکے دل کی ڈھڑکن بے ترتیب ہو رہی تھی دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا

وہ گہری گہری سانس لینے لگی

آخر وہ کس پر اعتبار کریے اُن لفظوں پر جو آنکھیں نے دیکھے جو دل میں سمائے یا کانوں پر جس میں کچھ دیر قبل سیسہ اُنڈیلا گیا تھا

"وہ میں نہیں تھا حزام داؤد تھا۔۔۔"

"وہ تمہیں ٹریپ کر رہا تھا۔۔۔اُس کیا مقصد تھا میں نہیں جان سکا"

"میں پیسے لے کر چھوٹے چھوٹے کام کرتا ہوں"

کانوں پر ہاتھ رکھے نفی میں سر ہلاتی وہ چلانے لگی تھی

"میں چاہتی ہوں اس سے ایک بار ملوں ڈاکٹر براق بس ایک بار۔۔۔"

وہ زور زور سے سر دائیں بائیں گھما رہی تھی,ایک بار پھر وہ اُسی کیفیت کے زیرِ اثر جا رہی تھی

اُسکے ہاتھوں کی انگلیاں مڑنے لگی تھی حلق خشک ہوتا جا رہا تھا اُسنے بنا سوچے سمجھے پانی سے بھرا جگ منہ سے لگایا

جو اُسکے کپڑوں کو بھگو گیا خون کو منجمد کرنے دینے والی سردی اور منفی درجہ حرارت کے بعد بھی اُسی ٹھنڈ محسوس نہیں ہو رہی تھی

حواسوں کو قابو میں رکھتے ہوئے اُس نے پاکٹ میں فون ٹٹولا

رخشندہ کا نمبر نکالتے سکرین پر موجود سارے الفاظ دھندلانے لگے۔۔۔

وہ سپیلنگ بھولنے لگی۔۔۔ لفظوں کی پہچان بھولنے لگی

وہ جب جب اُس کیفیت میں مبتلا ہوتی نمبرز, الفاظ, سپیلنگ سب بھولنے لگتی, سکرین پر ہاتھ مارتی

اُسی کش مکش میں گرفتار رخشندہ کا نمر ڈائل کیا

میں اپارٹمنٹ میں ہوں۔۔۔ میں۔۔ میری فائل میں اپارٹمنٹ کا ایڈریس موجود ہیں"

"۔۔۔ آپ۔۔ آپ یہاں آجائیں پ۔۔۔ پلیز

بے حد دقت سے مگر وہ اپنا جملہ مکمل کر گئی تھی

☆☆☆

پچھلے پورے ایک ماہ سے وہ ڈاکٹر براق اور رخشندہ کے ساتھ رہ رہی تھی اُسکے کہنے پر بھی اُن دونوں نے اُسے وہاں سے جانے نہیں دیا تھا۔

جب تک تمہارا ٹریمنٹ مکمل نہیں ہو جاتا تم یہاں سے نہیں جاؤ گی" رخشندہ ڈپٹ کے اپنائیت سے" کہتیں تو وہ لاکھ کوشش کے بعد بھی احتجاج نہ کر پاتی۔

وہ سارا دن خاموش رہتی رخشندہ کچھ پوچھتی تو جواب دے دیتی کچن میں کام کرتی کبھی کٹنگ بورڈ اُٹھا کر اُسکے سامنے رکھ دیتی تو ساری سبزیاں کاٹ دیتی۔۔

ایک دن یونہی وہ رخشندہ کی باتیں سنتی اُنکی باتوں کا جواب دیتی کٹنگ بورڈ پر چھری چلا رہی تھی جب ٹی وی پر چلتی خبر پر بس ایک لمحے کے لئے اُسکا ہاتھ رکا تھا

الکوحل کے زیرِ اثر ڈرائیو کرنے کی وجہ گاڑی کے نیچے ایک پاکستانی نژاد لڑکے کی موت واقع, گاڑی" چلانے والے کو بھاری جرمانہ کے ساتھ سزا بھی سنا دی گئی البتہ لڑکے نے موقع پر ہی دم توڑ دیا" نیوز اینکر فر تیز میں بول رہی تھی جبکہ سکرین پر انگریزی ٹرانسلیشن نمایاں تھی ساتھ ہی مرنے والے کی شکل اور کیب کے ڈرائیور کو دکھایا جا رہا تھا

وہ حزام کریم کو مردہ حالت میں دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی ہاتھ ساکت ہوا تھا ابھی ایک ماہ پہلے ہی تو وہ اُس ملا تھا۔۔ حزام داؤد کی سچائی بتا رہا تھا۔۔ اپنی مجبوریوں کی وضاحت دے رہا تھا۔ کیسا خوف تھا اُسکے چہرے پر۔۔ اور اب۔۔۔ اب کیسا اطمینان تھا اُسنے دہل کر سکرین سے نگاہ ہٹا دی پھر اگلے ہی لمحے سمبھلتے ہوئے بولی

"مجھے آج جنازے میں جانا ہے کیا آپ میرے ساتھ چلیں گی"

"رخشندہ نے حیرت سے پوچھا تھا" کس کے جنازے میں؟

اُسنے بنا کچھ کہے سکرین کی طرح اشارہ کیا" اوہو اللہ مغفرت کرے, ویسے تو یہاں اسطرح کے حادثات ناہونے کے برابر ہیں مگر اس کا وقت لکھا تھا شاید" رخشندہ نے افسوس سے سر ہلا کر کہا" مگر تم کیوں "جانا چاہتی ہو کیا تم جانتی ہو اس لڑکے کو؟

"ہاں! یہیں ملا تھا میری بلی کا علاج کیا تھا اس نے"

"اوافسوس ہوا سن کر"

"آپ چلیں گی؟"

ہاں ضرور۔۔"انہوں نے ہامی بھری"

اگلے دن وہ حزام کریم کی آخری رسمومات میں شریک ہوئی تھی جنازے میں اُسکے چند جاننے والے اور کچھ دوست تھے۔۔۔

وہ مرنے والے کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی نہ اب جاننا چاہتی تھی

جانتی تھی تو محض اتنا کہ وہ چند پیسے لے کر کسی کے لئے بھی کام کرتا تھا۔۔اور حزام داؤد نے بھی اُسے خریدا تھا

اُسے اُس شخص کی موت پر دکھ نہیں ہوا تھا۔۔ ہوا بھی تھا تو محسوس نہیں کر سکی تھی وہ بس وہاں آئی تھی اُسکے جنازے میں شریک ہونے مغفرت کی دعا کرنے۔۔۔ شاید اس لئے کہ وہ جاتے جاتے اُسے سچائی بتا گیا تھا۔

فروری کی سرد ہواؤں کے ساتھ گزشتہ چند روز سے گرتی برف نے ہر شے کو سفیدی بخشی تھی

اُسکا سیاہ گرم کوٹ بھی برف سے سفید ہونے لگا تھا

برف گرنے کی رفتار بڑھی تو لوگ ادھر اُدھر ہونے لگے اور سامنے اُسے وہ دکھائی دیا۔۔۔ ہاں وہی۔۔۔۔ بھوری مائل سیاہ آنکھیں۔۔ اُسکی آنکھیں اُنکا رنگ تو وہ لاشعور میں بھی کبھی نہیں بھولی تھی

دو ماہ پہلے جب ٹروکاڈیرو کے جبوترے سے بہت دور کھڑا وہ کریم کا گریبان پکڑ رہا تھا تو وہ اُس بیس سالہ لڑکے کو پہچان گئی تھی مگر اُس دن اُسکے نقوش غیر واضح تھے یا شاید خود اُسکا وجود طوفانوں کی زد میں تھا جو وہ اُسکی جانب ایک نگاہ ڈالنے کے بعد دوسری نگاہ نہیں ڈال سکی تھی

مگر آج وہ اُس سے محض چند قدم کے فاصلے پر کھڑا حیرت سے اُسی جانب دیکھ رہا تھا

اُسکے نقوش اب بے حد واضح تھے وہ بچپن میں جتنا خوبصورت تھا اب اُس سے کہیں زیادہ تھا مگر دیکھنے کا انداز نہیں بدلا تھا یا شاید حُر کے لئے نہیں بدلا تھا

حُر کو اُسکی آنکھوں سے وہی وحشت محسوس ہوئی تھی، وہی نفرت دل سُکڑ کر پھیلا تھا

اُسکی گردن کے گرد لپٹا مفلر ٹھوڑی سے کچھ اوپر ہوتا اُسکے ہونٹوں کو ڈھانپ رہا تھا اُسکے ہلکے بھورے بالوں پر برف چاندی بن کے چمک رہی تھی۔۔۔

اُس لمحے وہ شخص حُر کو دنیا کا بدترین انسان محسوس ہوا تھا, جو کسی کی شناخت استعمال کر کے اُسے بے وقوف بناتا رہا اور وہ بنتی رہی۔

کچھ دیر یونہی اُسے دیکھنے کے بعد وہ چند قدم اُٹھاتی اُسکے قریب آئی حزام داؤد کو اُسکے وہاں آنے اور پھر یوں خود کے روبرو آنے کی توقع نہیں رکھتا تھا

"تم اپنے الفاظ کا پاس رکھتے ہو۔۔۔ بہت سال بعد تم سے مل کر اور یہ جان کر خوشی ہوئی۔۔۔ تم اپنے دشمن کو نا صرف یاد رکھتے ہو بلکہ دشمنی بھی نبھاتے ہو۔۔۔ اور اس کے لئے کسی بھی حد تک گر سکتے ہو

مگر ساتھ ہی مجھے بہت افسوس ہوا کہ تم اپنے ارادے میں ناکام ٹھہرے۔۔۔

"کہیں ناکامی کے اسی غم اور تپش میں تو اس بچارے کو نہیں مروا دیا تم نے۔۔۔

وہ جو کب سے اُسکی باتیں سن اور اُسکے بدلے تیور دیکھ رہا تھا یکدم آگے بڑھا حُر کو ناچاہتے ہوئے بھی قدم پیچھے اُٹھانا پڑا "اپنی حد میں رہو لڑکی میں تمہاری کوئی فضول بات برداشت۔۔۔

نہ! آج نہیں۔۔۔ کبھی دشمنوں کو بھی بولنے کا موقع دیا کرو حزام داؤد۔۔۔ اُنہیں بھی برداشت کرنا" سیکھو جیسے وہ تمہیں کرتے ہیں۔۔۔ انگلی اُٹھا کر کہا "اب تم غور سے میری بات سنو اور یاد رکھنا جتنی

نفرت تم مجھ سے کرتے ہو۔۔۔ کرتے آئے ہو۔۔۔ مجھے اُس سے کہیں زیادہ۔۔۔ بہت زیادہ ,۔۔۔بے تحاشہ نفرت ہے تم سے۔۔۔ اتنی نفرت کہ جسے میں لفظوں سے بیاں نہیں کر سکتی

تم اُس سے کہیں زیادہ گھٹیا ہو جتنا میں تصور کرتی تھی۔

کہتے کہتے اُسکی آواز لرز گئ تھی اُسنے پلکیں جھکائی تو پلکوں پر برف چمکنے لگی بلکل ویسے ہی جیسے کئ سال پہلے پہاڑوں پر کھڑی اُس بچی کی پلکیں چمکنے لگی تھی پھر اُسکے آنسو برف بننے لگے تھے

حزام کو لگا سالوں بعد وقت نے جیسے اپنے آپ کو دوہریا ہو۔۔۔ مگر۔۔۔ تب اُس بچی کی آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسو اور شکایات کا ناختم ہونے والا ایک انبار تھا حیرت تھی۔۔ بے یقینی تھی اور ۔۔۔خوف۔۔۔

مگر آج وہاں اُسکے سامنے کھڑی انیس برس کی لڑکی کی آنکھوں میں کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ کچھ بھی نہیں ۔۔۔

اُسنے برف سے ڈھکی پلکیں اُٹھائی تھی کچھ برف اُسکے گالوں پر گری تھی

اُسنے ایک آخری نگاہ حزام داؤد پر ڈالی اور برف پہ اپنے نشان چھوڑتی آگے بڑھ گئ۔۔۔

حزام داؤد نا جانے کتنی دیر برف بنے اُسکے پیروں کے نشان دیکھتا رہا تھا۔۔۔ تب تک جب تک آسمان سے گرتی برف نے وہ نشان مٹا نہیں دیئے تھے

☆☆☆

ڈاکٹر براق نے گزشتہ چھ ماہ میں اُسکی میڈیسن تبدیل کی اُسکی کاؤنسلنگ کی پھر میڈیسن میں ڈوز کی مقدار کو کم کیا تھا,رخشندہ اُسے زندگی کے ٹریک پر لائی تھی۔۔۔وہ خود بھی زندگی کو ٹریک پر لانا چاہتی تھی بڑی مشقت سے لے آئی تھی۔۔وہ ٹھیک تھی مگر اب بھی بند جگہوں اور لفٹ میں سفر کرنے سے کتراتی تھی۔۔۔

کمرے کی کھڑکیاں بند ہوتی تو اُسے محسوس ہوتا جیسے کسی نے قید کر کے آکسیجن چھین لی ہو اُس سے

تم پہلے سے بہت بہتر ہو بلکہ اب بلکل ٹھیک ہو, تمہاری وِل پاور کمال کی ہے حُر۔۔۔بہت ریئر لوگ" اس طرح کی وِل پاور رکھتے ہیں ورنہ تمہارے جیسی کنڈیشن میں مبتلا لوگ ذہنی دباؤ کے زیرِ اثر سوسائیڈ کی کوشش کرتے ہیں

مگر اُسی کیفیت کے زیرِ اثر تم نے کمال مہارت سے نہ صرف میڈیسن لی بلکہ فوراً رخشندہ کو اطلاع کی۔۔۔

آخری سٹینگ کے دوران ڈاکٹر براق اُس سے کہہ رہے تھے

آج ہم باہر جائیں کچھ گروسری کریں گے اور زیادہ باتیں۔۔"رخشندہ نے سلائڈنگ ڈور کھسکا کر اندر جھانکتے ہوئے کہا تھا

ایوری تنگ از فائن اب تم رخشندہ کے ساتھ جا سکتی ہو

کیا ابھی جانا ہے؟"اُسنے گردن موڑ کے پوچھا تھا"

"ہاں ابھی۔۔موسم اچھا ہے سردی کم ہے تو ابھی چلتے ہیں"

ٹھیک ہے"وہ کرسی چھوڑی رخشندہ کے پیچھے چلتی باہر آئی تھی"

کچھ دیر بعد وہ دونوں سڑک پر نکل آئی,کچھ گھروں کے دروازے مکمل طور پر برف نے بند کر دیئے تھے لوگ گھروں سے نکل کر برف کو صاف کرتے راستہ ہموار کر رہے تھے

وہ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے رخشندہ کے ہمراہ چل رہی تھی

تمہارے ساتھ کی اتنی عادت ہو گئی ہے کہ اب تم جاؤ گی تو گھر خالی لگے گا"رخشندہ نے افسردگی سے" کہا تھا

"جانا تو میں بھی نہیں چاہتی پر جانا تو ہے"

ہاں جانتی ہوں تم جانے کے لئے ہی آئی تھی,تم جانتی ہو اگر ہماری کوئی بیٹی ہوتی تو اب وہ تمہارے" جتنی ہوتی سولہ سترہ سال کی"وہ کہہ رہی تھیں

اور حُر مسکرا بھی نہ سکی اُسے واقعی اُن دونوں کو چھوڑ کے جانے کا دکھ تھا، اُن دونوں نے اپنوں سے بڑھ کر اپنائیت دکھائی تھی مگر وہ اپنی افسردگی ظاہر کر کے اُنہیں مزید افسردہ کرنا نہیں چاہتی تھی

اگر میں پہلے کی طرح ایموشنل ہوتی اب تک سب چھوڑ چھاڑ کے خود کو کمرے میں بند کر چکی" ہوتی۔۔۔ مگر وقت کے ساتھ بہت کچھ بدلا ہے میرے اندر۔۔۔ میرے سوچنے کا انداز۔۔۔ زندگی کو سمجھنے اور جاننے کا طریقہ کار۔۔۔

وقت کے ساتھ میں نے سیکھا کہ جذباتیت اور حد سے زیادہ لگاؤ دل کو بڑی تکلیف پہنچاتے ہیں۔۔۔ اتنی "کہ دل بند ہونے لگتا ہے

ایک لمحے کے لئے حُر کو لگا کہ رخشندہ اپنی نہیں بلکہ اُسکی کیفیت بیان کر رہی ہیں, جیسے وہ کبھی بھی کچھ بھی بھلا نہیں پاتی تھی پھر چاہے وہ فریال کا چھوڑ کے جانا ہو, قبطیہ کا اُس سے دور ہونا۔ حسیب کی موت۔۔۔ حریم کا دنیا سے جانا ہو یا حزام داؤد کا رویہ۔۔۔ وہ کسی بھی فیز سے خود کو نکال نہیں سکی تھی اور اسی جذباتیت کے تحت وہ بہت سے ذہنی مسائل کا شکار رہی تھی, اذیت سے دوچار رہی تھی

اُسکی زندگی میں ایک ماں کی محبت کی کمی تھی اُس کمی نے اُسے بڑا خوار کیا تھا۔

براق نے مجھے بہت سمجھایا مگر۔۔۔ مگر میرا دنیا سے دل اُچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔ ہونا بھی تھا اللہ نے بہت" عرصے بعد مجھے بیٹے کی صورت اولاد کی نعمت سے نوازا اور پھر چند دن بعد مجھ سے وہ نعمت واپس لے لی۔۔۔

وہ دونوں اب اسٹریٹ ایریا میں بنے چھوٹے مگر خوبصورت کیفے کی حدود میں داخل ہو رہی تھی

پھر پُر رونق کیفے کی خالی میز پر کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئیں

میں تمہیں بتا نہیں سکتی حُر کے وہ دن میری زندگی کے کتنے برے دن تھے۔۔۔ میرے دل کو کسی کروٹ چین نہیں تھا جیسے قیامت برپا ہو گئی ہو۔۔ کم از کم میرے لئے تو ہو گئی تھی

براق بھی میری وجہ سے ڈسٹرب رہتا تھا, مجھے لگتا تھا کہ اب میں مزید زندہ نہیں رہ سکوں گی

شاید میں تمہیں اپنی دلی کیفیت سمجھا نہ سکوں جو اُن دنوں میری ہوا کرتی تھی۔۔۔" بولتے بولتے رخشندہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی

ایک دن میں بے حد مایوس ہو گئی شاید وہ لمحہ میری برداشت کا آخری لمحہ تھا اور تب۔۔۔ تب میں نے کچھ دیکھا کچھ ایسا کہ میرے ذہن کی گرہیں کھُلتی گئی

موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا, قریب تھا کہ اس راز کو بلکل ظاہر کر دیتی اگر ہم "اُنکے دل کو ڈھارس نہ دیتے یہ اس لئے کہ وہ یقین والوں میں رہے"

میں چند روز کشمکش میں مبتلا رہی آنکھیں بند کرتی تو یہی آیت میرے سامنے ہوتی پھر میں نے ڈیپلی اس پر سوچنا شروع کیا میں نے قرآن کھول کر بار بار اس آیت کو پڑھا۔۔۔

تو حضرت موسیٰ کی والدہ کا دل بے قرار کیوں ہوا تھا کیونکہ۔۔۔ کیونکہ وہ ماں تھی

یعنی ماں کو حکم دیا جارہا ہے کہ تم اس بچے کو ٹوکری میں ڈالو اور پانی میں بہادو یعنی کسی عام پانی میں نہیں مصر کے دریا میں۔۔۔ گہرے پانی میں ٹوکری کے اندر جو کسی لہر کی وجہ سے کسی چیز کے ٹکرانے سے ٹوٹ بھی سکتی تھی اُلٹ بھی سکتی تھی یا اُسکے اندر پانی بھر سکتا تھا۔۔ کچھ بھی ہو سکتا تھا کوئی بھی حادثہ۔۔۔۔

تو وہ ماں کا دل تھا ٹوکری پانی میں بہادی ساحل سے دور ہونے لگی، دریا کے بیچ پہنچ گئی تو کیا اُس ماں کو یہ خیال نہیں آیا ہو گا یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔

دریا میں بہادیا اب پیچھے بھی نہیں جا سکتی۔۔۔ کوئی کیسے اندازہ کر سکتا ہے کہ ماں ٹوکری کو دور ساحل سے دور پانی کے بیچ میں جاتا دیکھ رہی ہو اور کوئی ری ایکشن نہ دے۔۔ جذبات نہ ہوں۔۔۔ ناممکن ہے نا۔۔۔

مگر وہ کسی سے کہہ نہیں سکتی چیخ چلا نہیں سکتی۔۔ تو انہیں اس سچوئیشن میں ڈالا گیا کہ اُنکے جذبات جس پہ اُنکا اپنا کنٹرول بھی نہیں ہے

یعنی اُنکے دل میں طرح طرح کے وسوسے جنم لے رہے تھے اور شدتِ غم سے جذبات میں ایسا ہیجان برپا ہو رہا تھا کہ دل اُڑا جارہا تھا, پھٹ رہا تھا تو اگر اللہ اُس لمحے اُنکے دل کو باندھ کر نہ رکھتے تو سب باہر آجاتا اُنکا دل خالی ہو جاتا ,

وہ جذبات کی شدت میں راز کھول دیتیں۔۔۔

پھر میں نے سوچا یہی آیت میرے سامنے کیوں آئی۔۔یاد کیوں رہی۔۔۔

پھر میں نے جانا کہ انسان کے جذبات جتنے بھی بھاری ہوں اللہ اُن جذبات کو تھامنے کی صلاحیت دیتا ہے۔۔۔وہ صلاحیت انسان کے اندر نہیں ہے وہ کسی تھیراپی سے نہیں آسکتی,کاؤنسلنگ سے نہیں آسکتی۔۔۔کچھ جذباتی صلاحتیں ایسی ہیں جو صرف اور صرف اللہ کی طرف سے ہی آتی ہیں۔

اس آیت کو سمجھنے کے بعد جب جب میں نے خود پر کنڑول کھویا جب جب میرا دل بے چین ہوا تب تب میں نے اس آیت کو یاد کیا اور اللہ سے دعا کی کہ مجھے میرے دل کو تھامنے کی صلاحیت دے۔۔۔

دل اور اُس میں اُمڈتے جذبات پر کنٹرول دے۔۔۔جیسے اُنکے دل کو باندھ کر تھامے ہوئے تھا ناں ایسے ہی جب جب میرا دل پھٹنے کو لگے,جذبات کی وجہ سے خالی ہونے لگے تو میرے دل کو تھام لیں باندھ لیں۔۔۔میرے ایمان کو بھی اُسی طرح سے برقرار رکھیں

اور اللہ نے میرے دل کو تھاما اُس پر جو وزن تھا اُسے کو دور کیا اور اُس دن مجھے احساس ہوا وہ کتنا مہربان ہے کتنا رحیم ہے اور میں تمہیں بتاؤں حُر

یہی رب کا عبد سے تعلق ہے۔۔۔

اُس دن میں نے جانا کہ یہاں اس دنیا میں کسی کی زندگی آٹو پائلٹ پر نہیں چل رہی کچھ بھی خود سے نہیں ہو رہا بلکہ ہر لمحے ہر چیز کو قائم رکھا جا رہا ہے

وہ جو قیم ہے وہ ہر چیز کو مینٹین کیے ہوئے ہے, انسان کے دل کی ایک ڈھڑکن سے دوسری ڈھڑکن تک اجازت طلب کرتی ہے اُس رب کی کہ چلے یا نہ چلے۔۔۔

رگوں میں دوڑتا خون, ایک ایک خُلیہ۔۔۔

وہ دھیان دینا چھوڑ دے تو انسان کا وجود ہی باقی نہ رہے

میرے سامنے وہ آیات آئی, میرے ذہن میں رہی بند آنکھوں کے پیچھے دکھائی دیں کیونکہ مجھے زندگی کے اُس فیز میں سروائیو کرنے کے لئے اُنہیں آیات کی ضرورت تھی اور یہ بات اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا تھا۔۔۔

.اُس لمحے میں ان آیات کو دعا کی طرح اپنایا تو اُسنے رحمان کی طرح عطا کیا

تم بھی تلاش کرو تمہیں زندگی کے اس فیز نکلنے کے لئے کونسی آیات کو دعا بننا ہے, جس مقصد کے لئے اللہ نے تمہیں یہ زندگی عطا کی ہے اُس مقصد تک تمہیں کونسی آیات لے کر جائیں گی, تمہارے "سروائیول کو سہل بنائیں گی۔۔۔اور جب پالو تو تھام لینا، چھوڑنا مت۔۔۔تھام لو تو دعا کا حصہ کر لینا

رخشندہ بے حد دھیمی آواز میں اُس سے کہہ رہی تھی

اور اُس لمحے حُرمحتشم کو شدت سے احساس ہوا تھا وہ وہاں آئی نہیں تھی لائی گئی تھی۔۔۔

☆☆☆☆

(حال)

اپنی فرینڈز کے گروپ کے ساتھ آڈیٹوریم سے باہر نکلتے اُسکی نگاہ جاذب داؤد پر پڑی جو اپنے گروپ جن میں لڑکے لڑکیاں دونوں شامل تھے کھڑا بات چیت کرتا مسلسل ہنس رہا تھا

آج کل یوں بھی فائنل پیپرز میں کچھ دن باقی تھے سو کلاسسز برائے نام ہو رہی تھی زیادہ تر سٹوڈنٹس کمبائنڈ سٹڈیز کرنے اور زیادہ اپنی حاضری کو پورا کرنے کالج آرہے تھے تاکہ امتحانات میں بیٹھ سکیں۔

وہ چلتی چلتی رک گئی

تم دونوں چلو میں آتی ہوں" صبیح نے اپنی فرینڈز سے کہا تھا"

تم کہاں جارہی ہو؟" دونوں نے ایک ساتھ پوچھا"

کچھ کام ہے مجھے تھوڑی دیر میں تم دونوں کو جوائن کرتی ہوں" اُسکے کہنے پر وہ دونوں آگے بڑھ گئی تو" وہ شانے پر لٹکتے بیگ پر گرفت کو مضبوط کرتی جاذب کی طرف قدم بڑھانے لگی

جاذب!۔۔۔" اُسنے زرا فاصلے سے پکارا تو جاذب سمیت سب نے مڑ کے دیکھا"

ایسا پہلی بار ہوا تھا جب اُسنے جاذب کو مخاطب کیا تھا ایک دوسرے کو جاننے اور ایک ساتھ پڑھنے کے باوجود وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو نظر انداز کر دیا کرتے تھے, اُنکے مابین ہونے والی تلخ کلامی کے بارے میں تقریباً پورا کالج جانتا تھا

اس لئے سب حیرت سے صبیح اکبر کو تک رہے تھے جیسے اُسکا جاذب کو پکارنا کوئی بہت بڑی حیرت کی بات ہو

کیوں! کیا کہنا ہے تم نے؟" اُنکے گروپ کی ایک لڑکی نے پوچھا تھا"

تھپڑ مارنا ہو گا یا کسی کی بے عزتی کرنے کا دل چاہ رہا ہو گا۔۔" ساتھ کھڑے دوسرے لڑکے نے کہا تو" صبیح کا چہرہ سرخ ہوا

جاذب کی مسکراہٹ سمٹی

وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی بنا کوئی جواب دیئے پلٹی

تم لوگ بھی ناں۔۔ زبان بند رکھا کرو" جاذب اُن دونوں سے کہتا بینچ پر پڑا بیگ کندھے پر ڈالتا اُسکے" "پیچھے دوڑا" رکو صبیح۔۔۔

وہ اُسکے کہنے پر بھی رُکی نہیں تھی

رک بھی جاؤ یار۔۔۔" وہ دوڑتے ہوئے آگے آیا تو صبیح کو رکنا پڑا"

خفت کے باعث چہرہ اب تک سرخ تھا نگاہیں نیچی کیے وہ جاذب کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

کچھ کہنا تھا؟" وہ نرم لہجے میں پوچھ رہا تھا"

صبیح نے دائیں سے بائیں سر ہلایا کہنے تو وہ آئی تھی مگر اب کہنا نہیں چاہتی تھی"

اپنی غلطی کا اعتراف کرنا اور پھر اُسکی معافی مانگنا بڑا مشکل ہوتا ہے, اور صبیح اکبر جیسے لوگوں کے لئے تو اور بھی زیادہ مشکل۔۔۔ مشکل ترین۔۔۔

مگر بہت دنوں سے خود کو سمجھا رہی تھی یہ مشکل کام کرنے کے لئے خود کو تیار کر رہی تھی

بس ایک ذرا سا سوری ہی تو کہنا ہے صبیح۔۔۔ یہ کسی کے گال پر تھپڑ مارنے یا بھرے مجمے میں بے عزت کرنے سے زیادہ مشکل تو نہیں ہو سکتا"

کالج کے لئے نکلنے سے پہلے وہ آئینے کے سامنے کھڑی خود سے کہہ رہی تھی

آج اُسنے مصمم ارادہ کیا تھا کہ جاذب کو سوری کہہ کر خود کو گلٹ سے نکال لے گی۔۔۔

پر معافی مانگ لینا اتنا آسان تو نہیں ہوتا۔۔۔ "اندر سے آواز آئی"

کسی کو تکلیف دینا بھی تو آسان نہیں ہوتا" ایک اور آواز گھونجی"

مجھے اس پر گلٹ ہے تو۔۔۔ شرمندہ ہوں تو۔۔۔۔ اب۔۔۔ اور کیا کروں۔۔" اُسنے بے سی سے خود کو آئینے میں دیکھتے سوچا تھا

خود کو شرمندگی کے بوجھ سے آزاد کرو۔۔ معافی مانگ لو۔۔۔ چین کا سانس لو۔۔۔"جواب پھر سے آیا تھا"

کیا کسی کا دل اتنا وسیع ہوتا ہے کہ خود پر بِلاوجہ حملہ کرنے والوں کو معاف کر دے۔۔۔؟"اُسنے دل کو ایک توجیہ پیش کی"

عظیم انسانوں کے دل اتنے ہی وسیع ہوتے ہیں,وہ کسی کو زیادہ دیر شرمندہ رہنے نہیں دیتے۔۔""جواب تیار تھا"

"جو وہ اعلیٰ ظرف نہ ہوا تو۔۔۔؟"

"تو بھی تم بَری ہو جاؤ گی۔۔۔ بوجھ سِرک جائے گا۔۔۔"

اگر جو وہ اعلیٰ ظرف ٹھہرا تو بوجھ بڑھ جائے گا۔۔۔ شرمندگی میں اضافہ ہو جائے گا۔۔ صبیح اکبر" "زمین میں گڑھ جائے گی۔۔۔

سوچتے ہوئے اُسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں

"جاذب داؤد تمہارے گال پر پڑنے والا تھپڑ اب ہر دن میرے دل پر پڑتا ہے اتنی زور سے کہ۔۔۔"

اُسنے آخری نگاہ خود پر ڈال کر سر گرا دیا تھا

"چلو کہیں بیٹھ کے بات کرتے ہیں"

نہیں!میری فرینڈز انتظار کر رہی ہیں"وہ ایک بار پھر سے نفی میں سر ہلا گئی"

اتنا تو وہ جان گیا تھا اُسے کہ صبیح اکبر کسی کی بات کو دل پر نہیں لیتی دل پر لے لیں تو منہ توڑ جواب" دیتی ہے مگر وہ یوں خاموش رہ سکتی ہے۔۔۔یہ عجیب تھا۔۔۔

"تم مجھ سے ضرور کچھ کہنے آئی تھی اتنا تو میں جانتا ہوں۔۔۔"

وہ چلنے لگی تو وہ بھی ساتھ ساتھ چلتا کہنے لگا

"وہ سب ایسے ہی ہیں جو بات بری لگتی ہے,جو منہ میں آتا ہے بول دیتے ہیں اور وہ سب۔۔۔۔"

میں جانتی ہوں وہ سب فرینڈز ہیں تمہارے مگر میں نے تمہیں بلایا تھا اُنہیں بیچ میں مداخلت نہیں" "کرنی چاہیئے تھی

تو میں آگیا ناں۔۔۔"اُسنے اُسی نرمی سے جواب دیا تھا"

اُسکے کہنے پر صبیح نے بے ساختگی سے چہرہ موڑ کے اُسے دیکھا تھا"آج تھوڑی سی کم ظرفی دِکھا دینا جاذب داؤد۔۔۔تمہاری اعلیٰ ظرفی بڑی بھاری پڑے گی مجھ پر۔۔۔"وہ اُسکا چہرہ دیکھتی سوچنے لگی

"کہو کیا کہنا چاہتی تھی؟"

وہ۔۔۔اُس دن میں۔۔۔میں بہت اپ سیٹ تھی۔۔۔حُر کو لے کر بہت پریشان تھی پھر تم میرے سامنے آئے تو میں۔۔۔

جاذب میں۔۔۔۔

الفاظ زبان کا ساتھ دینے سے انکاری تھے ڈھڑکن تھی کہ تھم ہی نہیں رہی تھی اور صبیح اکبر کو ادراک ہوا کہ "دل توڑنا بڑا آسان ہے تلافی کرنا بے حد مشکل۔۔۔کسی قلعے کو فتح کرنے سے بھی زیادہ مشکل

دیکھو اگر تم اُس زور مجھے تھپڑ مارنے یا بے عزت کرنے پر معافی مانگنے آئی ہو تو اٹز اوکے۔۔۔معاف کیا تمہیں۔۔۔

"اُسنے گال پر ہاتھ رکھ کر سہلاتے ہوئے کہا جیسے تکلیف اب بھی باقی ہو

صبیح کے حلق میں کچھ اٹکا تھا۔۔۔گویا طے تھا اب وہ تمام عمر اس اعلیٰ ظرفی کا بوجھ اُٹھائے گی

کاش وہ کہہ دیتا" کیوں کروں معاف۔۔۔بھرے مجمعے میں ہاتھ اُٹھایا تھا۔۔۔عزت کو تار تار کیا تھا اب "سب سے چھپ کے معافی مانگ رہی ہو۔۔۔تھوڑی شرم کرو

"جاذب داؤد ایسی چھوٹی موٹی غلطیاں معاف کر دیتا ہے,خاص طور پہ اگر غلطی کسی لڑکی کی ہو تو۔۔۔

وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکاتا مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

اور صبیح کو لگا کہ وہ رو دے گی۔۔۔اُسنے اندر اُبلتے غبار پر ضبط کا بندھ باندھا پلکیں جھپکا کر نمی کو چھپایا پھر اُسکی طرف دیکھا

بڑی دقت سے لزرتی آواز پر قابو پاتے پوچھا

"کیوں؟لڑکیوں کو یہ خاص ریایت کس لئے"

کیونکہ میں لڑکیوں کو شرمندہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا"اُسنے بھی ماحول میں چھائی سنجیدگی کو کم کرنے کی کوشش کی

یوں بھی جب کوئی شرمندہ ہو تو پردہ رکھنا چاہیئے,تم یہ نہ بھی کہتی تو بھی میں وہ تاریخ بھلا چکا ہوں۔۔میں ایسی ویسی خوفناک باتیں یاد نہیں رکھتا"وہ بات کو مذاق میں اُڑا رہا تھا

وہ مزید اُسکا چہرہ نہیں دیکھ سکی تھی فوراً سر جھکا کر سر ہلایا۔۔۔مقصد آنسوؤں کو چھپانا تھا

ٹیک اِٹ ایزی۔۔اینڈ اینجوائے یور لائف"وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتا اُسکے دل کا بوجھ بڑھا گیا تھا"

وہ آگے بڑھ رہا تھا صبیح وہیں تھم گئی تھی اُسنے گردن اُٹھا کر دور جاتے جاذب داؤد کو دیکھا تھا

وہ لوگوں کی غلطیوں کو معاف نہیں کرتی تھی وہ اتنا حوصلہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔وہ اینٹ کا جواب پتھر دینے کی قائل تھی وہ کانٹے پیش کرنے والوں کو پھول نہیں دے سکتی تھی جاذب داؤد کر سکتا تھا۔۔۔بڑی آسانی سے کر گیا تھا

اُسے حفصہ نانی کی بات یاد آئی تھی "معاف کرنا سیکھو صبیح اللہ معاف کرتا ہے معافی کو بڑا پسند کرتا ہے۔۔۔ معاف کرنے والوں کو بھی"

معاف کر دینا اتنا آسان تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔ کوئی آئے دو لفظ کہے اور کر دو معاف" وہ غصے سے بولی" تھی

آسان نہیں ہے تبھی تو عظیم عمل ہے۔"

نامعافی طلب کرنا آسان ہے نہ معاف کرنا۔

"معافی کے دو لفظ بولنے کے لئے بھی بڑی ہمت چاہیئے ہوتی ہے, انا کُچلنی پڑتی ہے

مگر میں عظیم ہونا نہیں چاہتی۔۔۔ جو تکلیف دے وہ بھی اُسی تکلیف سے گزرے تو پتہ چلے۔۔۔"

میں نہ معافی مانگتی ہوں نا معاف کرتی ہوں۔۔۔ یہ میرا اصول ہے مجھے عزیز ہے" اور حفصہ اُسے دیکھتی رہ گئی تھی

انا کُچلنا واقعی بڑا مشکل ہوتا ہے حفصہ نانی۔۔۔ اور کسی کو تکلیف پہچانے کا بوجھ بہت بھاری۔۔۔ لیکن" اگر سامنے "عظیم انسان" ہو تو بوجھ جان لیوا ہو جاتا ہے۔۔۔ وہ معاف کر دے تو سر اٹھتا ہی نہیں

تمہیں اتنا عظیم نہیں بننا چاہیئے تھا جاذب داؤد کہ میں شرمندگی سے دفن ہو جانا چاہوں" آنسو اب لکیر کی صورت اُسکے گال تر کرنے لگے تھے.

☆☆☆

نجی چینل کے دفتر میں معمول کے مطابق کچھ ہچل چل سی تھی, رپوٹرز, اینکرز اور دیگر ملازمین اپنے اپنے کام میں منہمک تھے, معمول کے اُس دن میں سدرہ کو کچھ غیر معمولی لگا بلآخر اُسنے کرسی گھوما کر مہر علی کی جانب دیکھا جو رات کو آن ایئر ہونے والے اپنے شو کے لئے کچھ ضروری معلومات ری رائٹ کر رہا تھا, وہ ہمیشہ شو شروع کرنے سے پہلے اسی طرح اہم نوٹس اور سوالات کی فہرست تیار کرتا تھا مگر آج اُسکے چہرے پر کچھ الگ سی چمک تھی

آج بہت پُرجوش نظر آرہے ہو, آج کوئی وی آئی پی گیسٹ آرہے ہیں تمہارے پروگرام میں یا پھر کوئی اور بات ہے؟" وہ کھوجتی نگاہوں سے اُسکا چہرہ تکتی پوچھ رہی تھی

"میں کیوں پُرجوش ہوں اگر تم جان لو تو یقین نہ کرو۔۔۔"

آہاں! ایسا کیا ہے؟" وہ کرسی چھوڑتی اُسکے قریب آئی تھی تجسس میں اضافہ ہوا تھا"

وہ تو سرپرائز ہے۔۔۔ جب پردہ ہٹے گا تو دھماکہ ہو گا" وہ پین فولڈر میں رکھتا ریوالونگ چیئر کو دائیں بائیں ہلاتا بولا

کوئی خبر ہاتھ آئی ہے یا لاٹری لگی ہے۔۔۔؟ یا پھر کچھ اور۔۔۔؟" سوالیہ ابرو اُٹھا کر پوچھا"

"کیا تم تھوڑا انتظار نہیں کر سکتی۔۔"

"کیا تم ابھی اپنا پیٹ ہلکا نہیں کر سکتے۔۔"

بات ہی ایسی ہے چاہ کر بھی بتا نہیں سکتا" سدرہ نے اُسے گھورتے ہوئے میز سے اُسکی کافی کا کپ اُٹھا" کر لبوں سے لگایا

"مجھے بھی نہیں بتاؤ گے۔۔۔؟"

"اُسنے ہونٹ پھیلا کر شانے اُچکائے" ابھی نہیں۔۔

"تم جب تک بتا نہیں دو گے جانتے ہو پیچھا نہیں چھوڑو گی تمہارا۔۔۔"

"مجھے ٹارچر کیے بغیر تمہیں سکون کیوں نہیں آتا۔۔ جاؤ جا کے اپنا کام کرو اور مجھے میرا کرنے دو"

سدرہ نے خفگی سے میز پر کپ پٹخا اسکے سامنے رکھے نوٹس بند کیے پین اُسکے ہاتھ سے کھینچا" صاف"
"صاف بتاؤ آخر چل کیا رہا تمہارے دل و دماغ میں۔۔۔

اماں نے ایک لڑکی پسند کر لی ہے میرے لئے, بڑی پیاری اور معصوم ہے۔۔۔ زبان تو ہے ہی" نہیں۔۔۔ سوچ رہا ہوں اماں کی بات پر غور لوں آگے کی زندگی آسان ہو جائے گی۔۔۔ کم از کم وہ "تمہاری طرح میرا دماغ تو نہیں چاٹے گی

تم جانتے ہو تمہارے پاس ایسا ویسا سوچنے کا بھی آپشن نہیں ہے تو ایسے خواب مت دیکھو جو پورے نہ" "ہو سکیں۔۔

جانتا ہوں خواب میں بھی کہاں جان چھوٹ سکتی ہے تم سے۔۔۔"وہ مصنوعی دکھی انداز میں بولا"

بتاؤ بھی مہر کیا بات ہے؟"وہ اب قدرے سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی"

مہر علی نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا پھر توقف کے بعد بولا"پیرس میں میں نے تم سے کہا تھا کہ حُر محتشم اور حزام داؤد کے بیچ کچھ ایسا ہے۔۔۔جو"ہے"پر نظر نہیں آتا کچھ ایسا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں

میڈیا پر ایک دوسرے کے خاندان پر کیچڑ اُچھالنے والے ایک دن اچانک بتاتے ہیں وہ پاٹنرز ہے۔۔۔جو نہ تو دیکھنے میں نارمل لگ رہا تھا نا سننے میں۔۔۔

"مگر تم نے کہا میں زیادہ سوچ رہا ہوں

ہاں! کہا تھا۔۔۔کیا غلط کہا تھا؟"وہ اچھنبے سے اُسکی طرف دیکھتی کہہ رہی تھی"

مہر علی نے سر ہلایا

"تم۔۔۔تمہیں یقین ہے؟"

"میرے پاس ثبوت ہے۔۔۔"

"کیسا ثبوت۔۔؟کیا جانتے ہو اُن کے متعلق؟"

"یہ ابھی نہیں بتا سکتا ہے۔۔۔"

"کیا تم وہ ثبوت چینل کے حوالے کرو گے۔۔؟"

بے وقوف سمجھا ہے کیا۔۔۔ یہ چینلز مالکان۔۔۔ سیاستدانوں کے ہاتھوں ٹکے ٹکے میں بکتے ہیں, اُنکی مرضی کی خبریں چلاتے ہیں انکے کالے کرتوت چھپا کر ہیرو بنا کے پیش کرتے ہیں۔"

"سو چینل کو تو ہرگز بھینک نہیں ہونے دینا چاہتا

کچھ ایسا مت کرنا جس سے تمہاری جان کو خطرہ ہو۔۔۔ یہ سیاستدان اور چینلز کیا کرتے ہیں کتنا پیسہ کھاتے ہیں ہمیں اس سب سے کیا۔۔۔ ہم یہاں کام کرتے ہیں اچھی سیلری لیتے ہیں اور بس۔۔۔ کافی ہے۔۔۔۔"

فینٹاسٹک! تم جیسی صحافیوں کی وجہ سے باقی لوگ بدنام ہیں۔"

جیسے چینل اپنا فائدہ, نفع نقصان دیکھ کر خبر کو اچھا یا برا بنا کے پیش کرتا ہے ویسے تم لوگ بھی محض اپنے مفاد اور مہینے کے آخر میں اچھی تنخواہ کی خاطر اپنا ضمیر اور ایمان بیچ دیتے ہو۔۔۔" مہر نے ناگواری سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا

تم جیسے ایماندار صحافیوں نے کونسا تیر مار لیئے ہیں, تمہیں کیا لگتا کے اگر ہم سچ بات بولیں گے تو یہ تالیاں بجا کر داد دیں گے ہمیں۔۔۔ تمغہ دے گے۔۔۔

ہو نہہ۔۔۔ایک دن بھی ہمارا شو آن ایئر نہیں جانے دیں گے,اُٹھا کے باہر پھینک دیں گے۔۔۔مزاحمت کرنے پر جینیا حرام کر دیں گے۔۔۔

شاہ زین کے ساتھ کیا کیا ان لوگوں نے تم بھول گئے۔۔۔وہ کہاں گیا۔۔۔زندہ ہے یا مردہ کوئی نہیں جانتا"

تم کیا چاہتی ہو میں ڈر کے خاموش ہو جاؤں۔۔۔ریٹنگ آنے پر جھوٹی واہ واہ سمیٹوں اور گھر جاؤں۔۔۔؟"وہ برہمی سے کہہ رہا تھا"

میں صرف اتنا چاہتی ہوں تم میری اور اپنی زندگی مشکل نہ بناؤ۔۔۔نا ہمارا ان سیاستدانوں سے کچھ لینا ہے نا چینل سے"

"ملک سے تو ہے۔۔۔"

کس ملک کی بات کر رہے ہو تم۔۔۔جسے کرپٹ لوگ مل کے فنا کر رہے ہیں۔۔جو تم جیسے وطن پرستوں کو چیونٹی کی طرح مَسل دیتے ہیں"

وہ بولتی بولتی رُکی تھی سر ہتھیلی پر گرا کر سانس خارج کی

دیکھو مہر جہاں سارا سسٹم کرپٹ ہو وہاں تم یا میں کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ اگر تم کسی مصیبت میں پھنس" گئے تو چینل تمہاری مدد نہیں کرے گا بلکہ اس سب سے پہلے ہی چینل کو خرید لیا جائے گا۔۔۔ اور یہاں سب خوشی خوشی بکتے ہیں, پیسے میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔ آسائشیں کسے بری لگتی ہیں

ایمانداری کا ڈھول پیٹنے والوں کو بے وقوف اور عقل سے پیدل سمجھا جاتا ہے۔۔۔ شور مچائے تو گلہ دبا" دیا جاتا ہے, بڑی بے رحمی سے۔۔۔ ٹکے کی اوقات نہیں ہے یہاں تم جیسوں کی

تو مار دیں۔۔۔ اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ موت کے ڈر سے میں خاموش تماشائی بنا نظارہ کرونگا تو سوری" ,مِس سدرہ ظفر۔۔۔ تم مجھے سمجھ نہیں سکی

اگر دنیا کہتی ہے میں بے وقوف ہوں تو ہاں میں ہوں۔۔۔ سچائی اور دیانتداری ازل سے تنہا رہی ہے قافلے کب چلے پیچھے

میں مرنا تو پسند کرونگا مگر اس کرپٹ نظام کا حصہ بننا نہیں" وہ مستحکم لہجے میں کہتا اُسے خاموش کروا گیا .تھا

☆☆☆☆

یہ فائنل ایگزامز کے بعد کالج کے اختتام پر کی جانے والی سیلیبریشن تھی جس میں موجود وہ اُسے دور سے دیکھتا اپنے دوستوں کو ایکسکیوز کرتا اُسکے قریب آیا تھا اور رسمی گفتگو کے بعد اُس سے پوچھنے لگا

سنا ہے تم لا پڑھنے یونیورسٹی آف لندن جا رہی ہو؟" انداز سرسری تھا"

"ہاں! اور ایک بہترین وکیل بن کے لوٹو نگی"

ہمم ہمم" وہ ہاتھ میں پکڑا فریش جوس کا گلاس منہ سے لگاتا سر ہلا گیا"

"تب تک تم انتظار کرنا"

کس کا" آنکھوں میں حیرت اُبھری"

میرا۔۔۔ اور کس کا" بے حد نارمل انداز میں بولی تو جاذب کو اچھو کا لگا"

کیوں۔۔؟ یعنی کس لئے" وہ کھانستے ہوئے پوچھ رہا تھا حیرت اب بھی چہرے پر عیاں تھی"

کسی کا انتظار کیوں کرتے ہیں" سوالیہ ابرو اُٹھا کر پوچھا"

کہیں تم مجھے اِن ڈائریکٹلی پرپوز تو نہیں کر رہی؟" ابرو اکھٹے کر کے آنکھیں سکیڑیں"

"میں تمہیں ڈائریکٹلی پرپوز کر رہی ہوں جاذب داود"

اُسکی بات اور عام سے انداز پر حیرت کے باوجود وہ ہنسا تھا" تمہیں لگتا ہے میں تمہارا انتظار کرونگا۔۔۔؟"

"مجھے یقین ہے تم کرو گے۔۔۔"

"کیسے۔۔؟"

حفصہ نانی کہتی ہیں انسان اپنی خوشی سب کے ساتھ بانٹ لیتا ہے, سب کے ساتھ ہنس بھی لیتا ہے مگر سب کے سامنے رو نہیں سکتا۔۔۔

"اور اگر کوئی آپ کے سامنے رو دے تو یقیناً آپ اُس کے لئے بہت خاص ہیں

"تو جاذب داؤد! ثابت ہوا کہ صبیح اکبر تمہارے لئے اہم ہے

تم زبردستی اعتراف کروا رہی ہو مجھ سے۔۔؟" وہ ہنسی دباتا بولا"

سوچنے کا وقت دے رہی ہوں, چند سال ہیں تمہارے پاس۔۔۔نتیجے پر پہنچو تو بتا دینا" وہ کہہ آگے" بڑھنے لگی

اور وہ کھکھلا کے ہنسا تھا, نگاہ اب بھی اُس پر تھی جو اپنے گروپ کی طرف ہاتھ ہلاتی اُنہیں اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی" مستقبل کی وکیل صاحبہ! جاذب داؤد اپنا مقدمہ تمہارے سامنے ہار گیا ہے۔۔۔تمہاری سزا کو سر جھکا کر قبول کر گیا ہے۔۔۔

اعتراف کیا ہے کہ صبیح اکبر بڑی عجیب ہے مگر جاذب داؤد کو عجوبے پسند ہیں" کندھے اُچکاتا سوچ کر رہ گیا. لبوں پر گہری مسکراہٹ جوں کی توں تھی

☆☆☆☆

تمام راستے چاروں کے درمیان گہری خاموشی حائل رہی تھی جیسے کہنے کے لئے کچھ بچا ہی نہ ہو یا پھر وہ جو سن اور دیکھ رہے تھے وہ اتنا خوفناک اور دل ہولا دینے والا تھا کہ الفاظ بچے ہی کہاں تھے

حزام کے ذہن میں صرف اور صرف حُر کی آواز گھونج رہی تھی۔۔۔"

"۔۔۔وہ آپ کے تایا ہیں بہرام داؤد Ace میں آپ کو قاتل سمجھتی رہی۔۔۔بٹ از دی"

شرٹ کا اوپری بٹن کھول کے اُسنے سانس لینے کی کوشش کی پھر انگلی اور انگھوٹھے سے آنکھوں پر دباؤ ڈالا

حُر نے گردن موڑ کے اُسے دیکھا تھا مگر کچھ بول نہیں سکی تھی

کچھ دیر بعد وہ حدیقہ کے گھر کے اندر داخل ہو رہے تھے

جینی پلیز یار اچھی سی کافی پِلا دو ذہن کام نہیں کر رہا میرا" اُبان نے کنپٹی کو سہلاتے ہوئے کہا"

میرے لئے ایک بلیک کافی" حدیقہ نے اضافہ کیا" آپ دونوں کچھ لیں گے"؟ ساتھ ہی حزام اور حُر" کی طرف دیکھ کر پوچھا

ان کے مزاج میں پہلے ہی کرواہٹ گھلی ہے ان کے لئے کوئی پیسٹری یا کیک لاؤ تا کہ زبان کا ذائقہ معتدل ہو۔۔۔" حُر حزام کی جانب ترچھی نگاہ کرتی جینی سے کہہ رہی تھی

جینی نے سوالیہ نگاہ حزام کی طرف گھمائی

اب تم کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ محترمہ پہلے ہی اچھا خاصا روسٹ کر چکی ہیں مجھے۔۔۔ انہیں پلاؤ کچھ" "ٹھنڈا۔۔۔ گرم۔۔۔ نمکین۔۔۔ واٹ ایور۔۔

وہ برہمی سے بولا تو جینی اُسکی شکل دیکھ کر رہ گئی

کتنی متاثر تھی وہ اسکی شخصیت سے, جب بھی اُسکو سکرین پر دیکھتی جب جب وہ حدیقہ کے ساتھ آتا تھا مگر یہ پہلا موقع تھا جب وہ اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔ وہ بھی اس طرح۔۔۔

ہاں وہ ایک خوبرو اور بارعب سیاستدان ہے اگر زبان نہ کھولے تو" جیبی نے کچن کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے سوچا تھا اور ایک بار پھر مڑ کے حزام اور حُر کو دیکھا تھا

وہ پہلی بار حُر کو سکرین کے بغیر براہِ راست دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ جسطرح حزام کی آنکھوں آنکھیں ڈالے اعتماد سے بات کر رہی تھی

اُسے دیکھ کر جینی حیران تھی

اُسنے سنا تھا وہ بے خوف ہے آج دیکھ بھی لیا تھا

اور متاثر بھی ہوئی تھی

"اس انداز اور اس اعتماد کے ساتھ حُر محتشم ہی حزام داؤد کے ساتھ بات کر سکتی ہیں"

کچھ دیر قبل حزام کے الفاظ اور اُسکی بارعب شخصیت کو اتنے قریب سے دیکھنے کے بعد جینی نے دل" ہی دل میں اعتراف کیا تھا

وہ کافی بناتی سلائیڈنگ گلاس دوڑ سے ایک آدھ بار سر اُٹھا کر اُن کو چاروں پر نگاہ ڈال لیتی

سامنے کے صوفے پر حُر اور حزام ایک ساتھ بیٹھے تھے مگر زرا فاصلے پر۔۔

دائیں جانب کے سنگل سیٹر پر حدیقہ اور حدیقہ کے عین سامنے اُبان عبد اللہ وسط میں کانچ کی ایک فینسی ٹیبل تھی جسکی بناوٹ اور ڈیزائنگ بہت منفرد تھی بلکل ایسے جیسے میز کے شیشے کے اندر نیچے کی طرف ٹھاٹھے مارتے سمندر کی لہریں گر رہی ہوں, در حقیقت اُسکی ڈیزائنگ کچھ اسطرح سی کی گئی تھی کہ اوشین بلو اور سفید کا امتزاج لیئے سمندر کا پانی نیچے کی طرف جا رہا ہو اور وہی نیچے جاتی پانی کی آبشار میز کو زمین پر سہارا دیئے ہوئے تھی

حدیقہ جہاں کے گھر کا تمام انٹیریئر اسطری مختلف اور منفرد نوعیت کا تھا وہ اسی طرز کے یونیک انٹریئر اور منفرد اشیاء کو گھر میں سجانے کا کریزر کھتی تھی

جینی نے ایک بار اُس منفرد اور عجیب فینسی ٹیبل کو دیکھ کر حدیقہ سے کہا

"آپ کو اتنی عجیب و غریب اور مختلف چیزیں کہاں سے مل جاتی ہیں؟"

"ملتی کہاں ہیں میں ڈھونڈتی ہوں"

"ڈھونڈنے سے مل جاتی ہیں"

"جینی کی بات پر وہ ہنسی تھی "ہاں مشکل سے مگر مل جاتی ہیں

اس میز کو دیکھ کر لگتا ہے جیسے حقیقت میں سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہو, کچھ رکھو نگی تو ڈوب جائے گا""
جینی اکثر بے دھیانی میں اُس میز پر کوئی بھی چیز رکھنے سے پہلے پل بھر کو ٹھٹھک جاتی تھی اور ایسا ہر بار ہوتا تھا۔

اس میں بیچاری جینی کیا قصور؟"اُبان نے کہا تھا"

تمہیں میرے سوا دنیا کا ہر انسان بے چارہ اور قابلِ رحم لگتا ہے "حزام کا غصہ کسی طور بھی کم نہیں" ہو رہا تھا

آخر ہم یہاں کرنے کیا آئیں ہیں۔۔۔پلے کارڈ کھیلنے۔۔؟"وہ اُبان کو تکتا حُر پر طنز کر رہا تھا"

میں اس کیس کو اپنے طریقے سے انویسٹیگیٹ کرتی ہوں اُسکے بعد۔۔۔"

تم کہنا چاہ رہی ہو کہ تایا جان ملزم ہیں؟"اُسنے حدیقہ کو ٹوکا"

"ملزم ہیں۔۔۔ مجرم ہیں یا نہیں انویسٹیگیشن کے بعد پتہ چلے گا"

بہرام داؤد ہی کیوں اس کے پیچھے برہان بھی تو ہو سکتا ہے" اُبان نے رک رک کر کہا تو حزام نے اُسکی" "طرف دیکھا" تم سب مل کر میرے خاندان کو قاتل ثابت کر دو۔۔۔

"یار میں صرف ایک اور نام دے رہا ہوں بہرام انکل ہی کیوں برہان بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

نہیں اُبان! برہان داؤد گرجنے والوں میں سے ہے جو گرجے وہ برستے نہیں, برہان اس میں ملوث نہیں" ہے, یہ سب بہت پلاننگ کے ساتھ کیا گیا ہے جبکہ برہان جذباتی اور بے صبرا ہے" حُر نے اُسکی نفی کی۔۔۔

آپ جن ہستیوں کو اتنے آرام سے ڈسکس کر رہی ہیں وہ میرے تایا اور بھائی ہیں۔۔۔ کیا آپ کو یہ" بات سمجھ میں آ رہی ہے۔۔۔" حزام پورا کا پورا اُسکی طرف گھوما تھا چہرہ سرخ پڑا تھا

سیاست میں کوئی کسی کا باپ تایا نہیں ہوتا۔۔۔ کیا آپ کو یہ بات سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔ اور بہرام داؤد" ۔۔۔ وہ تو کسی کے سگے نہیں, اُن کے لئے صرف اور صرف کرسی اہم ہے, ویسے بھی میں یہاں اپنے ڈیڈ" کے قاتلوں کی بات کر رہی ہوں آپ کے رشتے داروں کی نہیں

ابھی تک کچھ ثابت نہیں ہوا پھر وہ قاتل کیسے ہوئے۔۔۔ جہاں تک بات شک کی ہے تو کمال انکل بھی پاپا کے قتل میں ملوث تھے انہوں نے دوستی کی آڑ میں ہاتھ ملایا اور بازو کاٹا۔۔۔ قاتل ہم ہیں تو قاتل آپ کا خاندان بھی ہے" وہ سُلگ کر بولا

اگر بہزاد داؤد کے قتل کے پیچھے ڈیڈ تھے تو کیوں رہے آپ خاموش کیس کو بند کیوں کروایا تھا" "۔۔۔؟

مصلیحتاً خاموشی اختیار کی تھی امن چاہتے تھے ملکی سیاست کو ذاتی دشمنی کی نذر کرنا نہیں چاہتے تھے" "جیسے محتشم کمال نے کیا

مصلیحتاً۔۔۔ اُسنے استہزائیہ دوہرایا" آپ کی رگوں میں بہرام داؤد کا خون دوڑتا ہے اُنکے خلاف" کیسے سوچیں گے۔۔۔

مگر آپ کو بتادوں! یہاں مصلیحتاً امن یا ملک و قوم کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ بہرام داؤد جو کچھ کرتے ہیں اپنے مفاد کے لئے کرتے ہیں, اگر وہ اُس وقت خاموش ہوئے تھے تو یقیناً اس کے پیچھے اُنکا "مفاد ہو گا

حزام تم غیر جانبدار ہو کے سوچوں۔۔۔ اس وقت ہم بحث کرنے کے بجائے مل کر کچھ سوچیں گے تو" بہتر نتائج نکل سکتے ہیں پھر سچ جو بھی ہو سامنے آجائے گا, ابھی ہم محتشم کمال کے قاتل کو ڈھونڈ رہے ہیں, رئیس نے یہ کس کہنے پر کیا ڈاکٹر ہشام کو راتوں رات کس نے غائب کیا۔۔

رئیس نے محتشم کمال کے کوٹ میں یہ پلے کارڈ کیوں رکھا, اگر وہ اس کا حصہ نہیں بننا چاہتا تھا تو قتل میں مدد گار کیوں بنا۔۔۔ اور اگر اس کا حصہ بن گیا تھا تو حُر تک یہ کارڈ کیوں پہچانا چاہتا تھا" حدیقہ پر فیشنلز کی طرف کڑی سے کڑی ملا رہی تھی بِلاشبہ وہ ایک ذہین اور قابل آفیسر تھی بے خوف اور ایماندار بھی۔

حزام نے اپنا سر ہاتھوں میں گرایا چہرہ سرخ بے حد سرخ ہو رہا تھا جیسے سارا لہو وہیں سمت آیا ہو

تم کروا نویسٹیگیٹ۔۔۔ مجھے ایک ایک ڈیٹیل چاہیئے حدیقہ۔۔۔ اور ہاں انویسٹیگیشن خُفیہ طور پر" ہونی چاہیئے, کیونکہ میں نہیں چاہتا بات باہر نکلے اور رائی کا پہاڑ بنے یا میڈیا اس بات کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کرے اور تایا جان کسی صدمے کا شکار ہوں۔ لہجہ التجائیہ تھا

اور باقی لوگ اس معاملے سے دور رہیں گے۔۔۔" وہ کہہ حدیقہ سے رہا تھا مگر نگاہوں کا رُخ حُر کی" طرف تھا

حدیقہ نے سر ہلایا حُر نے خود کو مزید کچھ کہنے سے روکا تھا

☆☆☆

میں داؤد مینشن نہیں جاؤنگی آپ جائیں" حدیقہ کے سی آف کرنے پر اُسنے حزام سے کہا"

"پھر کہاں جائیں گی؟"

"کمال وِلا"

اس وقت۔۔؟" لہجے میں حیرت تھی"

"وہ میرا گھر ہے کبھی بھی جا سکتی ہوں"

کمال وِلا اچھی خاصی ڈرائیو پر ہے یہاں سے اس وقت آپ کا وہاں جانا رِسکی ہو سکتا ہے, تو! خاموشی" "سے میرے ساتھ چلیں

"گارڈز ہیں میرے ساتھ پھر کیسا رِسک۔۔؟"

"کیا ہر بات میں آرگیو ضروری ہے؟"

"آپ بنا آرگیو کے کوئی بات مانتے کب ہیں؟"

آپ آدھی رات کو سڑک پر کھڑی ہو کے مجھ سے بحث کریں گی؟ کیا آج کا دن آج کے انکشاف کافی" نہیں ہیں کیا؟" وہ اب قدرے دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا جیسے تھک گیا ہو

"یہ کام آپ کر رہے ہیں بلاوجہ کی پروٹیکشن دکھا کر ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں۔۔؟"

"میں صرف اپنا فرض نبھا رہا ہوں۔۔۔"

جیسے اندر نبھا رہے تھے۔۔۔ اور۔۔۔ آپ کے میرے بیچ حقوق و فرائض کا تعلق کب جڑا؟" وہ بلکل" سامنے کھڑی پوچھ رہی تھی

میں اپنے فرائض میں کوتاہی نہیں کرتا۔۔۔پھر چاہے تعلق دشمنی کا ہو یا دوستی کا۔۔۔بے رخی کا ہو یا محبت کا۔۔۔

میرے اصول مجھے کہتے ہیں لاکھ اختلافات کے باوجود آپ کو یہاں تنہا نہ چھوڑوں, فرض متقاضی ہے کہ شوہر پر بیوی کی حفاظت لازم ہے"

حُر نے نگاہ اُٹھا کر حزام کی طرف دیکھا تھا

سنسان سڑک پر دور کھڑی دو گاڑیاں اور گارڈ اُنکے منتظر تھے

"آپ اچھی طرح جانتے ہیں حقیقت کیا ہے, ہم یہاں کیوں ہیں۔۔۔یہ سب باتیں بے معنی ہیں"

حزام پھیکا سا مسکرایا آنکھیں مینچ کر سر آسمان کی طرف اُٹھایا پیر میں آئے پتھر کو جوتے کی نوک سے پرے دھکیل کر سرد آہ خارج کی

"آپ مجھ پر اعتبار کر سکتی تھی حر بتا سکتی تھی مجھے۔۔۔رئیس کے متعلق جب آپ کو معلوم ہوا تھا"

پہلے کی نسبت اب وہ اطمینان سے کہہ رہا تھا

سارا غصہ ہی اُسکی بے اعتباری پر تھا۔۔۔دکھ اُسکے الزامات پر

آپ پر کرتی اعتبار۔۔۔؟"وہ اپنے لہجے سے بہت کچھ جتا گئی تھی"

الفاظ دل پر بھاری پڑے تھے پھر بھی سمبھلتے ہوئے بولا

"کرنا چاہیئے تھا۔۔۔ اتنا حق تو تھا میرا۔۔۔"

"ایک بار کیا تھا۔۔۔ بڑا پچھتائی تھی۔۔"

وقت بدلتا ہے, انسان بھی بدلتے ہیں وقت کا کوئی بھی لمحہ ہو کبھی ٹھہرتا نہیں۔۔۔ ہم بھی اُس وقت سے بہت آگے نکل آئے ہیں" وہ کہہ رہا تھا"

لمحے ٹھہرتے نہیں مگر یاد تو رہتے ہیں" وہ بولی تھی"

حزام نے سر گرا دیا" تم نے بڑی آسانی سے مجھے حدیقہ کے اور اُبان کے سامنے قاتل کہا قاتل سمجھ لیا۔۔۔ کیا تم واقعی یہ سمجھتی رہی تھی کہ کمال انکل کو میں نے۔۔۔"

اُسنے جملہ ادھورا چھوڑا تھا

کیا نہیں سمجھانا چاہیئے تھا۔۔۔؟" وہ اُسکے جھکے سر کو دیکھتی پوچھ رہی تھی"

ہاں نہیں سمجھنا چاہیئے تھا۔۔۔ سوچا بھی کیوں۔۔۔ کیا میں تمہیں انسانیت کا قتل کرنے والا قاتل لگتا" ہوں۔۔۔

تم مجھ سے پوچھتی۔۔۔بات کرتی۔۔۔ایک بار کہہ دیتی حزام تم پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کرتی "ہوں۔۔۔دل رکھ لیتی یار۔۔۔حرج کیا تھا۔۔۔

وہ اندر اُٹھتے طوفان اور شور مچاتے سوالوں کو لفظوں میں ڈھالے بِنا اُسکی جانب بڑی خاموشی سے تک رہا تھا اتنی خاموشی سے کہ حُرکورات کا سناٹا سنائی دینے لگا

لگتا ہے آپ کے پاس کوئی جواب نہیں۔۔ہوتا بھی کیسے۔۔۔"

خیر دیر ہو رہی ہے بہت کمال وِلا کے لئے نکلتی ہوں, کل صبح کی فلائٹ سے دو دن کے لئے آؤٹ آف "کنٹری جا رہی ہوں, سفارتی اور خارجہ پالیسی کے معملات ہیں کچھ۔۔۔

وہ بنا اُسکی جانب دیکھتی کہہ رہی تھی

اگر وہ ایک بار۔۔۔ محض ایک بار اُس کی جانب دیکھ لیتی تو پل بھر میں اُسکی نگاہوں کے بے آواز مفہوم بھانپ لیتی۔۔۔اُس لمحے حزام داؤد کی محبت کا ادراک بصیرت کے توسط اُسکی دلی کیفیت کی آگاہی دے جاتا۔۔۔

اور اُس پل خود حزام داؤد بھی حرمحتشم کو اپنی خاموش محبت کی آگاہی سے روک نہ پاتا

مگر وہ دیکھتی تو سہی۔۔۔

وہ صرف بول رہی تھی۔۔۔وہ صرف سن رہا تھا

کہہ کر پلٹی تھی۔۔۔پلٹ کے رکی تھی۔۔۔وہ بے تحاشہ خاموش تھا

پھر ملیں گے "حُر کے کہنے پر وہ جیسے حواسوں میں لوٹا"

پھر آہستگی سے چلتا فاصلے کو کچھ سمیٹ گیا،چند پل اُسے دیکھتے رہنے کے بعد بھی دل بھرا نہیں تھا بلکہ دل نے نئی خواہش کی تھی سامنے کھڑی اُس سے بے نیاز لڑکی کو آنکھوں میں سمونے کی خواہش۔۔۔تھوڑی دیر اور۔۔۔بس تھوڑی سی دیر۔۔۔اُسے دیکھتے رہنے کی خواہش۔۔۔پھر نا جانے کب آنکھوں کو وہ چہرہ دیکھائی دے اور دل کی پوری ہو۔۔۔نا جانے کب۔۔۔

اور کیا پتہ خواہش خواہش ہی رہے وہ اُسے زندگی میں پھر کبھی دیکھ ہی نہ سکے۔۔۔

اُسنے ذہن میں اُٹھتے آخری خیال کو جھٹکا تھا پھر دل کی نفی کرتے خود کو ڈپٹا تھا۔۔مگر دل اُسکی سننے کو تیار ہی کب تھا

وہ اُس لمحے دنیا جہاں کو فراموش کیے نگاہوں میں بے ریا محبت سموئے اُسکے چہرے کو تک رہا تھا

ہر شکوہ جیسے بھولا ہو۔۔۔اُسکی ہر خطا جیسے تلافی کا حق رکھتی ہو۔۔۔

کاش۔۔۔کاش کہ واقعی حزام داؤد اُس سے خفا ہونے کا ہنر جانتا۔۔۔

اُسکے ہر خیال ہر خواہش سے بے پرواہ وہ یونہی بے نیازی سے استادہ تھی۔۔۔نہیں بھی تھی تو کم از کم حزام کو وہ بے نیاز ہی لگی تھی

حزام کے دل نے ایک اور فرمائش کی تھی اُس لمحے کے ساکت ہو جانے کی بے ضرر سی خواہش

وقت کے تھم جانے کی خواہش۔۔

لمحے ٹھہر جائیں اور وہ۔۔۔وہ ہاتھ بڑھا کر محض ایک بار اُسے چھو لے

لمحے نہیں ٹھہرتے۔۔۔کچھ دیر پہلے وہ کہہ رہا تھا۔۔ گویا حقیقت سے واقف تھا۔۔۔"

ٹھہرتے نہیں پر یاد رہتے ہیں۔۔"وہ بولی تھی۔۔۔اور حزام ان لمحوں کو اُسکے چہرے کو اپنی یاداشت "کا حصہ بنا رہا تھا

اُس کے یوں ہی ٹھہر جانے پر حُر کو احساس ہوا کہ کافی دیر سے وہ بنا کچھ کہے بغیر کسی حرکت کے ساکت و جامد کھڑا تھا

حر نے لاشعوری طور پر اُسکی آنکھوں میں جھانکا

حزام نے بے ساختگی سے نگاہیں جُھکائیں تھی

اس سے پہلے وہ اُسکی طرف بغور دیکھتی وہ سُرعت سے اُسکی جانب پشت کر گیا

اگر محترمہ کو میری خواہشات کا اندازہ ہو جائے تو ان تمام تر معصوم خواہشات سمیت میرا بھی قتل کر" ڈالیں۔۔۔

کچھ تو اپنی عزت کا خیال کر حزام۔۔۔اُسنے خود کو کوسا تھا

"کچھ کہنا ہے آپ نے نے مسٹر حزام؟"

نہیں۔۔۔"فوراً نہ میں ہلایا"

کہہ کر اپنی گردن دھڑ سے جدا نہیں کروانی مجھے سر گرا کر سوچا تھا

حُر نے نا سمجھی سے اُسکی پشت کو گھورا پھر مخالف سمت کھڑی گاڑی کی طرف چلنے لگی

اُسکی بلاک ہلیز کی آواز۔۔۔

حزام نے آنکھیں بند کی۔۔۔

گاڑی کا دروازہ کھلنے کی آواز۔۔۔

حزام کی پلس ریٹ میں اضافہ ہوا۔۔۔

گاڑی سٹارٹ ہوئی۔۔۔

وہ پلٹا۔۔۔۔

ہیڈ لائٹ کی تیز روشنی نے جیسے سڑک کو روشن کیا

حُر نے حزام کے روشن ہوتے وجود کو دیکھا,روشنی کے باعث اُسکی آنکھیں ٹمٹمارہی تھیں

حزام نے ہاتھ بلند کر کے دوسری گاڑی کو سٹارٹ کرنے اشارہ کیا تو اُسکے ذاتی گارڈ گاڑی میں سوار ہو کر حُر کی گاڑی کو کراس کرتے آگے آئے

میڈم کو کمال وِلا چھوڑنے چلیں گے۔۔اپنی گاڑی کو اُنکی گاڑی سے آگے رکھنا سیکیورٹی کی گاڑی سے" "کہو وہ میڈم کی گاڑی سے پیچھے رہیں

وہ گاڑی میں بیٹھتا اپنے مخصوص بارعب انداز میں ہدایات دے رہا تھا

دونوں گاڑیوں نے آگے پیچھے حُر کو کور کیا تو اُسنے تھک کر سیٹ کی پشت پر سر گرا دیا

میرے اصول کہتے ہیں میں آپ کو تنہا نہ چھوڑوں" حزام کے الفاظ آس پاس ہی گھونجے تھے"

تو یہ طے تھا وہ اُسے تنہا نہیں جانے دے گا تو نہیں جانے دے گا

وقت بدلا تھا تو بہت کچھ بدلا تھا

مگر تیس سالہ حرا نیس برس کی حر کی طرح جذباتی نہیں رہی تھی جو تنہا ہو جانے کے خوف سے کسی بھی شخص کو اپنا اعتبار سونپ کر اُسکے لفظوں پر ایمان لے آتی۔۔۔

اور نا ہی وہ چونتیس سال کا مرد اس بیس سال کے لڑکے جیسا لاابالی تھا جو اسے وہاں بے آسرا چھوڑ جاتا یا پھر اُسے محبت کے نام پر دھوکہ دے جاتا

وقت بدل گیا تھا بلکل ویسے ہی جیسے وہ بدل گئے تھے۔۔۔۔ جیسے اُنکے جذبات بدل گئے تھے

☆☆☆

حُر کی گاڑی گارڈز کی گاڑیوں سمیت کمال وِلا کے اندر داخل ہونے پر وہ گاڑی سے اُتری

حزام اور اُسکے ہمراہ سیکیورٹی کمال وِلا کے باہر موجود تھی

اُس نے گاڑی سے اُتر کر گیٹ بند ہونے سے پہلے باہر رکتی اُسکی گاڑی کو دیکھا تھا

تمام راستے حزام کی گاڑیوں نے اُسکی گاڑی کو کور کیا تھا اور جب وہ کمال وِلا پہنچ گئی تھی تو وہ گاڑی روکے اپنی گاڑی میں موجود تھا

گیٹ بند ہونے سے پہلے حزام نے حُر کو اور حُر نے حزام کو دیکھا

تو وہ تعجب سے سر نفی میں ہلاتی اندرونی گیٹ کی جانب قدم بڑھا گئی تھی اب اُسکے قدم حفصہ کمال کے بیڈ روم کی طرف اُٹھ رہے تھے

وہ ہمیشہ حفصہ کے کمرے میں جانے سے کتراتی تھی جہاں حسیب کی دیوار گیر تصویر نصب تھی جسے حفصہ دن میں ہزارہاں بار دیکھتی تھی جبکہ حُر کبھی دیکھ نہیں پاتی تھی,

بعض دفعہ کچھ چیزوں اور انسانوں کے لئے آپ ایک سے جذبات رکھتے ہیں مگر اظہار کے انداز بدل جاتے ہیں, حفصہ نے حسیب کی تصویر وال پر لگوائی تھی تاکہ اُسے ہمیشہ اپنے ساتھ محسوس کر سکے۔۔۔ حفصہ کمال اُس تصویر کو دیکھتی تو گھنٹوں بیت جاتے

اور اگر کبھی غیر ارادای طور پر حُر کی نگاہ حسیب کی تصویر پر جاتی تو اُسے خود کو سمبھالنے میں گھنٹوں لگ جاتے یوں دل کی ویرانی شدت اختیار کر جاتی خود کو اس سب سے بچانے کی خاطر اُسنے حفصہ کے کمرے میں جانا ترک کر دیا جاتی بھی تو دہلیز سے لوٹ آتی۔

جتنی اٹیچ وہ حسیب کے ساتھ تھی کسی اور کے ساتھ نہیں تھی حتٰی کہ محتشم کمال کے ساتھ بھی نہیں۔۔۔

حفصہ سے شادی ہونے پر اُسنے ہمیشہ ہر جگہ حُر کو اپنے ساتھ رکھا تھا وہ بھی ہر جگہ اُسی کو ڈھونڈا کرتی تھی

"ایک بار حفصہ نے اُس سے پوچھا تھا" تم اندر کیوں نہیں آتی ہمیشہ مجھے باہر آنے کا کیوں کہتی ہو؟

آپ جس تصویر کو دیکھ کر پُر سکون ہوتی ہیں وہ مجھے ہفتوں تک بے سکون رکھتی ہیں۔۔میں جانے" والوں کی تصویریں نہیں دیکھ سکتی حفصہ پھپھو۔۔۔

ناجانے لوگ کیسے مرنے والوں کی تصویروں کو سینے سے لگا لیتے ہیں خاص طور پر تب جب مرنے والے سے محبت بھی ہو۔۔۔

مگر میں ایسا نہیں کر سکتی میرا دل بے اختیار ہونے لگتا ہے وجود میں ویرانی سرایت کرنے لگتی ہے۔۔۔اندر باہر ہر طرف ایک وحشت سی محسوس ہونی لگتی ہے یوں جیسے دل ابھی بند ہو جائے گا۔۔۔میں جانے والوں کو تصویروں میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔چاہوں تب بھی نہیں" وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی

.حفصہ نے کرب سر ہلایا تھا

مگر آج بہت عرصے بعد وہ حفصہ کے کمرے میں داخل ہو رہی تھی اگر بہت زیادہ رات نہ بیت چکی ہوتی یقیناً وہ اُسکے کمرے میں نہ آتی

اُسنے دروازہ ناک کیا

حفصہ حسبِ عادت کوئی کتاب کھولے اُسکا مطالعہ کر رہی تھی

"کیا میں اندر آسکتی ہوں؟"

حُر کی آواز سن کر وہ یکدم سیدھی ہوئی تھی

تم۔۔اس وقت؟"حیرت سے پوچھااور کتاب ایک طرف رکھ دی"

کیا نہیں آسکتی۔۔۔؟"وہ قریب آتی بولی"

آسکتی ہو مگر اس طرح اور اس وقت۔۔۔۔وہ کہتے کہتے رکیں"خیر تم کبھی بھی کچھ بھی کر سکتی"

"ہو۔۔۔یہ تعجب کی بات نہیں,خوامخواہ ہی حیران ہو رہی ہوں میں

بہت دن ہو گئے تھے سوچا آپ سے مل لوں"وہ حفصہ کی بات نظر انداز کرتی مسکراتی ہوئی بولی"

تم ہمارے بارے میں بھی سوچتی ہو؟"اُنکے خفا سے انداز پر حُر کی ہنسی چھوٹی تھی"

آپ اس وقت بلکل صبیح کی طرح بی ہیو کر رہی ہیں"وہ ہنسی روکتی بولی"

حفصہ کچھ دیر خفگی سے اُسے دیکھتی رہیں پھر قدرے نرم لہجے میں بولیں"شادی کے بارے میں کیا

"سوچا ہے تم نے۔۔؟

کونسی شادی؟"تعجب سے پوچھا"

وہی شادی جو تم نے ہنگامی بنیادوں پر داؤد خاندان کے چشم وچراغ سے کی ہے,اُس کے بارے میں"

"پوچھ رہی ہوں تم سے۔۔۔سیاست میں ہمیں تو بھلا چکی ہو کیا اپنا آپ بھی بھول گئی ہو

ہاں وہ تو ہو گئی نا۔۔۔"حُر نے سرسری انداز میں ابرو اکھٹے کر کے کہا"

"ہو تو گئی۔۔۔ مگر فیوچر کیا ہے اس کا۔۔۔ کیا سوچا ہے تم نے؟"

"کچھ بھی نہیں۔۔۔اس بارے میں سوچنے کا وقت ہی نہیں ملا"

تو وقت نکالو اور سوچو۔۔"حفصہ کمال نے دوٹوک انداز میں کہا"

"ابھی زندگی میں بہت سے مسائل ہیں پھپھو جن کو حل کرنا زیادہ ضروری ہے"

یعنی زندگی اہم نہیں ہے۔۔"جتایا تھا"

"آپ کیا چاہتی ہیں۔۔۔ کس طرح سے لوں میں اس شادی کو۔۔؟"

"شادی جن بھی وجوہات کی بنا پر ہوئی۔۔۔ ہو گئی۔۔اب شادی میں اہم تم دونوں کا تعلق ہے۔۔۔"

حفصہ کی بات اور انداز پر وہ قدرے ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی تھی"کس کا تعلق۔۔۔؟"تعجب سے پوچھا

"تمہارا اور حزام کا تعلق۔۔۔اسکی نوعیت۔۔۔"

اور آپ کے خیال میں ہمارا تعلق کیسا ہو گا۔۔؟"استہفامیہ ابرو اٹھاتی پوچھ رہی تھی"

نارمل تو ہرگز نہیں ہو گا۔۔۔"حفصہ نے جانچتی نگاہوں سے تکتے ہوئے جواب دیا تو وہ مسکرا دی"

بلکل بھی نہیں۔۔۔"حُر نے تائید کی"

یعنی یہ تعلق زیادہ دیر قائم نہیں رہے گا"حفصہ کمال کے جملے پر حُر کی مسکراہٹ سمٹی تھی دل مٹھی" میں قید ہوا

بتاؤ۔۔۔؟"اُسکی خاموشی پر حفصہ نے اُسکے چہرے کی طرف دیکھا

"میں نے بتایانا آپ کو اس بارے میں سوچا نہیں۔۔"

سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔سب کچھ واضح تو ہے,جب تم دونوں نے دور تک ساتھ نہیں چلنا تو پھر" تعلق کو ختم کرو,تم نے شادی ایک سیکنڈل سے بچنے کے لئے کی تھی سو وہ بات ختم ہو گئی اب تم اس "رشتے کا فیصلہ کر لو

حُر نے حیرت سے حفصہ کو دیکھا تھا وہ کبھی بھی اس انداز اور ٹون میں بات نہیں کرتی تھی نا ہی کبھی بچوں کے انتہائی ذاتی معملات میں مداخلت کرتی تھیں

"آپ کو کیا ہو گیا ہے,کسی نے کچھ کہا ہے آپ سے؟"

"ایسا کچھ نہیں ہے"

"ایسا ہے آپ چھپا رہی ہیں کیونکہ یہ الفاظ اور انداز آپ کا نہیں ہے"

"کچھ سیکنڈز کے لئے حفصہ خاموش ہوئیں پھر توقف کے بعد بولیں "فریال آئی تھی

او!تو یہ بات ہے۔۔۔کیا کہہ رہی تھیں وہ "لہجے کی ساری نرمی جیسے ختم ہوئی تھی"

"فکر مند رہتی ہے تمہارے لئے اکلوتی اولاد ہو تم اُسکی"

"اور اب وہ اپنی اکلوتی اولاد سے کیا چاہتی ہیں؟"

اُسے تمہاری سیاست پر اعتراض ہے وہ چاہتی ہے تم اس سب سے باہر نکلو اور ایک نارمل پُر سکون" "لائف گزارو,وہ بلکل نہیں چاہتی کہ تم کمال بھائی طرح اپنی زندگی سیاست اور ملک کی نذر کرو

اور اُنکے نزدیک "نارمل "لائف کیا ہے۔۔۔؟"ناجانے کیوں مگر اُسے غصہ آیا تھا"

اُسنے تمہارے لئے ایک لڑکا پسند کیا ہے, شمس کے کسی کلوز فرینڈ کا بیٹا ہے لندن میں رہتا ہے باپ" کے بہت بڑے بزنس کا اکلوتا وارث۔۔۔

تمہارے لئے پرفیکٹ میچ ہے۔

فریال چاہتی ہے تم حزام اور اپنے تعلق کو وائنڈ اپ کرو۔۔۔سیاست کو بھی۔۔۔اور اپنی لائف میں "سیٹل ہو جاؤ" حفصہ اُسکے متغیر ہوتے چہرے کو دیکھتی آہستگی سے کہہ رہی تھیں

انہوں نے اپنے سیکنڈ ہسبینڈ کے کسی دوست کے بیٹے کو میرے لئے چوز کر لیا اور آگے کی پلاننگ بھی کر لی۔۔۔ امیزنگ۔۔۔ وہ تالی بجا کر استہزائیہ ہنسی تھی"

وہ سمجھتی ہیں میں اُنکی طرح دوسری شادی کرونگی۔۔۔ آخر انہوں نے یہ سوچا بھی کیسے

وہ یکدم کھڑی ہوتی غصہ ضبط کرتی بولی تھی

فریال کا نام آتے ہی تم اس طرح ری ایکٹ کیوں کرتی ہو حُر۔۔۔ وہ تمہاری ماں ہے تمہارے لئے" سوچتی ہے اور اس میں ایسا کچھ غلط بھی نہیں, جب تم نے اس شادی کو ختم کرنا ہی تو پھر۔۔۔"

پھپھو پلیز! بس کر دیں۔۔۔ یہ تعلق رہے گا یا نہیں وہ ہم خود ڈیسائیڈ کریں گے کسی دوسرے کو اس کا کوئی حق نہیں۔۔۔

جہاں تک بات دوسری شادی ہے تو آپ اُنکو ایک بات اچھی طرح سمجھا دیں حزام داؤد میری زندگی میں بے شک نہ رہے یہ تعلق چاہے برقرار نا رہے مگر میں کوئی دوسرا تعلق نہیں جوڑوں گی۔۔۔"

اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟ دیکھو حُر فریال ہی نہیں میں بھی تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دونگی۔۔ میں نہیں چاہتی تم ساری زندگی سیاست کی نذر کرو۔۔۔"

نا تم سیاست میں آتی نہ تمہیں حزام داؤد سے شادی کرنی پڑتی۔۔۔

سیاست میں آنا تمہاری سب سے بڑی غلطی تھی حزام داؤد سے شادی کرنا اُس سے بڑی غلطی۔۔اور اب کسی ناکام تعلق کے لئے خود کو تنہا کرنا تمہاری ایک اور بھول ہو گی اور میں نہیں چاہو نگی کہ تم یہ بھول کرو"

اور حُر تکلیف سے مسکرائی تھی مسکراہٹ میں درد واضح تھا وہ تاسف سے حفصہ کو دیکھنے لگی

"یاد ہے حفصہ پھپھو ایک بار بہت پہلے میں نے آپ سے کہا تھا دوسری شادی کر لیں۔۔۔تب آپ نے کہا تھا بعض رشتوں کا نعم البدل ہوتا ہے مگر دل وہ نعم البدل نہیں چاہتا۔۔۔

آپ نے کہا تھا میں نے حسیب کے ساتھ زندگی کے محض دو سال گزارے ہیں اب میں باقی کی زندگی اُن دو سالوں کی یاد میں گزار سکتی ہوں" حُر نے حفصہ کے الفاظ دوہرائے تھے "کہا تھا نا۔۔؟

ہاں کہا تھا! کیونکہ حسیب جیسا بس وہی تھا دوسرا کوئی نہیں, اگر حیسب جیسا کوئی ملتا تو ضرور کر لیتی۔۔" یا پھر کسی سے ویسی محبت کر پاتی جیسے حسیب سے کرتی تھی تو یقیباً میں ایسا کرتی مگر میں ویسی محبت کسی سے نہیں کر سکی۔۔" حفصہ نے وضاحت دی آنکھوں میں غیر محسوس سی نمی تھی

"میں بھی۔۔۔۔"

میں بھی حزام داؤد جیسی نفرت کسی دوسرے نہیں کر سکوں گی" وہ دل گرفتگی سے بولی تو حفصہ نے بے حد حیرت سے اُسے دیکھا تھا

اُسکی میں نمی کی باریک سی تہہ تھی

☆☆☆

وہ حفصہ کے کمرے سے نکل آئی تھی مگر اُسے کمال وِلا آنے پر پچھتاوا ہوا تھا

اُسنے فون اُٹھا کر فریال کا نمبر ڈائل کرنا چاہا پھر مختلف سوچوں کے زیرِ اثر ارادہ ترک کیا وہ فریال کی باتوں پر بہت رنجیدہ ہوئی تھی

دل اور دماغ عجب سی کیفیت کا شکار ہونے لگے تھے

"اگر واقعی بہرام داؤد ڈیڈ کے قاتل ہوئے تو۔۔۔۔"

اُسنے سوچتے ہوئے سر جھٹکا تھا کمرے میں یکدم شدید گھٹن کا احساس ہوا تو وہ کمرے سے ملحقہ کشادہ ٹیرس کا دروازہ کھولتی باہر نکل آئی, ٹیرس پر قدم رکھتے ہی سرد ہوا کے تازہ جھونکے نے اُسکے چہرے کو چھوا تو یکدم اُسے تازگی کا احساس ہوا

ہوا سے اُڑتے بالو کو کانوں کے پیچھے کرتی جنگلے کے ساتھ قطار کی صورت لگے پھولوں کی طرف آئی کچھ دیر مختلف رنگ کے پھولوں کو دیکھتی رہی سوچیں کہیں اور تھی

"ہمارے مابین ایک اور تعلق بھی ہے جو ہر تعلق سے زیادہ متعبر ہے۔۔"

"بیوی بھی تو ہیں۔۔۔"

"آپ کے حصے کی ہر تکلیف میری۔۔۔"

سرد فضا کے جھونکوں سنگ حزام کے الفاظ بھی آس پاس کہیں گھونجنے لگے تو اُسنے سرد آہ بھر کے خود کو اُس شخص کے بارے میں سوچنے سے روکا تھا

آنکھیں بند کر کے گہریں سانسیں لیں "میں اب اُس پر اعتبار نہیں کر سکتی۔۔۔ میں ڈیڈ کے قاتلوں کو مارجن نہیں دے سکتی "خود کو باور کروایا آنکھیں کھول کر پلٹی مگر اگلے ہی پل ٹھٹھک کر رکی۔۔۔

وہ اب تک کمال وِلا کے باہر کھڑا تھا گارڈز کی دونوں گاڑیاں کچھ پیچھے زرا فاصلے پر تھیں

جبکہ وہ بلکل گیٹ کے سامنے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا چند پل وہ حیرت سے اُسے یونہی دیکھتی رہی پھر فون پر بٹن دبانے لگی۔۔

کال ملا کر فون کان سے لگایا

آپ گئے نہیں اب تک۔۔۔؟ اینی پرابلم؟ "پوچھتے ہی سڑک پر نگاہ دوڑائی"

ہاں بہت بڑی پرابلم ہے۔۔ "وہ سر اُٹھا کر تیسری منزل کی جانب دیکھتا کہہ رہا تھا"

"Any unusual movement کیا۔۔؟"

اب کے پریشانی نے اُسے گھیرا تھا گردن ایک بار پھر دائیں بائیں گھُما کر سڑک کے اطراف میں دیکھنے لگی

ہاں! بہت غیر معمولی۔۔۔"حزام نے آنکھیں جھکا کر تائید کی"

کیا ہوا ہے بتائیں مجھے۔۔۔؟"وہ پوچھ رہی تھی"

حزام کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری لب دبا کر سانس اندر کھینچی"

میں تو دوستوں کو بھی اپنے راز نہ دوں۔۔۔ آپ تو پھر دشمن ہیں"حُر کے کہے الفاظ دوہرائے تو حُر" نے حیرت سے فون کو دیکھا

وہ اتنی دور سے بھی اندازہ لگا سکتا تھا اس لمحے حُر کے چہرے پر خفگی ہی خفگی ہو گی

اوکے۔۔۔"خفگی سے کہہ کر فون بند کیا اور پلٹی"

حزام نے دھیرے سے فون پیشانی پر مارا

زندگی اور دل دونوں میں غیر معمولی حرکات وقوع پذیر ہو رہی ہیں"مجھے نہیں پتہ تھا کہ۔۔۔ کہ تم سے ٹھیک ٹھاک محبت ہو جائے گی۔۔۔

مجھے۔۔۔۔ہاں مجھے۔۔۔۔اُسنے سر گرا کر بالوں کو ہاتھوں میں جکڑا تھا

انداز میں حیرت تھی بے پناہ حیرت

میں اتنا بے بس ہوں کہ دل کو تمہاری جانب جھکنے سے روک نہیں پا رہا۔۔۔

تم میرے تایا جان کو قاتل کہہ رہی ہو۔۔۔ بار بار کہہ رہی ہو, وہ جو میرے لئے باپ سے کہیں بڑھ کے ہیں۔۔۔ وہ جنہوں نے ہمیشہ برہان پر مجھے فوقیت دی۔۔۔ اُن کو میرے سامنے بہت اعتماد اور یقین سے قاتل کہتی رہی اور میں۔۔۔

"کرب سے سر گرا دیا" اتنا بے اختیار کہ شٹ اپ کال نہیں کر سکا

جھکا سر اُٹھایا نگاہ وہاں اُٹھی جہاں ابھی کچھ دیر پہلے وہ کھڑی تھی

آپ کے خاندان سے دشمنی مہنگی دوستی جان لیوا۔۔۔"

اور محبت آہ۔۔۔ خدا جانے کیا ہو گا" اُسنے بے بسی سے خود کلامی کی تھی

☆☆☆☆☆

یہ سیاہ رات کا آخری پہر تھا سمندر کے بیچ و بیچ چلتی شِپ میں پانچ افراد موجود تھے جن میں ایک منظر سے غائب تھا باقی تین لوگ پانچویں آدمی کے گرد جمع تھے جس کی آنکھوں پر سیاہ پٹی بندھی تھی ہاتھ کرسی کی پشت پر رسی سے باندھے گئے تھے, تین میں سے ایک نے اُسکی کنپٹی پر پستول رکھی ہوئی تھی

غالباً اب وہ ہوش میں آچکا تھا

سمندر کی لہروں کی آواز واضح طور پر اُسکی سماعتوں سے ٹکرا رہی تھی جس کے باعث وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ لوگ اس وقت سمندری راستے سے گزر رہے ہیں

تم لوگ کون ہو کیوں اغواء کیا ہے مجھے چھوڑو مجھے۔۔۔ جانے دو" اُسنے جھجھنلا کر ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کی جو بندھے ہوئے تھے

پستول تاننے والے شخص نے پستول کی پشت اُسکے سر پر ماری تو وہ کراہ کر رہ گیا کنپٹی سے خون کی لکیر تیزی بہنے لگی

کون ہو تم اور کیا۔۔۔ کیا چاہتے ہو مجھ سے" درد کی شدت میں کچھ کمی آئی تو وہ پھر سے بولنے لگا"

کس کے لئے کام کرتے ہو تم بولو؟" تین افراد میں سے ایک شخص نے پوچھا تھا"

"کیا مطلب کیا پوچھنا چاہ رہے تم"

"تم اچھی طرح جانتے ہو ہم کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں اس لئے نہ اپنا وقت برباد کرو نہ ہمارا۔۔"

"بدلے میں وہ مسکرایا" ورنہ کیا کروگے تم

"جان سے مار دیں گے تمہیں اور کیا کریں گے"

مارنا اتنا آسان ہے کیا,اور تم جانتے نہیں ہو مجھے میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔ایک بار میرے ہاتھ کھول دو" پھر دیکھنا بند آنکھوں سے بھی صحیح نشانے پر گولی مارو گا اور ایسی جگہ کہ تم دوبارہ سانس بھی نہیں لے "سکوں گے

اُسکی بات پر درمیان میں کھڑے شخص نے ایک زوردار مکا اُسکے پیٹ میں مارا تو وہ دوہرا ہو کر رہ گیا

کچھ فاصلے پر کھڑے شخص نے اُسے دور رہنے کا اشارہ کیا

چھوڑ دو ابھی اسے چند دن یہاں ہمارے ساتھ گزارے گا تو خود زبان کھولے گا"ہاتھ میں پستول" تانے کھڑے شخص نے اونچی آواز میں کہا تھا"وقت اور سانسیں دونوں دے رہے ہیں تمہیں اچھی طرح سوچ لو پھر فیصلہ کرو۔۔۔

تمہارے پاس اس وقت صرف دو راستے ہیں۔۔۔سچ بولو یا پھر موت کو گلے لگاؤ تیسرا راستہ فرار کا راستہ ہے اور یہ آپشن تمہارے پاس نہیں ہے" کہہ کر وہ اُسکے گھٹنے پر زوردار لات مارتا آگے بڑھ گیا تھا

☆☆☆

تم کہاں ہو؟"حزام کے فون اُٹھاتے ہی اُبان نے پوچھا تھا"

"کیا مطلب۔۔۔۔"

"مطلب کہاں ہو تم اس وقت؟"

اپنے بیڈ روم میں۔۔۔"حزام نے پوری آنکھیں کھول کر ٹائم پیس پر وقت دیکھا"پر تم یہ بے تُکا سوال اس وقت کیوں پوچھ رہے ہو۔۔"پھر بے زاری سے کہا

"میں یہ بے تُکا سوال اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تمہاری نیند اُڑنے والی ہے جس طرح میری اُڑی ہے"

اب کیا ہوا ہے؟"وہ جو تک کہنی بل لیٹا ہوا تھا یکدم سیدھا ہوا"

"سارے وِلن ایک ساتھ خوشآمدید کہنے تمہاری زندگی کے دروازے پر کھڑے ہیں۔۔۔"

اُبان صاف صاف کہو۔۔۔کیا۔۔۔"

کیا حُر کو کچھ ہوا ہے؟"وہ پاؤں میں سلیپرز پہنتا کھڑا ہو چکا تھا ذہن میں پہلا خیال اُسی کا آیا تھا

"میں نے کہا تھا اُسے کہ میرے ساتھ چلے لیکن وہ تو۔۔۔"

"ہولڈ آن حزام! حُر کو کچھ نہیں ہوا۔۔۔اب لیپ ٹاپ کھول کر اُسے دیکھنے مت لگ جانا"

اور حزام کی نگاہ بے اختیار بیڈ پر موجود لیپ ٹاپ پر گئی تھی۔۔۔اب وہ اُسے کیا بتاتا کہ لیپ ٹاپ کھولنے کی ضرورت نہیں تھی اُسے

وہ پہلے سے کھُلا تھا اور آنکھ لگنے سے پہلے وہ حُر کی ہی ساری سرگرمیاں دیکھ رہا تھا پھر اُسنے رِنگ اُتار کر واڈروب کی دراز میں رکھی تھی اور یہاں لیپ ٹاپ سکرین پر اندھیرا چھا گیا تھا

ایک تو تم میری سمجھ سے باہر ہو۔۔۔ایک طرف تم حُر کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھے برہم" ہو رہے تھے اُس پر اور دوسری طرف اُنہیں ذرا سی تکلیف پہنچے تو تم ہر چیز بھول جاتے ہو یہاں تک کہ اپنا آپ بھی۔۔۔

"چل کیا رہا ہے؟

وہ ایک ہاتھ سے فون تھامے دوسرے سے بالوں کو درست کرتا سلائیڈنگ دوڑ کھسکا کر پول کے "قریب آیا" تم نے جو ضروری بات کہنے کے لئے فون کیا وہ کہو اُبان۔۔۔

یار پچھلے چند دنوں سے ایک رپوٹر تم سے ملاقات کے لئے کہہ رہا تھا۔ میں نے ٹال دیا, پھر اُس نے کہا" کہ اُسکے پاس کچھ ایسا جسے وہ تمہارے خلاف استعمال کرے گا

مجھے لگا دھمکی دے رہا ہے مگر ابھی اُسنے مجھے فون کر کے کہا کہ وہ تمہارے اور حُر کے نکاح کے بارے "میں سب جانتا ہے اور اگر ہم چاہتے ہیں یہ راز راز ہی تو رہے تو تم اُس سے ملو۔۔۔

واٹ دا ہیل۔۔۔" لمحے بھر کے لئے اُسکے پیروں سے زمین نکلی تھی" یہ کیسے ہو سکتا ہے, اس حقیقت" کے بارے میں ہمارے علاوہ کوئی نہیں جانتا پھر کیسے۔۔۔؟ وہ شاک میں تھا

یہی بات تو میں سمجھ نہیں پا رہا اگر اُس کے پاس ثبوت تھا تو اب تک اس نے اسکا استعمال کیوں نہیں" کیا اور اب کیوں کر رہا ہے" اُبان پیشانی کُھجاتا بولا

اور اگر اُسکے پاس کوئی بھی ثبوت ہے تو اُسے میڈیا میں نشر کرنے کے بجائے مجھ سے ملنا کیوں چاہتا ہے"

"ہو سکتا ہے وہ تمہیں بلیک میل کرنا چاہتا ہو۔۔۔"

"ہمم" حزام نے سوچتے ہوئے سر ہلایا "نام کیا ہے اُسکا"

"نہیں بتایا صرف ملنے کا کہا اور جگہ بتائی جہاں وہ ملنا چاہتا ہے۔ ساتھ یہ بھی کہا کہ تم اکیلے آؤ۔۔"

"اوکے مل لیں گے مگر ابھی نہیں۔۔ کب ملنا ہے اور کہاں یہ میں بتاؤ گا کہہ دو اُسے"

کیا تم واقعی اُس سے اکیلے ملنے جاؤ گے, اگر یہ کوئی ٹریپ ہوا تو۔۔۔" اُبان نے خدشہ ظاہر کیا"

تو بھی اُس سے ملنا پڑے گا, اگر واقعی اُس کے پاس کوئی ثبوت ہوا جسے اُسنے ہمارے خلاف استعمال کر لیا جیسے وہ کہہ رہا ہے تو حالات مزید بگڑ جائیں گے, کیونکہ ان حالات میں کوئی بھی چیز اگر ہمارے خلاف جاتی ہے تو نیا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا اور رئیس والا معاملہ سُلجھنے سے پہلے میں نہیں چاہتا کچھ بھی غلط ہو"

ٹھیک ہے میں اُسے کہتا ہوں کچھ دن انتظار کرے" وہ حزام کی بات سمجھتے ہوئے کہنے لگا"

☆☆☆

ناشتے کی ٹیبل پر جہاں صبیح حُر کو دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہوئی وہیں صائم ٹھٹھک کر رُکا

آپ کب آئیں حُر؟" وہ اُسکی گردن کے گرد بازو حائل کرتا پوچھنے لگا جبکہ صبیح نے مکمل طور پر نظر" انداز کیا

"رات کو آئی تھی"

مجھے تو نہیں پتہ چلا؟" وہ اُسکے ساتھ والی کرسی گھسیٹتا قریب بیٹھتا بولا"

"کافی دیر ہو گئی تھی تم سو چُکے تھے اس لئے"

آپ کافی عرصے بعد ہمارے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہی ہیں۔۔بہت اچھا لگ رہا ہے مجھے" صائم اُسکی" پلیٹ میں آملیٹ نکالتا کہہ رہا تھا

میں کر لونگی صائم۔۔۔" حُر نے اُسے نرمی سے روکا تھا جو اب ٹیبل پر موجود ہر شے اُسکے آگے رکھ رہا" تھا

میں جانتا ہوں آپ کر لیں گی, میں جانتا ہوں آپ سب کر سکتی ہیں۔۔۔پر یہ میں آپ کے لئے کرنا" "چاہتا ہوں۔۔۔مجھے کرنے دیں

اُسکے گلاس کو فریش جوس سے بھرتے اُسنے کہا تو حُر ایک لمحے کے لئے رکی تھی صائم کے چہرے کی طرف دیکھا یکدم وہ اُسے بڑا بڑا محسوس ہوا سمجھدار بھی۔۔۔

"تمہاری سٹڈیز کیسی جا رہی ہیں؟"

"بہت اچھی"

"گڈ۔۔" اور تم صبیح! آگے کیا پلان ہے؟"

وہ جو سر گرا کر چپ چاپ کھانا کھانے میں مصروف تھی سر اُٹھا کر حُر کی طرف دیکھا

,میں اپنے پلانز کسی سے ڈسکس نہیں کرتی"

ویسے مجھے انہیں یہاں دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے حفصہ نانی۔۔ پوچھا نہیں آپ نے ان سے کیوں آئی ہیں یہاں۔۔۔

جبکہ یہ تو ہم سے ملنا ہی نہیں چاہتی داؤد مینشن سے دھکے دے کر نکلوا دیتی ہیں پھر اب کیوں آئی ہیں کیا دیکھنے آئی ہیں۔۔۔ یہی کہ کہیں ان کے بغیر مر تو نہیں گئے ہم۔۔۔

وہ کہتی کہتی رکی ایک نگاہ حُر پر ڈالی پھر حفصہ کو دیکھ کر بولی "ویسے مجھے یقین ہے انہیں ہمارے مرنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا"

اِن اف صبیح! تم میری ہر بات کا اُلٹا جواب دے رہی ہو مگر یہ کچھ زیادہ ہو گیا ہے۔ اپنے لہجے اور جملے پر غور کرو میں مزید برداشت نہیں کرونگی"

اُسکے انداز پر صبیح کی آنکھوں میں نمی اُتری غصے سے پلیٹ پیچھے سرکائی

اور اپنے لئے کیا کہیں گی آپ۔۔۔ آپ کا آئس کولڈ بی ہیویئر جسکی وجہ سے آپ کسی کی کوئی پرواہ نہیں "کرتیں۔۔۔

"ہاں نہیں ہے مجھے کسی کی فکر ایسی ہی ہوں میں۔۔۔"

حُر نے کہا تو وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اُسے دیکھتی کرسی جھٹکے سے پیچھے کرتی تیز تیز قدم اُٹھاتی ڈائننگ ہال سے باہر نکل گئی

حفصہ نے آہ بھر کے اُسے دیکھا صائم نے پریشانی سے

اور پھر وہ بھی کرسی چھوڑتا اُسکے پیچھے بھاگا

"حُر تم جانتی ہو صبیح تم سے کتنی محبت کرتی ہے, کتنی جذباتی ہے تمہارے معاملے میں۔۔۔ وہ ناراض نہیں ہے تم سے ہاں دکھی ضرور ہے, ہرٹ ہوئی ہے اور تم۔۔۔۔

حفصہ نے بات ادھوری چھوڑی

حُر نے چونک کر اُسے دیکھا "میں نے کبھی اُسے ہرٹ نہیں کیا, مگر میں فلحال وہ نہیں کر سکتی جو وہ چاہتی ہے۔۔۔

,فرق صرف اتنا ہے کہ وہ سب کہہ جاتی ہے مگر کیا میں نے شکوہ کیا کسی سے

کیا میں محبت نہیں کرتی اُس سے۔۔۔"حُر نے بے بسی سے کہا تھا

"کرتی ہو مگر ہر انسان کے اظہار کا انداز مختلف ہوتا ہے تم جو کچھ کر رہی ہو میں جانتی ہوں وہ سب بہت مشکل ہے, میں یہ بھی جانتی ہوں تم صبیح اور صائم سے بے تحاشہ محبت کرتی ہو, یہ بھی کہ تم نفرت کا اظہار توڈنگے کی چوٹ پر کرتی ہو مگر محبت کا اظہار نہیں کرتی یا شاید کر ہی نہیں پاتی, تم اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا جانتی ہو مگر تمہاری مضبوطی کو لوگ تمہاری بے حسی سمجھتے ہیں اور تم یہ سب جانتی ہو پھر بھی وضاحت نہیں دیتی

آپ بات کو کہاں سے لے کر جا رہی ہیں۔۔۔"وہ حفصہ کی جانب دیکھ کر بولی"

پھر اُٹھنے لگی تو حفصہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے روکا" آج کہہ رہی ہوں تو سن لو۔۔پھر توقف کے بعد کہنے لگی

"تمہیں فریال سے ہمیشہ شکوہ رہا کہ اُس نے شمس سے شادی کیوں کی تمہیں کیوں چھوڑا۔۔۔تمہیں اُس سے محبت تھی اُس کے دور جانے کا دکھ تھا جس کا اظہار تم نے ہمیشہ نفرت اور لاپرواہی دکھا کر کیا ۔۔۔اور اس معاملے میں تم بلکل فریال جیسی ہو۔۔

اُسے بھی وضاحت دینا پسند نہیں جیسے تمہیں نہیں۔۔۔وہ بھی خود غرض نہیں جیسے تم نہیں۔۔۔

اگر خود غرض ہوتی تو صرف اپنا مفاد دیکھتی یہ جانتے ہوئے بھی کہ حسیب اُس سے محبت کرتا تھا وہ حسیب کو مجھ سے شادی کرنے کا کبھی نہ کہتی۔۔۔

تم جانتی ہو حُر فریال نے شمس سے شادی کیوں کی۔۔۔

انہوں نے حر کی آنکھوں میں دیکھا پھر بولی

,تاکہ حسیب مجھ سے شادی کر سکے۔۔کیونکہ میں حسیب کو پسند کرتی تھی"

کمال بھائی نے جو فریال کے ساتھ کیا اُسکے بعد تو اُسے ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہیئے تھا اگر فریال کی جگہ میں ہوتی تو اتنا ظرف کبھی نہ دکھاتی مگر فریال نے ایسا کیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ حسیب کے ساتھ بہت خوش رہ سکتی ہے وہ شخص اُسکی تکالیف کا مداوا کر سکتا ہے مگر اُس نے فوری طور پر شمس سے شادی کی حامی بھری تاکہ حسیب مجھ سے شادی کر لے۔۔۔

اور اُس نے یہ سب اس لئے کیا کیونکہ وہ محتشم کمال سے محبت کرتی تھی اور اُن سے منسلک ہر رشتے سے بھی۔۔۔

مگر یہ بات اُس نے مجھ سے کبھی نہیں کی فریال کے لئے حسیب کی محبت کو میں نے حسیب کی آنکھوں میں محسوس کیا پر وہم سمجھ کر جھٹک دیا مگر میرے اور حیسب کے نکاح سے ایک دن پہلے فریال کی مدر میرے

پاس آئی تھی مجھے بتانے کہ پہلے میرے بھائی نے اُنکی بیٹی کی زندگی کو تباہ کیا اُس سے ساری خوشیاں چھین لی اب میں ویسا نہ کروں۔۔

انہوں نے مجھے بتایا کہ حسیب فریال کو بہت پسند کرتا ہے شادی کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ فریال اُ ُسکے ساتھ بہترین زندگی گزارے گی وہ زندگی جو وہ ڈیزرو کرتی ہے جو کمال نے اُسے نہیں دی

اس بات پر فریال اپنی ماں سے بہت خفا ہوئی اور کہا کہ اس میں میرا قصور نہیں۔۔۔بات مزید آگے نہ بڑھے اس لئے اُس نے شمس کے پروپوزل کو بنا سوچے سمجھے ایکسیپٹ کر لیا

اور ساتھ ہی حسیب کو کہا کہ اگر وہ واقعی اُسے کچھ سمجھتا ہے تو مجھ سے شادی کر لے اور

اُس نے بغیر کسی تردد کے بنا کوئی سوال کیے فریال کی خواہش پر سر جھکا کر مجھ سے شادی کی اور اس رشتے کو بڑی ایمانداری سے نبھایا بھی۔۔۔

مگر حسیب کے دل میں جو تکلیف تھی وہ اُسکی آنکھوں سے عیاں ہو جاتی تھی اور اُس تکلیف نے اُسے زیادہ دیر زندہ رہنے ہی نہیں دیا۔۔تکلیف کو حسیب پر ترس آگیا جو فریال کو نہیں آیا تھا۔۔

حفصہ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے

محبت سب ہی کر لیتے ہیں مگر حسیب اور فریال جیسی محبت شاید ہی کسی نے کی ہو"

وہ دونوں اپنی اپنی محبتوں میں بڑے بے لوث تھے

فریال نے محتشم سے اور حسیب نے فریال سے بڑی بے غرض سی محبت کی تھی۔۔

تمہیں پتہ ہے حسیب تم سے اتنی محبت کیوں کرتا تھا۔ کیونکہ تم فریال کی بیٹی تھی۔۔۔

اور فریال۔۔۔وہ سانس لینے کو رکی تھی

فریال نے تمہیں شمس کے لئے نہیں بلکہ کمال بھائی کے لئے چھوڑا تھا کیونکہ وہ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتے تھے اور فریال کمال بھائی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی

اس لئے اب تم فریال کو غلط سمجھنا چھوڑ دو" حفصہ اُسکا ہاتھ تھپتپاتی بولی

حُر کے حلق میں کچھ اٹکا تھا وہ چند لمحے کچھ بول نہیں سکی تھی

مجھے کبھی اس بات کا گِلا نہیں رہا کہ انہوں نے شمس انکل سے شادی کی۔۔۔"

میں نے انہیں کبھی غلط نہیں سمجھا پھپھو! وہ مدھم لہجے میں کہہ رہی تھی

لیکن اُنکی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا, گِلا ہے تو اس بات کا کہ انہوں نے کبھی جاننے کی کوشش نہیں کہ میری زندگی میں کیا چل رہا ہے میں انکے بغیر کیسا محسوس کرتی ہوں, کیا چیز مجھے اذیت دیتی ہے" آنکھیں خشک تھیں مگر لہجے میں کرب واضح تھا جسے حفصہ نے محسوس کیا تھا

میں اس وقت اُنکی یا صبیح کی بات نہیں مان سکتی, سیاست نہیں چھوڑ سکتی ابھی۔۔۔ مجھے لگتا ہے ملک کو" میری ضرورت ہے, جہاں تک بات حزام داؤد کی ہے تو میں نہیں چاہتی کہ کوئی تیسرا ہمارے ریلیشن میں مداخلت کرے اس وقت ملک جس کرائسس سے گزر رہا ہے میں کسی اور چیز کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی حزام کے بارے میں بھی نہیں۔۔۔" وہ مستحکم لہجے میں بولی تھی

ٹھیک ہے! یہ تمہارا ریلیشن ہے تو فیصلہ بھی تمہارا ہونا چاہیئے مگر حُر کوئی ایک انسان دنیا میں تبدیلی" نہیں لا سکتا۔۔۔ اس طرح کے سیاسی ماحول اور دشمنوں کے بیچ تم اکیلی کیا کر لو گی, کیا یہ لوگ تمہیں ملک سنوارنے کی اجازت دیں گے۔۔۔ تم اکیلی کیا کر لو گی؟" وہ کہہ رہی تھیں

تبدیلی سب کے لانے سے نہیں آتی پھپھو! چند لوگوں سے ہی آتی ہے۔۔۔ دنیا میں یہ جو ساری" تبدیلیاں آئی ہیں ناں کچھ لوگوں کے ہاتھوں سے ہی آئی ہیں, یہ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔۔۔

All or no thing میں

, جیسی تھیوری پر یقین نہیں رکھتی کہ سب کریں تو ٹھیک ورنہ کچھ نہیں ہو سکتا, کچھ بدل نہیں سکتا

. چراغ ہمیشہ کوئی ایک ہی جلاتا ہے باقی سب تو اُسے فالو کرتے ہیں

رہی دشمنوں کی بات تو وہ بہت جلد وہاں ہونگے جہاں اُنہیں ہونا چاہیئے۔

وہ کرسی چھوڑ کر کھڑی ہوئی پھر چند پل کے لئے رکی اور بولی

میرے اور حزام داؤد کے بیچ بہت سے اختلافات ہیں پھپھو مگر تمام اختلافات کے باوجود میں یہ بات "
اُسکے بارے میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ "وہ مجھے کچھ ہونے نہیں دے گا,وہ بہت سے معاملات
میں بہت برا ہے مگر میری زندگی کے معاملے میں وہ بروں کے لئے "بہت برا" ہے

☆☆☆☆

وہ ایئرپورٹ کے اندر داخل ہو رہی تھی گارڈز کی گاڑیاں اور گارڈ پیچھے رہ گئے تھے

ہوائی جہاز میں اپنی مطلوبہ سیٹ ملنے پر اُسنے اپنے ساتھ والی سیٹ کی طرف نگاہ ڈالی

جینز شرٹ اور شرٹ کے اوپر جیکٹ پہنے وہ اپنے چہرے پر میگزین رکھے سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے
ہوئے تھا پوزیشن کچھ اسطرح سے تھی کہ دوسری سیٹ پر جانے والے کو گزرنے میں دشواری ہوتی

حُر کچھ دیر کھڑی اُسکے آڑے ترچھے وجود کو دیکھتی رہی پھر ایکسیوزمی کہہ کر اُسے متوجہ کرنا چاہا مگر وہ
ٹس سے مَس نہ ہوا تو حُر کی ناگواری میں اضافہ ہوا

مجھے راستہ دیں تا کہ میں اپنی سیٹ تک جا سکوں "اب کے اُسنے مکمل طور پر اپنی پریشانی واضح کی تو"
مخالف کے وجود میں ہل چل ہوئی ٹانگیں سمیٹی مگر چہرے پر میگزین کی پوزیشن وہی تھی حُر خائف
نظروں سے اُسے گھورتی آگے بڑھی سیٹ پر بیٹھ کچھ ضروری میل چیک کرنے لگی

جہاز کو فضا میں اُڑان بھرے ابھی کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے شخص کا سر ڈھلکتا اُسکے شانے کو چھونے لگا

حُر نے ناگواری سے اُسے گھورا پھر انگلی سے زرا سا اُسکی پیشانی کو چھو کر سر کو پیچھے کرنے کی کوشش کی مگر اب کے وہ پورا سر اُسکے شانے پر گرا گیا

مسٹر !اپنے سہارے پر بٹھیں اور دوسرے مسافروں کو تنگ کرنا بند کریں "اُسکے کان کے قریب" چہرہ کر کے انگریزی میں جملہ ادا کرتی بولی تھی

مگر دوسری طرف پرواہ کسے تھی "آپ سن رہے ہیں "اُسنے چہرے سے میگزین ہٹایا اور حیرت سے آنکھیں پھیلائیں حزام نے آنکھیں کھولیں

امم ہمم "کیا مسئلہ ہے, سونے کیوں نہیں دے رہی "تاثرات اور آواز ایسی تھی جیسے بہت گہری نیند میں ہو

آپ۔۔۔ آپ یہاں کیا رہے ہیں "وہ چونک کر بولی تھی"

"سفر کر رہا ہوں جیسے آپ کر رہی ہیں"

"آپ میرے ساتھ۔۔۔۔ آپ کیوں آئے ہیں؟"

مجھے مسٹر جارج سے ملنا ہے اس لئے" کہہ کر اُسنے حُر کے ہاتھ سے میگزین پکڑا اور واپس چہرے پر"
رکھا

"اچانک۔۔۔؟"

"پہلے سے پلان تھا میرا۔۔۔"

مگر آپ نے بتایا تو نہیں تھا۔۔۔"اُسے یقین نہیں آیا تھا"

آپ کونسا روایتی بیوی ہیں جو دن بھر کی روٹین یا آفیشل ٹرپ کے بارے میں ڈسکس کرتا۔۔۔"

"اور بدلے میں آپ مجھے جلدی آنے اور مِس کرنے کا کہتیں

حُر چند لمحے اُسکے چہرے پر پڑے میگزین کو دیکھتی رہی

یا پھر کہہ دیتیں..."وہ میگزین سے ایک آنکھ نکال کر سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا"

مجھے آج کل آپ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی"وہ اُسکے پل پل بدلتے رویئے پر حیران ہونے"
لگی تھی

رِنگ کہاں ہے آپ کی؟"وہ اب سیدھا ہوتا میگزین فولڈ کرتا پوچھ رہا تھا نگاہ اُسکے ہاتھ کی تیسری انگلی"
پر تھی

اُسکے پوچھنے پر حُرنے بے ساختہ اپنی خالی انگلی کو دیکھا پھر کندھے اُچکائے وہ بھول گئی تھی کہ اُسنے رِنگ کہاں رکھی تھی

اُتاری تھی پھر پہننا بھول گئی, پر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟" چہرہ اُسکی جانب کرتی پوچھنے لگی"

یونہی۔۔۔" کہہ کر اُسنے چہرہ سیدھا کیا" بریسلیٹ پہننا تو کبھی نہیں بھولتی۔۔" وہ بڑبڑایا تھا

"کچھ کہا آپ نے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ پر کہنا چاہتا ہوں"

"تو کہہ دیں"

آپ تایا جان پر الزام کیوں لگا رہی ہیں آخر آپ کو ان پر ہی شک کیوں ہے؟" لہجہ بے حد مدھم تھا"

اور آپ کو اپنے تایا پر اتنا یقین کیوں ہے؟" وہ اُسی انداز میں بولی تھی"

حزام کچھ دیر کے لئے خاموش رہا پھر بولا" اگر آپ کو اتنا یقین تھا تو آپ اُنکے اتنے قریب کیوں آئیں "آپ نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ وہ آپ کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں

"وہ اتنی جلدی ایسا نہیں کر سکتے, مجھے نقصان پہنچانے کے لئے بہرام داؤد کو وقت چاہیئے۔۔۔"

آپ یقین سے کیسے کہہ سکتی ہیں؟" وہ چونکا تھا"

کیونکہ اگر مجھے کوئی بھی نقصان پہنچاتا تو سب سے پہلے شک کے دائرے میں داؤد خاندان ہی" آتا۔۔۔ڈیڈ کے قتل کو انہوں بڑی پلاننگ اور آسانی سے ہارٹ فیل کا نام دے دیا مگر میری جان لینے کے لئے اُنہیں صبر اور وقت دونوں کی ضرورت درکار ہے۔۔۔وہ چاہ کر بھی مجھے اتنی جلدی راستے سے "نہیں ہٹا سکتے

"وہ ایسے نہیں ہیں حُر" اب کے لہجے میں کچھ سختی در آئی تھی "وہ کسی کا قتل نہیں کر سکتے"

"وہ ایسا کر چکے ہیں حزام۔۔۔"

ابھی تک ثابت نہیں ہوا یہ۔۔" چہرے اور لہجے میں سنجیدگی تھی"

اگر ایسا ہوا تو کیا کریں گے آپ۔۔۔؟" وہ پوچھنے لگی"

لمحوں میں حزام کا چہرہ سرخ ہوا تھا

کیا آپ بہرام داؤد کو پروٹیکٹ کریں گے؟ اُنہیں انوسینٹ پروف کرنے کی کوشش کریں گے؟" وہ" اُسکے چہرے کو دیکھتی پوچھ رہی تھی جو بے تاثر تھا

میں اپنے اصول "اپنوں" کے لئے بھی نہیں بدلتا۔۔۔میں کسی کے باپ کے قاتل کو وہی سزا دونگا جو" اپنے باپ کے قاتل کے لئے چاہتا ہوں۔۔۔

اور اگر بہزاد داؤد کے قتل میں محتشم کمال مجرم نکل آئے تو میں اپنے باپ کے قاتل کی بیٹی کو بھی پروٹیکٹ نہیں کرونگا" وہ بول رہا تھا مگر اُسکی آنکھیں گلابی ہو رہی تھیں

اُسکی بات پر حُر مسکرائی اور چہرہ سیدھا کیا" اگر جو محتشم کمال وہاں بھی بے قصور نکلے تب کیا کریں گے "آپ مسٹر حزام داؤد۔۔

یوں تو بڑا نقصان ہو جائے گا میرا۔۔۔" وہ بڑی بے بسی سے بولا تھا"

نقصان کیسا۔۔۔؟" وہ استہفامیہ ابرو اُٹھاتی پوچھنے لگی"

بعض نقصان بیان سے باہر ہوتے ہیں ستم یہ کہ دکھائی بھی نہیں دیتے بڑے خاموش ہوتے" ہیں۔۔۔ خاموش قاتل۔۔۔ سب تہس نہس کر جاتے ہیں اور خبر بھی نہیں ہوتی

اب کے حُر نے نا سمجھی اور بے یقینی سے اُسکی طرف دیکھا تھا

☆☆☆

داؤد مینشن میں اس وقت کہرام سا مچا تھا برہان گارڈز پر چیخ رہا تھا بہرام داؤد پیشانی تھامے کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھے اُنکا بی پی کافی حد تک بڑھ چکا تھا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا

جب سے وہ لڑکی اس گھر میں آئی ہے ایک دن بھی سکون کا نہیں گزرا۔۔۔ کچھ دیر میں وہ یہاں پہنچ" "جائے گا پھر کیا جواب دیں گے آپ اُسے

برہان کیا تم کچھ دیر کے لئے اپنی زبان بند رکھ سکتے ہو" وہ سرخ ہوتی آنکھوں سنگ اُسے دیکھتے" دھاڑے تھے

میرے خاموش ہونے سے یہ مصیبت ٹل جائے گی" وہ دبا دبا غرایا تھا"

سر شاہ صاحب آ گئے ہیں انہیں میٹنگ روم میں بٹھانا ہے یا اندر لے آؤں" گارڈ نے آ کر اطلاع دی تو" بہرام داؤد کی پیشانی تر ہونے لگی

"حزام کہاں ہے؟"

"سر وہ تو صبح ہونے سے پہلے ہی چلے گئے تھے, ابھی تک واپس نہیں آئے"

"اُسکے پرنسل گاڈز ساتھ تھے یا وہ اکیلا گیا ہے؟"

"اکیلے گئے ہیں, گارڈز اپنی گاڑی نکالنے لگے تو انہوں نے سختی سے منع کر دیا"

وہ جو مرضی کہتا تم لوگوں کو اُسکے ساتھ جانا چاہیئے تھا" بہرام داؤد کی دھاڑ کمرے میں گونجی تھی"

"سر وہ بہت غصے میں تھے ہم کیا کر سکتے تھے اور وہ۔۔۔",

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔"

سر وہ شاہ صاحب۔۔۔" اُسنے ڈرتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ دیا"

"میٹنگ روم میں بٹھاؤ اور وہاں کے کیمرے آف کروادو"

جی۔۔"برہان کے کہنے پر وہ سر کو خم دیتا باہر نکل گیا"وہ نہ ملا تو شاہ قیامت برپا کر دے گا پھر کرسی تو کیا اپنی جان بچانا مشکل ہو جائے گا"برہان نے ایک پھر بہرام داؤد کو آگاہ کیا تھا

تم جاؤ شاہ کے پاس بات کرو اُس سے اور کہو کہ سب ٹھیک ہو جائے گا, ہم اُسے ڈھونڈنے کی کوشش" "کر رہے ہیں

"پر بابا جان میں کیسے وہ تو۔۔۔"

برہان! جاؤ یہاں سے اور جو کہا ہے وہ کرو"وہ بولے تو برہان دانت پیستا غصہ ضبط کرتا کھڑا ہوا کوٹ کو" جھٹکا دیا"شاہ کو نظر انداز کرنے سے کچھ نہیں ہو گا بابا جان۔۔۔کیونکہ اُسے صرف باتوں سے رام نہیں .کیا جا سکتا

آپ کو حزام اور اُس لڑکی کے نکاح کو رکوانا چاہیئے تھا مگر آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اُس لڑکی کو گھر میں لے آئے کانفرنس کر کے انٹروڈیوس کروایا, جبکہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ اُنکے نکاح سے انکار کر دیں کہہ دیں میڈیا کو کہ آپ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے مگر آپ نے ہمیشہ مجھے خاموش کروایا۔

اُس کا داؤد مینشن میں آنا ہمارے لئے سیاہی لایا ہے۔۔زندگی میں پہلی بار آپ کی بازی اُلٹ گئ اور رہا تخت وہ بھی اُلٹنے والا ہے۔۔۔

اگر میری بات مان کر اُنہیں خوار ہونے دیتے تو سارا میڈیا اور عوام تھو تھو کرتے اُن پر۔۔۔ وہ دونوں راستے سے ہٹ جاتے"

مجھے لگا تھا وہ لڑکی کوئی چال چل رہی ہے اُسنے حزام کو وہاں بلوایا اور ہمیں الیکشن سے پہلے بدنام کروانا چاہتی ہے۔ اس لئے میں نے نکاح پر زور دیا تھا پر میں نہیں جانتا تھا وہ لڑکی اتنی شارپ ہو گی۔"

میں نے بار بار حزام کو یاد دلایا کہ اُسکا باپ بہراذ کا قاتل ہے اس لئے کہ وہ اُس لڑکی کو خود راستے سے ہٹائے اُسے مارے یا مروائے اور خود پھانسی چڑھے۔۔۔

میں صرف خود کو سیور رکھتے ہوئے اُن دونوں کو راستے سے ہٹانا چاہتا تھا مگر نہیں جانتا تھا کہ یہ سب ہو جائے گا"

اب آپ دعا کریں بابا جان کہ وہ مل جائے اگر نہ ملا یا اُسنے منہ کھول دیا اور کسی کو کچھ بھی پتہ چلا تو شاہ ہمارے لئے قیامت کھڑی کر دے گا"

تم جا کے شاہ کو سمبھالنے کی کوشش کرو میں سوچتا ہوں کیا کرنا ہے۔۔۔ ویسے بھی میں اُس رپوٹر تک ہوٹل اور بیڈ روم کی فوٹیج بھجوا چکا ہوں جلد ہی اچھی خبر ملے گی اور پھر معتبر وزرا اعظم کی عزت دو کوڑی ہو گی, حزام پر الگ تھو تھو ہو گی۔۔۔ اور زخمی شیر کیا کرے گا۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرائے" چیخے گا چلائے گا اور حزام کو تم جانتے ہو جو اُسکی دکھتی رگ پر پاؤں رکھتا ہے وہ اُسکا پاؤں کاٹ دیتا ہے

برہان کی نگاہوں میں چمک اُتری تھی "یعنی وہ شاہ کو۔۔۔"لبوں میں مسکراہٹ لیے جملہ ادھورا چھوڑا

"بلکل !یوں ایک تیر سے تین شکار ہونگے اور ہمارا راستہ صاف۔۔۔"

برہان نے سر ہلایا"میں شاہ کو ٹالتا ہوں آپ رپوٹر کا پتہ کروائیں خبر کب نشر کرے گا"برہان داؤد یوں پرجوش ہوا تھا جیسے جیت گیا ہو.

☆☆☆

وہ شِپ میں ایک رات اور ایک دن گزار چکا تھا مگر دن کے اُجالے نے اُس پر کوئی اثر نہیں کیا تھا کیونکہ اُسکی آنکھوں پر ویسے ہی سیاہی چھائی تھی,رسیوں میں بندھے ہاتھ اب سرخ ہو رہے تھے ٹانگیں اکھڑ رہی تھی اور حلق خشک اتنا کہ اُسے تھوک نگلنے میں بھی دشواری ہو رہی تھی گزشتہ چھبیس گھنٹوں سے اُسکے حلق میں کوئی چیز نہیں اُتری تھی

خود کو آزاد کروانے کی کوشش میں وہ ہاتھ پاؤں مار مار کے بھی تھک گیا تھا لمحے بھر کے لئے وہ بے حد مایوسی کا شکار ہوا تھا اور سوچنے لگا تھا کہ اب اُسکی موت اِسی سمندر میں ہونا طے ہے۔

وہ آدمی جو اُسے یہاں تک لائے تھے دوبارہ واپس نہیں آئے تھے شاید وہ اُسے سوچنے کا وقت دے رہے تھے

سمندر کے بیچ چلتا شِپ کہاں جا رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا ایک لمحے کے لئے اُس نے سوچا کہ جو وہ پوچھ رہے ہیں اُنہیں بتا کر اس بوجھ سے آزاد ہو جائے پر۔۔۔ اگر انہوں نے مجھے پھر بھی مار دیا تو۔۔۔

سوچ کر اُسنے سر جھٹک دیا" اگر موت طے ہے تو بہتر ہے میں اپنا منہ بند رکھوں" وہ سوچوں کے تانے بانے میں غرق تھا جب پشت سے کسی نے اُسکی کرسی کو لات ماری

"اور کتنا وقت لو گے زبان کھولنے میں, بتایا تھا ناں تمہیں زیادہ وقت نہیں ہے تمہارے پاس"

تم جب تک مجھے اپنی شکل نہیں دکھاؤ گے اور بتاؤ گے نہیں کہ کس کے کہنے پر مجھے لائے ہو میں اپنی" زبان نہیں کھولوں گا۔۔۔ اور یہ دھمکی نہیں ہے میں مرنا پسند کروں گا مگر ایسے زار تمہارے حوالے نہیں کرونگا جیسے تم کہہ رہے ہو۔

,اور اگر تم مجھے واقعی مار دیتے ہو تو تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا سوائے میری لاش کے

"سوچ لو تم کو راز چاہیئے یا لاش۔۔۔

تم ہمیں بتاؤ گے کہ کیا کرنا ہے۔۔۔ ہمیں۔۔۔" وہ اُسے بالوں سے پکڑ تا اُسکے پیٹ میں لات مارتا بولا" تھا

☆☆☆

ایس پی صاحبہ آپ کیا کر رہی ہیں دو دن گزر گئے ہیں مگر اب تک آپ کچھ نہیں کر سکی اور اب بھی"
آپ یہی کہہ رہی ہیں کوشش کر رہے ہیں" بہرام داؤد حدیقہ پر غرائے تھے

سر میں پوری کوشش کر رہی ہوں مگر اُسکا کہیں پتہ نہیں چل رہا سارے ریلوے اسٹیشن اور ایئر"
پورٹ سے پتہ کروایا ہے شہر سے باہر جانے والے راستوں پر بھی پولیس کھڑی ہے مگر اب تک کی
"انفارمیشن کے مطابق وہ باہر نہیں گیا

مجھے یہ مت بتاؤ تم کیا رہی ہو کیا نہیں مجھے صرف اور صرف اپنا بندہ چاہیئے جسے دن دھاڑے کسی نے"
میرے گھر سے اغوا کر لیا ہے۔

اگلی بار آؤ تو ایکسکیوز مت دینا ورنہ جانتی ہو میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتا ہوں" بہرام داؤد نے اُسے
ڈھکے چھپے الفاظ میں دھمکایا تو وہ داؤد مینشن سے باہر نکل کر اضطرابی کیفیت میں یہاں سے وہاں چکر
کاٹنے لگی پھر پولیس اہلکاروں پر بھڑکنے لگی

جیپ میں سوار ہو کر اُس نے حزام کا نمبر ڈائل کیا تھا

تم کہاں ہو حزام؟" حزام کے فون اُٹھاتے ہی اُس نے پوچھا تھا"

"میں حُر کے ساتھ لندن آیا ہوں مگر تم کیوں اتنی پریشان ہو؟"

"پریشانی کی بات ہے اس لئے پریشان ہوں"

"کیا ہوا ہے؟"

رئیس کو کسی نے اغوا کر لیا ہے اور اُس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا" وہ جیپ کی سپیڈ بڑھاتی اُسے آگاہ کر رہی تھی"

"واٹ۔۔۔کب ہوا یہ؟"

دو دن پہلے اور اب تک اُسکا کچھ پتہ نہیں چل سکتا تمہارے تایا کی طرف سے بہت پریشر ہے مجھ پر۔"

"محتشم کمال مڈر کیس میں بھی رئیس واحد ثبوت تھا جس سے کچھ معلومات مل سکتی تھی مگر اب۔۔۔۔

تم بے فکر رہو ہم کل واپس آ رہے ہیں پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے رہی بات تایا جان کی تو اُن سے میں" "خود بات کرونگا

مجھے اپنی فکر نہیں ہے حزام پر۔۔۔رئیس کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔" حدیقہ نے خدشہ ظاہر کیا"

"رئیس کو کچھ نہیں ہو گا میں نے۔۔۔"

کیا ہوا ہے رئیس کو؟" حُرٹاول سے چہرہ صاف کرتی کمرے میں آتی مستفسر ہوئی چہرے پر فکر کے" آثار تھے

حدیقہ تم سے بعد میں بات کرتا ہوں" حزام فون نیچے کرتا اُسکی طرف گھوما جو سوالیہ نگاہیں اُٹھائے اُسے ہی دیکھ رہی تھی

"رئیس کو کنڈنیپ کرلیا ہے کسی نے۔۔۔"

کیا۔۔ کس نے کیا۔۔۔ اور کب۔۔۔" وہ یکدم پریشان ہوئی تھی"

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں حدیقہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے مل جائے گا وہ"

"آپ۔۔۔

اسطرح اچانک کوئی کیسے اُسے غائب کرواسکتا ہے, اگر اُسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔ نہیں۔۔۔"

"اُسنے ہاتھ میں پکڑا ٹاول بیڈ پر پھینکا" مجھے ابھی پاکستان واپس جانا ہے میں یہاں نہیں رک سکتی

"پر آپ کی میٹنگ ہے کل اُسکا کیا اور۔۔۔"

میرے بی ہاف پر شامی صاحب چلے جائیں گے کیونکہ اس وقت رئیس کی زندگی ہر چیز سے اہم" ہے۔۔۔ وہ بنا سچائی بتائے مر نہیں سکتا۔

میں تو یہ سمجھ نہیں پا رہی کہ جب سب کچھ پلان کے مطابق چل رہا تھا تو اچانک رئیس کو کس نے اغوا کر لیا جبکہ سچ کیا ہے ہم چاروں کے علاوا کوئی نہیں جانتا" وہ رک کر حزام کا چہرہ دیکھتی کہہ رہی تھی

ابھی تو انویسٹیگیشن شروع بھی نہیں ہوئی تھی کہ کسی کو شک ہوتا پھر۔۔۔"

پریشان نہ ہوں رئیس کو کچھ نہیں ہو گا" وہ لفظوں پر زور دیتا بولا۔"

مجھے کسی کی کسی بات پر کوئی یقین نہیں۔۔۔جب تک بات مجھ تک تھی سب ٹھیک تھا جیسے ہی بات" باہر نکلی سب خراب ہو گیا اور رئیس غائب۔۔۔

"اِسے کیا سمجھوں میں۔۔۔

"آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں؟"

"یونہی۔۔"

میں اُبان سے کہتا ہوں وہ رئیس کا پتہ کروائے۔۔" وہ اُسکی نظروں کو نظر انداز کرتا پلٹ گیا تھا جن" میں شک واضح تھا

☆☆☆

میں نے تم سے کہا تھا اُسے کسی بھی طرح کا کوئی نقصان نہ پہنچے, بغیر کسی نقصان کے اُسے باحفاظت" "جرمنی پہنچا دو پھر کیوں اُسے مارا زخمی کیا بولو۔۔۔؟

وہ پہلی بار کسی پر چیخ رہا تھا

"بوس وہ نام نہیں بتا رہا اُلٹا ہمیں دھمکا رہا ہے"

اُس سے کیا پوچھنا ہے اور کب اسکا فیصلہ ہم خود کریں گے تم نہیں۔۔۔ سمجھ رہے ہو ناں میری" "بات۔۔۔

جی۔۔"وہ غصہ ضبط کرتا سر ہلا گیا"

اچھی بات ہے بھولنا بھی مت کیونکہ اب اگر تم نے اُسے ہاتھ بھی لگایا تو میں تمہارا ہاتھ توڑ دونگا۔

"اب بتاؤ کہاں ہے وہ؟

سر اوپر شِپ میں ہے"وہ غصہ دباتا تحمل سے بولا"

ہمم چلو پھر"کہہ کر وہ لکڑی کی سیڑھیاں عبور کرتا اوپر آیا"کچھ کِھلایا اِسے؟"وہ رئیس کی حالت" دیکھتا قدرے پریشان ہوتا بولا

"نہیں سر وہ ہم۔۔۔"

تو دفع ہو جاؤ اور اس کے لئے کچھ کھانے کو لاؤ۔۔میں نے تمہیں صرف اُسے جرمنی پہنچانے کے لئے" "کہا تھا بھوکا رکھنے اور مارنے کے لئے نہیں

جی صاحب کہہ کر وہ مڑنے لگا تو ایک بار پھر اُسکی آواز پر رکا "ایک اور بات یاد رکھنا جمال! جب تک یہ جرمنی نہیں پہنچ جاتا اسکو بلکل بھی پتہ نہیں چلنا چاہیئے کہ اس کو یہاں کون لایا ہے سمجھ رہے ہو میری بات"

"جی صاحب اچھے سے سمجھ رہا ہوں"

گڈ! جاؤ کھانا منگواؤ اس کے لئے" وہ سر ہلاتا نیچے کی جانب گیا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتا آگے آیا رئیس کے بے حس ہوتے وجود کو قریب سے دیکھنے لگا اور ناک کے قریب ہاتھ لے جا کر اُسکی سانسوں کو محسوس کیا جو چل رہی تھیں

پھر وہ سر گرا کر کچھ سوچنے لگا اور وہاں موجود تینوں آدمیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا آگے بڑھنے لگا۔

نیچے پہنچ کر اُسنے اُن تینوں آدمیوں کو ضروری ہدایات دیں اور خود فون پر کوئی نمبر ملانے لگا مگر سگنل کی کمی کی وجہ سے وہ دوسری طرف رابطہ نہیں کر سکا تھا

دوسری بوٹ کتنی دیر تک پہنچے گی یہاں؟" وہ جھنجھلا کر بولا تھا"

"تقریباً ایک گھنٹہ۔۔۔"

جواب سن کر وہ مایوس ہوا اتنا انتظار وہ نہیں کر سکتا تھا

ٹھیک ہے تم لوگ جاؤ اور خیال رکھو اُسکا" کہہ کر وہ ایک بار پھر سے نمبر ڈائل کرنے کی کوشش"
کرنے لگا

☆☆☆

بوٹ آنے میں کچھ دیر باقی تھی وہ مسلسل کسی سے رابطے کی کوشش میں تھا مگر۔۔۔اُس نے بے بسی
سے فون جھٹکا

اور کتنی دیر؟" جھنجھلا کر پوچھا"

سامنے کھڑے شخص نے جواب دیا اور ساتھ ہی فائر کی آواز فضا میں بلند ہوئی" سر بیس منٹ اور۔۔۔"
تو اُن دونوں نے بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر شِپ کے دوسرے حصے کی طرف دوڑ لگا
دی

سامنے کا منظر دیکھ کر وہ اپنی گَن لوڈ کرنے لگا۔

"جمال تم یہ نہیں کر سکتے رئیس کو چھوڑ دو" وہ حلق کے بل چلایا اور ساتھ ہی پستول سے نشانہ بندھا"

جمال نے بدلے میں اُسکی جانب مسکراہٹ اُچھالی اور رئیس کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی

"دیکھ لو اپنی آنکھوں سے تمہیں کون یہاں لایا ہے اور کس نے تم پر گولی چلائی"

اپنے سامنے اُس شخص کو دیکھ کر لمحے بھر کے لئے رئیس کے پیروں سے زمین کھسکی تھی

"تم۔۔ تم لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔ تم۔۔۔" وہ بے حد حیرت سے بولا ٹانگ میں گولی لگنے کی وجہ سے بامشکل کرسی تھامے کھڑا تھا

"میں تمہاری جان بچا سکتا ہوں اگر تم مجھ پر بھروسہ کرو تو۔۔۔" جمال نے کہا تو رئیس نے ایک لمحے کے لئے گردن موڑی

"اتنا مت سوچو میں نے سارا انتظام کر لیا ہے وہ دیکھو دوسرا شِپ قریب ہے" اُسنے قریب ہوتے شِپ کی طرف اشارہ کیا تو رئیس نے اُس طرف نظر گھمائی جہاں سے سفید شِپ ان کے قریب آتا زرا سے فاصلے پر تھا

"رئیس کو چھوڑ دو میں کہتا ہوں ورنہ بہت برا ہو گا" وہ ایک بار سے چلایا تھا ہوا کا زور اس قدر تھا کہ جیسے ہر شے ہر شخص کو اپنے ساتھ اُڑا لے جائے

اُنکے ساتھ موجود باقی کے دو گارڈ بھی دوڑتے ہوئے اس طرف آئے اور جمال کو اُس پر گن تھانے دیکھ کر معاملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔

"برا تو اب تمہارے ساتھ ہو گا اُبان عبداللہ۔۔۔ میں نے کبھی تمہارا برا نہیں چاہا میں نے اپنی جان کو خطرے میں رکھ کر تم لوگوں کی حفاظت کی۔۔۔

اور تم نے میرے ساتھ۔۔۔۔"رئیس کو جیسے افسوس ہوا تھا

مگر اب۔۔اب نہیں۔۔۔اُسنے جمال کے ہاتھ سے گن کھینچ کر اُس پر تانی تھی

"تم غلط کر رہے ہو رئیس۔۔۔میری بات سنو۔۔۔میں صرف تمہیں یہاں۔۔۔"

اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی گولی چلی تھی

اُبان نے خود کو بچانے کی خاطر دوسری طرف چھلانگ لگائی مگر وہ گولی سے پھر بھی بچ نہیں سکا تھا

وہ رئیس کا وار تھا۔۔۔جو ایک بہترین شوٹر تھا۔۔۔اُسکا نشانہ اُسکے تابع تھا

پہلی گولی نے اُسکے پاؤں کو زخمی کیا تو وہ بے دم ہو کر نیچے گرا

ساتھ کھڑے گارڈ نے رئیس پر نشانہ باندھا مگر وہ بچ نکلا

اُس پر نشانہ مت لگاؤ جاؤ جا کے پکڑو اُسے کہیں جانے مت دینا اُسے "اُبان نے کراہتے ہوئے کہا"

رئیس نے ایک اور گولی چلائی جو اُبان عبداللہ کے پیٹ کو چھیرتی اُسے خون میں نہلا گئی تھی

"تم یہ ڈیزرو نہیں کرتے تھے اُبان۔۔۔پر میں بھی وہ ڈیزرو نہیں کرتا تھا جو تم کرنے جا رہے تھے"

چلو۔۔۔بس کرو نکلو یہاں سے" دوسرے شِپ کے بلکل قریب آتے ہی جمال بولا تو رئیس نے مڑ کر"
رسی تھامی اور پستول پانی میں پھینکتا اور جمال کے ہمراہ دوسرے شِپ پر سوار ہوا

رر۔۔وکو۔۔۔روکو اُس۔۔۔اُسے" اُسنے مدھم ہوتی سانسوں کے بیچ ہاتھ سے رئیس کی طرف اشارہ
کر کے کہا تھا مگر وہ آدمی اپنی شرٹ اُتار کر اسکے پیٹ پر باندھنے لگا

اپنی زندگی کی فکر کریں جو اس وقت خطرے میں ہے۔۔۔وہ جا چکا ہے اُسے جانے دیں" پھر اُسنے"
بوٹ کو دیکھ کر سانس خارج کی

بوٹ آگئی ہے اُبان سر کو اُس طرف شفٹ کرو جلدی۔۔۔" وہ اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف دیکھ"
.کر چلایا تھا

☆☆☆

یہ پاکستان انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے باہر کا منظر تھا

جہاں رپوٹرز, مختلف چینلز کے کیمرہ مین اور دیگر اخبارات کے نمائندوں کی بھیڑ لگی تھی

حُر اور حزام کے ذاتی گارڈز اُنکے ہجوم کو کراس کر کے راستہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے

پولیس اہلکار میڈیا اور رپوٹرز کو پیچھے دھکا دیتے حزام داؤد کی جانب لپکے تھے

سامنے کے منظر کو دیکھ کر حُر اور حزام نے بڑی حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

اور سب سے بڑا جھٹکا حزام داؤد کو اُس لمحے لگا جب ایس پی حدیقہ نے خود آگے بڑھ کر اُسے اُسکی ذاتی گاڑی کی طرف بڑھنے سے روکا تھا

"کیا ہوا ہے یہاں یہ پولیس اور میڈیا۔۔۔؟" حُر نے حدیقہ کو اُنکا راستے روکنے پر سوال کیا تو بدلے میں حدیقہ نے بے بسی سے اُن دونوں کو دیکھا تھا

"مجھے نہ چاہتے ہوئے بھی تمہیں گرفتار کرنا پڑے گا حزام۔۔۔" ایس پی حدیقہ نے بڑی دقت سے جملہ ادا کیا تھا

اور پھر جہاں حزام کی آنکھیں پھیلی وہیں حُر کے چہرے کا رخ بدلا

"میں تمہارا فون ٹرائی کرتی رہی حُر کا بھی۔۔۔ مگر فلائیٹ میں ہونے کی وجہ سے شاید تم دونوں کا نمبر بند تھا"

"ہوا کیا ہے۔۔۔؟" حُر نے چند قدم مزید آگے بڑھ کر پوچھا تھا چہرہ متغیر ہونے لگا تھا

"حزام کو گرفتار کرنے کے آڈرز ہیں میرے پاس۔۔ صورتحال بے حد خراب ہے اس لئے مجھے اوپر سے آڈرز آئے ہیں کہ تمہیں ایئرپورٹ سے آریسٹ کرنے میں خود جاؤں۔۔۔ اس وقت تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا حزام" کہہ کر اُسنے پولیس اہلکار کو اشارہ کیا تو وہ ہتھکڑی لے کر آگے آیا

پر یہ سب کس لئے۔۔۔؟" تمام عرصے میں اُس نے پہلی بار پوچھا تھا"

رئیس احمد کے قتل کے جرم میں۔۔۔" وہ آنکھیں چرا کر بولی تھی جبکہ حُر لڑکھڑائی تھی"

اور حزام جہاں تھا وہیں تھم گیا

فضا میں موجود ساری آکسیجن جیسے ساکت ہو گئی تھی حُر کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔۔۔
آنکھوں میں حد درجہ بے یقینی تھی

مگر اگلے ہی پل اُسنے زور دار سانس کھینچ کر خود کو سمبھالنے کی کوشش کی

حزام نے سفید پڑتے لبوں کے ساتھ صرف اور صرف حُر کو دیکھا تھا باقی ہر شے جیسے دھندلی ہو گئی تھی
...اس لمحے اگر حزام داؤد کو کسی کی پروا تھی وہ تھی حر محتشم

ٹھیک اُسی لمحے حُر کی نگاہ بھی حزام سے ملی تھی

کیا تھا اُس نگاہ میں۔۔۔ حزام نے تلاش کرنے کی سعی کی

بلا کی بے یقینی۔۔۔

اعتبار کا قتل۔۔۔

ڈھیر ساری شکایت۔۔۔

اور حزام کو لگا تھا کسی نے اسے تختۂ دار پر لٹکا دیا ہے

حُر میں۔۔۔ "اُسنے پکارے کی کوشش کی تھی مگر زبان ساتھ دینے سے انکاری ہوئی تھی اسکے لب ہی" نہیں وجود بھی کپکپایا تھا

حر کی آنکھوں میں وہی تعجب وہی بے یقینی تھی جو کئی سال سے حزام داؤد کی روح پر کوڑے برسا رہی تھی

حر کی پلکیں لرزنے لگی تھی

اور حزام نے شدت سے محسوس کیا اگر ایک لمحہ بھی وہ مزید وہاں ٹھہرا اور اُسے دیکھتا رہا تو سامنے "کھڑی لڑکی کی آنکھیں سیلاب ہو جائیں گی

یکدم اُسنے گردن سیدھی کر کے ہاتھ آگے کر دیئے تھے

حُر کے حلق میں جیسے سانس اٹک کر رہ گیا تھا

وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ کوئی صفائی پیش نہیں کی تھی

اور اُسکی خاموشی حُر کے وجود کو نگل رہی تھی

پولیس اہلکار نے اُسکے ہاتھوں کو جکڑ دیا تھا

حدیقہ نے تکلیف سے سر گرایا تھا

رو پوٹر ایک دوسرے کو دھکا دیتے آگے بڑھنے لگے

حزام پولیس کی گاڑیوں کی طرف قدم بڑھانے لگا حدیقہ آگے تھی وہ ہتھکڑی میں جکڑے ہاتھوں کو گرائے پیچھے چل رہا تھا

ایک رپوٹر اُس تک پہنچ گیا تھا

"وہ تو آپ کا وفادار تھا سر پھر آپ نے اسے کیوں مروادیا, کیا اُسکے پاس آپ کا کوئی راز تھا؟"

سر کیا آپ اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے کچھ کہنا چاہیں گے ؟" دوسرے رپوٹر نے سوال کیا

پیچھے ہو جائیں آپ سب پیچھے ہٹیں۔۔۔"پولیس اہکار چھڑی آگے کرتے راستہ بنانے کی کوشش کر" رہے تھے

"قتل کی کوئی وجہ تو ہو گی ؟"

"آپ کی خاموشی ثابت کر رہی ہے آپ کے پاس کہنے کے لئے کچھ نہیں ہے"

"کچھ تو بولیں سر! آپ پر جو الزام لگایا ہے کیا واقعی وہ سچ ہے ؟"

"سر تصدیق یا تردید۔۔۔کچھ تو کہیں"

اپنی ویڈیو ریکارڈنگ میں رئیس نے صاف آپ کا نام لیا ہے وہ زخمی حالت میں تھا مگر زندہ تھا, اُس نے "
وہ پیغام چھپ کر ریکارڈ کیا تھا۔۔

اُس کی باتوں سے نہیں لگتا تھا کہ وہ جھوٹا ہے۔۔۔

"سر بتائیں۔۔۔

مختلف صحافیوں کے مختلف سوالات گھونج رہے تھے

مگر وہ خاموشی سے گاڑی میں سوار ہو رہا تھا

حُر نے قدموں کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پانے کوشش میں گاڑی کا سہارا لیا

اُسکی نگاہ صرف اور صرف پولیس کی گاڑی میں سوار ہوتے حزام داؤد پر تھی کانوں میں پڑتے مختلف
رپوٹرز کے سوال۔۔۔اور حزام کی مسلسل خاموشی۔۔۔

اُسے محسوس ہوا جیسے اُسکی آنکھیں گیلی ہو رہی ہیں

اُسنے بے ساختگی سے ہاتھ آنکھوں کی طرف بڑھایا

گاڑی آگے بڑھنے لگی تھی

رپوٹرز نے اپنا رخ حُر کی جانب کیا

اُسنے زور زور سے پلکیں جھپکا کر نمی کو اندر اُتارا

"میم پلیز آپ ہی کچھ بتائیں۔۔۔ کیا حزام سر نے یہ قتل کروایا ہے یا اُن پر الزام لگایا جا رہا ہے؟"

اور اگر یہ الزام ہے تو رئیس کی ویڈیو ریکارڈنگ کے بارے میں آپ کیا کہیں گی جس میں وہ باقاعدہ" ہوش و حواس میں حزام داؤد کا نام لے رہا تھا۔

اور اُبان عبداللہ کا ہسپتال میں ہونا اس بات کو کسی حد تک سچ ثابت کرتا ہے کہ رئیس نے جھوٹا بیان "ریکارڈ نہیں کیا

میڈم آپ تو اپنی خاموشی توڑیں۔۔۔ عوام اس معاملے میں آپ کا ردِ عمل جاننا چاہتے ہیں, کیونکہ آپ محض حزام داؤد کی وائف نہیں بلکہ ملک کی سربراہ بھی ہیں, آپ پر اس وقت بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

,لوگ آپ کا ری ایکشن جاننا چاہتے ہیں

آپ بیوی بن کر سوچیں گی یا ملک کی سربراہ۔۔؟

"آپ حزام داؤد کو جرم کی سزا دلوائیں گی یا کسی مجرم کے سامنے آڑ بنیں گی

رپوٹر کے آخری سوال پر حُرنے سانس اندر کھینچی خود کو کمپوز کیا گردن اُٹھا کر رپوٹر کی طرف دیکھا

کسی کی ویڈیو ریکارڈنگ آجانے یا کسی کے زخمی ہو جانے سے یہ ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ حزام داؤد" قاتل ہے۔

رئیس نے وہ ویڈیو کیوں ریکارڈ کی کوئی نہیں جانتا۔۔۔ہر عمل کے نتائج کا ایک سلسلہ ہوتا ہے اور بعض اوقات کسی کے عمل کے نتائج کو پوری طرح سے سمجھنے میں کافی وقت لگتا ہے اور ابھی کچھ بھی ثابت نہیں ہوا۔

اگر حزام داؤد قاتل ہوتے تو اتنے انجان بن کر پاکستان واپس نا آتے, ہم لندن تھے اور حزام کے لیے پناہ حاصل کرنا ہر گز مشکل نہیں تھا۔۔۔فرار کے بہت سے راستے تھے۔

اس لئے پلیز کوئی بھی نتیجہ اخذ کرنے سے پہلے حتمی فیصلے کا انتظار کریں۔۔۔

"جو مجرم ہے اُسے سزا ضرور ملے گی

کہہ کر اُسنے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا تھا

"لیکن میڈم حزام داؤد نے تو۔۔۔"

پلیز!اُسنے ہاتھ کا اشارہ کر کے رپوٹر کو مزید کچھ کہنے سے روکا تھا"نو مور کمنٹز۔۔۔"کہہ کر وہ گاڑی" کے اندر بیٹھی بے دم ہو کر سر سیٹ کی پشت پر گرایا

اُسکی ٹانگیں جیسے کپکپانے لگیں تھی۔

رپوٹر کس ویڈیو ریکارڈنگ کی بات کر رہے تھے۔۔۔اُبان کو کیا ہوا تھا۔۔۔حزام کیوں خاموش تھا۔۔۔

کیا سچ تھا کیا جھوٹ وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی مگر بڑی مہارت سے رپوٹرز کے جواب دے کر اُنہیں خاموش کروا گئی تھی

میرے تایا قاتل نہیں ہیں انہوں نے یہ سب نہیں کیا" حزام کے الفاظ گونجے تھے آنکھ کے پانی کا ایک قطرہ اُسکی کنپٹی میں جذب ہوا تھا

رئیس کا نام سن کے اُسنے احتجاج کیوں نہیں کیا۔۔۔انویسٹیگیشن پر کیوں آمادہ ہوا۔۔۔"

یہ باتیں میں کیوں نہیں سمجھ سکی۔۔۔کچھ غیر معمولی تھا پھر بھی۔۔۔پھر بھی۔۔۔۔

اُسنے مٹھیاں بھینچ کر غصے اور بے بسی کو کم کرنے کی سعی کی

وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔کیونکہ۔۔۔کیونکہ اُسکے پاس پلان تھا۔۔۔رئیس کے قتل کا پلان۔۔۔بہرام داؤد کو سیو کرنے کا پلان۔۔۔

آخر میں نے۔۔۔میں نے ایک بار پھر حزام داؤد پر اعتبار کیوں کیا۔۔۔کیوں بتایا اُسے رئیس کا سچ۔۔۔آخر کیوں۔۔۔

میں ہمیشہ اُسکے ہاتھوں بے وقوف بنی ہوں۔۔۔آج پھر بن گئی۔۔۔

اُسے خود پر بے تحاشہ غصہ آیا تھا,اپنی کم عقلی پر افسوس ہوا تھا۔۔اندر بہت اندر کہیں دکھ تھا درد تھا جس نے اُسکے پورے وجود کو بے چین کر دیا تھا اور دل بے بسی سے پھٹنے کو تھا

اُسنے بڑی شدت سے اپنی آنکھوں پر دباؤ ڈالا پھر سیدھی ہوئی

داؤد مینشن چلو۔۔۔"ڈرائیور کو کہہ کر اُسنے فون آن کیا پھر سلطان کا نمبر ڈائل کیا"

آپ ابھی مجھ سے داؤد مینشن میں آکر ملیں"دوسری طرف سے فون اُٹھائے جانے پر اُسنے فوری" جملہ ادا کیا

"میڈم آپ داؤد مینشن نا جائیں آپ۔۔۔"

سلطان کچھ کہہ رہا تھا مگر وہ فون بند کر گئی

. آپ کو وہاں خطرہ کو سکتا ہے۔۔۔"سلطان نے بند فون کو گھور کر جملہ مکمل کیا تھا"

☆☆☆

وہ داؤد مینشن میں بھاری ہوتے قدموں کے ساتھ داخل ہو رہی تھی لامتناہی سوچوں ایک سفر تھا جو تھمنے کا نام نہیں رہا تھا

اُسے اب کیا کرنا تھا۔۔۔وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔سیاست دلدل نہیں تھی سیاست کو دلدل بنا دیا تھا اور اُس لمحے حُر کو شدت سے احساس ہوا تھا کہ وہ اس دلدل میں دھنسے لگی ہے

اُسنے سوچا تھا رئیس منہ کھولے گا تو بہت سے زاروں سے پردہ اُٹھے گا مگر نہیں جانتی تھی رئیس کو ہمیشہ کے لئے خاموش کروا دیا جائے گا اور اُسے خاموش کروانے والا حزام داؤد ہو گا

اُسکی سوچوں کے تسلسل کو سامنے سے آتے بہرام داؤد اور اُنکی گہری مسکراہٹ نے روکا تھا

وہ عین اُسکے آگے آکر رکے تو اُسے بھی رکنا پڑا

میں سوچ رہا تھا جو کچھ ہوا ہے اُس کے بعد اب تم یہاں نہیں آؤ گی" جو کچھ سے اُنکا اشارہ کچھ دیر قبل" ہونے والی حزام کی گرفتاری کے مناظر پر تھا جو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آرہے تھے

غلط سوچ رہے تھے آپ۔۔۔میرے شوہر کا گھر ہے یہ۔۔۔"

جہاں آپ خود مجھے لے کر آئے تھے پھر کیسے نہ آتی" وہ لہجے کو بشاش کرتی بولی تو بہرام داؤد کی مسکراہٹ سمٹی

تو ساتھ نبھاتی اُسکا جیل جاتی اپنے شوہر کے ساتھ, اُسے وہاں تنہا چھوڑ کے یہاں کیوں آگئی۔ویسے مجھے" دکھ ہو رہا ہے حزام کے لئے, پتہ نہیں اُس نے اتنا بڑا اسٹیپ کیوں اُٹھایا۔۔۔آخر رئیس بچارے کا کیا قصور تھا

تاثرات سے افسوس جھلکنے لگا" پہلے اُس نے محتشم کمال کو دنیا سے۔۔۔ دانستہ جملہ ادھورا چھوڑا" کتنا سمجھایا میں نے اُسے کہ بہزاد کے قتل میں محتشم کا کوئی ہاتھ نہیں۔۔۔

مگر اُسے تو آنکھوں دیکھے پر اعتبار ہے مجھ پر یقین ہی نہیں کیا اُس نے اور کمال خاندان کو بہزاد کے قاتلوں میں شمار کرنے لگا۔۔۔

کئی سال پہلے پیرس میں بھی اُسنے تمہیں ٹریپ کر کے کنڈنیپ کرنے کی کوشش کی تھی اور۔۔۔

آ۔۔۔ خیر! تم کافی سمجھدار ہو ماضی کے قصے کیا دوہراؤ اب میں۔۔۔

"یقیناً تم ایسے شخص کا دفاع نہیں کرنا چاہو گی جو۔۔۔

اُنکے ادھورے جملے پر حُر نے چونک کر بہرام داؤد کو دیکھا تھا

خیر تم تو سب جانتی ہو, مگر میں نے اُسکی ہر گز ایسی تربیت نہیں تھی اس لئے بے حد افسوس ہو رہا ہے" .مجھے اُسکے عمل پر۔۔۔ قتل جیسا ناپاک کام وہ کیسے کر سکتا ہے

ہا۔۔۔ "ٹھنڈی آہ خارج کی" پر کیا کر سکتے ہیں انسان کو وہ بھگتنا ہی پڑتا ہے جو وہ کرتا ہے, کس کس" جرم سے بجائے گا وہ خود کو۔۔۔ آخر رئیس خود اُسکے خلاف گواہی دے کر مرا ہے بے چارہ بہت وفادار .تھا۔۔۔ دی بیسٹ شوٹر۔۔۔ پھر بھی خود کو موت سے بچا نہیں سکا

مگر۔۔تم پریشان نہیں ہو ناہاں "اُنہوں نے حُر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز لہجے میں کہا" میں تمہارے ساتھ ہوں "یقین دلانے کی کوشش کی

وہ جو کب سے خاموش کھڑی اُنکی باتیں سن رہی تھی اب نگاہیں ترچھی کیے اپنے شانے پر اُنکا ہاتھ دیکھنے لگی تھی

کس نے کہا آپ سے میں پریشان ہوں "وہ ہاتھ بڑھا کر بہرام داؤد کا ہاتھ اپنے شانے سے نیچے گراتی" بولی

میں بلکل بھی پریشان نہیں ہوں بہرام صاحب! آپ کو غلط فہمی۔۔۔ارے نہیں بلکہ خوش فہمی کہنا" زیادہ بہتر ہو گا" وہ مسکرا کر بولی تو بہرام داؤد کے تاثرات بگڑے صاف ظاہر تھا اُنہیں حُر کا مسکرانا اچھا نہیں لگا تھا

جہاں تک بات حزام کی ہے تو واقعی۔۔مجھے بھی بہت افسوس ہے اُس کے لئے۔۔۔افسوس کہ وہ" آپ کو پہچان ہی نہیں سکا, دراصل بہت محبت کرتا ہے وہ آپ سے۔۔۔کچھ بھی کر سکتا ہے آپ کے لئے۔۔۔

اور! یہ جو محبت ہے ناں اس کا مسئلہ ہی یہی ہے سامنے والے کو بلندی کے ایسے مقام پر پہنچا دیتی ہے جہاں سے عیب دکھائی ہی نہیں دیتے۔۔۔چاہو تو بھی نہیں۔۔۔

اُس نے بھی آپ کو اونچائی پر بٹھا دیا وہ سب دیکھ ہی نہیں سکا جو اُسے دیکھنا چاہیئے تھا

"افسوس! اُسنے آپ کو ہمیشہ اپنا باپ سمجھا مگر آپ کبھی بھی اُسے اپنا بیٹا نہیں سمجھ سکے

تم ضرورت سے زیادہ۔۔۔" وہ انگلی اُٹھا کر کچھ کہنے لگے تو حُر نے مسکراتے ہوئے نرمی سے انکی اُنگلی تھامی "ابھی میری بات کہاں پوری ہوئی ہے بہرام انکل! کیا میں نے آپ کی بات کاٹی تھی۔۔۔؟" معصومیت بھرا سوال کیا

بہرام داؤد کے تیور بگڑے

ہاں تو میں کہہ رہی تھی۔۔۔" سوچنے کی اداکاری کرتی پل بھر کے لئے رکی "وہ کیا کہہ رہے تھے ابھی آپ۔۔۔" کنپٹی پر ہاتھ رکھا "ہاں۔۔۔ماضی! ماضی کے بارے میں کچھ کہہ رہے تھے ناں آپ۔۔۔

وہ کیا ہے نا کہ جب کوئی میری بات کاٹے یا بات پوری نہ ہونے دے تو مجھے بہت غصہ آتا ہے "۔۔۔باتیں بھولنے لگتی ہیں نا مجھے۔۔۔اس لئے

آنکھوں کو خم دے کر مسکرا کر کہا

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ماضی کے قصے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔اور مجھے ماضی کے بارے میں کچھ بتانے کی ضرورت ہے بھی نہیں کیونکہ آپ ماضی کے بارے میں کیا جانتے ہیں اور کیا بتانا چاہتے ہیں میں بلکل بھی دلچسپی نہیں رکھتی

میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔۔۔ میں نے سیکھا ہے کہ ماضی کو کیسے دفن کرتے ہیں۔۔ کیونکہ ماضی ہر انسان کو اپنے راستوں سے نکلنے کا موقع دیتا ہے۔۔۔ مگر ساتھ ہی اُن راستوں کو روکنے کی پوری کوشش بھی کرتا ہے"

بہرام داؤد اب کے حیرت سے اُسے دیکھنے لگے تھے

ہے نا مشکل۔۔۔" وہ پوچھنے لگی۔۔۔ "مشکل تو ہے۔۔" بہرام داؤد کی نگاہوں میں دیکھ کر جواب دیا۔۔۔

ماضی بڑا چلاک ہے اور ماضی سے نکلنے کے لئے آپ کو اور بھی چالاک ہونا پڑتا ہے۔۔۔"

تو جیسے ابھی کہا آپ نے کہ "میں سمجھدار ہوں

تو۔۔۔ وہ رکی ایک قدم آگے بڑیا

میں ماضی سے خود کو باہر نکال لائی ہوں پر راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو ازبر کر لیا میں نے۔۔۔"

وہ مجھے راستہ دکھا کر راستہ روک رہی تھیں تب میرا وقت نہیں تھا ناں۔۔ لیکن اب اسٹیرنگ میرے ہاتھ میں ہے جہاں چاہے گاڑی موڑ دوں۔۔۔

ماضی سے نکلنا اور بات ہے۔۔۔ اُسکی رکاوٹوں سے نکلنا اور۔۔۔

ماضی سے نکل آئی ہوں پر رکاوٹوں کو نہیں بھولی۔۔۔

آپ دعا کریں اسٹیرنگ میرے ہاتھ میں ہے تو کہیں گاڑی کے نیچے آپ ہی نا آجائیں" آخری جملہ بے حد سنجیدگی سے کہتی بہرام داؤد کو مزید کچھ کہنے کا موقع دیئے بغیر آگے بڑھنے لگی۔

دیکھتا ہوں کب تک اسٹیرنگ تمہارے ہاتھ میں رہتا ہے" وہ تنفر سے دیکھتے اُسکی پشت پر بڑبڑائے تھے

☆☆☆☆

وہ ٹیرس میں موجود جھولے پر کُشن سر کے نیچے رکھے آڑی ترچھی لیٹی تھی اُسکے سیاہ گھنے بال ٹیرس کے فرش کو چھو رہے تھے

معمول کی نسبت وہ آج بے حد خاموش تھی, کچھ دیر پہلے ہی وہ اُبان کو دیکھ کر ہسپتال سے واپس آئی تھی جس کی بہتری کی کوئی امید نظر نہیں آرہی تھی۔

دوسری طرف وہ حزام کا چہرہ بھول نہیں پارہی تھی اُسکی نگاہوں کی بے یقینی لبوں پر چھائی خاموشی۔۔۔

وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پارہی تھی

"جینی نے اُسے کافی کا مگ پکڑانے کے لئے مخاطب کیا" آپ کی کافی

"ابھی رکھ دو جینی۔۔"

ٹھنڈی ہو جائے گی" جینی نے جیسے یاد دلوایا تھا"

"آج ٹھنڈی پینے کا موڈ ہے"

"آپ پریشان ہیں؟

جینی جھولے کی پچھلی طرف رکھی میز پر کافی کا کپ رکھتی پوچھنے لگی

لگ رہی ہوں۔۔؟"اُسنے نے زرا سا سر اُٹھا کر جینی سے پوچھا تھا"

صاف لگ رہا ہے پریشان ہیں۔۔۔کوئی بھی دیکھ کر بتا دے گا" جینی نے لکڑی کا سٹول قریب کھینچا" پھر اُس پر بیٹھ کر حدیقہ کا چہرہ دیکھنے لگی

"آپ حزام صاحب کے لئے پریشان ہیں یا اُبان صاحب کے لئے"

کیا ہوا تھا کیا نہیں حدیقہ نے اُسے کچھ نہیں بتایا تھا وہ خود چلتی پھرتی نیوز تھی سارا دن خبریں دیکھتی تھی ٹاک شو, چھوٹے چینلز ہوں یا بڑے وہ کوئی خبر نہیں چھوڑتی تھی کچھ رہ جاتا تو یوٹیوب سے کسر پوری کر لیتی کرائم شو اُسکے پسندیدہ شو تھے ہارر اور تھرل مووِیز دیکھنا اُسکا پسندیدہ مشغلہ, سو حدیقہ نے پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ وہ سب کیسے جانتی ہے۔

دونوں کی۔۔۔"حدیقہ نے مختصر جواب دیا"

ایسا کیسے۔۔؟کسی ایک کی تو تھوڑی سی زیادہ ہو گی۔۔۔"کہہ کر وہ چہرہ اوپر کرتی اُسکے تاثرات دیکھنے لگی"

تمہارے مطابق مجھے کس کے لئے زیادہ پریشان ہونا چاہیئے؟"حدیقہ اُسکی طرف گردن موڑتی مستفسر تھی"

کیا کہوں۔۔۔دونوں آپ کے دوست ہیں دونوں ہی مشکل میں ہیں"وہ سوچ کر بولی"

"ہمم وہ دونوں بہت تکلیف میں ہیں اور میں اس وقت دونوں کے لئے کچھ نہیں کر پا رہی"

وہ کہہ کر خاموش ہو گئ تھی جبکہ جینی نے اُسے افسوس سے دیکھا پھر سٹول چھوڑ کر کافی کا مگ اُٹھایا

"اب پی لیں زیادہ ٹھنڈی ہو گئ تو پی نہیں سکیں گی"

اُسنے جینی کے ہاتھ میں پکڑا کافی مگ دیکھا

یہ مجھے اُبان نے دیا تھا,اُسکی طرف سے دیا جانے والا پہلا تحفہ"وہ کہہ کر سیدھی ہوئی اور مگ تھام کر لبوں سے لگایا"

تم کافی بہت پیتی ہو"ایک بار اُبان نے اُسکی کافی پینے کی عادت سے تنگ آ کر کہا تھا"

"نہ پیا کروں؟"

پوچھ تو ایسے رہی ہو جیسے میرے کہنے پر چھوڑ دو گی" وہ ہوا میں سر مارتا بولا "ڈر گز لینے والے کو اچھا" نہیں سمجھا جاتا مگر تمہیں جتنی ایڈکشن کافی کی ہے یہ کسی ڈرگ ایڈکٹ سے زیادہ خطرناک ہے۔۔۔

"تم اسکی ایڈکٹ ہو چکی ہو اور تمہیں پرواتک نہیں

ہاں ٹھیک کہتے ہو کچھ زہر انسان بڑی خوشی سے اپنے اندر اُتارتا ہے "اُسکے کہنے پر وہ اُسے دیکھ کر رہ" گیا تھا

بعض دفعہ ایسا لگتا ہے جیسے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں ہر چیز ہماری مٹھی میں قید ہے پر جب حقیقت اشکار" ہوتی ہے تو اِدراک ہوتا ہے کہ ہم سا بے بس تو کوئی ہے ہی نہیں" پتہ ہے جینی! آج جب مجھے حزام کو گرفتار کرنے کے لئے پریشرائز کیا گیا تو میں نے خود کو کتنا بے بس محسوس کیا۔۔۔وہ آنکھوں میں نمی لیے مگ کے کنارے پر انگلی پھیرتی کہہ رہی تھی

"اور کیا تم جانتی ہو کہ زندگی میں بے بس ہونے سے زیادہ تکلیف دہ بات اور کوئی نہیں ہو سکتی"

ایسے کیوں بول رہی ہیں" جینی کو جیسے اُسکی بے بسی پر دکھ ہوا تھا" آپ کو کیا لگتا ہے حزام صاحب" نے ایسا کچھ کیا ہو گا" جینی نے توقف کے بعد پوچھا تو وہ سر ہلا کر رہ گئی

ابھی میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔پر جہاں تک حزام پر الزام کی بات ہے تو میں" جانتی ہوں اُسے وہ ایسا نہیں کر سکتا لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ وہ اپنے تایا سے بہت محبت کرتا ہے "اُن کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے

وہ سلیپر پہنتی جھولا چھوڑ چکی تھی پھر قدم قدم چلتی ریلنگ کے قریب آئی

جینی بھی اُسکے پیچھے آئی

کچھ دیر وہ یونہی تازہ ہوا کو اندر اُتارتی سیاہ ستاروں بھرے آسمان کی طرف دیکھتی رہی

جینی نے اُسکے چہرے کی سمت دیکھا تھا بعض اوقات جینی کو لگتا تھا وہ اُسے بہت اچھی طرح جانتی ہے اور اکثر اوقات محسوس ہوتا کہ وہ اُسے بلکل بھی نہیں جانتی

وہ اپنے گھر میں موجود انٹیریئر کی طرح بے حد منفرد لگتی تھی اُسے اور کافی حد تک پر اسرار بھی۔۔۔

باجی آپ محبت کی شادی کریں گی؟"نا جانے کیوں مگر جینی نے سوال پوچھا تھا"

وہ اُس کے ساتھ اتنی ہی فرینک تھی کچھ بھی پوچھ لیتی تھی

اُسکے سوال پر وہ ہنسی تھی,وقت اور حالات کی مناسبت سے حدیقہ کو وہ سوال بے تکا لگا تھا" یہ محبت کی "شادی کیا ہوتی ہے جینی؟

جو پسند ہو, اچھا لگے اُسے پالیا جائے, اُسکے ساتھ رہا جائے" جینی نے سوچ کر جواب دیا "ہاں اِسے ہی "کہتے ہیں محبت

میں جس سے محبت کرونگی اُسے کبھی پانے کی خواہش نہیں کرونگی جینی۔۔۔ میں اُس سے کبھی شادی "نہیں کرونگی

اور جینی نے ہونٹ سُکیڑ کر حیرت سے اُسے دیکھا تھا "یہ تو بڑی عجیب بات کہہ دی آپ نے۔۔۔ لوگ تو محبوب کو پانے کے لئے سو سو جتن کرتے ہیں اور آپ کہتی ہیں کہ۔۔۔

" کبھی کبھی بڑی عجیب باتیں کرتی ہیں آپ

اُسکے "عجیب" کہنے کے انداز پر وہ پھر سے مسکرائی تھی

ایسا کیوں کہا آپ نے۔۔؟" جینی سے رہا نہیں گیا تھا"

محبت اندھی ہوتی ہے۔۔۔ اور صرف کہنے کی بات نہیں ہے یہ واقعی اندھی ہوتی ہے جینی۔۔۔ بینائی" چھین لیتی ہے, عقل کھا جاتی ہے۔۔۔ دل کو مفلوج کر دیتی ہے۔۔۔ انسان کو پاگل۔۔۔

اور میں پاگل ہونا نہیں چاہتی

میں محبت کو "محبت" رکھنا چاہتی ہوں محبوب کو "محبوب"۔۔۔ وہ لاٹھی نہیں جس کے بغیر جی نہ سکوں

۔۔

میں محبت کو آخری دم تک دل میں اُسی مقام پر رکھنا چاہتی ہوں جہاں سے پھوٹی تھی اُس مقام سے گرانا نہیں چاہتی۔

محبت اگر اپنے مقام سے نیچے آگرے تو بڑی اذیت دیتی ہے محبوب کے "نا" ملنے سے بھی زیادہ بڑی "اذیت۔۔۔

اُسکی بات پر جینی کا منہ کُھلا تھا" آپ کس طرح سے سوچتی ہیں" حیرت میں مبتلا کھڑی جینی نے پوچھا تو اُسنے کندھے اُچکائے ٹھنڈی کافی کا مگ واپس اُسکے ہاتھ میں تھما دیا

"ایسے ہی سوچتی ہوں" اور تم بھی اب زیادہ مت سوچو جا کے سو جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے"

"وہ کہہ کر مڑی تو جینی نے پوچھا" آپ جاگیں گی ابھی؟

"ہاں! مجھے کچھ کام کرنا ہے"

جینی نے سر ہلا کر مگ میں پڑی کافی کو دیکھا

پتہ تھا مجھے ٹھنڈی کافی نہیں پیئیں گی" وہ منہ بنا کر بولی تھی"

☆☆☆

وہ بہرام داؤد کے سامنے ڈٹ کر کھڑی رہی تھی مگر اب جیسے توانائی ختم ہونے لگی تھی اُسنے سینڈلز سے پیروں کو آزاد کر کے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی سامنے کی دیوار پر نسب ٹیلی ویژن سکرین کو آن کیا نیوز چینل پر پہلا منظر جو اُسکی نگاہوں نے دیکھا وہ حزام کی گرفتاری کا تھا اُسنے چینل تبدیل کیا دوسرے چینل پر نیوز اینکر رئیس قتل کیس کی تفصیلات بتا رہی تھی اور ساتھ ہی رئیس کی ویڈیو ریکاڈنگ دکھائی جا رہی تھی

اُسکی سیاہ شرٹ پر مٹی کے دھبے تھے پیشانی پر جمے ہوئے خون کے نشان اُسکی ٹانگ زخمی تھی اور رنگت سفید

میں نے اپنی جان کی پرواہ کیئے بغیر حزام داؤد کا وفادار رہنے کی پوری کوشش کی مگر بدلے میں مجھے کیا" ملا۔۔۔وہ یوں مسکرایا تھا جیسے اپنے آپ پر ہنسا ہو

آج میں اپنے مکمل ہوش و حواس میں یہ بیان ریکارڈ کر رہا ہوں۔"

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اُجلے لباس میں ملبوس یہ سارے سیاستدان میلے ضمیر رکھتے ہیں کسی کی جان لیتے انکے ہاتھ نہیں کانپتے, انہیں صرف اپنی سیاست سے مطلب ہے لوگوں کی زندگیوں سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔

پر میں حزام داؤد کو مختلف سمجھتا تھا وہ ہوتے ہیں نا کچھ انسان جن پر یقین کرنے کا دل کرتا ہے, حزام داؤد میرے لئے اُنہی لوگوں میں سے ایک تھا مگر وہ بھی باقیوں کی طرح صرف سیاستدان نکلا۔

اُسنے مجھے کنڈیپ کیا,اُسکے آدمی مجھے سمندری راستے سے دوسرے ملک لے کر جارہے تھے مزاحمت کے دوران اُبان عبداللہ نے مجھ پر گولی چلائی خود کو بچانے کے لئے مجھے بھی اُس پر گولی چلانی پڑی۔۔۔ میں جانتاہوں اس بیان کے سامنے آنے پر وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا مگر میں خود کو بچانے کی پوری کوشش کرونگا"

ناظرین سکرین پر چلتے یہ مناظر جو آپ دیکھ رہے تھے رئیس احمد کے ہیں جو داؤد فیملی کا ایک اہم حصہ تھے۔

جس طرح رئیس نے مرنے سے پہلے بیان ریکارڈ کیا کہ وہ اپنی جان بچا کر بھاگے ہیں جیسے ہی اُنہیں موقع ملاہو گا انہوں نے اپنا بیان ریکارڈ کر کے قاتل کا پتہ دیا مگر جیسے ہی حزام داؤد کے آدمیوں کو پتہ چلا کہ رئیس کہاں چھپا ہے اُنہوں نے اُسے جان سے مار دیا۔

اب تک کی رپورٹ کے مطابق اُبان عبداللہ کی حالت تشویش ناک ہے,اُبان عبداللہ کو ہسپتال لانے والا شخص حراست میں ہے جبکہ باقی دو آدمی فرار ہیں۔

ہمارے رپوٹر نے بہرام داؤد سے ملنے اور اس معاملے پر سوال کرنے کی کوشش کی جسے انہوں نے ٹال دیا,یعنی انہوں نے حزام داؤد کے متعلق مکمل خاموشی اختیار کی دوسری طرف برہان داؤد سے جب رئیس قتل کیس پر بات کرنے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے صاف الفاظ میں کہا کہ وہ حزام داؤد

کے سیاہ و سفید کے لئے جواب دہ نہیں ہیں اور اگر رئیس نے حزام کے خلاف خود کوئی بیان ریکارڈ کیا ہے تو کہیں نہ کہیں کچھ نا کچھ سچائی تو ضرور ہو گی۔

مزید کیا ہوا تھا اور اُبان عبد اللہ کیسے زخمی ہوئے اس کے لئے اُبان عبد اللہ کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے اور۔۔۔

آئیں بیٹھیں سلطان صاحب" اُس نے سکرین سے نگاہ ہٹا کر سلطان کو اندر آنے کا کہا"

تو دیکھ چکی ہیں آپ سب۔۔۔" وہ سکرین کی طرف اشارہ کرتا بولا"

دیکھ چکی ہوں اور سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ لیکن فلحال میں نے آپ کو جس کام کے لئے بلوایا" ہے مجھے اُسکے نتائج جلد از جلد چاہیئں۔

آپ جانتے ہیں شامی صاحب کو ملک سے باہر رکنا پڑا کیونکہ مجھے ان حالات کی وجہ سے واپس آنا تھا

آنے سے پہلے مجھے اتنا پتہ تھا کہ رئیس کو اغوا کیا گیا ہے اور جیسے ہی یہاں پہنچی تو پتہ چلا کہ رئیس کو قتل کر دیا گیا ہے۔۔۔

وہ سانس لینے کو رکی

شامی صاحب کی غیر موجودگی میں یہ کام آپ کو سونپ رہی ہوں اس امید کے ساتھ کے نتائج مثبت ہونگے"

"میں پوری کوشش کرونگا میڈم آپ کہیں"

"رئیس داؤد فیملی کے لئے کتنے عرصے سے کام رہا تھا؟"

گزشتہ سات سالوں سے۔۔"سلطان نے سوچ کر کہا"

اگر وہ صرف سات سالوں سے اُن کے لئے کام کر رہا تھا تو اُس سے پہلے کہاں تھا۔۔۔؟"

کس کے لئے کام کرتا تھا اور کیا۔۔۔؟ مجھے یہ ساری تفصیلات چاہیئے

"جی بہتر۔۔۔"

ایک اور بات یہ ساری معلومات بہت احتیاط سے اکھٹی کرنی ہے, کسی کو کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیئے, مجھے " جلد از جلد رئیس کی سابقہ زندگی کا ریکارڈ اپنی ٹیبل پر چاہیئے" وہ ایک ابرو اُٹھا کر آنکھ کے اشارے سے باور کرواتی بولی تھی

.سلطان نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیا

☆☆☆☆

نئی صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا مگر شہر کی سرزمین پر کچھ لوگوں کے لئے سیاہ رات ٹلی نہیں تھی

پوسٹ مارٹم رپوٹ سے کچھ پتہ چلا؟"حدیقہ اپنے آفس میں بیٹھی پولیس اہکار سے پوچھ رہی تھی"

ابھی تک کوئی غیر معمولی بات سامنے نہیں آئی نہ ہی کوئی ایسا ثبوت ملا جس سے حزام داؤد بے قصور ثابت ہوں۔"

یہ رئیس احمد کا ذاتی سامان ہے جو آپ نے لانے کے لئے بولا تھا" اُسنے لفافے میں بند کچھ چیزیں حدیقہ کے سامنے میز پر رکھی تو وہ لفافہ اُٹھا کر اُلٹ پلٹ کر دیکھنے لگی

جس میں ایک برانڈڈ رِسٹ واچ, ٹائی جس پر خون کے دھبے تھے, برانڈڈ کف لنگ اور پتھر کی ایک انگھوٹھی تھی"

ٹھیک ہے شہباز آپ جائیں جیسے ہی آپ کو کوئی معلومات ملے یا اُبان کو ہوش آئے تو سب سے پہلے مجھے بتائیں گے اور یاد رکھیں کہ مجھ سے پہلے اُبان سے کوئی نہیں ملے گا اور۔۔۔" آپ

وہ مزید کچھ بولنے لگی تھی جب حُر دروازے سے اندر داخل ہوتی دکھائی دی

پولیس اہلکار کے ساتھ ساتھ وہ بھی نشست چھوڑتی کھڑی ہوئی

پولیس اہلکار پہلے گھبرایا پھر سلام کرتا وہاں سے ہٹا تھا

"آپ یہاں۔۔۔" حدیقہ کو حیرت ہوئی تھی "بیٹھیں پلیز"

اینی اپ ڈیٹ۔۔؟" حر نے بغیر کوئی تاثر دیے سوال پوچھا تھا"

ابھی تک نہیں مگر میں کوشش کر رہی ہوں کہ۔۔۔"

"ویسی ہی کوشش جیسے رئیس کے لئے کی تھی"

حُر کے جملے پر حدیقہ نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

"ایسا کیا ہوا تھا ایس پی حدیقہ کہ فلائیٹ ٹیک آف ہوتے ہی رئیس کو اغوا کر لیا گیا؟"

میں خود نہیں سمجھ پا رہی کہ ہوا کیا ہے" اُسکے چہرے پر پریشانی کے آثار واضح تھے جسے حُر نے بھی" محسوس کیا

حدیقہ کیا تم واقعی نہیں جانتی تھی؟" حُر نے سوالیہ نگاہیں اُسکے چہرے پر مرکوز کیں"

میں واقعی نہیں جانتی۔۔۔" اُسنے لفظوں پر زور دیا"

"حُر نے پیشانی سہلائی" معاملہ اتنا اُلجھ جائے گا میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی, حزام نے کوئی بیان دیا؟"

نہیں۔۔۔ اُس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔۔" حدیقہ نے نفی میں سر ہلایا"

کیسے کہیں گے کچھ کہنے کے لئے ہو گا تب ہی اپنی صفائی دیں گے, صاف ظاہر ہے انہوں نے یہ سب" بہرام داؤد کو بچانے کے لئے کیا ہے" حر کا لہجہ عجیب ہوا تھا

حدیقہ نے کچھ کہنے کے لئے لب وا کیئے ہی تھے کہ وہ پھر کہنے لگی "ایک بار خود حزام سے بات کرنا چاہتی ہوں ملنا چاہتی ہوں اُس سے ابھی مگر یہ بات یہیں تک رہے کیونکہ میں فلحال میڈیا کے سوالوں کے جواب دینا نہیں چاہتی"

حدیقہ نے سر ہلایا تھا

☆☆☆☆

کچھ دیر بعد وہ وہاں تھی جہاں حزام کو رکھا گیا تھا

وہ سر کرسی کی پشت پر گرائے آنکھیں بند کیئے ہوئے تھا بال پیشانی پر گرے تھے آہٹ پر جیسے اُسکی حِس بیدار ہوئی بلاک ہیلز کی آواز پر اُسکی ڈھڑکن بڑھی تو اُسنے تاخیر کے بِنا آنکھیں کھول دیں

وہ سینے پر ہاتھ باندھے بلکل اُسکے سامنے کھڑی تھی اُسکے لب جیسے کِھلے تھے

مجھے یقین تھا تم آؤ گی "کئی گھنٹوں بعد اُس نے پہلا فقرہ ادا کیا تھا"

حُر کا سنجیدہ چہرہ مزید سنجیدہ ہوا تھا وہ یونہی کھڑی اُسے دیکھتی رہی تھی

حزام اُٹھ کر اُسکے سامنے آیا

تم نے جھوٹ کیوں بولا حزام؟" وہ براہِ راست اُسکی آنکھوں میں دیکھتی مدھم آواز میں پوچھ رہی تھی"

جبکہ حزام نے اُسکی کلائی تھام کر بریسلیٹ پر بنے حروف پر انگلی پھیری تھی۔۔۔

حُر نے بڑی بے یقینی سے پہلے اُسکی حرکت اور پھر اُسے دیکھا

یہ بریسلیٹ تم نے میرے لئے بنوائی تھی مجھے دینے کے لئے۔۔۔ہیں ناں؟" وہ اُسکا ہاتھ اپنے چہرے" کے سامنے کرتا ایچ اور اسکے اندر چھپے جے کے حرف جو کہ فرینچ میں لکھا گیا تھا پر نگاہ ڈالتا بولا

میں تم سے کیا پوچھ رہی ہوں اور تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔" اُسنے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا تھا"میری بات" "کا جواب دو جھوٹ کیوں بولا مجھ سے؟

تم نے اس پہ اپنا اور میرا نام لکھوایا۔۔۔۔ایچ۔۔یعنی حر اور جے۔۔۔جبل۔۔۔۔یہی نام دیا تھا تم" نے مجھے۔۔۔" وہ اُسکی ہر بات ہر انداز کو نظر انداز کرتا اپنی ہی دھن میں کہہ رہا تھا

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔یا تم مجھے باتوں میں اُلجھا رہے ہو"

نہ پاگل ہوا ہوں نا تمہیں اُلجھا رہا ہوں۔۔۔میں صرف وہ جاننے کی کوشش کر رہا ہوں جو تم آج تک" چھپاتی آئی ہو۔

میں کبھی بھی اس بریسلیٹ پر نگاہ نہیں ڈال سکا اسکی روشنی میری آنکھوں کو چھبتی رہی پر۔۔۔ پر اُس دن گرفتاری کے دوران میں نے بریسلیٹ کے حروف پر غور کیا۔۔۔ وہاں ایچ میں چھپے جے کو دیکھا

۔۔۔

میں نے حُر کے جبل کو دیکھا۔۔۔

.میں نے وہاں خود کو دیکھا

" نہیں۔۔۔ تم غلط سمجھ رہے ہو

"میں صحیح سمجھا ہوں تم جھوٹ کہہ رہی ہو"

حُر نے نگاہ چرائی۔۔۔ تمام عرصے میں پہلی بار

وہ نام میں نے تمہیں نہیں تمہارے ہم نام کو دیا تھا جسے جھوٹ بول کر تم نے میرے سامنے لا کھڑا کیا"
"تھا

ناچاہتے ہوئے بھی اُسے غصہ آیا تھا

جھوٹ میں نے بولا تھا تمہاری محبت تو سچی تھی نا" وہ بولا تو حُر نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا حلق میں جیسے "
کچھ اٹکا تھا اُسکی آنکھیں آج بھی ویسی ہی تھی گہری سحر زدہ کر دینے والی

حُر نے گہری سانس لی چند قدم پیچھے ہوئی پھر استہزائیہ مسکرائی

تم بھول رہے ہو ہم دشمن تھے اور رہے گے۔۔۔ تم بھول رہے ہو مجھے تم سے تمہیں مجھ سے نفرت" ہے جس کا ثبوت تم نے رئیس کی موت کی صورت پیش کیا

تم بھول رہے ہو تم نے مجھے کتنے نقصان پہنچائے تھے, پہنچائے ہیں۔۔۔

تم نے ہمیشہ مجھے خود پر یقین کرنے کی سزا دی ہے۔۔۔ آج تک دے رہے ہو۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا تھا کہ رئیس کے اغوا کے پیچھے تمہارا ہاتھ ہے کیا تم نے اُسے غائب کروایا ہے مگر تم نے انکار کیا۔۔۔ جھوٹ بولا۔۔۔

تم کبھی نہیں بدلو گے۔۔۔ تم کبھی بدل ہی نہیں سکتے دھوکہ دینا تمہاری فطرت ہے اور فطرت نہیں بدلتی۔۔۔

مجھے تم پر یقین نہیں کرنا چاہیئے تھا, غلطی میری ہے میں نے۔۔۔ میں نے تمہیں رئیس کے بارے میں بتا کر غلط کیا اگر ایسا نہ کرتی تو وہ زندہ ہوتا, میں نے کہا تھا تم سے کوئی صرف اُسے استعمال کر رہا ہے اصل مجرم وہ نہیں ہے اور تم نے اُسے مار دیا۔۔۔

وہ اُسے دونوں ہاتھوں سے دور دھکا دیتی کہہ رہی تھی

تم سب قاتل ہو۔۔ تم۔۔ تمہارے تایا۔۔۔ تم سب۔۔۔"

"تمہارے نزدیک انسانی جانیں کھِلونا ہیں

وہ نا جانے کتنی ہی دیر ساکت کھڑا اُسے دیکھتا رہا تھا

حُر آنکھوں دیکھی ہر بات سچ نہیں ہوتی, تم مجھ پر ہر الزام لگا سکتی ہو مگر کسی کی جان لینے کا الزام مت" "لگاؤ مجھ پر۔۔ کم از کم یہ میں نہیں کر سکتا

میں اب تمہاری کسی بات کا اعتبار نہیں کرونگی کیونکہ میں جانتی ہوں تم نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔

تم نے یہ سب اس لئے کیا تا کہ بہرام داؤد کو بچا سکو تم میرے ساتھ اس لئے آئے تا کہ مجھے کچھ پتہ نہ "چل سکے, تم جانتے تھے رئیس کے علاوہ کوئی ثبوت کوئی گواہ نہیں ہے اس لئے تم نے اُسے ختم کروا دیا

وہ نفرت سے کہہ رہی تھی جبکہ حزام چند پل کے لئے کچھ بول نہیں سکا تھا

تم نے جو سمجھنا ہے سمجھو۔۔۔ جو کرنا ہے کرو۔۔۔ میں تمہیں کوئی وضاحت نہیں دونگا" وہ کہہ کر رخ" موڑ گیا تو حُر نے بڑی یقینی سے اُسے دیکھا اُسکی آنکھوں میں حیرت نہیں تھی تاسف تھا جس نے وجود کو اندر باہر سے جکڑا تھا

تم جا سکتی ہو اب۔۔۔" وہ بولا تو حُر کچھ سیکنڈ اُسکی پشت کو تکتی رہی "شاید وہ کوئی وضاحت پیش کر" دے "مگر دوسری جانب اب مکمل خاموشی تھی۔

وہ پلٹی ہیلز کی آواز ایک بار گھونجنے لگی تھی اور حزام نے پلٹ کر دور ہوتی حُر کو آنکھوں میں تکلیف لیے بڑی دقت سے دیکھا تھا.

☆☆☆☆

یہ پیرس میں اُسکی آخری شام تھی وہ اُس شہر میں محض چند گھنٹوں کی مہمان تھی موسم میں عجب سی اداسی چھائی تھی یا شاید اُسکے دل کی اداسی ہر شے پر حاوی تھی

وہ غائب دماغی سے پھولوں کی پتیوں پر پڑی برف جھاڑ رہی تھی ذہن میں حزام داؤد اور اُس سے ہونے والی ملاقات مسلسل گردش کر رہی تھی

سلائیڈنگ دوڑ کے اندر رخشندہ کاغذات اور لیپ ٹاپ پھیلائے آیات کے نوٹس بنا رہی تھی دفتعاً اُسکی نگاہ بے حد خاموشی سے پھولوں سے برف کو جھاڑتی حُر پر گئی تو زرا آگے ہو کر سلائیڈنگ ونڈو کا شیشہ بجایا مقصد حُر کو متوجہ کرنا تھا

اُسنے غیر مرئی نقطے سے نگاہ ہٹا کر دائیں جانب گردن گھمائی تو رخشندہ نے مسکراتے ہوئے اُسے اندر آنے کا اشارہ کیا وہ ہاتھ جھاڑتی اندر آئی کُھلے بالوں کو رول کر کے شرٹ کے کنارے پر لگے کیچر کو اُتار کو بالوں کو کیچر میں قید کیا پھر کُشن گود میں رکھتی کچھ فاصلے پر بیٹھ کر رخشندہ کو دیکھنے لگی جو ایک بار پھر کام میں مصروف ہو گئی تھی

اتنی اداس کیوں ہو؟" رخشندہ نے اُسی مصروف انداز میں اُس سے پوچھا تھا"

اداس نہیں ہوں" اُسنے آہستگی سے کہا" بس کچھ دیر ٹھنڈی ہوا برف اور پھولوں کے بیچ گزار کر اندر" "کی خاموشی کو محسوس کرنا چاہتی تھی

اُسکے پوچھنے پر وہ بکھرے کاغذوں کو اُلٹ پلٹ کر اُن پر لکھی آیات دیکھنے لگی سفید کاغذوں پر جابجا مختلف رنگوں سے کچھ الفاظ کو ہائی لائٹ کیا گیا تھا, رخشندہ بہت تیزی سے لیپ ٹاپ میں کچھ ٹائپ کر رہی تھی اور بیچ بیچ میں یاد آجانے پر ٹھنڈی کافی کا گھونٹ بھر لیتی

پھر کس حد تک کامیاب ہوئی؟" وہ اُسی مصروف انداز میں بولی تو حُرنے نا سمجھی سے اُسکے جھکے سر کو" دیکھا

خاموشی کو محسوس کرنے میں؟" پوچھا تو رخشندہ نے سر ہلایا

کافی حد تک۔۔۔ اور محسوس کیا تو جانا کہ اندر کی خاموشی بھی گفتگو کرتی ہے" وہ مختلف صفحات کو" آگے پیچھے کرتی اب رک کر کچھ آیات دیکھنے لگی تھی

آپ یہ کیوں کرتی ہیں؟" یعنی اتنی محنت۔۔۔ کس لئے؟ وہ پوچھے بغیر رہ نہیں سکی تھی"

اپنے لئے۔۔" رخشندہ کے مختصر سے جواب پر وہ ایک بار پھر حیران ہوتی اُسے دیکھنے لگی"

"اتنی محنت یہ سب نوٹس بنانا پھر ریکاڈنگ کرنا یہ سب آپ اپنے لئے کرتی ہیں؟

ہاں بلکل اپنے لئے۔۔"

دیکھو میں نے ایک آیت کے پہلے حصے پر لیکچر ریکاڈ کیا ہے یہ اس کے کچھ نوٹس ہیں مگر ابھی یہ مکمل نہیں ہوا وہ لیپ ٹاپ کی سکرین اُسکی طرف گھماتی بولی

حُر نے ایک نگاہ سکرین پر ڈالی جہاں سیاہ و سرمئی رنگ میں بڑا بڑا لکھا تھا

"اور ایمان والے اللہ کی محبت میں زیادہ شدید ہیں"

پھر نگاہ ہٹا کر رخشندہ کو دیکھا

مجھے یہ سب کر کے بہت سکون ملتا ہے اور دنیا میں دل کے سکون سے بڑھ کے اور کچھ نہیں۔"

میرے پاس اگر زندگی گزارنے کا مقصد نہ ہوتا تو پتہ نہیں میں کیا کرتی۔۔ کہاں ہوتی کس حال میں ہوتی کہتے ہوئے رخشندہ نے جھرجھری لی تھی

تمہیں پتہ ہے حُر جب مجھے پہلی بار قرآن کی آیات نے کمفرٹ دی تھی تب میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں یہ کمفرٹ دوسروں تک پہنچاؤں گی۔

اور جس چیز سے آپ خود کبھی محروم رہے ہوں کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی دوسرا اُس کے لئے نہ ترسے, میں بہت عرصہ دلی سکون سے محروم رہی اور جب ملا تو جانا کہ زندگی اُس مقام سے بہت آگے کی چیز ہے جہاں میں اس کو تصور کرتی تھی۔۔۔

اور بس تب سے ہی یہ میرا پیشن ہے میرا کام ہے میری زندگی میرا مقصد ہے وہ بولی تو اُسکی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی جسے حُر نے بڑی شدت سے محسوس کیا تھا

اور اس کا کیا مطلب ہے یعنی اس لیکچر میں آپ نے کیا لکھا ہے؟ اُسنے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں سکرین کی طرف اشارہ کیا تھا تو رخشندہ نے آیت کی طرف دیکھا" اور ایمان والے اللہ کی محبت میں زیادہ شدید ہیں" دہرایا پھر کہنے لگی

دیکھو انسانوں میں کچھ انسان کیا کرتے ہیں کہ وہ اللہ کو تو ایک مان لیتے ہیں مگر ساتھ ہی کچھ چیزوں کو اللہ کے مدِ مقابل لا کھڑا کرتے ہیں اور پھر وہ ان چیزوں سے ایسی محبت کرنے لگتے ہیں جیسی اللہ سے کرنی چاہیئے۔

یعنی کہ انسان شعور کے کسی بھی درجے پر ہو وہ کسی نہ کسی چیز کو یا انسان کو اپنا آئیڈیل ٹھہراتا ہے اور پھر اُس سے بھرپور محبت کرتا ہے اُسکو پوجتا ہے اُسکے لئے جیتا ہے مرتا ہے, ایثار کرتا ہے اور۔۔۔

مگر وہ طلب وہ محبت وہ جذبات انسان خود تو اپنے دل میں نہیں ڈالتا" وہ رخشندہ کی بات کاٹتی بولی"

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو انسان کے اندر ایک طلب رکھ دی گئی ہے وہ مادی چیزوں اور دنیا کی طلب حتی" کہ اپنی ذات سے اتنا اوبسیسڈ ہو جاتا ہے کہ وہ اُنہی کے آگے جھکنے لگ جاتا ہے مگر ایمان والے مائنڈ فُلنس کے ساتھ بیلنس قائم رکھتے ہیں وہ اللہ کو پری اوریٹی پر رکھتے ہیں ان کی شدید ترین محبت اللہ کے ساتھ ہوتی ہے یعنی معبود کو ہی معبود رکھتے ہیں اپنے معبود خود نہیں تراش لیتے۔۔۔

جائز حد میں رہ کر کسی سے محبت کرنا ٹھیک ہے مگر اللہ کے مقابل لے آنا غلط ہے۔۔شدید محبت صرف اللہ سے ہونی چاہیئے اور شدید محبت سے مراد انسان اپنے قیمتی ترین جذبات صرف اللہ کو دے سب سے بڑھ کر اُسے چاہے

کوئی انسان یا چیز اُن جذبات پر حاوی نہ ہو۔

اور جب انسان اللہ کو اول نمبر پر لے آتا ہے تو باقی ہر جذبہ ہر محبت ماند پڑ جاتی ہے۔

.پھر دل ویسے نہیں ٹوٹتا چوٹ اُسطرح محسوس نہیں ہوتی

وہ کہہ کر کاغذوں پر جھک کر کچھ الفاظ کو ہائی لائٹ کرنے لگی اور حُر کی آنکھوں میں آنسو جیسے ٹھہر گئے اور وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئ

میں نے اللہ سے کبھی ویسی محبت نہیں کی جیسی کرنی چاہیئے۔۔۔بلکہ۔۔۔میں نے تو کبھی اللہ سے محبت کی ہی نہیں۔۔۔میں نے تو اُسکے بارے میں کبھی سوچا ہی نہیں

میں نے تو اُس کے ساتھ کوئی تعلق قائم کرنے کی کوشش ہی نہیں کی

میں تو انسانوں کی محبت کے پیچھے خوار ہوتی رہی میں تو اُنہی سے شدید محبت کرتی رہی۔۔۔

دل تو ٹوٹنا تھا محبتیں جو عارضی تھی...میں نے محبت کے خدا بنائے اور حقیقی رب کو بھول گئ

☆☆☆☆

کیا میں اُبان سے مل سکتی ہوں ڈاکٹر؟" اُبان کے ہوش میں آنے کا سنتے ہی وہ آدھی رات کو ہسپتال پہنچ گئی تھی اور اب اُس سے ملنے کے لئے ڈاکٹر کی اجازت طلب کر رہی تھی

جی! اب وہ خطرے سے باہر ہیں آپ اُن سے مل سکتی ہیں لیکن ابھی وہ زیادہ دیر تک بات نہیں" کر سکیں گے کیونکہ ابھی پیشنٹ دواؤں کے زیرِ اثر ہیں اس لئے غنودگی کی کیفیت رہے گی مگر ایک دو "دن میں بلکل ٹھیک ہو جائیں گے

ڈاکٹر کے کہنے پر وہ ہلکا سا سر کو خم کو دیتی اُبان سے ملنے کی غرض سے کوریڈور عبور کرنے لگی

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہاں مدھم سی روشنی تھی اُبان کی نسوں میں ڈرپ میں موجود محلول قطرہ قطرہ منتقل ہو رہا تھا اُسکے پیٹ اور ٹانگ پر پٹیاں بندھی تھی جہاں خون اور دوائیوں کے نشانات اب بھی موجود تھے قدموں کی چاپ پر اُسنے گردن دائیں طرف موڑی جہاں وہ سادہ سے حُلیے میں اُسکے سامنے کھڑی تھی

آنکھوں کی سرخی نمایاں تھی اُبان کے لئے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ اُسکی وجہ سے سرخ ہیں یا آدھی رات کو نیند کے خراب ہو جانے کی وجہ سے۔

تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے اُبان۔"

تم نے اتنا بڑا اسٹیپ اُٹھایا وہ بھی مجھے بتائے بغیر۔۔۔

تم تو زخمی ہو کر ہسپتال کے بیڈ پر پڑے رہے اتنے دن۔۔۔ پر کیا تم جانتے ہو چند دنوں میں کتنا کچھ بدل گیا ہے۔

مجھے اس وقت تم پر اتنا غصہ آرہا ہے کہ بتا نہیں سکتی, دل چاہ رہا اب ایک گولی میں تمہیں ماروں تا کہ تمہیں اندازہ ہو۔۔۔

اور کان کھول کر سن لو تم اب میں تمہیں دوست کی طرح نہیں بلکہ ایس پی کی طرح ٹریٹ کرونگی کوئی رعایت نہیں برتونگی تمہارے ساتھ۔ وہ انگلی اُٹھاتی تنبیہ کرتی بولی تو اُبان کے خشک لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

اب کونسا تم میری تیمارداری کر رہی ہو۔ یہ نہیں کہ بچارے بیمار دوست کا حال پوچھ لو۔۔ یا یہی پوچھ لو" کہ مجھے تکلیف تو نہیں ہو رہی مگر نہیں۔۔۔

"حدیقہ جہاں کبھی تو نارمل انسانوں کی طرف بی ہیو کر لیا کرو

پوچھتی ہوں نا" کہہ کر اُسنے اُبان کے کندھے پر ایک زوردار مکہ رسید کیا تو وہ کراہ کر رہ گیا" اب بتاؤ ہو" رہی ہے تکلیف؟" حدیقہ نے آنکھیں دکھا کر پوچھا تو اُسنے پتلیاں سُکیڑ کر چبھتی نگاہوں سے اُسے

دیکھا" یہ تم پولیس والے پیدائشی سنگ دل ہوتے ہو یا یہ محکمہ تمہیں بے رحم بنا دیتا ہے, یقین کرو اس
"وقت میرے سر پر کھڑی کسی جلاد سے کم لگ رہی تم

ابھی تو تمہیں کچھ کہا ہی نہیں۔۔۔ایک بار ٹھیک ہو جاؤ تو تمہاری طبیعت اچھی طرح صاف"
"کرونگی۔۔خوب خاطر مدارت کرونگی تمہاری

اُبان نے بامشکل حلق تر کیا

یا اللہ اس سے اچھا مجھے اُٹھا ہی لیتا۔۔۔نا جانے اب یہ فرعون صفت عورت میرے ساتھ کیا کرے"
گی" وہ بڑبڑایا

"کیا کہا؟"

"یہی پوچھ رہا ہوں کہ ایسا کیا ہوا جو تم اتنے غصے میں ہو, بتانا پسند کرو گی؟"

"بتاؤ گے تو تم مجھے آخر تم نے ایسا کیا کیوں؟"

اُبان نے پیشانی پر بل جمائے حدیقہ کو گھورا

"رئیس کا قتل ہوا ہے"

کیا۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہو تم "اُسنے اُٹھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا" ایسا نہیں ہو سکتا وہ تو۔۔" حدیقہ نے ہاتھ بڑھا کر اُسے لیٹے رہنے کا اشارہ کیا

یہی نہیں اور بھی بہت کچھ ہو چکا ہے اُبان۔۔۔رئیس کے قتل کے الزام میں حزام کو حراست میں " "لے لیا گیا ہے

اب کے اُسکی آنکھوں میں حیرت نمایاں تھی چہرے کا رنگ مزید سفید ہوا "تم ہوش میں تو ہو پتہ بھی "ہے کیا کہہ رہی ہو

"میں پورے ہوش میں ہوں بے ہوشی سے تم اُٹھے ہو"

"تم نے ایک بے بنیاد الزام کی بنا پر حزام کو گرفتار کر لیا اور کہہ رہی ہو کہ ہوش میں ہوں"

ہاں! مجھے یہ کرنا پڑا کیونکہ رئیس نے اپنے قتل سے کچھ دیر پہلے ایک پیغام ریکارڈ کیا جس میں اُسنے " "سارا الزام اور اپنی موت کا ذمہ دار حزام کو ٹھہرایا ہے

"واٹ ربش! وہ ایک بار پھر اُٹھنے کی کوشش کرتا اپنی نس میں لگی تاروں کو ہاتھ سے جدا کرنے لگا"

یہ کیا کر رہے ہو تم "وہ جھنجھلا کر غصے سے بولی"

"حزام سے ملنے جا رہا ہوں"

"لیٹے رہو آرام سے اس وقت تم کہیں نہیں جاسکتے"

کیوں نہیں جاسکتا۔۔؟"تیوری چڑھائی"

"میں کہہ رہی ہوں اس لئے"

"میرا حزام سے ملنا ضروری ہے"

اُبان مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو۔۔۔تم ابھی کہیں نہیں جاؤ گے نہ میرے علاوہ کسی سے ملو" گے, تمہیں ہوش آگیا ہے یہ بات صرف میں جانتی ہوں اور یہ بات کنفیڈینشل رہے تو بہتر ہے, تم پورے چار دن بعد ہوش میں آئے ہو اور ان چار دنوں میں باہر کتنا کچھ بدل گیا ہے تم نہیں جانتے۔

ابھی نرس تمہارا چیک اپ کرے گی اور اُسکے بعد تم مجھے ساری ڈیٹیل بتاؤ گے۔۔۔ایک ایک بات۔۔ بلکل سچ "وہ آنکھوں میں تنبیہہ لیئے بولی تو اُبان کے چہرے کے تاثرات بگڑے "میں بستر پر لیٹ کر تماشا نہیں دیکھ سکتا, میری بات سمجھو حزام سے ملنا ضروری ہے میں اس سے ملے بغیر کسی قسم کا "کوئی بیان ریکارڈ نہیں کرواؤ گا

تم مجھ پر شک کر رہے ہو۔۔۔ مجھ پر؟ وہ اپنی جانب اشارہ کرتی بے یقینی سے بولی تو اُبان نے کندھے " اُچکائے "تم مجھے ایک بار حزام سے ملنے۔۔اس سے پہلے وہ اپنا جملہ مکمل کرتا نرس ہاتھ میں پھولوں کا

بُکے لئے اندر داخل ہوتی مسکراتی ہوئی اُسے دیکھنے لگی پھر پھولوں کا بکے اُسکے سرہانے رکھتی بولی "اب
"آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟

بہت برا۔۔"اُبان نے بے زاری سے کہا تو نرس نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ اُسکے سنجیدہ اور پریشان"
حال چہرے کو دیکھا

حدیقہ نے اُسے گھورتے ہوئے ابرو اٹھایا"

نرس نے ہاتھ بڑھا کر اُسکی نبض چیک کی پھر مانیٹر سکرین پر ہارٹ ریٹ دیکھا جو نارمل تھا

اُٹھیں یہ میڈیسن کھالیں"نرس نے پانی کا گلاس اُسکی طرف بڑھایا تو اسنے چہرہ دوسری طرف پھیر لیا"

آپ کا پیشنٹ بہت روڈ ہے, آخر کیسے برداشت کرتی ہیں آپ"اُسکے لہجے کا تیکھا پن اور چہرے کی"
بیزاریت بھانپتی وہ کہے بنا رہ نہیں سکی تھی

جیسے میں اس وقت آپ کو برداشت کر رہا ہوں ویسے ہی"اُسے نرس کا کمرے میں آنا بلکل پسند نہیں"
آیا تھا اس لمحے وہ صرف حزام سے ملنا چاہتا تھا پر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ حدیقہ کو قائل کرنا مشکل ہے

اب کے نرس نے اُسے گھورا تھا

حدیقہ نے آنکھوں کی آنکھوں میں اُس سے معافی طلب کی تو وہ پیر پٹختی باہر نکل گئی

"پہلے ہی تم بہت کچھ کر چکے ہو اب کیا کرنا چاہتے ہو"

"اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے۔۔۔ تمہیں ہم کڈنیپرز اور قاتل نظر آرہے ہیں"

"کیا تم نے رئیس کو کڈنیپ نہیں کیا؟ کیا تم نے اُس پر گولی نہیں چلائی؟"

"ہاں میں نے کیا تھا اُسے کڈنیپ پر گولی میں نے نہیں چلائی"

اُسکے اعتراف پر ایک لمحے کے لئے حدیقہ کے پیروں سے زمین نکلی تھی "یعنی رئیس سچ کہہ رہا تھا" "حزام نے۔۔۔

بس کرو حدیقہ تم محض شک کی بنیاد پر اُسے کیسے گرفتار کر سکتی ہو۔۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا یہ تم نے" "کیا ہے, اوپر سے تم مجھے بھی کسی کریمنل کی طرح ٹریٹ کر رہی ہو

تم نے رئیس کو کنڈیپ کیا تم اعتراف کر رہے ہو"

کچھ دن بعد اُسکا قتل ہوتا ہے اور مقتول خود قاتل کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔۔۔ تمہیں گولی لگتی ہے اور مجھے پریشرائز کیا جاتا ہے اُسکے بعد بھی تم مجھ سے یہ توقع کر رہے کہ تم کو کریمنل کی طرح" "ٹریٹ نہ کروں

فار گاڈ سیک حدیقہ! وہ تکلیف کے باوجود ایک جھٹکے سے اُٹھا تھا" آدھے سچ کو پورا مان کر تم کسی کو" "گرفتار کیسے کر سکتی ہو, تھوڑا تو اعتبار کرو ہم پر

میں بھی اُسے گرفتار کرنا نہیں چاہتی تھی پر کرنا پڑا, مجھے آڈرز دیئے گئے تھے دھمکی بھی۔۔۔اور" بھروسے کی بات نہ کروابان۔۔۔تمہارا اور حزام کا جو پلان تھا تم مجھے بتا سکتے تھے مجھ پر بھروسہ کر سکتے تھے میں تمہارا ساتھ دیتی مگر تم نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا

"اب کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ آخر ہوا کیا تھا؟"

"میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ حزام سے ملے بغیر میں ایک لفظ نہیں بولونگا"

حدیقہ کی نگاہ اُسکے پیٹ پر زخم کے مقام پر گئی جہاں سے اب خون رِسنے لگا تھا

تم سمجھ کیوں نہیں رہے ہو یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔۔تم باہر نکل کر حزام سے ملو گے تو مسائل" بڑھ جائیں گے, تم دونوں کی جان کو خطرہ ہے پلیز ٹرائی ٹو انڈراسٹینڈ۔۔"وہ پیٹ پر بندھی سفید پٹی کو سرخ ہوتا دیکھ کر مدھم لہجے میں بولی تھی

وہ صرف حزام کو پھنسا رہے ہیں حدیقہ۔۔۔"وہ بھی دھیمے لہجہ میں بولا تھا"

جانتی ہوں اس لئے کہہ رہی ہوں بتاؤ مجھے کیا ہوا تھا؟سچ کیا ہے؟تم رئیس کو جرمنی لے کر کیوں" "جا رہے تھے؟

ابھی یہ باتیں چھوڑو اور جو کہہ رہا ہوں وہ کرو"اُسکے عجلت سے کہنے پر حدیقہ نے استہفامیہ ابرو" .اُٹھائے

☆☆☆

"ہاں سلطان کہو کیا کہنا چاہتے ہو, کیوں ملنا چاہ رہے تھے مجھ سے ؟"

"میں جو کہنا چاہتا ہوں کیا تم وہ سننے کے لئے تیار ہو ؟

ہاں کہو کیا بات ہے "پیشانی پر بل ڈالے وہ بولا تھا"

"حُر محتشم نے بلوایا تھا مجھے جانتے ہو کس لئے ؟

"کس لئے ؟"

رئیس کا سابقہ ریکارڈ مانگا ہے مجھ سے۔۔۔ کہہ رہی تھی صرف تم پر اعتبار کر سکتی ہوں۔۔ کچھ دن کا" وقت دیا ہے مجھے۔۔۔ یعنی تمہارے پاس بھی کچھ دن ہیں جو کرنا ہے جلدی کرو۔

"فلوقت تو رئیس کا قتل بھی ایک معمہ بنا ہوا ہے نا جانے قتل سے پہلے اُس نے حزام کو کیا کچھ بتایا ہو گا

امم ہمم۔۔۔ اُس نے زبان نہیں کھولی اگر ایسا کیا ہوتا تو حزام اب تک خاموش نہ ہوتا اور حُر۔۔ وہ تم سے رئیس کے متعلق انفارمیشن نکالنے کا نہ کہتی۔۔۔

"تم بس حزام پر الزام ثابت ہونے تک اُس کو ٹالو۔۔

وہ بری بھی تو ہو سکتا ہے "سلطان نے نقطہ اُٹھایا

"ناممکن۔۔ جنہوں نے اُسے جیل پہنچایا ہے وہ اُسے اتنی آسانی سے نکلنے نہیں دیں گے

"اتنا یقین ہے تمہیں برہان داؤد پر۔۔؟"

"سیاست کو لے اُسکے نشے پر یقین ہے۔ تم فکر نہ کرو بس کچھ دن کی بات ہے

اور یقین دہانی پر سلطان نے سر ہلایا تھا

☆☆☆

اگلے دن مہر علی حدیقہ کے سامنے میز پر ہاتھ پر ہاتھ جمائے بیٹھا تھا" آپ حزام داؤد سے ملنا چاہتے تھے کوئی ثبوت تھا اُنکے خلاف آپ کے پاس؟" ماتھے پر بل جمائے وہ سادگی سے پوچھ رہی تھی

اچھا! لمبا کھینچا" تو اس لئے آپ نے مجھے یہاں بلوایا ہے بغیر کسی جرم کے اتنی پولیس میرے لئے بھیجوا دی آپ نے" چبھتے ہوئے لہجے میں طنز کی آمیزش تھی

"میں آپ کو گرفتار بھی کر سکتی ہوں"

کس جرم کی بنا پر؟" وہ سیدھا ہوتا قدرے تیش میں آیا"

"ایک سیاستدان کو بلیک میل کرنے کے جرم میں"

میڈم آپ کسی بھول میں ہیں۔۔۔میں نہ تو آپ سے ڈرتا ہوں نا آپ کی دھمکیوں سے کیونکہ میں دو"
"ٹوکے کے سیاستدانوں کی طرح اپنا آپ گروی نہیں رکھتا

زیادہ لفاظی کرنے کی ضرورت نہیں بہت اچھی طرح جانتی ہوں میں تم جیسے صحافیوں کو۔۔۔یہاں"
بیٹھ کر اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہے ہو اُس وقت تمہارا ایمان کہاں ہوتا ہے جب تم اور تمہارے مالکان
"بھاری رقم کے عوض ملک گروی رکھ کر اپنی من پسند خبریں بناتے اور سناتے ہو

بلکل کرتے ہیں وہ ایسا۔۔۔میں انکار کب کر رہا ہوں, وہ ایسا نہ کریں تو یہ سیاستدان چند گھنٹوں میں"
چینل کو ٹھپ کروادیں۔۔۔یہ صرف سیاستدان نہیں ہیں بلکہ زمینی خدا بنے بیٹھے ہیں یہ کُھلے عام سچائی
"کا گلہ گھونٹ دیتے ہیں پھر آپ اور مجھ جیسے لوگ سب جانتے ہوئے بھی آنکھیں بند کر لیتے ہیں

تو کیا تم حزام داؤد سے ملنا نہیں چاہتے تھے کسی ثبوت کے نام پر اُسے بلیک میل کرنے والے تھے؟ کیا"
"ایسا نہیں ہے

میں حزام سر سے ملنا چاہتا تھا مگر اُن کو بلیک میل کرنے کے لئے نہیں۔۔میرے پاس ثبوت تھا جسے"
"میں ہر چینل پر با آسانی چلوا دیتا اور لمحوں میں سب کی دھجیاں بکھر جاتی مگر میں نے ایسا نہیں کیا

وجہ جان سکتی ہوں؟" وہ ابرو اُچکائے مستفسر تھی"

"میں آپ پر یقین کیوں کروں"

"تمہیں کرنا پڑے گا۔۔"

یہ مجبوری نہیں ہے" لہجہ مستحکم تھا" میں آپ کو اتنا بتا سکتا ہوں کہ میرے پاس کچھ ایسا ہے جو حزام"
"داؤد کی فیور میں جا سکتا ہے

اب کے وہ حیرت چھپانے کو مسکرائی تھی" تم کہہ رہے ہو تمہارے پاس اُسکے خلاف ثبوت ہے جبکہ دوسری طرف تم یہ کہہ رہے ہو کہ وہ حزام داؤد کی فیور میں جا سکتا ہے۔۔۔ اور اگر ایسا ہے تو تم حزام
"داؤد کو یہ فیور کیوں دینا چاہو گے

"کیونکہ حزام داؤد کرپٹ نہیں ہے"

"میں تمہاری بات کا اعتبار کیسے کروں"

"آپ کو کرنا ہو گا۔۔۔ آپ ایک بار مجھے حزام داؤد سے ملنے دیں"

"اور اگر ایسا کرنے پر تم نے حزام کو نقصان پہنچایا تو۔۔۔؟"

اگر حزام داؤد ملاقات کے وقت کسی ایسے انسان کو ساتھ رکھنا چاہتے ہیں جن پر وہ بھروسہ کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ مگر آپ کو ایک بار یہ رِسک لینا پڑے گا" پھر اُسنے نگاہ اُٹھا کر حدیقہ کی طرف دیکھا اور تامل کے بعد بولا

میڈم! ہم سب کہیں نا کہیں نا قابلِ تسخیر مشکلات کے خلاف اپنے اور ملک کے ساتھ کچھ غیر معمولی ہونے کا انتظار کر رہے ہیں, آپ, میں اور ہم جیسے لوگ۔۔۔ انتظار میں ہیں کہ کچھ ایسا ہو جسے دیکھ کر ہم پھر سے جی اُٹھیں

اور میرا مسئلہ ملک سے محبت ہے اگر میری زرا سی ایفرٹ سے ملک کو تھوڑا سا فائدہ بھی ممکن ہے تو میں پیچھے نہیں ہٹونگا"

وہ کہہ کر رکا تو حدیقہ کچھ لمحے جانچتی نگاہوں سے اُسکے چہرے پر کچھ کھوجتی رہی "فائن! تم کل رات ایک بجے یہاں پہنچ جانا میں کوشش کرتی ہوں کہ تمہاری ملاقات حزام سے کرواسکوں"

☆☆☆

وہ ناشتے کی میز پر آئی تو برہان وہاں پہلے سے موجود تھا حُر کا کرسی کی جانب بڑھتا ہاتھ پل بھر کے لئے تھما تھا

میرے ساتھ بریک فاسٹ کرنا پسند کرو گی"؟ برہان نے مسکراتے ہوئے دوستانہ انداز میں کہا تو وہ کرسی گھسیٹتی اُسکے مقابل بیٹھی "وائے ناٹ"

اچھالگا بھابی جی۔۔۔"وہ لفظوں پر زور دیتا بولا تو حُر مسکرائی "ویسے حزام ہمیشہ میرے مقابلے میں لکی رہا ہے مگر اس بار نا جانے ایسا کیا ہوا کہ وہ بے چارہ۔۔۔ چچ۔۔۔ مجھے لگتا ہے اس بار وہ سروائیو نہیں کر پائے گا تم کیا کہتی ہو۔۔"

"فلحال میں صرف ناشتہ کرنے کے موڈ میں ہوں جوس پاس کریں گے؟"

شیور! بلکہ میں خود دیتا ہوں" وہ جوس گلاس میں اُنڈیلنے لگا پھر حُر کی طرف گلاس بڑھایا"

جسے تھام کر حُر نے لبوں سے لگایا تھا

"حالات کافی کریٹیکل ہیں تمہیں اپنی پوزیشن کے بارے میں کچھ سوچنا چاہیئے"

جیسے۔۔؟" حُر نے ابرو اُچکا کر پوچھا"

حزام جیل میں ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے بہتر ہو گا اگر تم خود کو سیکیور کرو۔"

"ویسے بھی تمہیں حزام سے کیا لینا دینا اُسے پھانسی ہو یا عمر قید اگر تم عقل مند ہو گی تو اپنا فائدہ دیکھو گی

"اور میرا فائدہ کس میں ہے؟"

"ہم سے ہاتھ ملانے میں۔۔۔"

"حُر نے بھنویں اُچکائے" آہاں

"میرے پاس تمہارے لئے ایک آفر ہے اگر تم چاہو تو ہم اس بارے میں بات کر سکتے ہیں"

اچھا۔۔۔!ایسی کونسی آفر ہے تمہارے پاس؟"وہ فورک پلیٹ میں رکھتی پوری طرح متوجہ ہوئی"

دیکھو مجھے تمہید باندھنا پسند نہیں سیدھی بات کہتا ہوں سادہ سے الفاظ میں۔۔۔"

حزام کے ستارے اس وقت گردش میں ہیں اُس نے رئیس کا قتل کر کے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری ہے۔۔۔ظاہر ہے اسے میں بابا جان سچ کا ساتھ دیں گے آخر رئیس ہمارا وفادار تھا بہت کچھ کیا ہے اُسنے ہمارے لئے۔۔۔تو ان حالات میں تمہیں بھی سچ کا ساتھ دینا چاہیئے تم حزام کے خلاف کورٹ میں گواہی دو اور مزید پانچ سال جیسے چاہو حکومت کرو ہم تمہارا پورا ساتھ دیں گے مل کر مخلوط حکومت بنائیں گے۔۔۔یہ سال تمہارے اور آنے والے سال ہمارے اور یہ ایک بیسٹ ڈیل ہو گی۔

حزام تو رئیس قتل کیس میں ویسے ہی بدنام ہو چکا ہے اس لئے اب اگر ہم مل کر چلیں گے تو دور تک جائیں گے لیکن اگر تم حزام کے لئے ایفرٹ کرتی رہی تو تمہاری پوزیشن بھی خطرے میں پڑ جائے گی "سوچ لو۔۔۔

"ہمم آفر اچھی ہے تمہاری مگر حزام ملزم ثابت نہیں ہوا ہو سکتا ہے قتل کسی اور نے کروایا ہو۔۔"

ناممکن۔۔۔جب کڈنیپ حزام نے کیا ہے تو قتل بھی اُسی نے کروایا ہو گا۔۔۔ہاں اُس نے یہ کیوں کیا" "یہ بات اب تک سامنے نہیں آئی

"تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ کڈنیپ حزام نے کروایا تھا رئیس کو۔۔"

"کیونکہ میں جانتا ہوں حزام کیا ہے اور کیا کچھ کر سکتا ہے"

"تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں تمہاری بات کو اہمیت دونگی؟"

میر ایقین نہ کرو مگر حزام کی زبان کا اعتبار تو کرو گی نا۔۔۔جاؤ جا کے پوچھو اُس سے کہ اُس نے رئیس" کو کڈنیپ کروایا تھا یا نہیں۔۔۔اُس سے پوچھو کہ اُبان کو گولی کیسے لگی۔۔۔اور اس سے یہ بھی پوچھنا کہ "اُبان کے ہوش میں آنے کی خبر کو اب تک کنفیڈینشل کیوں رکھا جا رہا ہے

پل بھر کے لئے وہ خاموش ہوئی تھی پھر توقف سے بولی "یہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی اگر میں "تمہاری آفر ری جیکٹ کروں تو کیا کرو گے تم؟

اور برہان بڑی زور سے ہنسا تھا "تم میں اور حزام میں ایک چیز کامن ہے تم دونوں بلا کے ڈھیٹ ہو۔۔۔اور مجھے ڈھیٹ لوگ سخت ناپسند ہیں۔

میں نے یہ آفر تمہارے فائدے کے لئے دی تھی مگر تم اپنا فائدہ چاہتی ہی نہیں۔۔۔میں میڈیا کو اپنا بیان دے چکا ہوں بابا جان بھی جلد میڈیا کے سامنے آئیں گے۔۔۔اگر تم ہماری بات نہیں مانتی تو ہو سکتا ہے میں میڈیا کو تمہارا سچ بتا دوں۔۔تمہارے اور حزام کے نکاح کا سچ۔۔۔

سوچو تب کیا ہو گا تمہارے ساتھ۔۔۔ حزام تو ویسے ہی جیل میں سڑ رہا ہے ایسے میں تم کس کس کو کیا کیا ثابت کرو گی۔۔۔ لمحوں میں تمہارا امیج زمین بوس ہو گا۔

تو ڈرو اُس وقت سے جب تمہیں کہیں منہ چھپانے کی جگہ نہ ملے۔

ڈرنے کی ضرورت تمہیں ہے کیونکہ میری زندگی کا مقصد تمہاری حرِس سے کہیں بڑا ہے برہان! بہت" "اچھے سے جانتی ہوں مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔

"او۔۔۔ واقعی؟ اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی تمہیں خوف نہیں آ رہا ہے۔۔۔ حیرت ہے"

ہاں نہیں ہوں میں خوفزدہ۔۔۔ وہ ہاتھ میں ہاتھ پھساتی مضبوط لہجے میں بولی تھی

جب زندگی کا مقصد سمجھ میں آ جائے نا برہان تو پتہ ہے سب سے پہلے کیا کرنا چاہیئے لوگوں کا ڈر دل سے نکلنا چاہیئے۔۔۔

اور جب مقصد اہم ہو تو ڈر خود بخود نکل جاتا ہے۔۔ میں تمہاری مخالفت سے نہیں ڈرتی۔۔۔

مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم میڈیا کو کیا کہتے ہو

وہ اُسکی بات پر پھر سے ہنسا تھا" جب تم حزام کو مرتے ہوئے دیکھو گی تب پوچھو گا تم سے ڈر کیا ہوتا ہے۔۔۔ اور یقین مانو مجھے حزام کے مرنے سے زیادہ تمہاری آنکھوں میں خوف دیکھنے کی خواہش ہے "

"اور یقین مانو تمہاری یہ خواہش مرتے دم تک پوری نہیں ہو گی"

برہان ہاتھ جھاڑتا کھڑا ہوا" دیکھتے ہیں" وہ بے حد سنجیدگی سے اُسے بہت کچھ جتاتا منظر سے غائب ہوا تھا

☆☆☆

برہان کی باتوں نے اُسے مزید بے چین کیا تھا اور اُس بے چینی کے نتیجے میں وہ اور حزام اب آمنے سامنے تھے

اب کونسی کلیریفیکیشن لینے آئی ہو تم" کافی دیر اُسے خاموش کھڑا دیکھ کر بلآخر وہ بولا تھا حُرنے اُسکے چہرے کو دیکھا جہاں بے خوابی کے اثرات نمایاں تھے داڑھی کچھ حد بڑھی ہوئی تھے بال بکھر کر پیشانی پر پھیلے تھے سفید رنگ کی شرٹ پر سلوٹیں واضح تھیں فولڈ ہوئی آستین کے باعث وہ اُسکی نیلی اُبھری ہوئی رگوں کو با آسانی دیکھ سکتی تھی

میں صرف سچ سننے آئی ہوں حزام۔۔۔"

میں چاہتی ہوں اب یہ تماشا ختم ہو, تم آج صرف سچ بولو میرے کان صرف سچ سنیں پھر چاہے سچائی کڑوی اور جھوٹ کتنا ہی دلفریب کیوں نہ ہو" وہ مدھم لہجے میں بولی تو حزام کا دل مٹھی میں ڈھرکا وہ بے حد سنجیدہ دکھائی دیتی تھی آنکھوں میں یاسیت بھری تھی

"کیا رئیس کو تم نے کڈنیپ کروایا تھا؟ تم اُسے خُفیہ طریقے سے جرمنی بھیج رہے تھے؟"

چند لمحے وہ کھڑا زمین کو تکتا رہا آج وہ کسی بھی قیمت پر اُسکا دل توڑنا نہیں چاہتا تھا

انسان بہت سی پرتوں میں چھپا ہوتا ہے, اُن پرتوں میں ایک ہی انسان کے کئی روپ ہوتے ہیں کسی انسان کو جاننے کے لئے آخری پرت تک پہنچنا پڑتا ہے حُر۔۔۔

اور انسان کے ہر عمل کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ یا وجوہات کا ایک سلسلہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ کسی انسان کے عمل کے نتائج کو پوری طرح سے سمجھنے کے لئے وقت لگتا ہے کیا تم مجھے وہ وقت دے سکتی ہو۔۔۔ اتنا وقت کہ میں ثابت کر سکوں کہ رئیس کو میں نے۔۔۔۔

"مجھے ہاں یا نہ میں جواب چاہیئے۔۔۔"

"تم پہلے میری پوری بات سن لو اُسکے بعد۔۔۔"

میں تمہاری کوئی بات سننا نہیں چاہتی۔۔۔ مجھے صرف یہ بتاؤ کہ رئیس کی کڈنیپنگ کے پیچھے تم ہو یا نہیں۔۔۔" وہ کہہ کر سوالیہ نگاہوں سے اُسکی طرف دیکھنے لگی

آج وہ کہو جو میرا دل سننا چاہتا ہے وہ نہیں جسکی یقین دہانی دماغ کروا رہا ہے۔۔۔ اور دل میرا کہتا ہے " کہ برہان بکواس کرتا ہے" وہ سوچتے ہوئے حزام کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں کچھ بھی واضح

نہیں تھاناسچ نہ جھوٹ وہاں صرف خاموشی تھی بلا کی خاموشی حزام کے ذہن میں اُبان کے ساتھ کی جانے والی گفتگو گردش کرنے لگی

اور رئیس!اب اُسکا کیا کرنا ہے؟"اُبان نے پوچھا تھا

"وہی جو کرنے کو کہا ہے"

"حدیقہ نے کہا ہے وہ انویسٹیگیٹ کرے گی پھر تم اُسے۔۔۔"

اُبان!میں نے تمہیں کہا آج رات اُسے غائب کر دو۔۔۔ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اس" معاملے کو طول دیں اور اس رپوٹر والی بات کے بعد تو بلکل بھی نہیں۔۔

مجھے مختیار شاہ پر ڈاوٹ ہے اور جب تک میری تسلی نہیں ہو جاتی تب تک رئیس کو سب کی نظروں سے دور رہنا ہو گا,حدیقہ اگر سیدھی طرح انویسٹیگیٹ کرتی ہے تو دشمن الرٹ ہو جائے گا کیونکہ رئیس اُس سے رابطہ ضرور کرے گا ممکن ہے وہ رئیس پر نگاہ رکھے ہوئے ہوں۔۔ہو سکتا ہے وہ رئیس کو نقصان پہچانے کی کوشش بھی کریں اور اگر رئیس کو کچھ ہو گیا تو سب ہاتھ سے نکل جائے گا تم رئیس کو اُٹھواؤ "۔۔۔باقی سب میں دیکھ لونگا

اور حُر۔۔۔اگر اُنہیں پتہ چلا کہ رئیس کو غائب کروانے کے پیچھے تم ہو تو اُنکا شک یقین میں بدل جائے" "گا وہ سوچیں گی تم نے داؤد خاندان کو بچانے کے لئے یہ سب کیا ہے

"سوچنے دو۔۔۔ویسے بھی وہ راضی کب ہوئی ہے مجھ سے جو اب ناراض ہو گی"

تمہیں تو وہ کچھ نہیں کہیں گی یار پر میرا کیا بنے گا۔۔۔میری تو اُن سے کوئی رشتے داری بھی نہیں جسکا"
"وہ لحاظ کر لیں۔۔۔

اُسکی بات پر حزام کا قہقہہ بلند ہوا تھا"تم کیا سمجھتے ہو وہ میرا لحاظ کرتی ہے۔۔۔"لہجے میں حسرت تھی"

کیا نہیں کرتی۔۔۔؟"اُبان نے صدمے سے پوچھا تو حزام نے سرد آہ خارج کی"

.اووو!مجھے تم سے ہمدردی ہے دوست۔۔"وہ فون کو تکتا بڑبڑایا تھا"

"جواب دو حزام۔۔۔"

"حُر تم بات تو۔۔۔۔"

ہاں یانا۔۔۔"وہ بے حد سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی آواز قدرے بلند ہوئی تھی"

ہاں۔۔۔"

ہاں میں نے ہی اُسکی کڈنیپنگ پلان کی تھی"اُسنے اعتراف کیا تو چند پل دو نفوس کی چلتی سانسوں کے سوا وہاں کسی شے کی کوئی صدا سنائی نہیں دی تھی

حُر کی آنکھیں لمحوں میں سرخ ہوئیں تھی

تم یہاں رہو یا بچ نکلو مگر میرے راستے میں دوبارہ مت آنا۔۔ کسی ایسی جگہ چلے جانا جہاں تم تک"
رسائی ممکن نہ ہو, وہاں جہاں اگر کبھی چاہوں بھی تو تمہیں دیکھ نا سکوں" وہ سرخ آنکھیں لیے اُسکی
طرف دیکھے بنا کہہ رہی تھی

حُریہ مت کہو تم ایسے نہیں کہہ سکتی تم ایک دفعہ بات سن لو میری۔۔۔

بات! کیا بات سنو میں تمہاری؟ اور کونسی داستان سناؤ گے تم مجھے۔۔۔"

میں نے تم پر ٹرسٹ کیا تھا حزام یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم بہرام داؤد کے بھتیجے ہو پھر بھی ٹرسٹ کیا
دوبارہ ٹرسٹ کیا اور تم نے۔۔۔

. تم نے ہر بار میرا بھروسہ توڑا ہے حزام, جو تکلیفیں تم نے مجھے دی کسی دوسرے نے نہیں دی

اب سرخی کے ہمراہ آنکھوں میں درد بھی اترا تھا

حزام چند پل اُسے دیکھتا رہا جو اب اُسکی جانب رُخ موڑے کھڑی تھی

"تم اب بھی میرا اعتبار کر سکتی ہو تم۔۔۔"

دوبارہ اس لفظ کو مت دوہرانا حزام۔۔۔۔ یہ لفظ تمہارے منہ سے بلکل اچھا نہیں لگتا۔۔"

میں نے بہت بڑی غلطی کی بلکہ غلطی دوہرائی تم پر اعتبار کر کے اور ایسا کرنے پر تم نے مجھے مجبور کیا تھا

تمہارے رویئے نے, تمہاری باتوں نے, تمہارے انداز نے۔۔۔

اور

.اور سب سے بڑھ کے تمہاری ان آنکھوں نے

وہ اسکی نگاہوں کی سمت دیکھتی بولی

تو حزام کی آنکھوں میں نمی در آئی تھی وہ ضبط کر رہی تھی اور اس ضبط کی تکلیف حزام نے اپنے دل پر محسوس کی تھی

لفظ کہیں گم ہوئے تھے

حُر!" اُسنے بے حد آہستگی سے پکارا تھا اور حُر کا دل پھٹنے لگا تھا"

پلیز۔۔۔رحم کرو مجھ پر۔۔۔اور چپ ہو جاؤ۔۔۔

مت لو میرا نام۔۔۔ تم پکارتے ہو تو اپنا نام برا لگتا ہے مجھے

وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی تھی ہونٹوں کی کپکپاہٹ کو چھپانے کے لئے لب زور سے بھینچے تھے

حزام نے آگے بڑھ کر اُسے تھامنا چاہا مگر ناکام رہا

تم نے ایک بار پھر میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔ تم نے میرے ڈیڈ کے قاتلوں کو پروٹیکٹ کیا۔۔۔

وہ اُسکا ہاتھ جھٹکتی بولی تھی آواز پہلے سے زیادہ لرز رہی تھی وجود کپکپاہٹ کا شکار تھا

حزام نے آگے بڑھ کر اُسکے گرد حصار قائم کیا

تم ہر بار میرے ساتھ یہ کیسے کر لیتے ہو" وہ اُسکے سینے پر پیشانی رکھے چلائی تھی اُسکی آنکھیں جلنے لگی تھی مگر آنسو نہیں ٹپکا تھا

حزام نے اپنی تر آنکھوں کو شدت سے بند کیا ساری نمی پلکوں پر اُتر آئی تھی

تمہیں میرے ساتھ یہ نہیں کرنا چاہیئے تھا تمہیں میرے ساتھ وہ سب بھی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔۔"

وہ اُسکے سینے پر سر ٹکائے ایک ہاتھ سے اُسکا گریبان جھنجھوڑتی دوسرا ہاتھ حزام کے دل پر رکھے لفظوں کو دوہراتی جا رہی تھی

"میں جب جب ماضی کے بارے میں سوچتی ہوں میرا دل بند ہونے لگتا ہے۔۔۔"

میں جان۔۔۔ جانتا ہوں" وہ آنسوؤں کے بیچ اٹک کر بولا تھا"

بکواس کرتے ہو تم۔۔۔ کچھ نہیں جانتے۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔"

وہ اب سر اُٹھا کر اُسکی آنکھوں میں دیکھتی کہہ رہی تھی آنکھوں کی سرخی چہرے پر اُتر آئی تھی

تم نہیں جانتے کہ شانزے لیزے کی پُر ہجوم ٹورسٹ اسٹریٹ میں میں نے کتنی بار تمہیں ڈھونڈا۔۔۔

ٹروکاڈیرو کی سڑھیاں اُترے کتنی بار تمہیں اپنے ساتھ وہاں محسوس کیا۔۔۔

سین کے پانی میں ناجانے کتنی بار تمہارا عکس دیکھا۔۔۔

کروز میں بیٹھے تمہارا ہاتھ تھامے تمہارے لمس کو محسوس کرتے کتنی بار تمہارے ساتھ سفر کیا

لَوپیلس کے کشادہ محل میں لوگوں کے ہجوم میں میری متلاشی نگاہوں نے تمہیں تلاش کیا۔۔۔

بولتے بولتے اسکی ٹھوڑی لرزنے لگی وہ ضبط کی انتہا پر تھی

لیونارڈوڈاونچی کی مصوری میں تمہاری صورت کھوجتی رہی

ایفل کے گرد تمہارے لفظوں کی گونج کتنی بار سنی۔۔۔

اور پھر پیرس کی اُن سرد فضاؤں میں ہر شے تحلیل ہوتی دیکھی۔۔۔ دھواں ہوتی۔۔۔ دسترس سے دور ہوتی تو...

تو مجھے پلیس دے لاکونکارڈ کے فواروں کی دلکشی پھیکی لگتی وہ سب سے خوبصورت شہر تمہاری وجہ سے بدصورت لگنے لگا تھا, تو جانتے ہو تب میرا دل کیا چاہتا تھا۔۔۔

اسنے سر اٹھا کر حزام کے چہرے کو دیکھا تھا

سکیورٹی کے اونچے ستون کا سہارا لیئے میر اجی چاہتا تھا کہ ماضی کے مشہور انقلابیوں کی طرح تمہیں بھی اُس جگہ پھانسی پر چڑھادوں۔۔۔

اور تم کہتے ہو تم سب جانتے ہو

"تم کچھ بھی۔۔۔کچھ بھی نہیں جانتے حزام۔۔۔

س۔۔۔سوری۔۔۔م۔۔۔مجھے معاف کر دو"حزام کی ہچکی بندھی تھی, آنسو چہرہ تر کر رہے تھے"

مت مانگو مجھ سے معافی۔۔۔"

کس کس بات کی معافی مانگو گے تم۔۔کس کس سزا پر معاف کرو نگی میں تمہیں"وہ یکدم اُسے دور دھکیلتی پیچھے ہوئی تھی

پھر کیا کروں؟"وہ نرمی سے قریب آتا التجا کر رہا تھا"

میری نظروں سے دور ہو جاؤ بس۔۔۔۔"آواز مدھم تھی لہجہ رنجیدہ آنکھیں خشک۔۔"

مجھ سے وہ مانگو جو میرے اختیار میں ہے۔۔۔یہ۔۔۔یہ میرے بس میں نہیں"وہ بے بسی سے بولا"

تمہیں معاف کرنا بھی میرے بس میں نہیں"انداز اٹل تھا"

پھر ازالہ کیسے ہو گا؟"وہ بھیگی آواز میں پوچھ رہا تھا"

مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔نا معافی نہ تلافی" وہ ایک بار پھر رخ پھیرتی اُسکی جانب پشت کرتی" کہنے لگی

"جان نکال رہی ہو اور کہتی ہو کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔"

"جان یونہی نہیں نکلتی۔۔۔"

جان یونہی نکل جاتی ہے حُر۔۔۔"

"اور اگر نہیں نکلتی تو میری آنکھوں میں دیکھ کر ایک بار کہہ دو کہ "حزام نہیں نکلتی۔۔۔۔

وہ سانس کھینچتی پلٹی "مجھے تمہاری زندگی سے کوئی لینا دینا نہیں اور جو کچھ تم بہرام داؤد کو بچانے کے لئے کر رہے ہو ناوہ سب رائیگاں جائے گا تمہارے تایا نے جو کیا ہے وہ اُسکی سزا ضرور بھگتے گے اور تم بھی۔۔۔

"وہ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی

☆☆☆

"سب کچھ سیٹ ہے حدیقہ ؟"

یہ اگلے دن کی صبح کا منظر تھا جہاں وہ ابان اور حدیقہ ایک ساتھ تھے

یس آل سیٹ "اُسنے حزام کی طرف تمھزاپ کا اشارہ کیا

"اور کیمرہ؟

وہ بھی لگوا دیا ہے یہاں "وہیل چیئر پر بیٹھے اُبان نے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا

خوامخواہ ضد کی تم نے میں اور حدیقہ ہینڈل کر لیتے۔۔۔"وہ تکلیف کے باعث اُبان کے مرجھائے چہرے کو دیکھتا بولا تھا

ہاں لیکن میرا یہاں ہونا ضروری ہے میں اُس رپوٹر کے ساتھ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔

ایک بار وہ رپوٹر یہاں سے چلا جائے پھر تم سے بات کرتا ہوں۔۔۔آخر شِپ میں ایسا ہوا کیا تھا کہ تم ہسپتال پہنچ گئے۔۔۔"حزام نے نگاہیں ترچھی کر کے اُسے گھورتے ہوئے کہا تھا

اور تم جیل میں۔۔۔"اُبان بال سنوارتا بولا تو حزام نفی میں سر ہلا کر رہ گیا"

لگتا ہے وہ آ گیا حزام پلیز بی کیئر فُل۔۔"حدیقہ کے کہنے پر حزام نے گردن ہلائی

اُبان تم مونیٹر پر نگاہ رکھنا باہر میں خود رکوں گی اگر اُس رپوٹر نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو جا نہیں سکے گا۔

ہاں ٹھیک ہے" اُبان عجلت سے کہتا وہیل چیئر کا بٹن پریس کرتا چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا" جہاں مونیٹرز موجود تھے۔

☆☆☆

وقت کے بہت پابند ہو تم وقت پر پہنچے ہو؟" وہ حدیقہ کے آفس میں اُسکا منتظر تھا جب وہ کلائی پر" بندھی واچ کو تکتی بولی

"اُسکے آنے پر وہ کھڑا ہوا" وقت سے پہلے آیا ہوں ابھی ایک بجنے میں تین سیکنڈ باقی ہیں

چلو پھر وقت ضائع نہیں کرتے" حدیقہ نے باہر کی طرف اشارہ کیا تو وہ آگے پیچھے چلتے باہر کی طرف" آئے

حزام اندر رہے اور تمہارے پاس صرف دس منٹ ہیں, اگر تم دس منٹ بعد باہر نہ آئے تو میں خود اندر" "آجاؤنگی۔۔ گوٹ اِٹ؟

مہر علی نے تابعداری سے سر کو خم دیا اور لوہے کا رنگ شدہ دروازہ دھیکلتا اندر آیا

حزام ٹانگ پر چڑھائے کرسی پر بیٹھا تھا سامنے درمیانی سائز کی میز تھی دوسری طرف ایک اور کرسی۔ حزام نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

مہر نے کمرے کا طائرانہ نگاہ ڈالی جہاں ضرورت کی ہر شے موجود تھی دوسرے الفاظ میں وہ کسی لگژری روم سے کم نہیں تھا

"حزام نے ہنکارہ بھرا تو اُسنے حزام کی طرف دیکھا" ملنا چاہتے تھے مجھ سے کوئی خاص وجہ۔۔

مہر نے سر ہلا کر اپنے سیاہ بیگ کی زپ کھول کر کچھ نکالا اور میز پر رکھا مونیٹر سکرین پر ساری کاروائی دیکھتا ابان چوکنا ہوا

کچھ مہینوں پہلے میرے گھر کے باہر مجھے ایک لفافہ ملا اور اُس لفافے کے اندر بند ڈبے میں ایک ڈرائیو.بتاتے ہوئے اُسنے وہ ڈرائیو حزام کے سامنے رکھی پھر لیپ ٹاپ نکال کر ڈرائیو میں موجود مواد پلے کیا اور سکرین حزام کی طرف گھمائی۔۔

وہ ڈیزاسٹر ہوٹل کے روم کی فوٹیج تھی جہاں حُر اور وہ نکاح کی پلاننگ کرتے دکھائی دیتے ہیں آگے پیچھے کے تمام مناظر حذف کر دیئے گئے تھے پوری ویڈیو اور اُن کے مابین ہونے والی گفتگو کو مولڈ کر کے مرضی سے ترتیب دیا گیا تھا,ویڈیو دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ دونوں وہاں اپنی مرضی اور خوشی سے موجود تھے.

ویڈیو کا آغاز بیڈ پر پڑے حزام کے کوٹ سے ہوا تھا ایک کنارے پر کوٹ اور دوسرے کنارے پر وہ وہ دونوں ہاتھ پیچھے کیئے قدرے ریلیکسنگ پوزیشن میں بیٹھا تھا بیڈ کے دائیں طرف رکھے سفید صوفوں کی سنگل سیٹ پر حُر پشت ٹِکائے پلیٹ میں رکھی بیریز کھاتی ہوئی دکھائی دی

کمرے کے ڈیکور پھولوں کی پتیوں اور جدید کینڈلز کو بڑی مہارت سے کیپچر کیا گیا تھا

تمام گفتگو اور مناظر کو مرضی کے مطابق ڈھالا گیا تھا

جس میں حزام چلتا ہوا حُر کے قریب آیا پھر وہ مسکراتی ہوئی نظر آئی پھر بیڈ پر جا بیٹھی کچھ دیر بعد خاموش مناظر بولنے لگے

"پورا میڈیا باہر جمع ہے سب کچھ لائیو جا رہا ہے اب خود کو کیسے سیو کریں۔۔۔؟"

"نکاح کر لیتے ہیں, سیکنڈل سے بچنے کا یہی ایک طریقہ ہے"

"ہمارا ریلیشن ایسے سب کے سامنے آئے گا تو الیکشن میں ریپوٹیشن پر اثر پڑے گا

ویڈیو کو دیکھ کر اور وہ باتیں سن کر حزام دنگ رہ گیا تھا۔

اُن کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو میں سے مرضی کے جملے چن کر نکالے گئے تھے اور باقی کے جملوں کو کَٹ کر دیا گیا تھا اور اُن دونوں کے مابین تعلق کو سراسر غلط طریقے سے دکھایا جا رہا تھا

"حزام نے غصے سے لیپ ٹاپ پیچھے کیا تھا" کیا دکھانے کی کوشش کر رہے ہو تم مجھے"

وہی جو مجھے دنیا کو دکھانے کے لئے کہا گیا ہے۔۔۔اور وزیرِ اعظم صاحبہ کا جو تعلق رہا ہے آپ سے"

"وہ۔۔۔

زبان بند کرو ورنہ زبان کھینچ لونگا تمہاری۔۔" وہ کرسی کو ٹھوکر مارتا کھڑا ہوا تو فرش پر کرسی کے گرنے کی آواز گھونجی

حزام کا ردِ عمل دیکھ کر مہر کو بھی نشست چھوڑنی پڑی

☆☆☆☆

حدیقہ نے فوری اندر داخل ہو کر مہر پر پستول تانی تھی حزام نے شدتِ ضبط سے میز پر کہنی ماری

"مہر نے پیچھے مڑ کر دیکھا "کوئی بھی حرکت کی تو میں گولی چلانے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرونگی

مہر علی نے سانس خارج کی "پولیس والوں پر بھروسہ کرنا ہی نہیں چاہیئے۔۔۔" وہ ہوا میں سر مارتا "بولا "پولیس والے ناقابلِ برداشت اور ناقابلِ بھروسہ ہوتے ہیں

ایک منٹ حدیقہ !بولنے دو اِسے یہ جو کہنا چاہتا ہے آخر اس سب کے پیچھے مقصد کیا ہے؟ پیسے چاہیئں "تم کو؟

پیسے نکالنے کے اور بھی بہت سے طریقے تھے اُسکے لئے مجھے اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کی " ضرورت نہیں تھی "وہ حدیقہ پر گہری نگاہ ڈالتا بولا

"کیا آپ ایک بار میری پوری بات سن لیں گے؟"

اُسنے پوچھاتو حزام نے سر ہلایا

بغیر کوئی ہوشیاری کیے بیٹھو وہاں" حدیقہ اُسکی گردن پر پستول ٹکاتی اُسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے" لگی تو وہ کرسی پر جا بیٹھا جہاں کچھ دیر پہلے بیٹھا تھا۔

اُبان بھی کمرے کے اندر داخل ہوتا دکھائی دیا تو مہر نے طنزیہ انداز میں حدیقہ کو دیکھا" پولیس والے ہوں اور وعدہ خلافی نہ کریں ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

"میں نے کہا تھا آپ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں پھر یہ۔۔۔

"تم اب بھی بات کر سکتے ہو کہو جو کہنا ہے"

حزام نے اُسکی بات کاٹی تو وہ اُبان اور حدیقہ پر نگاہ ڈالتا توقف کے بعد بولا

میں یہ ویڈیو چلا سکتا تھا جیسے چاہے استعمال کر سکتا تھا مگر میں نے نہیں کی کیونکہ میں نے ہمیشہ سچ کا" ساتھ دیا ہے کسی بھی خبر کو اپنے مفاد اور چینل کی ریٹنگ کے لئے استعمال نہیں کیا۔

میں اپنی زبان سے وہی الفاظ دوہرا رہا ہوں جو بہرام داؤد نے اس ویڈیو کے ذریعے دنیا کو دکھانے اور" بتانے کی کوشش کی ہے

تم مسلسل بکواس کر رہے ہو اور میں برداشت کر رہا ہوں۔۔۔" حزام نے انگلی اُٹھا کر متنبہ کیا"

"بکواس میں نہیں کر رہا آپ اندھیرے میں ہیں"

تم صاف صاف بکو کیا کہنا چاہتے ہو "اُبان نے مداخلت کی"

میرے پاس جب یہ ویڈیو آئی تو میں نے فوری طور پر چلانے کا فیصلہ کیا لیکن پھر آگلے دن میرا ارادہ" بدل گیا۔ پہلی سوچ جو میرے ذہن میں آئی وہ یہ تھی کہ آخر حزام داؤد اور حُرمحتشم کا ایسا کونسا ان دشمن ہے جو یہ سب عوام کو دکھانا چاہتا ہے اور کیوں۔۔

حالانکہ مجھے پہلے ہی یہ نکاح والا معاملہ اتنا سیدھا نہیں لگتا تھا مگر ثبوت ملنے کے باوجود بھی میں نے خود کو روکا اور یہ جاننے کی کوشش کرنے لگا کہ مجھ تک یہ انویلپ کس نے پہنچایا

بہت ایفرٹ کے بعد مجھے پتہ چلا کہ یہ ویڈیو مجھ تک بہرام داؤد نے پہنچائی۔۔

اور جیسے ہی مجھے یہ پتہ چلا تو حیرت ہوئی کہ بہرام داؤد ایسا کیوں کرنا چاہیں گے وہ یہ ویڈیو لیک کر کے اپنی فیملی کی ریپوٹیشن کیوں خراب کرنا چاہتے ہیں۔

بس وہیں سے ہی میں نے اِنویسٹیگیشن کرنا شروع کی۔

میں نے ڈیزاسٹر ہوٹل کے منیجر سے ملنے کی کوشش کی لیکن اُس نے منع کر دیا یعنی واقعی گڑبڑ تھی میں بار بار کوشش کرتا رہا وہ ایک بار مجھ سے مل لے لیکن یہ ممکن نہیں ہو سکا پھر مجھے مجبوراً ہوٹل کی سابقہ ریکارڈنگ چرانی پڑی۔۔۔

اور وہ کہتے ہیں نا کہ دشمن کتنا ہی چلاک کیوں نہ ہو کوئی نا کوئی غلطی ضرور کرتا ہے۔

میں نے اُسی بے وقوفی کا فائدہ اُٹھایا اُس روز کی ویڈیو اور اُس سے قبل ساری فوٹیج بار بار دیکھنے پر مجھے کچھ غیر معولی لگا۔

اُس واقع سے دو دن پہلے میں نے رئیس احمد کو اُسی روم میں جاتے دیکھا جہاں آپ دونوں کو ٹریپ کیا گیا پھر وہ لابی میں منیجر سے ملا کافی دیر اُن کے درمیان بات چیت ہوتی رہی۔

اُسکے بعد میں نے رئیس کے متعلق چھان بین شروع کی اپنے سورسسز سے پتہ لگانے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ اس کے پیچھے مختیار شاہ ہے, اور رئیس مختار شاہ کے لئے کام کرتا ہے اُس نے وہ سب آپ دونوں کو پھسانے کے لئے کیا مگر کنفیوژن یہ تھی کہ اگر وہ سب مختیار شاہ نے کیا تو یہ ریکارڈنگ مجھ تک بہرام داؤد نے کیوں پہنچائی۔

اور جانتے ہیں یہ کیوں ہوا۔۔۔ کیونکہ بہرام داؤد اور مختیار شاہ آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ یہ ہوٹل والا سارا معاملہ مختیار شاہ نے بہرام داؤد کی لاعلمی میں سرانجام دیا۔

اس لئے انہوں نے تمہارے نکاح پر زور دیا کیونکہ مختیار شاہ اُنکو ڈبل کراس کر رہا تھا" اُبان نے نقطہ " اُٹھایا تو اُن تینوں نے اُسکی جانب دیکھا

سوری! تم کنٹینیو کرو" حدیقہ کے تاثرات دیکھ کر وہ معافی مانگتا زرا سا پیچھے کھسکا تو مہر نے سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا

لیکن جیسے ہی مختیار شاہ کو آپ کے نکاح کا پتہ چلا تو اُسنے بہرام داؤد سے مل کر اُن کو بتایا کہ یہ سب اُسنے کیا ہے اور وہ نکاح کور کوادیں مگر اُس وقت تک نکاح ہو چکا تھا آپ دونوں کا۔یوں بہرام داؤد کے ہاتھ آپ کے اور مختیار شاہ دونوں کے خلاف ثبوت آگیا جسے وہ جب چاہے استعمال کرتے۔۔اور انہوں نے یہ کیا انہوں نے اصلی ویڈیو کو مولڈ کر کے نئی ویڈیو بنوائی یوں اس ویڈیو کے منظرِ عام پر آنے سے آپ دونوں کی ریپوٹیشن خراب ہوتی اور یقیناً آپ تیش میں اُس انسان کا پتہ کرواتے جس نے یہ سب کیا اور بہرام داؤد کے پلان کے مطابق آپ مختیار شاہ تک با آسانی پہنچ جاتے۔۔۔دوسرے الفاظ میں بہرام داؤد نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی"

مختیار شاہ پر تو تمہیں شک تھا یعنی کہ۔۔۔" اُبان حزام کی طرف دیکھتا ایک بار پھر بولا جو ساکت وجود لیے مہر کی جانب دیکھ رہا تھا

اس لئے برہان اور تمہارے تایا نے میڈیا میں تمہارے حق میں ایک لفظ نہیں کہا۔۔۔انہوں نے تمہاری کوئی تائید نہیں کی" حدیقہ کو بھی جیسے یقین آنے لگا تھا

اگر یہ ہو سکتا ہے تو۔۔۔تو وہ بھی سچ ہو سکتا ہے جو حُر کہہ رہی تھیں" حدیقہ نے حزام کی طرف دیکھ کر آہستگی سے کہا

یعنی محتشم کمال کا قتل ہی ہوا ہے اور بہرام انکل۔۔۔"اُبان نے ایک بار پھر جملہ ادھورا چھوڑا تھا

تمہارے پاس اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے ثبوت ہے۔۔؟یا تمہیں لگتا ہے میں زبانی کلامی" تمہاری باتوں پر اعتبار کر لونگا"حزام نے مہر علی سے کہا تو حدیقہ نے اب کے حیرت سے اُسے دیکھا"حزام سب کچھ تو سامنے ہے, تمہارے تایا نے میڈیا میں تمہارے خلاف بیان دیا ہے اور تم اب "بھی۔۔۔

تمہارے پاس ثبوت ہے یا نہیں۔۔۔؟"وہ چلایا تھا"

مہر علی نے ایک اور ڈرائیو اپنی پاکٹ سے نکالی اور لیپ ٹاپ میں لگائی"

میرے پاس کوئی ثبوت نہ ہوتا اگر زخمی حالت میں رئیس میرے پاس نہ آتا۔۔۔اُسنے آپ کی خاطر" "اپنی جان کی قربانی دی ہے حزام صاحب۔۔۔

☆☆☆

یہ رات کا پہلا پہر تھا جب کسی کے دروازہ پیٹنے کی آواز پر وہ یکدم الرٹ ہوا۔

کوئی بہت زور زور سے اُسکا دروازہ بجا رہا تھا جسے توڑ دینا چاہتا ہو۔

وہ بھاگ کر اوپن کچن کی طرف گیا اور تیز دھار چھری اُٹھائی پھر دبے پاؤں دروازے کی طرف آیا جو اب تک اُسی شدت سے پیٹا جا رہا تھا

اُسنے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا تو وہ منہ کے بل نیچے گرا۔

اُسکی ناک منہ اور ٹانگ سے خون بہہ رہا تھا فرش لمحوں میں سرخ ہوا تھا مہر نے پاؤں سے اُسے سیدھا کیا

رئیس۔۔۔بے یقینی سے بولا چھری اُسکے قریب کی

میں میری بات سنو۔۔"وہ خوف سے پیچھے ہوتا بولا"دروازہ بند کرو۔۔۔بند کرو۔۔۔"مہر علی ناسمجھی" سے اُسے دیکھتا رہا پھر دوڑ کر دروازہ بند کیا

"پا۔۔۔پانی۔۔۔"

وہ چند پل شاکی نگاہوں سے اُسے گھورتا رہا پھر کچن کی طرف آیا اور پانی کا گلاس بھرا۔۔وہ تذبذب کا شکار متعجب نگاہوں سے اُسے کراہتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کیا ہو رہا ہے اور رئیس زخمی حالت میں اُسکے اپارٹمنٹ کیسے پہنچا

اُسی کش مکش کی کیفیت میں وہ پانی کا گلاس لیئے رئیس کے قریب آیا اور گلاس اُسکے خشک لبوں سے لگایا

میری بات سنو۔۔۔میں تمہیں بہت ضروری بات بتانے جا رہا ہوں وعدہ کرو مجھ سے کہ سرحزام تک" "میری امانت پہنچاؤ گے

"کیا۔۔۔ کیا ہے یہ سب اور تم یہاں۔۔؟"

ششش میں زیادہ دیر یہاں رُک نہیں سکتا وہ لوگ میرے پیچھے ہیں میں بہت مشکل سے یہاں تک پہنچا" "ہوں

لیکن تم میرے پاس کیوں آئے ہو اور کون ہے تمہارے پیچھے؟ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا" "ہوں۔۔۔

تم ہی میری مدد کر سکتے ہو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم ہوٹل انتظامیہ سے مل کر ثبوت جمع کر رہے ہو" اور تم نے اب تک وہ ویڈیو استعمال نہیں کی۔۔۔

کچھ بھی مجھ سے چھپا ہوا نہیں ہے۔۔۔ اس لئے میری بات سنو اور جو میں کہہ رہا ہوں اُسے ریکارڈ "کر لو۔۔

وہ چونک کر اُسے دیکھنے لگا" کیا ہو رہا تھا وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔ زخمی کیوں تھا سب کچھ سمجھ سے باہر تھا"

وہ اب بھی کراہ رہا تھا منہ سے خون اب بھی بہہ رہا تھا وہ ٹانگ ہلا "جلدی کرو۔۔۔ اتنا وقت نہیں ہے" نہیں پا رہا تھا

مہر علی نے اُسے سہارا دے کر کھڑا کیا اور بامشکل صوفے تک لایا

فون نکالو اور کمرہ آن کرو۔۔۔" وہ بول نہیں پا رہا تھا مگر پوری قوت لگا کر بولنے کی کوشش کر رہا تھا"

مہر علی نے بنا سوچے سمجھے کیمرہ آن کیا

کچھ دیر پہلے مجھ سے ایک بیان ریکارڈ کروایا گیا, اور وہ بیان ریکارڈ کرنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ وہ" سب میری آنکھوں کا دھوکا تھا, جب مجھ پر گولی چلائی گئی تو م۔۔۔ میری آنکھوں پر پٹی بندھی تھی پٹی کھلی تو اُبان میرے سامنے تھا جمال نے کہا گولی اُبان نے چلائی ہے, میں اُسکی بات مان کر وہاں سے نکل آیا پر وہاں سے نکلنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میں نے غلطی کی۔

مجھے حزام داؤد نہیں بلکہ بہرام داؤد مروانا چاہتا ہے, مجھے حزام داؤد نے کڈنیپ کیا تھا مگر مارنے کے لئے نہیں بچانے کے لئے۔

جمال نے برہان داؤد کو ہمارے شِپ میں ہونے کی خبر پہنچائی اور اُسکے بعد جو کچھ ہوا وہ سب بہرام داؤد کے کہنے پر ہوا۔

وہ لوگ اب بھی میرا پیچھا کر رہے ہیں مگر میں بہت سے راز آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں حزام سر۔۔۔

میں نے بہت عرصہ گمنامی کی زندگی گزاری میں ایک بہترین شکاری تھا اور شکار کرتے کرتے ایک بہترین شوٹر بن گیا اور پسِ پشت رہ کر مختیار شاہ کے لئے کام کرنے لگا میں مختیار شاہ اور بہرام داؤد کی رِگ رِگ سے واقف ہوں میں انکا اندر باہر سب جانتا ہوں۔

بہزاد داؤد اور محتشم کمال کے درمیان دشمنی پیدا کرنے والا اور کوئی نہیں بلکہ بہرام داؤد تھا اُن دونوں کو الگ کرنے کا پلان مختیار اور بہرام نے پلان کیا پھر بہزاد داؤد کا قتل کر کے تمام الزامات کا رخ محتشم کمال کی طرف موڑ دیا۔

وہ چاہتے تھے کہ آپ اپنے باپ کا بدلہ لیں اور اسطرح وہ ایک تیر سے دو شکار کر کے محتشم کمال اور آپ کو راستے سے ہٹانا چاہتے تھے,یوں اُن پر کوئی الزام بھی نہ آتا اور آپ اُنکے سیاسی راستے سے ہٹ جاتے۔

مختیار شاہ اور بہرام داؤد کی ڈیل ہوئی تھی۔۔۔بہزاد داؤد کو راستے سے وہ ہٹائے گا اور محتشم کمال کو بہرام داؤد۔۔۔

مگر بہرام داؤد خود سے کچھ کرنا نہیں چاہتا تھا اور محتشم کمال کو مروانا بھی چاہتا تھا اس نے آپ کے ذریعے یہ کام کرنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا پھر اُسنے ڈاکٹر کو دھکایا اور ڈاکٹر نے زہر کا انجیکشن محتشم کمال کی رگوں میں اُتار دیا اور ہارٹ اٹیک کی جھوٹی میڈیکل رپوٹ پیش کر دی

مجھے داؤد مینشن بھیجنے کا مقصد حزام داؤد کو ختم کرنا تھا۔

مگر بازی تب پلٹی جب حُر میڈم نے الیکشن میں کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا۔

تب بہرام داؤد کو الرٹ ہونا پڑا۔

وہ آپ دونوں کے درمیان نفرت کو سہارا بنا کر آپ دونوں کو ایک دوسرے ہاتھوں ختم کروانا چاہتا تھا اور اس کے لئے اپنی پوری پاور اور ہوشیاری استعمال کر رہا تھا, مگر مختیار شاہ چاہتا تھا کہ یہ کام جلد ہو تو بہرام داؤد نے حُر محتشم کو ختم کرنے کے آرڈر دیئے مگر وہ حملے کے دوران بچ گئ۔

اُدھر مختیار شاہ چاہتا تھا کہ آپ کو راستے سے ہٹا دیا جائے تو حُر محتشم اُن کے لئے ایک آسان حدف ہو گی اور تب میں نے آپ کے اے سی میں زہریلی گیس شامل کی مگر اُس دن حُر محتشم کی موجودگی سے آپ کی جان بچ گئ۔

مختیار شاہ چاہتا تھا میں آپ کے دل پر گولی سے وار کروں تا کہ آپ بچ نہ سکیں مگر بہرام داؤد مختیار شاہ سے بڑا کھلاڑی نکلا وہ چاہتا تھا کچھ ایسا ہو کہ آپ دونوں بھی راستے سے ہٹ جائیں اور مختیار شاہ نام کا کانٹا بھی, اس لئے وہ مختیار شاہ کو تسلی دیتا رہا کہ حزام کو مارنے کی نوبت نہیں آئے گی بلکہ حُر اور حزام ایک دوسرے کی جان کے درپے ہیں بس اُنہیں چنگاری کو ہوا دینے کا کام کرنا تھا اور آگ لگنے پر خود سب تباہ ہو جائے گا۔

سیاست میں کوئی کسی کا سگا نہیں ہے حزام سر۔۔

حُر محتشم کی پارٹی کا میمبر سلطان بھی مختیار شاہ کا رائیٹ ہینڈ ہے اور جمال بہرام داؤد کا۔۔۔

اُسی نے مجھ پر گولی چلائی اور اکسایا۔۔۔اُسی نے برہان کے کہنے پر مجھ سے بیان ریکارڈ کروایا میں بہت مشکل سے اپنی۔۔۔جا۔۔۔جان۔۔۔

آخری الفاظ ادا کرتے اُسکا سانس پھولنے لگا تھا۔

مہر علی نے فون میز پر پٹخ کر اُسے بچانے کی کوشش کی۔

جبکہ وہ اُسکا ہاتھ دور کرتا کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگا۔

مجھے تم پر یقین ہے مہر علی اور اسی امید پر میں یہاں آیا ہوں۔

مجھ سے وعدہ کرو یہ امانت تم حزام داؤد تک پہنچا دو گے۔۔

وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔؟" وہ اُسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتا بولا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن ابھی تم کو ہسپتال لے کر جانا ہو گا میں گاڑی لے کر آتا ہوں تم۔۔۔"

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں۔۔ میں یہاں زیادہ دیر رک نہیں سکتا۔۔۔ وہ یہاں پ۔۔۔ پہنچ گئے تو تمہیں بھی مار دیں گے اور تمہارا زندہ رہنا ضروری ہے"

"مگر تم۔۔۔"

چاہے جو بھی ہو جائے وہ مجھے ڈھونڈ نکالیں گے اور میں نہیں چاہتا میری وجہ سے تم مشکل میں آؤ۔۔۔ اگر تم مجھ پر احسان کرنا چاہتے ہو تو حزام سر تک یہ پہنچا دینا۔۔۔ اگر تم اُن کے لئے کچھ کر سکے تو سمجھو نگا تم نے میری جان بچا لی"

"حزام داؤد کے لئے اتنا سب کیوں۔۔؟" وہ خود کو گھسیٹتا ہوا دروازے تک پہنچ چکا تھا جب مہر نے اس مرتے ہوئے شخص کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا تھا

"وہ حزام داؤد ہے اپنے اصولوں کا پکا اور اُنکی خاطر جان دینے والا۔۔۔اُسکی آنکھوں میں کچھ غیر معمولی سا ہے۔۔۔کچھ ایسا جسے میں جان نہیں پایا۔۔۔کچھ ایسا کہ اُسکے سینے میں گولی نہیں اُتار سکا"

"کیا وہ اپنے آس پاس کے لوگوں سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اُسکے لئے جان دے دی جائے؟" مہر علی نے حیرت سے پوچھا تھا

"حزام داؤد کو محبت نہیں ہوتی وابستگی کے مسائل اُسکا سب سے بڑا مسئلہ ہیں,وہ محبت پر اعتبار نہیں کرتا جبکہ اٹیچمنٹ ایشوز اُسکا پیچھا نہیں چھوڑتے"

☆☆☆

ویڈیو بند ہو چکی تھی اور حزام ساکت۔۔۔

"وہاں بلکل یہی ہوا تھا,مجھے جمال پر شک گزرا تھا اس لئے دوسری بوٹ منگوائی تھی۔"

ہم نیچے بوٹ کا انتظار کر رہے تھے جب گولی چلنے کی آواز آئی اُسنے ایک گولی رئیس کو ماری تھی جس سے وہ زخمی ہوا اور ایک گولی ہوا میں تبھی ہم وہاں پہنچے تو اُسنے رئیس کی آنکھوں سے پٹی کھول دی اور اُسے لگا کہ فائر میری طرف ہوا ہے"

مگر تم نے یہ کیوں کیا حزام۔۔ تم رئیس کو جرمنی کیوں لے جا رہے تھے؟" حدیقہ نے پوچھا جبکہ وہ "ساکت پتلیوں سے ویڈیو بار بار پلے کرتا دیکھتا جا رہا تھا اور بہرام داؤد کے نام پر رک کر ری پلے کرتا

حزام سمبھالو خود کو تم اس وقت ایمور شنل نہیں ہو سکتے" حدیقہ نے اُسنے سمجھانا چاہا"

میں ٹھیک ہوں" سپاٹ سا جواب دیا"

حزام کو مختیار شاہ پر پہلے ہی ڈاؤٹ تھا مگر ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔۔ حزام رئیس کو سیو کرنا" چاہتا تھا اور اُسکی فیملی کو پہلے ہی جرمنی پہنچا دیا تھا ہم نے, تا کہ کوئی اُسے فیملی کے نام پر بلیک میل نہ کر سکے۔۔ اگر جمال برہان کو سب نہ بتاتا تو رئیس زندہ ہوتا مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا" اُبان نے حزام کی حالت دیکھ کر خود ہی ساری تفصیل بتائی

تم ٹھیک ہو حزام" حدیقہ نے اب کے اُسکے شانے پر ہاتھ رکھا تھا"

مختیار شاہ نے بابا کو مروایا اور تایا جان یہ بات جانتے تھے وہ اس خونی کھیل کا حصہ تھے مگر۔۔۔ کیسے" ۔۔۔ کیوں۔۔۔ صرف سیاست کے لئے۔۔۔ عہدے اور کرسی کے لئے۔۔۔ وہ یہ کیسے کر سکتے "ہیں۔۔۔

بلکل ویسے جیسے حضرت یوسف کے بھائی انہیں کنویں میں دھکا دے سکتے ہیں" اُبان نے کہا تو اُسنے" بے حد رنجیدگی سے اُسے دیکھا تھا

حر اُن کے بیچ اکیلی ہے اور لاعلم بھی۔۔۔ تمہیں جیل میں پہنچانے کے بعد اب وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں" اُبان نے اُسے جیسے ہوش دلانے کی کوشش کی۔

وہ پیشانی تھامتا کرسی پر ڈھے گیا۔ کچھ پل خاموشی کی نذر ہوئے پھر یکدم اُسکے بولنے پر سب متوجہ ہوئے

تم ایک کام کرو مہر علی! ابھی ایک گھنٹے بعد یہ نیوز بریک کر دو۔

یہ ریکارڈنگ یہ ویڈیو سب۔۔۔

حدیقہ تم اُبان کا بیان لو اور اور رپورٹ میڈیا کے حوالے کرو۔۔ کل صبح آٹھ بجے تم اُن تینوں کو گرفتار کرو گی گرفتاری کے آڈرز پر حُر سائن کرے گی۔

"ابھی مجھے فون دو اپنا"

حدیقہ نے فون حزام کی طرف بڑھا دیا جو اب خاصی عجلت میں تھا

☆☆☆

اُسکے فون پر ایس پی کالنگ کے الفاظ روشن ہوئے "کہو۔۔" فون کان سے لگا کر بولی تو دوسری طرف حدیقہ کے بجائے حزام کی آواز سنائی دی

"تم کہاں ہو؟"

تم کیوں پوچھ رہے ہو"؟"

"جو پوچھا ہے اُسکا جواب دو؟"

"ڈنر پر آئی ہوں"

"کس کے ساتھ؟

تم پوچھ کیوں رہے ہو؟"

"سوال مت کرو صرف جواب دو؟"

وہ سامنے بیٹھے مختیار شاہ کو دیکھ کر مسکرائی بدلے میں وہ بھی مسکرایا

"تمہارے فیورٹ پرسن کے ساتھ۔۔۔؟"

مختیار شاہ کے ساتھ ہو تم۔۔؟"وہ ایک لمحے میں سمجھ گیا تھا"

"میں جانتی تھی تم سمجھ جاؤ گے۔۔۔"

"حُر میری بات سنو اور ری ایکٹ مت کرنا پلیز"

"میں ابھی کوئی بات نہیں سن سکتی تم۔۔۔"

میں نے کہا میری بات سنو۔۔۔"وہ شدید غصے سے بولا تو حُر کو خاموش ہونا پڑا"

مختیار شاہ ہی وہ آدمی ہے جس کے لئے رئیس کام کرتا تھا ہمیں ڈیزاسٹر ہوٹل تک پہنچانے والا بھی" مختیار شاہ ہے,وہی ہمیں بدنام کروانا چاہتا تھا۔

یکدم حُر کی مسکراہٹ سمٹی تھی اُسنے بے یقینی سے سامنے بیٹھے مختیار شاہ کو دیکھا جو ڈنر میں مصروف تھا

الیکشن سے پہلے تم پر حملہ کروانے والا بھی وہی تھا۔

تایا جان اور شاہ ایک دوسرے کو کور کرتے آئے ہیں اب تک کر رہے ہیں تم سن رہی ہو میں جو کہہ رہا ہوں

ہاں۔۔۔ہاں بلکل۔۔"وہ جیسے بے یقینی سے سامنے بیٹھے شاہ کو یک ٹِک دیکھ رہی تھی"

تم فوراً وہاں سے نکلو۔۔۔اور میرے واپس آنے تک کسی سے مت ملنا کل تک سب کچھ کلیئر ہو جائے" گا۔

بس ابھی تم اُسے شک مت ہونے دینا اُسے ٹال کر وہاں سے باہر نکلو گارڈ ہیں نا تمہارے ساتھ؟ یا اکیلی ہی چلی گئی اُس کے ساتھ ڈنر پہ؟

"میں۔۔ہاں ہاں میں پہنچ رہی ہوں"

"اوکے گُڈ نکلو باہر وہاں سے"

کیا ہوا کس کی کال تھی؟"مختیار شاہ نے مسکراتے ہوئے سوال کیا "

"صائم کی کال تھی,وہ کچھ اپ سیٹ ہے اس لئے ابھی ملنا چاہتا ہے مجھ سے"

"لیکن ابھی تو آپ نے میرے ساتھ جانا ہے بتایا تھا آپ کو کہ۔۔۔"

مختیار صاحب ہم یہ پلان دوبارہ شیڈیول کر لیں گے اس وقت جانا ضروری ہے"وہ ہینڈ بیگ اُٹھاتی" .عجلت سے بولی تو مختیار شاہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا۔۔"اوکے"بد دلی سے کہا

☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دو دن میں جیسے سب کچھ بدل گیا تھا بہرام داؤد اور مختیار شاہ کو گرفتار کر لیا گیا تھا اُنکی پارٹی کے باقی نمائندے میڈیا کے سوالوں سے خود کو بچاتے پھر رہے تھے

جبکہ بہرام داؤد اور مختیار شاہ خود کو بچانے کے لئے ایک دوسرے کو مغلظات سے نواز رہے تھے۔

اپنا کیا ایک دوسرے پر ڈال رہے تھے۔۔۔دوسرے الفاظ میں وہ اپنوں گناہوں کا اعتراف کر رہے تھے۔

ان کے بیانات متضاد تھے ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتے تھے۔

حزام نے میڈیا کے سامنے کوئی بھی بیان دینے سے منع کیا تھا وہ عدالت کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہتا تھا۔

ڈاکٹر اور اُنکی بیٹی سارا بہرام داؤد کے خلاف بیان ریکارڈ کروا چکے تھے۔

حُر نے محتشم کمال مڈر کیس کو ری اوپن کروایا تھا پوسٹ مارٹم رپورٹ پر تفتیش جاری تھی

. بہرام داؤد جیسے پاگل ہو چکے تھے۔ برہان لاپتہ تھا وہ کہاں گیا تھا فلحال کوئی نہیں جانتا تھا

☆☆☆

برہان کا کچھ پتہ چلا؟" وہ فون پر حدیقہ سے برہان کے متعلق معلومات لے رہا تھا جب جاذب کمرے " سے اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کیوں؟"

میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں؟" وہ فون بند کرتا جاذب کی طرف آیا"

کوئی مجھے سمجھائے گا کہ یہاں ہو کیا رہا ہے چوچو..؟"

پہلے آپ جیل جاتے ہیں اور پاپا آپ کے خلاف بیان دیتے ہیں دادا بھی, پھر کچھ دن بعد رئیس کا ایک اور بیان ایک نئی ریکارڈنگ سامنے آتی ہے جمال کو گرفتار کیا جاتا ہے جو دادا کے خلاف بیان دیتا ہے اُسکے بعد اُن کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔۔۔پاپا کا کچھ پتہ نہیں وہ ہیں کہاں۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے چاچو۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔۔؟وہ روتے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھتا چلا گیا تو حزام نے "آگے بڑھ کے اُسے تھاما "تم فکر نہ کرو سب ٹھیک۔۔۔

کیا ٹھیک ہو گا۔۔۔بتائیں کیا ٹھیک ہو گا دادا پر کمال انکل کے قتل کا الزام ہے مختیار شاہ نے بہزاد دادا" کو مروایا اور اُنکا ساتھ دادا نے دیا آپ یہاں پاپا کو ڈھونڈنے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔سب کیسے ٹھیک ہو گا, میں جانتا ہوں اب کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہو گا۔

کیا ایسی ہوتی ہے ملکی سیاست, یہ ہوتا ملکی مفاد۔۔۔؟اُسکے ناک سے پانی بہہ رہا تھا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا

"جاذب سمبھالو خود کو۔۔۔"

کیا سمبھالوں میں خود کو میرے دماغ کی نسیں پھٹ رہی ہیں پاگل ہو رہا ہوں کچھ سمجھ ہی نہیں" آرہا۔۔۔

کیا آپ کو بھی یہی لگتا ہے دادا قاتل ہیں رئیس اور جمال نے سچ کہا اور وہ رپوٹر جو کہہ رہا تھا۔۔وہ سب" وہ بازو کی پشت سے ناک رگڑتا اُسکے دونوں ہاتھ تھام کر پوچھ رہا تھا

مجھے بھی یقین نہیں آیا تھا جاذب۔۔۔جنگ میں اپنے ہی مخالف ہوں تو یقین نہیں آتا,دل اور دماغ"
"سُن ہونے لگتے ہیں مگر ہم چاہ کر بھی سچ کو جھٹلا نہیں سکتے

وہ ایسے کس طرح کر سکتے ہیں چاچو۔۔آخر کیسے۔۔۔کوئی پاور کی خاطر اپنے بھائی اور بھائی کے دوست"
کی جان کیسے لے سکتا ہے۔۔۔میں تو کسی جانور پر بھی یہ ظلم نہیں کر سکتا چاچو۔۔۔انہوں نے انسانوں
پر کیسے کر لیا۔۔

پاپا نے کیسے رئیس کو مارنے کا آڈر دے دیا انہوں کیسے اُسکی جان لے لی۔۔۔

چاچو ک۔۔۔وہ بولتے بولتے زمین پر ڈھے گیا اُسکا سر بری طرح فرش سے ٹکرایا تھا

حزام نے آگے بڑھ کر اُسکا سر گود میں رکھا"جاذب۔۔جاذب۔۔

"مگر وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا

☆☆☆

میڈیا پولیس خبریں ان حالات کے بیچ وہ بہت دنوں بعد ایک دوسرے کا آمنا سامنا کرنے والے
تھے۔حرمحتشم داؤد مینشن میں دو ہفتے بعد قدم رکھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد اُسنے میری کو کمرے میں بلایا اور جاذب کی طبیعت کی بابت دریافت کرنے لگی

وہ تو اپنے کمرے سے باہر نکلتے ہی نہیں حزام سر الگ پریشان ہیں اُن کے لئے۔"

کھانا لے کر جاؤ تو صاف منع کر دیتے ہیں دروازہ ہی نہیں کھولتے کل حزام سر نے خود کھانا منگوا کر کھلایا

"تو تھوڑا بہت کھا لیا

"آپ اب یہی رہیں گی؟

اُسکے سوال پر حُر نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا

"نہیں وہ بہرام صاحب نے کمال صاحب کو۔۔۔ تو اس لئے پوچھ رہی تھی"

"اپنے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالو اور ایک اچھی سے کافی لے کر آو"

"جی! کہہ کر وہ جاتے جاتے پلٹی "جاذب صاحب سے نہیں ملیں گی۔۔۔؟"

وہ خاموش رہی

"حزام صاحب کو بتا دوں کہ آپ آئی ہیں؟"

کافی۔۔۔ "اب کے اُسنے سختی سے کہا تو وہ تیزی سے باہر نکل گئی مگر حزام کو اطلاع دینا نہیں بھولی"

میری کے بتانے پر وہ فوراً اُسکے کمرے میں آیا تھا۔

دونوں کی نگاہیں ملیں پھر دونوں نے نگاہیں چرائیں حزام خراماں خراماں چلتا قریب آیا تو حُر کو کھڑے ہونا پڑا

اب تو یقین ہو گیا نا کہ رئیس کو نہیں مروایا میں نے۔۔۔ میں صرف اُسے بچا رہا تھا" وہ عین حر کے سامنے کھڑا بولا تھا"

اور تمہیں بھی یقین ہو گیا نا کہ اُس کارڈ کے ذریعے رئیس خود کو سیور رکھتے ہوئے ہمیں بہرام داؤد کا اصلی چہرہ دیکھانا چاہتا تھا۔۔"

اور اب تم یہ بھی جان گئے ہو گے کہ بہزاد انکل کو ڈیڈ نے نہیں بلکہ مختیار شاہ نے مروایا اور تمہارے تایا اُسکی سچائی جانتے تھے"

ہاں! اور تمہیں بھی اب یہ پتہ لگ گیا ہو گا کہ میں تمہیں کیوں مختیار شاہ سے دور رکھنا چاہتا تھا کیوں وہ مجھے زہر لگتا تھا۔۔۔"

"مجھے ہمیشہ سے اُس پر ڈاؤٹ تھا، اگر تم اُس وقت میری بات مان لیتی تو ہم زیادہ نقصان سے بچ جاتے"

"آ۔۔۔ اُسنے ہاتھ کھڑے کر کے گرائے "تم اپنی غلطی کبھی نہیں مانتے حزام۔۔"

"تم کونسا مان لیتی ہو۔۔۔"

"تمہیں عورتوں سے بات کرنے کا ڈھنگ ہی نہیں ہے"

"تمہاری زبان سے تو جیسے پھولوں کی برسات ہوتی رہی ہے نا میرے لئے "

"... تم یہاں مجھ سے بحث کرنے آئے ہو۔۔۔ یا اعتراف کرنے"

"کونسا اعتراف.... میں صرف یہ بتانے آیا ہوں کہ ہر بار صرف تم ہی صحی نہیں ہوتی"

یعنی تم کہنا چاہ رہے ہو کہ تم جیت گئے, کیونکہ رئیس اور مختیار شاہ کے بارے میں تم جو کہہ رہے تھے" وہ صحیح تھا" وہ ابرو اُچکاتی بولی

نہیں! اُسنے نفی میں سر ہلایا" یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ تم دنیا میں ہر انسان سے جیت سکتی ہو" "لیکن اُس سے نہیں جو تمہارے لئے ہارنا چاہے

حُر چند لمحے اسکا چہرہ دیکھتی رہی پھر سر گرایا

"خیر یہ بتاؤ آئی ہو یا جانے کے لئے آئی ہو؟"

"جانے کے لئے آئی ہوں مگر اُس سے پہلے تم سے بات کرنا چاہتی ہوں"

"کہو میں سن رہا ہوں"

یہ انسان اور اسکا ایٹی ٹیوڈ کبھی نہیں بدل سکتے۔ وہ اُسکے انداز پر سوچ کر رہ گئی

"ہماری علیحدگی کے لئے یہ ایک بہترین وقت ہے"

اُسکی بات پر حزام کے دل پر گھوسا لگا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا اب وہ یہی بات کرے گی پھر بھی۔

اُسنے گہری سانس خارج کی اور آستین فولڈ کرتا کچھ فاصلہ طے کیا "ابھی؟" خود کی اضطرابی کیفیت کو چھپاتا وہ سرسری سے انداز میں بولا تھا

"ہاں ابھی۔۔"

ابھی کیوں کیا رک جائیں تھوڑی دیر, ساتھ چل لیں کچھ پل۔۔۔" ناجانے اسنے پوچھا تھا یا حال دل" سنایا تھا جو بھی تھا مگر حر کی حیرت بھری نگاہ پر وہ ہڑبڑایا تھا

میرے کہنے کا مطلب ہے ابھی تک برہان کا کچھ پتہ نہیں چلا, پہلے ہی اتنا سب کچھ ہو چکا ہے اُس پر" ایک اور میڈیا ٹاک۔۔۔ کانفرس۔۔ پھر سے وہ رپوٹر۔۔۔ عجیب عجیب سوالات کریں "گے۔۔۔ نہیں؟

ظاہر ہے اُنکے سوالات سے بچ تو نہیں سکتے, آج یا کل جانا تو ہے مجھے, یوں بھی دو لوگوں کی علیحدگی کوئی" "اچھنبے کی بات نہیں کوئی وجہ بھی ہو سکتی ہے, اور اب تو سولڈ ریزن ہے

جیسے۔۔۔۔؟" سخت پریشانی سے دوچار اب وہ انگلیوں کو بے ترتیبی سے آگے پیچھے کرتا پوچھ رہا تھا"

یہی کہ آپ کے تایا میرے ڈیڈ کے قاتل ہیں اور اب میں مزید اس خاندان کا حصہ بن کے نہیں رہ" سکتی" وہ سفاکی سے بولی تو حزام اُسے دیکھ کر رہ گیا

قاتل وہ ہیں حُر میں نہیں۔۔۔"بولا تو لہجے میں عجیب سی تپش اور بے چارگی تھی"

ہاں! مگر آپ اس خاندان کا حصہ تو ہیں"وہ تم سے آپ پر آئی تھی یعنی اجنبیت کی دیوار تم بھی قائم" رکھو اور میں بھی

ہاں! اگر یہ سب سامنے نہ آتا تو ہم کہہ سکتے تھے کہ انڈر سٹنگ نہیں ہو سکی ہمارے سیاسی نظریات" "ایک دوسرے سے مختلف ہیں. مگر اب تو سب صاف ہے

مگر ایسا تو نہیں ہے۔۔۔میں تو آپ کو بہت اچھے سے جانتا ہوں"بے ساختگی سے کہنے کے بعد وہ کچھ" دیر کے لئے خاموش ہوا پھر بات سمبھالتا بولا"یعنی کہ ساتھ رہنے سے تھوڑی بہت ہم آہنگی تو ہو ہی "جاتی ہے, کسی کے ساتھ رہنے پر ہم اُسے جاننے لگتے ہیں اور یہ نارمل ہے

"ہمم۔۔۔لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے جب کچھ نارمل ہے ہی نہیں۔۔۔"

اُسنے اپنے تئیں بات ختم کرنے کی کوشش کی تھی مگر حزام۔۔۔

کیا اتنی جلدی یہ سب ضروری ہے حُر آپ کو نہیں لگتا کہ ابھی رک جانا چاہیئے۔۔۔جب تک برہان" گرفتار نہیں ہو جاتا تب تک"اب کے اُسکے لہجے کی سنجیدگی حر سے مخفی نہ رہ سکی

رکنے کے لیے کسی وجہ کا ہونا ضروری ہے اور مجھے نہیں لگتا کوئی وجہ رہ گئی ہے, ہم نے نکاح بدنامی سے" "بچنے کے لئے کیا تھا تاکہ بلاوجہ کوئی سیکنڈل نہ بنے

"ہاں صحیح ہے انکار کب کیا میں نے۔۔۔میں صرف برہان کی وجہ سے۔۔۔"

برہان اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے,نہ ہی میں اور انتظار کر سکتی ہوں,جب میں سوچتی ہوں کہ بہرام داؤد کے " ساتھ اس چھت کے نیچے رہتی رہی ہوں تو۔۔۔

میں یہاں نہیں رہنا چاہتی جو بھی ہو آخر آپ اُنہی کے بھتیجے ہیں اُنہی کا خون جنہوں نے میرے ڈیڈ کا خون بہایا,اور مزید آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی نا ہی کسی ایسی جگہ کا حصہ بننا چاہتی ہوں جہاں آپ یا "آپ کا سایہ موجود ہو

اُسکے الفاظ پر حزام کو جیسے تکلیف ہوئی تھی دل کٹنے کی سی تکلیف۔۔۔

دوبارہ نہیں آئیں گی کیا؟" وہ جواب جانتا تھا پھر بھی نا جانے کیوں ہو چھا تھا دل میں کہیں نا کہیں " موہوم سی امید تھی

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ہم ہمیشہ بچھڑنے کے لئے ملے ہیں,ہمیشہ۔۔۔یہی ہوا ہے" وہ بولی تو"

اُسکی آنکھوں میں نمی کی باریک سی تہہ چمکی تھی جسے وہ بڑی مہارت سے چھپاتی رخ موڑ گئی تھی اور ایسا کرتے دل کی دنیا میں جو ہل چل مچی تھی وہ حُر کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا

اُسے لگا پیچھے کچھ چھوٹ رہا ہے۔۔۔

ناجانے کیوں اُسے نکاح نامہ اور اُس پر کیئے جانے والے دستخط یاد آئے اور بڑے غلط وقت پر یاد آئے تھے دل کسی شکنجے کی زد میں محسوس ہوا

لحظے بھر کو جی چاہا پلٹ جائے مگر کیا خبر ایک بار پھر وہ دور کہیں پہاڑوں پر جا کے اُسے تنہا کر دے۔۔۔

اور وہ اب برفیلے پہاڑوں کی زد میں آنا نہیں چاہتی تھی اُس لمحے اُسے حزام داؤد وہی سرد برفیلا تودا معلوم ہوا جس سے کئی برس پہلے ٹکرا کر وہ لہولہان ہوئی تھی۔

ایک بار پھر سے ہونا نہیں چاہتی تھی

حُر۔۔۔"اُسکی صدا اُسکی سماعتوں سے ٹکرائی تھی کیا تھا اُسکی پکار میں۔۔۔"

حر کو اپنا وجود سرد پڑتا محسوس ہوا اُسے لگا حقیقتاً کوئی برفیلی چٹان اُس پر گھیرا تنگ کر رہی ہے۔۔۔مزید چند پل وہاں رُکی تو برف کی ہو جائے گی

اور وہ برف ہونا نہیں چاہتی تھی, جس پر ایک ہلکی سی ضرب دراڑیں ڈال دے۔۔۔

مگر وہ برف کی مانند ہی تو تھی بظاہر سخت مضبوط طوفانوں سے ٹکرا جانے والی۔۔۔پر

ایک زرا سی تپش سے "پگھل" جانے والی

موہوم سی آنچ سے ڈھے جانے والی۔۔۔

کون کہتا ہے مضبوط ہونا آسان ہے, مضبطوط ہو جانے کے بڑے نقصانات ہیں۔

جو کسی پر آشکار نہیں ہوتا وہ صرف خود پر آشکار ہوتا ہے اور محض خود پر آشکار ہونا انتہائی ضبط آزما اور تکلیف دہ عمل ہے,

زخم بڑے پوشیدہ رکھنے پڑتے ہیں پھائے خود لگانے پڑتے ہیں, تکلیفوں پر بِلبلا کر خود کو خود ہی دلاسا دینا آنسوؤں کو اندر اُنڈلنے کا عمل اتنا آسان تو نہیں ہوتا۔۔۔

جب تکلیفوں کو باہر کی راہ نہ دکھائی جائے تو اندر کہیں بہت اندر رہ جاتی ہیں پھر آخری ہچکی تک جھنجھوڑتی رہتی ہیں ساتھ نہیں چھوڑتی۔۔۔بڑی باوفا جو ہوتی ہیں اپنے ٹھِکانے نہیں چھوڑتی .

وہ اُسکی صدا پر رُکی ضرور مگر پلٹی نہیں۔۔۔جھک کر وسطی میز سے اپنا ہینڈ بیگ اُٹھایا جسے اُسنے کچھ دیر قبل وہاں آنے پر رکھا تھا پھر سیدھی ہو کر لبوں پر بشاش سی مسکراہٹ سجائی آنکھوں میں کچھ بہت خاص چھن جانے کا شائبہ تک نہ تھا

کہتے ہیں آخری ملاقات آخری الفاظ اور آخری تاثر آخری سانس تک یاداشت کا حصہ رہتے ہیں اور" میں۔۔۔میں آپ کو ایک اچھے نوڈ پر گڈ بائے کہنا چاہتی ہوں,

شروعات جیسی بھی رہی ہو اختتام اچھا ہونا چاہیئے مسٹر حزام۔۔۔

اور حزام کا پورا وجود سماعت ہوا تھا

ہم دشمن تو نہیں رہے پر دوست بھی نہیں ہیں, ہم ایک دوسرے کے کیا ہیں میں آج تک سمجھ ہی"
نہیں سکی, ہمارے مابین تعلق کی وضاحت ہمیشہ سے مشکل رہی ہے اور میں آج بھی یہ معمہ سُلجھانے
"سے قاصر ہوں

گُڈ بائے مسٹر حزام" وہ توقف کے بعد بولی

لبوں پر وہی ازلی تبسم تھا جو اُسکی شخصیت کا خاصا تھا

الفاظ تھے یا خنجر جو حزام کے سینے میں اُترے تھے

.وہ دہلیز پار کر چکی تھی جبکہ وہ ماؤف ذہن کنگ زبان لیئے وہی تھم گیا تھا

☆☆☆

وہ داؤد مینشن چھوڑ کر گاڑی میں آ کر بیٹھی تو دل پر ایک عجب ویرانی چھائی تھی وہی ویرانی جو ایک شام
تاریکی بھرے کمرے میں اُس پر اُتری تھی

اُسنے دہل کر دل کو مسلا تھا

تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے" ڈاکٹر براق نے پوچھا تھا"

میں مر جاؤ نگی۔۔۔وہ بچی مر جائے گی۔۔۔میں اُسے نکال نہیں سکوں گی۔۔۔میں حزام سے کبھی"
پوچھ نہیں سکوں گی کہ۔۔۔کہ اُسنے میرے ساتھ یہ کیوں کیا۔۔۔

"مجھے اب بھی۔۔۔اب بھی یہی لگتا ہے ڈاکٹر براق

"ڈر اب بھی لگ رہا ہے؟"

ہاں"اُسنے زور سے ہلایا تھا آنکھوں میں خوف تھا جیسے وہ اُس بچی کے لئے کچھ کر نہیں سکے گی

"اپنی آنکھیں بند کرو اور جاؤ جا کے وہ دروازہ کھولو"

ڈاکٹر براق نے کہا تو حُر نے آنکھیں بند کیں آنکھیں بند ہونے پر منظر تبدیل ہو گیا وہاں ڈاکٹر براق
نہیں تھے وہ پیرس نہیں تھا اجاڑ ویران جگہ تھی ایک پرانا جھولا تھا جو اب تک جھول رہا تھا ایک بند
دروازہ تھا آسمان کا رنگ مٹیالا تھا تاریکی پھیل رہی تھی

بند دروازے کے پیچھے بچی اب بھی چِلا رہی تھی

ایسے مت کرو۔۔۔مجھے اسطرح چھوڑ کے نہ جاؤ۔۔۔میرے پاؤں پر کچھ رینگ رہا ہے۔۔۔حزام"
"۔۔۔۔پلیز۔۔۔تم سن۔۔۔سن رہے ہو

اُسکی سانس پھولنے لگی تھی

"جاؤ اب جا کے وہ دروازہ کھولو اور اُس بچی کو باہر نکالو"

سناٹوں کی زد میں کوئی آواز گھونجی تھی

اُسنے بند دروازے کی سمت قدم بڑھائے پیروں کے نیچے زرد پتوں کی چرچراہٹ واضح طور پر دماغ میں گھونجی تھی اُسنے دروازہ کھولا

بچی نے گھٹنوں سے سر اُٹھا کر اندھیرے میں کھڑی لڑکی کے وجود کو دیکھا

وہ۔۔۔وہ سہم گئی ہے وہ دور جا رہی ہے وہ بہت بہت رو رہی ہے" بولتے ہوئے اُسکی بند آنکھوں کے پیچھے سے آنسو ٹپک ٹپک کر گود میں گرنے لگے وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بری طرح سے مِسل رہی تھی

ڈاکٹر براق نے اُسکے گرتے آنسو اور ہاتھوں کی بے چینی دیکھی" جاؤ اُسکے پاس اُسکو چپ کرواؤ۔۔۔

چھوٹی حُر کو گلے لگاؤ اُسے بتاؤ تم ہو کے اُسکے ساتھ۔۔۔ہمیشہ رہو گی۔۔۔اُسے کہو سب ٹھیک ہے"۔۔۔بتاؤ اُس بچی کو وہ اکیلی نہیں ہے تم ہو اُسکے ساتھ۔۔اور کبھی اُسے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی

وہ کپکپاتی ٹانگوں سے آگے بڑھی بچی کی سفید فراک اب بھی پھٹی ہوئی تھی سفید فراک پر خون کے دھبے اب بھی موجود تھے۔

اُسنے آگے بڑھ کر بچی کو تھام لیا,بڑی حُر کپکپاتے لبوں کے ساتھ چھوٹی حُر کو دلاسہ دیتی ڈاکٹر براق کے الفاظ دہرانے لگی

تم اکیلی نہیں ہو, میں ہوں تمہارے ساتھ اور ہمیشہ رہو نگی چاہے کوئی ہو یا نہ ہو, تم ٹھیک ہو اور زندہ"
"بھی۔۔۔ میں تمہیں یہاں سے باہر نکال لو نگی

چھوٹی حُر مزاحمت کرتی بڑی حُر سے دور ہوئی وہ اب چیخنے لگی تھی۔

وہ۔۔ وہ مجھ سے دور ہو رہی ہے میری بات نہیں سن رہی۔۔۔ وہ۔۔ وہ کسی کا اعتبار نہیں"
"کرتی۔۔۔ میرا۔۔۔ میرا بھی نہیں کر رہی ڈاکٹر

کرے گی وہ تمہارا اعتبار کرے گی تم اُسے زور سے گلے لگاؤ نرمی سے اُسکا ہاتھ پکڑو اور سیاہ کوٹھڑی"
"سے باہر نکل آؤ

اُسنے آگے بڑھ کر ویسا ہی کیا اُسے تسلی آمیز لمس بخشا اُسکا تھاما اور باہر نکل آئی۔

وہاں اب اندھیرا نہیں ہے روشنی ہے وہ بچی خوش ہے تم نے اُسے خوش کر دیا ہے حر"ڈاکٹر براق کی"
آواز گونج رہی تھی بند آنکھ کے پیچھے اُسے ہلکی سی روشنی دکھائی دی اور چھوٹی حُر کی مسکراہٹ بھی

.ہا۔۔ ہاں وہ۔۔۔ وہ خوش... بولنے سے پہلے ہی وہ بے ہوش ہو چکی تھی

چلیں میڈم"ڈرائیور نے کوئی چوتھی بار پوچھا تو وہ جیسے ہوش میں آئی"

ہاں۔۔۔ چلو"گاڑی اپنے راستے پر گامزن ہو چکی تھی داؤد مینشن پیچھے چھوٹ رہا تھا

سب ٹھیک ہے حُر!سب ٹھیک ہے" اُسنے دل پر ہاتھ رکھ کر جیسے خود کو تسلی دی تھی پھر ڈرائیور سے" کہنے لگی "شیشے نیچے کر دو" گھٹن کا احساس یکدم جیسے بڑھ گیا تھا

"میڈم اے سی چل رہا ہے پھر شیشے کیوں"

تمہیں کہا کر دو تو کر دو" اُسکے کہنے پر ڈرائیور نے ناچاہتے ہوئے بھی شیشے نیچے کیے تازہ ہوا نے اُسکے" .چہرے اور بالوں کو چھوا تھا

☆☆☆

برہان داؤد کا پتہ مل گیا ہے میڈم گاڑی تیار ہے ہم نکل رہے ہیں" پولیس افسر نے اطلاع دی تو وہ بھی یونیفارم کیپ پہنتی کھڑی ہوئی

"میں بھی ساتھ چلوں گی"

"میڈم میں خود جا رہا ہوں پھر آپ کیوں زحمت کرتی ہیں"

مجھے زحمت کرنی پڑے گی کیونکہ پچھلی بار بھی وہ آپ کے ہاتھ سے نکل گیا تھا" حدیقہ کے کہنے پر وہ" سر جھکا گیا" چلیں میڈم۔۔" پیچھے ہو کر اُسے آگے جانے کا راستہ دیا اور خود سر ہوا میں مارتا اُسکے پیچھے چل دیا۔

ہاتھ تو وہ آج بھی نہیں آئے گا میڈم آپ کے۔۔" وہ اُسکی پشت گھورتا اُسکے پیچھے چلتا گاڑی میں سوار ہوا.

کچھ دیر بعد گاڑی کے سائرن کی آواز پر برہان داؤد الرٹ ہوا سیاہ محلول کا گلاس میز پر پٹخ کر کھڑی کی جانب آیا اور پردے سرکا کر باہر کا منظر دیکھا جہاں ایس پی حدیقہ اپنی کیپ سر پر جماتی جیپ سے نیچے اُتر رہی تھی باقی کے پولیس اہلکار فارم ہاؤس کے چاروں طرف بکھر گئے وہ منہ سے مغلظات کہتا پردے برابر کرتا واپس پلٹا جیکٹ پہن کر پستول جیکٹ کی جیب میں رکھی پھر کچھ سوچتے ہوئے یہاں وہاں چکر کاٹنے لگا ٹھوڑی پر رکھے ہاتھ کو مسلسل آگے پیچھے بے چینی سے حرکت دیتے اُسنے دائیں ہاتھ سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا فون اُٹھایا

آپ۔۔۔" فون کے دوسری سمت حیرت میں ڈوبی آواز گونجی تھی"

"میری بات سنو اور جو پوچھ رہا ہوں صرف اُسکا جواب دو میری۔۔۔"

ج۔۔جی سر بولیں "میری کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا"

"حزام کہاں ہے؟

"وہ گھر پہ ہیں اور جاذب صاحب۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے" عجلت میں بات کاٹی" اور حُر, کیا تم جانتی ہو وہ کہاں ہے؟"

"سر وہ ابھی مینشن سے نکلی ہیں"

"کہاں کے لئے؟"

یہ تو نہیں معلوم شاید کمال وِلا ہی گئی ہوں یا کہیں اور۔۔ طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اُنکی۔۔ "عادت" سے مجبور میری نے ہمیشہ کی طرح ضرورت سے زیادہ معلومات فراہم کیں تھی

"کیا وہ ابھی نکلی ہے؟

"ج۔۔جی بلکل ابھی"

وہ اپنی مطلوبہ معلومات لے کر فون بند کر چکا تھا

اب وہ بیک دوڑ دوڑ کھولتا کیاریوں کی باڑ پھلانگتا وہاں سے باہر نکلا احتیاط سے گاڑی سٹارٹ کی جو اُسنے اپنے خدشے کے پشِ نظر ایسے ہی کسی وقت کے لئے پچھلی طرف کھڑی کی تھی۔

"اُس طرف پیچھے کو جاؤ وہاں سے آواز آئی ہے"

حدیقہ نے دوڑ کر اشارہ کیا

"میڈم یہاں سے راستہ بند ہے"

"تو کود جاؤ۔۔۔ جلدی کرو۔۔ ہری اپ"

طبیعت ٹھیک نہیں تو یقیناً کمال وِلا جانے والے راستے کی طرف ہو گی۔۔۔"

"جاؤ حزام زندگی بخشی تم کو۔۔۔اب دیکھتے ہیں حُر محتشم کتنی خوش قسمت ہے

وہ جنگل میں بنے وُڈ ہاؤس کی سرحد سے دور ہوتا خود سے ہم کلام تھا۔

پولیس کی گاڑیاں پیچھے چھوٹ گئیں تھی۔

☆☆☆

میری اُسکے سر پر کھڑی کچھ کہہ رہی تھی مگر وہ خاموشی سے وہی جگہ تک رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے رخ موڑے وہ اُسے دیکھ رہی تھی

"سر میں آپ کو بتا رہی ہوں کچھ دیر پہلے برہان سر کا فون آیا تھا۔۔۔"

واٹ۔۔"اُسنے نا سمجھی سے میری کو دیکھا جیسے سمجھ نہ پایا ہو وہ کیا کہہ رہی تھی"

دفعتاً فون پر غیر شناسا نمبر روشن ہوا

برہان۔۔تم نے ابھی برہان کا نام لیا تھا۔۔۔"وہ حیرت سے میری کی جانب دیکھتا فون کان سے لگا گیا"

مارنا تو تجھے چاہتا تھا حزام سوچا آج نہیں تو کل مرنا تو ہے میں نے۔۔۔تو کیوں نا موت سے پہلے تیرا"
"تعارف کرواؤں مگر افسوس۔۔۔افسوس کہ تیرا مرنا میرے ہاتھوں سے لکھا ہی نہیں

"برہان تم۔۔۔یہ۔۔۔یہ تم ہو"

ہاں میں ہی ہوں یقین نہیں آرہا۔۔۔یا اتنے ہفتوں بعد میری آواز سن رہے ہو اس لئے بھول گئے ہو" برہان کو۔۔۔

مگر برہان اتنی جلدی اپنی ذات کسی کو بھولنے نہیں دیتا۔۔۔

تم بھی مرتے دم تک یاد رکھو گے مجھے۔

وہ کیا ہے نا برہان داؤد ابھی اس قدر لاچار نہیں ہوا کہ تم جیسوں سے فرار حاصل نہ کر سکے۔۔۔کچھ لوگ اب بھی باقی ہیں جو میرے مدد گار ہیں اور میں تب تک سکون سے نہیں بیٹھوں گا جب تک تجھے ختم نہ کر دوں"

تم کیا کرنے جا رہے ہو برہان تم۔۔۔۔"حزام نے چونک کر جملہ ادھورا چھوڑا

"بہت کچھ۔۔۔تمہاری سوچ سے بھی زیادہ برا"

برہان میری بات سنو ایسا کچھ مت کرنا جس سے تمہاری جان خطرے میں آئے۔۔۔کچھ وقت کی بات ہے بس پھر میں تمہیں وہاں سے نکلوا لونگا جو کچھ ہوا اِس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے جو کچھ کیا بہرام داؤد نے کیا اور وہ اپنی سزا خود بھگتیں گے۔۔۔

برہان۔۔۔

"برہان تم سن رہے ہو نا مجھے۔۔۔

دوسری طرف کچھ دیر کی خاموشی کے بعد برہان کا قہقہہ بلند ہوا تھا مگر آنکھوں میں نمی تھی "میں چاہتا تھا پولیس کو میرے فرار کا پتہ کچھ دیر بعد چلے مگر افسوس۔۔ افسوس حزام ہر بار کی طرح اس بار بھی قسمت تمہارے ساتھ رہی ہے۔۔۔

بابا جان کو ہمیشہ مجھ سے یہ گلہِ رہا کہ میں اتنا قابل نہیں جتنے تم ہو مگر آج۔۔ آج بابا جان یہ بات جان جائیں گے کہ میں اُنکے لئے کیا کر سکتا ہوں۔۔۔ کیا کرنے جا رہا ہوں۔۔۔

"میں اُن کے لئے مر سکتا ہوں۔۔۔ میں اُن کے لئے مار سکتا ہوں

حزام کی چھٹی حِس نے اسے الرٹ کیا تو وہ فون کان سے لگائے ہی گاڑی کی طرف بھاگا

وہاں موجود اُسکے گارڈز معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے اس سے پہلے وہ اُس تک پہنچ پاتے وہ گاڑی سٹارٹ کرتا خارجی گیٹ عبور کر گیا تھا۔

بھاری ہوتی آواز میں بے یقینی تھی "برہان میری بات سنو۔۔"

تم میری بات سنو" برہان نے اُسکی بات کاٹی "میں جانتا ہوں تم جاذب کا خیال رکھو گے کیونکہ میرے" لئے تم ہمیشہ برے اور اُسکے لئے اچھے رہے ہو۔۔۔ ویسے بھی وہ تمہیں بہت پسند کرتا ہے مجھ سے کہیں زیادہ۔

"وہ زیادہ دن مجھے یاد نہیں کرے گا اور اگر غلطی سے کر بیٹھے تو سمبھال لینا یار۔۔۔

برہان تم ہوش میں تو ہو۔۔۔ آخر تم کرنا کیا چاہتے ہو؟" اُسکے دل کی ڈھڑکن یکدم بڑھ گئی تھی"

وقت کم ہے میرے پاس پولیس پیچھے ہے میرے تم تک پہنچنے کا وقت نہیں مگر حُر۔۔۔ وہ تو خود" راستوں کو سمیٹتی مجھ تک پہنچ رہی ہے

کچھ دیر پہلے ہی نکلی ہے نا وہ داؤد مینشن سے۔۔۔

خیر کوئی بات نہیں تم نہ سہی تو حُر محتشم ہی سہی" وہ بول رہا تھا اور حزام داؤد کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا

وہ گاڑی تیزی سے بھگاتا ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

اب وہ جلد از جلد حُر تک پہنچنا چاہتا تھا

"برہان میری۔۔ میری بات سنو تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔"

"میں کرونگا۔۔۔ میں ایسا کرنے جا رہا ہوں"

"نہیں برہان حُر نہیں۔۔۔ حُر کو نہیں۔۔۔"

حُر کی گاڑی اب عین سامنے تھی برہان داؤد زخمی سا مسکرایا تھا فون کی مخالف سمت حزام داؤد التجا کر رہا تھا

برہان نے اُسکی گاڑی کے آگے بریک لگائی حُر کی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی ٹائر چرچرائے

حزام کی التجاب چیخ وپکار میں تبدیل ہوئی تھی

حُر نے نا سمجھی سے ڈرائیور کو دیکھا تبھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے گارڈ پر گولی چلی کانچ ٹوٹ کر بکھر گیا ڈرائیور نے سر نیچے کر کے خود کو بچانے کی کوشش کی

گولی کی آواز پر حزام داؤد کا وجود سرد پڑا لب پڑپڑائے

کیا آخری بار اُسکی آواز سننا چاہو گے۔۔۔"برہان نے فون سپیکر پر ڈال کر پوچھا تو یکدم اُسکے بے جان" ہوتے وجود میں جان آئی

برہان۔۔۔۔

پلیز۔۔۔پلیز ڈونٹ ڈو دس۔۔۔"وہ حلق کے بل چلایا تھا"

برہان گاڑی سے نیچے اُترا تھا۔۔گاڑی کی بیک پر کھڑے دو گارڈز کے سینوں میں گولی اُتاری تو وہ دونوں گاڑی سے گر کر زمین بوس ہوئے

حُر نے گردن گھما کر بے یقینی سے زمین پر گرے گارڈ کو خون میں لت پت دیکھا

برہان۔۔۔۔برہان۔۔۔ڈونٹ ٹچ ہر۔۔۔"

شی ازمائی لائف۔۔۔۔

اور یئلی۔۔۔پھر تو اسے مرتا دیکھ کر مجھے بہت سکون آئے گا۔۔۔"

"بول کہاں ماروں گولی۔۔۔۔؟ دماغ میں۔۔۔یا پھر دل پر۔۔۔۔

وہ پوچھ رہا تھا اور حزام کو لگا کوئی سینے سے اُسکا دل نکال رہا ہے اندھا دھند گاڑی ڈرائیو کرتا وہ ارد گرد کی ہیوی ٹریفک سے بے پراہ تھا

بول اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس وہ قدم قدم چلتا حُر کی گاڑی کے بلکل قریب پہنچ چکا تھا

حُر نے بڑی بے یقینی سے اُسے دیکھا تھا پھر گاڑی میں اِدھر اُدھر نگاہ دوڑاتی پستول تلاش کرنے لگی

فرنٹ سیٹ پر بیٹھے گارڈ کی گَن اُسکے پیروں میں گری تھی

حُر نے آگے کو جھک کر گَن اُٹھانے کی کوشش کی تبھی برہان نے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھول کر اُسے باہر گھسیٹا مگر اگلے ہی پل وہ سمبھلتی اُسکے سامنے تھی

مارنا چاہتے ہو مجھے۔۔۔"حُر کی آواز نہ صرف برہان بلکہ حزام کو بھی صاف سنائی دی تھی"

"ہاں مارنا چاہتا ہوں تمہیں"

پہلے میں تمہیں صرف تمہارے لئے مارنا چاہتا تھا مگر اب تمہیں حزام کے لئے مارنا چاہتا ہوں۔۔۔

جانتی ہو فون کی دوسری طرف تمہاری زندگی کی بھیک مانگ رہا ہے مجھ سے, حزام داؤد خود آج میرے آگے گڑگڑا رہا ہے" وہ فتحانہ انداز میں مسکراتا ہوا مستفسر تھا

حُر نے اُسکے بائیں ہاتھ میں پکڑے فون کی سمت دیکھا تھا

حزام کی آنکھ سے آنسو ٹپکا

مارو۔۔ جتنی گولیاں مارنا چاہتے ہو مارو بھاگوں گی نہیں" وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اُسے دیکھتی کہہ رہی تھی"

پلیز برہان ڈونٹ ڈو دس۔۔۔۔" حزام کی کپکپاتی آواز حُر کی سماعت سے ٹکرائی تو اُسکی آنکھوں میں نمی اُتری

برہان نے آنکھوں سے فون کی طرف اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو سن رہی ہو کیسے بھیک مانگ رہا ہے مجھ سے تمہاری زندگی کی

میں چاہتا ہوں تم مر جاؤ۔۔۔" سالوں پہلے کہے جانے والے اُسکے الفاظ حُر کے ذہن میں گھونجے" تھے

اُسے نہیں مارو برہان۔۔۔ اُسے کچھ مت کرو۔۔۔ پلیز۔۔۔ آئی بیگ یو۔۔۔" وہ اب بھیگی ہوئی آواز" میں کہہ رہا تھا حُر کو اپنے گال تر ہوتے محسوس ہوئے

کئی سال پہلے وہ شخص اُسے مرنے کے لئے سرد پہاڑ پر چھوڑ آیا تھا آج وہی اُسکی زندگی کے لئے تڑپ کر التجائیں کر رہا تھا

سوری ڈیئر کزن! آج تم نہیں جیت سکتے۔۔ آج میری جیت کا دن ہے مجھے زیادہ خوشی ہوتی اگر تم خود اپنی آنکھوں سے اسے مرتا دیکھتے۔۔۔وہ کیا کہا تھا تم نے اٹیچمنٹ ایشوز۔۔۔

چچ چچ!افسوس۔۔۔افسوس تمہاری یہ خواہش پوری نہیں ہو سکتی اور تم۔۔۔

لیکن اگر تم کہو تو میں تمہارے لئے یہ بھی ممکن کر سکتا ہوں اگر تم۔۔۔۔

وہ مزید کچھ کہہ رہا تھا جب پولیس کی گاڑیوں کی مخصوص آواز قریب بہت قریب سے سنائی دی

برہان نے مڑ کر دیکھا وہ کچھ ہی فاصلے پر تھے

اُسنے گردن سیدھی کر کے بنا تاخیر کے ٹریگر دبایا

☆☆☆☆

سیاہ رات کی سیاہی ہر سو پھیل چکی تھی گارڈ نے آگے بڑھ کر اُسکے ڈگمگاتے وجود کو سہارا دینے کی کوشش کی تھی مگر اُسنے ہاتھ اُٹھا کر قریب نہ آنے کا اشارہ کیا تو وہ وہیں رک گیا۔

بوجھل قدموں کے ساتھ وہ دو دن بعد داؤد مینشن میں داخل ہو رہا تھا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا اُسے لگا جیسے سب خالی ہو گیا ہے دل دنیا ہر شے۔

مردہ سے وجود کو گھسیٹتا وہ لابی میں آیا پھر خود بخود اُسکے قدم حُر کے کمرے کے جانب بڑھنے لگے جہاں کی وہ مکین تھی۔

دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے اُسکے دل میں ٹیس اُٹھی تھی

میرے بغیر دل نہیں لگ رہا مسٹر گروم" کہیں بہت پاس آواز گھونجی تو ہینڈل اُسکے ہاتھ سے چھوٹا" اُسنے بے ساختہ گردن موڑ کر پیچھے دیکھا

وہاں کوئی نہیں تھا پھر بھی وہ نیم اندھیرے میں دیوانہ وار ہاتھ مارنے لگا پھر اپنی بے بسی پر دونوں ہاتھ بالوں میں پھنسائے

حزام داؤد اگر آخری سانسیں لے رہا ہو تب بھی وہ تمہیں دیکھنا نہیں چاہے گا" اُسکی اپنی آواز چاروں" طرف گھونجی تھی

پھر منظر بدل گیا سب بدل گیا وہ اُسکی گود میں سر رکھے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی اُسکی آنکھیں حزام کے چہرے پر تھیں پھر اُسنے ہاتھ اُٹھا کر حزام کا چہرہ چھونے کی کوشش کی مگر ناکام رہی, حزام کی

آنکھوں سے بہتا پانی اُسکے چہرے پر گر رہا تھا,وہ بولنا چاہتا تھا پوری قوت سے چلانا چاہتا تھا مگر قوتِ گویائی جیسے سلب ہوئی تھی,اُس لمحے زندگی میں پہلی بار حزام داؤد نے خود کو بے بس محسوس کیا تھا

کچھ دیر پہلے کیا ہوا تھا اُسنے زہن پر زور ڈال کر سوچنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

دو منٹ محض دو منٹ پہلے وہ حُر تک پہنچنے کی تگ و دو میں تھا,جب اُسے گولی کی آواز سنائی دی فون اُس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا

حزام کا ہاتھ بے ساختہ دل کی جانب گیا اُسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا,سٹیرنگ پر گرفت ڈھیلی پڑی دماغ ماؤف ہونے لگا

تم چاہتے ہو میں مر جاؤں؟" پہاڑ پر کھڑی اُس سے چند سال چھوٹی لڑکی بہتے آنسوؤں کے ساتھ پوچھ " رہی تھی

ہاں میں چاہتا ہوں تم مر جاؤ" حزام کو اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہوا"

اب وہ بچی ہاتھ بڑھا کر اُسکے اونی کوٹ کا کونا تھامنے کی کوشش کر رہی تھی جیسے اُسے روکنا چاہتی ہو جھنجھوڑنا چاہتی ہو

حزام نے رکتی ڈھڑکن کے ساتھ گہری بہت گہری سانس لینے کی کوشش کی تھی۔

گاڑی کو یکدم بریک لگا شیشے کے پار سے اُسنے حُر کے گرتے وجود کو دیکھا۔۔۔

وہ گاڑی کا دروازہ کھول نہیں سکا تھا۔

سرمئی سڑک سرخ ہونے لگی تھی, اُسکا سر بہت زور سے زمین پر ٹکرایا تھا حزام نے پوری قوت سے دروازہ کھولا قدم لڑکھڑا گئے

برہان کے چہرے پر خون کے چھینٹے اور مسکراہٹ تھی حزام کے چہرے پر بے بسی اور بے یقینی, برہان نے ہاتھ سیدھا کر کے ایک بار پھر پستول سے نشانہ باندھا چاہا, حزام دیوانہ وار دوڑ تا حُر کے قریب آیا اور بے تحاشہ آنسوؤں کے بیچ اُسکا سر اپنی گود میں رکھا

اس سے پہلے برہان ایک اور گولی چلاتا پولیس کی نہایت ہی قریب ہوتی جیپ سے حدیقہ نے سر نکال کر گن برہان پر تانی اور فضا میں ایک اور آواز گونجی, پستول برہان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی, اُسنے پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ اپنے جسم سے خون کو اُبلتے دیکھا پھر گردن موڑ کر پیچھے کی سمت جہاں سے وار کیا گیا تھا, حدیقہ نے ایک اور گولی اُسکی گردن میں اُتاری, وہ اگلا سانس نہیں لے سکا تھا

اور حزام ہر شے سے بیگانہ اُسکے چہرے کو سہلاتا کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا مگر کہہ نہیں پا رہا تھا یوں جیسے بولنے کی صلاحیت چھین لی گئی ہو اُسے لگا وہ کبھی بول نہیں سکے گا

I choose to love you in silence

For in silence I find no rejection,

جبکہ وہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی مگر اُسکی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں دفعتاً,
حزام کی آنکھوں کا پانی اُسکے چہرے کو بھگونے لگا تو اُسنے نگاہیں اُٹھا کر اوپر کی سمت دیکھا

وہ اپنی بند ہوتی آنکھیں بڑی مشکل سے وا کیئے خود پر جھکے اُسکے سر کو دیکھ رہی تھی

حُر پلیز آنکھیں بند مت کرنا۔۔۔"خوف سے لرزتی مدھم آواز اُسکے کانوں سے ٹکرائی تھی"

I choose to love you in loneliness...

For in loneliness no one owns you but me,...

حدیقہ چلا کر پولیس اہلکار کو ایمبولس بلوانے کا کہہ رہی تھی

حُر کو اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہوا

وہ اُسکا چہرہ تھپکنے لگا تو حُر دھیما سا مسکرائی جیسے اُسے تسلی دینا چاہتی ہو پر تکلیف کے باعث آنکھ کے کنارے سے پانی بہہ نکلا

,تھا اُسکے وجود سے بہتے خون کو روکنے کے لئے وہ اب اپنا کوٹ اُتار کر اُسکے زخم کے مقام پر رکھ رہا تھا

I choose to adore you from a distance...

For distance will shield me from pain,

پھر اُسی لمحے حزام کی نگاہ اُسکی نگاہ سے جا ٹکرائی جہاں نہ کوئی ڈر تھا نہ وحشت اور حزام کا دل جیسے مٹھی میں آیا تھا

I choose to kiss you in the wind...

For the wind is gentler than my lips,

تمہیں کوئی چیز خوف زدہ کیوں نہیں کرتی؟ حتی کہ موت بھی نہیں۔۔۔"

کس چیز نے تمہیں اتنا بے خوف کر دیا؟" وہ جھلملاتی نگاہوں سنگ اُسکے چہرے کو دل میں اُتارتا پوچھنا چاہ رہا تھا

وہ محض سوال نہیں تھا بے پناہ حیرت تھی جو اُسکی آنکھوں اور چہرے پر اُبھری تھی

تم نے۔۔۔ تمہاری نفرت نے۔۔۔" اُسنے خاموش سوال کا خاموشی سے جواب دیا یوں جیسے اُسکی نگاہوں کا ارتکاز اُن میں پوشیدہ سوال اور حیرت جان گئی ہو

پر تمہیں کس چیز نے اتنا خوف زدہ کر دیا تم کیوں اتنا ڈر گئے ہو؟" ہاں وہ بھی جاننا چاہتی تھی اُسکی متفکر نگاہوں اور بے چینی نے یہ جاننے پر مجبور کیا تھا۔

اور اُسکے خاموش تکلم پر حزام کا سر بے ساختہ جھک گیا وہ کہنا چاہتا تھا

تم نے۔۔۔ تمہاری محبت نے۔۔۔ تمہیں کھونے کے ڈر سے ڈر گیا ہوں" مگر وہ بولنے کی سکت کھو چکا تھا

I choose to hold you in my dreams...

For in my dreams, you have no end

اور دو انسانوں کے مابین جو ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہوں خاموشی سے بڑا کلام اظہار اور کیا ہو گا بھلا.

وہ ایک بار پھر تمام ہمت جمع کر کے کمرے میں داخل ہوا۔

وہ اُسے صوفے کی ہتھی پر ٹھوڑی ٹِکائے مسکراتے ہوئے دکھائی دی پھر کمرے میں اُسکی ہیلز کی آواز گونجنے لگی تو اُسنے بے ساختہ اپنے کانوں پر ہاتھ دھرا متواتر آنسوؤں سے اُسکی شرٹ کا گریبان بھیگ چکا تھا۔

اُسنے زور سے آنکھیں بند کیں پھر دونوں ہاتھوں سے چہرہ صاف کیا, کچھ دیر بعد اُسنے خود کو دیوار گیر شیشے کے سامنے کھڑا پایا جسکے نیچلی طرف دیوار کے ساتھ ملحقہ چاکلیٹ براؤن میز پر بے شمار کولون اور پرفیومز موجود تھے, جہاں کریڈ پرفیوم اور کولون کی ایک بڑی کلیکشن تھی

اُسکی ڈریسنگ پر کریڈ ونڈ فلاور اور ایو نٹس کولون تقریباً ختم ہو چکے تھے صاف ظاہر تھا وہ اِن دونوں کا استعمال زیادہ کرتی تھی

حزام نے ونڈ فلاور کی شیشی کھولی تو اُسکے اطراف میں جسمین اور گلاب کی خشبو پھلینے لگی مگر اُسے کچھ کمی محسوس ہوئی پھر اُسنے ایو نٹس کولون کو اپنی کلائی پر سپرے کیا تو ہر طرف وہی مخصوص خشبو پھلینے لگی جو حُر سے اُٹھتی محسوس ہوتی تھی.

یعنی وہ ونڈ فلاور اور ایو نٹس کو ایک ساتھ استعمال کرتی تھی, اُسکی آنکھوں میں پھر سے نمی اُتری اور پلکوں پر ٹھہر گئی

"ہاں ٹھیک کہتے ہو میں پیرس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی مگر یہاں کی خشبوؤں کے بارے میں تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتے ہو گے۔

تم اسے سٹی آف لو کہتے ہو میرے لئے یہ سٹی آف فریگرینس ہے اور یہاں کی خشبو دنیا بھر میں مشہور ہے۔

تم جانتے ہو جبل! لوئس چہار دہم کو خوشبوئوں کا بہت شوق تھا اور اس کے شوق کا یہ عالم تھا کہ اس نے کورٹ آف ورسیلز کے چشموں کے پانی کو بھی اپنی پسندیدہ اور مختلف خوشبوئوں سے معطر کر دیا تھا۔

"مجھے شاید لوئس کی طرح پیرس کی خشبوئوں سے عشق ہے

اور ماضی میں جھانکنا کونسا مشکل ہے وہاں تو آپ کو کوئی بھی شے گھسیٹ کر لے جا سکتی ہے حتی کہ ایک خشبو بھی۔۔۔

یا کوئی دھندلا سا عکس

کسی شام کا کوئی منظر

کچھ ادھورے جملے

بِن کہے الفاظ

...یا کسی کا آنکھوں کا تاثر

حزام نے آنکھیں زور سے مینچ لی اور ضبط کرتے دونوں ہاتھ ڈریسنگ کی ٹیبل پر ٹکائے اب اُسکا سر جھکا ہوا تھا بال پیشانی پر بکھر گئے پانی آنکھوں کے کناروں سے کنپٹی کے بالوں میں گم ہونے گا

تبھی عقب میں کھڑے اُبان نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ اُسے ڈھونڈتا ہوا وہاں آیا تھا

یہاں کیا کر رہے ہو؟ اور یہ کولون کیوں سپرے کر رہے تھے خود پر؟

یہ اُسکی خشبو ہے, اُس سے یہی خشبو آتی تھی۔۔ خشبو ساتھ رہے گی تو لگے گا وہ ساتھ ہے" وہ مدھم لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا تھا۔

اُبان نے اُسکا ہاتھ تھام کر اُسے بیڈ پر بٹھایا

سب ٹھیک ہو جائے گا مگر پہلے تم تو ہوش میں آؤ۔۔۔اور کچھ نہ سہی تو یہ پانی ہی پی لو" "
اُبان اُسکے گھٹنے پر ہاتھ رکھتا تسلی آمیز لہجے میں بولا تو اُسکے گال سے پھسلتا آنسو کمرے کے یخ ہوتے فرش پر گرا

یہ میرے بس میں نہیں ہے اُبان۔۔۔یہ میرے بس میں نہیں ہے "انتہائی بے بسی سے اُسنے اپنی" بے بسی کا اظہار کیا تھا

اور اُبان نے اُسکے لہجے میں گُھلی بے بسی کو محسوس کیا تھا

اسکی تکلیف میرے دل پر اثر کر رہی ہے,اسنے میری نظروں کے سامنے اپنی آنکھیں بند"
.کیں...اسکی آنکھوں میں تکلیف کی شدت واضح تھی

,میں...میں اسے بتا نہیں سکا مگر بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے اس سے بے تحاشا محبت ہے

میرے دل پہ بہت بوجھ ہے کیونکہ وہ میرے سامنے کبھی روئی نہیں رو لیتی تو شاید میں ایسے نہ تڑپتا مگر میں نے اُسکی خشک آنکھوں میں جو تکلیف محسوس کی ہے وہ اب میرے دل کو رُلا رہی ہے اُسے رو لینا چاہیئے تھا اُبان۔۔۔

وہ رو لیتی تو میں اتنا بے چین نا ہوتا

اُسے اِسطرح دیکھ کر میرے دل کو سکون نہیں آرہا یوں لگتا ہے جیسے کوئی دل چیر رہا ہے سانس لینے کو کہہ رہا ہے اور سانس لینے بھی نہیں دے رہا۔۔۔بولتے بولتے اُسنے اُبان کے دونوں ہاتھ تھام لیئے

تم ڈاکٹر سے کہو کہ بے شک میرا دل نکال لے مگر اُسکی ڈھڑکن سنا دے"وہ اُسکے ہاتھوں پر سر گرا کر" سکیوں اور ہچکیوں کے بیچ کہہ رہا تھا

اُبان نے بے یقینی سے اُسکے جھکے سر کو دیکھا"حزام سمبھالو خود کو"وہ اُسے کندھوں سے تھام کر سہارا دیتا بولا۔

☆☆☆

وہ ہسپتال میں بنی مسجد سے نکل رہی تھی ڈوپٹہ اب تک نماز کے سٹائل میں سر پر لپٹا ہوا تھا,اُسے باہر نکلتا دیکھ کر وہ جو ستون کا ساتھ سہارا لیئے کب سے اسکا منتظر تھا صبیح کو باہر آتا دیکھ کر یکدم اُسکے سامنے آیا تو مجبوراً اُسے رکنا پڑا۔

وہ بنا اسکی طرف دیکھے بائیں طرف سے نکلنے لگی تو جاذب نے ایک بار پھر اُسکا راستہ روکا

کیا مسئلہ ہے؟"بلآخر اُسے پوچھنا پڑا"

"تمہیں کیا مسئلہ ہے,اگنور کیوں کر رہی ہو مجھے۔۔۔دور کیوں بھاگ رہی ہو؟"

"جب سمجھ گئے ہو تو دور رہو بار بار میرے سامنے کیوں آرہے ہو"

تم میرے ساتھ یہ کیوں کر رہی ہو؟" لہجے میں بے چینی تھی"

کیا میں نے تم سے پوچھا برہان داؤد اور تمہارے دادا نے ہمارے ساتھ یہ کیوں کیا۔۔۔ کیوں ہمارا" خاندان ختم کیا؟" وہ درشتی سے بولی تو پل بھر کے لئے وہ خاموش رہ گیا سوچنے پر بھی اُسے کوئی جواب نہیں ملا تھا

کھویا تم نے ہے تو بچا میرا ابھی کچھ نہیں ہے۔۔۔ دادا جیل میں ہیں اور پاپا۔۔۔ منوں مٹی" تلے۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے اُنکی قبر پر مٹی ڈالی ہے میں نے۔۔۔ میرا کیا قصور تھا صبیح۔۔۔ میں نے کیوں "کھو دیا اُن سب کو

صبیح نے پلکیں جھپک کر نمی کو دور کیا سانس کھینچی "اُنہوں نے جو کچھ کیا اُسکی سزا مل رہی ہے ملنی بھی "چاہیئے اور مجھے اس بات کا رتی برابر افسوس نہیں

اور مجھے کس بات کی سزا مل رہی ہے تم مجھ سے کیوں خائف ہو؟" بھیگے لہجے میں پوچھا گیا"

"تمہارا یہ پوچھنا بنتا نہیں, بلکہ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد تمہیں تو میرے سامنے ہی نہیں آنا چاہیئے تھا"

"کیوں کیا جرم کیا ہے میں نے جو تم سے یا دنیا سے چھپتا پھروں؟"

تمہارا جرم داؤد خاندان کا حصہ ہونا ہے۔۔۔ برہان داؤد کا خون ہونا ہے۔۔۔ تمہاری رگوں میں بھی" وہی خون گردش کر رہا ہے جو برہان داؤد کی رگوں میں تھا۔۔۔ تم ایک قتل کے بیٹے ہو۔۔۔ پھر بھی پوچھتے ہو تمہارا جرم کیا ہے" شدتِ ضبط کے باعث اُسکی ناک سرخ ہونے لگی تھی

اس خاندان کا حصہ ہونا میری چوائس نہیں تھی نہ برہان داؤد کا بیٹا ہونا میرا قصور ہے۔۔۔ نہ ہی تم" سے کی جانے والی محبت میں میرا کوئی دوش ہے.

میرے پاس کچھ نہیں بچا سوائے تمہارے ساتھ کے, تم اسطرح کرو گی تو جینے کی آخری وجہ بھی ختم ہو جائے گی.

جاذب خشک لبوں پر زبان پھیری پھر اسکی طرف دیکھا

میں نے اپنے باپ کو کھویا ہے صبیح۔۔۔ باپ چاہے قاتل ہو پر بیٹے کے لئے باپ ہی رہتا ہے, میں پہلے ہی بہت تکلیف میں ہوں اگر تم بھی میری زندگی میں نہ رہی تو میں۔۔۔۔

میں تمہاری زندگی میں کہیں نہیں ہوں نہ ہو سکتی ہوں۔۔۔ میرا دل تمہارے دل جتنا وسیع نہیں" ہے, اگر کوئی میرے ایک گال پر تھپڑ مارے گا تو میں ہرگز دوسرا گال پیش نہیں کرونگی بلکہ اُسکا ہاتھ توڑ کر ناک سرخ کر دو گی۔۔۔ بتایا تھا تمہیں پہلے بھی۔۔۔ میں ایسی ہوں۔۔۔ میں ایسی ہی رہونگی...

کوئی میرے خاندان کا خون بہائے اور میں اف تک نہ کروں خاموش رہوں۔۔۔اگر تم سمجھتے ہو میں ایسا کرونگی تو تم غلط ہو۔

"تم بہت اچھے ہو جاذب مگر... مگر میری زندگی میں اب تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔

جاذب کی آنکھیں سرخ ہونے لگی سر میں درد کی شدید لہر اُٹھی تھی

تم!تم نے مجھ سے خود کہا تھا کہ انتظار کروں تمہارا۔۔۔پھر تم۔۔۔"وہ اُسکا چہرہ دیکھتا جملہ ادھورا چھوڑ گیا

انتظار اُنکا کیا جاتا ہے جو لوٹ کر واپس آئیں اور میں اب کبھی واپس نہیں آؤنگی۔۔۔میرا یہاں کچھ نہیں ہے۔۔۔یا یوں کہو کے تمہارے خاندان نے کسی کو چھوڑا ہی نہیں"

تم مجھے یہ سزا مت دو صبیح۔۔۔"وہ بے بسی سے اسکا ہاتھ تھام گیا"

تم مجھے سخت الفاظ کہنے پر مجبور مت کرو نہ خود کو اذیت دو نا مجھے۔۔۔تم بہت اچھے ہو پر میں اتنی اچھی نہیں ہوں, میں لوگوں کو معاف کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتی, یہ میرے بس میں ہے ہی نہیں..."

مجھے اب بھی تمہارے ہاتھوں سے خون کی بو آرہی ہے جاذب۔۔۔اس خون کی بو جو تمہارے باپ نے بہایا"وہ اُسکی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑاتی بولی تھی

"میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں۔۔۔میرا انتظار مت کرنا۔۔۔میں کبھی واپس نہیں آؤنگی"

جاذب کے حلق میں سانس اٹکا

میں پھر بھی تمہارے لوٹ آنے کی دعا کرونگا" اسنے صبیح سے زیادہ خود کو تسلی دی جیسے امید باقی"
ہو" مگر۔۔۔ خیال رکھنا انتظار طویل ہو جائے تو جذبات کھا جاتا ہے میں دعا کرونگا تم میرے جذبات
مٹنے سے پہلے لوٹ آؤ" جاذب کی آنکھوں میں ویرانی چھائی تھی

کچھ دعائیں پوری نہیں ہوتی۔۔۔ کچھ کہانیاں ادھوری رہ جاتی ہے میں اور تم "ہم" نہیں ہو سکتے"
جاذب

"اتنے سخت الفاظ نہ کہو پلیز۔۔۔"

تم خود کو ایسی کوئی امید مت دو پلیز۔۔۔" صبیح نے لفظوں پر زور دیا اور جاذب داؤد کو لگا وقت ٹھہر"
گیا ہے ٹھہرا رہے گا کبھی گزرے گا ہی نہیں

صبیح دائیں جانب سے ہوتی مسجد سے باہر نکل گئی جبکہ وہ ستون کا سہارا لیئے ہی صف پر بیٹھتا چلا گیا اُسکی
آس و امید بھری نگاہ قبلہ رخ اُٹھی آنکھ سے آنسو گرا اور پھر نگاہ جھک گئ

وہ کہہ کر گئی ہے کچھ دعائیں نامکمل رہ جاتی ہیں پر میں تجھ سے بھیگ مانگتا ہوں اُسکا دل میری طرف"
پلٹ دے یا پھر "اُس" سے میرا دل پلٹ دے, اُسکو عطا کر دے یا مجھے صبر عطا کر دے" وہ زار و قطار
. آنسوؤں سے روتا سر زمین پر ڈِکا گیا

☆☆☆

"زندگی جینے کا جی نہیں چاہتا یہاں بڑی تکلیفیں ہیں آزمائشیں ہیں, بے زبان درد ہیں جو ٹھہر گئے, کہے نہیں جاتے۔۔۔ سہے نہیں جاتے, بے تعبیر خواب ہیں, خواہشات ہیں بے شمار حسرتیں ہیں, اور۔۔۔ اور سچ کہوں تو ہم وہ ہیں ہی نہیں جو ہمیں سمجھا جاتا ہے اور جو ہیں وہ سمجھنے کو کوئی تیار نہیں"

"ہاں تم ٹھیک کہتی ہو یہاں بڑی مشکل ہے

پر پھر بھی یہ انجام نہیں۔۔۔ انجام تک پہنچنے کے زینے ہیں, یہ وہ مقام نہیں ہے جہاں ٹھہر اجائے, یہاں رکنا نہیں ہے اوپر جانا ہے بہت سمبھل کر آزار سہہ کر, یہاں بہت سی آلائشیں اس لئے ہیں تاکہ ہم اپنی اصل صورت کو پہچان سکیں۔

تو تم کو زندگی جینی ہے, حق ادا کرنا ہے, سانس لینی ہے اپنے ظرف کا مان رکھنا ہے

تم کو سانسیں جینی ہیں۔۔۔

کوئی کہہ رہا تھا بند آنکھوں کے پیچھے کوئی کہہ کر گیا تھا اُسنے آنکھیں کھولی تھیں اُسکے کانوں نے اُسکی گہری سانس کو سنا تھا۔

,وہ اپنی سانسوں کی آواز سنتی رہی پلکیں جھپک جھپک کر ماحول سے مانوس ہونے کی سعی کرنے لگی

ہوش کا احساس ہونے پر وجود میں دوڑتی تکلیف کا احساس بھی اُجاگر ہونے لگا اُسنے سوئیوں میں جکڑا ہاتھ اُٹھانا چاہا مگر اُٹھا نہیں سکی, حلق کانٹوں کے بیچ جکڑا تھا اُسے لگا وہ صدیوں سے پیاسی ہے, ناک میں لگی تار نے اُسے اُلجھن سے دوچار کیا تھا

اُسے آس پاس کے ماحول سے عجیب سی وحشت محسوس ہوئی تو اُسنے گردن دائیں طرف گھمائی, پھر نگاہ کمرے کے مدھم اندھیرے میں چاروں طرف گردش کرنے لگی وہ سوئچ بورڈ تلاش کر رہی تھی اور کرتے کرتے تھک گئی سر کے بھاری پن میں اضافہ ہوا

دفعتاً قدموں کی چاپ سنائی دی مدھم اندھیرے میں کوئی ہیولہ نمودار ہوا پھر آگے بڑھتا قریب ہوتا دکھائی دیا تو تصویر واضح ہونے لگی

وہ حزام داؤد کا عکس تھا۔۔۔ حقیقت تھا۔۔۔ مجسم تھا

یکدم پورا کمرہ روشن ہوا وہ پیشنٹ بیڈ کے کنارے کھڑا بے حد سنجیدہ چہرہ لیئے مونیٹر پر پلس ریٹ دیکھ رہا تھا ٹکٹکی باندھے۔۔۔

دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ڈاکٹر اب اُسکی نبض چیک کر رہا تھا پھر اُسنے بائیں طرف لٹکتی ڈرپ میں سرنج سے کوئی محلول داخل کیا دماغ شعور سے ایک بار پھر لاشعور کا سفر طے کرنے لگا غنودگی طاری ہونے لگی کسی کے بولنے کی آواز ہتھوڑے کی طرح اُسکے دماغ پر لگی تھی

میں نے انجیکشن دیا ہے صبح تک مکمل طور پر ہوش میں آجائیں گی سرجری کامیاب ہوئی ہے آپ"
"پریشان نہ ہوں

☆☆☆☆☆

یہ ایک روز قبل آپریشن تھیٹر کا منظر تھا جہاں کارڈیک اور تھریسک سرجن کی ٹیم موجود تھی اور اُسکا دل اُنکے سامنے کُھلا پڑا تھا وہ رگوں کو ہٹا کر گولی تلاش کرنے میں کامیاب ہوئے تھے اور آپریشن کے دوران مشین کے ذریعے اُسکے دل پر کنٹرول حاصل کرتے دائیں خانے میں پیوست گولی کی جانب انتہائی احتیاط سے راستہ بنانا شروع کر چکے تھے۔

گولی نکالنے کے بعد سولہ سیکنڈ کے لیے حُرکا بلڈ پریشر کم ہوا ہوا تو اُسکو بچانے کی کوشش کرتے کارڈیک سرجن نے خون فراہم کر کے اُسکے دل کی دھڑکن کو جاری رکھنے کے اقدمات کیے اور اگلے بیس سیکنڈ کے اندر اُسکی حالت مستحکم ہونے لگی تھی, چھ گھنٹے کے طویل آپریشن کے بعد ڈاکٹرز باہر نکل رہے تھے

حزام اُلٹے قدم اُٹھاتا پیچھے ہونے لگا وہ کچھ غلط سننے کی سکت نہیں رکھتا تھا, صائم خاموش نگاہیں ڈاکٹر پر مرکوز کیئے کھڑا تھا,

صبیح آگے بڑھی تھی مگر کچھ پوچھ نہیں سکی

کچھ گھنٹوں بعد وہ ہوش میں آجائیں گی" ڈاکٹر کے کہنے پر پیچھے کو اُٹھتے اُسکے قدم تھم گئے تھے پھر" اُسنے دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا تھا صائم نے آگے بڑھ کر صبیح کا ہاتھ تھام لیا

میں نے تم سے کہا تھا وہ واپس آئیں گی" وہ ساکت پتلیوں سے صائم کو دیکھتی بولی اور پھر اُسکی آنکھوں" سے پانی بہنے لگا تھا

☆☆☆☆

وہ پوری رات وہاں بیٹھا رہا تھا نگاہ لحظہ بھر کو بھی بھٹکی نہیں تھی اور نا ہی یہ محض ایک رات کی بات تھی۔

ایک اور صبح طلوع ہو چکی تھی مگر وہ ہوش میں نہیں آئی تھی حزام کا اضطراب پھر سے بڑھنے لگا وہ بے حد آہستگی سے چلتا اُسکے قریب آیا پھر پیشنٹ بیڈ پر کچھ فاصلے پر بیٹھتا اُسکا چہرہ تکنے لگا, کیا کچھ نہیں تھا جو یاد آیا تھا کتنا کچھ تھا جسے وہ زندگی سے تلف کرنا چاہتا تھا

حُر کی آنکھیں کافی حد تک سوجی ہوئی تھیں اُسکی آنکھوں کو دیکھ کر حزام کے دل میں عجیب سی ٹیس اُٹھی تھی یہ حیرت انگیز تھا مگر تھا۔۔۔

غیر ارادی طور پر اُسکا ہاتھ حر کے چہرے پر گیا تھا اب وہ ملائمت سے اُسکا چہرہ چھو رہا تھا جیسے اُسکی موجودگی کا یقین کرنا چاہتا ہو

وہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ لڑکی اُسکے لئے اس قدر تکلیف کا باعث بنے گی,وہ ہوش سے بیگانہ تھی تو وہ بھی کہاں ہوش میں تھا

نیم بے ہوشی کی کیفیت میں بھی اُسے محسوس ہوا جیسے کوئی اُسے دیکھ رہا ہے قریب سے بہت قریب سے۔۔

چہرے پر کسی کے لمس کا احساس بھی موجود تھا,جب احساس شدت اختیار کر گیا تو اُسنے آہستگی سے آنکھیں وا کیں اور عین سامنے وہ تھا۔۔۔

ہاں وہی تو تھا بے انتہا سُرخ نگاہیں اور ابتر حالت لیئے,اُسکے بال اُلجھے ہوئے تھے داڑھی بڑھ چکی تھی کپڑے شِکن آلود تھے

وہ پہلی بار اُسکو اتنے نزدیک سے دیکھ رہی تھی وہ بھی ایسی حالتِ زار میں۔۔

نگاہ سے نگاہ ملی تو وہ ٹھٹھک گیا جیسے یقین نہ آیا ہو کہ وہ آنکھیں کھول دے گا کئی لمحے بے یقینی کی نذر ہوئے پھر اُسکی پلکوں کی جنبش پر یقین آیا تو حزام نے فوراً ہاتھ پیچھے کیا نگاہ دوسری سمت۔۔۔

اُس وقت وہ جس اذیت میں تھی مسکرانا بے حد گراں تھا مگر تمام تر تکلیف کے باوجود وہ مبہم سا مسکرائی پھر سوئیوں میں جکڑا ہاتھ بڑے اعتماد سے اُسکے سینے پر دھرا یوں کہ اب حزام داؤد کا دل اُسکی ہتھیلی میں ڈھڑکتا معلوم ہوتا تھا

اُسنے بڑی بے یقینی سے حُر کو دیکھا تھا جیسے اُسکی حرکت پر یقین نہ آیا ہو

,اِسے قابو میں رکھیں شور یہاں تک سنائی دے رہا ہے" اور حزام داؤد حقیقتاً وہیں تھم سا گیا"

وہ تاثرات چھپانے کا ماہر تھا مگر اُس لمحے حُر محتشم سے اپنے جذبات چھپانے میں ناکام رہا تھا

خود کی بے یقینی پر قابو پاتا خود کو سمبھالتا بولا "لوگ بیماری میں خاموشی اختیار کرتے ہیں مگر آپ کی زبان کو قرار نہیں"

کون جانتا تھا کہ کچھ گھنٹے پہلے وہ اُسکی خاموشی سے بے حد خائف تھا اُسکی بند آنکھیں اور مدھم ڈھڑکنیں اُسکے دل کو شکنجے میں جھکڑ رہیں تھی

وہ غیر محسوس انداز میں اُسکا تھام کر بے حد احتیاط سے سابقہ پوزیشن پر لے آیا

اب ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں؟" اُسکی جانچتی نگاہوں سے بچنے کی خاطر وہ فوراً اُسکے قریب سے اُٹھا تھا" مبادا کوئی اور جذبہ منکشف نہ ہو جائے

بلکل ویسے ہی جیسے کچھ دیر پہلے آپ مجھے دیکھ رہے تھے۔۔۔ کیوں دیکھ رہے تھے" ابرو اٹھا کر پوچھنے لگی

اور حزام چند سیکنڈ کچھ بول نہیں سکا کچھ پایا

نیند میں بھی کس قدر بے دار تھی وہ

"میں صرف ڈرپ چیک کر رہا تھا"

"میری آنکھوں کو دیکھ کر۔۔۔؟"

"آپ کی آنکھیں کیوں دیکھوں گا میں۔۔۔ اتنی بھی پیاری نہیں ہیں جتنا آپ سمجھتی ہیں

"آپ کو ہر خوبصورت آنکھوں والا انسان اتنا برا کیوں لگتا ہے؟"

اُسکے جواب پر حزام اُسے دیکھ کر رہ گیا۔۔ اب کیسے بتاتا کہ وہ اُسے "کتنی بری" لگتی تھی۔۔۔ اتنی کہ وہ پچھلے کئی دنوں سے سو نہیں سکا تھا آنکھیں بند کرتا تو بند آنکھیں کے پیچھے اسکا خون آلود چہرہ دکھائی دیتا پھر وہ دہل کر آنکھیں کھول دیتا, وہ کیسے کہتا کہ اُسکے بے جان ہوتے وجود نے اُسکی جان نکال دی تھی۔۔۔ وہ قدم جمانا بھول گیا تھا

کس نے کہا یہ خوبصورت ہیں۔۔۔؟" وہ اُسکی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتا کہہ رہا تھا"

آپ کی نظروں نے۔۔۔" اُسنے برجستگی سے کہا"

"نظروں کی زبان سمجھتی ہیں آپ۔۔۔؟"

"آپ کو شک ہے؟"

نہیں!میری یہ مجال۔۔۔"اُسنے ہاتھ کھڑے کر دی ئے "

مطلب دیکھ رہے تھے۔۔۔؟"اُسنے ابرو اُچکا کر اقرار چاہا"

ہاں...بہت سوجی ہوئی ہیں"بلآخر اُسنے اعتراف کیا تھا۔۔۔بڑی ہی بے بسی سے "

ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔"اُسنے جیسے تسلی دینی چاہی۔۔۔"

ہونی بھی چاہیئے۔۔۔ورنہ۔۔۔"ورنہ یہ مجھے بیمار کر دیں گی"جھکے سر کے ساتھ وہ اُسکی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتا مستفسر تھا"

کیوں؟"اُسنے حیرت سے پوچھا تھا

ظاہر ہے آپ کی تیمارداری کرتے کرتے میں بیمار ہونے لگا ہوں,یہاں چھوڑ جاتا تو میڈیا میری جان کو "آتا,پریس کے اُلو میرا دماغ چاٹ جاتے دکھاوے کے لئے رکنا پڑا"

اور وہ بس دیکھ کر رہ گئی

"کیا مجھے گولی لگی تھی؟"

"نہیں۔۔۔گولی نے کہا بس چھو کر دیکھتی ہوں"

حزام کے جواب پر وہ مسکرائی تھی

اور برہان۔۔۔؟" پھر سنجیدگی سے پوچھا"

وہ اب دنیا میں نہیں ہے" دل گرفتگی سے جواب دیا"

وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی

تم ٹھیک ہو؟" حُر نے پوچھا تھا"

وقت لگے گا" وہ کھڑکی کے پاس آتا فضا میں اُڑتے پرندوں کو دیکھتا بولا تھا"

میں یہ نہیں چاہتی تھی حزام.." اُسنے اپنی تئیں وضاحت دینے کی کوشش کی"

جانتا ہوں" مدھم آواز گونجی"

گزرے دنوں میں تم نے بہت کچھ فیس کیا ہو گا۔۔۔ہیں ناں؟" وہ استہفامیہ ابرو اچکاتی بولی"

تم میری بات مان جاتی تو شاید نہیں۔۔۔ تم اُس دن رُک جاتی تو یہ سب نا ہوتا" لہجے میں خفگی نہیں تھی افسوس تھا"

کیسے رُک جاتی" اُسنے پوچھا پھر توقف کے بعد مزید بولی"

تم نے ایک معصوم اور چھوٹی بچی کو ہرٹ کیا تھا دل توڑا تھا اُسکا امید چھینی تھی اُس سے۔۔۔

اُس لمحے وہ معصوم بچی کتنا روئی تھی اُس کے دل پر کیا گزری تھی, اس ایک حادثے کی وجہ سے کیا کچھ سہا,

تم جانتے بھی ہو۔۔۔؟

...پھر بھی کہتے ہو کہ رک جاتی

لہجہ میں شکوہ تھا آواز مدھم تھی

وہ نا سمجھی میں کی گئی ایک نادانی تھی۔۔۔وہ بچہ نہیں جانتا تھا کہ دل ٹوٹتے بھی ہیں "وہ اب سرخ ہوتی" آنکھوں سے اُسکی خود پر پڑتی نگاہ کو تکتا بولا تھا

پھر اس بچی میں کچھ ایسا خاص بھی نہیں تھا جو میں اُسے اپنے فرینڈ سرکل میں شامل کرتا وہ بہت اوڈنری تھی, ضرورت سے زیادہ ڈرپوک, ہر چھوٹی بات پر سہم جانے والی, خود کو دوسروں کے پیچھے چھپانے والی, سہارے ڈھونڈنے والی۔۔۔اُس بچے کو ایسے اوڈنری لوگ کبھی پسند نہیں رہے تھے, پھر آہستہ آہستہ اُسکی ناپسندیدگی غصے میں بدلنے لگی اور غصہ نفرت میں۔۔۔

وہ ان سیکیور تھا کیونکہ وہ بچی مداخلت کر رہی تھی

وہ اپنی ممی کا فیورٹ تھا پھر کوئی اور اُسکی جگہ لینے لگا ہر چیز میں شراکت کرنے لگا, اُسکے سب سے پسندیدہ ٹرپ پر جہاں وہ اپنی ماں اور فرینڈز کے ساتھ جانا چاہتا تھا۔۔۔

,جس ٹرپ کو وہ نا جانے کتنے عرصے سے پلان کر رہا تھا

وہاں اُس وقت اُس بچے جگہ کسی اور نے لے لی

وہ اپنی ماں کی توجہ اور محبت کے چھن جانے کے خوف میں مبتلا تھا اور اُسی خوف کے زیرِ اثر وہ اُس شراکت دار کو خوفزدہ کرنے پر تُلا تھا۔

وہ دکھی تھا بے حد دکھی کیونکہ اسکی ماں نے ایک نو باڈی کی وجہ سے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا, خود سے دور کیا تھا.

بچے نا سمجھ ہوتے ہیں نہیں جانتے کہ جذبات کو کیسے کنڑول کرنا ہے, اُن کے اندر کیا چل رہا ہے, وہ خود بھی سمجھ نہیں پاتے۔

تم میری فیملی میں ایک تھرڈ پرسن تھی جو میری فیملی کی ساری توجہ اپنی طرف کھینچ گئ تھی۔

...بات کا رخ بدل گیا تھا اُن دونوں کی باتیں اور کیفیات یونہی بدل جایا کرتی تھیں

...پل بھر میں

...اچانک سے

مگر تم اُس وقت تو نا سمجھ نہیں تھے جب ایک کم عمر لڑکی کی فیلینگز کا مذاق بنا رہے تھے۔ کسی اور کا چہرہ" استعمال کر کے اُسے بے وقوف بنایا, اُس وقت وہ بچہ۔۔۔بچہ نہیں رہا تھا بڑا ہو گیا تھا اور سمجھدار "بھی۔۔۔

وہ لڑکی میرے لئے میرے پاپا کی قاتل کی بیٹی تھی۔۔۔"

ایک دشمن کی بیٹی تھی قابلِ نفرت تھی۔

ہماری فیملی کے درمیان رابطہ ختم ہونے کے بعد جب محتشم انکل نے اپنی پارٹی بنائی اُسے پروموٹ کرنے لگے تب دو گہرے دستوں کے درمیان غلط فہمی عروج پر تھی اُن دِنوں پاپا بہت دلبرداشتہ ہوئے

پھر اُسی کشمکش میں اُنکا مڈر ہو گیا۔

کمال انکل میرے فیورٹ پرنس تھے اور میرے پسندیدہ انسان پر میرے باپ کے قتل کا الزام تھا, تایا جان کمال انکل کے خلاف تھے یا یوں کہو کے وہ مجھے اُنکے خلاف کر رہے تھے.

جانتی ہو... اُن دنوں وہ بچہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار تھا۔

اُسنے اپنے باپ کو کھو دیا تھا اُسکی ماں بے حال تھی۔

جنہوں نے اُسکا جینا مشکل کیا تھا وہ اُن پر زندگی تنگ کر دینا چاہتا تھا

اُس لمحے مجھے اُس بچی اور اُسکے باپ سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔

وہ سانس لینے کو رکا تھا دل کے بوجھ میں اضافہ ہوا

میڈیا بھی پاپا کی ڈیتھ کو اُچھال رہا تھا تایا جان اور باقی سب بھی سارا الزام محتشم انکل پر عائد کر رہے" تھے۔

جو باتیں اور رویہ کمال انکل نے اپنایا تھا, جسطرح ہر ثبوت اُنکے خلاف تھا وہ قاتل نہیں تھے پر قاتل ثابت ہو رہے تھے, وہ اس خاکے پر پورے اُتر رہے تھے۔

تایا جان نے کہا کہ کمال نے سیاست میں نمایاں ہونے کے لئے تمہارے باپ کو راستے سے ہٹایا۔۔۔

انکل کمال کا پارٹی سے علیحدہ ہونا پاپا کا دنیا سے جانا۔۔۔

سارے ثبوتوں کا انکل کمال کے خلاف ہونا۔۔ پھر کیسے کرتا یقین کہ وہ بے قصور ہیں۔۔۔

وہ بچہ جو اُس وقت تنہا خود سے ذہنی اور جذباتی جنگ لڑ رہا تھا کسی اور کے رویئے کو کیا سمجھتا۔۔۔

کیسے جسٹی فائی کرتا, اُس کے نزدیک اُس بچی کا باپ قاتل تھا اُسکے خونی رشتے کا۔۔۔ وہ نفرت نہ کرتا تو اور کیا کرتا۔۔۔

پیرس میں جب تم مجھے نظر آئی تو لگا کہ یہ کوئی اتفاق نہیں ہے بلکہ مجھے موقع مل رہا ہے۔ میں تمہیں ٹریپ کر کے انکل کمال سے بدلا لینا چاہتا تھا, میں انہیں بھی کسی اپنے کی جدائی کی اذیت سے دوچار کرنا چاہتا تھا, میں چاہتا تھا وہ تمہیں مردہ دیکھیں تا کہ اُن کو میری اور میری ماں کی تکلیف کا احساس ہو۔

مگر قسمت کو کچھ اور منظور تھا۔

وہ پلٹا تھا لبوں پر تکلیف دہ مسکراہٹ تھی

بہرام داؤد نے بڑی ذہانت کے ساتھ دو بہترین سیاستدانوں کو قتل کروا کے اُنکے خاندانوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا

جیسے تم نے مجھے انکل کمال کا قاتل سمجھا ویسے ہی پاپا کے قتل میں سارے ثبوت انکل کمال کے خلاف پیش کیئے گئے۔۔۔

"کیا ایسا نہیں تھا۔۔؟ کیا تم نے مجھ پر شک نہیں کیا تھا۔۔۔

... تمہارے سابقہ ریکارڈ بے حد خراب تھے حزام"

میرا شک کرنا بنتا تھا۔۔" اُسنے پروں پر پانی نہیں پڑنے دیا

تم مجھے کبھی رعایت نہیں دیتی حُر۔۔۔"اُسے جیسے دکھ ہوا تھا"تم صرف میری کوہتایاں میری غلطیاں یاد رکھتی ہو۔۔۔"اُسکی آنکھیں سُرخ ہونے لگی تھی۔۔۔"تم ہمیشہ مجھے میرے ضبط کی انتہا پر آزماتی ہو۔۔۔

"تم ہمیشہ میرے لئے وہ بن جاتی ہو جو تم نہیں ہو۔۔۔

اُسکی بات پر وہ زخمی سا مسکرائی تھی"بات اگر اذیت کی ہے تو میزان میں میری اذیتیں تمہاری اذیتوں پر بھاری ہیں حزام۔۔۔

بعض دفعہ دنیا دل پر بڑی بھاری پڑتی ہے اتنی کہ دل مردہ ہو جاتا ہے اور زندہ دل کے مردہ ہو جانے "سے بڑی اذیت کوئی ہے بھلا

اور حزام نے آنکھوں کی نمی چھپانے کو نچلا لب کچلا رخ ایک بار پھر سے موڑ لیا ہاتھ سینے پر باندھ لیئے

صبیح دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی حزام کو دیکھ کر ٹھٹکی پھر تمام تر توجہ حُر کی طرف مبذول کرتی اُسکے قریب آئی

حزام نے سر جھٹکا

تم نے ٹھیک کہا تھا ہمارے درمیان تعلق کی وضاحت مشکل ہے, ہمارا نہ دوستی کا رشتہ ہے نا دشمنی" کا۔۔

مگر دکھوں کی دوستیاں بھی تو ہوتی ہیں درد کا کا تعلق بھی تو تعلق ہی ہوتا ہے

اور دکھوں کی دوستی بڑی گہری ہوتی ہے

کچھ درد تمہارے ہیں تو چند دکھ میرے بھی رہے ہونگے۔۔۔تو آؤ آپس میں دکھوں کی دوستی کر لیں گہری دوستی۔۔۔"وہ کہنا چاہتا تھا پر کہہ نہیں پایا تھا کچھ الفاظ اظہار نہیں پاتے مشکل ہوتے ہیں شاید منفرد بھی۔

کیسا فیل کر رہی ہیں اب؟"صبیح نے اُسکی پیشانی پر آتے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے پوچھا تو وہ مسکرا" کر سر ہلا گئی پر نگاہ کمرے سے باہر نکلتے حزام پر تھی

صبیح نے اُسکی نگاہوں کی سمت اپنی آنکھیں گھمائی "مجھے یہ انسان بلکل بھی پسند نہیں۔۔۔روڈ اینڈ ایرو گینٹ"

"میں بھی یہی سمجھتی تھی"

تھی؟"صبیح نے ابرو اُچکائے

ہاں اتنا برا نہیں وہ جتنا دکھائی دیتا ہے"وہ فوراً بولی"

اتنے معصوم بھی نہیں ہے جتنے شکل سے لگتے ہیں"صبح نے برجستگی سے کہا۔"

"تم میرے سامنے اُسکی برائی کرو گی تو اچھا نہیں لگے گا مجھے"

"اچھائی تو آپ نے بھی کبھی بیان نہیں کی اُنکی"

"میری بات اور ہے۔۔"

کیا۔۔۔وہ رکی اُسکا چہرہ دیکھا آنکھوں میں حیرت تھی "ارادہ بدل دیا آپ نے؟" وہ نگاہیں ترچھی کیئے بولی

حُر نے ہلکے سے شانے اُچکائے

"ایک بات کہوں آپ سے؟"

"کہو؟"

"وہ بہت جلد ٹیمپر لوز کر جاتے ہیں, سوچ سمجھ فیصلہ کرنا"

"کرتا ہو گا مگر اوروں کے لئے"

"اُنکی فیملی قاتل ہے انہوں نے آپ کا خون بہایا"

"وہ تو نہیں ہے نا۔۔"

مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔یقین کرنا مشکل ہے"

میرے لئے۔ آپ۔۔۔یعنی آپ۔۔۔۔حزام داؤد کو پروٹیکٹ کر رہی ہیں یا پھر محبت کر رہی ہیں۔۔؟

"وہ نگاہ ترچھی کیئے پوچھ رہی تھی "اگر ایسا ہے تو یہ بہت اَن ریئل اسٹک ہے میرے لئے

میرے لئے نہیں ہے "اسنے پوچھے گئے سوال کی نا تائید کی نہ تردید محض مختصر سا جواب دیا"

کیا اُنکو بھی آپ کی طرح کا کوئی مسئلہ ہے؟" صبیح نے اندازہ لگانا چاہا"

"اُسے اٹیچمنٹ کا مسئلہ ہے"

"آپ سے۔۔۔؟"

شاید! لگتا تو یہی ہے "کندھے اُچکا کر بولی"

وابستگی کے مسائل وہ بھی آپ سے۔۔۔یہ کسی بھی نارمل انسان کے لئے مشکل ہے۔۔۔مگر حزام" داؤد سے یہ توقع کی جاسکتی ہے

دو عجیب لوگ ایک دوسرے کے لئے کمپیٹیبل ہوسکتے ہیں۔۔۔جذباتی وابستگی بھی ممکن ہے, میک سینس۔۔" سمجھ آنے والے انداز میں سر ہلا کر بولی پر لہجے پر طاری حیرت اب بھی قائم تھی "تو! اب

"آپ کیا کریں گی؟

"آرام۔۔۔"

اور صبیح نے اُسکو خفگی سے دیکھا "ٹال رہی ہیں مجھے اچھی طرح جانتی ہوں۔۔ کرلیں ریسٹ۔۔۔" وہ اُٹھی پھر رکی "یہ کہنے کی بات نہیں ہے آپ واقعی عجیب ہیں اور میری سمجھ سے باہر بھی۔۔۔ بٹ فائن " اٹزیور چوائس.. جیسے آپ خوش رہیں.. جو چیز آپ کو خوشی دے

.وہ سر ہلاتی کندھے اُچکاتی باہر نکل گئ

☆☆☆

ایکویریم میں رنگ برنگی مچھلیوں کو داناڈال کر وہ ہاتھ جھاڑتی پلٹی اور پیچھے کھڑے اُبان کو دیکھ کر "قدرے ٹھٹھکی "تم کب آئے؟

"جب سے تم یہاں کھڑی ہو؟

"بتایا کیوں نہیں"

یونہی "اُسنے کندھے اُچکائے "تمہارے پلٹنے کا انتظار کر رہا تھا"

"آواز دے لیتے۔۔۔"

نہیں۔۔" سر نفی میں ہلایا" دیکھنا چاہتا تھا کب تک پلٹی ہو"

"نہ پلٹتی تو کیا پوری رات کھڑے رہتے؟"

پوری زندگی کھڑا رہتا۔۔۔"کیا تم یہی سننا چاہتی تھی"

"وہ ٹھہری پھر حیرت سے اُسے دیکھتی مسکرانے لگی"تم بھی نا۔۔

"میں بھی کیا۔۔؟"

"ایسی باتیں تمہاری پرسنالٹی پہ سوٹ نہیں کرتی ابان"

جانتا ہوں اس لئے ایسی بیکار باتیں کرتا ہی نہیں"وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا کچھ شوخ ہوا"ویسے میں" نے تم سے کچھ پوچھا تھا"وہ رک رک کر الفاظ کو کھینچ کر بولا تھا

ویسے میں نے اُس بارے میں سوچا تھا"وہ اُسی کے انداز میں بولی"

"تو بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟"

تم نے پوچھا کیوں نہیں۔۔۔؟"وہ آنکھیں اُٹھاتی بولی"

پوچھ تو رہا ہوں"بے چینی سے بولا"

"بتا تو رہی ہوں۔۔۔"

کیا۔۔؟" آنکھوں کی پتلیاں سُکیڑ کر کہا"

اگر تم مجھے کافی کے نقصانات بتانے کے بجائے ہر روز میرے ساتھ کافی پینے کا وعدہ کرو تو میں تمہاری" "آفر کے بارے میں سوچ سکتی ہوں

تم بھی اگر اچھی کافی بنانا سیکھ جاؤ تو میں بھی وہ زہر اندر اُنڈلنے کو تیار ہوں" وہ پر سوچ انداز میں بولا تو" "حدیقہ نے اُسکے شانے پر مکا رسید کیا

کیا تمہارے ہاتھ کی بدمزاح کافی کے ساتھ یہ تشدد بھی برداشت کرنا پڑے گا" وہ شانہ سہلاتا بولا"

"سوچ لو ابھی بھی وقت ہے, پولیس والی کے ساتھ رہنا اتنا آسان نہیں"

ڈرا رہی ہو" اُسنے آنکھیں دکھائی"

"بتا رہی ہوں"

جو بتانا ہے آج ہی بتا دو تاکہ میں کل تک اچھی طرح سوچ سمجھ کر تمہارے ساتھ سڑی ہوئی کافی پینے" کی آفیشل ڈیٹ فکس کروالوں" وہ رازدرانہ انداز میں کہہ رہا تھا وہ مسکرانے لگی تھی مگر آنکھیں کچھ اداس سی تھیں

"میں کبھی اُس سے شادی نہیں کرونگی جس سے محبت کرتی ہوں"

وہ حزام داؤد سے کبھی کہہ نہیں سکی تھی کہ وہ اس کے لئے کیا ہے کہنا چاہتی بھی نہیں تھی جانتی تھی کہ حُر محتشم حزام کے لئے "کیا" ہے وہ اُسکی آنکھوں میں وہ دیکھ چکی جو وہ دنیا سے چھپاتا آیا تھا

حُر کو زخمی دیکھ کر حدیقہ کو یقین ہو گیا تھا کہ گولی نے حُر کے نہیں حزام داؤد کے وجود کو زخمی کیا ہے

جس سے آپ محبت کریں اُسکی نگاہوں میں کسی اور کے لئے محبت دیکھنا تکلیف دہ ہے مگر وہ سہہ گئی تھی سہنا جانتی تھی۔۔وہ جس تکلیف سے خود گزر رہی تھی حزام کو اُس تکلیف سے آشنا کروانا نہیں چاہتی تھی .

کتنی عجیب بات ہے ناں کہ بعض دفعہ آپ جان ہی پاتے کہ کوئی آپ سے کتنی محبت کرتا ہے اتنی کہ وہ آپ کی خاطر اُس محبت کو دل کے کسی کونے میں چھپائے دبائے بیٹھا رہتا ہے اور شاید حزام داؤد بھی کبھی جان نہیں سکے گا کہ حدیقہ جہاں کو اُس سے کتنی محبت تھی۔۔۔"کتنی۔۔۔"شمار سے پرے۔۔ بیان سے باہر

وہ انجان رہے گا بعض اوقات انجان رہنا کسی کے لئے خوش قسمتی کا باعث ہوتا ہے اور کسی دوسرے کے لئے بد قسمتی کا.

...ابان نے ہاتھ لہرا کر اسے متوجہ کرنا چاہا"کہاں کھو گئی

کیا تصور کی آنکھ سے مجھے دلہا بنے دیکھ رہی ہو"وہ آنکھیں گھوما بولا تو حدیقہ نم آنکھوں سے مسکرا دی

تمہارے ساتھ زندگی ہنستے مسکراتے گزر جائے گی اُبان عبداللہ.. کیونکہ تم زندگی سے بھرپور "
ایک بے ضرر سے انسان ہو" وہ اسکی جانب دیکھتی سوچ رہی تھی اور ساتھ ساتھ اسکی
باتوں پر ہنستی جا رہی تھی اتنا کہ اب ہنسنے کے باعث آنکھوں سے پانی بہنے لگا تھا

. جسے اُبان بڑی نرمی اور اپنائیت سے اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیا تھا

محبت کیا ہوتی ہے...؟

... محبت دینے کا نام ہے

... محبت اپنانے کا نام ہے

محبت احساس ہے... احساس محبت ہے

☆☆☆

چند گھنٹے بعد وہ خاموشی سے کمرے میں داخل ہوا حر آنکھیں بند کیے ہوئے تھی

مگر پھر بھی جان گئی تھی کہ کمرے میں کون آیا ہے آہٹ کس کی ہے

وہ بچپن سے اُسکی آہٹ کو پہچانتی تھی

حزام ٹفن کھول کر سوپ نکالنے لگا تھا

حر نے آنکھیں کھول کر اُسکی طرف دیکھا

"تم اُٹھ گئ"

"میں سوئی نہیں تھی"

چلو پھر یہ سوپ پی لو" وہ بیڈ پر اُسکے قریب بیٹھتا بولا"

نرس کہاں ہے" وہ کہنی کے بل اُٹھ کر بٹھنے لگی تو حزام نے فوراً پیشنٹ بیڈ اونچا کیا پھر واپس اُسکے" قریب بیٹھ کر سوپ سے بھرا چمچ اُسکے لبوں کے قریب لایا

"میں نے پوچھا نرس کہاں ہے؟"

"ابھی کے لئے مجھے ہی اپنی نرس سمجھ کر یہ سوپ پی لو"

وہ بولا تو اُسکی آواز کا بوجھل پن حر کو صاف محسوس ہوا

حر نے نگاہ اُٹھا اُسکا چہرہ دیکھنا چاہا

اُسکی آنکھوں کے کنارے کافی حد تک سرخ تھے

" تم۔۔۔"

وہ کچھ کہنے لگی پھر خاموش ہو گئی حزام چمچ پکڑے ابھی تک منتظر تھا

حُر کو اسکی پلکیں کچھ نم سے لگی شاید وہ فریش ہو کر آیا تھا

حر نے اُسکے بڑھے ہاتھ کو دیکھا پھر گہرا سانس کھینچ کر چمچ لبوں سے لگایا

اب اُنکے مابین مکمل خاموشی تھی

وہ چمچ بھر کے اُسے سوپ پلاتا جا رہا تھا جیسے روز وہی یہ کام کرتا ہو

وہ خاموشی سے سوپ پیتی جا رہی تھی جیسے اُسکے ہاتھ سے کھانے کی عادی ہو

سوپ ختم ہوا تو حزام نے ٹشو نکال کر اُسکی طرف بڑھایا جسے وہ بغیر تردد کے تھام گئی جیسے سوپ پی گئی تھی

وہ یونہی سر جھکائے اُسکے نزدیک بیٹھا اُسکے ہاتھوں کو دیکھتا رہا

"تم روئے تھے؟"

حُر نے پوچھا تھا

"میں کیوں روؤنگا"

اُسنے کہا تھا

"پھر آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہیں, پلکیں اتنی نم کس لیے"

"نیند کی کمی کا شکار ہیں"

"اور کیوں بنی شکار"

"کیونکہ تم تکلیف میں تھی"

"میری تکلیف سے تمہاری نیند کا کیا تعلق؟"

وہ اُسکے جھکے سر کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی

"بہت گہرا تعلق ہے"

وہ نظریں اُٹھائے بِنا ہی کہہ رہا تھا

"مجھے تمہیں لے کر ٹرسٹ ایشوز ہیں"

وہ اسکی طرف دیکھتی بڑے آرام سے اپنا خدشہ ظاہر کر گئی

"اور مجھے تمہیں لے کر ایٹچمنٹ اشوز ہیں"

اُسنے کُھلے دل کے ساتھ اعتراف کیا تھا

حر کی نگاہوں میں بے یقینی چھائی تھی اُسکے اظہار کا انداز الگ تھا

اب کیا کیا جائے؟"اُسنے جھکا سر اُٹھا کر نگاہیں حُر کے چہرے پہ کیں"

وہ خاموشی سے اُسے دیکھ رہی تھی اور وہ اُسے۔۔۔

چند پل یونہی گزر گئے

حزام کی آنکھوں میں ہلکی سے نمی کی لکیر اُبھری

تم نے برہان سے یہ کیوں کہا کہ وہ مجھے ٹیز نہ کرے۔۔۔تم نے یہ کیوں کہا کہ۔۔"

کہ آئی ایم یور لائف۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں کی نمی کو نظر انداز کرتی پوچھنے لگی

"بی کاز یو آر۔۔۔"

حزام نے ٹھہر ٹھہر کر کہا تھا

"تم نے میرے احساسات مار دیئے"کہتے ہوئے حُر کی آواز لرز گئی تھی"اب کہتے ہو بی کاز یو آر۔۔۔"

تم بھی تو جاتے جاتے میرا سکون ساتھ لے گئی تھی"حزام کی آواز کپکپائی تھی"

تم میرے معاملے میں ایک بہت برے انسان رہے ہو" حُر کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا"

اس برے انسان کا دل تمہارے دل کو دکھی کر کے ناخوش رہا ہے" حزام کی آنکھ کا پانی گال پر پھلسنے لگا"

میں نے تمہارے معاملے پر دل پہ پتھر رکھ لیا۔۔۔اور نازک دل لوگوں کا دل پر پتھر رکھ لینا بڑا"
اُس سے کم کہ کوئی آپ کے دل پر پاؤں رکھ کے اُسے "تکلیف دہ ہوتا ہے مگر"...وہ سانس لینے کو رکی
کُچل ڈالے" حر کی آنکھوں کا پانی ساکت ہونے لگا تھا

مجھے تمہاری آخری ملاقات نہیں بھولتی مجھے تمہاری آنکھوں کا وہ تاثر نہیں بھولا,میں نے اپنے دل"
تمہارے لیۓ بے بس پایا ہے" آنسو حزام کے گریبان کو تر کر گئے تھے

میں نے پیرس کو یاد نہیں رکھا نہ اُس آخری برف کو جس نے میرے وجود کو منجمد کر دیا تھا,نہ تمہیں"
۔۔۔نہ تمہاری اِن آنکھوں کو" وہ انگلی سے اُسکی آنکھوں کی سمت اشارہ کرتی بولی

حزام نے اپنی گیلی آنکھوں سے اُسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

حُر نے گہری سانس کھینچی ہونٹوں کی کپکپاہٹ چھپانے کو لب بھینچ لیئے

حزام نے اسکی کلائی تھام کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامنا چاہا

"میں نے تم پر صبر کر لیا حزام "

"میں تم پر شکر کرنا چاہتا ہوں حُر"

اور حر کا وجود کپکپا گیا

حزام کے آنسو اب قطرہ قطرہ اُسکی کھلی ہتھیلی پر گرنے لگے تھے

میرا دل اب بدل گیا ہے" حر نے بے تاثر چہرہ کے ساتھ خود کو کہتے سنا تھا"

"مگر اُسکے ہاتھوں کی لرزش اور لبوں کی کپکپاہٹ بتا رہی تھی کہ "دل بدلا نہیں کرتے

جو کہتے ہیں نا کہ دل بدل گیا تو یہ جھوٹ کہہ دیتے ہیں یونہی خود کو دلاسہ دینے کو دوسروں کے سوالوں سے جان چھڑانے کو کیونکہ ڈر ہوتا ہے کہیں کوئی آنکھیں پڑھنے والا نہ مل جائے, کہیں کسی کے سوالوں میں ہمارے جواب گم نا ہو جائیں۔۔۔۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ دل کبھی نہیں بدلتا وہ ہمیشہ اپنی جگہ رہتا ہے, حالات بدل جاتے ہیں, وقت بدل جاتا ہے چیزیں مختلف ہو جاتی ہیں مگر دل۔۔۔۔ وہیں ٹھہرا رہتا ہے دل نہیں بدلتا

فرق یہ کہ آپ دل کو وقت اور حالات کے مطابق ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں, سمجھانے کی سمبھالنے کی کوشش کرتے ہیں

کوہِ انا کی یہ برف اب پگلنے دیتے ہیں جو ہم دونوں کو منجمد کر رہی ہے" وہ نظر جھکا کر بولا"

پہاڑ کبھی پگھلے ہیں" وہ نظر اُٹھا کر پوچھنے لگی"

"تم انسان ہو۔۔۔"

"تم مجھے پتھر کر گئے ہو۔۔۔"

"تمہاری سزا کا انداز بہت جان لیوا ہے حُر۔۔۔"

"یہ سزا نہیں ہے حزام۔۔۔"

"جزا بھی نہیں ہے۔۔۔"

حُر نے اب بے بسی سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔

مگر وہ اُس سے کہیں زیادہ بے بس دکھائی دیتا تھا

جانتی ہو میں کتنا عرصہ گِلٹ میں مبتلا رہا ہوں, اس خوف سے کہ میں نے تمہیں مار دیا۔۔۔"

تم تو ہر جگہ سے ہی گم ہو گئی تھی

. کہیں دکھائی ہی نہیں دی

"اگر تم مجھے پیرس میں نظر نا آتی میں ساری زندگی یہی سمجھتا رہتا تھا کہ۔۔۔

...چند لمحوں کی خاموشی چھائی دونوں بڑی خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے کچھ کہے بغیر

پھر حزام کی گیلی مگر مدھم آواز سنائی دی

... تمہیں پتہ ہے میں بلیوں سے خوف کا شکار کیوں ہوں۔۔۔ کیوں اتنا ڈر جاتا ہوں"

اُسنے زرا سی نگاہ اُٹھا کر حُر کے ہاتھ کو دیکھا تھا جو اب بھی اسکی گرفت میں تھا

جس روز میں نے تمہیں کمرے میں بند کیا تمہیں چوٹ پہچائی اُس پوری رات میں سو نہیں سکا تھا, اگلے دن صبح ہونے سے پہلے خوف کے باوجود میں وہاں آیا تھا

"...ہاں... میں آیا تھا حُر

اسنے نظروں سے یقین دلانا چاہا

کمرے کا دروازہ کُھلا ہوا تھا"

اندر بے تحاشہ اندھیرا اور بدبو تھی

جانتی ہو میں نے وہاں کیا دیکھا تھا

حُر نے آنکھیں اُسکے چہرے پر مرکوز کیں, اسکی آنکھوں میں اب بھی خوف تھا

وہاں ایک معصوم مردہ بلی تھی شفاف سفید رنگ کی۔۔۔خون میں لت پت۔۔۔۔

اُس منظر کو دیکھنے کے بعد میں بے ہوش ہو گیا تھا کئی ہفتے بخار میں جلتا رہا اور... اور مجھے لگا میں نے تمہیں مار دیا۔۔۔۔

آنسوؤں کا گولہ حلق میں اٹکا تھا اسنے بڑی بے بسی سے حر کی ہتھیلی پر اپنی پیشانی رکھی

وہ ساکن نگاہوں اور سُن وجود کے ساتھ حزام کے جھکے سر کو اپنے ہتھیلی پر دیکھنے لگی

وہ بے آواز رو رہا تھا

"یہ خوف اب تک میری جان کے ساتھ چمٹا ہے حُر۔۔۔"

...مجھے لگا تھا میں نے اس سفید فراک اور معصوم صورت والی بچی کو مار دیا

اسکے آنسوؤں سے حر کی ہتھیلی بھیگ چکی تھی

...اور مجھے لگا تھا برہان نے تمہیں مار دیا... تم... تم سانس نہیں لے سکوں گی

..میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکوں گا

حر کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں

☆☆☆☆

اگلی شام ڈاکٹر براق اُس سے ملنے کے لئے آئے تھے بہت عرصے بعد اُنکو اچانک اپنے سامنے دیکھ کر وہ خشگوار سی حیرت میں مبتلا ہوئی تھی۔

وہ پہلے کی نسبت خاصے کمزور اور بے حد صوبر دیکھائی دینے لگے تھے اب کنپٹی کے بالوں کے علاوہ کچھ اور بال بھی سر مئی سے سفید ہوئے تھے۔

حزام اُن کے ساتھ تھا اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ڈاکٹر براق کہنے لگے

مسکرا کر کہا "تم خود کو کسی نا کسی مشکل میں ڈال ہی لیتی ہو"

"میں کہاں۔۔؟ وہ خود ہی میرا راستہ روک لیتی ہیں"

اب کی بار اُنکا قہقہہ بلند ہوا تھا "جب تم نے پیرس میں مجھے فون کیا اس وقت میں ملک سے باہر تھا تم سے نہ مل پانے کا افسوس بھی ہوا, اندازہ نہیں تھا جب ملاقات ہو گی تو تمہیں اس حالت میں دیکھو نگا"

"آپ دونوں بات کریں میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں"

ڈاکٹر براق نے نگاہیں ترچھی کر کے حزام کی پشت کو جانچتی نگاہوں سے گھورا

اسکا نام بھی حزام ہے, اور تم اسکی وائف بھی ہو, کیا اتفاق ہے کہ تم نے حزام نامی شخص سے ہی شادی کر لی جبکہ تمہیں اس نام سے بھی نفرت تھی"

وہ مبہم سا مسکرائی "اتفاق تو ہے مگر یہ "وہی" حزام ہے۔۔"اُسی وہی پر زور دیا

رئیلی "ڈاکٹر براق نے چشمہ اتار کر حیرت سے پوچھا تھا"کیا واقعی تم نے مجھے اپنے اِسی ری سیپشن پر "
"انوائٹ کیا تھا؟

حُر نے ابرو اکھٹے کر کے سر ہلایا تو وہ باوجود حیرت کے مسکرا دیئے "اس لئے تم پریشان تھی اور۔۔۔

نہیں۔۔!میں لفٹ میں پھنس گئی تھی طبیعت عجیب ہونے لگی تھی تو پریشانی میں آپ کو فون کر دیا"
تھا"اُسنے وضاحت دی

ڈاکٹر براق نے حیرت بھرا سانس کھینچ کر اُسکا ہاتھ تھپتھپایا

تم نے پہلی ملاقات میں مجھے حیران کیا تھا,تم ہر ملاقات کے بعد اپنے پیچھے میرے لئے بہت سی حیران "
کن باتیں چھوڑ جاتی تھی جن کے بارے میں اگلی ملاقات تک سوچتا ہی رہتا تھا اور پھر اگلی ملاقات پر تم
ایک نئی بات کے ساتھ میرے لئے پھر سے نیا سامان چھوڑ جاتی۔۔۔ آج پھر تم نے وہی کیا ہے

"اسٹیریچ۔۔۔تم نے اُس سے شادی ہی کر لی

اُنکا حیرت میں ڈوبا چہرہ دیکھتی وہ اب کی بار کھل کر مسکرائی

"خود نہیں کی بس ہو گئی"

"لوگ بدلتے ہیں سنا تھا تمہیں دیکھ کر یقین ہو گیا"

"برا بدلاؤ ہے۔۔؟"

نہیں! نفی میں سر ہلایا "اچھا بدلاؤ ہے۔"

اب کی بار پیرس آؤ تو اُسے... میرا مطلب اپنے حزام کو ساتھ لے کر آنا" وہ ہاتھ میں پکڑی عینک آنکھوں پر لگاتے بولے

"کیا آپ ہمیں شادی کی دعوت پر انوائٹ کر رہے ہیں؟"

. کہہ سکتی ہو" اُسکے انداز پر وہ ہنستے ہوئے بولے تھے

☆☆☆☆☆

کتنی گہری نیند سوتے ہو تم یہاں بندہ مر جائے اور وہاں تمہیں پتہ بھی نہ چلے کتنی دیر سے بلا رہی ہوں" تمہیں" وہ جو کب سے اُسے پکار رہی تھی بے زار ہو کر بولی

" تم کونسا مر رہی ہو۔۔۔"

"یعنی جب مرنے لگوں تب جگاؤں تمہیں"

مجھے تو لگتا ہے تم مجھے چین سے مرنے بھی نہیں دو گی" وہ پوری آنکھیں کھولتا بولا سر اب بھی"
"بے خوابی کے باعث چکرا رہا تھا" کہو کیا بات ہے؟" کیا پھر سے بھوک لگی ہے؟

اب اتنا بھی نہیں کھاتی میں۔۔۔ وہ منہ بناتی بولی"

پھر۔۔۔؟

"لیٹے لیٹے تھک گئی ہوں میں۔۔۔"

تو کیا کندھے پر بٹھا کر ہسپتال کی سیر کرواؤں تمہیں, سو جاؤ چپ کر کے" وہ پھر سے آنکھیں بند کرتا"
سر صوفے کی پشت سے ٹکا گیا

"حزام۔۔۔"

کیا۔۔؟" آنکھیں موندیں ہی بولا"

میرے بال" وہ بالوں کی لٹوں کو ہاتھ سے پکڑ کر آنکھوں کے سامنے لاتی بے یقینی سے بولی"

"!سنو"

پکارنے پر حزام نے نیند بھری آنکھیں ہلکی سی وا کیں

میرے بال بہت رف ہو رہے ہیں میری سٹائلسٹ کو بلوا دو" اور حزام کی آنکھیں ہی نہیں منہ بھی کُھلا" تھا, ساری نیند اڑی تھی "ہاتھ پاؤں ہلا نہیں سکتی اور ڈریس اپ ہونے کی پڑی ہے تمہیں, سو جاؤ آدھی رات کو کسی میک اپ آرٹسٹ کو فون کروا کے خود کو بے وقوف کہلاوانا نہیں چاہتا

"تمہیں سمجھدار کہا کس نے"

کیا کہا؟" حزام نے آنکھیں چندھی کیں

"دیکھو میں مرتے ہوئے بھی خوبصورت نظر آنا چاہتی تھی پھر ابھی تو میں زندہ ہوں"

".. حر پلیز سو جاؤ اور مجھے بھی سو لینے دو کچھ دیر"

"... ابھی کل ہی تم نے مجھ سے دل نہیں دکھاؤ گے میرا... بات مانو گے میری"

ہیں.... اور میں نے یہ... یہ سب کب کہا..." وہ فوراً سیدھا ہوا"

پر مطلب تو یہی تھا نا... کیا نہیں تھا؟" وہ پوری آنکھیں کھول کر ابرو اچکاتی بولی تو وہ جیسے بے بس ہوا"

ارے یار۔۔" اسنے گردن گھما کر سانس خارج کی"

پھر کچھ سیکنڈز بعد وہ دائیں بائیں چکر کاٹتا فون پر میری سے بات کرتے ہوئے پایا گیا

"سنو ہیئر ٹریٹمینٹ کے لئے جو جو سامان استعمال ہوتا ہے وہ لے کر ہاسپٹال آجاؤ"

سر ابھی؟" وہ آنکھیں ملتی حیرت سے بولی"

ہاں ابھی" ہاتھ گراتا پلٹا

اور اسٹائلسٹ۔۔۔؟" حُر نے ابرو اُچکا کر دھیرے سے یاد کروایا"

اس وقت اُسے بلوا کر میڈیا کے ہاتھوں ٹرول ہونا نہیں چاہتا"

"تو میرے بال کون ٹھیک کرے گا؟

" میں کروں گا"

"حُر نے پہلے اُسے بے یقینی سے دیکھا پھر ہنسی۔۔۔ ہنستی چلی گئ "تم۔۔۔ تم کرو گے

ہاں کر لونگا اس میں کونسا بڑی بات ہے, ان جھاڑیوں کو سیدھا ہی تو کرنا ہے "کندھے اُچکا کر ہاتھ گرا کر بولا

دیکھو مجھے اپنے بالوں سے عشق ہے اس لئے میرے بالوں کے بارے میں کچھ مت کہو" انگلی اُٹھا کر" تنبیہ کی

"جھاڑیوں کو جھاڑیاں نہ کہوں تو اور کیا کہوں"

میرے بال بہت خوبصورت ہیں تمہاری آنکھیں خراب ہیں, ویسے بھی میں اتنے دن سے بے ہوش"
"تھی تو۔۔۔اس لئے روکھے لگ رہے ہیں

وہ آہستگی سے چلتا اُسکے قریب آیا جو پیشنٹ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی پھر ہاتھ بڑھا کر اُسکے بال ہاتھ
"میں لے کر اوپر کی طرف اُٹھائے "واقعی! آنکھیں خراب ہیں... میری نہیں بلکہ تمہاری

"وہ کچھ کہتی اُس سے پہلے میری کی آواز سنائی دی "کیا میں اندر آسکتی ہوں؟

اجازت ملنے پر وہ سامان سے لدی پدی ہانپتی ہوئی اندر داخل ہوتی دکھائی دی۔

"سب لے آئی سر جو کچھ آپ نے کہا تھا"

ٹھیک ہے وہاں رکھ دو "اُسنے کونے میں رکھی چھوٹی میز کی طرف اشارہ کیا تو وہ سامان رکھ کر پلٹی پھر
مڑی "سر ویسے آپ آدھی رات کو اس سب کا کیا کریں گے؟" جھجھک کر پوچھا بدلے میں حزام نے
اسے خاموش سرد نگاہوں سے گھورا تو وہ "میں چلتی ہوں ڈرائیور نیچے انتظار کر رہا ہے "بدک کر بولی

اُسکے جاتے ہی حُر نے ابرو اُچکائے "اب کیا کرو گے؟" اُسے آستین فولڈ کرتا دیکھ کر وہ تنقیدی نگاہوں
سے اُسے دیکھتی پوچھ رہی تھی "دیکھو میرے بال خراب مت کر دینا" اُسکے بالوں کو چھوتے ہی حُر نے
دہل کر کہا تھا

کچھ نہیں ہو گا ٹرسٹ می" وہ پشت پر کھڑا اُسے یقین دلاتا بولا "تمہارے بال میرے ہاتھ میں ہیں"
انہیں میں سٹائل کر رہا ہوں... خراب کر سکتا ہوں کیا...؟ کہہ کر سوالیہ بھنویں اٹھائیں

.تو حُر نے اطمینان سے گردن سیدھی کر لی

وہ اسے کہنا چاہتا تھا کہ اسکے بالوں کی لیئرز اور انکا کلر اسے بے حد پسند تھا,وہ اسکے بالوں کو کبھی خراب ہونے نہیں دے سکتا تھا

...اسے حُر کے بالوں سے حُر سے بھی زیادہ "عشق" تھا

ہاں وہ کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہیں سکا تھا

☆☆☆☆

شام کی سرد سی ہوا موسم کی اداسی بڑھا رہی تھی وہ انٹرنیشنل ڈیپارچر ایریا کے عین سامنے بے چین سا
.کھڑا تھا

اندر صبیح اکبر کے نام کی آناؤنسمنٹ ہو رہی تھی

وہ نہیں آئی تھی یا آکر کہیں چھپ گئی تھی جو بھی تھا مگر وہ اب تک اندر نہیں گئی تھی

آخری اناؤنسمنٹ پر جاذب کی بے چینی میں اضافہ ہوا

دفعتاً صبیح اکبر اسے سامنے سے آتی دکھائی دی شدید تیش کے عالم میں اسکا چہرہ بھی غصے کے باعث سرخ پڑ رہا تھا

تم کیوں کھڑے ہو یہاں... جا کیوں نہیں رہے؟" وہ اسے سینے سے پرے دھکیلتی غصے سے چلائی" تھی دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہینڈ کیری لڑھک کر زمین پر گرا

"وہ پورے دل سے مسکرایا" تم جا کے کیوں نہیں جا رہی...؟

"اندر تمہارے نام کی اناؤنسمنٹ ہو رہی ہے اور تم واپس باہر آ کے مجھ سے لڑ رہی ہو

".. تمہاری یہ حرکتیں مجھے امپریس نہیں کر سکتی جاذب"

"لیکن تم پھر بھی امپریس ہو رہی ہو"

تم مجھے ٹیز کر رہے ہو" وہ تھک ہار کر پیچھے ہوئی تو جاذب سنجیدہ ہوا"

"یہ کام تم خود کر رہی ہو"

"... تم یہاں کیوں... کس لیئے آئے ہو"

"میں صرف تمہیں دیکھنے آیا تھا... اس امید کے ساتھ کے ساتھ کہ دوبارہ تمہیں دیکھ سکوں"

تمہاری یہ امید کبھی پوری نہیں ہو گی... زندگی میں اگر کبھی میں واپس آئی بھی تو تمہارے لیئے "
"نہیں آؤنگی.. سمجھ لو یہ بات

..."میرا تقاضا تم سے ہے ہی نہیں صبیح اکبر

...مجھے یہاں میری امید کھینچ لائی ہے اور تمہیں کوئی حق نہیں کہ تم مجھ سے میری امید چھینو

دنیا میں کسی بھی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ آپ سے آپکی آس چھین کر آپ کی زندگی کو اندھیر
...کر دے

...میں یہ حق تمہیں بھی نہیں دونگا

...میں نے تمہیں نہیں روکا.. نہ تمہاری راہ کی رکاوٹ بنا... نا تمہارے سامنے آیا

نہ تم سے تمہیں مانگا

...ہاں مگر

...میں نے تمہیں رب سے ضرور مانگا ہے

...بڑے یقین اور بڑی شدت سے

...اور مجھے میرے یقین پر یقین ہے

... صبیح اکبر آئے گی اور جاذب داؤد کے لئے آئے گی

... چاہے تم میری آواز نہ سنو میرے متعلق نہ سوچو پھر بھی مجھے یقین ہے

. اور تم جب بھی آؤ گی مجھے اپنا منتظر ہی پاؤ گی

... وہ کہہ گیا تھا

... کیا کہہ گیا تھا

صبیح تعجب سے سنتی رہی

حیرت سے دیکھتی رہی

ایئرپورٹ کے اندر نام کی آخری پکار گھونجی

صبیح پلٹ گئی

جاذب نے الٹے قدم لیئے

وہ اندر کی طرف قدم بڑھا گئی

. جاذب بغیر اسکی طرف پشت کیئے الٹے قدم اُٹھاتا رہا تھا حتیٰ کہ وہ نظروں سے اجھل ہو گئی

☆☆☆☆☆

چند ماہ بعد وہ ڈھلتی شام کو ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے لَولاک برج سے گزر رہے تھے نیچے اطراف کے پانیوں میں کروز چلتی دیکھائی دیتی تھی

چلتے چلتے وہ رکی تھی حزام چند قدم آگے بڑھ گیا تھا۔

کیا ہوا؟" اُسے ساتھ نہ پا کر اُسنے چونک کر پیچھے کی طرف دیکھا تھا پھر تقریباً دوڑتا ہوا اُسکے قریب آیا" جو اب اُڑتے بالوں کو کانوں کے پیچھے کر رہی تھی

تم تھک گئی ہو؟" اُسنے پوچھا تھا"

حُر نے کندھے اُچکا کر لب پھلائے اور ہلکی سی ناک سُکیڑتی اپنی ہائی ہیلز کی جانب دیکھنے لگی جو اُسنے پچھلے آٹھ گھنٹوں سے پہنی ہوئی تھی

مجھے سمجھ نہیں آتی لڑکیوں کو اتنے اَن کمفرٹیبل شوز پہننے کا شوق کیوں ہوتا ہے" وہ چلتا ہوا مزید اُسکے" قریب آیا تھا

مجھے فلیٹ شوز پسند نہیں" کہہ کر رخ موڑا حُر جانتی تھی اب وہ اپنے شوز ضرور اُتارے گا اور اسنے وہی" کیا

اُسے جوتے اُتارتا دیکھ کر حُر نے اپنے پاوں سینڈلز سے آزاد کیئے

پہنیں میڈم" حزام نے اپنے جوتے عین اُسکے سامنے رکھے, حزام کے جوتوں میں پاؤں ڈالتے ہی جیسے "
اُسے ریلیف ملا تو اُسنے بے ساختہ پُر سکون سانس خارج کی

اب وہ دونوں پھر سے ایک ساتھ چلنے لگے تھے حزام ننگے پاؤں اور حُر حزام کے جوتے پہنے

تمہیں پتہ ہے اگر کوئی مجھ سے اس وقت پوچھے کہ سکون کیا ہے تو میرا جواب ہو گا حزام داؤد کے "
"جوتے پہن کر چلنا۔۔۔ یہ اتنے آرام دہ ہیں کہ۔۔۔

کہ ہر بار انہیں مجھے تمہارے لئے اُتارنا پڑتے ہے جبکہ تمہیں فلیٹ شوز پسند بھی نہیں" وہ اُسکی بات "
کاٹتا بولا تو بدلے میں وہ مسکرائی

تم جانتے ہو مجھے وہ مرد اچھے لگتے ہیں جو جوتوں پر پیسے انویسٹ کرتے ہیں جو ہائی کو الٹی شوز پہنتے"
"ہیں, اور تم جانتے ہو بہت کم مرد ایسا کرتے ہیں

ہاں جانتا ہوں تم مردوں کی پرسنیلٹی میں رنگ روپ شکل وصورت چھوڑ کر صرف جوتے اور پاؤں"
"پر توجہ دیتی ہو

"حُر نے چونک کر اُسے دیکھا تھا" تمہیں کیسے پتا۔۔۔؟

بس پتہ ہے" کندھے اُچکا کر کہا"

کیا میں نے کبھی تم سے اس بات کا ذکر کیا تھا؟" وہ سوچتے ہوئے پوچھنے لگی پھر سوچ کر بولی "نہیں"
"کبھی نہیں۔۔۔ پھر تمہیں کیسے پتہ چلا

بس چل گیا۔۔۔" سرسری سا انداز تھا جیسے اُس کے بارے میں سب جانتا ہو"

بتاؤناں۔۔" اُسنے زور دیا"

کتنی ہی بار تم نے پورے حزام داؤد کو چھوڑ کر صرف اور صرف اسکے پیروں اور جوتوں کا گھورا ہے"
"۔۔۔اس لئے۔۔۔

تم کیا ہر بار مجھے ہی نوٹس کرتے تھے" لہجے میں حیرت تھی"

"تم جو میرے شوز نوٹس کرتی تھی تو مجھے وقت مل جاتا تھا تمہیں نوٹس کرنے کا"

وہ اُسے دیکھتا ہوا بولا

"تم بہت شارپ ہو"

"ہاں مگر تم سے کم"

وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا پھر سے ہم قدم ہوا

سنو" کچھ دیر بعد بولی"

"کہو"

"اگر تم سے کچھ مانگوں تو دو گے ؟"

"بلی کے بچوں کے علاوہ کچھ بھی مانگ لو۔۔"

تم میری خاطر اتنا بھی نہیں کر سکتے ؟"وہ رک کر بولی, شکل کسی جذباتی بلیک میلر جیسی تھی"

میں تمہاری خاطر ہمارے گھر کو جنگل نہیں بنا سکتا"اُسنے پلٹ کر کہا,وہ کہاں بلیک میل ہونے والا تھا"

پرچیری کی ڈیٹھ پر تم نے مجھ سے کہا تھا میں اور خرید سکتی ہوں"اُسنے یاد دلایا"

یونہی کہہ دیا تھا تمہیں متاثر کرنے کے لئے۔۔تم تو سیریس ہی ہو گئی"وہ ہاٹھ اُٹھاتا بولا"

ایک چھوٹا سا بچہ کیا کہے گا تمہیں۔۔۔وہ بہت چھوٹا ہو گا تمہارے ہاتھ جتنا یا شاید اس بھی چھوٹا"وہ"
ہاتھ کے اشارے سے چھوٹے کا سائز بتاتی کہہ رہی تھی

جبکہ حزام اُسے دیکھنے لگا دیکھے گیا۔۔۔

"کیا سوچ رہے ہو۔۔؟"

"سوچ رہا ہوں میری خواہش اس بار بھی پوری نہیں ہوئی"

"کونسی خواہش؟"

"تمہارے مرنے کی خواہش۔۔۔"

اُسکے کہنے پر وہ اُسے گھورنے لگی اور پھر پیرس کی فضاؤں نے اُنکا قہقہہ سنا تھا

ان کے ارد گرد لوگ ویسے ہی آجارہے تھے۔۔۔رک رہے تھے۔۔۔رک کر ہنستے ہوئے دو چہروں کو دیکھ رہے تھے اور آگے بڑھ رہے تھے

وہ دونوں پھر سے محبت کے اُس پُل پر قدم اُٹھانے لگے تھے اور اُنکی آوازیں مدھم ہوتی سرگوشیوں میں تبدیل ہوتی جارہی تھیں۔

کیوں تو اچھا لگتا ہے، وقت ملا تو سوچیں گے"

تجھ میں کیا کیا دکھتا ہے، وقت ملا تو سوچیں گے

موسم، خوشبو، بادصبا، چاند، شفق اور تاروں میں

کون تمہارے جیسا ہے، وقت ملا تو سوچیں گے

"کیوں تو اچھا لگتا ہے، وقت ملا تو سوچیں گے

وقت ملا تو سوچیں گے۔۔۔۔

ختم شد

(کہانیاں کبھی ختم نہیں ہوتی کردار بدل جاتے ہیں, منظر تبدیل ہو جاتے ہیں مگر قصے تمام نہیں ہوتے

بہت جلد ملاقات ہو گی ایک نئ کہانی ایک انوکھے قصے کے ساتھ۔)